شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعة الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنزُالعُمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سُنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مُطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مُطالعہ کیا

اُردُو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۸

حصہ پانزدہم، شانزدہم

تالیف

علامہ علاالدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارُالاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 730 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلّہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات...... حصہ پانزدہم

فہرست عنوانات......حصہ شانزدھم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف قاف کی دوسری کتاب......کتاب القصاص از قسم اقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول......قصاص

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول......جان کے قصاص کے بارے میں اور متفرق احکام کے متعلق

۳۹۸۰۵......جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا (قاتل کو) قتل کرنا ہے اور غلطی سے قتل کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابن حزم

۳۹۸۰۶......جس شخص نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے گا، چاہیں تو بدلہ میں اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت وصول کرلیں، جس کی مقدار تیس چار سالے اونٹ اور تیس پانچ سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور جس مال پر وہ صلح کرلیں تو وہ ان کے لئے ہے۔ مسند احمد، ترمذی ابن ماجة عن ابن عمرو

۳۹۸۰۷......صرف تلوار کی وجہ سے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی بکرة وعن النعمان بن بشیر

۳۹۸۰۸......جسے خون یا کوئی نقصان پہنچا ہو تو اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو بدلہ لے، یا دیت وصول کرے یا معاف کردے، سو اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ روک لو، اگر اس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور حد سے تجاوز کیا اور بدلہ میں اسے قتل کردیا گیا تو اس کے لئے جہنم ہے اس میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی شریح

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۴۳

۳۹۸۰۹......جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم بدلہ میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹی ہم اس کی ناک کاٹیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، نسائی عن سمرة

حضور علیہ السلام اپنے دور حیات میں حاکم تھے لہٰذا بعد میں یہ کام حکام ہی کریں گے کسی علاقہ کی پنچائت اور جرگہ نہیں کرسکتا۔ ع ش

۳۹۸۱۰......جس نے اپنے غلام کو آختہ بنایا ہم اسے آختہ بنائیں گے۔ ابو داؤد حاکم، عن سمرة

کلام:......ضعیف ابوداؤد ۹۷۵، ضعیف الجامع ۵۵۷۲

۳۹۸۱۱......حاملہ عورت جب کسی کو قتل کردے تو وضع حمل اور اپنے بچہ کو کسی کے حوالہ کرنے سے پہلے اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابن ماجة عن معاذ بن جبل وابی عبیدة بن الجراح وعبادة بن الصامت وشداد بن اوس

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۵۸۷، ضعیف الجامع ۵۹۲۴۔

۳۹۸۱۲......بیٹے کے بدلہ میں باپ قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن عمر

کلام :.........اسنی المطالب ۱۷۵۲، التمیز ۱۹۷

یعنی باپ جب بیٹے کو پیٹے اور بیٹا مر جائے، کیونکہ کوئی والد اتنا بے رحم نہیں ہوتا کہ جان بوجھ کر اپنی اولاد کو مار ڈالے، دوسری بات یہ ہے کہ باپ بیٹے کی حیات کا سبب تھا۔ ھدایہ ع ش

۳۹۸۱۳...... والد کو بیٹے کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ ابن ماجۃ عن ابی عمرو عن ابن عباس

۳۹۸۱۴...... جہاں تک تمہارے اس بیٹے کا تعلق ہے تو تم پر اس کے جرم کی سزا نہیں اور نہ تمہارے جرم کی سزا اس پر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، حاکم عن ابی رمثۃ

یعنی ہر شخص اپنے جرم کی سزا خود بھگتے گا۔

۳۹۸۱۵...... کوئی ماں (اپنے) بیٹے پر گناہ نہ ڈالے۔ نسائی، ابن ماجۃ عن طارق المحاربی

۳۹۸۱۶...... کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔ ترمذی، ابن ماجۃ عن اسامۃ بن شریک

۳۹۸۱۷...... کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، اور نہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کی میعاد میں قتل کیا جائے۔ ابن ماجۃ عن ابن عباس

۳۹۸۱۸...... کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۳۹۸۱۹...... کسی آزاد کو غلام کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ بیھقی عن ابن عباس، اسنی المطالب ۱۷۵۳، حسن الاثر ۴۲۵

۳۹۸۲۰...... اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے مارتا۔ ابن سعد عن ام سلمۃ

کلام :...... ضعیف الجامع ۴۸۴۸

۳۹۸۲۱...... اگر قیامت کے روز بدلہ لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے اذیت دیتا۔ طبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ام سلمۃ

کلام :...... ضعیف الجامع ۴۸۵۸

۳۹۸۲۲...... تم مجھے کیا کہنا چاہتے ہو؟ تم مجھے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ڈال دے اور پھر تم اسے ایسے چبا ڈالو جیسے اونٹ چباتا ہے، اپنے ہاتھ کو ادھر کرو تا کہ وہ اسے کاٹ لے پھر ہٹالو۔ مسلم عن عمران بن حصین

آپ کے زمانہ میں ایک شخص کا ہاتھ دوسرے نے چبالیا تھا تو وہ آپ کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۳۹۸۲۳ قصاص اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور فرض ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن انس

۳۹۸۲۴...... برتن جیسا برتن اور کھانے جیسا کھانا۔ نسائی عن عائشۃ

حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے کسی دوسری بیوی (غالباً حضرت صفیہ) نے پیالہ میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھانا پکا رہی تھیں آپ کو یہ دیکھ کر بے حد غصہ آیا اور فرط غیرت سے پیالہ زمین پر پٹخ دیا اس پر آپ نے فرمایا۔

۳۹۸۲۵...... کھانے کے بدلہ کھانا، اور برتن کے بدلہ برتن۔ ترمذی عن عائشہ

۳۹۸۲۶...... اس کے کھانے جیسا کھانا اور اس کے برتن جیسا برتن بھیجو۔ مسند احمد عن عائشہ

۳۹۸۲۷...... تم بدلہ لے لو۔ ابن ماجہ عن عائشہ

”الاکمال“

۳۹۸۲۸...... انس! اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قصاص ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن انس

یہ حضرت انس کے چچا ہیں ان کا نام بھی انس ہے ان کی بہن سے کسی عورت کا دانت ٹوٹ گیا تھا تو ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ بدلہ میں ہم بھی دانت توڑیں گے، اس پر حضرت انس کے چچا نے قسم کھالی، تو بعد میں ان لوگوں نے معاف کر دیا۔

۳۹۸۲۹...... اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے تکلیف دیتا۔ ابن سعد عن ام سلمة

کہ نبی ﷺ نے ایک کنیز بھیجی جو دیر سے واپس آئی تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۹۸۳۰...... آؤ اور دیت وصول کرو۔ مسند احمد عن ابی سعید

۳۹۸۳۱...... لوگو! میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں، ہوسکتا ہے تم سے میرے جدا ہو جانے کا وقت نزدیک ہو جائے (یعنی مری وفات قریب ہو) اور میں نے تم میں سے کسی کی ہتک کی، یا اس کی کھال بال کو کوئی اذیت پہنچائی ہو یا اس کا مال لیا ہو۔ تو اب یہ محمد کی عزت کھال بال اور اس کا مال ہے تو جس کا کوئی حق ہو تو وہ اٹھے اور آ کر اپنا بدلہ لے لے۔ اور تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے! میں محمد سے دشمنی اور سختی کی وجہ سے ڈرتا ہوں، سن رکھو! یہ دونوں چیزیں نہ مری طبیعت ہیں اور نہ میرے اخلاق ہیں۔ ابویعلی، ابن عساکر عن الفضل ابن عباس

۳۹۸۳۲...... تم میں سے مرا سفر (آخرت) قریب آ گیا ہے اور میں تم جیسا ایک انسان ہوں، سو میں نے جس کی بے عزتی کی ہو تو یہ مری عزت ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور جس کی کھال کو میں نے کوئی تکلیف دی ہو تو یہ مری کھال ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور میں نے جس کا مال لیا ہو تو یہ مرا مال ہے وہ اپنا مال وصول کرے۔ آگاہ رہو تم میں سے میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جس کا کوئی حق ہو اور وہ وصول کرلے یا مجھے وہ حق بخش دے۔ اور میں اپنے رب سے ایسی حالت میں ملاقات کروں کہ (وہ حق) اپنے لئے جائز کرا چکا ہوں، ہرگز کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دشمنی اور سختی سے ڈرتا ہوں یہ دونوں نہ مری طبیعت ہیں اور نہ میرے اخلاق، جس کا نفس کسی چیز کے بارے میں اس پر غالب آ جائے تو وہ مجھ سے مدد چاہے تاکہ میں اس کے لئے دعا کردوں۔ ابن سعد، طبرانی عن الفضل بن عباس

۳۹۸۳۳...... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے رشتہ دار (قصاص پر) راضی ہو جائیں۔

عبدالرزاق عن الزهری

قتل صرف تین وجوہات سے جائز ہے

۳۹۸۳۴...... قتل صرف تین صورتوں میں ہوسکتا ہے۔ وہ شخص جس نے کسی کو قتل کیا ہو تو بدلہ میں اسے قتل کیا جائے گا، دوسرا وہ شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے، تیسرا وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد کسی حد میں مبتلا ہو جائے اور پھر اسے سنگسار کیا جائے۔ (یعنی شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے)۔

ابن عساکر عن عائشة

۳۹۸۳۵...... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا، ہاں اگر مقتول کے رشتہ دار اور سارے مسلمان (قصاص پر) راضی ہو جائیں، جو مومن اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے ٹھکانہ دے یا اس کی مدد کرے۔ سو جس نے اسے ٹھکانہ دیا اور اس کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور جس چیز میں تمہیں اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً

۳۹۸۳۶...... جو شخص خون یا کسی زخم کا مطالبہ کرے تو اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی کا ارادہ کرے تو اسکا ہاتھ روک لیا جائے، یا تو بدلہ یا معاف کرے اور یا وہ چیز لے لے، اگر اس نے ان میں سے کوئی ایک کام کرلیا اور پھر اس کے بعد حد سے تجاوز کیا تو اس کے لئے جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔ عبدالرزاق عن ابی شریح الخزاعی

۳۹۸۳۷...... جو شخص خفیہ طور پر پتھر سے یا کوڑوں کی مار سے یا لاٹھی سے قتل کردیا گیا ہو (اور قاتل کا اتا پتا نہیں) تو اس کا قتل، قتل خطا ہے (اس میں دیت واجب ہوگی) اور جسے دھوکے سے قتل کیا گیا تو اس کا بدلہ ہوگا اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان کوئی حائل نہ ہو جو اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان حائل ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفل۔

عبدالرزاق عن ابن عباس

۳۹۸۳۸..... جب کوئی شخص (کسی کو) پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔

ابن عدی، بیھقی، عن ابن عمر

۳۹۸۳۹..... قاتل کو قتل کرو اور باندھنے والے کو باندھو۔ ابو عبید فی الغریب بیھقی عن اسمٰعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۰..... اگر منی والے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو میں انہیں اس کے بدلہ میں قتل کروں گا۔

الدیلمی عن ابی ھریرة و ابن عباس معاً

۳۹۸۴۱..... قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔ دارقطنی، بیھقی عن اسمعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۲..... تلوار کے ذریعہ ہی (قتل) عمد ہوتا ہے۔ مسند احمد عن النعمان

۳۹۸۴۳..... ہر چیز (قتل) خطاء میں شامل ہے صرف (دھاری دار) لوہا اور تلوار (وہ قتل عمد میں شمار ہوں گی)۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۴..... لوہے کے سوا ہر چیز خطا ہے اور خطا کا ایک جرمانہ ہے۔

عبدالرزاق وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن النعمان بن بشیر

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالٰہی ۶۶۱۔

۳۹۸۴۵..... ہر چیز کی سزا خطا ہے صرف تلوار، اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔ مسند احمد عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۶..... صرف (دھاری دھار) لوہے کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۳۹۸۴۷..... زخم کے ٹھیک ہونے تک قصاص نہیں لیا جائے گا۔ الطحاوی عن جابر

فصل ثانی..... قتل میں نرمی اور قصاص سے معاف کرنا

احسان

۳۹۸۴۸..... قتل کے بارے میں سب سے زیادہ معاف کرنے والے، ایمان والے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابوداؤد ۵۰۷۵ ضعیف الجامع ۹۶۳۔

۳۹۸۴۹..... اہل ایمان قتل کو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابن ماجہ ۱۵۸۴، ضعیف الجامع ۱۳۹۴۔

''قصاص کی معافی''

۳۹۸۵۰..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں (کسی سے) کوئی تکلیف پہنچی ہو اور وہ اس کا صدقہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور ایک برائی کم کریں گے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی الدرداء

کلام:..... ضعیف، الجامع ۵۱۷۵۔

۳۹۸۵۱..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں زخم لگا اور وہ اس کے صدقہ میں کوئی چیز دے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ جتنے گناہ کم کردے گا۔

مسند احمد، والضیاء عن عبادة

۳۹۸۵۲.....جس نے اپنے بدن کی کسی چیز کا صدقہ دیا اس کو اس کے صدقہ کے بقدر دیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة

۳۹۸۵۳.....جسے، اس کے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اسے چھوڑ دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔

مسند احمد، عن رجل

کلام:.....ضعیف، دیکھیں، الجامع ۵۴۳۶۔

۳۹۸۵۴.....جس نے کوئی خون معاف کردیا تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔ خطیب عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۰۔

۳۹۸۵۵.....جس (کے رشتہ داروں) نے اپنے قاتل کو معاف کردیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ ابن مندة عن جابر الرابسی

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۱۔

۳۹۸۵۶.....ہم صبر کریں گے بدلہ نہیں لیں گے۔ مسند احمد عن ابی

۳۹۸۵۷.....دو جھگڑا کرنے والوں کے بارے میں یہ ہے کہ پہلے ایک کو اور پھر دوسرے کو روکا جائے چاہے عورت ہو۔

ابو داؤد، ابن ماجة عن عائشة

کلام:.....ضعیف، ابوداؤد ۹۸۱۔

یعنی قاتل و مقتول کے ورثاء جب آپس میں لڑ پڑیں، اگر ایک عورت بھی رک گئی تو قصاص دیت میں بدل جائے گا۔

۳۹۸۵۸.....میں اسے معاف نہیں کرتا جو دیت لینے کے بعد قتل کردے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن جابر

کلام:.....ضعیف، دیکھیں ابوداؤد ۹۷۱ ضعیف، الجامع ۶۱۷۶۔

۳۹۸۵۹.....میں اس شخص کو معاف کرنے کا نہیں جو دیت لینے کے بعد قتل کرے۔ الطیالسی عن جابر)

کلام:.....الحفاظ ۷۶۷۔

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۶۱۷۳۔

"الاکمال"

۳۹۸۶۰.....جس کے جسم پر کوئی زخم لگایا گیا پھر اس نے اسے معاف کردیا تو اس کے اتنے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا جتنا اس نے معاف کیا۔

ابن جریر عن عبادة بن الصامت

۳۹۸۶۱.....جس کے جسم کو نصف دیت کے بقدر کوئی تکلیف پہنچائی گی اور اس نے معاف کردی، تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے گناہ معاف کردے گا، اگر تہائی ہو تو تہائی یا چوتھائی تو اسی کے بقدر (معافی ہوگی)۔ طبرانی عن عبادة بن الصامت

۳۹۸۶۲.....جس مسلمان کو اس کے جسم پر کوئی تکلیف پہنچائی گئی پھر اس نے اسے معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف کرے گا۔ ابن جریر عن ابی الدرداء

فصل سوم.....جن سے دیتیں اور خون رائیگاں ہوجاتے ہیں

۳۹۸۶۳.....گھر محفوظ جگہ ہے جو تمہارے حرم میں داخل ہوا سے مار ڈالو۔ مسند احمد، طبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۷۔

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۲۹۹۵۔

۳۹۸۶۴..... جس نے تلوار سونتی پھر چلادی تو اس کا خون معاف ہے۔ نسائی حاکم عن ابن الزبیر
یعنی پھر قتل کردیا۔
کلام:...... ضعیف، دیکھیں نسائی ۲۷۷، المعلۃ ۱۵۲۔
۳۹۸۶۵..... مویشیوں کا لگایا ہوا زخم بے کار ہے (اسی طرح) کنویں اور کان (سے ہونے والی ہلاکت) معاف ہے، دفن شدہ خزانے (کسی کو ملیں تو اس) میں خمس واجب ہے۔ مالک، مسند احمد، بخاری، عن ابی هریرة، طبرانی عن عمرو بن عوف
۳۹۸۶۶..... آگ (سے ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔
ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی هریرة) ذخیرة الحفاظ ۵۹۰۱، الوضع فی الحدیث ج۳ ص ۲۰۸
۳۹۸۶۷..... پاؤں (سے لگنے والی ٹھوکر کی پاداش میں ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی هريرة
کلام:...... ضعیف، ابوداؤد ۹۹۷ ضعیف، دیکھیں الجامع ۳۱۵۳۔

''الاکمال''

۳۹۸۶۸..... جس نے شگاف سے کسی قوم کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی گئی تو وہ بے کار ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة
۳۹۸۶۹..... جانور کے لگائے ہوئے زخم بے کار ہیں پاؤں، کنوئیں اور کان سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے دفینوں میں خمس واجب ہے۔
بخاری عن ابی هريرة
۳۹۸۷۰..... چرنے والے ہر جانوروں کا کیا نقصان معاف ہے، کان سے ہونے والی ہلاکت رائیگاں اور دفینوں میں خمس ہے۔
مسند احمد، ابو عوانة و الطحاوی عن جابر
۳۹۸۷۱..... جانوروں کا لگایا زخم اور آگ سے ہونے والا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ بخاری عن ابی هريرة
۳۹۸۷۲..... چوپاؤں، کنوئیں اور کان (سے ہونے والا نقصان) معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ (ابو عوانة عن ابن عباس)
۳۹۸۷۳..... چوپاؤں کا لگایا زخم، کنوئیں اور کان سے ہونے والا زخم معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔
مالک، مسند احمد، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة، طبرانی فی الکبیر عن کثیر بن عبدالله عن جده، طبرانی و ابو عوانه عن عامر بن ربیعه، وقال حسن غریب عجیب، طبرانی عن عبادة بن الصامت
کلام:...... مرعزوہ رقم ۳۹۸۱۵
۳۹۸۷۴..... چوپاؤں (کا نقصان) معاف، کان (کا نقصان) معاف اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود
۳۹۸۷۵..... چوپاؤں اور کان کا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود وضعف
۳۹۸۷۶..... کان، کنوئیں، چرنے والے جانوروں اور پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔
عبدالرزاق، بخاری عن هزیل بن شرحبیل
۳۹۸۷۷..... تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا قصد کرتا اور پھر اسے ایسے کاٹتا ہے جیسے کوئی جانور کاٹتا ہے پھر اس کے بعد بدلہ طلب کرنے کے لئے آتا ہے، جاؤ تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں۔ ابن ماجة، حاکم، طبرانی عن یعلی و سلمة ابنی امیه

فصل چہارم ..... انسان، حیوانات اور پرندوں کو قتل کرنے والے کے لئے وعید

اس میں تین فروعات ہیں:

فرع اول......انسان کے قاتل کے بیان میں

۳۹۸۷۸......مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر (کے برابر) ہے اور اسے گالی دینا کھلا گناہ ہے۔

ترمذی، حسن صحیح عن ابن مسعود، نسائی عن سعد

۳۹۸۷۹......مسلمان کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔مسند احمد ابویعلی، طبرانی والضیاء عن سعد

۳۹۸۸۰......مؤمن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔نسائی والضیاء عن بریدة

کلام:......الاتقان ۱۲۳۱۔

۳۹۸۸۱......دنیا کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے قتل کرنے سے زیادہ کم حیثیت بات ہے۔ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۳۹۸۸۲......اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے کسی قسم کی توبہ (کا ذریعہ) بنانے کا انکار کیا ہے۔طبرانی والضیاء فی المختارہ عن انس

۳۹۸۸۳......آدمی جب اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پس جب وہ (اگلا) اسے قتل کردے تو دونوں جہنم میں چلے گئے۔الطیالسی، نسائی عن ابی بکرة

۳۹۸۸۴......جو اپنے بھائی کی طرف (دھاری دھار) لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

مسلم، نسائی عن ابی هریرة

ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۳۹۸۸۵......تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے یوں وہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔مسند احمد، بخاری عن ابی هریرة

۳۹۸۸۶......جب مسلمان اپنے بھائی پر کوئی ہتھیار اٹھاتا ہے تو جب تک وہ نہ ہٹائے فرشتے برابر اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

البزار عن ابی بکرة

۳۹۸۸۷......قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلے (ذمہ میں واجب) خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۸۸۸......جہنم کو ستر حصوں میں بانٹا گیا ہے ان میں ننانوے حصے (قتل کا) حکم دینے والے کے لئے اور ایک حصہ قتل کرنے والے کیلئے ہے۔

مسند احمد عن رجل

۳۹۸۸۹......امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کردے، ہاں جو شرک کرتے مرا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا۔

ابوداؤد عن ابی الدرداء، مسند احمد، نسائی، حاکم عن معاویة

۳۹۸۹۰......جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار سونتے۔

(مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام:......ضعیف، دیکھیں ترمذی ۶۰۶، دیکھیں الجامع ۴۶۶۱۔

۳۹۸۹۱......جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔مالک، مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۹۸۹۲......جس نے ہم پر تلوار سونتی وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، مسلم عن سلمة بن الاکوع

۳۹۸۹۳ ۔۔۔۔۔ اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کے خون کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔
ترمذی، عن ابی سعید، وابی هریرة معاً
۳۹۸۹۴ ۔۔۔۔۔ جو قتل کے ارادے سے کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو اس کا خون بہانا واجب ہے۔ حاکم عن عائشة
کلام: ۔۔۔۔۔ ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۴۱۸۔
۳۹۸۹۵ ۔۔۔۔۔ جس نے ایک بات کے ٹکڑے کے ذریعہ بھی کسی مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔
"آیس من رحمة اللّٰه" اللہ کی رحمت سے مایوس۔ ابن ماجه، عن ابی هريرة
کلام: ۔۔۔۔۔ دیکھیں، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۵۔
۳۹۸۹۶ ۔۔۔۔۔ جس نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوش ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کریں گے نہ نفل۔ ابو داؤد والضياء عن عبادة
۳۹۸۹۷ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار مرے سامنے ان لوگوں کو بخشنے سے انکار کیا جنہوں نے کسی مؤمن کو قتل کیا ہو۔
مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبة بن مالک
۳۹۸۹۸ ۔۔۔۔۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو مقتول ہو اور کسی نمازی (یعنی مسلمان) کو قتل نہ کرے تو ایسا ہی کرنا۔ ابن عساکر، عن سعد
کلام: ۔۔۔۔۔ ضعیف، دیکھیں الجامع ۱۲۸۶۔
۳۹۸۹۹ ۔۔۔۔۔ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ تو جب ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن ابی بکرة
۳۹۹۰۰ ۔۔۔۔۔ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے خلاف تلوار سونتتا ہے تو اس کے نیام تک رکھنے میں فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة
کلام: ۔۔۔۔۔ ضعیف ہے، دیکھیں الجامع ص ۵۴۷۔
۳۹۹۰۱ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پہلے سے حرام کر رکھا ہے فتنہ میں ان میں سے کسی کو حلال قرار نہیں دیتا، تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اسے سلام کرتا ہے اور پھر آکر اسے قتل کر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة
۳۹۹۰۲ ۔۔۔۔۔ سب سے پہلے بندوں میں خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ترمذی عن ابن مسعود
۳۹۹۰۳ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا ختم ہو جانا کسی مسلمان کے ناحق قتل کرنے سے زیادہ کم درجہ ہے۔ ابن ماجة عن البراء
کلام: ۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۱۱۶۴، التمیز ۱۳۲۔

قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں

۳۹۹۰۴ ۔۔۔۔۔ جو دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو قاتل مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔ ابن ماجة عن انس
۳۹۹۰۵ ۔۔۔۔۔ جو شخص مری امت میں سے کسی شخص کے پاس چل کر اسے قتل کرنے جائے تو وہ کہے، کیا اسی طرح! (یعنی ایک مسلمان کے ساتھ یہ سلوک کرے) تو اس صورت میں قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں جائے گا۔ ابو داؤد عن ابن عمر
کلام: ۔۔۔۔۔ ضعیف، دیکھیں الجامع ص ۵۸۵۷۔
۳۹۹۰۶ ۔۔۔۔۔ جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کی وجہ سے بوجھ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۹۰۷.....آدمی جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہوا پنے دین کی وسعت میں رہتا ہے۔مسند احمد، بخاری عن ابن عمر
۳۹۹۰۸.....مؤمن اس وقت تک بلند گردن اور نیک رہتا ہے جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہو اور جب حرام خون میں مبتلا ہو جاتا ہے تو بے حس وحرکت ہو جاتا ہے۔ابو داؤد عن ابی الدرداء عبادة بن الصامت
۳۹۹۰۹.....ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کہ میں نے اس لئے اسے قتل کیا کہ آپ (کے دین) کا غلبہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرمائیں عزت وغلبہ تو مرے لئے ہے، (اسی طرح) ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: تا کہ فلاں کے لئے غلبہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو وہ فلاں کے لئے نہیں، یوں وہ اپنے گناہ کی وجہ سے (سزا کا) مستحق ہوگا۔نسائی عن ابن مسعود
۳۹۹۱۰.....قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کے ساتھ چمٹ کر آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اسے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: فلاں کی بادشاہت میں۔نسائی عن جندب
۳۹۹۱۱.....قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا۔ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا اے مرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے عرش کے قریب کرے گا۔
ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس
۳۹۹۱۲.....زندہ در گور کرنے والا اور زندہ در گور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گے۔ابو داؤد عن ابی سعید
ذخیرة الحفاظ ۵۹۷۸ کیونکہ دونوں شرک پر تھے۔
۳۹۹۱۳.....زندہ در گور کرنے والا اور زندہ در گور ہونے والی جہنمی ہیں الا یہ کہ زندہ در گور کرنے والا اسلام کا زمانہ پا کر اسلام قبول کرلے۔
مسند احمد، نسائی، البغوی طبرانی فی الکبیر عن سلمة بن یزید الجعفی

"الاکمال"

۳۹۹۱۴.....جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں پس اگر وہ اسے قتل کردے تو دونوں جہنم میں جا پڑیں گے۔(ابو داؤد طیالسی، نسائی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل عن ابی بکرة
۳۹۹۱۵.....جو مسلمان اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پہنچ جاتے ہیں پھر اگر وہ دونوں اپنے ہتھیار نیام میں ڈال لیں تو وہ اسی حالت (اسلام) پر واپس لوٹ آتے ہیں جس پر وہ تھے۔لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کردے تو دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔
ابن عساکر عن انس
۳۹۹۱۶.....جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایکدوسرے کا رخ کرتے ہیں اور پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کردیا تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی نے کہا: یہ تو قاتل ہے مقتول کی کیا غلطی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے اپنے قاتل کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔
ابن شیبة، مسند احمد، نسائی، طبرانی فی الاوسط، عن ابی موسیٰ نسائی، عبدالرزاق عن ابی بکرة
۳۹۹۱۷.....جہاں تک زمین کا تعلق ہے تو وہ اس سے زیادہ برے شخص کو قبول کرلیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں اپنے ہاں خون کی بڑائی دکھائے۔
طبرانی فی الکبیر عن عمران بن الحصین، طبرانی فی الکبیر عن ابی الزناد بلاغا
یعنی مسلمان کا خون کتنا قیمتی ہے۔
۳۹۹۱۸.....حمد وثناء کے بعد: مسلمان کو کیا ہے کہ وہ مسلمان کو قتل کرے جب کہ وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں، اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے مسلمان کو

قتل کرنے والے (کی سفارش کرنے) کا انکار کیا ہے۔ابن ماجة عن عتبة بن مالک

۳۹۹۱۹...... میں نے اپنے رب سے مؤمن کے قاتل کے بارے بحث کی کہ اس کی توبہ کی کوئی سبیل بنائے تو اللہ تعالیٰ نے انکار کردیا۔

الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۰...... میں نے اپنے رب عزوجل سے پوچھا کیا، مؤمن کے قاتل کے لئے کوئی توبہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے انکار کیا۔

الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۱...... آدمی خون کے اس پچھنے (سینگی لگانے) کی وجہ سے جو وہ کسی مسلمان کا ناحق بہاتا ہے جنت کو دیکھنے سے اس کے دروازے سے ہٹادیا جاتا ہے۔ابن منده، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن بریدة

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۸۸۴۔

۳۹۹۲۲...... ہرگز تم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ بہاتا ہے۔طبرانی عن ابن عمر

۳۹۹۲۳...... ہرگز تم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان، جب کہ وہ جنت کے دروازوں کی طرف دیکھ رہا ہو ہتھیلی بھر کسی مسلمان کا خون حائل نہ ہو جسے وہ ظلماً بہاتا ہے۔سمویہ عن جندب

۳۹۹۲۴...... ابلیس ہر صبح وشام اپنے لشکر بھیجتا ہے اور کہتا ہے: جو کسی شخص کو گمراہ کرے گا میں اس کی عزت کروں گا، اور جس نے فلاں فلاں کام کیا، تو ان میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ میں ایک شخص کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو ابلیس کہتا ہے: وہ (دوسری) شادی کرلے گا۔تو وہ کہتا ہے: میں اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کیا، تو شیطان اسے انعام دیتا اور اس کا مرتبہ بڑھاتا ہے اور کہتا ہے: کہ اس جیسے کام کیا کرو۔پھر دوسرا آکر کہتا ہے: میں فلاں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کردیا، تو شیطان زور سے چیختا ہے، جن اس کے پاس جمع ہو کر کہتے ہیں ہمارے آقا! آپ کس وجہ سے اتنے خوش ہوئے؟ وہ کہتا ہے: کہ مجھے فلاں نے بتایا کہ وہ ایک انسان کے ساتھ رہا اسے فتنہ میں مبتلا رکھا اور راستہ سے روکتا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو قتل کردیا، جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جائے گا۔پھر شیطان اسے ایسے انعام واکرام سے نوازتا ہے کہ پورے لشکر میں سے کسی کو اس جیسا انعام نہیں دیتا، پھر تاج منگواتا ہے اور اسے اس کے سر پر رکھتا ہے اور اسے ان کا نگران بنادیتا ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی موسیٰ

۳۹۹۲۵...... اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ جرأت کرنے والا وہ ہے جو حرم میں قتل کرے یا اپنے (مقتول کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۳۹۹۲۶...... جو جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ابن جریر عن مجاهد مرسلاً

۳۹۹۲۷...... اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ سرکش تین شخص ہیں۔جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کا بدلہ لینے کے لئے قتل کرے یا اللہ تعالیٰ کے حرم میں قتل کرے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

۳۹۹۲۸...... قیامت کے روز رحمٰن تعالیٰ کے عرش کے نزدیک تر وہ مومن ہوگا جسے ظلماً قتل کیا گیا، اس کا سر داہنی جانب ہوگا اس کا قاتل بائیں طرف اور اس کی رگوں سے خون چھوٹ رہا ہوگا۔وہ کہے گا: مرے رب! اس سے پوچھیے! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا، یہ مرے اور نماز کے درمیان کیوں حائل ہوا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

قیامت کے روز سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا

۳۹۹۲۹...... قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا، ایک شخص ایک آدمی کا ہاتھ تھامے آئے گا۔وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا تاکہ آپ کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ

فرمائیں گے وہ تو مرے لئے ہے ہی۔ اور ایک آدمی ایک شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا، وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہاں اس کے لئے آج وہ عزت نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۳۹۹۳۰..... اس شخص کو اس کی ماں روئے جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا، قیامت کے روز وہ اپنے قاتل کا ہاتھ اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے آئے گا اور اپنے سر کو اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوگا، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرش کی جانب ہوگا، وہ کہے گا: اے مرے رب! اپنے بندے سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ مسند احمد عن ابن عباس

۳۹۹۳۱..... مقتول ایک ہاتھ میں اپنا سر اٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے آئے گا اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے عرش کے نیچے لے آئے گا۔ پھر مقتول اللہ تعالیٰ سے کہے گا: اے مرے رب اس نے مجھے قتل کیا، اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائیں گے: تو ہلاک ہو۔ پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۲..... مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے رب العزت کے پاس آئے گا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا، (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کی عزت ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۹۳۳..... قیامت کے روز قاتل اور مقتول کو لایا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے مرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے حکم دیا تھا، تو ان دونوں کے ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن الدرداء

۳۹۹۳۴..... مقتول راستہ میں بیٹھا ہوگا جب وہاں سے قاتل گزرے گا تو وہ کہے گا اے مرے رب! اس نے مرے روزے اور مری نماز روک دی تھیں۔ تو اس وقت قاتل اور اسے قتل کا حکم دینے والے کو عذاب ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء

۳۹۹۳۵..... جو ایک بات کی وجہ سے بھی کسی حرام خون میں شریک ہوا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس"۔ طبرانی في الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۶..... جس نے ایک بات کے ذریعہ مسلمان کے قتل میں کسی کی مدد کی وہ قیامت کے روز، اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس"۔ ابن ابی عاصم فی الدیات عن ابی ھریرۃ، وقال فیہ یزید بن ابی زیاد الشامی منکر الحدیث

ترتیب الموضوعات ۹۰۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۶۔

۳۹۹۳۷..... جس نے ایک بات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔

ابن ماجہ، بیھقی عن ابی ھریرۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن عساکر عن ابن عمر، بیھقی عن الزھری مرسلاً

کلام:..... اللآلی ج ۲ ص ۱۸۷، الموضوعات ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۴

قاتل کی مدد کرنے پر وعید

۳۹۹۳۸..... جس نے ایک آدھی بات کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو قیامت کے روز اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:..... الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۶۔

۳۹۹۳۹......قیامت کے روز قاتل آئے گا اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔ الخطیب عن ابی سعید

کلام:......التنزیہ ج ۲ ص ۲۲۵، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۶۔

۳۹۹۴۰......خبردار! تین آدمیوں کے قاتل سے بچو! وہ شخص جس نے اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کیا، تو اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی عن انس

۳۹۹۴۱......جس مومن نے کسی مؤمن کو پناہ دی اور پھر اسے قتل کردیا تو میں قاتل سے بری ہوں۔ ابوداؤد عن عمرو بن الحمق

۳۹۹۴۲......جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں کا نہیں اور نہ وہ کسی راستہ کا انتظار کرنے والا ہے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۹۹۴۳......جس نے ہم پر ہتھیار بلند کیا وہ ہم میں کا نہیں۔ ابن النجار عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۹

۳۹۹۴۴......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔ بیھقی عن ابن عمر

۳۹۹۴۵......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بھاری ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمر

۳۹۹۴۶......دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناحق کسی مؤمن کو قتل کرنے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۴۷......پوری دنیا کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کا ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن ابی عاصم فی الدیات، بیھقی فی شعب الایمان عن البراء

۳۹۹۴۸......جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) کے لئے گناہ کے دو بوجھ ہوتے ہیں کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ حاکم عن البراء

اپنے قتل کا گناہ اور اس کے طریقہ پر عمل کرنے والے کا گناہ۔

۳۹۹۴۹......جو جان ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے دو بوجھ ہوتے ہیں۔

ابن ابی عاصم، عن ابن مسعود

۳۹۹۵۰......سوائے مسلمان کے کسی کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ) ذمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۳۹۹۵۱......بندہ کا دل رغبت و خوف کو قبول کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی حرام خون بہائے، پس جب وہ اسے بہا دیتا ہے تو اس کا دل الٹا ہوجاتا ہے گویا وہ کوئلے کی بھٹی ہے گناہ کی وجہ سے سیاہ ہوتا ہے نہ کسی نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ کسی برائی سے متغیر ہوتا ہے۔ الدیلمی عن معاذ

۳۹۹۵۲......لوگو! کیا تمہارے بیچ میں مرے ہوتے ہوئے کوئی شخص قتل ہوجاتا ہے اور قاتل کا پتہ نہیں چلتا، اگر آسمان و زمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے پر جمع ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بلاحساب و کتاب عذاب دے گا۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، بیھقی عن ابن عباس

۳۹۹۵۳......اگر آسمان و زمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں اوندھے منہ گرائے گا۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابی بکرۃ

۳۹۹۵۴......اگر آسمان و زمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے کے لئے یکجا ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں گرائے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۵۵...... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے کے لئے اکٹھے اور رضامند ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کے سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ ابن حبان، حاکم وتعقب سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۹۵۶...... جو اپنے غلام کو قتل کرے گا تو (قصاصاً) ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹیں گے اور جو اپنے غلام کو آختہ کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔ ابو داؤد طیالسی ابن ابی شیب، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حسن غریب، نسائی، ابویعلی، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی، ضیاء عن سمرہ، حاکم عن بی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف النسائی ۳۷۱۔

۳۹۹۵۷...... کسی مسلمان شخص کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اپنے غلام کی ناک کاٹے یا اسے خصی کرے، جس نے اپنے غلام سے ان میں سے کوئی بھی برتاؤ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۹۹۵۸...... جو بندہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ کسی حرام خون سے (اس کا دامن) تر نہ ہو تو وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

بیھقی عن عقبۃ بن عامر

۳۹۹۵۹...... جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو قتل کیا یا کھجور کا درخت جلایا یا کوئی پھلدار درخت کاٹا یا کسی بکری کو اس کی کھال کی خاطر ذبح کیا تو وہ بدلہ نہ دے سکے گا۔ مسند احمد عن ثوبان

''خودکشی کرنے والا''

۳۹۹۶۰...... تم سے پہلے (زمانہ کا) کوئی شخص تھا اسے ایک پھوڑا نکلا، جب اس کی اسے زیادہ تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور پھوڑا چھیل ڈالا جس سے خون بہتا رہا اور وہ مرگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرے بندہ نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ (مسند احمد، بیھقی عن جندب البجلی

تقدیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں تقدیر مبرم، اس کا نام اٹل تقدیر بھی ہے اور تقدیر معلق، جو انسان کے اختیار پر ہوتی ہے۔ مثلاً تقدیر مبرم یہ ہے کہ فلاں شخص نے مرنا ہے لیکن وہ آگ میں جھلس کر مرتا ہے تو یہ تقدیر معلق ہوئی۔

۳۹۹۶۱...... جو شخص پھانسی لیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو جہنم میں پھانسی دے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے ''جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔''

بخاری عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۶۲...... جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں کھونپے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا اور جس نے زہر پیا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم میں اسے پئے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔ اور جس نے اپنے آپ کو کسی پہاڑ سے گرایا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم کی آگ میں گرے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

''الاکمال''

۳۹۹۶۳...... جاؤ اپنی ماں کا جنازہ پڑھو کیوں کہ اس نے خودکشی کی ہے۔ تمام، ابن عساکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مری ماں بے حد مشقت میں تھی پھر انہوں نے روزہ افطار نہیں کیا، یہاں تک کہ فوت ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: جاؤ! اور یہ حدیث ذکر کی۔

آپ نے بطور وعید ایسا کہا کہ کوئی آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔

۳۹۹۶۴......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کرلی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جہاں تک مرا معاملہ ہے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ترمذی عن جابر بن سمرة

۳۹۹۶۵......جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے روز اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک

خودکشی کرنے والا جہنمی ہے

۳۹۹۶۶......جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو اسے قیامت کے روز اسی سے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔اور جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا،اور جس نے کسی مؤمن کو کہا: ارے کافر! تو یہ کہنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔طبرانی عن ثابت ابن الضحاک

۳۹۹۶۷......جو اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو پانی میں ڈوبتا ہے وہ جہنم میں ڈوبے گا،اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔بیھقی فی شعب الایمان

قسم ثانی......حیوانات اور پرندوں کے ناحق قتل کرنے کے بارے میں

۳۹۹۶۸......جو رینگنے والا جانور اور پرندہ یا کوئی اور ناحق کسی (جاندار) کو قتل کرے گا،قیامت کے دن (مقتول) اس سے جھگڑے گا۔

طبرانی، عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۶۸۔

۳۹۹۶۹......جس نے کسی چڑیا کو ناحق "قتل" کیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے اس کے بارے میں پوچھیں گے۔مسند احمد، عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف النسائی ۵۷۵۰۔

۳۹۹۷۰......جو انسان کسی چڑیا یا اس سے چھوٹے پرندے کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں اس سے پوچھے گا، کسی نے عرض کیا: ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: تم انہیں ذبح کرو پھر کھالو اور ان کا سر کاٹ کر نہ پھینکو۔دارقطنی عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۵۷۔ضعیف ۲۹۱ النسائی

۳۹۹۷۱......جس نے فضول کسی چڑیا کو قتل کیا، وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! فلاں نے مجھے بے فائدہ قتل کیا اور کسی فائدے کے لئے قتل نہیں کیا۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن الرشید ابن سوید

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۵۱

۳۹۹۷۲......چوپائیوں کو نشانہ نہ بناؤ۔نسائی، عن عبداللہ بن جعفر

۳۹۹۷۳......ٹدیوں کو نہ مارو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے۔طبرانی، بیھقی، عن ابی زھیر

کلام:......الواضح ۲۶۰۳۔

۳۹۹۷۴......مینڈکوں کو مت مارو اس واسطے کہ ان کا ٹرانا تسبیح ہے۔نسائی. عن ابن عمر

کلام:......تبییض الصحیفہ ۴۷، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۴۔

۳۹۹۷۵.....جس نے کسی حیوان کونشانہ بنایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔طبرانی. عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۵۵

۳۹۹۷۶.....ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی اس نے اسے باندھے رکھا نہ اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے حشرات کھالیتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔مسند احمد، بیھقی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ، بخاری عن ا بن عمر

۳۹۹۷۷.....چار جانداروں کوقتل کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ، عن ابن عباس

کلام:.....المعلۃ ۱۹۵۔

۳۹۹۷۸.....دوا کے لئے مینڈک کو مارنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، حاکم عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

۳۹۹۷۹.....آپ ﷺ نے لٹورے، مینڈک، چیونٹی اور ھد ھد کو مارنے سے منع کیا ہے۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۳۹۹۸۰.....چمگادڑوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔بیھقی عن عبدالرحمن معاویۃ المدادی مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۰۷۴۔

۳۹۹۸۱.....آپ ﷺ نے ہر ذی روح کوقتل کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ وہ موذی ہو۔طبرانی عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۰۷۵۔

۳۹۹۸۲.....آپ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کرقتل کرنے سے منع کیا ہے۔بیھقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن انس

۳۹۹۸۳.....آپ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کرقتل کرنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن جابر

۳۹۹۸۴.....اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے اس لئے کہ اس نے مجھ پر غار میں جالا تنا تھا۔

ابو سعید السمان فی مسلسلالتہ، فردوس. عن ابی بکر

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۲۹، المنیر ۵۲.

''الاکمال''

۳۹۹۸۵.....جو شخص کسی چڑیا کو (ناحق) قتل کرے گا وہ چڑیا قیامت کے روز چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! اس نے مجھے فضول میں قتل کیا، نہ تو میرے مارنے سے فائدہ اٹھایا اور نہ مجھے چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں رہتی۔طبرانی. عن عمرو بن زید عن ابیہ

۳۹۹۸۶.....جس نے کسی چڑیا کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں پوچھیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اچھی طرح ذبح کرے اور اس کی گردن سے پکڑ کر نہ کاٹے۔

مسند احمد، طبرانی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی، بیھقی عن ابن عمرو

۳۹۹۸۷.....بہر کیف وہ ایک بھلائی ہے جو وہ تجھ سے قیامت کے روز کرے گا وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھئے، اس نے مجھے کیوں قتل کیا۔نسائی، عن بریدہ

۳۹۹۸۸.....اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے، اس لئے کہ اس نے مجھ پر اور ابوبکر تم پر غار میں جالا تنا تھا، جس کی وجہ سے مشرکین نے نہ ہمیں دیکھا اور نہ ہم تک پہنچ سکے۔الدیلمی، عن ابی بکر

کلام:.....الضعیف ۱۸۹۔

''تیسری قسم ..... موذی جانوروں کو مارنے کے بارے میں''

۳۹۹۸۹ ..... جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اس سے کہو: ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ساتھ عہد کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہ تو ہمیں اذیت نہیں دے گا، پس اگر وہ پھر لوٹ آئے تو اسے مار ڈالو۔ ترمذی. عن ابن ابی لیلی

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۲۵۲، ضعیف الجامع ۵۹۰۔

۳۹۹۹۰ ..... سانپ جنوں میں سے ہیں، جو اپنے گھر میں سے کچھ دیکھے، تو وہ اسے تین مرتبہ بل کی طرف مجبور کرے پس اگر وہ لوٹ آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابو داؤد. عن ابی سعید

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۸۱۱۔

۳۹۹۹۱ ..... جنوں کا ایک گروہ مدینے میں مسلمان ہوا ہے پس جب ان میں سے تمہیں کوئی نظر آئے تو اسے تین مرتبہ ڈراؤ پھر اگر وہ ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید

۳۹۹۹۲ ..... سانپ، بچھو، چوہا اور کوا کھلے عام اذیت پہنچانے والے ہیں۔ ابن ماجة، بیهقی عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها

۳۹۹۹۳ ..... سانپ جنات کی مسخ شدہ صورت ہیں، جیسے بنی اسرائیل میں سے خنزیر اور بندر کی صورت مسخ کئے گئے۔

طبرانی و ابوالشیخ فی العظمة. عن ابن عباس

۳۹۹۹۴ ..... جس نے کسی سانپ کو مارا اس نے گویا ایک مشرک مرد کو مارا جس کا خون حلال تھا۔ خطیب. عن ابن مسعود

۳۹۹۹۵ ..... جس نے کسی سانپ اور بچھو کو مارا گویا اس نے کافر کو مارا۔ (خطیب. عن ابن مسعود)

۳۹۹۹۶ ..... جس نے کسی سانپ کو مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے کسی چھپکلی کو مارا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۳۹۹۹۷ ..... انسان اور سانپ برابر پیدا کئے گئے ہیں، اگر اسے دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے، اگر اسے ڈسے تو اسے تکلیف پہنچاتا ہے لہٰذا جہاں بھی اسے پاؤ مار ڈالو۔ الطیالسی، عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۸۳۷۔

۳۹۹۹۸ ..... چار جانداروں کو نہیں مارا جاتا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ھد ھد اور لٹورا۔ بیهقی عن ابن عباس

۳۹۹۹۹ ..... مکڑی شیطان ہے لہٰذا اسے مار ڈالو۔ ابو داؤد فی مراسیله عن یزید بن مرشد مرسلاً

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۸۹۷ الللآ لی اص ۱۶۱۔

۴۰۰۰۰ ..... مکڑی شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کیا لہٰذا اسے مار ڈالو۔ ابن عدی. عن ابن عمر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۳۸۹۸۔

۴۰۰۰۱ ..... تمہارے لئے سانپ کو کوڑے کی ایک ضرب کافی ہے نشانہ پر مار یا خطا کرو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة

۴۰۰۰۲ ..... جس نے سانپ کو دیکھ کر اس ڈر سے قتل نہیں کیا کہ وہ اس کے پیچھے پڑ جائے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی

۴۰۰۰۳ ..... اگرچہ تم نماز میں ہو پھر بھی سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ طبرانی عن ابن عباس

۴۰۰۰۴ ..... تمام قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو۔ جو ان کے بدلہ سے ڈرے وہ میرا نہیں۔

ابو داؤد، نسائی عن ابن مسعود، طبرانی و ابن جریر عن عثمان بن ابی العاص

۴۰۰۰۵ ..... سانپ کو قتل کیا کرو اور دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرادیتے ہیں۔
مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۴۰۰۰۶ ..... وہ تمہارے شر سے بچایا گیا اور تم اس کے شر سے بچائے گئے۔ بیهقی، نسائی عن ابن مسعود

۴۰۰۰۷ ..... دو نقطوں والے سانپ کو مارا کرو کیونکہ وہ آنکھ کی تلاش میں رہتا ہے اور حمل گراتا ہے۔ بخاری، عن عائشة

۴۰۰۰۸ ..... کتوں اور سانپوں کو مارا کرو دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرادیتے ہیں۔
مسلم، عن ابن عمر

سانپ کو مارنے کی تاکید

۴۰۰۰۹ ..... سانپوں کو مارا کرو کیونکہ جب سے انہوں نے ہم سے جنگ کی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔ طبرانی عن ابن عمر

۴۰۰۱۰ ..... چھوٹے بڑے سانپ مار دیا کرو چاہے وہ سیاہ ہوں یا سفید، اس لئے کہ مری امت میں سے جس نے انہیں مارا تو یہ اس کے لئے آگ سے چھٹکارا ہوں گے اور جسے یہ مار ڈالیں وہ شہید ہوگا۔ طبرانی عن سراء بنت نبهان

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۰۶۱۔

۴۰۰۱۱ ..... سیاہ کالا کتا شیطان ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۴۰۰۱۲ ..... اگر کتے ایک (مستقل) گروہ نہ ہوتے (بلکہ صرف جنوں سے کتوں کی شکل میں متشکل ہوتے) تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا (البتہ) ان میں سے کالے سیاہ کتے کو مار ڈالو۔ ابو داؤد، ترمذی عن عبدالله بن مغفل

کلام: ..... الالحاظ ۶۱۱۔

۴۰۰۱۳ ..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا البتہ ان میں کالے سیاہ کو مار ڈالو، شکار، کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ جو گھر والے بھی کسی کتے کو باندھ کر رکھیں گے ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا۔
مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن عبدالله بن مغفل

۴۰۰۱۴ ..... اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نمازی، غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا اسے حل وحرم میں مار دیا کرو۔ ابن ماجة عن عائشة

۴۰۰۱۵ ..... اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا ہر ایک کو ڈس لیتا ہے۔ بیهقی عن علی

۴۰۰۱۶ ..... جس نے چھپکلی کو قتل کیا اللہ تعالیٰ اس کی سات خطائیں دور کر دے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۷۵۳۔

۴۰۰۱۷ ..... چھپکلی برا جانور ہے۔ نسائی، ابن حبان عن ابی هريرة

۴۰۰۱۸ ..... چھپکلی کو مار ڈالو اگرچہ وہ کعبہ میں ہو۔ طبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۰۶۲۔

۴۰۰۱۹ ..... جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مار ڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ ابوداود، نسائی، ابن ماجة، مسند احمد عن ابی هريرة

۴۰۰۲۰ ..... حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو ہر جاندار نے جو زمین پر تھا آگ بجھانے کی کوشش کی سوائے چھپکلی کے، کہ اس نے آگ کو مزید پھونکا۔ مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان عن عائشة

۴۰۰۲۱ ..... بلی گھریلو جانور ہے اور وہ تمہارے پاس آنے والے اور آنے والیوں (جیسی) ہے۔ مسند احمد عن قتادة

۴۰۰۲۲...... اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل اور اولاد نہیں چھوڑی خنزیر اور بندر پہلے سے تھے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۴۰۰۲۳...... بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہوگیا اس کے بارے میں علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے لگتا ہے وہ چوہے ہی ہیں۔ کیا تم انہیں دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے، اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ہریرہ

۴۰۰۲۴...... اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی مسخ کی تو اس کی نسل اور اولاد نہیں ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

''الاکمال''

۴۰۰۲۵...... تمام قسم کے سانپوں کو قتل کیا کرو، جس نے ان کے انتقام کے ڈر سے انہیں چھوڑ دیا وہ ہم میں کا نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابراهیم بن جریر عن ابیه، طبرانی عن عثمان بن ابی العاصی

۴۰۰۲۶...... سانپوں کو مارا کرو جس نے دو نقطوں والا اور دم کٹا سانپ دیکھا اور پھر انہیں مارا نہیں تو وہ ہم میں کا نہیں کیونکہ یہ دونوں آنکھ پر حملہ کرتے اور عورتوں کے پیٹ میں جو حمل ہوتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۰۲۷...... تم اس کے شر سے اور وہ تمہارے شر سے بچالیا گیا۔ بخاری، مسلم، نسائی عن ابن مسعود

فرماتے ہیں ہم نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ ہم پر گرا آپ نے فرمایا، سانپ کو مارو! ہم لوگ اس کی طرف بڑھے مگر وہ بل میں چلا گیا تو اس پر نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۰۰۲۸...... ہر حال میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

سانپ کو مارنے سے پہلے وارننگ

۴۰۰۲۹...... تمہارے گھروں میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں۔ انہیں تین بار تنگی میں مبتلا کرو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہارے سامنے آ جائیں تو انہیں مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی سعید

۴۰۰۳۰...... جس نے سانپ کو دیکھ کر، اس سے ڈرتے ہوتے نہیں مارا وہ مرا متی نہیں۔ طبرانی عن ابراهیم بن جریر عن ابیه

۴۰۰۳۱...... جس نے ایک سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے ایک چھپکلی ماری اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس نے سانپ کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا وہ ہمارا نہیں۔

مسند احمد، طبرانی، ابن حبان عن ابن مسعود. حاکم، بخاری مسلم ابن عمرو

۴۰۰۳۲...... جس نے کسی سانپ کو مارا تو گویا اس نے کسی حربی کافر کو مارا اور جس نے کسی بھڑ کو مارا تو اس کے لئے تین نیکیاں لکھی جائیں گی اتنی ہی خطائیں مٹائی جائیں گی، اور جس نے کسی بچھو کو مارا تو اس کے لئے سات نیکیاں لکھی جائیں گی اور اتنی ہی خطائیں مٹائی جائیں گی۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۴۰۰۳۳...... سانپوں سے جب سے ہم نے جنگ چھیڑ رکھی ہے صلح نہیں کی، تو جس نے ان میں کسی کو ان کے خوف کی وجہ سے چھوڑا وہ ہم میں کا نہیں۔ مسند احمد، عن ابی ہریرۃ

۴۰۰۳۴...... ابورافع! مدینہ میں جتنے کتے ہیں ان سب کو مار ڈالو۔ مسند احمد، عن الفضل بن عبداللہ بن ابی رافع عن ابی رافع

۴۰۰۳۵...... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ ابن حبان، عن جابر

۴۰۰۳۶...... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے مجھے ناپسند ہے کہ میں انہیں قتل کے ذریعے فنا کر دیتا تو میں حکم دے دیتا لہٰذا ان میں سے ہر سیاہ کالے

کتے کو مارڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے اوراونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنوں سے پیدا کئے گئے ہیں کیا تم ان کی ہیئت اور آنکھوں کو نہیں دیکھتے جب یہ دیکھتے ہیں۔ اور بکری کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ رحمت کے زیادہ قریب ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل المزنی

۴۰۰۳۷..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، لہٰذا ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالو، جو گھر والے کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوجاتا ہے ہاں جو کتا شکار، کھیتی اور بکریوں والا ہو۔

مسند احمد، ترمذی حسن، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۴۰۰۳۸..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں مارڈالنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالا کرو، جس نے شکار، کھیتی اور بکری کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس سے ایک قیراط احد کی مقدار نکل جائے گا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولیا کرو ایک مرتبہ مٹی سے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

۴۰۰۳۹..... سیاہ کالے دو نقطوں والے کتے کو نہ چھوڑو (مارڈالو) کیونکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم، ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے سے روکا اور ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۴۰۰۴۰..... اگر کتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ہر کالے کتے کو مارڈالنے کا حکم دے دیتا لہٰذا ان میں خاص کتوں کو مارڈالو کیونکہ وہ ملعون، جنوں میں سے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۰۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا، فرمایا: یہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ میں پھونکیں مارتی تھی۔ بخاری عن ام شریک

۴۰۰۴۲..... جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مارڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری بار میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں پہلے کے علاوہ، اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مارڈالا اس کے لئے دوسرے کے علاوہ اتنی نیکیاں ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۴۳..... ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ ابوداؤد وابن سعد عن سالم بن وابصۃ

۴۰۰۴۴..... سنو! ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ ابن راھویہ والحسن بن سفیان وابن مندہ والبغوی عن سالم بن وابصہ وضعفہ بغوی وقال مالہ غیرہ: ابن مندہ وابن عساکر عن سالم بن وابصہ، ابن معبد عن ابیہ، قالوا: ھو الصواب

۴۰۰۴۵..... مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک قوم گم ہوگئی میں تو انہیں چوہے ہی سمجھتا ہوں، جب تم یہ جاننا چاہو تو ان کے لئے بکریوں کا دودھ رکھو اور ساتھ اونٹنیوں کا دودھ بھی رکھو چنانچہ وہ بکریوں کا دودھ پی لیں گے اور اونٹنیوں کا دودھ چھوڑ دیں گے۔ الدیلمی عن ابی سعید

باب دوم......در بیان دیات

اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......جان کی دیت اور بعض احکام کا بیان

۴۰۰۴۶..... لوہے کے سوا ہر چیز (سے قتل قتل) خطا ہے اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالٰہی ۶۶۱۔

۴۰۰۴۷..... آگاہ رہو! غلطی سے مقتول شخص (کا قتل) کوڑے اور لاٹھی کے ذریعہ قصداً قتل کے مشابہ ہے، جس میں سو اونٹ ہیں جن کی تاکید کی جاتی ہے۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔ نسائی، بیھقی، عن ابن عمر

۴۰۰۴۸...... جو اندھی لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان پتھراؤ، کوڑے مارنے یا لاٹھی چلنے سے ہو تو یہ (قتل) خطا ہے۔ جس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا تو اس میں قصاص ہے، جو قصاص دلوائی میں رکاوٹ بنا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کریں گے اور نہ اس کا فدیہ۔ ابو داؤد، نسائی، عن ابن عباس

۴۰۰۴۹...... جو شخص اندھا دھند لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان تیراندازی پتھراؤ یا کوڑوں کے ذریعہ ہوئی ہو، تو اسکی دیت (قتل) خطا کی دیت ہے اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دیا تو (اس کی سزا) قصاص ہے جو اس کی ادائیگی میں حائل ہوا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

مقتول کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار

۴۰۰۵۰...... جس کا کوئی (رشتہ دار) شخص مارا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا تو قصاص لے یا فدیہ۔ نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۰۵۱...... جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہیں، تیس یکسالے، تیس تین سالے اور دس دو سالے۔ مسند احمد، نسائی عن ابن عمر

کلام:...... ضعاف الدارقطنی ۶۸۷۔

۴۰۰۵۲...... قتل خطا کی دیت (۱) بیس تین سالے، (۲) بیس چار سالے، (۳) بیس یکسالے، (۴) بیس دو سالے اور (۵) بیس نر یکسالے۔

ابو داؤد عن ابن مسعود

۴۰۰۵۳...... جان بوجھ کر (قتل کرنے) کے مشابہ قتل کی دیت جان بوجھ کر قتل کرنے کی طرح سخت ہے اور اس دیت والا شخص قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابو داؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۵۴...... ہر بطن پر دیت ہے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

انساب عرب کے چھ مراتب ہیں۔ شعب، قبیلہ، عمارۃ، بطن، فخذ، فصیلہ، شعب پہلا نسب جیسے عدنان، قبیلہ جس میں شعب کے انساب منقسم ہوں، عمارہ جس میں قبیلہ کے انساب منقسم ہوں، بطن جس میں عمارہ کے انساب منقسم ہوں، فخذ جس میں بطن کے انساب منقسم ہوں، فیصلہ جس میں فخذ کے انساب سما جائیں اس لحاظ سے خزیمہ شعب، کنانہ قبیلہ قریش عمارہ، قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ ہیں۔

القانون فی اللغه مطبوعه نور محمد کتب خانه آرام کراچی

۴۰۰۵۵...... عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی ثلث دیت کے برابر ہو جائے۔ نسائی عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف النسائی ۳۳۵، ضعیف الجامع ۳۷۱۹۔

۴۰۰۵۶...... ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔ نسائی عن ابن عمرو

۴۰۰۵۷...... دیت عصبہ پر ہے اور ناتمام بچہ کی وجہ سے ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن حمل بن النابغة

۴۰۰۵۸...... دیت ادا کرنے والوں پر کسی اعتراف کردہ بات کا الزام نہ لگاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۹۶، الکشف الالٰہی ۱۱۳۵۔

۴۰۰۵۹...... معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف حصہ ہے۔ ابو داؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۶۰...... کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ ترمذی عن ابن عمرو

۴۰۰۶۱...... مکاتب غلام کی دیت آزاد کی دیت کا اتنی مقدار ہے جس سے وہ آزاد ہو جائے اور غلام کی دیت کا اتنا حصہ ہے جس سے وہ غلام بن جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

یعنی جتنی سے آزاد اور غلام جتنی سے خرید ا جا سکتا ہو۔

۴۰۰۶۲......ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (کی طرح) ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
۴۰۰۶۳......وہ ایک درہم جو میں کسی دیت میں ادا کروں یہ مجھے دیت کے علاوہ میں سو درا ہم دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۶۷۔

''الاکمال''

۴۰۰۶۴......جو جان بوجھ کر (کسی کو) قتل کرے تو اسے مقتول کے رشتہ داروں کے حوالہ کیا جائے گا۔ چاہیں تو اسے قتل کریں، چاہیں تو مسلمان کی دیت اس سے وصول کریں۔ جو سو اونٹ بنتی ہے۔ تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ چار سالے اور چالیس گابھن اونٹنیاں، یہ اس صورت میں ہے قتل (قتل) عمد ہو اور قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔عبدالرزاق عن ابن عمرو بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ مرسلاً. عبدالرزاق عن الشعبی عن ابی موسی الاشعری و المغیرۃ ابن شعبۃ
۴۰۰۶۵......آگاہ رہو! غلطی سے قتل (کئے جانے والے کی دیت) قصداً کوڑے اور لاٹھی سے (قتل کرنے کے) مشابہ ہے، جس میں صرف سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے ایسی گابھن اونٹنیاں ہیں جن کے بچے ان کے پیٹوں میں ہوں۔رواہ الشافعی
۴۰۰۶۶......خبردار! (قتل) خطا کی دیت، اس (قتل) عمد کی طرح ہے جو کوڑوں اور لاٹھیوں کے ذریعہ ہو، جس میں سو اونٹ (واجب الاداء) ہیں ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں، آگاہ رہو ہر وہ خون، مال اور نقل جو جاہلیت میں تھی، وہ مرے قدموں تلے ہے۔اور یہ بھی سن رکھو! کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی جو خدمت تھی میں نے اسے انہی لوگوں کے لئے باقی رکھا ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عمر
۴۰۰۶۷......شبہ العمد (قتل کی دیت) پکی ہے، جس کی وجہ سے قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ہوتا یوں ہے کہ دو قبیلوں کے درمیان شیطان کود پڑتا ہے اور پھر ان کے مابین اندھا دھند پتھراؤ بغیر کینہ اور بغیر ہتھیار اٹھائے ہوتا ہے۔
بخاری مسلم عن ابن عباس، بخاری مسلم عن ابن عمرو، عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب مرسلاً

قتل خطاء کی دیت......الاکمال

۴۰۰۶۸......آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔تیس یکسالے، تیس دو سالے، تیس چار سالے اور دس مذکر دو سالے ہوں۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
۴۰۰۶۹......آپ علیہ السلام نے قتل خطاء کی دیت کا فیصلہ بیس یکسالے مونث بیس یکسالے مذکر اور بیس دو سالے بیس چار سالے اور بیس تین سالے کے ذریعہ کیا۔مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن ماجۃ عن ابن مسعود
۴۰۰۷۰......مسلمان کی دیت سو اونٹ ہیں ۲۵ تین سالوں کے چوتھائی ۲۵ چار سالے، ۲۵ دو سالے، پس اگر یکسالہ نہ پایا جائے تو اس کی جگہ دو سالے مذکر کر دیئے جائیں۔عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

عورت کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۱......عورت کی دیت مرد کی دیت کا آدھا ہے۔بخاری و مسلم عن معاذ
کلام:......حسن الاثر ۴۳۲۔

ذمیوں کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۲۔ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔نسائی، بخاری ومسلم عن عکرمة مرسلا

۴۰۰۷۳۔ حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ کتابی کافروں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۰۷۴۔ ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (جیسی) ہے۔بخاری و مسلم وضعفه عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۳۶، ترتیب الموضوعات ۹۳۸۔

۴۰۰۷۵۔ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ابن عدی، بخاری مسلم، عن عقبة بن عامر

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۶۔

پیٹ کے بچہ کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۶۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا لونڈی کی ہے۔

بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبه ومحمد بن مسلمه معا

۴۰۰۷۷۔ آپ علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام لونڈی، گھوڑا یا خچر کا فیصلہ کیا۔ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۰۰۷۸۔ آپ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام کا فیصلہ کیا۔ابن ماجه عن حمل بن مالک ابن النابغة

۴۰۰۷۹۔ دیت عصبہ پر ہے اور پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔بخاری مسلم عن و الدابی الملیح

۴۰۰۸۰۔ چھوڑو! مجھے عرب دیہاتیوں کے اشعار نہ سناؤ، پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم یا گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں ہیں۔

ترمذی وحسنه، طبرانی فی الکبیر عن ابی الملیح عن ابیه

فصل ثانی......اعضاء وجوارح اور زخموں کی دیت

۴۰۰۸۱۔ ناک میں دیت ہے جب پوری طرح ناک کاٹ دی جائے تو اس میں سو اونٹ ہیں۔اور ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس، آنکھ میں پچاس اور وہ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جو پیٹ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں ظاہر ہوکر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اس میں پندرہ اونٹ اور وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کردے اس میں پانچ اونٹ، دانت میں پانچ اور ہر انگلی میں دس دس اونٹ ہیں۔بیهقی عن عمر

۴۰۰۸۲۔ کان میں سو اونٹ اور دیت میں (بھی) سو اونٹ ہیں۔بیهقی عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۰۱۔

۴۰۰۸۳۔ زبان کو جب (کاٹ کر) گفتگو سے روک دیا جائے تو اس میں دیت ہے اور آلہ تناسل کی جب سپاری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے۔ابن عدی، بیهقی عن ابن عمرو

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۶۔ضعیف الجامع ۴۰۰۵۔

اطراف (جسم)

۴۰۰۸۴..... دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی عن ا بن عمر

۴۰۰۸۵..... (سارے) دانت برابر ہیں پانچ پانچ (اونٹ واجب) ہیں۔نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۶..... دانت برابر ہیں۔سامنے والے دو دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۰۸۷..... انگلیوں میں دس دس (اونٹ) ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۸..... ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت ایک جیسی ہے۔ ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ ہیں۔ترمذی عن ابن عباس

۴۰۰۸۹..... انگلیاں ساری برابر ہیں۔ دس دس اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۰۰۹۰..... انگلیاں ساری برابر ہیں۔ ہر ایک کے بدلہ دس دس اونٹ ہیں۔نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۰۰۹۱..... انگلیاں ساری برابر ہیں، سامنے کے دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ یہ اور یہ برابر ہیں۔یعنی انگوٹھا اور چھنگلی۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابن عباس

۴۰۰۹۲..... یہ یعنی انگوٹھا اور یہ یعنی چھنگلی برابر ہیں۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

زخم

۴۰۰۹۳..... جن زخموں سے ہڈی نظر آنے لگے ان میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔مسند احمد، عن ابن عمرو

۴۰۰۹۴..... دماغ کے زخم میں قصاص نہیں۔بیھقی عن طلحة

۴۰۰۹۵..... دماغ کے، پیٹ کے اور اس زخم میں قصاص نہیں جو ہڈی کا جوڑ منتقل کردے۔ابن ماجة عن ابن عباس

الاکمال

۴۰۰۹۶..... آپ علیہ السلام نے ناک کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ کیا جب وہ کاٹ دی جائے۔اور اگر اس کی ایک جانب کاٹ دی جائے تو آدھی دیت ہے۔ پچاس اونٹ یا ان (کی قیمت کے) برابر سونا، یا چاندی یا سو گائے یا ہزار بکریاں، اور ہاتھ میں، جب کاٹ دیا جائے تو آدھی دیت ہے۔اور پاؤں میں آدھی دیت، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ۳۳ تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کا سونا، چاندی یا بکریاں اور پیٹ کے زخم میں اسی طرح، اور انگلیوں میں ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ اور دانتوں میں ہر دانت کے بدلہ پانچ اونٹ ہیں اور عورت کی دیت کا یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے ان عصبہ کے درمیان ہوگی جو اس کی کسی چیز کے وارث نہیں بنتے ہاں جو اس کے وارثوں سے بچ جائے۔پس اگر وہ عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان ہوگی اور ان کے قاتل کو قتل کریں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۰۹۷..... آپ علیہ السلام نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

ابو داؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۰۹۸..... آپ علیہ السلام نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۰۹۹..... آپ علیہ السلام نے انگلیوں میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام: ...... ضعاف الدار قطنی ۶۹۱۔

۴۰۱۰۰ ...... پیٹھ کی دیت سو اونٹ ہیں۔ بخاری مسلم عن الزھری بلاغاً

متفرق احکام ...... از الاکمال

۴۰۱۰۱ ...... آپ علیہ السلام نے اونٹ والے کے بارے میں سو اونٹوں کا فیصلہ کیا۔ اور گائیوں والے کے بارے میں دو سو گائیوں کا اور بکری والوں کے بارے میں دو ہزار بکریوں کا اور کپڑے کے تاجروں کے بارے میں سو جوڑوں کا فیصلہ فرمایا۔

ابو داؤد عن عطاء بن ابی رباح مرسلاً عن عطاء عن جابر

۴۰۱۰۲ ...... آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جس کی دیت گائیوں میں ہو تو گائیوں والوں پر دو سو گائیں ہیں، اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں۔ مسند احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۱۰۳ ...... آپ علیہ السلام نے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ

۴۰۱۰۴ ...... آپ نے اس بات کا فیصلہ فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے قرابت کے درجات کے لحاظ سے میراث ہے پس جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے ہے۔ ابو داؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۱۰۵ ...... دیت عصبہ پر اور دیت میراث پر ہے۔ عبدالرزاق عن ابراھیم مرسلاً

۴۰۱۰۶ ...... جنایت کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے والد کی غلطی کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور نہ والد بیٹے کی غلطی کا ذمہ دار ہے۔

مسندا حمد عن عمرو بن الاحوص

۴۰۱۰۷ ...... سنو! تم اپنے بیٹے کی غلطی کے اور وہ تمہاری غلطی کا ذمہ دار نہیں۔ اور یہ آیت پڑھی، کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، والبغوی والباوردی وابن القانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن ابی رمثہ۔ ابن ماجہ، ابو یعلی والبغوی وابن نافع وابن مندۃ، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن الخشخاش العنبری

۴۰۱۰۸ ...... مکاتب اتنی مقدار ادا کرے جتنی ادا کی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بخاری مسلم عن علی)

۴۰۱۰۹ ...... زخموں کا اندازہ لگایا جائے پھر ایک سال تک انتظار کیا جائے پھر وہ جس مقدار کو پہنچیں اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

ابن عدی، بیھقی عن جابر

۴۰۱۱۰ ...... زخموں کا ایک سال تک انتظار کیا جائے۔ دار قطنی وضعفہ والخطیب عن جابر

کلام: ...... ضعاف الدار قطنی ۶۷۴۔

نقصان کا سبب بننے والا ضامن ہے

۴۰۱۱۱ ...... جس نے مسلمانوں کے کسی راستہ میں (اپنی) سواری کھڑی کی اور اس نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی کو روند دیا تو وہ (سواری والا) ضامن ہے۔ بیھقی وضعفہ عن النعمان بن بشیر

۴۰۱۱۲ ...... جس نے مسلمانوں کے راستہ پر کوئی جانور باندھا اور اس سے کسی کو تکلیف پہنچی تو وہ (مالک) ضامن ہے۔

بیھقی عن النعمان بن بشیر

۴۰۱۱۳..... سواری پر آگے بیٹھا شخص دوتہائی نقصان کا اور پیچھا بیٹھا شخص تہائی کا ضامن ہوگا۔ ابن عساکر عن واثلۃ

ذمی کا قتل ہونا ..... از کمال

۴۰۱۱۴..... جس نے کسی ذمی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے سونگھ لی جاتی ہے۔
طبرانی فی الکبیر حاکم، بیھقی عن ابن عمر

۴۰۱۱۵..... جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے آجاتی ہے۔
طبرانی، حاکم عن ابی بکرۃ

۴۰۱۱۶..... جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا کہ وہ جنت کی خوشبو سونگھے، اگرچہ اس کی خوشبو ایک سال کے فاصلے سے آجاتی ہے۔ ابویعلی، مسند احمد، نسائی، بیھقی عن ابی بکرۃ

قتل کرنے کے قریبی کام

۴۰۱۱۷..... جب تم میں سے کوئی اپنی تلوار کو دیکھ کر سونتے اور اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اسے نیام میں ڈال کر اس کے حوالہ کردے۔
مسند احمد طبرانی، حاکم عن ابی بکرۃ

۴۰۱۱۸..... آپ علیہ السلام نے سونتی تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد ابوداؤد، ترمذی عن جابر

۴۰۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ وہ ماں، باپ شریک بھائی ہو۔
حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۰۱۲۰..... جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۴۰۱۲۱..... جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔ اور جو بغیر منڈیر کے چھت پر سویا اور گر کر مر گیا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔
طبرانی عن عبداللہ بن جعفر

۴۰۱۲۲..... جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہمارا نہیں اور جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہم میں کا نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۱۲۳..... جب تم میں سے کوئی نیزہ لے کر مسجد سے گزرے تو اس کے پھل پر ہاتھ رکھ لے۔ ابوعوانۃ عن جابر

۴۰۱۲۴..... اس کے پھل پر ہاتھ دھرلو۔ مسند احمد، الدارمی، بخاری ومسلم نسائی، ابن ماجۃ وابن خزیمۃ، ابن حبان عن جابر
فرماتے ہیں ایک شخص مسجد سے گزرا اس کے پاس تیر تھے تو نبی علیہ السلام نے اس سے یہ فرمایا۔

۴۰۱۲۵..... جو ہمارے بازاروں اور مسجدوں سے نیزہ لے کر گزرے تو وہ اس کے پھل پر ہاتھ دھر لیا کرے تاکہ اس کے ہاتھ سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو۔ بخاری عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ

۴۰۱۲۶..... جب تم نیزے لے کر مسلمانوں کے بازاروں یا ان کی مساجد سے گزرا کرو تو ان کے پھلوں پر کوئی چیز باندھ لیا کرو تاکہ کسی کو زخمی نہ کرو۔
عبدالرزاق عن ابی موسی

۴۰۱۲۷..... فرشتے تم میں سے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو کسی لوہے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔
ابن ابی شیبۃ خطیب فی المتفق والمفترق، عن ابی ھریرۃ

۴۰۱۲۸......تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کا اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے اور وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں پہنچا دے۔ عبدالرزاق عن ابی هريرة

۴۰۱۲۹......تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی پر تلوار نہ سونتے۔ حاكم عن سهل بن سعد

۴۰۱۳۰......بے نیام تلوار نہ دی جائے۔ ابن سعد عن جابر بن عبدالله عن ابنة الجهني

۴۰۱۳۱......ابنۃ الجھنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مسجد میں کچھ لوگوں پر گزر ہوا جنہوں نے اپنی تلواریں سونت رکھی تھیں اور ایک دوسرے کو دے رہے تھے اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے، کیا میں نے ایسے کرنے سے منع نہیں کیا، جب تم میں سے کسی نے تلوار سونتی ہو اور اپنے دوست کو دینا چاہئے تو اسے چاہئے کہ تلوار نیام میں ڈال کر اسے دے۔

البغوى والباوردى وابن اسكن وابن قانع طبرانى وابو نعيم عن ابنة الجهنى. قال البغوى لااعلم له غيره

۴۰۱۳۲......اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا! جب تم میں سے کوئی تلوار دینا چاہے جسے کوئی دیکھ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کو دیتے وقت نیام میں ڈالے پھر اسے دے۔ حاكم، طبرانى عن ابى بكرة

۴۰۱۳۳......لوگ مری امت کے جس شخص کو قتل کرنا چاہیں گے تو وہ اس بات سے عاجز نہ ہو وہ کہے: ہاں ٹھیک ہے! تو مرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے تو وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی طرح ہوں گے، قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں۔ حلية الاولياء عن ابن عمر

۴۰۱۳۴......جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف خوفناک نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خوفزدہ کریں گے۔

الخطيب عن ابى هريرة

کلام:......المتناھیۃ ۱۲۷۹۔

قصاص، قتل، دیت اور قسامہ......از قسم قصاص افعال

غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۱۳۵......(الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) غلام کے بدلہ آزاد کو قتل نہ کرتے تھے۔ ابن ابى شيبة، دارقطنى، بيهقى

۴۰۱۳۶......طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن کسی شخص کو زوردار طمانچہ مارا، پھر اس سے کہا بدلہ لے لو تو اس شخص نے معاف کر دیا۔ رواه ابن ابى شيبة

۴۰۱۳۷......حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور پہلی جماعت قسامت میں قتل نہیں کرتے تھے۔

رواه ابن ابى شيبة

قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی محلہ یا گاؤں یا آبادی کے قریب کوئی لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس صورت میں وہاں کے لوگوں سے قسم لی جائے گی۔

۴۰۱۳۸......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جسے حد میں قتل کیا گیا تو اس کی دیت نہیں۔ رواه ابن ابى شيبة

۴۰۱۳۹......عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: آقا کو اپنے غلام کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے البتہ اسے مارا جائے اور اسے لمبی سزا دی جاوے اور (بیت المال یا مال غنیمت سے) اسے محروم رکھا جائے۔ ابن ابى شيبه، بيهقى

۴۰۱۴۰......علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مری ایک غلام سے لڑائی ہوگئی دوران لڑائی میں نے اس کی ناک کاٹ دی، پولیس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے مرے بارے غور وحوض سے کام لیا تو قصاص مری سزا نہ ملی تو مرے عاقلہ پر دیت لازم کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۱۴۱......عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورت کے پستان کی چوسنی کا بدلہ سو دینار مقرر کئے اور مرد کی چوسنی میں پچاس دینار۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

کیونکہ عورت کی چھاتی قابل منفعت ہے اور مرد کی چھاتی محض زینت ہے۔

۴۰۱۴۲......عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جو فیصلہ کیا وہ یہ ہے کہ پاؤں والا اگر اپنے پاؤں کو پھیلائے تو اسے سمیٹ نہ سکے یا سمیٹ تو سکے لیکن پھیلا نہ سکے یا زمین سے اٹھ جائے اس تک پہنچ نہ پائے تو اس کی دیت پوری ہے پس جتنی کم ہو اس کا حساب ہوگا۔ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہاتھ کے زخم کے بارے جو فیصلہ فرمایا یہ ہے کہ جب آدمی اس سے کھا نہ سکے، ازار نہ پہن سکے، استنجا نہ کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی جو کم ہو اس کا حساب لگایا جائے۔ ابن ابی شیبة، عبدالرزاق

کیونکہ ہاتھ پاؤں بنیاد منافع اور فوائد ہی ہیں جب یہ مفقود تو سمجھو ہاتھ پاؤں ہے ہی نہیں اس سے پوری دیت لازم ٹھہری۔

۴۰۱۴۳......عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس زخم سے ہڈی صاف نظر آنے لگے وہ چاہے سر میں ہو یا چہرے میں برابر ہے۔ ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۱۴۴......ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی طرف سے دیت ادا کی اگرچہ ان سے مطالبہ بھی نہیں تھا حالانکہ وہ بادشاہ تھے۔ رواہ البیهقی

عوام پر شفقت ومہربانی کرتے ہوئے ایسا کیا۔

۴۰۱۴۵......علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مکہ میں مری ایک غلام سے مڈبھیڑ ہوگئی اس نے مرا کان کاٹ ڈالا یا میں نے اس کا کان کاٹ لیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر ہمارے ہاں حج کے لئے تشریف لائے تو ہمارا مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا، آپ نے فرمایا: انہیں عمر کے پاس لے جاؤ۔ اگر زخمی کرنے والا اس حد کو پہنچا ہے کہ اس سے بدلہ لیا جائے تو وہ بدلہ لے لے، جب ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچایا گیا آپ نے ہمیں دیکھا اور فرمایا: ہاں! یہ قصاص کی حد تک پہنچ گیا ہے مرے پاس حجام کو بلاؤ۔ مسند احمد

۴۰۱۴۶......قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صدیق اکبر کے پاس گیا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ مرے والد نے کہا: مرا بیٹا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلہ اور اسے تمہارے بدلہ سزا نہیں مل سکتی۔ رواہ ابن عساکر

یہ بطور عام حکم کے آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

۴۰۱۴۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے آپ سے بدلہ لینے دیتے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابوداؤد طیالسی ومسدد وابن سعد، مسنداحمد، ابن ابی شیبة، ابن راهویه، ابوداؤد ابن خزیمة وابن الجارود، دارقطنی فی الافراد وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال وابوذر الهروی حاکم، بیهقی، ضیاء

کلام:......ضعیف النسائی ۳۳۰۔

کسی مسلمان کے قتل میں جتنے لوگ شریک ہوں گے سب سے قصاص لیا جائے گا

۴۰۱۴۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک لڑکا دھوکے سے قتل کر دیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے بھی شریک ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلہ میں قتل کرتا۔ بخاری، ابن ابی شیبة بیهقی

۴۰۱۴۹...... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے جس سے بدلہ لیا جاتا اور اس دوران مرجاتا: اس کا قتل ہونا برحق تھا اس کی دیت نہیں۔ مسدد، حاکم

۴۰۱۵۰...... ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو (گرم) کڑاہی پر بٹھایا جس سے اس کا سرین جل گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باندی کو آزاد کر دیا اور اس شخص کو درد ناک ماردی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۱...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا بدلہ آزاد سے نہ لیا جائے، البتہ عورت مرد سے ہر اس قصد کا بدلہ لے سکتی ہے جو جان کے ضیاع یا زخم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ لوگ قتل پر صلح کرلیں تو عورت کی دیت میں، دیت ادا کی جائے جو بچ جائے تو عاقلہ پر کچھ واجب نہیں ہاں جو وہ چاہیں۔ اور غلام کی دیت غلام سے ہر اس قصد میں لی جائے گی جو نفس انسانی کے ضیاع یا اس سے کم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ قتل پر صلح کرلیں تو مقتول کی قیمت قاتل یا زخمی کرنے والے کے مالکوں پر لازم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص قصاص میں مرجائے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

بیھقی عبدالرزاق، ومسدد

۴۰۱۵۳...... ابوالملیح بن اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ضامن قرار دیا جو بچوں کے ختنے کرتا تھا کہ اگر اس نے کسی بچہ کا ذکر کاٹ دیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۴...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو بچہ بالغ نہیں ہوا اور اسے اسلام میں اپنے نفع ونقصان کا علم نہیں، تو اس پر دیت ہے نہ قصاص نہ تو کسی زخم میں اور نہ کسی قتل میں حد اور سزا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۵...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے جیسے آزاد کی دیت اس کے خون بہا میں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

ایک وارث کا قصاص معاف کرنا

۴۰۱۵۶...... ابن وھب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تھا تو مقتول کے وارثوں نے قاتل کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، مقتول کی بہن کہنے لگی جو قاتل کی بیوی تھی میں نے اپنا حصہ اپنے خاوند کو معاف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ شخص قتل سے چھوٹ گیا اور سب کے لئے دیت (لینے) کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بادشاہ مقتول کے ذمہ دار کو معاف کرنے سے اگر وہ چاہے یا دیت لینے سے جب وہ صلح کرلیں، نہ روکے اور قتل کرنے سے روکے اگر وہ انکار کرے اور تحقیق سے قتل عمد کا ثبوت مل جانے کے بعد ہو تب۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۸...... شعبی سے روایت ہے کہ وادعۃ اور شاکر کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جگہوں کو ناپیں، تو اسے وادعۃ کے زیادہ قریب پایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر آدمی سے پچاس قسمیں لیں، نہ میں نے قتل کیا اور نہ مجھے قاتل کا علم ہے، پھر ان پر دیت کا تاوان مقرر کیا، انہوں نے کہا: امیر المومنین! نہ تو ہماری قسموں نے ہمارے مال کا دفاع کیا اور نہ ہمارے مال نے ہماری قسموں کا دفاع کیا آپ نے فرمایا: حق اسی طرح ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۵۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قسامۃ سے صرف دیت واجب ہوتی ہے اور خون رائیگاں نہیں کرتا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۶۰...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے اس کے آقا کے بارے میں پچاس قسمیں لیں جسے تکلیف پہنچی، پھر اس کے لئے دیت مقرر کی۔

۴۰۱۶۱...... حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت کسی بستی سے گزری ان سے پانی مانگا لیکن انہوں نے پانی نہ دیا وہ پیاسی مرگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر اس کی دیت واجب قرار دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: چوپائے کی آنکھ (ضائع کرنے) میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ (واجب) ہے۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۱۶۳...... سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ کسی غلام کو کسی حاجی نے بے لگام چھوڑ دیا، تو بنی عائذ کا ایک شخص اور وہ کھیلتے تھے تو اس غلام نے اس عائذی کو مار ڈالا، بعد میں اس (مقتول) کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کے خون کا مطالبہ کرنے آیا، حضرت عمر نے اس کی دیت دینے سے انکار کر دیا، اور فرمایا: اس کا مال نہیں، تو عائذی بولا: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اسے مار دیتا؟ آپ نے فرمایا: تب تم اس کی دیت ادا کرتے، وہ کہنے لگا: پھر تو وہ چتکبرا سانپ ہوا اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کاٹتا پھرے اور اگر اسے قتل کیا جائے تو اس کا انتقام لیا جائے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بس وہ سانپ ہی ہے۔ مالک، عبدالرزاق

سائبہ وہ آزاد کردہ غلام ہوتا ہے جس کا نہ کوئی وارث ہو اور نہ آزاد کنندہ کا ولاء تو وہ جہاں چاہے اپنا مال صرف کرے، اس طرح غلام آزاد کرنے سے حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

۴۰۱۶۴...... حبیب بن صہبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ مسلمانوں کی پیٹھیں اللہ تعالیٰ کی رکھ ہیں (محفوظ جگہ) کسی کے لئے انہیں بغیر حد کے زخمی کرنا حلال نہیں، میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی کہ آپ کھڑے ہو کر اپنا بدلہ دلوا رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۵...... زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ومعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشرک کی دیت مسلمان سے نہ لیتے تھے۔ دار قطنی، بیهقی

۴۰۱۶۶...... ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے قصداً قتل کیا تھا تو مقتول کے بعض ورثاء نے معاف کر دیا آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جان ان سب کے لئے تھی پس جب انہوں نے معاف کر دیا تو جان زندہ کر دی گئی لہٰذا آپ اس کا حق نہیں لے سکتے یہاں تک کہ کوئی دوسرا اسے لے، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: مری رائے یہ ہے کہ آپ اس کے مال میں دیت مقرر کریں اور معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مری بھی یہی رائے ہے۔ الشافعی، بیهقی

۴۰۱۶۷...... حکم بن عیینہ، عرفجہ سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: والد پر بیٹے کی دیت نہیں۔ بیهقی، ابن ابی شیبة

۴۰۱۶۸...... یزید بن ابی منصور سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی اطلاع پہنچی کہ بحرین پر ان کے گورنر ابن الجارود یا ابن ابی الجارود کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے اور پاس کہا جاتا تھا اس کے خلاف گواہی تھی کہ وہ مسلمانوں کے دشمن سے خط وکتابت کرتا اور ان سے مل جانے کا عزم رکھتا ہے تو مذکورہ گورنر نے اسے قتل کر دیا جب کہ وہ کہہ رہا تھا۔ ہائے عمر! ہائے عمر! مری مدد کرو، تو حضرت عمر نے اپنے گورنر کو لکھا کہ وہ ان کے پاس آئے جب وہ آیا تو حضرت عمر علیحدہ اس کے لئے بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک بھالہ تھا، جب وہ آپ کے پاس کمرہ میں آیا تو آپ نے بھالہ سے اس کی داڑھی اوپر چڑھائی اور فرمانے لگے: اور پاس! میں حاضر ہوں اور پاس! میں حاضر ہوں اور جارود کہنے لگے: امیر المومنین اس نے ان سے مسلمانوں کی پوشیدہ باتیں کی ہیں اور ان سے الحاق کا عزم کیا تھا، حضرت عمر نے فرمایا تم نے صرف اس کے ارادہ پر اسے مار ڈالا، ہم میں سے کس نے اس کا ارادہ نہ کیا، اگر یہ طریقہ نہ پڑ جاتا تو میں تمہیں اس کے بدلہ قتل کر دیتا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۱۶۹...... نزال بن سیرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجناد کے گورنروں کو لکھا کہ مری وجہ سے کوئی جان قتل نہ کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبة، بیهقی

حمل ساقط کرنے کا تاوان

۴۰۱۷۰...... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو گیا، یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، تو آپ نے ہاتھ پھیرنے والی کو حکم دیا کہ وہ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۱...... اسود بن قیس اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں: کہ ایک لڑکا زید بن مرجان کے گھر میں داخل ہوا جسے زید کی کسی اونٹنی نے مار کر ہلاک کر دیا ادھر لڑکے کے ورثاء نے اونٹنی کی کونچیں (ٹانگیں) کاٹ دیں پھر یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، آپ نے لڑکے کا خون رائیگاں قرار دیا اور باپ پر اونٹنی کی قیمت (بطور ضمان) واجب کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۲...... قتادہ سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا، مقتول کے ورثاء آئے ان میں سے ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھتے تھے: آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ وہ قتل سے بچ گیا، تو آپ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: علم سے بھرا برتن ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۳...... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے بدلہ میں ایک مرد کو قتل کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۴...... قاسم بن ابی برہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے فیصلہ پیش ہوا، آپ نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً لکھا: کہ اگر یہ اس شخص کی عادت ہے تو اسے بھیج دو میں اسے قتل کروں اور اگر یہ اس کی غضبناکی تھی جو اس نے کی تو اس پر چار ہزار کی دیت واجب کرو۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: کہ میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے آگ پر بٹھایا جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جھلس گئی تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا: اس نے کوئی چیز دیکھی؟ وہ بولی: نہیں، آپ نے فرمایا: تم نے اس کے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں حضرت عمر نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ، حضرت عمر نے جب اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کا عذاب دینا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا، امیر المؤمنین! میں نے اس پر تہمت رکھی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے کوئی چیز دیکھی؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ غلام کا بدلہ آقا سے اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا جائے تو میں تم سے اس کا بدلہ لیتا، اور اسے سو کوڑے مارے اور لونڈی سے فرمایا: تم جاؤ، تم اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد ہو (آج سے) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باندی ہو، میں گواہ ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو آگ سے جلایا گیا یا اس کا مثلہ کیا گیا تو وہ آزاد ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔

طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۱۲۔

۴۰۱۷۶...... احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آزاد کے بارے میں پوچھا گیا جو غلام کو قتل کردے آپ دونوں حضرات نے فرمایا: اس میں جتنی اس کی قیمت بنتی ہے وہ واجب الاداء ہے۔ مسند احمد، فی العلل، دارقطنی، بیہقی وصححہ

۴۰۱۷۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ لے رہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں لے رہے تھے۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۸...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے بدلہ پانچ یا سات آدمی قتل کئے

جنہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا اور فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے شامل ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلہ میں قتل کرتا۔
مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

ہر قاتل سے بدلہ لیا جائے گا

۴۰۱۷۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو گوشت کے لقمہ کی طرح مارتا ہے پھر وہ سمجھتا ہے کہ میں اس سے بدلہ نہیں لوں گا، اللہ کی قسم! جو بھی ایسا کرے گا میں اس سے بدلہ لوں گا۔ ابن سعد و ابو عبیدة فی الغریب بیهقی

۴۰۱۸۰...... جریر سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص تھا پھر ان لوگوں نے مال غنیمت حاصل کیا حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ دیا مگر پورا نہیں دیا تو اس نے پورے حصہ سے کم لینے سے انکار کر دیا، تو ابوموسیٰ نے اسے بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈوا دیا، اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا، جیب سے بال نکال کر حضرت عمر کے سینے کی طرف پھینک دیئے آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ اس نے اپنا قصہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو لکھا: (السلام علیکم) امابعد، فلاں بن فلاں نے مجھے اس طرح کے واقعہ کی خبر دی ہے میں تمہیں قسم دیتا ہوں تم نے جو کچھ کیا اگر بھری مجلس میں کیا تو اس کے لئے بھری مجلس میں بیٹھو اور وہ تم سے بدلہ لے گا اور اگر تم نے جو کچھ کیا وہ تنہائی میں کیا تو اس کے لئے تنہائی میں بیٹھو تاکہ وہ تم سے بدلہ لے، جب مذکورہ خط ان تک پہنچا اور آپ بدلہ دینے کے لئے بیٹھے تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ کے لئے معاف کر دیا ہے۔ رواہ البیهقی

۴۰۱۸۱...... زید بن وھب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو قتل کر دیا اس کے تین بھائیوں نے اس (قاتل) کے خلاف حضرت عمر سے مدد طلب کی پھر ان میں سے ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر نے باقیوں سے کہا: تم دونوں دو تہائی دیت لے لو کیونکہ اس کے قتل کی کوئی راہ نہیں رہی۔
رواہ البیهقی

۴۰۱۸۲...... حکم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کوئی شخص نبی ﷺ کے بعد ہرگز بیٹھ کر امامت نہ کرے، اور بچہ کا جان بوجھ کر یا غلطی سے قتل کرنا برابر ہے اور جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے تو بطور حد اسے کوڑے مارو۔
سعد بن نصر فی الاول من حدیثه، بیهقی وقال هذا منقطع وفیه جابر الجعفی ضعیف

۴۰۱۸۳...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں ہڈی کا بدلہ نہیں لیتا۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۴...... عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی شخص کی ران توڑ دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے حاضر ہوا، اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! مجھے بدلہ دلوایئے! آپ نے فرمایا: تیرے لئے بدلہ نہیں، تیرے لئے دیت ہے تو وہ شخص بولا: تو مجھے چتکبرے سانپ کی طرح سمجھیں! اسے قتل کیا جائے تو انتقام لیا جائے اور اسے چھوڑا جائے تو کاٹے، آپ نے فرمایا: تو چتکبرے سانپ جیسا ہی ہے۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۵...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ دیت ثابتہ تیس تین سالے اور تیس چار سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور یہ عمداً قتل کے مشابہ ہے۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۶...... ابوقلابہ کے چچا سے روایت ہے کہ ایک شخص کو پتھر مارا گیا جس کی وجہ سے اس کی سماعت، گویائی، عقل اور مردانہ قوت جاتی رہی وہ عورتوں کے نزدیک جانے کا نہ رہا تو حضرت عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ کیا جب کہ وہ زندہ تھا۔ عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۱۸۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بازو کے توڑنے میں دو سو درہم ہیں۔ رواہ البیهقی

۴۰۱۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ انہوں نے ایک آدمی کی پنڈلی جو توڑی گئی اس کے بارے آٹھ اونٹ دینے کا فیصلہ کیا۔
بخاری فی تاریخه، بیهقی

دیت لینے کا ایک عجیب واقعہ

۴۰۱۸۹...... زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور ان کے دونوں ہاتھ ان کے کانوں میں تھے اور وہ یہ کہتے جا رہے تھے: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! لوگوں نے کہا: انہیں کیا ہو گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس ان کے کسی امیر کی طرف سے خبر آئی کہ ان کے سامنے ایک نہر آ گئی اور ان کے پاس کشتیاں نہ تھیں تو ان کا امیر کہنے لگا: ہمارے لئے کوئی شخص تلاش کرو جو نہر کی گہرائی جان سکے، اتنے میں ایک بوڑھا شخص لایا گیا، وہ کہنے لگا: مجھے ٹھنڈک کا خدشہ ہے اور وہ سردیوں کا موسم تھا، چنانچہ امیر نے اسے مجبور کیا اور نہر میں اتار دیا، ٹھنڈک نے اسے زیادہ دیر نہیں رکھا کہ وہ پکار کر کہنے لگا: ہائے عمر! پھر وہ ڈوب گیا، آپ نے اس امیر کی طرف خط لکھا، وہ آپ کے پاس آیا، آپ کچھ دن اس سے اعراض کرتے رہے، آپ کو جب بھی کسی پہ غصہ آتا تو اسے اس کی سزا دیتے، پھر آپ نے فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جسے تم نے قتل کر دیا تھا؟ وہ کہنے لگا: امیر المومنین! میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ تو نہ کیا تھا، ہمارے پاس نہر عبور کرنے کی کوئی چیز نہ تھی ہم نے چاہا کہ پانی کی گہرائی کا پتہ لگا سکیں، پھر ہم نے اس طرح کیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: ایک مسلمان شخص مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہے جو تم لے کر آئے ہو، اگر طریقہ پڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا جاؤ! اس کے گھر والوں کو دیت دو اور یہاں سے چلے جاؤ، پھر مجھے نظر نہ آؤ۔ رواہ البیھقی

۴۰۱۹۰...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو قصداً قتل کرے پھر اس پر قصاص واجب نہ ہو سکے، اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۱...... قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ کوفہ کے دو شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان دونوں نے کہا: امیر المومنین! ہمارا چچازاد بھائی قتل ہو گیا ہے، ہم اس کے خون میں برابر سرابر ہیں۔ آپ برابر خاموش رہے اور ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے یہاں تک کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی قسم لی، اور ان پر حملہ کرنے لگے تو انہوں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا تو آپ رک گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، تم میں دو انصاف والے گواہ ہوں انہیں مرے پاس لاؤ وہ مجھے بتائیں کہ اسے کس نے قتل کیا پھر میں تمہیں اس کا بدلہ دلواؤں گا، ورنہ تمہارے گاؤں کے لوگ قسمیں کھائیں اللہ کی قسم نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے، پھر اگر وہ قسم کھانے سے رک جائیں، تو تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں پھر تمہارے لئے دیت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۱۹۲...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے ایک آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا، قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے۔ رواہ دارقطنی

۴۰۱۹۳...... اسی طرح عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی نے فرمایا: قتل خطا کی دیت چار چوتھائی ہے، پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس دو سالے پچیس یکسالے۔ ابو داؤد، دارقطنی، ابن ماجۃ، عبدالرزاق

۴۱۰۹۴...... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطا سے کہا: ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑ کر رکھا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا، انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو تا موت جیل میں رکھا جائے۔ ابن حبان

قتل میں مدد کرنے والے کو عمر قید کی سزا

۴۱۰۹۵...... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو موت تک قید

کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۶ ... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: کسی نے دیوار پر بچہ کو آواز دی: پیچھے ہٹ، تو وہ گر کر مرگیا؟ انہوں نے فرمایا: لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ اسے تاوان دینا پڑے گا، فرماتے ہیں: اس نے اسے ڈرادیا اس لئے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۷ ... حیی بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص یعلیٰ کے پاس آیا اور کہا: یہ مرے بھائی کا قاتل ہے! انہوں نے اسے اس کے حوالہ کر دیا، اس نے تلوار سے اس کی ناک کاٹ دی اور وہ یہ سمجھا کہ اس نے اسے قتل کردیا ہے جب کہ اس کی کچھ سانس باقی تھی، اس کے گھر والے اسے لے گئے اور اس کا علاج معالجہ کیا اور وہ تندرست ہوگیا، پھر وہ یعلیٰ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مرے بھائی کا قاتل! تو انہوں نے کہا: کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہ کردیا تھا؟ تو اس نے اس کا قصہ سنایا، یعلیٰ نے اسے بلا بھیجا، اس کے اعضاء شل ہو چکے تھے آپ نے اس کے زخموں کا اندازہ لگایا تو اس میں دیت پائی، پھر یعلیٰ نے اس سے کہا: چاہو تو اسے دیت دے دو اور اسے قتل کردو ورنہ اسے چھوڑ دو، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور یعلیٰ کے خلاف مدد طلب کرنے لگا، حضرت عمر نے یعلیٰ کو لکھا: کہ مرے پاس آجاؤ! وہ آپ کے پاس آئے اور سارا واقعہ بتایا، حضرت عمر نے حضرت علی سے مشورہ کیا، تو انہوں نے یعلیٰ کے فیصلہ کے مطابق مشورہ دیا، پھر دونوں حضرات یعلیٰ کے فیصلہ پر متفق ہوگئے کہ وہ اسے دیت دے کر اسے قتل کردے یا اسے چھوڑ دے قتل نہ کرے، حضرت عمر نے یعلیٰ سے کہا: تم قاضی ہو اور انہیں ان کے عہدہ پر واپس بھیج دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۸ ... ابن المسیب سے روایت ہے کہ شام کا ایک شخص تھا جسے جبیر کہا جاتا تھا، اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں مشکل میں پڑ گئے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ وہ اس بارے میں حضرت علی سے پوچھیں، انہوں نے حضرت علی سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: جس کی تم نے اطلاع دی ہمارے شہروں میں ایسا نہیں ہوتا، تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں آپ سے اس بارے میں پوچھوں، تو حضرت علی نے فرمایا: میں ابوالحسن عظیم سردار ہوں، وہ اپنا سب کچھ دے دے البتہ اگر وہ چار گواہ پیش کرے تو دوسری بات ہے۔ الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۱۹۹ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مرد عورت کے درمیان، زخموں، خون کرنے یا اس کے علاوہ کوئی قصداً معاملہ ہو تو اس میں قصاص ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۰ ... ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے محمد نے بتایا جس کے بارے مرا گمان ہے کہ وہ عبیداللہ العرزمی کے بیٹے ہیں کہ حضرت عمر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص قصاص میں مرجائے تو اس کے لئے کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے فیصلہ) نے اسے قتل کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۱ ... حسن بصری سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام بھیجا جس کا خاوند گھر پر نہیں تھا کہ اس کے گھر کوئی آتا ہے، اس نے اس کا انکار کیا آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، لوگوں نے اس سے کہا: کہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو! وہ کہنے لگی: ہائے افسوس! مرا اور عمر کا کیا واسطہ! اچانک جب وہ راستہ میں تھی گھبرا گئی اسے دردزہ شروع ہوا پھر وہ کسی گھر میں داخل ہوئی جہاں اس نے اپنا بچہ جنا، بچہ نے دو چیخیں ماریں اور مرگیا، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ سے مشورہ طلب کیا، تو کچھ نے یہ مشورہ دیا کہ آپ پہ کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ آپ تو صرف والی اور ادب سکھانے والے ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش بیٹھے تھے، آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے تو ان کی رائے غلط ہے اور اگر انہوں نے آپ کی خواہش میں یہ بات کہی ہے تو انہوں نے آپ سے خیر خواہی نہیں کی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت آپ کے ذمہ ہے، کیونکہ آپ ہی نے اسے خوفزدہ کیا اور آپ کی خاطر اس نے اپنے بچہ کو جنم دیا، چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس بچہ کی دیت قریش پر تقسیم کریں، یعنی قریش سے اس کی دیت

وصول کریں کیونکہ ان سے غلطی ہوئی۔ عبدالرزاق، بیہقی

معالج سے تاوان وصول کرنا

۴۰۲۰۲..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبیب کے بارے میں فرمایا: اگر وہ علاج پر کسی کو گواہ نہ بنائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے، یعنی وہ ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۳..... ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے طبیبو، جانوروں کا علاج کرنے والو اور حکیمو! تم میں سے جو کوئی کسی انسان یا کسی جانور کا علاج کرے، تو وہ اپنے لئے برأت حاصل کرلیا کرے، اس لئے کہ جس نے کسی بیماری کا علاج کیا اور اپنے لئے برأت حاصل نہ کی اور بعد وہ انسان یا جانور ہلاک ہوگیا تو وہ طبیب ضامن ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۴..... حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت ہے اگرچہ وہ آزاد کی دیت کی قسم کھائے۔ رواہ عبدالرزاق،

۴۰۲۰۵..... (مسند جابر رضی اللہ عنہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ میں ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا، جس نے دوسرے شخص کی ران پر سینگ مارا تھا، تو جس کی ران میں سینگ مارا گیا تو وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا علاج کراؤ اور کچھ عرصہ دیکھو کیا بنتا ہے، وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے تو آپ نے پھر یہی فرمایا، پھر وہ کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ دلوایا، تو جس نے بدلہ طلب کیا اس کی ٹانگ خشک ہوگئی اور جس سے بدلہ لیا گیا وہ تندرست ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون بے کار قرار دیا۔ رواہ ابن عساکر

اگر یہ شخص خاموش رہتا اور معاملہ نبی ﷺ کی مرضی پر چھوڑ دیتا تو اسے بدلہ مل جاتا لیکن اس نے بے صبری کی جس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا۔

۴۰۲۰۶..... سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ دلوار ہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں دلوار ہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۲۳۴۔ مسند ابی لیلیٰ۔

۴۰۲۰۷..... اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس مکھ اور خوش طبع آدمی تھے، ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں سے گفتگو کرکے انہیں ہنسا رہے تھے، نبی ﷺ ان کی کوکھ میں اپنی انگلی سے کچوکا لگایا تو وہ کہنے لگے: آپ نے مجھے تکلیف دی آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدلہ لے لو، وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ کے جسم پر قمیص ہے اور میرے قمیص نہ تھی، تو نبی علیہ السلام نے اپنی قمیص اٹھائی تو وہ آپ سے چمٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دے کر کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! میرا صرف یہ ارادہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۰۸..... ابن زبیر سے روایت ہے، جس نے ہتھیار سے اشارہ کیا پھر اس سے مارا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۹..... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر سو آدمی ایک شخص کو قتل کردیں تو سو اس کے بدلہ میں قتل کئے جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۰..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے ایک شخص سینگ سے زخمی کیا، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بدلہ دلوائیے آپ نے فرمایا: رہنے دو یہاں تک کہ تم تندرست ہو جاؤ (لیکن) اس نے دو یا تین مرتبہ یہی تکرار کی اور نبی علیہ السلام فرمار ہے تھے تندرست ہونے تک رہنے دو، پھر آپ نے اسے بدلہ دلوایا، بعد میں بدلہ لینے والا لنگڑا ہوگیا، دوبارہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا: میرا شریک ٹھیک ہوگیا اور میں لنگڑا ہوگیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ ٹھیک ہونے تک بدلہ نہ طلب کرو (لیکن) تم نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دور کیا اور تمہاری لنگڑاہٹ برباد کردی، پھر نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ جس کے زخم ہوں وہ اپنے زخم

ٹھیک ہونے تک بدلہ طلب نہ کرے۔زخم جس مقدار کو پہنچے اس کے مطابق معاملہ ہوگا،اور عضو کی بے کارگی یا لنگڑاہٹ تو اس میں بدلہ نہیں بلکہ اس میں تاوان ہے،اور جس نے کسی زخم کا بدلہ طلب کیا پھر جس سے بدلہ طلب کیا گیا اسے نقصان پہنچا تو اس کے شریک کے زخم سے جتنا نقصان ہوا اس کا تاوان دینا پڑے گا اور آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے غلام سے کسی آدمی کو قتل کرنے کا حکم دے تو یہ اس کی تلوار یا کوڑے کی طرح ہے،آقا کو قتل کیا جائے اور غلام کو جیل میں بند کیا جائے گا۔الشافعی، بیھقی

۴۰۲۱۲..... اسی طرح میسرہ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص اور اس کی ماں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے،وہ کہنے لگی،میرے اس بیٹے نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے تو بیٹا بولا: میرے غلام نے میری ماں سے صحبت کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں بڑے نقصان اور خسارہ میں پڑ گئے ہو،اگر تم سچی ہو تو تمہارا بیٹا قتل کیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے تو ہم تمہیں سنگسار کریں گے،پھر حضرت علی نماز کے لئے چلے گئے،تو لڑکا ماں سے کہنے لگا: کیا سوچتی ہو؟ وہ مجھے قتل کریں اور تمہیں سنگسار کریں،پھر وہ دونوں چلے گئے،جب آپ نماز پڑھ چکے تو ان دونوں کے بارے میں پوچھا،تو لوگوں نے بتایا وہ چلے گئے ہیں۔بیھقی، دار قطنی

۴۰۲۱۳..... اسی طرح حکم سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ایک دوسرے کو مارا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک دوسرے کا ضامن قرار دیا۔

۴۰۲۱۴..... شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ایسی قوم کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو آپس میں لڑے ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا،تو آپ نے ان لوگوں کے لئے جو قتل کئے گئے ان پر جنہوں نے قتل کیا دیت کا فیصلہ کیا اور جتنے ان کے زخم تھے ان کے بقدر ان کی دیت معاف کی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بچہ اور مجنون کا قصد (قتل کرنا) (قتل) خطا ہے۔عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۱۶..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو قتل کر دیا،اور قتل بھی زیور کی وجہ سے کیا پھر اس کا سر پتھر سے کچل کر اسے انصار کے کنویں میں ڈال دیا،تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا کہ اسی حالت میں مر جائے،چنانچہ اسے رجم کیا گیا اور وہ مر گیا۔رواہ عبدالرزاق

قصاص سے منسلک

۴۰۲۱۷..... حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدلہ لینے کے لئے ایک اعرابی کو بلایا جسے ان جانے میں آپ کے ہاتھ سے خراش لگ گئی تھی۔تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے،اور کہنے لگے اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو زبردست اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا تو آپ نے اعرابی کو بلایا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لو،تو اعرابی نے کہا: مرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپ کے لئے جائز کر دیا،اگر آپ مجھے مار بھی دیتے تب بھی میں آپ سے کبھی بدلہ نہ لیتا،چنانچہ آپ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔(ز)

۴۰۲۱۸..... ہم سے ابو خالد الاحمر نے ابن اسحاق کے حوالہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ بن ابی قسیط سے وہ قعقاع بن عبداللہ ابی حدرد اسلمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اضم کی طرف ایک سریہ میں بھیجا راستہ میں ہم لوگ عامر بن اضبط سے ملے اس نے اسلام،والا سلام کیا،تو ہم اس کے قتل سے رک گئے (لیکن) محلم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا،اور جب اسے قتل کر دیا تو اس کا اونٹ،اس کے چمڑے اور جو اس کا سامان تھا لے لیا،پھر جب ہم لوگ واپس آئے تو ہم نے اس کی چیزیں ساتھ لائیں اور آپ کو اس کے واقعہ کی اطلاع دی،اتنے میں آیت نازل ہوئی:

اے ایمان والو! ''جب تم زمین میں سفر کرنے لگو تو خوب تحقیق کر لیا کرو''۔آیت سورہ نساء

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمرہ کے حوالہ سے بتایا،فرماتے ہیں،مجھے مرے والد اور چچا نے بتایا وہ دونوں حنین میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر درخت کے نیچے بیٹھ گئے، تو اقرع بن حابس جو خندف کے سردار تھے محلم کا دفاع کرنے کھڑے ہوئے۔ اور عیینہ بن حصن عامر بن اضبط قیسی جو اشجعی تھے کے خون کا مطالبہ کرنے نبی علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں اس کی عورتوں کو ایسا ہی غم چکھاؤں گا جیسا اس نے مری عورتوں کو چکھایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ دیت قبول کرو گے، تو انہوں نے انکار کر دیا، تو بنی لیث کا ایک شخص کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اس مقتول کو اسلام کی ابتداء میں صرف ان بکریوں سے تشبیہ دے سکتا ہوں جو آئی ہوں اور ان پر پتھراؤ کیا جائے اور آخری کو بدکا دیا جائے، آج کوئی قانون بنایا جائے اور کل تبدیل کر دیا جائے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہم تمہیں اپنے اس سفر میں پچاس اونٹ دیت دیتے ہیں اور پچاس جب ہم واپس ہوں گے، تو انہوں نے دیت قبول کر لی، اور کہنے لگے: اپنے آدمی کو بلاؤ رسول اللہ اس کے لئے استغفار کریں، اسے لایا گیا اور اس کا حلیہ بیان کیا گیا، اس کے اوپر ایک لباس تھا جس میں وہ قتل ہونے کے لئے تیار تھا، یہاں تک کہ اسے نبی علیہ السلام کے سامنے بٹھایا گیا، تو آپ نے فرمایا: تمہارا نام؟ اس نے کہا: محلم بن جثامہ، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! محلم بن جثامہ کی بخشش نہ فرمانا، فرماتے ہیں ہم لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آپ نے ظاہری طور پر ایسا کیا ہوگا پوشیدہ طور پر اس کے لئے استغفار کیا ہوگا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے عمرو بن عبید نے حسن کے واسطہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تو نے اللہ کے لئے اسے امان دی اور پھر قتل کر دیا، اللہ کی قسم! وہ شخص یعنی محلم ایک ہفتہ میں مر گیا، فرماتے ہیں میں نے حسن سے سنا: اللہ کی قسم وہ تین بار دفن کیا گیا اور ہر بار زمین اسے باہر پھینک دیتی، تو انہوں نے اسے پہاڑ کے شگاف میں ڈال دیا اور اس پر پتھر پھینک دیئے، پھر اسے درندے کھا گئے، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا واقعہ ذکر کیا تو اس پر فرمایا: اللہ کی قسم! زمین اس سے زیادہ برے کو پھینک دیتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں تمہاری عزت وحرمت سے آگاہ کریں۔ مصنف ابن ابی شیبة

۴۰۲۱۹..... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے غلام کو کسی کے قتل کرنے کا حکم دیتا ہے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: حکم دینے والے پر، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے ہیں: حکم دینے والا آزاد شخص قتل کیا جائے اور غلام قتل نہ کیا جائے۔ عبدالرزاق عن ابی هريرة

۴۰۲۲۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نشائی نشہ کی حالت میں جو کچھ کرے اس پر حد قائم کی جائے گی۔
رواہ عبدالرزاق

بدلہ چکانے کا انوکھا طریقہ

۴۰۲۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مرے پاس رسول اللہ ﷺ اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں میں نے مالیدہ بنایا اور لے کر آئی میں نے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: کھاؤ! وہ کہنے لگیں: مجھے پسند نہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں کھانا پڑے گا ورنہ میں اس سے تمہارا چہرہ تھوپ دوں گی، تو وہ کہنے لگیں: میں تو نہیں چکھوں گی، میں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور ان کے چہرہ پر مل دیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، آپ نے ان کے لئے اپنا گھٹنہ جھکایا تا کہ وہ مجھ سے بدلہ لیں، انہوں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور مرے چہرہ پر مل دیا، رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۰۲۲۲..... حسن بصری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص سے ملے جس پر زرد رنگ لگا ہوا تھا اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی (جو کھجور کی شاخ کی تھی) نبی ﷺ نے فرمایا: رنگدار بوٹی کا نشان لگا لیتے، پھر آپ نے شاخ سے اس شخص کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا! اس شخص کے پیٹ پر بغیر خون نکلے اس کا نشان پڑ گیا تو وہ شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے! لوگوں نے کہا: کیا تم

رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لوگے، وہ صاحب کہنے لگے: کسی کی جلد کو مری جلد پر کوئی فضیلت نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: بدلہ لے لو! تو اس شخص نے نبی علیہ السلام کے پیٹ کو بوسہ دیا اور کہا: میں اس لئے آپ سے بدلہ نہیں لیتا کہ آپ قیامت کے روز مرے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۳...... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی تھے جنہیں سوادۃ بن عمرو کہا جاتا تھا وہ ایسے خوشبو لگاتے گویا کہ وہ شاخ ہیں نبی علیہ السلام جب بھی ان کو دیکھتے تو جھومنے لگتے، ایک دن وہ آئے اور اسی طرح خوشبو میں بسے تھے تو نبی علیہ السلام نے جھک کر ایک لکڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی سے انہیں کچوکا لگایا جس سے وہ زخمی ہو گئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے، تو نبی علیہ السلام نے انہیں وہ لکڑی دی، آپ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے آپ انہیں اٹھانے لگے تو لوگوں نے انہیں ڈانٹا تو وہ رک گئے پھر جب اس جگہ پہنچے جہاں انہیں خراش لگی تھی تو چھڑی پھینک کر آپ سے چمٹ گئے اور آپ کو چومنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! میں اس لئے اپنا بدلہ چھوڑتا ہوں کہ آپ اس کی وجہ سے قیامت کے روز مرے لئے شفاعت کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۴...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سے ایک شخص کو بدلہ لینے دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سے بدلہ لینے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۵...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ضرار بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اس نے مجھے طمانچہ مارا تو میں نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارنے لگا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بدلہ لو۔ خطیب

اسلام سے پہلے کا خون بہا معاف ہے

۴۰۲۲۶...... (مسند ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کے ہر خون کو ختم کر دیا۔ بخاری فی تاریخه والبزار وابن ابی داؤد، عبدالرزاق والبغوی وابن قانع والباوردی وابو نعیم والخطیب فی المتفق والمفترق، قال البغوی: لا نعلم لا بان بن سعید مسندًا غیرہ

۴۰۲۲۷...... حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم کو حنین کی غنیمتوں کا نگراں بنا کر بھیجا، ادھر ابوجہم کو یہ اطلاع ملی کہ مالک بن برصاء یا حارث بن برصاء نے غنیمت میں خیانت کی ہے، تو ابوجہم نے انہیں مار کر زخمی کر دیا جس سے ان کی ہڈی ٹل گئی وہ شخص نبی علیہ السلام کے پاس آئے، اور آپ سے بدلہ کا سوال کرنے لگے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس نے تمہیں کسی گناہ پر مارا ہے جو تم نے کیا ہے تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں، البتہ تمہارے لئے سو بکریاں ہیں، لیکن وہ راضی نہ ہوئے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے دو سو بکریاں ہیں، پھر بھی وہ راضی نہیں ہوئے، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے تین سو بکریاں ہیں لیکن میں اس میں اضافہ نہیں کروں گا چنانچہ وہ شخص راضی ہو گیا۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کا قصاص

۴۰۲۲۸...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آدمی کو اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کرتے تھے، البتہ اسے سو کوڑے مارتے تھے، اور ایک سال قید خانہ میں رکھتے اور سال بھر مسلمانوں کے ساتھ جو حصہ اس کا بنتا تھا اس سے محروم رکھتے تھے۔ یہ تب ہے جب آقا اسے جان بوجھ کر قتل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۹...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے، اور سال کے لئے اسے جلاوطن کیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ ختم کیا اور اس سے بدلہ نہیں لیا۔

مصنف بن ابی شیبه، ابن ماجه، ابویعلی، والحارث، حاکم، بیهقی

۴۰۲۳۰۔۔۔۔(مسند سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبداللہ بن سندر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ زنباع بن سلامہ جذامی کا ایک غلام تھا تو انہوں نے اس پر مشقت ڈالی اور اسے کنکری ماری جس سے اس کی ناک کٹ گئی، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا، تو آپ نے زنباع کو سخت ڈانٹا اور اس غلام کو ان سے آزاد کرالیا، تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں ہر مسلمان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۳۱۔۔۔۔(مسند عبداللہ بن عمرو، زنباع) ابوروح بن زنباع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ مشغول پایا تو اس کا ذکر اور ناک کاٹ دی، وہ غلام نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ایسا کرنے پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا: بس ایسے ویسے، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔ رواہ عبدالرزاق

ذمی کا قصاص

۴۰۲۳۲۔۔۔۔مکحول سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نبطی کو بلایا کہ وہ بیت المقدس کے پاس ان کی سواری پکڑے اس نے انکار کردیا، حضرت عبادہ نے اسے مار کر زخمی کردیا، اس نے ان کے خلاف حضرت عمر بن خطاب سے مدد طلب کی، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! میں نے اسے کہا: کہ مری سواری پکڑ، اس نے انکار کیا، اور میں ایسا شخص ہوں جس میں تیزی ہے اس لئے میں نے اسے ماردیا، حضرت عمر نے فرمایا قصاص کے لئے بیٹھو، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کے لئے اپنے بھائی سے بدلہ لیں گے تو حضرت عمر نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۲۳۳۔۔۔۔یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے ساتھیوں میں ایک شخص لایا گیا جس نے کسی ذمی کو زخمی کیا تھا آپ نے اس سے بدلہ لینا چاہا تو لوگوں نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تب ہم اس پر دیت دوگنی کریں گے چنانچہ آپ نے اس پر دیت دوگنی کی۔ رواہ البیھقی

۴۰۲۳۴۔۔۔۔عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ شام میں ایک ذمی شخص عمداً قتل کردیا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت شام میں تھے، آپ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے ذمیوں میں دخل اندازی شروع کردی ہے میں اس کے بدلہ اسے (قاتل کو) قتل کردوں گا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا صحیح نہیں ہے، آپ نے نماز پڑھی اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، آپ نے فرمایا: تم نے کیسے گمان کیا کہ میں اسے اس کے بدلہ قتل نہیں کروں گا؟ تو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیکھیں اگر وہ اپنے غلام کو قتل کردیتا تو بھی آپ اسے قتل کرتے؟ تو آپ خاموش ہوگئے، پھر اس شخص پر سختی کے لئے ایک ہزار دینار دیت دینے کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۲۳۵۔۔۔۔ابراہیم سے روایت ہے کہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے اہل حیرہ کے ایک شخص کو مار ڈالا، تو اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے لکھا کہ اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کردیا جائے، چاہیں اسے قتل کریں اور چاہیں تو معاف کریں، تو اس شخص کو ان کے حوالہ کردیا گیا اور انہوں نے اسے قتل کردیا، اس کے بعد حضرت عمر نے لکھا: اگر اس شخص کو قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کرنا۔ (الشافعی، بیہقی، امام شافعی فرماتے ہیں: جس بات کی طرف انہوں نے رجوع کیا وہ زیادہ بہتر ہے، ہوسکتا ہے کہ قتل کے ذریعہ اسے ڈرانا مقصود ہو نہ کہ اسے قتل کرنا بہر کیف اس بارے حضرت عمر سے جو کچھ مروی ہے وہ منقطع ضعیف، یا انقطاع وضعف دونوں کو شامل ہے۔)

۴۰۲۳۶۔۔۔۔قاسم بن ابی بزہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو قتل کردیا، تو یہ مقدمہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: اگر ایسا کرنا اس کی عادت ہے تو اسے سامنے لاکر اس کی گردن اڑادو اور اگر اس نے غصہ کی وجہ سے ایسا کیا تو اس پر اس کی دیت کا تاوان چار ہزار دینار مقرر کردو۔

حسن، بیہقی

کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۲۳۷..... نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے اہل حیرہ کے کسی نصرانی کو عمداً قتل کردیا، تو اس کے متعلق حضرت عمر کو لکھا گیا، آپ نے جواباً لکھا: کہ اسے قصاص میں دے دو، تو وہ شخص ان کے حوالہ کردیا گیا، تو وارث سے کہا گیا: اسے قتل کرو، تو کہنے لگا: جب غصہ آئے، یہاں تک کہ جب غضب بھڑکے گا، وہ لوگ اسی شش و پنج میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آیا کہ اسے قتل نہ کرنا کیونکہ کافر کے بدلہ میں کسی ایماندار کو قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت ادا کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۸..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا اور لشکر میں ایک شخص نے اہل خراج کے ایک شخص کو مار دیا، حضرت نے قصاص لینا چاہا، تو لوگوں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ آپ مسلمان سے کافر کا قصاص لیں گے، تو آپ نے فرمایا، پھر میں اس کی دیت دوگنی کردوں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۹..... عمرو بن دینار ایک شخص سے نقل کرتے ہیں: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں لکھا جس نے کسی کتابی کو قتل کردیا، تو حصرت عمر نے جواباً لکھا اگر وہ چور یا فتنہ پرور ہے تو اس کی گردن اڑادو، اور اگر ایسا اس سے غصہ کی وجہ سے ہوا تو اس پر چار ہزار درہم بطور تاوان مقرر کرو۔ عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۲۴۰..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مسلمان (ذمیوں) سے لڑتے اور انہیں قتل کردیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمر نے لکھا: یہ غلام ہیں پس غلام کی قیمت لگالو، تو ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا چھ سو درہم، تو حضرت عمر نے اسے مجوسی کے لئے مقرر کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی دھوکے سے قتل کردیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں بارہ ہزار درہم کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۲..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے، آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کردیا، تو آپ نے اس سے قصاص لینے کا ارادہ کرلیا، تو زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کا بدلہ اپنے بھائی سے لیں گے؟ تو حضرت عمر نے اسے دیت میں تبدیل کردیا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۳..... ابن ابی حسین سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی ذمی کو زخمی کردیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بدلہ لینا چاہا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کو علم ہے کہ آپ کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں، اور نبی علیہ السلام کا قول نقل کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے زخم پر ایک دینار دیا تو وہ شخص راضی ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۴..... ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے کسی کتابی کو قتل کردیا، جو حیرہ والوں میں سے تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص دلوایا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۵..... شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی شخص کے بارے میں لکھا جو اہل حیرہ سے تھا جسے کسی مسلمان نے قتل کردیا تھا کہ اس کے قاتل سے قصاص لیا جائے، تو لوگ نصرانی سے کہنے لگے، اسے قتل کرو، تو اس نے کہا ابھی نہیں جب مجھے غصہ آئے گا، چنانچہ وہ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آ گیا، کہ اس سے اس کا قصاص نہ لینا۔

۴۰۲۴۶..... شعبی سے روایت ہے: کہ یہ سنت عمل ہے کہ مسلمان سے کافر کا قصاص نہ لیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۰۴۷..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حکم سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: کہ جس نے غلام، یہودی، نصرانی یا کسی عورت کو قصداً قتل کیا اسے اس کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

ہدرورائیگاں کی صورتیں

۴۰۲۴۸......مسند الصدیق، ابن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کے سامنے کے دانت گر گئے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے رائیگاں قرار دیا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، ابو داؤد، بیہقی

۴۰۲۴۹......ابن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے باطل قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۵۰......سلیمان بن یسار سے وہ جندب سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے اپنے گھر میں ایک شخص کو پکڑا اور اس کے دانت توڑ دیئے، تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۱......قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے گھر کسی آدمی کو دیکھا تو اس کی کمر کے تمام مہرے توڑ ڈالے تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۲......ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ جو شخص بھی اندھے کے پاس بیٹھا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ ہدر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۳......شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک نابینا مسلمان تھا، تو وہ ایک یہودی عورت کے پاس آیا کرتا تھا، وہ اسے کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی اور اس کے قریب بیٹھتی اور اسے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اذیت پہنچاتی، ایک رات جب اس نے اس سے یہ بات سنی تو اٹھ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور اسے قتل کرڈالا۔ تو نبی علیہ السلام کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، تو آپ نے اس بارے میں لوگوں کو جمع کیا، تو ایک شخص کھڑے ہوکر کہنے لگا وہ نبی علیہ السلام کے بارے میں اسے اذیت پہنچاتی تھی اور آپ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی اس لئے اس نے اسے قتل کردیا تو آپ علیہ السلام نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

معلوم ہوا نبی کی توہین کرنے والے کا خون ہدر ومعاف ہے۔

۴۰۲۵۴......مسند علی، خلاص بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لڑکے سردار سردار بنا کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکا کہنے لگا: جھینگے! تو اس نے اسے مارا اور لڑکے کے دانت پر لگی جس سے وہ ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۵۵......مجاہد سے روایت ہے کہ یعلی بن امیہ کا ایک مزدور تھا اس نے کسی آدمی کا ہاتھ کاٹا، تو اس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا، جس سے اس کے دانت اکھڑ گئے۔ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے نر جانور کاٹتا ہے پھر بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے، پھر آپ نے اسے ناکارہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

نقصان دہ جانوروں کو مارنا

۴۰۲۵۶......مسند خباب بن الارت، مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کے لئے بھیجا، تو عصبہ تک جو کتا مجھے نظر آیا میں نے اسے مارڈالا، پھر وہاں مجھے ایک کتا دکھائی دیا، میں نے اسے قتل کرنے کے لئے ڈرایا تو گھر سے مجھے ایک عورت نے آواز دی: کہ کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کے لئے بھیجا ہے، تو وہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ میں ایک نابینا عورت ہوں، اور مجھے آنے والوں سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ درندوں کو ہٹاتا ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، اور آپ سے اس کی اطلاع دی آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اسے مارڈالو، چنانچہ میں واپس لوٹا اور اسے قتل کردیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۲۵۷......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حرم میں چھ جانوروں کو مارنے کا حکم دیا: چیل، کوا، سانپ، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ ابن عدی، ابن عساکر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ٢٩١۔

کالے کتے کو قتل کرنے کا حکم

۴۰۲۵۸......عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے خطاب کے وقت درخت کی شاخیں ہٹاتے تھے، آپ نے فرمایا: اگر کتے ایک مستقل مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے ہر سیاہ کالے کتے کو مار ڈالو، جو گھر والے بھی (تین کتوں کے علاوہ) کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے اجر وثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہوجاتا ہے ہاں، شکار، کھیت اور بکریوں کا کتا مستثنیٰ ہے۔مسند احمد، ترمذی، وقال حسن، نسائی، وابن النجار

۴۰۲۵۹......مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبیث اور دم کٹے سانپوں اور سیاہ کالے کتوں جن کی آنکھوں کے اوپر دو نشان سفید رنگ کے ہوتے ہیں، کے قتل کرنے کا حکم دیا۔عقیلی فی الضعفاء

۴۰۲۶۰......جعفر بن محمد سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور عبداللہ بن جعفر کا کتا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چارپائی کے نیچے تھا، تو جھٹ سے بولے، اباجان! مرا کتا! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: مرے بیٹے کے کتے کو قتل نہ کرنا، پھر حکم دیا اور اسے پکڑلیا گیا، حضرت ابوبکر نے ان کی والدہ اسماء بنت عمیس سے حضرت جعفر کے بعد شادی کرلی تھی۔ابن سعد، ابن ابی شیبة

۴۰۲۶۱......ابن شہاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمر حرم میں سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے۔رواہ مالک

۴۰۲۶۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: ہر حالت میں تمام سانپوں کو مار ڈالو۔بیھقی، ابن ابی شیبة

۴۰۲۶۳......حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عثمان کے پاس موجود تھا آپ اپنے خطبہ میں کتوں کے مارنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ابن احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، بیھقی، ابن عساکر

۴۰۲۶۴......اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کہا کرتے تھے: لوگو! اپنے گھروں میں رہا کرو اور سانپوں کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، ان کے مسلمان ہرگز تمہارے سامنے ظاہر نہیں ہوں گے، اللہ کی قسم! جب سے ہم نے ان سے دشمنی کی اس وقت سے ان سے صلح نہیں کی۔نسائی، بخاری فی الادب

۴۰۲۶۵......مسند ابی رافع، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ایک بچھو کو مارا۔طبرانی فی الکبیر

۴۰۲۶۶......انہی سے روایت ہے کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ اس وقت سو رہے تھے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، کہ گھر کے کونے میں ایک سانپ نظر پڑا مجھے اچھا نہ لگا کہ اسے ماروں اور آپ کو بیدار کروں، چنانچہ میں آپ کے اور سانپ کے درمیان سو گیا، پس ایک چیز تھی جو مرے ساتھ تھی اور آپ سے ورے تھی، پھر آپ بیدار ہوگئے اور آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ''تمہارا دوست تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں'' آیت، پھر آپ نے فرمایا: الحمدللہ، مجھے اپنے پاس دیکھ کر فرمایا: یہاں کس وجہ سے لیٹے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس سانپ کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: اٹھو اور اسے مار ڈالو، چنانچہ میں فوراً اٹھا اور اسے مار ڈالا، پھر آپ نے مرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ابورافع! مرے بعد ایک قوم ہوگی جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جنگ کرے گی، اللہ تعالیٰ پر ان کا جہاد ضروری ہے، (یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر ان سے لڑنا ضروری ہے) پس جو کوئی اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد نہ کرسکے وہ اپنی زبان سے کرے اور جو اپنی زبان سے نہ کرسکے وہ اپنے دل سے برا جانے، اس کے بعد کوئی درجہ نہیں۔طبرانی وابن مردویه، ابونعیم

اس روایت میں علی بن ہاشم بن ابرید ایک شخص ہے جس کی روایتیں منقول تو ہیں لیکن وہ غالی شیعہ تھا اور اس کی منکر روایات ہیں۔

۴۰۲۶۷......حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ ان کے مارنے یعنی گھر میں رہنے والے سانپوں سے روکا گیا ہے۔

بخاری فی تاریخه، ابن عساکر

۴۰۲۶۸.....ابن عمر، ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے مارنے سے روکا ہے۔ رواہ ابونعیم

دیتیں

۴۰۲۶۹.....مسند الصدیق، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس کی دیت گائیوں میں ہو تو ہر اونٹ دو گائیوں کے بدلہ اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو ہر اونٹ بیس بکریوں کے عوض شمار ہوگا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۷۰.....عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اونٹ کے بدلہ دو گائیوں کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۱.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر نے ابرو کے بارے میں جب اذیت پہنچا کر اس کے بال ختم کردیئے جائیں دو زخموں کا ہرجانہ دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۷۲.....عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں پندرہ اونٹ کا فیصلہ کیا اور فرمایا: یہ تو ایک عیب ہے جو نہ ساعت کو نقصان دیتا ہے اور نہ قوت کو کم کرتا ہے بال اور عمامہ اسے (کان کو) چھپالیتے ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۷۳.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہونٹوں کی دیت میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی دیت، جب وہ کاٹ دی جائے اور جڑ سے کھینچ لی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی نوک کٹی اور زبان والا بات کرسکے، تو نصف دیت کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کے پستانوں کی چوسنی کاٹ دی جائے تو پانچ اونٹوں کا اور عورت کے پستان کی چوسنی کاٹ دی جائے تو دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب صرف چوسنی کو نقصان پہنچا ہو، اور وہ جڑ سے ختم کردیا جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کی پیٹھ کے بارے میں جب وہ توڑ دی جائے اور پھر جوڑ دی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب وہ کوئی چیز اٹھا نہ سکے اور جب کوئی چیز اٹھا سکے تو نصف دیت کا فیصلہ کیا، اور مرد کے ذکر میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۷۴.....حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب پیٹ کا زخم آر پار ہو جائے تو وہ دو زخموں کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۵.....ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیٹ کے اس زخم کے بارے میں دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا جب دونوں کناروں کے آر پار ہو جائے اور زخم والا ٹھیک ہو جائے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، ضیاء بن بیطار، بیھقی

۴۰۲۷۶.....ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے اسمٰعیل بن مسلم نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیانت کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۷.....زہری حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت آزاد مسلمان کی طرح ہے۔ ابن خسرو فی مسند ابی حنیفۃ

۴۰۲۷۸.....علی بن ماجد سے روایت ہے کہ مری ایک لڑکے سے لڑائی ہوئی اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی، حضرت ابوبکر کے ہاں فیصلہ پیش ہوا، آپ نے دیکھا تو میں قصاص کی مقدار تک نہیں پہنچا تھا تو میرے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۷۹.....اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاڑھ کے بارے میں ایک اونٹ کا اور ہنسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا اور پسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ مالک، عبدالرزاق، والشافعی وابن راھویہ، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۸۰.....شعبی سے روایت ہے فرمایا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عمد، غلام، صلح اور اعتراف کی دیت عاقلہ نہیں دے سکتی۔ عبدالرزاق، دارقطنی، بیھقی، وقال منقطع

۴۰۲۸۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیٹ کے بچہ کے فیصلہ میں حاضر تھا۔ مسند احمد

۴۰۲۸۲..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، وابن جریر، بیهقی

۴۰۲۸۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شبہ عمد میں تیس تین سالے، تیس چار سالے اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو دو سال اور نو کی عمر میں ہوں اور حاملہ ہوں۔ کی روایت ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، بیهقی

۴۰۲۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گائیوں والوں پر دو سو گائیں، سو چار سالے اور سو یکسالے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں۔۔ عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۲۸۵..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سونے سے دیت کا فرض ایک ہزار دینار اور چاندی سے بارہ ہزار درہم ہیں۔

مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۲۸۶..... مجاہد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو حرمت کے مہینوں میں، یا حرم یا حالت احرام میں قتل کیا گیا دیت کامل اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۲۸۷..... سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکروں کی طرف لکھا، اور ہمیں معلوم نہیں کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم سے کم میں کسی چیز کا فیصلہ فرمایا ہو، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہو اس کا فیصلہ فرمایا، اور عورت کے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونے یا چاندی کا فیصلہ فرمایا۔

رواه عبدالرزاق

زخموں کی دیت کے بارے میں فیصلے

۴۰۲۸۸..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: جن زخموں کے بارے میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا، ان کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ چنانچہ جسم انسانی میں وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے اور وہ زخم سر میں نہ لگا ہو، ہر ہڈی کے زخم کا علیحدہ تاوان مقرر ہو تو اس کے زخم میں، اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔ جب ایسا زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جاتی ہو ہاتھ میں ہو، تو اگر وہ زخم انگلیوں تک نہیں پہنچا تو اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہوگا، اور اگر وہ زخم انگلی میں ہو تو انگلی کے زخم کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔

اور جو زخم انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں ہو تو اس کا تاوان بازو اور کندھے کے گہرے زخم کی طرح ہے اور پاؤں میں ہاتھ کی طرح ہے اور جس زخم سے ہڈی ٹل جائے، بازو کی، کندھے، پنڈلی یا ران کی تو سر کی ہڈی ٹل جانے کے تاوان کا نصف ہے اور انگلی کے پوروں کا فیصلہ بھی فرمایا، ہر پورے میں تین اونٹنیاں اور ایک اونٹنی کی قیمت کا تہائی حصہ، اور ناخن کے بارے میں جب وہ سراخدار اور خراب ہو جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا، اور گاؤں والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا، اور فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے حکمرانوں کا ڈر ہے کہ مسلمان آدمی کو تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی دیت فضول میں چلی جائے یا ناحق اس کی دیت ختم کردی جائے اور ایسے مسلمان اقوام پر واجب کی جائے جو انہیں ہلاکت میں مبتلا کردے، للہذا سونے چاندی والوں پر حرمت کے اور بغیر حرمت کے مہینوں میں دیت کی شدت میں کوئی زیادتی نہیں، اور گاؤں والوں کی دیت جتنی بھی سخت ہو بارہ ہزار درہم سے بڑھ کر نہیں، اور عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جب وہ اپنے آپ پر غالب آجائے اور وہ اپنا پردہ بکارت پھاڑ کر کنوار پن کھودے، اس کی دیت کا تہائی حصہ ہے اور اس پر حد نہیں، اور مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: وہ تو اہل کتاب میں کا غلام ہے تو اس کی دیت ان کی دیت جیسی ہوگی۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۲۸۹..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سر کی ہڈی پر باریک جھلی کے بارے میں گہرے زخم کی

دیت کے نصف کا فیصلہ فرمایا۔الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۰...... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دماغ کے پردہ تک کے زخم میں دیت کا تہائی حصہ تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر چاندی یا بکریوں کے دینے کا فیصلہ فرمایا، اور جسم میں اگر پنڈلی، ران، کندھے یا بازو کو نقصان پہنچا یہاں تک کہ اس (کی ہڈی) کا گودا نکل آیا اور ہڈی ظاہر ہوگئی اور جڑ بھی نہیں سکتی تو (اس کا تاوان) سر کے زخم کا نصف، ساڑھے سولہ اونٹنیاں ہیں۔اور حضرت عمر نے اس زخم یا چوٹ کے بارے میں جس سے ہڈی ٹل جائے پندرہ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں دینے کا فیصلہ فرمایا، اگر ایسی چوٹ ہو جس سے کندھے، بازو، پنڈلی یا ران کی ہڈی ٹل جائے تو سر کی ہڈی ٹل جانے کا تاوان یعنی ساڑھے سات اونٹنیاں دینے کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۱...... عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں جب وہ جڑ سے کاٹ دیا جائے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۳...... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے، بھینگے کی صحیح آنکھ جب پھوڑ دی جائے تو پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۴...... ابن عباس اور ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ اور پاؤں، موجود بھینگی آنکھ اور سیاہ دانت میں سے ہر ایک کے بارے میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۵...... شریح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف لکھا: کہ انگلیاں اور دانت برابر ہیں۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

یعنی پانچوں انگلیاں اور بتیس دانت برابر ہیں۔

۴۰۲۹۶...... ابن شبرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹ مقرر کئے ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۷...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر دانت سیاہ کئے بغیر کسی دانت کو توڑا تو اس کے حساب سے، اور عورت کے دانت میں اس کی طرح ہے۔رواہ عبدالرزاق

دودھ پینے والے بچہ کے دانت کی دیت

۴۰۲۹۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بچہ کے دانتوں میں جس کے دودھ کے دانت ابھی نہیں گرے ایک ایک اونٹ مقرر کیا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۹۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ناک جب مکمل کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم ناک کو نقصان پہنچے تو وہ اس کے حساب سے یا اس کے برابر (قیمت) سونا یا چاندی ہے۔عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۰...... مکحول سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ، اور گونگے کی زبان جو جڑ سے کاٹ لی جائے، یا آختہ کا ذکر جو جڑ سے کاٹ دیا جائے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۱...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زخم جب پیٹ میں ہو تو دیت کا تہائی واجب ہوتا ہے یعنی تینتیس اونٹ، یا ان کی

قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں اور عورت کے پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۲..... ابن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوطہ کے بارے میں جب اس کے اوپر والی جلد کو نقصان پہنچے دیت کے چھٹے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۳..... عکرمہ سے روایت ہے کہ عورت جب شہوت سے مغلوب ہو کر پردہ بکارت پھاڑ دے یا اس کا کنوار پن جاتا رہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہاتھ اور پاؤں میں نصف دیت یا اس (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کے ہاتھ اور پاؤں میں سے ہر ایک میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور (ہاتھ پاؤں کی) ہر انگلی کے عوض دس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور انگلیوں کے ہر جوڑ میں جب وہ کاٹ دیا جائے یا بے کار کر دیا جائے انگلی کی دیت کا تہائی ہے اور عورت کے ہاتھ یا پاؤں کی جو انگلی کاٹی جائے اس میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی انگلی کے ہر جوڑ میں جو کاٹا جائے انگلی کی دیت کا تہائی یا اس کی قیمت کا سونا یا چاندی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر پورے میں انگلی کی دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۶..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناخن کے بارے میں جب وہ سراخدار اور خراب کر دیا جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۴۰۳۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ پنڈلی، بازو، کندھا یا ران کو توڑ کر دوبارہ بغیر کجی (ٹیڑھے پن کے بغیر) کے جوڑ دیا جائے تو بیس دینار یا دو تین سالے ہیں۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۸..... سلیمان بن یسار سے روایت ہے بنی مدلج کے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص نہیں لیا، البتہ اس کی دیت کا تاوان اس پر عائد کیا اور اسے اس کا وارث نہیں بنایا اور اس کی ماں اور باپ شریک بھائی کو اس کا وارث قرار دیا۔

الشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۹..... عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کامل دیت تین سالوں میں اور نصف دیت اور دو تہائی دو سال میں اور جو نصف سے کم ہو یا تہائی سے تھوڑی ہو اسے اسی سال ادا کرنا مقرر کیا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ بیھقی

۴۰۳۱۰..... ابو عیاض حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سخت دیت میں چالیس چار سال والی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالے ہیں اور قتل خطا میں تیس تین سالے اور تیس دو سالے اور بیس دو سالے مذکر اور بیس ایک سال والے مونث۔ رواہ ابوداؤد

انگلیوں کی دیت

۴۰۳۱۱..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی میں ہتھیلی کی نصف دیت مقرر کرتے اور صرف انگوٹھے میں پندرہ اونٹ اور اس کے ساتھ والی انگلی میں (علیحدہ) نو اونٹ مقرر کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ کو نبی کریم ﷺ کا وہ خط ملا جو آپ علیہ السلام نے حضرت عمرو بن حزم کو لکھوایا تھا جس میں تھا، انگلیوں میں دس دس اونٹ تو حضرت عثمان نے اسے دس دس بنا دیا۔ ابن راھویہ

۴۰۳۱۲..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شبہ عمد میں چالیس چار سالہ سے نو سال کی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالہ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۳.....عمر بن عبدالعزیز اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیت کی زیادتی میں چار ہزار دراہم کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۴.....ابونجیح سے روایت ہے فرمایا: کہ حج کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک عورت کی گھوڑے سے پسلی توڑ دی اور وہ مرگئی تو حضرت عثمان نے اس کے بارے میں آٹھ ہزار دراہم اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا کیونکہ وہ حرم میں تھی اس لئے اس کی کامل اور تہائی دیت مقرر کی۔

الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۳۱۵.....حضرت ابن المسیب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ جس شخص کو اتنا مارا جائے کہ اس کی ہوا نکل جائے تو آپ نے اس کے بارے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۶.....ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے شخص کو مارا اور اسے روندا یہاں تک کہ اس کے جسم پر نشان پڑ گئے چالیس اونٹنیوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۴۰۳۱۷.....ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص آپس میں لڑیں تو انہیں لگنے والے زخم آپس میں بدلہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق .

۴۰۳۱۸.....ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے سامنے ایسے بھینگے کا مقدمہ پیش ہوا جس نے صحیح شخص کی آنکھ پھوڑ دی تو آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا بلکہ اس کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۱۹.....ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سخت دیت میں چالیس چار سالہ حاملہ اونٹنیوں، تیس تین سالوں، تیس دو سالوں اور بیس کو ادا کیا جائے اور فرمایا (قتل) خطا کی دیت تیس تین سالے، تیس دو سالے اور بیس یکسالے اور بیس دو سالے مذکر ہیں۔ دارقطنی، بیھقی، مالک

۴۰۳۲۰.....ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: جس کے پاس دیت کا علم ہے وہ مجھے بتائے، تو ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور کہا: مری طرف رسول اللہ ﷺ نے لکھا: کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث بناؤں، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ خیمہ میں جائیں میں آپ کے پاس آتا ہوں، جب حضرت عمر آئے تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا، ابن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشیم غلطی سے قتل کئے گئے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی، وقال حسن صحیح، نسائی، ابن ماجۃ

۴۰۳۲۱.....یحییٰ بن عبداللہ بن سالم سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے ساتھ ایک خط تھا جس میں دیتوں کی تفصیل تھی، دانت جب سیاہ ہو جائیں تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر اس کے بعد گرادیئے جائیں تو دوسری مرتبہ اس کی دیت باقی رہے گی۔ بیھقی وقال منقطع

۴۰۳۲۲.....ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: دیت چوپائے ہیں یا سونا، تو انہوں نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو اونٹوں میں، اونٹوں کی فی اونٹ ایک سو بیس دینار قیمت لگائی جاتی، پھر دیہاتی اگر چاہتا تو سو اونٹنیاں دیتا اور سونا نہ دیتا، اسی طرح پہلا معاملہ تھا۔

الشافعی، ابن عساکر

دیت کا قانون

۴۰۳۲۳.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد ایسے حکمران کا خوف ہے جو مسلمان آدمی کی دیت ختم کردے، تو اس بارے میں ایک قانون بناتا ہوں، اونٹ والوں پر سو اونٹ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی

والوں پر بارہ ہزار دراہم ہیں۔رواہ البیھقی

۴۰۳۲۴......ابن شہاب مکحول اور عطاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ ہم لوگوں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں آزاد مسلمان کی دیت سو اونٹ تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گاؤں والوں کے لئے اس دیت کی قیمت ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درھم لگائی، اور آزاد مسلمان عورت کی دیت جب وہ دیہاتی ہو پانچ سو دینار یا چھ ہزار دراہم ہیں۔اگر کسی بدوی نے اسے قتل کیا تو اس کی دیت، پچاس اونٹ ہیں۔ اور بدوی عورت کی دیت، جب کسی بدوی نے اسے نقصان پہنچایا ہو پچاس اونٹ ہیں، اعرابی کو سونے چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے۔

الشافعي، بيهقي

۴۰۳۲۵......موسیٰ بن علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ ایک نابینا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حج کے زمانہ میں یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ لوگو! میں نے ایک عجیب معاملہ دیکھا، کیا اندھا صحیح بینا شخص کی دیت بن سکتا ہے۔ دونوں اکھٹے گرے اور ٹوٹ گئے۔

اور اس کا قصہ یہ ہوا کہ ایک اندھا شخص جس کا ایک بینا آدمی ہاتھ پکڑ کر لے جا رہا تھا اچانک دونوں کنوئیں میں جا گرے، اندھا، بینا پر جا گرا جس سے وہ بینا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نابینے سے بینا کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ البیھقی

۴۰۳۲۶......حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص پانی والوں کے پاس آیا، ان سے پانی مانگا تو انہوں نے اسے پانی نہ دیا اور وہ پیاسا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر اس کی دیت کا تاوان مقرر کیا۔رواہ البیھقی

۴۰۳۲۷......عروہ بارقی سے روایت ہے کہ انہوں نے جانور کی آنکھ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر نے جواباً انہیں لکھا: ہم اس کے بارے میں ایسے فیصلہ کیا کرتے تھے جیسے انسان کی آنکھ کا کرتے تھے پھر ہمارا اتفاق چوتھائی دیت پر ہوا۔رواہ ابن عساکر

۴۰۳۲۸......عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ ایک عورت نے مرد کے فوطوں کو پکڑا اور جلد پھاڑ دی لیکن باریک پردہ نہیں پھاڑا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کہ اس بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اسے پیٹ کے زخم کے مقام سمجھ لیں، آپ نے فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے، کہ اس میں پیٹ کے زخم کی دیت کا نصف ہو۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۲۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو ہڈی میں توڑی گئی اور اسی طرح جوڑ دی گئی پھر بھی اس میں دو تین سال والے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۰......ابراہیم، عمرو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچواں پانچواں حصہ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۱......حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: ذکر میں پوری دیت ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۲......حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: جو وار ایسا ہو کہ عضو سے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تہائی ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۳......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غلام کی قیمت پچاس دینار لگائی۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۵......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہڈی ٹل جانے سے جو نقصان پہنچے تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں، اور جو ہڈی ٹل جانے کے نقصان کو پہنچے وہ ضامن ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

یعنی ایسی تکلیف پہنچائے جس سے ہڈی اپنی جگہ سے ہل، اتر جائے۔

۴۰۳۳۶......نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر کو لکھا اور ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ہاتھ کا ایک گٹا (پونچھا) کاٹ دیا گیا تو آپ نے جواباً لکھا: اس میں دو تین سالے ہیں جو جوان ہوں۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۷...... سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو ورغلانا چاہا اس نے پتھر اٹھایا اور اسے مار کر ہلاک کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قتل کیا گیا جس کی دیت کبھی ادا نہیں کی جائے گی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی اعتلال القلوب، بیہقی

۴۰۳۳۸...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص گدھا ہنکائے جا رہا تھا (راستہ میں) اس نے اس لاٹھی سے جو اس کے پاس تھی گدھے کو مارا، جس کا ایک ٹکڑا اڑا اور اس کی آنکھ پر لگا اور آنکھ پھوٹ گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا، یہ مسلمانوں کے ہاتھ کی مصیبت ہے کسی نے کسی پر کوئی ظلم زیادتی نہیں کی، اور اس کی آنکھ کی دیت اس کے عاقلہ پر مقرر کی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۹...... عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو شخص قصاص میں مارا جائے اس کی دیت نہیں۔

ابن ابی شیبة، بیہقی

ختنہ کرنے والی سے تاوان

۴۰۳۴۰...... ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بچیوں کا ختنہ کرتی تھی اس نے غلط ختنہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا: کیا تو اس طرح باقی نہیں رکھ سکتی۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبة

۴۰۳۴۱...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس بھینگے کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی جائے کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، ومسدد، بیہقی

۴۰۳۴۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر زبان کو اتنا نقصان پہنچا کہ جس سے صرف بولا نہ جا سکتا ہو تو اس میں بھی پوری دیت ہے اور عورت کی زبان میں پوری دیت ہے اور اگر اس کی زبان کو اتنا نقصان پہنچایا گیا جس سے بولا نہ جا سکتا ہو تو اس میں کامل دیت ہے اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۳۴۳...... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا ہتھیلی کی دیت کے نصف کا فیصلہ کیا اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: انگوٹھے میں پندرہ، شہادت کی انگلی میں دس، درمیانی میں دس، درمیانی انگلی کی ساتھ والی میں نو اور چھنگلی میں چھ (اونٹوں کا) فیصلہ کیا یہاں تک کہ آپ کو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس ایک خط ملا جس کے بارے میں ان لوگوں کا گمان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے جس میں ہے: ہر انگلی میں دس اونٹ، تو اسی پر عمل کیا یوں دس دس اونٹ ہر انگلی میں مقرر ہو گئے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن راھویہ، بیہقی وقال الحافظ بن حجر: اسنادہ صحیح متصل ابی ابن المسیب کان سمعہ من عمر فذاک

۴۰۳۴۴...... ثقیف کے ایک شخص سے روایت ہے کہتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، کہ ایک دیہاتی آیا جو سر کے زخم کا بدلہ طلب کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم دیہاتی لوگ آپس میں چبانے کا بدلہ نہیں لیتے۔

مسدد وابو عبید فی الغریب

۴۰۳۴۵...... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ کے بارے میں، جس کی آنکھ کو نقصان پہنچا اسکی قیمت کے نصف کا فیصلہ فرمایا، پھر کچھ عرصہ بعد اس میں غور کیا تو فرمایا: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کی طاقت اور رہنمائی کم ہوئی ہو، چنانچہ آپ نے اس میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۴۶...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ بادشاہ، دین سے لڑنے والے کا نگران ہے اگرچہ اس کے باپ اور بھائی کو قتل

کرے، دین سے لڑنے والے اور زمین میں فساد پیدا کرنے والے کے معاملہ کا، خون کا مطالبہ کرنے والے کو کچھ اختیار نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
یعنی ملحد کے خون کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

۴۰۳۴۷.....حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آگ سے داغا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔
رواہ عبدالرزاق

غلام کو قتل کرنے والے کی سزا

۴۰۳۴۸.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آزاد کو سو کوڑے مارے اور سال کے لئے جلا وطن کیا جس نے غلام کو قتل کیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۴۹.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: جو جرم بھی (غلام) کرے اس کی دیت اس کے وارثوں پر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۰.....زھری اور قتادہ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے جو اپنے آپ کو قتل کر دے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد اور عورتوں کے زخم، مردوں کی دیت کے تہائی تک برابر ہیں۔
عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۵۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح صدقہ میں وہ جانور جس کے سامنے کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اور چار سالہ لیا جاتا ہے اسی طرح قتل خطا میں یہ دونوں جانور لئے جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۳.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گاؤں والوں کو کوئی زیادتی نہیں، نہ حرمت کے مہینوں میں اور نہ حرم میں کیونکہ ان کے ذمہ سونا ہے اور سونا زیادتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۴.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے اس کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا، جو اس سے بڑھ جائے وہ اس کے حساب سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۵.....حضرت ابن زبیر اور دوسرے شخص سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گہرے زخم کے بارے میں فرماتے تھے، شہر والے اس کی دیت نہ دیں، دیہات والے اس کی دیت دیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵٦.....قتادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی آنکھ پھوڑ لی تو حضرت عمر نے اس کی دیت اس کی عاقلہ (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر عائد کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۷.....سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا پانچ اونٹنیوں کا فیصلہ کیا اور داڑھوں میں اونٹ، اونٹ کا، یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کی داڑھیں حادثہ میں گریں تو آپ نے فرمایا مجھے داڑھوں کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ پتہ ہے (کیونکہ مجھے خود واسطہ پڑا) اور آپ نے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔
عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۵۸.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر عورت کی دو انگلیوں کو نقصان پہنچے تو اس میں دس اونٹ ہیں اور اگر تین کو نقصان پہنچے تو اس میں ۱۵ پندرہ اونٹ ہیں اور اگر چار کو اکٹھے نقصان پہنچے تو اس میں بیس بیس اونٹ ہیں۔ اور اگر اس کی تمام انگلیوں کو نقصان پہنچے تو آدھی دیت ہے، اور مرد و عورت کی دیت ثلث (تہائی) تک برابر ہے پھر مرد کی دیت کا عورت کی دیت سے فرق ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۹.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس مسلمان کے ذمہ کوئی دیت

کسی چیز کے بارے میں ہو تو وہ دیت اس کے عاقلہ پر ہے اگر وہ چاہیں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے لئے اس کا جواز نہیں کہ وہ اسے اس چیز میں چھوڑ دیں۔ رواہ عبدالرزاق
یعنی اس کی مدد نہ کریں۔

بیوی کو قتل کرنے کی سزا

۴۰۳۶۰ ...... ہانی بن حزام سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا (طیش میں آ کر) اس نے دونوں کو قتل کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے سامنے ایک خط اپنے گورنر کو بھیجا کہ اس سے قصاص لو، اور گورنر نے پوشیدہ طور پر لکھا کہ وہ دیت لیں گے۔ عبدالرزاق، وابن سعد

۴۰۳۶۱ ...... شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو آواز دی تو اس کا حمل ساقط ہو گیا، جس کے عوض میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا۔ بیھقی وقال منقطع

۴۰۳۶۲ ...... شریح سے روایت ہے فرمایا: میرے پاس عروہ البارقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے آئے کہ مردوں عورتوں کے زخم دانتوں اور گہرے زخم میں برابر ہیں۔ اور جو اس سے اوپر ہوں اس میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۶۳ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے کنواں یا کوئی لکڑی گاڑھی جس سے کسی انسان کا نقصان ہوا تو وہ ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۶۴ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔ ابو داؤد، بیھقی، سعید بن منصور

۴۰۳۶۵ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس سے قصاص لیا گیا اور مرا نہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ اس پر دیت نہیں۔ مسدد

۴۰۳۶۶ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ماں شریک بھائی اپنے ماں شریک مقتول بھائی کی دیت کے وارث نہیں ہوں گے۔ سعید بن منصور، ابو یعلی

۴۰۳۶۷ ...... یزید بن مذکور ہمدانی سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز ہجوم کی وجہ سے مسجد میں مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے اس کی دیت دی۔ عبدالرزاق، مسدد

۴۰۳۶۸ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں لاٹھی کے ساتھ لڑائی اور بھاری پتھر سے تین بار (قتل کیا جاتا ہے) جس کی سزا، تین چار سالے اور تین ایسی اونٹنیاں جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اس عمر سے نو سال کی عمر تک کی۔ یزید فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ نہیں لیکن انہوں نے فرمایا تھا، حاملہ اونٹنیاں۔ الحارثہ وصحیح

۴۰۳۶۹ ...... ابن جریج سے روایت ہے کہ ہم سے عبدالکریم نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ہتھیار، سے قتل، عمداً قتل کرنا ہے اور پتھر اور لاٹھی سے شبہ عمد ہے شبہ عمد میں دیت زیادہ ہوگی اس کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۰ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، موٹی لکڑی اور بڑے پتھر سے مارنا شبہ عمد ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۱ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبہ عمد میں تینتیس تین سالے، تینتیس چار سالے، چونتیس جن کے دودھ کے دانت گر گئے نو سال کی عمر تک کے، سب کے سب حاملہ جانور ہوں اور قتل خطا میں پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس یکسالے، اور پچیس دو سالے۔ عبدالرزاق، ابو داؤد، بیھقی

۴۰۳۷۲......ثوری اور معمر ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: گہرے زخم میں پانچ اونٹ، پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت اور کان میں آدھی دیت اور آنکھ میں آدھی پچاس اونٹ اور ناک میں پوری دیت جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے، ہونٹوں میں پوری دیت، دانت میں پانچ اونٹ، زبان میں پوری دیت، آلہ تناسل میں پوری دیت، حشفہ (سپاری، سیون، ٹوپی) میں پوری دیت، اور فوطہ میں آدھی دیت، ہاتھ میں آدھی دیت، اور پاؤں میں آدھی دیت اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۳۷۳......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فوطوں کی کھال کے باریک پردے کی دیت کا چار اونٹوں سے فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

دونوں آنکھوں پر پوری دیت ہے

۴۰۳۷۴......معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں آنکھوں میں پوری دیت اور ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور جتنی نظر آئے تو اس کے حساب سے، کسی نے معمر سے کہا: اس کا پتہ کیسے چلے گا، فرمایا: مجھے حضرت علی کا ارشاد پہنچا ہے انہوں نے فرمایا: اس کی وہ آنکھ بند کی جائے جس کا نقصان ہوا پھر دوسری سے دیکھا جائے تو جہاں تک دیکھ سکتا ہے دیکھے پھر اس سے دیکھے جسے چوٹ لگی ہے تو جتنی نظر کم ہو اس کا حساب کیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۵......حکم بن عیینہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ تو سلامت رہی لیکن اس کی نظر چلی گئی، تو لوگوں نے اس سے بدلہ لینا چاہا، مگر انہیں یہ سوجھی کہ کیسے بدلہ لیں، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے پاس آئے تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے چہرہ پر روئی رکھی جائے پھر وہ سورج کی طرف اپنا رخ کرے اور اس کی آنکھ کے قریب آئینہ کیا گیا تو اس کی آنکھ برقرار رہی اور اس کی نظر جاتی رہی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۶......حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ایک بھینگے شخص کی صحیح آنکھ قصداً پھوڑ دی گئی تو آپ نے فرمایا: چاہے تو پوری دیت لے اور چاہے تو اس کی آنکھ پھوڑے اور آدھی دیت لے۔عبدالرزاق، سعید بن منصور بیهقی

۴۰۳۷۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس دانت کو چوٹ لگی اور لوگوں کو اس کے سیاہ ہونے کا ڈر ہو تو ایک سال تک انتظار کریں، اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی چوٹ کا تاوان پورا ہے اور اگر سیاہ نہ ہو تو کوئی چیز نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۸......قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو اس کے دانت گر گئے فرمایا اگر چاہو تو اسے اپنا ہاتھ دو اور وہ چبائے پھر تم اسے کھینچ لینا اور اس کی دیت باطل قرار دی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۹......ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کے زخم مرد کے زخموں سے نصف ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دانتوں اور گہرے زخم میں دونوں برابر ہیں اور اس کے علاوہ میں نصف ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: تہائی تک (برابر ہیں)۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان ماں شریک بھائیوں نے ظلم کیا جنہوں نے ان کے لئے دیت میراث نہیں بنائی۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور

۴۰۳۸۱......حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا تو حضرت علی ابن ابی طالب کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، آپ نے اس کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس کی کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۲......نمر سے وہ ابن جاریہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور ایک قوم کے درمیان لڑائی ہوئی، اور لڑائی کی وجہ بکریوں کا باڑہ

تھا، تو انہوں نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا، حضرت نبی ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، نبی علیہ السلام نے اس شخص سے کہا جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ اسے دے دے، تو جس کا ہاتھ کٹا تھا کہنے لگا: یارسول اللہ! وہ میرا داہنا ہاتھ تھا، آپ نے فرمایا اس کی دیت لے لو اس میں تم برکت پاؤ گے، وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! نبی عنبر کے اس غلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے جس کی پانچ یا چھ سال عمر ہے جسے میں نے بکریاں چرانے کو رکھا اس کی وجہ سے قوم کو نہ بڑھائیں کیا میں اسے ملا نالوں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تم اسے آزاد کردو اور اس پر مہربانی کرو اور اچھا سلوک کرو اگر وہ مر گیا تو تم اس کے وارث ہو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارا وارث نہیں ہوگا۔ ابو نعیم

۴۰۳۸۳..... عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو کاٹا جس سے اس کے سامنے والے دانت گر گئے، تو نبی علیہ السلام نے اسے باطل قرار دیا اور فرمایا: کیا تم اپنے بھائی کا ہاتھ ایسے چبانا چاہتے تھے جیسے مرچبا تا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۴..... مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک سوکن نے اپنی سوکن کو خیمہ کا کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا، تو نبی علیہ السلام نے اس کی دیت کا فیصلہ قتل کرنے والی کے عصبہ (رشتہ داروں) کے ذمہ کیا، اور جو اس کے پیٹ میں بچہ تھا، اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ کیا، تو اعرابی نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کے تاوان کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ چیخا، صرف آواز نکالی (کہ وہ زندہ ہے) تو اس جیسا بے کار چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح اشعار کہتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورت کے بچہ گرانے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اگر آپ کی یہ بات سچی ہے تو اس بات کو جاننے والا کوئی شخص لائیں، تو محمد بن مسلمہ نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو اس کے بارے میں غلام کا فیصلہ فرماتے سنا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو نافذ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۶..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں تیس تین سال والے اور تیس چار سالے اور چالیس ایسے جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے اس عمر سے نو سال کی عمر تک کے حاملہ جانور ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۷..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے خون بہہ پڑے اس میں ایک اونٹ اور جس زخم سے کھال چر جائے اس میں دو اونٹ اور جس سے گوشت کٹ جائے اور باریک کھال بچ جائے اس میں تین اونٹ اور جس سے باریک کھال زخمی ہو اس میں چار اونٹ اور گہرے زخم میں پانچ اونٹ سر کا وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے اس میں دس اونٹ اور جس سے ہڈی ٹل جائے اس میں پندرہ اونٹ، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔

اور جس شخص کو اتنا مارا گیا کہ اس کی عقل ختم ہوگئی تو کامل دیت ہے یا اتنا مارا گیا کہ وہ فنا ہو گیا اور کھڑا نہیں ہو سکتا تو کامل دیت ہے یا اس کی آواز بیٹھ گئی کہ اس کی بات سمجھ نہیں آتی تو کامل دیت ہے، اور آنکھوں پپوٹوں میں چوتھائی دیت ہے اور پستان کی چوسنی میں چوتھائی دیت ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۸..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گہرا زخم سر میں، ابرو اور ناک میں برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۹..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: وہ زخم جو سر میں گوشت اور کھال کو ظاہر کردے (اس کی دیت) پچاس درہم ہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۰..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کان کی لو میں تہائی دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۱..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت کی چوٹ میں سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہے ورنہ جتنا سیاہ ہو اس کے حساب سے، اور زائد دانت میں دانت کی تہائی دیت ہے اور زائد انگلی میں انگلی کی دیت کی تہائی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۲..... حضرت ابو حنیفہ سے روایت ہے فرمایا: جس بچہ کے دودھ کے دانت نہیں گرے اس کے دانت میں فیصلہ کیا جائے، حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں دس دینار ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۳...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چھوٹا بچہ جب کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو کامل دیت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۴...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کمر کے مہروں میں کامل دیت کا فیصلہ کیا، جوایک ہزار دینار ہیں اور کمر کی ہڈی کے بتیس مہرے ہیں۔ ہر مہرہ میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے جب اسے توڑا جائے اور پھر سیدھا جوڑ دیا جائے، پھر اگر اسے ٹیڑھا جوڑا گیا تو اس کے توڑنے میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے اور ٹیڑھے پن میں اس کے علاوہ مستقل حکم ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۵...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا: جب اس کا خاوند مباشرت کرے اور آگے پیچھے کے دونوں مقاموں کو ایک بنالے، اگر وہ پیشاب پاخانہ کی ضرورت اور بچہ کو روک لے تو اس میں تہائی دیت ہے اور اگر دونوں کو نہ روکے تو اس میں کامل دیت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۶...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ناخن جب اکھیڑا جائے، اگر وہ سیاہ نکلے یا نہ نکلے (دونوں صورتوں میں) دس دینار ہیں اور اگر سفید نکلے تو اس میں پانچ دینار ہیں۔

۴۰۳۹۷...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دیت (حقیقت میں) دس اونٹ تھے، عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جنہوں نے انسانی جان کی دیت سو اونٹ رائج کی ہے یوں قریش اور عرب میں سو اونٹوں کا رواج پڑ گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی کو برقرار رکھا۔

ابن سعدو الکلبی عن ابی صالح

ہڈی توڑنے کی دیت

۴۰۳۹۸...... ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ شفاء ام سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز ابوجہم بن حذیفہ بن غانم کو غنیمتوں کا نگران بنایا تو انہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان ماری جس سے اس کے سر کی ہڈی ٹل گئی تو نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔رواہ ابن عساکر

۴۰۳۹۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تو ایک شخص اپنی زکوٰۃ پر ان سے جھگڑ پڑا، تو ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا، وہ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بدلہ طلب کرنے آپہنچے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے سے اتنا اتنا مال (بصورت بکریاں) ہوگا وہ راضی نہ ہوئے پھر آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا، وہ راضی نہ ہوئے، آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا تو وہ راضی ہوگئے، پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے تمہاری رضامندی بتانے والا ہوں، وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے، تو نبی علیہ السلام نے خطاب میں فرمایا: یہ بنی لیث کے لوگ میرے پاس بدلہ طلب کرنے آئے، تو میں نے ان کے سامنے اتنا اتنا مال رکھا، اور یہ لوگ راضی ہوگئے، (اے بنی لیث) کیا تم لوگ راضی ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو مہاجرین نے (حملہ کرنے کا) ارادہ کیا تو نبی علیہ السلام نے انہیں رکنے کا حکم دیا، تو وہ باز آگئے، پھر آپ نے انہیں بلایا اور مال میں اضافہ کر کے فرمایا: کیا اب تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے انہیں تمہاری رضامندی بتانا چاہتا ہوں، انہوں کہا: ٹھیک ہے، پھر آپ نے خطاب میں فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔رواہ عبدالرزاق

یعنی نبی علیہ السلام ان کی رضامندی کو ان کے اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا چاہتے تھے۔

۴۰۴۰۰...... مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور دانتوں میں برابری کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۱...... ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت (بصورت مال) میراث پر اور دیت (بصورت جانور) عصبہ پر ہے۔

رواہ سعید بن منصور

۴۰۴۰۲...... حسن سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم کے علاوہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۳...... ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن المسیب سے پوچھا، عورت کی ایک انگلی میں کیا دیت ہے؟ فرمایا: دس اونٹ، میں نے کہا: دو انگلیوں کی؟ فرمایا: بیس اونٹ، میں نے کہا: تین کی؟ فرمایا: تیس اونٹ، میں نے کہا: چار کی؟ فرمایا: بیس، میں نے کہا: جب اس کا زخم بڑھا اور مصیبت زیادہ ہوئی تو اس کی دیت کم ہوگئی کیوں؟ فرمایا: کیا تم دیہاتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں: میں وضاحت طلب کرنے والا عالم یا سیکھنے والا ناواقف ہوں، فرمایا: سنت کی وجہ سے۔ (پس میں خاموش ہوگیا کہ رسول اکرم کے فرمان کے سامنے عقل نارسا ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۴...... ابن جریج سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ ہمارے پاس ایک خط تھا جس میں ان دیتوں کی تفصیل تھی جن کی وحی نبی علیہ السلام کی طرف ہوئی تھی، کیونکہ نبی علیہ السلام نے دیت یا زکوۃ کا جو فیصلہ بھی فرمایا وہ وحی سے فرمایا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا۔

جب قتل عمد میں صلح کرلیں تو جتنے پر صلح کرلیں (وہی ادا کیا جائے) اور نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا: (قتل) خطا کی دیت (اونٹوں کی صورت میں) تیس تین سالے، تیس دوسالے، بیس یکسالے، بیس دوسالے مذکر، نبی علیہ السلام سے منقول ہے پڑوسی اور اشہر حرم میں (دیت میں) زیادتی ہے، اور گہرے زخم کے بارے میں نبی علیہ السلام سے پانچ اونٹ اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے اور گل جانے والے زخم میں پندرہ اونٹ اور دماغ کے زخم میں تینتیس اونٹ، اور پیٹ کے زخم میں تینتیس اونٹ، آنکھ میں پچاس اور ناک جب اس کا بانسہ کاٹ دیا جائے سواونٹ اور دانت میں پانچ اونٹ اور اگر ذکر (آلہ تناسل) کاٹ دیا تو اس میں سو اونٹنیاں اور اگر اس کی شہوت ختم ہوگئی اور اس کا سلسلہ نسل ختم ہوگیا۔ اور ہاتھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ اور انگلیوں میں دس اونٹ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۵...... عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے، ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو پوری دیت کا اور اگر اس کا کنارہ کاٹا گیا تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالہ ہوگا

۴۰۴۰۶...... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا، عمرو بن شعیب نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو جان بوجھ کر قتل کرے، اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کردیا جائے چاہے اسے قتل کریں چاہے پوری دیت جو سو اونٹ ہیں لے لیں۔ جن میں تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ چار سالے، چالیس ۴۰ حاملہ اونٹیاں ہیں یہ تو قتل عمد کے لئے ہیں جب قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت سخت ہے وہ یوں کہ لوگوں میں شیطان اتر آئے اور ان کے درمیان اندھا دھند تیراندازی ہو جس کا سبب نہ کینہ وحسد اور نہ (ایک دوسرے پر) ہتھیار اٹھانا، سو جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہمارا نہیں، اور نہ راستہ میں تیراندازی کرتے ہوئے، سو جو شخص اس کے علاوہ کسی صورت میں مرجائے تو وہ شبہ عمد ہے اس کی دیت سخت ہے اور قتل کو قلت نہیں کیا جائے گا، قتل خطاء کی دیت تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ دوسالے، بیس ۲۰ یکسالہ اور بیس ۲۰ دوسالے مذکر، اور جس کی دیت گائیوں میں ہو تو دوسو گائیں اور قتل خطا میں چار سالہ اور جس کے سامنے کے (دودھ والے) دانت گرگئے ہوں دیا جائے اور دیت مغلظہ میں بہترین مال دیا جائے۔

اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو دو ہزار بکریاں ہیں، اور رسول اللہ ﷺ گاؤں والوں پر اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا ان کے برابر چاندی، جس کی قیمت اونٹوں کی قیمت کے برابر ہو، جب چاندی مہنگی ہوتی تو اس کی قیمت پر لگائی جاتی اور جب اس کی قیمت کم ہوتی تو جتنی بھی اونٹوں کی قیمت ہوتی اس پر، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی دیت کا تہائی ہوجائے، جو اس زخم میں ہے جس سے ہڈی ٹوٹ کر تل جائے، تو جو اس سے زیادہ ہو تو وہ مرد کی دیت کا آدھا ہے۔ اگر عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں (میراث) ہے وہ اس کا بدلہ لیں اور اس کے قاتل کو قتل کریں، اور عورت اپنے خاوند کے مال اور اس کی دیت کی وارث ہوگی اور مرد

اپنی بیوی کے مال اور دیت کا وارث ہوگا، جب ایک دوسرے کو انہوں نے قتل نہ کیا ہو۔

اور دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے حصوں کے بقدر میراث ہے جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے اور عورت کے جو بھی عصبہ ہیں وہ اس کی دیت ادا کریں، اور اس کے وارث نہیں ہوں گے ہاں جو وارثوں سے بچ جائے۔ اس کے وہ وارث ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۷ ..... عبداللہ بن بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت اور آنکھ میں پچاس اونٹوں اور ناک ساری کاٹ دی جائے پوری دیت کا جو سو اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹوں کا اور دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں ہر انگلی میں (ایک کے حساب سے) بیس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۸ ..... زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں پوری دیت کا ذکر میں پوری دیت کا اور دونوں ہاتھوں میں پوری دیت کا اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

دیت اور غرّہ

۴۰۴۰۹ ..... زہری سے روایت ہے فرمایا: یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اور مجنون کا قصد (قتل) خطا ہے اور جس نے نابالغ بچہ کو قتل کیا ہم اس سے اس کا بدلہ لیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۰ ..... ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنی سوکن کو مار کر ہلاک کر دیا اور جو اس کے پیٹ میں تھا اسے بھی تو اس کی دیت کا (قاتلہ اور اس) کے خاندان والوں کے ذمہ اور بچہ کے عوض غلام آزاد کرانے کا فیصلہ فرمایا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۱ ..... ابو قلابہ اور یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے انصار سے قسم لینے کا آغاز کیا اور فرمایا قسم کھاؤ تو انہوں نے قسم کھانے سے انکار کیا، تو آپ نے انصار سے فرمایا: تب یہود تمہارے لئے قسم کھائیں گے تو انصار بولے: یہود کو قسم کھانے کی کیا پروا، تو رسول اللہ ﷺ نے (انصار کے) مقتول شخص کی اپنی طرف سے سو اونٹ دیت ادا کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۲ ..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا۔

الشافعی، بیہقی

۴۰۴۱۳ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ٹوٹ کر ٹل جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۴۱۴ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دانت کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جب کچھ دانت ٹوٹے تو جس کا دانت ٹوٹا اسے جتنا اس کا نقصان ہوا اس کے حساب سے دیا جائے اور سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت ہے ورنہ اس سے زیادہ نہ دیا جائے۔

رواہ البیہقی

۴۰۴۱۵ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے چٹکی لگانے والی، اچھلنے والی اور گردن توڑنے والی عورتوں میں تین تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابو عبیدہ فی الغریب، بیہقی

یہ تین لڑکیاں تھیں جو ایک کھیل میں ایک دوسری پر سوار ہوئیں، تو سب سے نچلی نے درمیان والی کو چٹکی لگائی اور وہ اچھلی تو سب سے اوپر والی گری تو اس کی گردن ٹوٹ گئی تو آپ نے دو تہائی دیت دونوں عورتوں پر عائد کی اور سب سے اوپر والی کی دیت ساقط کر دی کیونکہ اس نے اپنے خلاف مدد دی تھی۔

۴۰۴۱۶ ..... مسند اسامہ بن عمیر، ہم میں ایک شخص تھا جس کا نام حمل بن مالک تھا جس کی دو بیویاں تھیں، ایک کا تعلق قبیلہ ھذیل سے تھا اور دوسری

قبیلہ عامری سے تھی، تو ہذیلیہ نے عامریہ کے پیٹ پر خیمہ یا کیمپ کا کھونٹا مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ حالت میں گر پڑا، تو مارنے والی کے ساتھ اس کا بھائی اسے لے کر جس کا نام عمران بن عویمر تھا نبی علیہ السلام کے پاس آیا، جب نبی علیہ السلام کے سامنے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا: اس بچہ کی دیت دو، تو عمران نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا پس پیدا ہوا اس جیسا رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: رہنے دو مجھے دیہاتیوں کے اشعار والی گفتگو نہ سناؤ، اس میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو یا ایک گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں (قابل ادا) ہیں۔

تو وہ کہنے لگا: یا نبی اللہ! اس کے دو بیٹے ہیں جو قبیلہ کے سردار ہیں وہ اپنی ماں کی دیت دینے کے زیادہ حق دار ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی بہن کی دیت دینے کے اس کے دونوں بیٹوں سے زیادہ حقدار ہو، تو وہ بولا: مجھے اس میں دیت دینے کی کوئی چیز نہیں ملتی، تو آپ نے فرمایا: حمل بن مالک! وہ اس وقت ہذیل کی زکوۃ لینے پر مامور تھے وہی دونوں عورتوں کے خاوند اور مقتول بچہ کے باپ تھے، ہذیل کی زکوۃ سے اپنے ہاتھ میں ایک سو بیس ۱۲۰ بکریاں کر لینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۷..... اسی طرح اسامہ بن عمیر سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں دو عورتیں رہتی تھیں، ایک نے دوسری کو کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، تو نبی علیہ السلام نے عورت کے بارے میں دیت کا اور بچہ کے بارے میں غلام، لونڈی گھوڑے یا دو اونٹوں یا اتنی (ایک سو بیس) بکریوں کا فیصلہ کیا۔ تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا، اور اس جیسے کا خون رائیگاں ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم موزون گفتگو کرتے ہو؟ اور عورت کی میراث کا اس کے خاوند اور اس کے بیٹے کے لئے اور دیت قتل کرنے والی کے عصبہ پر عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۸..... اسامہ بن عمیر سے یہ بھی روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت تھی اور پھر ایک اور عورت سے شادی کر لی گئی، وہ آپس میں لڑ پڑیں تو ہذلیہ نے عامریہ کو میرے خیمہ کا کھونٹا مارا جس سے مردہ بچہ گر پڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی دیت دو، تو اس کا وارث آکر کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا، اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا: دیہاتیوں کے اشعار سناتے ہو، ہاں اس کی دیت دو، اس میں غلام یا لونڈی آزاد کرو۔ طبرانی عن الھذلی

پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۰۴۱۹..... مسند حسین بن عوف الخثعمی، کہ حمل بن مالک بن نابغہ کے زیر نکاح دو سوکنیں ملیکۃ اور ام عفیف تھیں تو ان میں سے ایک نے اپنی سوکن کو پتھر مارا جو اس کی شرم گاہ پر لگا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ ہو کر گر پڑا اور وہ خود بھی مر گئی، نبی علیہ السلام کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی دیت، قتل کرنے والی عورت کی قوم پر عائد کی اور اس کے پیٹ کے بچہ میں غلام یا لونڈی یا بیس اونٹ یا سو بکریاں مقرر کیں، تو اس کا ولی کہنے لگا: یا نبی اللہ! جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس جیسے کا خون رائیگاں ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں جاہلیت کے اشعار کی کوئی ضرورت نہیں۔ طبرانی عن ابی الملیح بن اسامۃ

۴۰۴۲۰..... مسند حمل بن مالک بن نابغہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر چڑھے ہوئے، اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیٹ کے بچہ کے بارے میں سنا تھا، تو حمل بن مالک بن نابغہ الھذلی اٹھے اور کہا: امیر المومنین! میری دو بیویاں آپس میں سوکنیں تھیں، تو ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس کے نتیجہ میں وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ دونوں مر گئے، تو نبی علیہ السلام نے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر میں یہ بات نہ سنتا تو اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا۔ عبدالرزاق، طبرانی، وابو نعیم

۴۰۴۲۱..... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر

لگا جس سے وہ قتل ہوگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس (مقتول عورت) کی دیت قتل کرنے والی کی عاقلہ (باپ کے رشتہ داروں) پر عائد کی اور اس کے بچہ کے بارے میں ایک غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو ایک شخص بولا: ہم اس کے دیت کیسے دیں، جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا اس جیسا تو رائیگاں ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۲..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو وہ ھذلی جس کے خلاف فیصلہ ہوا کہنے لگا: یارسول اللہ میں اس کا تاوان کیسے دوں جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اور اس جیسا بے کار رہتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۳..... عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ ھذلی جس کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کردیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچہ کے بارے میں غلام کا اور عورت کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا تھا اس کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا جو بنی کثیر بن حباشہ سے تعلق رکھتا تھا، قاتل عورت کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا جس کا تعلق بنی سعد بن ھذیل سے تھا اور اس کا بھائی علاء بن مسروح تھا، اور مقتول عورت کا نام ملیکۃ بنت عویمر تھا جس کا تعلق بنی لحیان بن ھذیل سے تھا اور اس کا بھائی عمرو بن عویمر تھا۔

علاء بن مسروح کہنے لگا: جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو عمرو بن عویمر نے کہا: ہمارا بیٹا تھا، تو نبی علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا سو بکریوں یا دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۴..... ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ ھذیل کی دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان میں سے ایک کے پاؤں بھاری تھے تو اس کی سوکن نے اسے چرغہ کی لکڑی سے مارا جس سے اس کا بچہ گر گیا، اس کا خاوند نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کو سارے واقعہ سے خبردار کیا تو نبی علیہ السلام نے اس کے گرے ہوئے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو مارنے والی کا چچازاد کہنے لگا: جسے حمل بن مالک کہا جاتا تھا، اس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس جیسا تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم شعر کہتے ہو یا باقی دن شعر کہتے رہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۵..... معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارےمیں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا۔
طبرانی عن الهذلی

ذمی کی دیت

۴۰۴۲۶..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے ایک شخص کو قصداً قتل کردیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے اسے قتل نہیں کیا اس پر مسلمان کی دیت کی طرح دیت میں سختی کی۔ عبدالرزاق، دارقطنی، بیھقی

۴۰۴۲۷..... عبدالرزاق: ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے وہ حکم بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی میرا قول ہے۔

۴۰۴۲۸..... ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مسلمان پر جس نے کسی کتابی کو قتل کیا، چار ہزار درہم عائد کئے اور یہ کہ اسے اس کی زمین سے دوسری زمین کی طرف جلاوطن کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۹..... معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی، عیسائی، مجوسی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور تک یہی رہی، پھر جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدھی دیت بیت المال میں اور آدھی مقتول کے وارثوں کو دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۰..... مسند اسامہ، رسول اللہ ﷺ نے معاہد (جس سے عہد و پیمان ہو) کی دیت مسلمان کی دیت جیسی مقرر کی۔ دارقطنی، وضعفه

مجوسی کی دیت

۴۰۴۳۱..... مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سودرہم کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۲..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما مجوسی کی دیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: آٹھ سودرہم۔ رواہ البیہقی

قسامہ

قسامہ قسم ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء جب اسے کسی قوم میں مردہ پائیں اور قاتل کا بھی پتہ نہ ہو، تو پچاس ورثاء اپنے آدمی کے خون کے مطالبہ کی قسم کھائیں اور اگر وہ پچاس آدمی نہ ہوں تو موجودہ افراد پچاس قسمیں کھائیں جن میں بچہ، عورت، پاگل، غلام نہ ہو یا جن پر قتل کی تہمت لگی وہ قتل کی نفی کی قسم کھائیں، جب دعویدار قسم کھالیں تو دیت کے مستحق ہوجائیں گے اور اگر وہ لوگ قسم کھائیں جن پر قتل کی تہمت تھی تو ورثاء دیت کے حق دار نہیں ہوسکتے۔ النایه فی غریب الحدیث

۴۰۴۳۳..... مسند الصدیق، مہاجر بن ابی امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف لکھا: قیس بن مکشوح کو بیڑیاں پہنا کر میرے پاس بھیج دو میں اس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لوں گا کہ اس نے ان دونوں کو قتل نہیں کیا۔

الشافعی، بیهقی

۴۰۴۳۴..... شعبی سے روایت ہے کہ وادعۃ ھمدان کے کسی ویرانہ میں ایک مقتول پایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے ان سے پچاس قسمیں لیں: کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے، پھر آپ نے ان پر دیت مقرر کی، پھر فرمایا اے ہمدان کے لوگو! تم نے اپنی قسموں کے ذریعہ اپنے خون بچالئے تو اس مسلمان آدمی کا خون رائیگاں کیوں جائے۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۴۳۵..... شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص قتل کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حطیم میں پچاس آدمی داخل کئے جن پر دعویٰ تھا تو انہوں نے قسم کھائی۔ ہم نے نہ اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔ رواہ البیهقی

۴۰۴۳۶..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا آخری حج کیا تو وادعہ کے اطراف میں ایک مسلمان شخص کو مردہ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم میں سے اس کا قاتل کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پچاس بوڑھے آدمی نکالے اور انہیں حطیم میں داخل کیا اور ان سے اللہ کی قسم لی جو بیت الحرام کا، حرمت والے شہر کا اور حرمت والے مہینہ کا رب ہے کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ تمہیں قاتل کا پتہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی قسم کھائی، جب انہوں نے قسمیں کھالیں تو آپ نے فرمایا: اس کی زیادہ دیت ادا کرو۔ تو ایک شخص بولا: امیر المومنین؟! کیا میری قسم میرے مال کی جگہ نہیں لے سکتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے تمہارے سامنے تمہارے نبی علیہ السلام کا فیصلہ کیا۔ (دارقطنی، بیہقی وقال: نبی علیہ السلام تک اس روایت کی نسبت کچھ زیادتی کے ساتھ ہے، اس سند میں عمر ابن صبح ہے جس کی روایت ترک کرنے پر اجماع ہے)۔

کلام:...... ضعاف الدارقطنی ۱۸۴۔

۴۰۴۳۷..... سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک سے روایت ہے کہ بنی سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور جہینہ کے شخص کی انگلی روندی جس سے اس کا سارا خون بہہ گیا اور اس کی ہلاکت ہوگئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدعا علیہم سے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ وہ اس سے نہیں مرا؟ تو انہوں نے انکار کیا اور قسمیں کھانے سے ہچکچائے، تو آپ نے دوسروں سے فرمایا: تم قسمیں کھاؤ! تو انہوں نے انکار کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی سعد والوں پر آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۴۳۸.....مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید بن وھب سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (سفر پر) نکلے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہولیا، جب واپس آئے تو وہ ان میں نہیں تھا، تو اس کے رشتہ داروں نے ان پر (قتل کا) الزام لگایا، تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارے گواہوں کا بیان ہے تمہارے آدمی نے اسے قتل کیا ہے، ورنہ اللہ کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، سعید فرماتے ہیں! میں ان کے پاس تھا تو آپ نے ان سے جدا جدا پوچھا تو انہوں نے اعتراف کیا، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں ابوالحسن سردار ہوں، پھر آپ نے انہیں قتل کئے جانے کا حکم کیا تو وہ قتل کردیئے گئے۔ دار قطنی

۴۰۴۳۹.....ابن سیرین سے روایت ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے دوستوں کے ساتھ سفر کیا، لیکن جب وہ لوٹے تو وہ واپس نہیں آیا، تو اس کے رشتہ داروں نے اس کے دوستوں پر الزام قتل لگایا، انہوں نے قاضی شریح کے مقدمہ دائر کروایا تو آپ نے اس قتل کے گواہوں کا پوچھا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور قاضی شریح کی بات انہیں بتائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''ان اونٹوں کو سعد پانی پر لایا اور سعد چادر اوڑھے تھا، اے سعد! اس طرح اونٹوں کو پانی پر نہیں لایا جاتا'' پھر فرمایا: سب سے گھٹیا پلانا پتلا پلانا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر انہیں جدا جدا کیا اور ان سے پوچھا، تو پہلے ان کا آپس میں اختلاف ہوگیا پھر اس کے قتل کا اقرار کیا، تو آپ نے اس کی وجہ سے انہیں قتل کیا۔ ابو عبید فی الغریب، بیھقی

جس مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو

۴۰۴۴۰.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی جنگل میں کوئی مقتول پایا گیا، تو اس کی دیت، بیت المال سے ہوگی، تاکہ اسلام میں اس کا خون باطل نہ ہو، اور جو مقتول دو بستیوں میں پایا گیا تو وہ اس کے ذمہ ہے جس کے زیادہ قریب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۱.....اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص کعبہ میں قتل کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بیت المال سے (اس کی دیت ادا کی جائے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۲.....سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے وہاں جا کر منتشر ہوئے تو انہیں ایک مقتول پڑا ملا، تو انہوں نے ان لوگوں سے کہا جن کے پاس تھا تم نے ہمارا آدمی قتل کیا ہے! تو انہوں نے کہا نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے اور وہاں ہمارے کسی آدمی نے ایک مقتول دیکھا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بڑا معاملہ ہے، بڑا معاملہ ہے، پھر ان سے فرمایا: کیا تم قاتل کے گواہ لاسکتے ہو؟ تو وہ کہنے لگے: ہمارا کوئی گواہ نہیں ہے آپ نے فرمایا: پھر وہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں؟ انہوں نے کہا: یہودیوں کی قسموں پر ہم راضی نہیں، تو آپ نے یہ ناپسند سمجھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے، تو آپ نے اپنی طرف سے صدقہ کے سو اونٹوں سے اس کی دیت دی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۴۳.....مسند (عبداللہ بن عمرو بن العاص) حویصہ اور محیصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ، عبدالرحمٰن فلاں کے بیٹے، خیبر سے غلہ لینے گئے، تو عبداللہ پر کسی نے حملہ کر کے قتل کردیا، انہوں نے اس کا نبی علیہ السلام سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاؤ یوں تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے جب دیکھا ہی نہیں تو ہم کیسے قسمیں کھائیں؟ آپ نے فرمایا: پھر یہود تم سے بری ہیں۔ انہوں نے عرض کی پھر تو یہودی ہمیں (ایک ایک کر کے) قتل کردیں گے تو آپ علیہ السلام نے اپنی طرف سے اس کی دیت دی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۴۴.....سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں تھی تو نبی علیہ السلام نے اسے برقرار رکھا، (جس کی صورت یہ ہوئی کہ) انصار کا ایک شخص یہود کے کنوئیں میں مقتول پایا گیا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے یہود سے ابتدا کی اور ان سے قسم کھانے کو کہا: تو یہود نے کہا: ہم تو ہرگز قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی علیہ السلام نے انصار سے فرمایا: کیا تم قسمیں کھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم تو قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی

علیہ السلام نے یہود پر دیت کا تاوان مقرر کیا کیونکہ وہ ان کے درمیان قتل کیا گیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ ابن حبان

۴۰۴۴۵..... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے یونس بن یوسف نے بتایا، فرماتے ہیں! میں نے ابن المسیب سے کہا: قسامة پر تعجب ہوتا ہے! ایک شخص جو قاتل کو اور مقتول کو نہیں جانتا اور آ کر قسمیں کھاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے مقتول کے بارے میں قسامت کا فیصلہ فرمایا، اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ لوگ اتنی جرأت کریں گے تو اسکا فیصلہ نہ فرماتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۶..... حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے (قسامت) کا آغاز کیا تو انہوں نے انکار کیا تو آپ انصار قسمیں لیں، تو انصار نے بھی انکار کر دیا تو نبی علیہ السلام نے یہود پر دیت عائد کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۷..... زہری سے روایت ہے فرماتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے قسامت کے بارے میں پوچھا، تو میں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے بعد خلفاء نے اس سے فیصلہ کیا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

جانور کی زیادتی اور جانور پر زیادتی

۴۰۴۴۸..... عبدالعزیز بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ کو قلعہ بندی اور سدھائے ہوئے درندوں (کے شر سے) باڑ کو مضبوط کرنے کا حکم دیتے پھر تین مرتبہ ان جانوروں کو ان کے مالکوں کے پاس واپس کرتے اس کے بعد ان کے پاؤں کاٹ دیتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۹..... عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اونٹ گائے، گدھا یا سدھائے ہوئے درندوں کو تین بار ان کے مالکوں کے پاس بھیجا جائے جب وہ باغ میں آئیں پھر ان کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۰..... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے گھوڑے کے بارے میں جس کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا گیا، اس کی قیمت کے نصف (تاوان ادا کرنے) کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

فصل..... قتل کرنے سے ڈراوا

۴۰۴۵۱..... (مسند بکر بن حارثۃ الجہنی) بکر بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا تھا ہماری اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی، (دوران جنگ) میں نے ایک مشرک شخص پر حملہ کر دیا تو اسلام (لانے) کے ذریعہ مجھ سے بچنے لگا پھر بھی میں نے اسے قتل کر دیا، نبی علیہ السلام تک یہ بات پہنچی، تو آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھے اپنے سے دور کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی بھیجی ”کہ کسی ایماندار کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کرے، البتہ اگر غلطی سے قتل کرے“ الآیۃ تو آپ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے قریب کر لیا۔
الدولابی وابن مندہ وابو نعیم

۴۰۴۵۲..... جندب بن عبداللہ سے روایت ہے تم میں سے ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر نہ ہو کہ اس کے ہاتھ پر کسی ایسے شخص کا خون لگا ہو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا، کیونکہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تو تم میں ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ سے اپنا عہد نہ توڑے ورنہ اللہ تعالیٰ جب اولین آخرین کو جمع کرے گا تو اسے جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا۔ ابو نعیم بن حماد فی الفتن

۴۰۴۵۳..... جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ کچھ لوگ ان کے خون میں پڑ گئے دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے لگے اور لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنانے لگے: اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم پر تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ بندھا اونٹ دو رسیاں اور پالان ایک بڑے گاؤں سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے، جانتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہرگز تم میں سے کسی کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ اس کے دروازہ کو دیکھ رہا ہو کسی مسلمان آدمی کے خون سے رنگا ہاتھ حائل نہ ہو جس کو اس نے ناجائز بنایا ہو، خبردار! جس نے نماز فجر پڑھ لی

وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کسی چیز کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۴...... قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے شکست خوردہ جماعت پر حملہ کیا اور ایک مشرک شخص کو گھیر لیا، وہ شکست کھا چکا تھا جب اس مسلمان نے تلوار کے ذریعہ اس پر چڑھنا چاہا، تو وہ شخص (فوراً) کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ، تو یہ شخص اس سے نہ رکا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا، پھر اس مسلمان کو اس کے قتل کرنے سے دل میں کھٹک ہوئی اور نبی علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا اور آپ سے کہا: کہ اس نے یہ کلمہ بچنے کے لئے کہا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر کیوں نہ دیکھا! زبان ہی دل کی ترجمان ہے، کچھ ہی عرصہ بعد اس قاتل شخص کا انتقال ہو گیا، کفن دفن کیا گیا تو وہ (قبر سے اچھال کر) زمین پر پڑا ہوا تھا اس کے رشتہ داروں نے آ کر نبی علیہ السلام سے اس کا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا: اسے (دوبارہ) دفن کر دو، چنانچہ اسی طرح دفن کر دیا گیا، تو پھر زمین پر پڑا پایا، اس کے رشتہ داروں نے پھر نبی علیہ السلام کو بتایا: تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کہ زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ عبدالرزاق، ابن عساکر

۴۰۴۵۵...... (مسند ابی رفاعہ) مسلمان کا اپنے (مسلمان) بھائی کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا کھلی برائی ہے اور اس کے مال کی عزت اس کے خون کی طرح ہے۔ الخطیب فی المتفق و المفترق، ابن عساکر

۴۰۴۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس قتل کی وجہ سے جو اس نے (ناحق) کیا ہو گا قیامت کے روز ہزار بار قتل کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبۃ، سندہ صحیح

۴۰۴۵۷...... (مسند ابی ہریرۃ) ابوہریرہ اگر تم چاہتے ہو کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی پل صراط پر نہ ٹھہرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ تو مسلمانوں کے خون، ان کی عزتوں اور ان کے اموال سے اپنی پیٹھ ہلکی کر لو۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۰۴۵۸...... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم میں ایسے کھڑے ہوئے جیسے تمہارے درمیان میں کھڑا ہوں، اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، جو شخص لا الٰہ الا اللہ کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دے، اس کا خون تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کے بغیر جائز نہیں، جان کے بدلہ جان، شادی شدہ زنا کار، اور اسلام کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۹...... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ آدمی اپنے دین کی (طرف سے) اس وقت تک وسعت و کشادگی میں رہتا ہے جب تک حرمت والے خون کو نہ بہائے جونہی وہ حرمت والے خون کو بہادے گا، تو اس سے حیا کھینچ لی جائے گی۔ ابو نعیم، عبدالرزاق

ذیل قتل

۴۰۴۶۰...... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر نیام کے تلوار لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کتاب القصص ...... از قسم اقوال

گنجے، سفید کوڑھ والے اور اندھے کا قصہ

۴۰۴۶۱...... بنی اسرائیل میں تین آدمی، سفید کوڑھ والا، گنجا اور اندھا تھے، جن کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا چاہا، تو ان کی طرف ایک فرشتہ (بصورت انسان) بھیجا، وہ فرشتہ (سب سے پہلے) کوڑھی کے پاس آ کر کہنے لگا: تمہیں سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھی

جلد، کیونکہ لوگ مجھے گھٹیا سمجھتے ہیں تو فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد عطا کردی، پھر اس سے کہا: تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، تو اسے حاملہ اونٹنی دے دی گئی، پھر فرشتہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں (تمہارے مال میں) برکت دے۔ اس کے بعد وہ گنجے کے پاس آیا، اس سے کہا: تمہیں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا، اچھے بال تا کہ یہ گنجا پن مجھ سے دور ہو جائے۔ کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ فرشتہ نے اس (کے سر) پر ہاتھ پھیرا اور (اس کا گنجا پن) چلا گیا اور اسے اچھے بال عطا ہو گئے، کہا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو اسے ایک حاملہ گائے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا کرے۔

اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور کہا: تمہیں کیا چیز سب سے بھلی لگتی ہے؟ اس نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری نظر عطا کردے تا کہ میں لوگوں کو اس سے دیکھ سکوں فرشتہ نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر واپس کردی، کہا: کون سا مال زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: بکریاں تو اسے ایک ماں بننے والی بکری دے دی، پھر کچھ عرصہ بعد ان دونوں (کوڑھی اور گنجے) کے جانوروں نے بچوں کو جنم دیا، اور اس کی بکری بھی بچہ والی ہوگئی۔ کوڑھی کی اونٹوں سے بھری وادی ہوگئی، اور گنجے کی گائیوں سے اور نابینے کی بکریوں کی وادی ہوگئی۔ پھر وہ فرشتہ اسی شکل وصورت میں کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا: میں غریب مسکین آدمی ہوں سفر میں میرے اسباب (سفر) ختم ہو گئے آج میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے سہارے پر ہوں، میں اس ذات کے واسطہ سے تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور (اونٹوں کی صورت میں) مال عطا کیا، مجھے ایک اونٹ اپنے سفر میں کام میں لانے کے لئے دے دو! اس نے کہا: مجھ پر کئی حقوق ہیں، فرشتہ نے اس سے کہا: لگتا ہے میں تمہیں جانتا ہوں، کیا تم وہ کوڑھی نہ تھے جسے لوگ فقیر سمجھ کر نفرت کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا؟ اس نے کہا: (نہیں) مجھے بڑے کے بعد بڑے سے یہ مال وراثت میں ملا ہے، تو اس نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا ہی کردے جیسا تم تھے!

پھر وہ اسی شکل وصورت میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا، کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا کردے جیسا تم تھے، اس کے بعد وہ اندھے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اس سے کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، سفر میں میرے اسباب سفر ختم ہو گئے آج میرا اللہ تعالیٰ کے سوا اور تمہارے علاوہ کوئی آسرا نہیں، میں تم سے اس ذات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں بصارت عطا کی مجھے ایک بکری دو جس کے ذریعہ میں اپنے سفر کا خرچ چلا سکوں۔

اس نے کہا! میں نابینا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر دی، اور میں فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار کیا جتنی بکریاں چاہو لے لو، اللہ کی قسم! میں کسی اس چیز میں تم پر مشقت نہیں ڈالوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لئے لو گے، فرشتہ نے کہا: اپنے مال کو محفوظ رکھو، تمہارا تو صرف امتحان مقصود تھا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ بیہقی عن ابی ھریرۃ

ہزار روپے قرض لینے والے کا قصہ

۴۰۴۶۲..... بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے کسی اسرائیلی سے ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے کہا: میرے پاس گواہ لاؤ تا کہ میں انہیں گواہ کرلوں، تو اس نے کہا: اللہ گواہ کافی ہے، تو اس نے کہا: میرے پاس کوئی ضامن لاؤ، اس نے کہا: اللہ ضامن کافی ہے، اس نے کہا: تم نے سچ کہا، پھر اسے ایک مقررمدت تک کے لئے وہ پیسے دے دیئے، چنانچہ وہ سمندر کے سفر پر نکل گیا اور اپنی ضرورت پوری کرلی، پھر وہ سوار ہونے کے لئے کوئی کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ جو مدت اس سے طے کی تھی اس پر اس کے پاس جا سکے لیکن اسے کشتی نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں کھدائی کرکے ہزار دینار اور اپنی طرف سے ایک خط اپنے دوست کی طرف ڈالا، پھر اس کی جگہ کو ہموار کردیا، اس کے بعد سمندر کے پاس آکر کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا اس نے مجھ سے ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ضامن کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہوگیا تھا پھر وہ مجھ سے کہنے لگا گواہ لاؤ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہوگیا، اور میں نے بھرپور کوشش کی کہ مجھے کوئی کشتی مل جائے تو جس کے پاس اس کی طرف بھیجوں لیکن مجھے کشتی نہ ملی۔

میں اس رقم کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، پھر اسے سمندر میں پھینک دیا، یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں داخل ہوگئی اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ گیا اور اسی حال میں کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ اپنے شہر جائے، (ادھر) وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی کشتی اس کا مال لے کر آجائے اچانک وہ لکڑی نظر پڑی جس میں مال تھا، اسے پکڑا اور اپنے گھر والوں کے لئے بطور ایندھن لے آیا، جب اسے چیرا تو اس میں مال اور خط پایا، بعد میں وہ شخص بھی ہزار دینا لے کر آگیا جسے اس نے قرض دیا تھا، کہا: میں بخدا کشتی کی تلاش میں رہا تا کہ تمہارے پاس تمہارا مال لاؤں لیکن مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہ ملی، جس سمت سے میں آیا، اس نے کہا: کیا تو نے کوئی چیز میری طرف بھیجی ہے؟ کہا: میں نے تمہیں بتایا نا کہ مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہیں ملی جس طرف سے میں آیا ہوں تو وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ تعالیٰ نے وہ تمہاری طرف سے ادا کردیئے ہیں جو تم نے لکڑی میں بھیجے تھے، چنانچہ وہ شخص خوشی خوشی واپس لوٹ گیا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

غار والوں کا قصہ

۴۰۴۶۳..... تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص سفر پر نکلے اور رات انہیں ایک غار میں آ گئی وہ غار میں داخل ہوئے، تو پہاڑ سے چٹان ڈھلکی اور غار کا دروازہ بند کردیا، تو وہ (آپس میں) کہنے لگے: تم اس غار سے اسی صورت میں نجات پا سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے اچھے اعمال کے ذریعہ دعا کرو، تو ان میں کا ایک کہنے لگا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے اور میں ان سے پہلے نہ اہل وعیال کو دودھ پلاتا نہ مال کو، ایک دن مجھے کسی چیز کی تلاش میں دیر ہوگئی تو میں اس وقت ان کے پاس آیا جب وہ سو گئے، تو میں ان کے دودھ کا حصہ لے کر آیا اور انہیں سویا ہوا پایا، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں ان کے حصہ سے پہلے اہل وعیال اور مال کو پلاؤں، میں اسی انتظار میں تھا کہ وہ بیدار ہوں اور دودھ کا برتن میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا حصہ پیا، اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور کردے تو اتنی چٹان ہٹی جس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، تو ایک دن میں نے اس سے مباشرت کرنا چاہی لیکن وہ رک گئی، پھر اس پر (تنگدستی کا) سال آیا تو وہ میرے پاس آ کر سوال کرنے لگی تو میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے صحبت کرنے سے نہیں روکے گی۔ تو اس نے ایسے ہی کیا، میں نے جب اس پر قابو پالیا تو وہ بولی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں تو میں نے اس سے صحبت کرنے سے احتراز کیا، اور اس سے اعراض کیا جب کہ وہ میری سب سے زیادہ محبوب تھی، اور جو سونا میں نے اسے دیا وہ (واپس لینا) چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کردے، تو چٹان اتنی سرکی جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے اجرت پر کچھ مزدور لئے اور انہیں ان کی مزدوری دے دی، صرف ایک آدمی نے اپنی اجرت جو اس کی بنتی تھی چھوڑ دی اور چلا گیا، اس کی مزدوری (سے میں نے مویشی خرید لئے جس سے اس کی) بار آور ہوئی اور اس کی وجہ سے (اس کا) مال بڑھ گیا، پھر وہ کچھ مدت بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دو! میں نے اس سے کہا: جو اونٹ، گائے بکریاں اور غلام تمہیں نظر آرہے ہیں سب تمہاری مزدوری ہیں، تو وہ کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھ سے مزاح مت کرو! میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کررہا، چنانچہ اس نے سارا مال لیا اور آگے لگالیا اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور فرما، تو چٹان ہٹ گئی وہ چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔

بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۴۶۴..... ایک دفعہ تین آدمی جارہے تھے کہ بارش نے انہیں آ گھیرا، تو وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ گزیں ہوئے، ادھر غار کے دہانے پر پہاڑ کی ایک چٹان گر پڑی جس سے غار کا دہانہ بند ہوگیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: اپنے ان نیک اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے

کئے ہیں اوران کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبت دور فرمادے گا۔ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے میری بیوی اور چھوٹے بچے تھے، میں ان کی خاطر بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کے وقت آتا دودھ دوہتا تو اپنے والدین سے شروع کرتا انہیں اپنے بچوں سے پہلے دودھ پلاتا، ایک درخت (سے شاخیں اتارنے) کی مشغولی نے مجھے دیر کرادی تو میں شام ڈھلے آسکا میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سوچکے ہیں، (حسب عادت) میں نے دودھ دوہا، پھر میں دودھ کا برتن لے کرآیا اوران کے سرہانے کھڑا رہا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اوران سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا اچھا نہ لگا جب کہ وہ میرے پاؤں (بھوک پیاس کی وجہ سے) میں بلک رہے تھے میری اوران کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اگرآپ کی خاطر میں نے یہ کام کیا ہے تو اتنا شگاف کردیں کہ ہم آسمان دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا شگاف کردیا جس سے انہوں نے آسمان دیکھا۔

دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے مجھے اسی طرح شدید محبت تھی جیسی مرد، عورتوں سے کرتے ہیں میں نے اس سے قربت کرنا چاہی تو اس نے انکار کردیا کہ پہلے سودینار لاؤ، تو میں نے محنت کوشش کر کے سودینار اکھٹے کئے اوراس کے پاس لے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈراورناحق مہر کو نہ توڑ، تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضاجوئی کے لئے کیا ہے، ہم سے یہ تنگی دور فرمادیں، توان کے لئے کچھ اور گنجائش ہوگئی۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے چاول کے پیمانہ کے عوض ایک مزدور رکھا جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو مجھے کہنے لگا: مجھے میرا حق دو تو میں نے اسے اس کا پیمانہ دینا چاہا مگر اس نے اعراض کیا، تو میں اس کو برابر کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع کرلئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق دبا کر مجھ پر ظلم نہ کر، میں نے کہا: ان گائیوں اوران کے چرواہوں کی طرف جاؤ اورانہیں لےلو وہ کہنے لگا: اللہ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کررہا ان گائیوں اوران کے چرواہوں کو لےلو، چنانچہ اس نے انہیں لیا اور روانہ ہوگیا، آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام آپ کی خوشنودی کے لئے کیا اس لئے اس مصیبت کو ہم سے دور فرما! تو اللہ تعالیٰ نے باقی ماندہ چٹان کو ہٹادیا۔ بیھقی عن ابن عمرو

حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ

۴۰۴۶۵..... حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے (تقریر کرنے) کھڑے ہوئے، تو کسی نے آپ سے پوچھا: (روئے زمیں میں) کون سا آدمی سب سے زیادہ عالم ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی شریعت کا علم دیا اس لئے) میں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب کیا، کیونکہ آپ نے علم کا معاملہ باری تعالیٰ کی طرف نہیں لوٹایا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ دودریاؤں (یا سمندروں) کے ملنے کی جگہ میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ توان سے کہا گیا: زنبیل میں ایک مچھلی اٹھالے جاؤ جہاں مچھلی گم پاؤ گے وہیں وہ ہوگا۔

چنانچہ آپ اورآپ کے ساتھ آپ کا خدمت گار یوشع بن نون اپنے ساتھ زنبیل میں مچھلی لئے چل نکلے پھر جب وہ چٹان کے پاس پہنچے اور (ستانے کے لئے) لیٹے اور دونوں سوگئے، مچھلی زنبیل سے کھسک گئی اور سمندروں میں اپنا خشک راستہ بنالیا، تو موسیٰ علیہ السلام اوران کے خدمت گار کے لئے یہ تعجب کی بات تھی۔ پھر اپنا (سفر کا) باقی حصہ رات دن چل کر پورا کیا صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدمت گار سے کہا: دوپہر کا کھانا لاؤ، ہم اپنے اس سفر سے تھک گئے ہیں اور موسیٰ علیہ اسلام کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب انہوں نے اس مقررہ جگہ سے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا آگے نکل گئے تھے۔ توان کے خدمت گار نے کہا: آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی ہمارا مطلوبہ مقام ہے چنانچہ وہ اپنے نشان قدم دیکھتے دیکھتے واپس پلٹے، جب وہ چٹان کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے لیٹا ہے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا، تو خضر بولے: تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ تو موسیٰ

علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ، انہوں نے کہا: بنی اسرائیل والا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں، پھر کہا: کیا میں علم کی ان باتوں میں جن کا آپ کو علم ہے۔ پیروی کر سکتا ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے، اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا کیا ہے اسے آپ نہیں جانتے، اور جو علم آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے میں نہیں جانتا، تو موسیٰ علیہ السلام بولے: انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے ور میں کسی کام میں، میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(اس عہد و پیمان کے بعد) وہ ساحل کے کنارے چلتے چلتے جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری، ان سے گفتگو ہوئی کہ انہیں سوار کر لیں، تو وہ خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر سمندر میں ایک یا دو ٹھونگیں ماریں، تو خضر علیہ السلام نے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا ہے جتنا اس چڑیا نے اس سمندر سے پانی کم کیا ہے، اس کے بعد خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختے اکھیڑ لئے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، تاکہ اس کے سوار ڈوب جائیں، تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا: کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ فرمائیں، تو یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھولے سے ہوگئی تھی۔

پھر وہ چلتے چلتے ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کر دیا؟ خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، پھر چل پڑے اور ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انہیں کھانا دینے سے انکار کر دیا، (چلتے چلتے) انہیں دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو خضر علیہ السلام نے اسے (تعمیر کر کے) سیدھا کر دیا، فرماتے ہیں: کہ خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے لیتے، انہوں نے کہا: پس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ہماری چاہت تھی کہ اگر وہ صبر کرتے تو ہمیں ان کے قصہ کا پتہ چلتا۔

بیھقی، ترمذی، نسائی

کھائی والوں کا قصہ اور اس میں بچہ کی گفتگو بھی ہے

۴۰۴۶۰۔۔۔۔ تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کا ایک جادوگر تھا جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بھیجیں جسے میں جادو سکھاؤں، تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، جسے وہ جادو سکھاتا تھا، جس راستہ سے وہ چل کر آتا تھا اس میں ایک راھب تھا وہ لڑکا اس راھب کے پاس بیٹھا اس کی گفتگو سنی جو اسے بھلی لگی، پھر وہ جب بھی ساحر کے پاس آتا راھب کے پاس سے گزرتے ہوئے ضرور بیٹھتا، جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا، جس کی شکایت اس نے راھب سے کی، تو اس نے کہا: جب تمہیں جادوگر کا ڈر ہو تو کہنا، مجھے گھر سے دیر ہوگئی تھی اور جب گھر والوں کا خوف ہو تو کہنا: مجھے جادوگر کے ہاں دیر ہوگئی تھی۔

اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ اس نے ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، تو وہ (دل میں) کہنے لگا آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راھب افضل ہے، تو اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر آپ کو راھب کا کام جادوگر کے کام سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو ہلاک کر دیں تاکہ لوگ گزر جائیں، اور پتھر دے مارا جس سے وہ جانور مر گیا، اور لوگ گزر گئے۔ راھب کے پاس آ کر سے بتا دیا، تو راھب نے اسے کہا: بیٹا! آج تو مجھ سے افضل ہے، میں نے تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے عنقریب تمہارا امتحان ہوگا، اور جب تمہارا امتحان ہو تو میرے بارے میں نہ بتانا، تو وہ لڑکا مادر زاد اندھوں اور کوڑھی کو چنگا کرتا اور باقی بیماریوں کا علاج کرتا، ادھر بادشاہ کے ہمنشین نے سنا جو اندھا ہو چکا تھا، تو وہ اس کے پاس بہت سے ہدیئے تحفے لے کر آیا، اور کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہاں جو کچھ تمہارے لئے جمع کر دوں گا، تو لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا دے گا

چنانچہ وہ ایمان لے آیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دے دی، پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور جس طرح پہلے بیٹھتا تھا بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا: تمہاری نظر کس نے لوٹائی؟ اس نے کہا: میرے رب نے بادشاہ بولا: میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے تو بادشاہ اسے سزا دینے لگا تو اس نے لڑکے کا بتادیا، لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اسے کہا: بیٹا! تمہارا جادو اس حد تک پہنچ گیا کہ تم مادر زاد اندھوں اور کوڑھوں کو درست کرنے لگے، اور یہ یہ کام کرنے لگے ہو۔ تو اس نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی سزا دینا شروع کر دی تو اس نے راہب کا پتہ بتادیا، راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا، تو اس نے انکار کر دیا، تو آرے سے جو اس کے سر کے درمیان رکھا گیا، اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور وہ دونوں ٹکڑے زمین پر آگرے، پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا، کہا گیا: دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کر دیا، تو اس کی مانگ میں آرہ رکھا گیا اور اس کے ٹکڑے کر دیئے گئے اور اس کے دونوں ٹکڑے زمین پر آرہے۔ پھر لڑکے کو لایا گیا: کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اسے اپنے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا اور کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ اسے نیچے گرادینا، چنانچہ وہ اسے لے کر چل دیئے اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! ان کے مقابلے میں میری کفایت فرما، جیسی تو چاہے! تو پہاڑ میں جنبش ہوئی اور وہ گر گئے اور وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے سامنے آ گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: تمہارے ساتھ والے لوگوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: (میرا) اللہ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہو گیا، تو اس نے اسے اپنے آدمیوں کے حوالہ کیا اور کہا: اسے لے جا کر لمبی کشتی میں سوار کرنا اور جب درمیان میں پہنچ جاؤ تو اسے اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے پانی میں پھینک دینا، چنانچہ وہ اسے لے گئے، تو اس نے کہا: (اے اللہ!) ان کے مقابلہ میں میری جیسی تو چاہے کفایت کر، تو کشتی انہیں لے کر الٹ گئی اور وہ ڈوب گئے، اور وہ بادشاہ کے پاس چلتا ہوا آیا بادشاہ نے پوچھا تمہارے ساتھ والے لوگ کہاں گئے؟ اس نے کہا ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری کفایت کی۔

پھر اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک وہ نہ کرو جو میں آپ سے کہوں، بادشاہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرو اور مجھے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کو کمان کی درمیان میں رکھنا پھر کہنا: (اس) لڑکے کے رب اللہ کے نام سے پھر میری طرف تیر چلا دینا، پس جب تم یہ کر وگے تو مجھے قتل کر سکو گے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا، اور اسے تنے پر سولی دی، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور کمان کی درمیان میں رکھا پھر کہا: اس لڑکے کے رب، اللہ کے نام سے، پھر اسے تیر مارا تیر اس کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنی کنپٹی پر تیر کی جگہ ہاتھ رکھا اور مر گیا، لوگوں نے کہا: آمنا برب الغلام، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں، تین مرتبہ کہا: بادشاہ کے پاس کوئی آکر کہنے لگا: جس سے آپ ڈر رہے تھے، اللہ کی قسم! آپ کو خوف زدہ کرنے والی چیز پیش آ چکی، لوگ ایمان لے آئے، تو بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں جیسی کھائیاں کھودنے کا حکم دیا، کھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکائی گئی، اور کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے ان میں ڈال دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، آخر میں ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا (دودھ پیتا) بچہ بھی تھا، عورت (آگ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹی کہ مبادا اس میں گر جائے تو اس کے بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔

مسند احمد، مسلم عن صهيب

پنگوڑے میں بات کرنے والے بچے

۷۶۴۴۸..... پنگوڑے میں صرف تین بچے بولے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا تو اس کی ماں نے اسے بلایا، تو اس نے (دل میں) کہا: میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں! تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! رنڈیوں کا منہ دکھائے بغیر اسے موت نہ دینا، ایک دفعہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آکر خواہش کرنے لگی تو اس نے انکار کر دیا، پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اسے اپنے آپ پر قدرت دی (جس کے نتیجہ میں) اس نے ایک لڑکا جنا، تو کہنے لگی: یہ جریج سے ہے، تو لوگوں نے

آ کر اس کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اسے نیچے اتار کر گالیاں دینے لگے، اس نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر بچہ کے پاس آیا اور کہا: لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: چرواہا، لوگوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے، اس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے بنا دو، (تیسرا بچہ) ایک دفعہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس ایک عمدہ سواری والا گزرا، تو وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے، تو اس نے پستان ترک کر کے سوار کو دیکھ کر کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنا، پھر پستان چوسنے لگا، پھر اس کی ماں کے پاس ایک باندی گذری تو وہ کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنا تو اس نے پستان ترک کر کے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا، تو وہ کہنے لگی: ایسا کیوں؟ تو وہ بولا: سوار ایک ظالم تھا اور یہ باندی ایسی ہے جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں: کہ اس نے چوری کی زنا کیا جب کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

۴۰۴۶۸۔۔۔۔۔۔جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات میں نے ایک سوندھی خوشبو محسوس کی، میں نے کہا: جبرائیل یہ اتنی اچھی خوشبو کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ فرعون کی بیٹی کی ماما اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے، میں نے کہا: ان کا کیا قصہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایک دفعہ وہ (عورت) فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی نیچے گر گئی تو اس عورت نے کہا: بسم اللہ، تو فرعون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ (مراد ہے)؟ وہ عورت بولی: نہیں بلکہ میرا، تمہارا اور باپ کا رب اللہ (مراد ہے) وہ کہنے لگی: کیا میرے باپ کے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، وہ بولی: تب میں اسے اس کے بارے میں بتا دوں؟ اس عورت نے کہا: ہاں (بتادو) اس نے فرعون کو بتا دیا، فرعون نے کہا: اری فلانی! کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میرا اور تمہارا رب وہ ہے جو آسمان میں ہے، تو فرعون نے تانبے کی ایک گائے کا حکم دیا جسے تپایا گیا پھر اس کے بچوں کو پکڑا اور ایک ایک کر کے اس میں ڈالنے لگے، تو وہ عورت بولی: مجھے تم سے ایک کام ہے فرعون نے کہا: کیا ہے، اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ آپ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں یکجا کریں اور پھر انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر دفن کر دیں، فرعون نے کہا: ہم تمہاری یہ بات مان لیتے ہیں کیونکہ تمہارا ہم پر حق ہے تو اس کے بیٹے گائے میں ڈالتے رہے آخر اس کا وہ بچہ رہ گیا جو دودھ پیتا تھا تو عورت اس کی وجہ سے پیچھے ہٹی، تو اس بچے نے کہا: اے ماں! کود پڑو کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے پھر وہ اپنے بچہ سمیت ڈال دی گئی۔ (یوں) چار چھوٹے بچوں نے گفتگو کی، (ایک) یہ بچہ، یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا، جریج والا اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام۔

مسند احمد، نسائی، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، عن ابن عباس

۴۰۴۶۹۔۔۔۔۔۔ایک آدمی نے دوسرے سے اس کی زمین خریدی، تو خریدنے والے نے اس میں ایک گھڑا دیکھا جس میں سونا تھا، جس نے زمین خریدی وہ کہنے لگا مجھ سے اپنا سونا لے لے، میں نے زمین خریدی تھی سونا نہیں، تو جس کی زمین تھی اس نے کہا: میں نے تمہارے ہاتھ زمین اور جو کچھ اس میں تھا (سب کچھ) بیچ دیا تھا تو وہ دونوں ایک شخص کے پاس فیصلہ کرانے گئے، تو حکم نے ان سے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ تو ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے تو حکم نے کہا: لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور صدقہ کر دو۔

مسند احمد، بیھقی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

اکمال

۴۰۴۷۰۔۔۔۔۔۔بنی اسرائیل نے اپنا ایک خلیفہ بنایا، وہ بیت المقدس کی چھت پر چاندنی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اپنے وہ کام یاد آ گئے جو اس نے کئے تھے تو وہ ایک رسی سے لٹک کر نیچے اتر آیا، صبح کے وقت وہ رسی مسجد کے ساتھ لٹک رہی تھی، اور وہ جا چکا تھا، چلتے چلتے وہ نہر کے کنارے ایک قوم کے پاس پہنچا جنہیں دیکھا کہ وہ کچی اینٹیں بنا رہے ہیں، اس نے ان سے پوچھا: کہ تم ان اینٹوں کی کتنی اجرت لیتے ہو، تو انہوں نے اسے

بتایا، تو یہ ان کے پاس ٹھہر گیا، وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے لگا، جب نماز کا وقت ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی، اس مزدور کی خبر ان کے سردار تک پہنچی، تو اس نے کہا: ہم میں ایک شخص ہے جو اس طرح کام کرتا ہے، سردار نے اس کی طرف (آنے کا) پیام بھیجا اس نے انکار کر دیا، پھر وہ سردار سواری پر چلتے ہوئے اس کے پاس آیا، یہ اسے دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا، اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس تک پہنچ گیا، اور کہا: ٹھہرو میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے تو وہ ٹھہر گیا تو اسے بتایا کہ وہ بادشاہ تھا اپنے دین کے خوف کی وجہ سے وہ بھاگا ہے تو اس شخص نے کہا: میں اسی وجہ سے تمہارا ساتھ اختیار کرنا چاہتا ہوں، تو دونوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان دونوں کو اکھٹے موت دے چنانچہ وہ اکھٹے فوت ہوئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۳۔

۴۰۴۷۱......ایک نبی اپنی امت کی کثرت دیکھ کر خوش ہوا، اور کہا: ان کے سامنے کون ٹھہرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت کے لئے تین باتوں میں سے ایک پسند کریں، یا میں ان پر موت مسلط کروں یا دشمن یا بھوک تو نبی نے انہیں بات بتائی، انہوں نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں ہم آپ کے سپرد کرتے ہیں آپ خود ہمارے لئے منتخب کرلیں، وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وہ جب بھی کسی مشکل میں پڑتے تو نماز کا سہارا لیتے تو نبی نے نماز پڑھی، اور (دل میں) کہا، جہاں تک بھوک کا تعلق ہے تو ہمیں اس کی طاقت نہیں، نہ ہمیں دشمن سے مقابلہ کی قوت ہے، لیکن موت تو ان پر موت مسلط کی گئی، چنانچہ تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے میں آج کہتا ہوں: اے اللہ! تیرے ذریعہ میں قصد کرتا، تیرے بھروسے پر حملہ کرتا اور تیرے سہارے میں جنگ کرتا ہوں، برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مسند احمد، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، بیہقی، سعید بن منصور عن صہیب

کتاب القصص......از قسم افعال

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

۴۰۴۷۲......(مسند ابی) معراج کی رات میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی، میں نے جبرائیل سے کہا: یہ اچھی خوشبو کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے مالدار لوگوں سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ کے پاس سے ہوتا تھا راہب انہیں دیکھتا اور اسلام کی تعلیم دیتا، جب خضر بالغ ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کرادی، خضر نے اسے اسلام کی تعلیم دی اور اس سے یہ عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے، وہ عورتوں کے قریب زیادہ نہ ہوتے تھے اس لئے اسے طلاق دے دی۔

پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی، اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے پھر اسے بھی طلاق دے دی، تو ان میں سے ایک نے (ان کا اسلام) چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا، تو وہ بھاگ نکلے اور سمندر کے ایک جزیرہ میں پہنچ گئے، وہاں دو آدمی لڑنے لگے، ان دونوں نے خضر کو دیکھا، تو ایک نے چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا، کہنے لگا: میں نے خضر کو دیکھا ہے کسی نے کہا: تمہارے ساتھ کسی اور نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے، اس سے پوچھا گیا تو اس نے چھپایا، اور ان کے دین میں تھا کہ جو جھوٹ بولے اسے قتل کر دیا جائے، پھر (ان کا اسلام) چھپانے والی عورت کی شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی، تو اس نے کہا: فرعون کا ناس ہو، تو بچی نے اپنے باپ کو بتا دیا، اس عورت کے دو بیٹے اور خاوند تھا، فرعون نے انہیں بلا بھیجا، عورت اور اس کے خاوند کو ورغلایا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں مگر انہوں نے انکار کیا، (فرعون نے) کہا میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں انہوں نے کہا: تمہاری طرف سے ہم پر احسان ہوگا کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک کمرہ میں ڈال دینا، اس نے ایسا ہی کیا۔

ابن مردویہ عن ابی ذر وسندہ حسن

۴۰۴۷۳...... اسی طرح قتادہ سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ جس رات مجھے معراج ہوا، میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیسی خوشبو ہے؟ تو انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی عورت، اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کی قبر کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے شرفاء سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ سے ہوتا تھا وہ باہر جھانکتا اور انہیں اسلام کی تعلیم دیتا، اس نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ اس کا کسی کو نہ بتائیں، پھر ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی، انہوں نے اس وعدہ پر اسے اسلام کی تعلیم دی کہ کسی کو ان کا نہیں بتائے گی، وہ عورتوں کے زیادہ قریب نہ ہوتے تھے (اس لئے اسے طلاق دے دی) پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کر دی، اسے بھی اس شرط پر کہ وہ ان کا کسی کو نہیں بتائے گی اسلام کی تعلیم دی بعد میں اسے بھی طلاق دے دی، تو ایک نے ان کا راز فاش کیا اور دوسری نے پوشیدہ رکھا، (راز فاش ہونے کے بعد) وہ (گھبرا کر) بھاگ نکلے اور ایک جزیرہ جو سمندر میں تھا اس میں فروکش ہوئے، وہاں انہیں دو آدمیوں نے دیکھا تو ان میں سے ایک نے ان کا بھید چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا، دیکھنے والے سے کہا گیا: تمہارے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اور ان کے دین میں یہ قانون تھا کہ جو جھوٹ بولتا اسے قتل کر دیا جاتا، تو جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے پوشیدہ رکھا (یوں بتانے والا جھوٹا پڑ گیا جس کی پاداش میں) بتانے والے کو قتل کر دیا گیا۔

بعد میں راز چھپانے والے کی راز چھپانے والی سے شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گری تو اس نے کہا: فرعون موا، تو بچی نے اپنے والد کو بتا دیا، تو فرعون نے اسے، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کو بلا بھیجا، اور انہیں ان کے دین سے ہٹانے کا ارادہ کیا، انہوں نے انکار کیا، فرعون نے کہا: میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں، انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کر دیں تو انہیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کر دیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ میں جنت میں داخل ہو چکا تھا مگر میں نے اس سے اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔ ابن ماجة، ابن عساکر

غار والے

۴۰۴۷۴...... حضرت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی ﷺ سے روایت ہے، فرمایا: تین شخص (سفر پر) نکلے، ان پر (سخت) بارش ہوئی تو وہ ایک غار میں داخل ہوگئے، تو ان پر چٹان نے دروازہ بند کر دیا، تو وہاں ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے ہر شخص صرف اپنے اچھے عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو ان میں سے ایک شخص اٹھا اور کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے، میں انہیں دودھ کا حصہ دینے سے پہلے دودھ نہ پیتا ایک رات میں ان کا حصہ لے کر ان کے سرہانے آیا تو وہ سو گئے تھے میں نے نہ چاہا کہ انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں، اور یہ بھی نہ چاہا کہ انہیں دودھ پلائے بغیر واپس پلٹ جاؤں، میں ان کے سرہانے کھڑا ہی رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو یہ چٹان ہٹا دیں، تو چٹان تھوڑی سی سرکی کہ انہیں روشنی نظر آنے لگی، پھر دوسرا اٹھا اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میری ایک چچازاد تھی جس سے میں بے حد محبت کرتا تھا، میں نے اس کی خواہش کی تو اس نے کہا: سو دینار دو تب، تو میں نے اس کے لئے سو دینار جمع کئے، جب اس نے مجھے اپنے آپ پر قدرت دے دی، تو کہنے لگی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں، تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا، اے اللہ! آپ کو علم ہے اگر میں نے یہ کام آپ کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دیں، تو چٹان تھوڑی سی ہٹی جس سے لگتا تھا وہ نکل جائیں۔

پھر تیسرا کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میرے کئی مزدور تھے جن میں کسی کی مزدوری میرے پاس ایک رات بھی نہ رہتی تھی، اور ایک مزدور اپنی مزدوری میرے پاس چھوڑ گیا، میں نے اس سے کاشت کی، جس سے پیداوار ہوئی، میں نے اس کے ذریعہ غلام اور بہت سا مال خریدا، پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دو، میں نے کہا: یہ ساری تمہاری مزدوری ہے وہ کہنے لگا: اللہ کے بندہ! مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کر رہا، تو اس نے سب کچھ لیا اور میرے لئے تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی نہیں

چھوڑا، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دیں، تو چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے۔

الحسن بن سفیان

۴۰۴۷۵...... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے کھانے کی تلاش میں نکلے، تو بارش نے انہیں آلیا، تو وہ ایک پہاڑ کی (کھوہ میں) پناہ میں ہو گئے، اوپر سے ایک چٹان آئی (غار کا منہ بند ہو گیا) وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: (بارش سے ہمارے) قدموں کے نشان مٹ گئے اور (غار کے دہانے پر) پتھر آ گیا، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تمہاری جگہ کا علم نہیں، اپنے ان اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جن پر تمہیں بھروسہ ہو، تو ان میں سے ایک کہنے لگا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی میں نے اس سے خواہش ظاہر کی تو اس نے اجرت کے بغیر انکار کیا، (اجرت کا بندوبست کرنے کے بعد) جب میں اس کے قریب ہوا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ جانتے ہیں، اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیا ہے تو ہمیں باہر نکالیں، تو چٹان کا تہائی حصہ ہٹ گیا۔

بوڑھے والدین کی خدمت کا صلہ

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں ان کے لئے دودھ دوہتا، ایک دفعہ (حسب عادت) جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے، تو میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا، پھر جب بیدار ہوئے تو دودھ پیا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک دن مزدور کو کام پر لگایا تو اس نے آدھا دن کام کیا میں نے اسے مزدوری دی تو وہ ناراض ہو کر چھوڑ گیا، تو میں نے اسے بڑھایا تو وہ کل مال کے برابر ہو گئی، پھر وہ اپنی مزدوری طلب کرنے آیا، میں نے کہا: یہ سب کچھ تمہارا ہے اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی مزدوری دیتا، آپ جانتے ہیں: اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو پتھر ہٹ گیا اور وہ چلتے ہوئے باہر آ گئے۔ ابن حبان، طبرانی فی الاوسط

۴۰۴۷۶...... حنش بن الحارث سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے انہیں بارش نے آلیا انہوں نے پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ لی، ان کی کھوہ پر پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے کھوہ کا راستہ بند کر دیا، تو ان میں سے کسی نے کہا: اپنے ان اعمال صالحہ کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے کئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ، ایک بیوی اور بچے تھے، میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا، جب میں شام کو واپس آتا تو ان کے لئے دودھ دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا، ایک دن کسی درخت کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی تو میں شام کے وقت ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے حسب عادت جیسے میں دودھ دوہتا تھا دودھ دوہا، اور آ کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا مجھے اچھا نہ لگا کہ میں انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں اور نہ یہ اچھا لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں وہ میرے پاؤں پر بلک رہے تھے میری اور ان کی طلوع فجر تک یہی حالت رہی، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا ہے ہمارے لئے اتنی گنجائش کر دیں کہ ہم آسمان کو دیکھیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تھوڑی سی گنجائش پیدا فرما دی۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں ایسی ہی محبت کرتا تھا جیسے مرد عورتوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں: میں نے اس سے خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کیا　یہاں تک کہ میں سو دینار لاؤں، تو میں کوشش محنت کر کے اس کے پاس سو دینار جمع کر کے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناحق مہر کو نہ توڑ تو میں اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنی وسعت پیدا کر دیں کہ ہم آسمان دیکھیں، تو اللہ تعالیٰ نے

ان کے لئے اتنی وسعت پیدا فرما دی۔

تیسرے نے کہا: میں نے اجرت پر ایک مزدور رکھا، جب اس نے اپنا کام ختم کیا، تو میں نے اسے اس کا حق دیا، تو اس نے اعراض کیا اور چھوڑ کر بے رغبت ہو گیا، تو میں نے ان سے ایک گائے خریدی جسے میں اس کے لئے چرانے لگا، پھر وہ کچھ عرصہ بعد آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر، مجھے میرا حق دے، میں نے کہا: اس گائے اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کر رہا، اس گائے اور اس کے چرواہے کو لے لے، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو باقی چٹان ہٹا دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا راستہ کھول دیا۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب

۴۰۴۷۷..... (مسند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سابقہ لوگوں میں سے تین آدمی اپنے گھر والوں کے لئے معاش کی طلب میں نکلے تو بارش نے انہیں گھیر لیا وہ ایک غار میں داخل ہو گئے ایک ترچھا پتھر ان (کے غار) پر گرا جس سے انہیں صرف تھوڑا سا نظر آتا تھا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: پتھر آ پڑا، نشان قدم مٹ گئے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی تمہاری جگہ کو نہیں جانتا، لہذا اللہ تعالیٰ سے اپنے ان اعمال کے ذریعہ دعا مانگو! جن (کی قبولیت) پر بھروسا ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں دودھ دوہ کر ان کے پاس لاتا، اور جب وہ سوئے ہوتے تو میں ان کی نیند میں خلل ڈالے بغیر ان کے سرہانے کھڑا رہتا پر جب وہ جاگتے سو جاگتے، اے اللہ! اگر آپ کو میرا یہ عمل پسند ہے کہ میں نے آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب سے ڈرنے کے لئے ایسا کیا تو ہمیں باہر نکالیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک کام کے لئے مزدور اجرت پر لیا جب وہ میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں غصہ میں تھا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اسے جمع رکھا اور وہ بار آور ہوئی یہاں تک کہ اس سے سارا مال بن گیا، پھر وہ میرے پاس اپنی مزدوری مانگنے آیا تو میں نے سب کچھ اسے دے دیا اگر میں چاہتا تو اسے اس کی پہلی مزدوری دیتا اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو تہائی پتھر پھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت اچھی لگی پھر اس کے لئے اجرت مقرر کی جب وہ اس پر قادر ہوا اور پوری طرح قابو پا لیا اور اس کی اجرت اسے دے دی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو (سارا) پتھر ہٹ گیا تو وہ دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ طبرانی مسند احمد، وابو عوانہ عن انس

قرض و مضاربت ...... از قسم افعال

۴۰۴۷۸..... علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں اس شرط پر کام کیا کہ نفع ان کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔ مالک، بیھقی

۴۰۴۷۹..... علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: کچھ سامان آیا ہے کیا آپ کو کوئی رغبت ہے کہ مجھے کچھ مال دیں اور میں اس سے (سامان) خریدوں، انہوں نے فرمایا: کیا تم ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن چونکہ میں ایسا شخص ہوں جو غلام ہے اور عہد و پیمان کئے ہوئے ہے میں (وہ سامان) اس شرط پر خریدوں گا کہ نفع ہمارے درمیان نصف اور نصف ہوگا، تو انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے اس شرط پر مال دیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۴۸۰..... عبداللہ بن حمید اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یتیم کا مال بطور مضاربت دیا گیا، تو آپ نے اس میں طلب کی تو فائدہ ہوا اور فالتو مال آپس میں تقسیم کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۸۱......اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک لشکر میں عراق گئے واپسی پر وہ موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں خوش آمدید کہا، اس وقت وہ بصرہ کے گورنر تھے، انہوں نے فرمایا: میں اگر کسی ایسے کام کی قدرت رکھتا جس سے آپ دونوں کو فائدہ ہوتا تو میں ایسا کرلیتا، پھر فرمایا: ہاں یاد آیا، یہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ مال ہے میں اسے امیر المؤمنین کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں میں وہ تمہیں قرض دے دیتا ہوں آپ اس سے عراق کا کوئی سامان خرید لیں پھر مدینہ منورہ میں اسے بیچ ڈالیں اصل مال امیر المؤمنین کو دے دیں اور نفع آپ دونوں کے لئے ہو جائے گا، انہوں نے کہا: ہمیں پسند ہے، انہوں نے ایسا ہی کیا، ادھر انہوں نے (ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ ان دونوں سے مال لے لیں۔

جب وہ دونوں آئے تو سامان بیچا اور نفع کمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے مال دیا تو آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے پورے لشکر کو ایسے قرض دیا جیسے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم امیر المؤمنین کے بیٹے ہو اس لئے دیا ہے! مال اور نفع مجھے دے دو، تو عبداللہ بن عمر نے تو حوالہ کردیا، رہے عبیداللہ تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں، اگر مال ہلاک ہو جاتا یا کم ہوتا تو ہم ضامن ہوتے، حضرت عمر نے فرمایا: دونوں ادا کردو۔ تو عبداللہ چپ رہے اور عبیداللہ یہی کہتے رہے تو آپ کے ہمنشینوں میں سے ایک آدمی نے کہا: امیر المؤمنین!؟ اگر آپ اسے مضاربت کردیں، تو آپ نے فرمایا: میں نے اسے مضاربت کردیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال اور آدھا نفع وصول کرلیا، اور عبداللہ اور عبیداللہ نے مال کا آدھا نفع لے لیا۔

مالک والشافعی

۴۰۴۸۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مضاربت اور شریکوں کے بارے میں فرماتے ہیں نقصان مال پر اور نفع جو وہ طے کرلیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۸۳......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے نفع آپس میں تقسیم کیا اس پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف الکاف......کتاب الکفالۃ (نان ونفقہ کی ذمہ داری)

از قسم الاقوال

یتیم کے نان ونفقہ کی ذمہ داری

۴۰۴۸۴......یتیموں کے مال میں تجارت کیا کرو (پڑے رہنے سے) زکوۃ انہیں کھا نہ جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۳۵ ضعیف الجامع ۸۷۔

۴۰۴۸۵......یتیموں کے مال میں (نفع) تلاش کرو، زکوۃ نہ انہیں کھا جائے۔ الشافعی عن یوسف بن ماھک مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۔

۴۰۴۸۶......جو کسی ایسے یتیم کا والی وارث ہو، جس کا مال ہو تو وہ اس میں تجارت کرے اسے (ایسے ہی) نہ چھوڑے کہ زکوۃ اسے کھا جائے۔

ترمذی عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الترمذی ۹۶ ضعیف الجامع ۲۱۷۹۔

۴۰۴۸۷......اپنے یتیم کے مال سے (تجارت کرکے نفع) کھا، نہ اس میں زیادتی کر نہ فضول خرچی اور نہ مال کی زکوۃ دیتے ہوئے، اور اس کے

مال کے ذریعہ اپنا مال مت بچا۔ابو داؤد نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عمرو

۴۰۴۸۸......جس نے تین یتیموں کی نگہداشت کی تو وہ رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے اور اس جیسا ہے جس نے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی تلوار اٹھائی، تو وہ اور میں دونوں جنت میں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۹۳۔

۴۰۴۸۹......جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کا ہاتھ اپنے کھانے اور پینے کی طرف پکڑا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، البتہ اس نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔ترمذی عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الترمذی ۳۲۵، ضعیف الجامع ۵۷۴۵۔

اکمال

۴۰۴۹۰......ذمہ دار تاوان بھرتا ہے۔عن ابی اسامة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۴، کشف الخفاء ۱۶۳۹۔

۴۰۴۹۱......یتیموں کے مال کی حفاظت کرو تاکہ اسے زکوٰۃ نہ کھائے۔الشافعی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کتاب الکفالۃ......از قسم الافعال

۴۰۴۹۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے ایک بار یتیم کے مال میں تجارت کی۔

رواہ البیہقی

۴۰۴۹۳......یتیموں کے مال میں تجارت کرو اور ان کی زکوٰۃ دو۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۹۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے لئے یتیموں کا مال تلاش کرو اس سے پہلے کہ زکوٰۃ انہیں ختم کردے۔

عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال، بیہقی وصححہ

۴۰۴۹۵......شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یتیم کے مال کے ذمہ دار ہوئے تو فرمایا: اسے ہم نے چھوڑے رکھا تو اس پر زکوٰۃ آپڑے گی، یعنی اگر اسے تجارت میں نہ لگایا۔ابو عبید

۴۰۴۹۶......مجمن یا ابن مجمن یا ابو مجمن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن ابی الصاحی سے فرمایا: تمہاری زمین کی منڈی کیسی ہے ہمارے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوٰۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ پھر آپ نے انہیں وہ مال دیا اور وہ نفع کے ساتھ واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم نے ہمارے کام میں تجارت کی، اصل مال ہمیں واپس کردو، چنانچہ آپ نے اصل مال لے لیا اور نفع انہیں واپس کردیا۔ابو عبید

۴۰۴۹۷......حکم بن ابی العاص سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہاری طرف کوئی منڈی ہے کیونکہ میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوٰۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے مجھے دس ہزار دیئے، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ان سے غائب رہا پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: مال کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: مال یہ ہے اور وہ ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں (صرف) ہمارا مال (دس ہزار) واپس کردو، ہمیں اس (نفع) کی ضرورت نہیں۔

ابن ابی شیبۃ، بیہقی، ورواہ الشافعی، بیہقی من طرق عن عمر

یتیم کے مال سے مضاربت

۴۰۴۹۸.....(از مسند جابر بن عبداللہ) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے یتیم سے کیسے مضاربت کروں؟ آپ نے فرمایا، جیسے تم اپنے بیٹے (کے مال) سے مضاربت کرتے ہونہ اس کے مال کے ذریعہ اپنے مال کو بچاؤ اور نہ اس کے مال سے مال (بطور زکوٰۃ) ادا کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۴۹۹.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں، اور نہ دن میں رات تک خاموش رہنا (کوئی عبادت) ہے۔

۴۰۵۰۰.....قتادہ سے روایت ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا ایک انصاری تھے اور ثابت اس وقت یتیم تھے اور ان کی کفالت میں تھے انہوں نے نبی علیہ السلام سے آکر پوچھا: یارسول اللہ! ثابت یتیم ہے جس کی کفالت وذمہ داری مجھ پر ہے تو اس کے مال میں سے کتنا میرے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا! دستور کے مطابق کھاؤ اور اسکے مال کے ذریعہ اپنا مال نہ بچاؤ۔ رواہ ابونعیم

۴۰۵۰۱.....مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین میرا اور میری یتیم کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی کس حالت کے بارے میں تم پوچھتے ہو؟ پھر اس سے فرمایا: کیا تو اس سے اس حالت میں شادی کرنا چاہتا ہے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو؟ اس نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: تو پھر اس سے اس حال میں شادی کر کہ وہ بدصورت اور بے مال ہو، اس سے اختیار کرلے اور اگر تمہارے علاوہ کوئی ہے تو اسے اختیار کے ساتھ ملا دے۔ ضیاء

حرف لام

اس میں تین کتابیں ہیں۔

لقطہ، لعان، لہو، گانے کے ساتھ کھیل تماشا

کتاب اللقطہ.....از قسم اقوال

۴۰۵۰۲.....(جو چیز تجھے ملے) اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ (اچھی طرح) پہچان پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے۔ مسند احمد، بیھقی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی بن کعب

۴۰۵۰۳.....مسلمانوں کے گمشدہ (اونٹ اور گائیں جیسا) مال، آگ کی جلن ہے۔ ابن سعد عن الشیخین

۴۰۵۰۴.....وہ گمشدہ اونٹ جو چھپائے گئے ہیں (جب مل جائیں) تو ان کا تاوان اور اس جیسے اونٹ ان کے ساتھ ہیں۔

ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۱۳۔

تاوان کی زیادتی اوائل اسلام میں تھی یا بطور زجر تھی پھر منسوخ ہوگئی۔ حاشیہ مشکوٰۃ کتاب اللقطہ

۴۰۵۰۵.....ان میں سے جو چلتے راستہ اور بڑے گاؤں میں ہو تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو اور اگر نہ آئے تو وہ تمہاری ہے اور جو ویرانہ میں ہو تو اس میں اور زمین کی گاڑی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

ابوداؤد، نسائی عن ابن عمرو

۴۰۵۰۶...... جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو عادل گواہ کرلے نہ اسے چھپائے نہ غیب کرے، پھر اگر اسے اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے واپس کردے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن عیاض بن حمار

۴۰۵۰۷...... جسے کوئی ایسا جانور ملا جس سے اس کے مالک چارا دینے سے عاجز آ گئے ہوں، اور اسے ایسے ہی چھوڑ دیا ہو پھر اس نے اسے پکڑ لیا اور (چارا دے کر) اسے زندہ رکھا تو اسی کا ہے۔ ابو داؤد عن رجال من الصحابة

۴۰۵۰۸...... گمشدہ اونٹ اور گائے کو کوئی گمراہ ہی پناہ دیتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن جریر

یعنی آگر وہ اس کا اعلان نہ کرے۔

۴۰۵۰۹...... گمشدہ اونٹ یا کسی چیز کو (جب) تو پائے تو اس کا اعلان کر نہ اسے چھپا نہ غیب کر پھر اگر تجھے اس کا مالک ملے تو اسے دے دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ طبرانی عن الجارود

۴۰۵۱۰...... جس نے کسی گمشدہ اونٹ کو پناہ دی تو وہ خود گمراہ ہے جب تک اس کا اعلان نہ کرے۔ مسند احمد، مسلم عن زید بن خالد

۴۰۵۱۱...... بدلے کے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابن عدی، ابن ماجة، بیھقی عن ابی ھریرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۴۳۴۔

۴۰۵۱۲...... مسلمان کا گمشدہ مال (جو اونٹ اور گائیوں کی صورت میں ہو) آگ کی جلن ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن الجارود بن المصلی، مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان عن عبداللہ بن الشخیر، طبرانی فی الکبیر عن عصمة من مالک

۴۰۵۱۳...... حاجیوں کی گری پڑی چیز سے روکا گیا ہے۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

اکمال

۴۰۵۱۴...... اس کا تھیلا، اس کا بند اور اس کی تعداد یاد رکھ، پھر اگر کوئی تمہیں اس کی اطلاع دے تو اسے دے دے، ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ابن حبان عن ابی

۴۰۵۱۵...... اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری اچھی طرح پہچان لے پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ، کسی نے کہا: گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے یا تمہارے بھائی یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے کسی نے کہا: گمشدہ اونٹ؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ! اس کے ساتھ اس کے پینے کا سامان اس کے چلنے (کا پاؤں جو گویا) جوتا ہے۔ پانی پر آ کر پانی پی لیتا اور درخت چر لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے مل جائے۔

(مالک، مسنداحمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه عن زید بن خالد)

کلام:...... مر ۴۰۵۰۲۔

۴۰۵۱۶...... اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ پہچان لے پھر جب کوئی تمہیں اس کا پتہ بتا دے کہ اس کی تعداد، اس کا تھیلا، اور تسمہ یہ ہے تو وہ اسے دے دے ورنہ اس سے فائدہ اٹھا۔ ابن حبان عن ابی

کلام:...... راجع ۴۰۵۱۴۔

لقطہ کا اعلان

۴۰۵۱۷...... اگر تجھے وہ چیز کسی آباد بستی میں یا چلتے راستہ میں ملے تو اس کا اعلان کر، اور اگر کسی پرانے ویرانہ میں یا غیر آباد بستی میں یا راستہ میں نہ ملے تو اس میں اور زمین کی دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے۔ الشافعی حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۵۱۸.....جو چیز تجھے چلتی راہ یا آبادی میں ملے تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر تجھے اس کا مالک نہ ملے تو وہ تیری ہے۔ اور جو چیز غیر آباد بستی میں یا کم چلتی راہ میں ملے تو اس میں پانچواں حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ثعلبة

۴۰۵۱۹.....جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو گواہ کر لے، پھر نہ چھپائے، نہ غائب کرے، (بلکہ) سال بھر اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۰.....جو کوئی گمشدہ چیز اٹھائے تو وہ دو گواہ کر لے، پھر نہ اسے چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ زیادہ حق دار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ابن حبان عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۱.....جس نے کوئی معمولی چیز اٹھائی جیسے کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز تو وہ تین دن تک اس کا اعلان کرے، اور جس نے اس سے زیادہ قیمت کی چیز اٹھائی تو وہ سات دن اعلان کرے پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کر دے، (بعد میں) اگر اس کا مالک آئے تو اسے بتا دے۔

مسند احمد، طبرانی، بیہقی عن یعلی بن مرة

۴۰۵۲۲.....جو کوئی چیز اٹھائے تو وہ ایک سال اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اس کی تعداد اور اس کا تھیلا مشہور کرے پھر اسے کھا لے، بعد میں اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کی قیمت اسے دے دے۔ بیہقی عن زید بن خالد

۴۰۵۲۳.....تم اس کا اعلان کرو، نہ اسے غائب کرو، نہ چھپاؤ، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے (حاکم عن ابی ہریرۃ) کہ رسول اللہ ﷺ سے جب گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

۴۰۵۲۴.....گمشدہ اونٹ جو چھپائے گئے تو ان کا تاوان اور ان جیسے اونٹوں کا تاوان ہے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرة

۴۰۵۲۵.....مسلمان کا گمشدہ جانور آگ کی جلن ہے اس کی قریب بھی نہ جا۔

ابوداؤد، طیالسی، عبدالرزاق، مسند احمد، ترمذی، نسائی، الدارمی، الطحاوی، ابویعلی والحسن بن سفیان، ابن حبان، البغوی، الباوردی، ابن قانع، طبرانی، ابو نعیم بیہقی، ضیاء عن الجارود بن المعلی

کتاب اللقطہ ......از قسم افعال

۴۰۵۲۶.....ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے ایک دینار پایا تو میں نے اسے اٹھا لیا یہاں تک کہ وہ سو دینار ہو گئے انہوں نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، چنانچہ سال تک انہوں نے اعلان کیا پھر وہ چوتھی بار آئے تو آپ نے فرمایا: اعلان کرو پھر تم جانور اور دینار (یعنی استعمال کر لو)۔ مسدد

۴۰۵۲۷.....عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ اور عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت ہے کہ سفیان بن عبداللہ کو چمڑے کی ایک زنبیل ملی تو وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے کر آئے، آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، اگر تم نے اس کا اعلان کیا تو بہتر ورنہ وہ تمہاری ہے تو اس کا مالک نہیں پایا گیا تو وہ آئندہ سال زمانہ حج میں ان کے پاس لے کر آئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ایک سال اور اس کا اعلان کرو، پھر اس کا مالک نہ ملے تو وہ تمہاری ہے تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو اس کا پتہ نہ چلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لے کر بیت المال میں جمع کر لیا۔ المحاملی، ورواہ عبدالرزاق عن مجاھد نحوہ، بدون ذکر المرفوع

۴۰۵۲۸.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ اونٹوں کو کوئی گمراہ ہی سنبھالتا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۰۵۲۹.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے گمشدہ اونٹ لیا تو وہ گمراہ ہے۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۴۰۵۳۰.....عبداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جسے ایک تھیلی ملی جس میں ستو تھے تو آپ نے اسے تین دن اعلان کرنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۱۔۔۔۔طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوراستہ میں ایک کھجور ملی تو آپ نے اسے کھالیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۲۔۔۔۔شعبی سے روایت ہے کہ ایک عربی لڑکے کو تھیلی ملی جس میں دس ہزار درہم تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس لایا آپ نے وہ لے لئے اوران میں سے ان کا پانچواں حصہ دوہزار لے لئے اوراسے آٹھ ہزار واپس کردیئے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۳۔۔۔۔ابوعقرب سے روایت ہے کہ مجھے دس ہزار درہم ملے تو میں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: زمانہ حج میں لانا، پھر زمانہ حج میں، میں انہیں لایا اوراس کا اعلان کیا تو مجھے کوئی بھی اس کا پہچاننے والا نہیں ملا، تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا بہترین راستہ نہ بتادوں؟ اسے صدقہ کردو، بعد میں اگراس کا مالک آجائے اور مال لینا چاہے تو تم تاوان ادا کردو تمہیں اجر ملے گا اوراگر وہ اجر کو پسند کرے تو اس کے لئے اور جوتم نے نیت کی اس کا ثواب ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۴۔۔۔۔اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں ایک گری ہوئی کھجور نظر آئی، آپ نے فرمایا: اسے اٹھالو، میں نے کہا: کھجور کا میں کیا کروں گا؟ فرمایا: ایک ایک کھجور سے کئی کھجوریں بن جائیں گی، پھر ایک کھجوروں کے کھیلان سے گزرے تو فرمایا اسے یہاں ڈال دو۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۵۔۔۔۔سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن الضحاک انصاری نے انہیں بتایا کہ انہیں مقام حرہ پرایک اونٹ ملا جس کا انہوں نے اعلان کیا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا، انہوں نے کہا: میں نے اعلان کردیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: پھر بھی اعلان کردو، تو حضرت ثابت نے ان سے کہا: کہ اس کی مشغولی مجھے اپنی زمین سے غافل کردے گی آپ نے فرمایا: جہاں سے یہ تمہیں ملا ہے وہیں چھوڑ دو۔مالک، بیھقی

۴۰۵۳۶۔۔۔۔ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گمشدہ اونٹ، آزاد اونٹ تھے جو بچے جنتے رہتے کوئی انہیں ہاتھ نہ لگاتا، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہوا تو آپ نے ان کے اعلان کا حکم دیا پھر انہیں بیچا جاتا، بعد میں اس کے مالک کوان کی قیمت دی جاتی۔مالک، عبدالرزاق

۴۰۵۳۷۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تجھے کوئی چیز ملے تو اسے مسجد کے دروازہ پر مشہور کر پھر اگر اس کا پہچاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ وہ چیز تیری ہے۔رواہ البیھقی

۴۰۵۳۸۔۔۔۔عبداللہ بن بدر سے روایت ہے کہ وہ شام کے راستہ میں کسی منزل پر اترے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی دینار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: مساجد کے دروازوں پر اس کا اعلان کرو اور شام سے آنے والوں سے اس کا تذکرہ کرو، جب ایک سال گزرجائے تو وہ تمہاری ہے۔مالک، الشافعی، عبدالرزاق

۴۰۵۳۹۔۔۔۔زہری ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کولکھا: گمشدہ اونٹوں کو نہ سنبھالو، یوں اونٹ آزادانہ بچے جننے لگے اور پانی پرآنے لگے کوئی ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھران کا پہچاننے والا کوئی آتا تو انہیں پکڑ لیتا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا، تو آپ نے لکھا: انہیں سنبھالو اور اوران کا اعلان کرو، پھر اگران کا جاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ انہیں بیچ کران کی قیمت بیت المال میں شامل کردو۔(بیچنے کے بعد) اگران کا جاننے والا آجائے تو اسے ان کی قیمت دے دو۔
رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۰۔۔۔۔عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص کوگمشدہ اونٹ ملا تو وہ حضرت عمر کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: مہینہ بھر اس کا اعلان کرو، اس نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کے پاس آگیا، آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو(تیسری بار) پھر وہ آیا تو آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو، وہ اعلان کرکے آگیا، پھر جب وہ آیا تو اس نے کہا: ہم نے اسے موٹا کردیا اور وہ ہمارے پانی لانے والے اونٹ کا چارا کھا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: تو تمہارا اوراس کا کیا واسطہ! یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے؟ اس نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: جاؤ اسے وہاں چھوڑ دو جہاں سے تمہیں یہ ملا ہے۔رواہ عبدالرزاق

لقطہ کا اعلان سال بھر

۴۰۵۴۱...... سوید بن غفلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لقطہ کا ایک سال تک اعلان کیا جائے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کردیا جائے اور اگر صدقہ کرنے کے بعد اس کا مالک آیا، اسے اختیار دیا جائے اگر وہ اجر وثواب کو پسند کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اپنے مال کو پسند کرے تو اسے اس کا مال دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۲...... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص پر تاوان مقرر کیا جس نے ایک محرم کی اونٹنی گم کردی تھی جس کا تاوان تہائی مقرر کیا جو اس کی قیمت سے زیادہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۳...... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اشہر حرم میں کسی کی گمشدہ اونٹنی سنبھال لی تھی اور اس کے پاس اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا، تو آپ نے اس کی قیمت اور قیمت کے تہائی جیسا تاوان اس پر مقرر کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ صغیر بن شعبہ کا ایک برچھا تھا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں جاتے تو وہ اسے ساتھ لے کر جاتے تو وہ اسے گاڑ دیتے اور لوگ اس پر سے گزرتے تو اسے اٹھالیتے، میں نے کہا: اگر تم نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو میں انہیں بتادوں گا انہوں نے کہا: ایسا نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری گمشدہ چیز کبھی نہ اٹھائی جائے گی۔ تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

مسند احمد، ابن ماجه، ابو يعلى وابن جرير وصححه والدورقي، ضياء

۴۰۵۴۵...... اسی طرح بلال بن یحیٰ العبسی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ انہیں ایک دینار ملا جس سے آٹا خرید لیا، تو آٹے والے نے آپ کو پہچان لیا انہیں دینار واپس کردیا، آپ نے وہ دینار لیا اور اس سے دو قیراط بنالئے اور اس سے گوشت خرید لیا۔

ابو داؤد، بيهقي وضعفه، زاد ابن ابي شيبة

پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے اور فرمایا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں بلایا، تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ آگئے حضرت علی ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو آپ ہچکچائے، پھر فرمایا: یہ کیا ہے، تو انہوں نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: کیا ایک ایک لقطہ دو قیراط بن گیا، اپنے ہاتھ رکھو بسم اللہ۔ (یعنی کھاؤ)۔

۴۰۵۴۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انہیں ایک دینار ملا جس سے انہوں نے دو قیراط بنالئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر کہا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں دعوت دی آپ کے اور اصحاب آگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے، نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اسے انوکھا جانا اور فرمایا: یہ کیا ہے: دو قیراط کا کھانا، بسم اللہ کھانا شروع کرو۔ ابن ابي شيبة، حسن

۴۰۵۴۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ چیز کو گمراہ ہی کھاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ کے مالک نہ ملنے کی صورت میں؟

۴۰۵۴۸...... مالک بن مغول سے روایت ہے فرمایا: میں نے ایک عورت کو کہتے سنا: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انار کا ایک یا کئی دانے اٹھا کر کھائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۹...... بنی رواس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ مجھے تین سو درہم ملے تو میں نے ان کا اعلان کیا تو مجھے ان کے جاننے والا کوئی نہ ملا، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کردو، پھر اگر ان کا مالک آگیا تو اسے اختیار دینا اگر وہ

ثواب اختیار کرے تو اسے ثواب ملے گا ورنہ تم تاوان اٹھاؤ گے اور تمہیں ثواب ملے گا۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۵۵۰ ...... (مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لقطہ جو ہمیں ملتا (ہے اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اس کا اعلان کرو، نہ اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۴۰۵۵۱ ...... زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا کسی اور آدمی نے چرواہے کی گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: وہ یا تو تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان سے تمہیں کیا، ان کے ساتھ ان کے پینے کا سامان اور چلنے کے جوتے (یعنی پاؤں) ہیں، درختوں کی شاخیں کھالیں گے، اس نے کہا: یارسول اللہ! چاندی کے بارے کیا ارشاد ہے اگر وہ مجھے ملے؟ آپ نے فرمایا: اس کی تھیلی، تسمہ اور تعداد اچھی طرح پہچان لو پھر ایک سال تک اعلان کرو پس اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو ورنہ وہ تمہاری ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۲ ...... زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آ کر لقطہ کے بارے میں پوچھنے لگا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، پھر اس کا تھیلا اور ڈوری پہچانو پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ یا اسے خرچ میں لاؤ، اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے پھر اس نے گمشدہ اونٹوں کے متعلق پوچھا: آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور فرمایا: تمہیں ان سے کیا واسطہ! ان کے ساتھ چلنے اور پینے کا سامان ہے پانی گھاٹ سے پی لیں گے اور درختوں کے پتے چر لیں گے، انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کا مالک آ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۳ ...... ہمیں ابوبکر ازھری نے بتایا کہ ہمیں ایوب بن خالد خزاعی نے انہیں اوزاعی نے انہیں ثابت بن عمیر نے وہ فرماتے ہیں: کہ مجھ سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے جو ایک انصاری صاحب ہیں فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (جب) آپ سے کسی نے لقطہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو پھر اس کے تھیلے اور تسمہ کی حفاظت کرو، پھر اسے خرچ کرلو، فرمایا، اپنی ضرورت میں لگالو۔

ابن عدی، ابن عساکر وقال ابن عساکر ابن الشرفی فی هذا الاسناد عندی خطاء وَوهم، انما هو ربیعه بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجهنی عن رسول الله ﷺ کما رواه مالک و ابن عینیة وسلیمان ابن بلال و اسماعیل بن جعفر وحماد بن سلمة وعمرو بن الحارث وغیرهم عن ربیعة وقال: ابن عدی، کذا وقع وانما هو باب بن عمیر

۴۰۵۵۵ ...... حسن سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس سواری کے اونٹ طلب کرنے آئے جو نہ ملے تو وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمیں گمشدہ اونٹوں کے بارے میں اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ تو آگ کی جلن ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۶ ...... ابن جریج سے روایت ہے کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے ایک حدیث سنائی جس کی سند عبداللہ بن عمرو تک ہے رہے تھی تو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن المسیب کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ مزنی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: اسے پکڑلو کیونکہ وہ تمہارے لئے، تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اسے پکڑ کر اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ اس کا طلب گار آ جائے۔

اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ ان کے پینے اور چلنے کا سامان ہے زمین پر چلیں گے نہ انہیں بھیڑیئے کا خطرہ ہے انہیں رہنے دو یہاں تک کہ انہیں تلاش کرنے والا آ جائے، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو مال ملے؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو چلتی راہ میں یا آباد بستی میں ملے تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا طلب گار آ جائے تو اسے دے دو، پھر اگر تمہیں اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے تو وہ چیز تمہاری ہے بعد میں کسی دن اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کردو، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو غیر آباد گاؤں

میں ملے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اور زمین میں دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے، اس نے کہا: یا رسول اللہ! پہاڑ پر چرنے والی بکری؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اس کا اور اس جیسا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! درخت سے لگا ہوا پھل؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا اور اس جیسے کا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! جو کھلیان اور باڑے میں ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت ڈھال تک پہنچ جائے اس میں اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جو اس سے کم ہو تو اس کا تاوان اور اس جیسا اس کے ساتھ اور چند کوڑے سزا کے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود ایک دوسرے کو میرے پاس آنے سے پہلے معاف کر دیا کرو، مجھ تک جو حد پہنچے گی وہ واجب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ صدقہ کرنے کے بعد مالک مل جائے تو؟

۴۰۵۵۷..... ابن جریج، عمرو بن مسلم سے وہ طاؤس اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گمشدہ چھپائے ہوئے اونٹوں کے بارے میں فرمایا: اگر اس نے چھپانے کے بعد ادا کیا تو اس جیسا، جب اس کے پاس پایا گیا تو اس پر اس جیسا ادا کرنا ضروری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دینار ملا، جس کا ذکر آپ نے نبی علیہ السلام سے کیا، تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا تو اس کا کوئی مالک نہ ملا، آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا بعد میں اس کا مالک آ گیا تو آپ نے انہیں تاوان ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ الشافعی، بیہقی

۴۰۵۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مغیرہ بن شعبہ جب کوچ کرتے تو اپنا نیزہ چھوڑ جاتے مسلمان گزرتے تو اٹھا کر انہیں دے دیتے، تو وہ آگے کہتا: کوئی نیزہ کو پہچانتا ہے تو وہ اسے لیتے، میں نے کہا تم مسلمانوں پر اپنا بوجھ ڈالتے ہو میں رسول اللہ ﷺ کو تمہاری اس حرکت کی اطلاع ضرور کروں گا، انہوں نے کہا: ابوطالب کے بیٹے! ایسا نہ کرنا، اس لئے کہ مجھے ڈر ہے اگر تم نے ان سے کہہ دیا تو ہوسکتا ہے وہ لقطہ کے بارے کوئی حکم فرما دیں جو قیامت کے روز تک جاری ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھ گیا کہ ایسا ہی ہونا ہے جیسا انہوں نے کہا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۵۶۰..... اسی طرح عطاء سے روایت ہے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کئی دنوں سے ہمارے اور نبی علیہ السلام کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز نہ تھی، میں باہر نکلا تو مجھے راستہ میں پڑا ہوا ایک دینار ملا تھوڑی دیر میں اپنے دل میں اسے اٹھانے یا چھوڑنے کی کشمکش میں رہا، پھر اپنی مشقت کی وجہ سے میں نے اسے اٹھالیا، اس کے بعد میں بنجارے کے پاس آیا اور اس سے آٹا خریدا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لا کر کہا: یہ آٹا گوندھ کر اس کی روٹی بنا دو تو وہ آٹا گوندھنے لگیں اور فاقہ کی وجہ سے ان کی پیشانی کے بال صحنک کے ساتھ لگ رہے تھے۔ پھر انہوں نے روٹیاں پکائیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: کھالو وہ اللہ کا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ ہناد

۴۰۵۶۱..... مسند علی رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا تو آپ کو ایک چمڑے کا تھیلا ملا جس میں دو کھجوریں تھیں، تو آپ نے ایک کھجور لی اور ایک مجھے دی۔ بقی بن مخلد

۴۰۵۶۲..... (مسند ابی) مجھے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان سے تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، تو میں نے سال بھر اعلان کیا تو مجھے کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا، میں پھر ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے اس کا اعلان کیا، آپ نے فرمایا: تو تین سال اس کا اعلان کرو، پھر میں تین سال کے بعد آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: اس کی تعداد اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری یاد رکھو پھر اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو تمہیں اس کی تعداد، اس کے تھیلے اور ڈوری کی اطلاع دے تو وہ اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ مسند احمد بخاری، دارقطنی فی الافراد

۴۰۵۶۳......انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی آپ نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی کھجور نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔ رواه ابن ابی شیبۃ

معمولی درجہ کی چیز مل جائے

۴۰۵۶۴......انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ راستہ میں پڑی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے کھالیتا۔ رواه عبدالرزاق

۴۰۵۶۵......انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی: کھجور کے پاس سے گزرتے تو سوائے اس ڈر سے کہ وہ صدقہ کی ہوگی اس کے اٹھانے سے کوئی اور چیز مانع نہ ہوتی۔ رواه ابن النجار

۴۰۵۶۶......مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ اہل عراق قحط سالی میں مبتلا ہوئے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگو! خوش ہوجاؤ اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ تم شادابی اور آسانی دیکھ کر خوش ہوگے مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ بھوک سے میں مرجاؤں گا۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ میرے لئے ان سے کھانا طلب کریں، تو آپ نے فرمایا: بیٹی! اللہ کی قسم! گھر میں اتنی چیز نہیں جسے کوئی جاندار کھائے یہی ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ تھوڑی سی چیز جو آپ کے سامنے تھی۔ البتہ ابھی واپس چلی جاؤ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جب وہ آئیں تو مجھے بتایا میں وہاں سے باہر چلا گیا بنی قریظہ کے پاس آیا وہاں کنوئیں کے کنارے ایک یہودی ملا، وہ کہنے لگا: اے عربی! کیا تم میرے نخلستان کو سیراب کروگے میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا میں نے کہا: ہاں، میں نے اس سے یہ طے کیا کہ میں ہر کھجور کے بدلہ ایک ڈول کھینچوں گا، میں ڈول کھینچنے لگا۔ جب میں ایک ڈول کھینچتا وہ مجھے ایک کھجور دیتا، جب میرے ہاتھ کھجوروں سے بھر گئے تو میں بیٹھ گیا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر کہا: ارے پیٹ! آج تو نے بڑی مشقت اٹھائی، پھر اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے لئے ڈول نکالے، پھر ڈول رکھا اور وہاں سے واپس پلٹا، چلتے چلتے میں کسی راستہ پر تھا کہ مجھے ایک پڑا ہوا دینار ملا، جب میں نے اسے دیکھا تو ٹھہر گیا اور دل سے یہ کشمکش ہونے لگی کہ اسے اٹھاؤں یا چھوڑ دوں تو میرے دل نے انکار کیا کہ میں اسے چھوڑ کر تہ جاؤں بلکہ اٹھالوں، میں نے دل میں کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گا، چنانچہ وہ اٹھایا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آ کر انہیں سارا واقعہ بتایا، انہوں نے کہا: یہ اللہ کا رزق ہے اس سے ہمارے لئے آٹا خرید لائیں۔

میں وہاں سے سیدھا بازار گیا وہاں فدک کے ایک یہودی نے جو کا آٹا جمع کر رکھا تھا میں نے اس سے آٹا خریدا، جب اس سے آٹا تلوایا تو وہ کہنے لگا: تم ابوالقاسم (محمد ﷺ) کے کیا ہوتے ہو؟ وہ میرے چچازاد ہیں اور ان کی بیٹی سے میں منسوب ہوں۔ تو اس نے مجھے دینار واپس کردیا، میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور انہیں سارا ماجرا سنایا، تو انہوں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جائیں اسے آٹھ قیراط سونے کے عوض میں گوشت کے لئے رہن رکھ آئیں چنانچہ (میں گیا) اور ایسا ہی کیا پھر ان کے پاس گوشت لے آیا اور انہیں کاٹ کر دیا انہوں نے ہنڈیا چڑھائی پھر آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائیں پھر ہم نے کھانا تیار کیا، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کیا، اتنے میں آپ ہمارے پاس آگئے، آپ نے جب کھانا دیکھا تو فرمایا: یہ کیا؟ ابھی تم میرے پاس نہیں آئیں مجھ سے پوچھ رہی تھیں؟ ہم نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ! تشریف رکھیں ہم آپ کو ساری بات بتاتے ہیں، اگر آپ نے اسے بہتر جانا اور کھایا تو ہم بھی کھالیں گے، پھر ہم نے انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: پاک ہے کھاؤ بسم اللہ، پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل دیئے، انہیں ایک دیہاتی عورت ملی جو بڑی بے چین گویا اس کا دل نکلا جارہا ہو کہنے لگی: یارسول اللہ! میری کل پونجی جو ایک دینار میرے پاس تھا گر گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گرا؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دیکھیں کوئی آپ سے اس کا ذکر کرے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس علی بن ابی طالب کو بلالاؤ، میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: قصاب کے پاس جاؤ اور اس سے کہو رسول اللہ ﷺ کہہ رہے ہیں تمہارے قیراط میرے ذمہ تم وہ دینار بھیج

دو چنانچہ اس نے وہ دینار بھیج دیا تو آپ نے وہ اس دیہاتی عورت کو دے دیا اور وہ لے کر چلی گئی۔ العدنی

اللقیط (لاوارث پڑا بچہ)

از قسم الافعال

۴۰۵۶۷..... ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک بچہ ملا وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور انہوں نے اس پر (والد الزنا ہونے کی) تہمت لگائی آپ نے اس کی تعریف کی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آزاد ہے اور اس کی رشتہ داری تم سے ہے اور اسکا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق وابن سعد، بیهقی

۴۰۵۶۸..... شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہا: امیر المؤمنین مجھے ایک بچہ اور ایک کتان کا کپڑا ملا ہے جس میں سو دینار ہیں۔ میں نے وہ بچہ اٹھالیا اور اس کے لئے ایک دائی اجرت پر لے لی ہے، جب کہ چار عورتیں آ کر اس بچہ کو چومتی ہیں مجھے معلوم نہیں ان میں سے اس کی ماں کون ہے؟ تو آپ نے اس سے فرمایا: جب وہ اس کے پاس آئیں تو مجھے بتانا اس نے ایسا ہی کیا، آپ نے ان میں سے ایک عورت سے فرمایا: تم میں سے اس بچہ کی ماں کون ہے؟ تو اس عورت نے کہا: عمر! تم نے اچھا اور بہتر کام نہیں کیا، ایک عورت جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہے آپ اسے رسوا کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم سچ کہتی ہو پھر اس عورت سے کہا: اب جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچہ سے اچھا سلوک کرتی رہنا پھر آپ واپس چلے گئے۔

بیهقی فی شعب الایمان

۴۰۵۶۹..... معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ وہ اپنے گھر آئے تو گھر والوں نے ایک پڑا بچہ اٹھالیا تھا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا:

گویا آپ نے اس پر تہمت لگائی وہ شخص بولا جب انہوں نے یہ بچہ اٹھایا تو میں گھر سے باہر تھا تو حضرت عمر نے اس بچہ کے بارے میں پوچھا، اس نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ بیت المال سے۔

عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۵۷۰..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ناجائز بچہ اٹھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے دودھ پلواؤ اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور رضاعت (دودھ پلوائی) کا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام میں ناجائز بچہ کا دعویٰ جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لاوارث بچہ کے بارے میں آزاد ہونے کا فیصلہ فرمایا، اور انہوں نے (یوسف علیہ السلام) کو کم قیمت پر بیچ دیا۔ ابو الشیخ، بیهقی

کتاب اللعان (خاوند بیوی کا آپس میں لعن طعن کرنا)

از قسم اقوال

۴۰۵۷۳..... اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس (عورت) کا حال دیکھنے والا ہوتا۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس، نسائی عن انس

۴۰۵۷۴...... گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد (قذف، تہمت کے) کوڑے لگیں گے۔ ابو داؤد، ترمذی، حاکم، ابن ماجة عن ابن عباس

اکمال

۴۰۵۷۵...... چار عورتیں ایسی ہیں کہ ان کے (اور ان کے خاوندوں کے) درمیان لعان نہیں نصرانی (عیسائی) عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو، آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو، باندی جو کسی آزاد کے نکاح میں ہو۔

ابن ماجه بیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۵۷۶...... چار عورتوں کے درمیان لعان نہیں، آزاد مرد اور باندی کے درمیان لعان نہیں، نہ آزاد عورت اور غلام کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے مابین لعان ہے۔ دارقطنی، بیهقی وضعفاه عن ابن عمرو

۴۰۵۷۷...... چار اشخاص کے درمیان لعان نہیں، یہودی عورت جو مسلمان کے ماتحت ہو، نصرانی عورت جو مسلمان کی بیوہ ہو، غلام جو آزاد عورت کے پاس ہو، آزاد مرد جو کسی لونڈی کے پاس ہو۔ ابن عدی، بیهقی عن ابن عباس

۴۰۵۷۸...... اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے آپ نے آپس میں لعان کرنے والے (خاوند بیوی) سے فرمایا۔ بخاری مسلم عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس

۴۰۵۷۹...... تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یارسول اللہ! (مہر میں دیا گیا) میرا مال! آپ نے فرمایا: تمہیں مال بھی نہیں ملے گا اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا تو وہ اس کا عوض ہو گیا جو تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال جانا اور اگر تم نے اس کے بارے میں جھوٹ بولا تو وہ تمہیں اس سے دور کرنے والا ہے، آپ نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۰۵۸۰...... یہ تم دونوں لعان کرنے والوں میں جدائی ہے۔ مسلم عن سهل ابن سعد

۴۰۵۸۱...... اگر ایمان نہ ہوتا تو میرا اور اس (عورت کا) حال دیدنی تھا۔ ابو داؤد طیالسی، عن ابن عباس

کتاب اللعان......از قسم افعال

۴۰۵۸۲...... لعان کرنے والوں میں جدائی ہوگی کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۵۸۳...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ ایک گھڑی بھی اپنے بیٹے کا اعتراف کرے اور بعد میں انکار کرے تو وہ اس کے ساتھ ملایا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جو لعان کرنے والوں کا حال تھا میں پسند نہیں کرتا کہ ان چاروں میں پہلا میں ہوں۔ عبدالرزاق، وابن راهویه

۴۰۵۸۵...... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے اس عورت پر تہمت لگائی اور اسے طلاق دے چکا اور وہ اس سے رجوع کر سکتا ہو تو وہ اس سے لعان کرے گا۔ اور اگر اس پر تہمت لگائی اور طلاق بھی طلاق بائن دے چکا تو وہ اس سے لعان نہیں کر سکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے جمع نہیں ہو سکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۷...... حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کا عصبہ (باپ کی جانب سے رشتہ دار) اس (بچہ) کی ماں کا عصبہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۸.....حذیفہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے بھی لعان کیا تو ان پر دیت ثابت ہوگئی۔ ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق

۴۰۵۸۹.....ہمیں ابن جریج فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب سے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے خبر دی کہ انصار کے ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کر دے پھر وہ اسے قتل کریں، یا کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں لعان کرنے والوں کا حکم نازل کیا جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے تو آپ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان فیصلہ فرما دیا ہے تم دونوں مسجد میں لعان کرو میں گواہ ہوں جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اگر اسے رکھوں تو میں اس کے خلاف جھوٹ بولوں، تو نبی علیہ السلام کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، جب وہ لعان سے فارغ ہوئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اور انہوں نے نبی علیہ السلام کی موجودگی میں اس سے جدائی اختیار کی۔ ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ جدائی ہے، وہ عورت حاملہ تھی، اور ان صاحب نے انکار کیا، بعد میں ان کا بیٹا ماں کے نام سے پکارا جاتا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے سرخ رنگ کا کمزور بچہ جنا جیسا سانڈا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس عورت نے سچ کہا اور اس نے جھوٹا دعویٰ کیا، اور اگر اس نے کالا، بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا، تو وہ اس بیان کردہ کیفیت سے بھی برا بچہ پیدا ہوا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کو فرماتے سنا: کہ کسی نے نبی علیہ السلام سے کہا: اس عورت کے بچہ کے بارے میں وہ یہ ہے یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا (کہ ادھر بلاؤ) آپ اسے دیکھتے رہے ہم سمجھے کہ آپ اسے کچھ کہہ رہے ہیں، (مگر) آپ نے اسے کچھ نہیں کہا، ابن جریج کہتے ہیں: کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو فرماتے سنا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ دونوں لعان کر چکے۔ جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تم دونوں جانتے ہو کہ میں غیب نہیں جانتا، اور ابن جریج نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا لعان کرنے والوں کی جو حالت میں نے نبی علیہ السلام کے پاس دیکھی، مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں ان میں سے چوتھا شخص بنوں۔ رواہ عبدالرزاق

یہ شخص عویمر عجلانی تھے، مشکوٰۃ، کتاب اللعان ۲۸۵، رجال نزل فیھم القرآن۔

لعان کے بعد تفریق

۴۰۵۹۰.....سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لعان کرنے والوں کے پاس تھا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی جب انہوں نے لعان کر لیا تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کر دی۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۵۹۱.....(مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے حمل میں لعان کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۲.....اسی طرح، نبی علیہ السلام نے لعان کرنے والوں میں جدائی کرائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۳.....قاسم بن محمد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا: تابیر نخل کے زمانہ سے میری نئی نئی شادی ہوئی تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص پایا اور اس عورت کا خاوند پیلے رنگ پتلی پنڈلیوں اور سید ھے بالوں والا تھا۔ اور جس کے ساتھ اس کی تہمت لگی تھی وہ موٹی پنڈلیوں والا سیاہ فام، گھنگریالے بالوں والا اور بڑے سرین والا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما، پھر ان کے درمیان لعان ہوا، اور اس عورت نے ایسا بچہ جنم دیا جیسی اس پر تہمت لگی تھی، ابن شداد بن الھادی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: نہیں وہ عورت اسلام میں مشہور تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۴.....عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے مدینہ کے رہنے والے بنی زریق کے ایک شخص کو لکھا کہ وہ میرے لئے

لعان کرنے والی عورت کے بچہ کے بارے میں پوچھے کہ وہ کس کا وارث ہوگا تو اس نے مجھے لکھا کہ ان (اہل علم) کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں ماں کے حق میں فیصلہ فرمایا اور اسے ماں باپ دونوں کی جگہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۵ ..... معمر سے روایت ہے فرمایا: کہ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی رحمھما اللہ کا لعان کرنے والی عورت کے بچہ کی میراث میں اختلاف ہوگیا، تو انہوں نے مدینہ ایک قاصد روانہ کیا جو اس کے بارے میں پوچھے تو تم واپس آ کر ان سے مدینہ والوں کی بات کرنے لگا کہ جس عورت نے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے خاوند سے لعان کیا تھا، آپ نے ان میں تفریق کردی، پھر اس عورت نے شادی کرلی اور کئی بچے جنے، پر جس بچہ کی بنا پر اس نے لعان کیا تھا فوت ہوگیا تو اس کی ماں اس کے چھٹے حصہ کی وارث ہوئی، اور اس کے بھائی اس کی تہائی میراث کے وارث ہوئے اور جو باقی بچا وہ ان کی میراث کے بقدر اس کی ماں اور اس کے بھائیوں کے درمیان میں تقسیم ہوا، یوں اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور اس کے بھائیوں کے لئے دو تہائی حصہ قرار پایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۶ ..... (مسند زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لعان کرنے والی کا بچہ، اس کی ماں اس کے تہائی کی وارث ہوگی جو بچے گا وہ بیت المال میں جمع ہوگا، حضرت ابن عباس نے بھی یہی فرمایا۔ عبدالرزاق

۴۰۵۹۷ ..... جابر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خاوند جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے پھر اس پر تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں، ان کے درمیان لعان نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب خاوند رجوع کرسکتا ہو تو ان میں لعان ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۸ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو افراد (یعنی خاوند بیوی) کے درمیان تفریق کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کوئی اعتراف نہیں کیا، پھر انہوں نے آپس میں لعان کیا۔

اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا (ادا کردہ) مہر، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اس سے فائدہ اٹھانے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے

۴۰۵۹۹ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ، تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس عورت پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال، آپ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں، اگر تم سچے ہو تو اس کی شرم گاہ کے حلال سمجھنے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس عورت سے بھی زیادہ تم سے دور ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۰ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان میں تفریق کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۶۰۱ ..... (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچہ کی نفی کی تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کیا اور بچہ ماں کو دے دیا۔ خطیب فی المتفق

۴۰۶۰۲ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کو ماں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا اور جس نے اس کی ماں پر یہ کہہ کر (اے زانیہ کے بیٹے) تہمت لگائی تو اسے حد میں کوڑے مارے جائیں اس کی ماں اس کی عصبہ ہے وہ اس کا اور وہ اس کی وارث ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۳ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا مندرجہ ذیل عورتوں میں اور ان کے خاوندوں کے درمیان لعان نہیں ہے۔ یہودی یا نصرانی عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت جو کسی غلام سے منسوب ہو یا لونڈی جو کسی آزاد کی بیوی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۴......(مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا: ہوسکتا ہے یہ سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۶۰۵......ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۶......ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کی ساری میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۷......ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ خاوند اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کا انکار کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ عورت سے لعان کرے اور بچہ عورت کا ہوگا، میں نے کہا: کیا نبی علیہ السلام نے نہیں فرمایا: بچہ بستر (والے خاوند) کا اور زانی کے لئے پتھر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ اس لئے کہ (ابتداء) اسلام میں لوگ ان بچوں کا دعویٰ کرتے تھے جو لوگوں کے بستروں پر پیدا ہوتے کہتے یہ بچے ہمارے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچہ بستر کا اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

جو بچے آقا کی لونڈیاں جنم دیتیں انہیں اولاد الامہ اور لونڈی کو ام الولد کہا جاتا۔

۴۰۶۰۸......ابن جریج سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا: ملاعنہ میں یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اس کا اور وہ بچہ کی وارث ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۹......کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عتاب بن اسید کو جو وصیت فرمائی یہ ہے کہ چار مردوں اور ان کی بیویوں کے درمیان میں لعان نہیں، یہودی یا نصرانی جو کسی مسلمان کی بیوی ہو لونڈی آزاد کے پاس یا غلام کے نکاح میں آزاد۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۱۰......حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ سنت جاری ہے کہ وہ کبھی جمع نہیں ہوں گے۔ دارقطنی، بیہقی

کتاب اللہو واللعب والتغنی (کھیل کود اور گانا گانا)

از قسم اقوال مباح کھیل وکود

۴۰۶۱۱......مؤمن کا بہترین مشغلہ تیراکی اور عورت کا بہترین مشغلہ چرخہ کاتنا ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۳۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۷۔

۴۰۶۱۲......ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ کھیل تماشا ہے ہاں یہ کہ چار کام ہوں تو جدا بات ہے مرد کا اپنی بیوی سے بوس وکنار، مرد کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اور مرد کا دونشانوں کے درمیان دوڑنا، اور مرد کا پیراکی سکھانا۔ نسائی عن جابر بن عبداللہ وجابر بن عمیر

۴۰۶۱۳......تین چیزوں میں مشغلہ ہے، تمہارا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا تمہارا اپنی کمان سے تیر پھینکنا، اور تمہارا اپنی بیوی سے بوس وکنار کرنا۔ القراب فی فضل الرمی عن ابی الدرداء

۴۰۶۱۴......یہ (میری جیت) اس دوڑ کے بدلہ ہوگئی (جو تم جیتی تھی)۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عائشة

۴۰۶۱۵......فرشتے تمہارے کھیل کود میں صرف گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۴۴، النواسخ ۱۷۱۵۔

۴۰۶۱۶......کھیلو کودو کیونکہ مجھے یہ ناپسند ہے کہ تمہارے دین میں سختی دیکھی جائے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبداللہ

۴۰۶۱۷......اے بنی ارفدہ! (تیر) لو! یہاں تک کہ یہود ونصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے (تنگ نظری نہیں)۔ ابوعبید فی الغریب، والخرائطی فی اعتلال القلوب عن الشعبی مرسلاً

۴۰۶۱۸......انصار ایسے لوگ ہیں جن میں غزل کہی جاتی ہے اگر تم اس عورت کے ساتھ کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتی جائیں، ہم تمہارے ہاں

آئے، ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔ابن ماجة عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۲۰۔

۴۰۶۱۹......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، انصار کو تو مشغلہ پسند ہے۔بخاری عن عائشة

۴۰۶۲۰......ابوبکر! ہر قوم کی خوشی کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔بیهقی نسائی، ابن ماجة عن عائشة

۴۰۶۲۱......اے انجشہ ٹھہر کر، تم شیشوں کو لے جا رہے ہو۔مسند احمد، بیهقی، حاکم نسائی عن انس

الاکمال

۴۰۶۲۲......اے عامر! اترو اور ہمیں اپنی گنگناہٹ سناؤ۔طبرانی فی الکبیر عن سلمة ابن الاکوع

۴۰۶۲۳......انصار میں غزل کا رواج ہے اگر تم کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتیں، ہم تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیهقی عن عائشة

۴۰۶۲۴......تم لوگوں نے لڑکی (دلہن بنا کر) روانہ کر دی اس کے ساتھ ایسی بچیاں کیوں نہیں بھیجیں جو کہتیں: ہم تمہارے ہاں آئے، ہم تمہارے ہاں آئے، تم ہمارے لئے سلامتی مانگو ہم تمہارے لئے مانگیں! کیونکہ انصار ایسے لوگ ہیں کہ ان میں غزل کا رواج ہے۔

مسند احمد، ابن منیع سعید بن منصور عن جابر

۴۰۶۲۵......کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں! انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔حاکم عن عائشة

۴۰۶۲۶......کیا کوئی مشغلہ ہے (مسند احمد عن زوج بنت ابی لھب) فرماتے ہیں جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا۔

۴۰۶۲۷......(تیراندازی) کرتے رہو تا کہ یہود یہ جان لیں کہ ہمارے دین میں کشادگی ہے اور مجھے واضح دین فطرت دے کر بھیجا گیا ہے۔

الدیلمی عن وجه آخر عن عائشة

۴۰۶۲۸......ابوبکر بچیوں کو کھیلنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں تا کہ یہودیوں کو پتہ چلے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے اور مجھے آسان دین فطرت دے کر بھیجا گیا۔مسند احمد عن عائشة

۴۰۶۲۹......ام سلمہ! اس بچی کو کھیلنے دو اس واسطے کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔طبرانی عن ام سلمة

۴۰۶۳۰......سبحان اللہ! کل کی خبر تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اسی طرح کہا کرو (کہ ہمارے درمیان ایسے نبی ہیں جنہیں کل کی باتوں کا علم ہے) اور یوں کہو: ہم کو تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں، تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیهقی عن عمرة بنت عبدالرحمن

۴۰۶۳۱......اے عائشہ! اس لڑکی کو جانتی ہو؟ یہ نبی فلاں کی باندی ہے کیا تم اس کا گانا سنوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر اس نے آپ کو گانا سنایا، آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے نتھوں میں پھونک ماری ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۰۶۳۲......فرشتے صرف تین قسم کے مشغلوں میں حاضر ہوتے ہیں: جب مرد اپنی عورت کے ساتھ کھیل کود کرے، گھوڑوں کو دوڑانا، نیزہ بازی کرنا۔

الحاکم فی السکنی عن ابی ایوب

۴۰۶۳۳......شیشوں (جیسی نرم و نازک عورتوں) کو بچاؤ شیشوں کو بچاؤ۔حلیة الاولیاء عبدالرزاق عن انس

۴۰۶۳۴......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا؟ انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔بخاری عن عائشة

انہوں نے انصار کے ایک شخص کی دلہن تیار کر کے روانہ کی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

کلام:......مر برقم ۴۰۶۱۹

۴۰۶۳۵ ..... اے براتیششوں کو بچاؤ وہ تمہاری آواز نہ سنیں۔ ابو نعیم عن انس

ممنوع مشغلہ

۴۰۶۳۶ ..... شطرنج کھیلنے والا ملعون اور اس کی طرف دیکھنے والا سؤر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے۔

عبدان وابو موسیٰ وابن حزم عن حبة بن مسلم

کلام: ..... الاسرار المرفوعة ۵۲۴۔ التنکیت والافادہ ۱۶۴۔

شطرنج، اصل میں شش رنگ کا معرب ہے یہ وہ مشہور کھیل ہے جو حکیم نے نوشیرواں کے لئے ایجاد کیا تھا شش رنگ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے مہرے چھ قسم کے ہیں۔ شاہ، وزیر، فیل، اسپ، رخ، پیادہ۔

۴۰۶۳۷ ..... جو نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سؤر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن بریدة

نردشیر اس کھیل کا موجد بزرجمہر ہے یا اردشیر، بہرکیف یہ کھیل شطرنج کے مقابلہ میں ایجاد ہوا۔

۴۰۶۳۸ ..... جو چوسر کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۰۶۳۹ ..... تین چیزیں جوا ہیں۔ تیروں سے جوا کھیلنا، نرد کے مہروں سے کھیلنا اور حمام میں سیٹی بجانا۔

ابو داؤد فی مراسلہ عن یزید شریح التیمی مرسلاً

۴۰۶۴۰ ..... مجھے ڈھول اور بانسری کے توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بیہقی عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۶۴۔

۴۰۶۴۱ ..... شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے جارہا ہے۔ یہ آپ نے تب فرمایا جب ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے جاتے دیکھا۔

ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی ھریرة، ابن ماجة عن انس ابو داؤد عن عثمان

۴۰۶۴۲ ..... انگلی سے کنکری پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔ مسند احمد، مسلم، بیہقی، ابو داؤد، ابن ماجة عن عبداللہ بن مغفل

اکمال

۴۰۶۴۳ ..... ان دو مہروں سے بچو جنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ڈانٹتے ہیں، کیونکہ یہ عجم کا جوا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی۔ بیہقی عن ابن مسعود

۴۰۶۴۴ ..... جب ان لوگوں کے پاس سے گزرو جو تیروں، شطرنج اور نرد سے کھیل رہے ہوں یا ان جیسے کھیلوں میں مصروف ہوں تو انہیں سلام نہ کرو اور اگر سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب نہ دو۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۰۶۴۵ ..... ان گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ جو ڈانٹتی ہیں اس واسطے کہ وہ جوا ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۰۶۴۶ ..... جو نرد سے کھیلتا ہے پھر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے ایسا ہے جیسا کوئی پیپ اور سؤر کے خون سے وضو کرے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

مسند احمد عن ابی عبدالرحمن الخطمی ابو یعلی۔ بیہقی۔ سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۰۶۴۷ ..... ان دو گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ وہ ڈانٹتی ہیں کیونکہ وہ جوا ہے عجم کا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۴۰۶۴۸ ..... جو مہروں سے کھیلا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

۴۰۶۴۹ ..... جس نے جوا کھیلا پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو ایسا ہے جیسے کوئی پیپ اور سؤر کے خون سے وضو کرے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی عبدالرحمن الخطمی

۴۰۶۵۰......جو نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون اور گوشت میں ڈبویا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة وابو عوانة عن سلیمان بن بریدة

۴۰۶۵۱......غافل دل، کام کرنے والے ہاتھ اور بے ہودہ بکنے والی زبانیں۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، بیہقی عن یحییٰ بن ابی کثیر قال: فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، جو نرد کھیل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۰۶۵۲......لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ شطرنج سے کھیلیں گے اور اس سے ہر متکبر ہی کھیلتا ہے متکبر جہنم میں ہوگا اس میں نہ کسی بڑے کی عزت ہوتی ہے نہ کسی چھوٹے پر شفقت دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کردیتے ہیں۔ ان کے دل عجمیوں جیسے اور ان کی زبانیں عربوں کی ہیں راستہ میں کسی نیکی کو نہیں دیکھتے اور نہ کسی غلط چیز پر فکر کرتے ہیں۔ نیک شخص ان میں حقیر سمجھا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بنظر رحمت انہیں نہیں دیکھے گا۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۳......جو شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۴......شطرنج والے جہنمی ہیں جو کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے تیرا بادشاہ (گوٹی) ماردیا۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۰۶۵۵......شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کررہا ہے، جب ایک شخص کبوتر کے پیچھے جارہا تھا تب آپ نے فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی عن ابی هریرة

۴۰۶۵۶......اللہ تعالیٰ روزانہ تین سوساٹھ بار (نظر رحمت سے) دیکھتا ہے جس میں شطرنج والے کو نہیں دیکھتا۔ الدیلمی عن واثلة

۴۰۶۵۷......اللہ تعالیٰ کی ایک تختی ہے جس میں روزانہ تین سوساٹھ بار دیکھتا ہے، ان کی وجہ سے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اس میں شطرنج والوں کا کوئی حصہ نہیں۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن واثلة

ممنوع گانا

۴۰۶۵۸......گانے سے دل میں نفاق ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی عن ابن مسعود

۴۰۶۵۹......گانا دل میں منافقت ایسی جنم دیتا ہے جیسے پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۰۶۶۰......جس نے گانے کی آواز پر کان لگایا وہ روحانیوں کی آواز نہ سن سکے گا، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۱......دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں کسی نعمت کے وقت بانسری بجانا اور کسی مصیبت پر بلند آواز سے رونا۔

البزار والضیاء عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱۶۔

۴۰۶۶۲......گانے سے اور گانے پر کان لگانے سے منع کیا گیا ہے غیبت کرنے اور غیبت پر کان لگانے سے روکا گیا ہے چغلی کھانے سے اور چغلی پر کان لگانے سے روکا گیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر خطیب عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۵۲۔

۴۰۶۶۳......ڈفلی، جھانجھ اور بانسری بجانے سے روکا گیا ہے نہ میرا کھیل تماشے سے کوئی تعلق ہے اور نہ وہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے۔

بخاری فی الادب، بیهقی فی السنن عن انس طبرانی فی الکبیر عن معاویة

۴۰۶۶۴......نہ کھیل تماشے سے مجھے کچھ لگاؤ ہے نہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے، نہ باطل کو میں پسند کرتا ہوں اور نہ باطل میرا طریقہ ہے۔

ابن عساکر عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۶۴۔ النافلہ ۱۱۱۔

اکمال

۴۰۶۶۵..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو شیطانی بانسریوں سے بچاتے تھے؟ انہیں علیحدہ کرو چنانچہ انہیں جدا کیا جائے گا اور مشک وعنبر کے ٹیلوں پر ٹھہرایا جائے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے۔ انہیں میری تسبیح اور تمجید سناؤ، تو وہ ایسی آوازوں سے سنائیں گے کہ سننے والوں نے ان جیسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔ الدیلمی عن جابر

۴۰۶۶۶..... جس نے کان کسی گانے کی آواز پر لگایا تو اسے جنت میں روحانیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ہوگی، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۷..... خبردار! تم لوگ گانے بجانے کے آلات اور گانے (کی آواز) پر کان لگانے سے بچنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں دل میں منافقت کو ایسے پیدا کرتی ہیں جیسے پانی سے سبزا پروان چڑھتا ہے۔ ابن مصری فی امالیہ عن ابن مسعود

کلام:..... الضعیفہ ۲۴۷۴۔

۴۰۶۶۸..... گانے کی چاہت دل میں منافقت کو ایسے جنم دیتی ہے جیسے پانی سے گھاس اگتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... تبیض الصحیفۃ ۳۱۔

۴۰۶۶۹..... جس نے کسی باندی کے پاس (گانا سنایا اس کی آواز پر) کان لگانے بیٹھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ ڈالیں گے۔ ابن مصری فی امالیہ، ابن عساکر عن انس

۴۰۶۷۰..... کھیل اور گانے سے دل میں منافقت یوں پیدا ہوتی ہے جیسے پانی سے گھاس، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن اور ذکر سے دل میں ایمان ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ الدیلمی عن انس

کلام:..... الاتقان ۱۱۶۸، الاسرار المرفوعۃ ۳۱۱۔

۴۰۶۷۱..... عمرو بن قرۃ ایک شخص تھا جو گانے بجانے کا کام کرتا تھا وہ آکر نبی علیہ السلام سے کہنے لگا: یارسول اللہ آپ نے میرے متعلق بڑا سخت حکم نامہ جاری کیا ہے میں تو اپنے ہاتھ سے اپنی ڈفلی بجا کر رزق کماتا ہوں تو کیا آپ مجھے، بے حیائی کے بغیر گانے کی اجازت دے دیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں تجھے اجازت نہیں دیتا۔ (اس کام میں) نہ کوئی عزت ہے اور نہ آنکھ کی کوئی نعمت ہے، اللہ کے دشمن! تم نے جھوٹ بولا! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال پاکیزہ رزق عطاء کیا (جس کے مقابلہ میں) تم نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ رزق سے پسند کیا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ اپنے حلال رزق کو لکھا ہے اگر میں تمہارے پاس پہلے آجاتا تو میں تمہاری وہ حالت کرتا کہ تم یاد رکھتے میرے پاس سے اٹھ جاؤ اللہ کے حضور توبہ کرو، (یہ دیلمی کی روایت ہے، جس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے حلال سے وسعت پیدا کر، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (کی طرح) ہے اور یہ جان رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے) اب جب کہ تم آچکے تو آنے کے بعد تم نے پھر کوئی ایسا کام کیا تو میں تمہاری دردناک پٹائی کروں گا، بطور مثلہ تمہارا سر منڈ داؤں گا، اور تمہیں تمہارے گھر والوں سے جدا کر دوں گا اور تمہارا سامان مدینہ کے نوجوانوں کے لئے حلال کردوں گا۔

یہ (گویئے) نافرمان لوگ ہیں ان میں سے جو بھی بغیر توبہ کے مرا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی طرح اٹھائے گا جیسا وہ دنیا میں ننگا ہجڑا تھا کپڑے کے پلو کے ذریعہ بھی اپنے آپ کو نہیں چھپاتا تھا، وہ جب بھی اٹھے گا اسے مرگی پڑ جائے گی۔

۴۰۶۷۲..... دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت بانسری اور مصیبت کے وقت بلند آواز سے رونے کی آواز۔

ابن مردویہ والبزار، سعید بن منصور عن انس، نعیم ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱۶۔

۴۰۶۷۳...... جوشخص اس حال میں مرا کہ اس کی لونڈی گلوکارتھی تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

حکم فی تاریخه والدیلمی عن علی وفیه داؤد بن سلیمان الخواص عن حازم وابن حله، قال الازدی: ضعیف جدا

کتاب اللھو واللعب از قسم افعال

۴۰۶۷۴...... سعید بن المسیب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک شخص کو دوسرے سے کہتے سنا: آؤ جوا کھیلیں، تو آپ نے اسے کچھ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ابویعلی

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۶۔

۴۰۶۷۵...... حکیم بن عباد بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں سب سے پہلا فتنہ جو دنیا کی مسلسل آمد اور لوگوں کے موٹاپے کی انتہا کے وقت ظاہر ہوا، وہ کبوتروں کا اڑانا، اور غلیل چلانا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں ایک شخص کو گورنر بنایا جو بنی لیث سے تعلق رکھتا تھا وہ اسے کاٹ دیتا اور غلیل توڑ دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۷۶...... عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا مدینہ میں ان لوگوں پر گزر ہوا جو مشق کر رہے تھے آپ ان کے پاس ٹھہر گئے میں آپ کے کندھے پر سے دیکھنے لگی، آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ! الو! (پھینکو) تاکہ یہود ونصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے تو وہ سمجھنے لگے: ابوالقاسم اچھے ہیں، ابوالقاسم اچھے ہیں اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے تو وہ گھبرا گئے۔

رواہ الدیلمی

۴۰۶۷۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت بندر اور ایک جماعت خنزیر بنادی جائے گی اور ایک گروہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور ایک جتھہ پر خطرناک ہوا چلے گی، اس واسطے کہ انہوں نے شرابیں پیں، ریشم پہنا، لونڈیاں (جو ناچتی گاتی تھیں) رکھیں اور ڈفلیاں بجاتی ہوں گی۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی وابوالشیخ فی الفتن

نرد (چوسر)

۴۰۶۷۸...... زید بن صلت سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو جوئے سے بچو۔ ان کی مراد چوسر سے تھی۔ مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ تم میں سے کچھ گھروں میں ہے سو جس کے گھر میں ہو تو وہ اسے جلادے یا توڑ دے، اسی طرح ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: لوگو! میں نے تم سے اس چوسر کے بارے میں گفتگو کی تھی لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے اسے باہر نکالا ہو سو میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں ایندھن کے گٹھوں کا حکم دوں پھر وہ ان گھروں میں بھیجوں جن میں وہ ہے پھر میں اس آگ کو ان پر لگادوں۔ رواہ البیهقی

۴۰۶۷۹...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔ ابن ابی شیبة وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیهقی

مباح کھیل کود

۴۰۶۸۰...... عبداللہ بن قیس یا ابن ابی قیس سے روایت ہے فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کی شام سے واپسی پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے، اسی اثنا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل رہے تھے کہ انہیں آذرعات کے کچھ لوگ تلواریں

اور نیزوں کے ساتھ گاتے بجاتے ملے آپ نے فرمایا: ارے! انہیں واپس کرو اور منع کرو، تو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین! یہ عجم کا طریقہ ہے آپ اگر انہیں منع کریں گے تو وہ سمجھیں گے کہ آپ کے دل میں ان کے لئے بدعہدی ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: انہیں ابوعبیدہ کی فرمانبرداری میں بلاؤ! ابو عبیدة، ابن عساکر

۴۰۶۸۱..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو زبیر آپ سے آگے نکل گئے تو انہوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے جیت گیا، پھر ایک بار ان دونوں کا مقابلہ ہوا تو حضرت عمر آگے نکل گئے، حضرت عمر نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے آگے نکل گیا ہوں۔ المحاملی

۴۰۶۸۲..... (مسند ثابت بن یزید الانصاری) عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں قرظة بن کعب، ثابت بن یزید اور ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کچھ لونڈیاں اور دوسری اشیاء ہیں میں نے (تعجب سے) کہا: آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہو کر یہ کام کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: سننا چاہتے ہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شادی کے موقعہ پر کھیل کود اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے۔ ابو نعیم

۴۰۶۸۳..... قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ام قم سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت علی بن ابی طالب تشریف لائے اور ہم لوگ چودہ گولیوں سے کھیل رہی تھیں، تو انہوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم لوگ روزے سے تھیں تو ہم نے چاہا کہ اس سے دل بہلا لیں انہوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اخروٹ نہ خرید لاؤں جس سے کھیل لیں اور اسے چھوڑ دیں ہم نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ وہ اخروٹ خرید لائے اور ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

شطرنج

۴۰۶۸۴..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے تو ان پر لپک پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم کیا اس کے علاوہ کسی کام کے لئے تم پیدا نہیں ہوئے، اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اسے تمہارے چہروں پر مارتا۔ بیھقی، ابن عساکر

۴۰۶۸۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ شطرنج کھیلتے لوگوں پر آپ کا گزر ہوا تو فرمایا: ”یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے سامنے تم ادب سے بیٹھے ہو“ کوئی تم میں سے انگارے کو چھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے چھوئے۔

ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، وابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیھقی

۴۰۶۸۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم چوسر اور شطرنج کھیلنے والوں کو سلام نہیں کرتے۔ رواہ ابن عساکر

کبوتر سے کھیل

۴۰۶۸۷..... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے پیچھے جا رہا ہے آپ نے فرمایا: شیطان کے پیچھے شیطان لگا ہوا ہے۔ ابن ماجه ورجاله ثقات

گانا

۴۰۶۸۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والیوں اور نوحہ کرنے والیوں (کو لانے) اور ان کی خرید و فروخت اور ان پر تجارت کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ان کی کمائی حرام ہے۔ ابو یعلیٰ

۴۰۶۸۹.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بانسریوں کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی قسم! جو بندہ اس دنیا میں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز کھولتا ہوا پانی پلائے گا یا اسے عذاب دے گا یا بخش دے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گلوکار اور گلوکارہ کی کمائی حرام ہے، زانی عورت کی کمائی باطل ہے اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے بدن کو جنت میں داخل نہ کرے جو حرام (چیز) سے پلا بڑھا۔ ابوبکر الشافعی فی الغلانیات، نسائی وسندہ ضعیف

۴۰۶۹۰.....(مسند رافع بن خدیج) ہشام بن العاص اپنے والد سے وہ اپنے دادا ربیعہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت کے آخری لوگوں میں زمین دھنسنے، چہرے بگڑنے اور پتھر برسنے (کا عذاب) ہوگا لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ان کے لونڈیاں (جو گاتی ناچتی ہوں گی) رکھنے اور شرابیں پینے کی وجہ سے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۱.....زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ مدینہ منورہ کی کسی گلی میں جارہے تھے کہ آپ کے پاس سے ایک نوجوان گاتے ہوئے گزرا، آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: ارے نوجوان تمہارا بھلا، کیا تم قرآن پڑھ کر نہیں گنگنا سکتے، آپ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔

الحسن بن سفیان والدیلمی

۴۰۶۹۲.....نافع سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا میں نے بانسری بجانے والے چرواہوں کی آواز سنی، تو آپ راستے سے ہٹ گئے پھر فرمایا: تم نے کوئی آواز سنی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، پھر واپس راستہ پر آگئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۳.....(مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مطر بن سالم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈفلی بجانے، جھانجھ سے کھیلنے اور بانسری کی آواز (سننے) سے منع فرمایا ہے۔ دارقطنی، قال فی المغنی، مطر بن سالم عن مجھول

مباح گانا

۴۰۶۹۴.....مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حدی خواں کی آواز سنتے تو فرماتے: عورتوں کا ذکر نہ چھیڑنا۔

رواہ البیھقی

۴۰۶۹۵.....اسلم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین کے کسی جنگل میں ایک شخص کے گنگنانے کی آواز سنی تو فرمایا: گانا سوار (مسافر) کا توشہ ہے۔ رواہ البیھقی

۴۰۶۹۶.....علاء بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سفر پر تھے تو گنگنانے لگے پھر فرمایا: تم لوگ مجھے کیوں نہیں ڈانٹتے جب میں بیہودہ کام کروں۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

مراد بغیر آلات لہولعب کے اشعار پڑھنا جو موسیقی سے خارج ہے۔

۴۰۶۹۷.....خوات بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، ہم جس قافلہ میں چل رہے تھے ان میں ابوعبیدہ بن الجراح اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے لوگوں نے کہا: خوات ہمیں گانا سناؤ، تو ہم نے انہیں گانا سنایا پھر کہا: ہم نے ضرار کے اشعار گائے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابوعبداللہ کو بلاؤ وہ اپنے دل کی گنگناہٹ گائے یعنی اپنے شعر، تو میں انہیں گا کر سناتا رہا یہاں تک کہ سحر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوات! اپنی زبان روکو ہمیں سحر ہوگئی ہے۔

بیھقی، ابن عساکر

۴۰۶۹۸.....حارث بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ کی راہ میں ان کے زمانہ خلافت میں چل رہے تھے آپ کے ہمراہ مہاجرین وانصار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شعر ترنم کے ساتھ پڑھا، تو ان سے ایک عراقی شخص

کہنے لگا۔اس کے علاوہ کوئی اور عراقی نہ تھا۔امیر المومنین! پھر کہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرما گئے اور اپنی سواری کو ایڑ ھ لگائی تو وہ قافلہ سے علیحدہ ہوگئے۔بیھقی، والشافعی

۴۰۶۹۹......ہمیں عبدالرحمن بن الحسن بن القاسم الازرقی نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے آپ نے احرام باندھا ہوا تھا تو وہ ست رفتار ہو کر کبھی ایک پاؤں آگے بڑھاتی اور کبھی پیچھے کرتی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے، پھر فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ رواہ البیھقی

۴۰۷۰۰......محمد بن عباد بن جعفر اور ان کے ساتھ کسی اور سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لئے نکلے تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خوات سے کہا: کہ ہمیں شعر گا کر سنائیں تو انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت دیں تب، آپ نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی، تو حضرت خوات نے اشعار گائے، حضرت عمر نے فرمایا: خوات! بہت اچھے! بہت اچھے! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعار پڑھنے لگے: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے۔ وکیع الصغیر فی الغرر

حدی خوانی کی تاریخ

۴۰۷۰۱......مجاہد سے روایت ہے نبی علیہ السلام کچھ لوگوں سے ملے جن میں ایک حدی خواں تھا جب انہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ان کا حدی خواں چپ ہو گیا، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ: ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی خواں ہیں آپ نے فرمایا: یہ کیسے؟ (ان میں سے ایک شخص نے) کہا: ہمارا ایک شخص تھا۔انہوں نے اس کا نام بھی لیا۔وہ بہار کے موسم میں اپنے اونٹ کی تلاش میں تنہا ہو گیا، پھر اس نے ایک لڑکا اونٹ کے ساتھ بھیجا، غلام دیر سے آیا تو وہ اسے لاٹھی سے مارنے لگا، غلام راستے پر جاتے ہوئے کہنے لگا: ہائے میرا ہاتھ، جس سے اونٹ متحرک اور چست ہو گیا، یوں لوگوں میں حدی کی بنیاد پڑ گئی۔ابن ابی شیبۃ

۴۰۷۰۲......(مسند التیھان والد ابی الہیثم الانصاری) محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ابوالہیثم بن التیھان سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو سنا آپ خیبر کی طرف اپنے ایک سفر میں عامر بن اکوع سے کہہ رہے تھے۔اکوع کا نام سنان تھا۔اپنے گنگنانے کے ذریعہ ہمیں حدی سناؤ تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے لئے اشعار پڑھنے لگے۔(مطین، ابن مندہ، ابونعیم ان دونوں کا کہنا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح ابن ابی الہیثم عن ابیہ ہے ابن مندہ کا کہنا ہے کہ اس میں مطین نے غلطی کی ہے اور اصابہ میں (ابن حجر نے) فرمایا بلکہ اس میں یونس بن بکیر کو وہم ہوا، ان کی مغازی میں بھی ایسا ہی ہے اور فرمایا: حق بات یہ ہے کہ تیہان نے زمانہ اسلام نہیں پایا۔)

۴۰۷۰۳......شعبی، عیاض اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ انبار کی عید میں موجود تھے تو کہا: کیا بات ہے لوگ اس طرح کھیلتے کودتے نظر نہیں آتے جس طرح نبی علیہ السلام کے دور میں کرتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۷۰۴......شعبی سے روایت ہے کہ عیاض اشعری انبار میں عید کے دن گزرے تو فرمایا: کیا بات ہے لوگ کھیل کود کر خوشی مناتے نظر نہیں آتے، حالانکہ (عید کے روز کھیل کود کرنا) یہ سنت ہے (ابن عساکر فرماتے ہیں تقلیس یہ ہے کہ راستوں کے کنارے لڑکیاں اور بچے بیٹھ کر طبلوں وغیرہ سے کھیلیں۔)

نابالغ بچے بچیاں غیر مکلّف ہیں ان کا اس طرح کھیل وکود ممنوع نہیں۔

۴۰۷۰۵......انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلکش آواز کے مالک تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اسفار میں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ابونعیم

۴۰۷۰۶......انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء دلچسپ آواز والے تھے مردوں میں وہی حدی خواں تھے۔ابونعیم

حرف میم......کتاب معیشت وآداب......ازقسم اقوال

اس کے چارابواب ہیں:

باب اول......کھانے کے بیان میں

اس کی چارفصلیں ہیں:

پہلی فصل......کھانے کے آداب

۴۰۷۰۷......میں ایسے کھاتا اور بیٹھتا ہوں جیسے غلام۔ابن سعد، ابویعلی عن عائشة

۴۰۷۰۸......میں تو بندہ ہوں ایسے کھاتا اور پیتا ہوں جیسے غلام۔ابن عدی عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۵۳۔

۴۰۷۰۹......میں غلام کی طرح کھاتا اور بیٹھتا ہوں میں تو بندہ ہوں۔ابن سعد بیهقی عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۰۷۱۰......میں ایسے کھاتا ہوں جیسے غلام،اس ذات کی قسم!جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!اگردنیا کی قدروقیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافرکوایک گلاس پانی نہ پلاتے۔هناد فی الزهدعن عمرو بن مرة

۴۰۷۱۱......میں تو ٹیک لگا کرنہیں کھاتا۔ترمذی عن ابی جحیفة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۶۔

۴۰۷۱۲......کھانا ٹھنڈا ہونے دو،گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

فردوس عن ابن عمر، حاكم عن جابر وعن اسماء مسدد عن ابی یحیٰی، طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة، حلية الاولياء عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۲۰،التمیز ۷۔

۴۰۷۱۳......گرم کھانے سے بچو!اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے،ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ زیادہ لذیذ اورزیادہ برکت والا ہوتا ہے۔عبدان عن بولاء

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۰۱۔

۴۰۷۱۴......اپنے کھانے کو ٹھنڈا ہونے دواس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ابن عدی عن عائشة

۴۰۷۱۵......اپنے کھانے پرجمع ہوجاؤاس پراللہ تعالیٰ کے نام ذکرکرواس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، حاكم عن وحشی بن حرب

۴۰۷۱۶......وہ کھانا اللہ تعالیٰ کوزیادہ پسند ہے جس پر ہاتھ بکثرت ہوں۔ابو يعلى، بيهقی فی شعب الايمان، ابن حبان والضياء عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۶۱،ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۹۔

۴۰۷۱۷......ایک شخص کا کھانا دو کے لئے اوردوکا تین،چار کے لئے اورچار کا پانچ اورچھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ابن ماجة عن عمر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۰۱۔

۴۰۷۱۸......تین چیزوں میں برکت ہے،جماعت،ثرید(گوشت میں روٹی ڈال کرپکانایا کھانا)اورسحری کھانے میں۔

طبرانی فی الكبير، بيهقی فی شعب الايمان عن سلمان

۴۰۷۱۹......جماعت،سحری اورثرید برکت کا باعث ہیں۔ابن شاذان فی مشيخة عن انس، ضعيف الجامع ۲۶۵۴

۴۰۷۲۰..... دو کا کھانا تین کے لئے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔مالک، بیھقی ترمذی عن ابی ھریرۃ
۴۰۷۲۱..... ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۷۲۲..... دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے کھانے پر مل کر بیٹھو متفرق ہو کر (اِدھر اُدھر) نہ بیٹھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۷۲۳..... مل کر کھاؤ، جدا جدا نہ ہو، کیونکہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا تین اور چار کے لئے کافی ہے مل کر کھاؤ متفرق نہ ہو کیونکہ برکت جماعت میں ہے۔العسکری فی المواعظ عن عمر

۴۰۷۲۴..... مل کر کھاؤ منتشر نہ ہو اس واسطے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ابن ماجہ عن عمر

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۷۱۰۔

۴۰۷۲۵..... کھانے کے وقت جوتے اتار لیا کرو کیونکہ یہ اچھا طریقہ ہے۔حاکم عن ابی عبس بن جبر

کلام:..... اسنی المطالب ۸۴، ضعیف الجامع ۲۴۳۔

۴۰۷۲۶..... جب کھانا کھانے لگو تو جوتے اتار لیا کرو یہ تمہارے پاؤں کے لئے زیادہ راحت کا سبب ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابویعلی، حاکم عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۹۶، النوافح ۸۹۔

جوتے پہن کر کھانے کی ممانعت

۴۰۷۲۷..... جب تم میں سے کسی کے قریب اس کا کھانا کیا جائے اور اس کے جوتے پاؤں میں ہوں تو وہ اپنے جوتے اتار دے کیونکہ اس سے پاؤں کو راحت ملتی ہے اور یہ سنت ہے۔ابویعلی عن انس

کلام:..... الضعیف ۹۸۰۔

۴۰۷۲۸..... جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار دیا کرو اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ملے گی۔الدارمی حاکم عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۷۱۹۔

۴۰۷۲۹..... دو سالن برتن میں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔طبرانی فی الاوسط حاکم عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۶۴، کشف الخفاء ۱۷۲۔

حکماء نے لکھا ہے کہ دو سالن اکٹھے کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔(مترجم)

۴۰۷۳۰..... ہڈی اپنے منہ کے قریب کرلو وہ زیادہ لذت و آسانی کا باعث ہے۔ابوداؤد عن صفوان بن امیۃ

کلام:..... اسنی المطالب ۹۱، ضعیف الجامع ۲۶۵۔

۴۰۷۳۱..... (پکا ہوا) گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ (غیر مسلم) عجمیوں کا طریقہ ہے البتہ اسے دانتوں سے نوچو یہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔ابوداؤد، بیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۸۲۶، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۱۸۵۔

۴۰۷۳۲..... گوشت کو دانتوں سے نوچو وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن صفوان بن امیۃ

کلام:..... التنکیت والافادہ ۱۳۶، ذخیرۃ الحفاظ ۷۸۲۔

۴۰۷۳۳......جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے (تو پکاتے وقت) اس کا شوربا زیادہ کردے کیونکہ جسے گوشت نہیں ملے گا شوربا مل جائے گا، تو وہ ایک گوشت ہے۔ ترمذی بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبداللہ المزنی

۴۰۷۳۴......جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام یاد کرلیا کرے پھر اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہہ لیا کرے، کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ کے نام سے۔ ابو داؤد، ترمذی حاکم عن عائشة

۴۰۷۳۴......بیٹا! قریب ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

ابوداؤد حاکم عن ابی ھریرة، ابن ماجة عن عمر بن ابی سلمة

۴۰۷۳۵......اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہو جاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے، اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو بسم اللہ فی اولہ وآخرہ کہہ لیا کرے۔ مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان بیھقی فی السنن عن عائشة

۴۰۷۳۷......جب تک اس نے بسم اللہ نہ کہی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا (جونہی بسم اللہ پڑھی) تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا سب قے کردی۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن امیة بن مخشی

کلام:......ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا کھائے

۴۰۷۳۸......اے لڑکے! اللہ کا نام لے، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھا۔ بیھقی، ابن ماجة عن عمر ابن ابی سلمة

۴۰۷۳۹......جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے وہ اسے حلال سمجھنے کے لئے اس دیہاتی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے حلال سمجھنے کے لئے اس باندی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! شیطان کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن حذیفة

۴۰۷۴۰......آدمی کے سامنے جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمدللہ کہے تو کھانا رکھنے اور اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔ الضیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔

۴۰۷۴۱......جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ بیماری اور بے برکت ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر دسترخوان رکھا ہوا ہو تم بسم اللہ کہہ کر پھر شروع کردو اور اگر اٹھا لیا گیا تو بسم اللہ کہہ کر اپنی انگلیاں چاٹ لو۔ ابن عساکر عن عقبة بن عامر

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۳۹۔

۴۰۷۴۲......جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہا کرے اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر عطا کر، اور جب دودھ پئے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اسے بڑھا، اس لئے کہ دودھ کے سوا کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۴۰۷۴۳......اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر کھلا، اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا کر اور اسے بڑھا، کیونکہ سوائے دودھ کے کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۷۴۴......جس نے کھانا کھا کر کہا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس

کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے کپڑا پہن کر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حاکم عن معاذ ابن انس

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۸۶۹۔

۴۰۷۴۵...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چٹانے یا چاٹنے سے پہلے ہاتھ کپڑے (تولئے) سے نہ پونچھے۔

مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عباس

مسند احمد، مسلم، نسائی عن جابر بزیادۃ، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔

۴۰۷۴۶...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور تم میں سے کوئی برتن کو انگلی سے چاٹ لیا کرے اس واسطے کہ تمہیں علم نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۴۷...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

ترمذی عن جابر

۴۰۷۴۸...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے اور چٹانے سے پہلے ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔

مسند احمد، نسائی، مسلم ابن ماجة عن جابر

۴۰۷۴۹...... شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے اس واسطے کہ اسے علم نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔ مسلم عن جابر

۴۰۷۵۰...... جو دستر خوان پر کے ریزوں کو تلاش کرے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔ الحاکم فی الکنی عن عبداللہ بن ام حرام

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۱۴۔

۴۰۷۵۱...... جب دستر خوان رکھا جائے تو آدمی اپنے سامنے سے کھائے اپنے ساتھ بیٹھنے والے کے سامنے سے نہ کھائے اور نہ برتن کے درمیان سے کھائے کیونکہ برکت درمیان میں اترتی ہے اور آدمی دستر خوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے، اور نہ اپنا ہاتھ کھینچے اور اگر سیر ہو جائے اور لوگ ابھی فارغ نہیں ہوئے تو عذر کر دے ورنہ اس سے اس کے ساتھ بیٹھنے والا شرمندہ ہوگا اور اپنا ہاتھ کھینچ لے گا ہوسکتا ہے اسے کچھ بھوک ہو۔

ابن ماجة، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر وقال البیھقی! انا براء عن عھدتہ

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۰۵۔۱۳۷، ضعیف الجامع ۷۲۱۔

۴۰۷۵۲...... جب کھانا رکھا جائے تو قوم کا گورنر یا میزبان یا قوم کا بہترین شخص شروع کرے۔ ابن عساکر عن ابی ادریس الخولانی مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۷۲۰۔

برتن کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

۴۰۷۵۳...... جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے چھوڑ دو، کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۰۷۵۴...... کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حاکم عن ابن عباس

۴۰۷۵۵ ... برتن میں اس کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔
مسند احمد، بیهقی فی السنن عن ابن عباس

۴۰۷۵۶ ... اس کے اطراف سے کھاؤ درمیان کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں برکت ہوگی۔ابو داؤد ابن ماجۃ عن عبداللہ بن بسر

۴۰۷۵۷ ... اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ اس کے اوپر سے برکت آتی ہے۔ابن ماجۃ عن واثلۃ

۴۰۷۵۸ ... دودھ کی چکناہٹ ہوتی ہے۔بیهقی عن ابن عباس، ابن ماجۃ عن انس

۴۰۷۵۹ ... وہ شخص (اگر اسے کوئی کیڑا کاٹ لے) اپنے آپ کو ملامت کرے جس کے ہاتھ میں کسی کھانے کی چیز کا اثر (خوشبو یا ذائقہ) ہو اور پھر سو جائے
ابن ماجۃ عن فاطمۃ الزهراء

۴۰۷۶۰ ... کھانے سے پہلے ہاتھ دھولینا ایک نیکی اور کھانے کے بعد دو نیکیاں ہیں۔حاکم فی تاریخہ عن عائشۃ
کلام: ... ضعیف الجامع ۶۱۵۹، النوافح ۲۴۹۷۔

۴۰۷۶۱ ... کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو لینے سے فقر ختم ہوتا ہے اور یہ انبیاء کا طریقہ ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
کلام: ... ضعیف الجامع ۶۱۶۰، النوافح ۲۴۹۸۔

۴۰۷۶۲ ... رزق کی کشادگی اور شیطان کے طریقہ کو روکنے کا ذریعہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔حاکم فی تاریخہ عن انس
کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۶۷۔

۴۰۷۶۳ ... کھانے کی برکت، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن سلمان

۴۰۷۶۴ ... کھانے کے لئے ہاتھ دھونا، کھانے، دین اور رزق میں برکت کا باعث ہے۔ابو الشیخ عن عبداللہ بن جراد
کلام: ... ضعیف الجامع ۳۶۴۸۔

کھانے سے پہلے ہاتھ دھولے

۴۰۷۶۵ ... جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ کرے تو وہ کھانا رکھنے اور اٹھائے جانے کے وقت ہاتھ دھولیا کرے۔
ابن ماجۃ عن انس

کلام: ... ضعیف ابن ماجہ ۷۰۲، ضعیف الجامع ۵۳۳۹۔

۴۰۷۶۶ ... جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے دے اور دائیں سے لے، اس واسطے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا دیتا اور لیتا ہے۔الحسن بن سفیان فی مسندہ عن ابی هریرۃ

۴۰۷۶۷ ... بائیں سے کھائے نہ پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر نسائی عن ابی هریرۃ

۴۰۷۶۸ ... جس شخص کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر ہو اور پھر وہ ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔
ابن ماجه عن ابی هریرۃ

۴۰۷۶۹ ... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هریرۃ، طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۷۷۰ ... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ گوشت کی علامت کو دھو دے۔ابن عدی عن ابن عمر
کلام: ... ضعیف الجامع ۳۹۵۔

۴۰۷۷۱..... جب تم میں سے کوئی کھانے پر بسم اللہ بھول جائے تو وہ جب اسے یاد آئے کہہ لے بسم اللہ اولہ و اخرہ۔ابو یعلی عن امرأۃ

۴۰۷۷۲..... جب آدمی کھانا کم کرے تو اس کا پیٹ نور سے بھر جائے گا۔فردوس عن ابی ھریرۃ

۴۰۷۷۳..... اپنے (کھائے ہوئے) کھانے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے ذریعہ (پگھلاؤ) ہضم کرو اور کھانا کھا کر مت سوورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔طبرانی فی الاوسط ابن عدی وابن السنی وابو نعیم فی الطب، بیھقی عن عائشۃ

کلام:.....تذکرۃ الموضوعات ۱۴۱، ۸۴۳، ۴۳، التعقبات ۳۲۔

۴۰۷۷۴..... روٹی کی عزت کرو۔حاکم عن عائشۃ

کلام:.....الاسرار المرفوعۃ ۵۶، المطالب ۲۵۲۔

۴۰۷۷۵..... روٹی کی عزت کرو، جو روٹی کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قدر دانی فرماتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی سکینہ

کلام:.....التزیہ ۲/۲۴۴، ضعیف الجامع ۱۱۲۵۔

۴۰۷۷۶..... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے۔

الحکیم، الحجاج بن علاط السلمی ابن مندہ عن عبداللہ بن زید عن ابیہ

کلام:.....التذکرۃ ۱۵۶، تذکرۃ الموضوعات ۱۴۴۔

۴۰۷۷۷..... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے جو دستر خوان کے ریزے کھائے گا اس کے گناہ معاف ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ام حرام

۴۰۷۷۸..... اللہ تعالیٰ اس بات پر بندہ سے راضی ہوتے ہیں کہ وہ لقمہ کھا کر اور پانی کا گھونٹ پی کر الحمدللہ کہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۷۹..... برکت (چھوٹی ٹکیہ) چھوٹے پیڑے، لمبی رسی اور چھوٹی نالی میں ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

کلام:.....الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعۃ ۱۷۱۔

۴۰۷۸۰..... اپنے پیٹوں اور پیٹھوں کو نماز قائم کرنے کے لئے ملکا رکھو۔حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۳۶۔

۴۰۷۸۱..... اپنے دستر خوانوں کو سلاد سے سجایا کرو کیونکہ وہ بسم اللہ کے ساتھ شیطان کو ہٹانے کا ذریعہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء فی الضعفاء، فردوس عن ابی امامۃ

کلام:.....التمیز ۸۸۰ ضعیف الجامع ۳۱۸۵۔

۴۰۷۸۲..... روٹی چھوٹی اور اس کی تعداد زیادہ کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔الازدی فی الضعفاء والاسماعیلی فی معجمہ عن عائشۃ

کلام:.....الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعۃ ۲۶۱۔

۴۰۷۸۳..... گوشت کو اپنے منہ کے قریب کر کیونکہ وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن صفوان بن امیۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۸۴۔

کھانے پینے میں اسراف سے بچنا

۴۰۷۸۴..... کھاؤ پیو اور بغیر اسراف (فضول خرچی) اور تکبر کے پہنو۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ حاکم عن ابن عمرو

۴۰۷۸۵......تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، پہنے، دے لے تو دائیں سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا دیتا اور لیتا ہے۔
ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۷۸۶......جو کھا کر سیر اور پی کر سیراب ہوا اور پھر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا، سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ابویعلی وابن السنی عن ابی موسٰی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۷۷ الضعیفہ ۱۱۴۱۔

۴۰۷۸۷......جس نے کسی برتن میں کھایا اور پھر اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن نيشة

کلام:......ضعیف الترمذی ۳۰۴، ضعیف ابن ماجہ ۷۰۳-۷۰۴۔

۴۰۷۸۸......جو کسی قوم کے ساتھ بیٹھ کر کھجوریں کھائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر اکھٹی دو کھجوریں نہ کھائے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۷۸۹......جو ان گوشتوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ان کی مہک کو ہاتھ سے دھوڈالے تاکہ اس کے قریب والے کو تکلیف نہ ہو۔عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۸۰۔

۴۰۷۹۰......جس نے برتن اور اپنی انگلیاں چاٹیں اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں سیر فرمائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن العرباض

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۳۰۔

اکمال

۴۰۷۹۱......میں بندہ کا بیٹا، بندہ ہوں، غلام کی طرح بیٹھتا اور غلام کی طرح کھاتا ہوں۔الدیلمی عن البراء بن عازب

۴۰۷۹۲......میں غلام کی طرح کھاتا ہوں اور میں (اسی کی طرح) بیٹھتا ہوں۔ابن عساکر عن عائشة

۴۰۷۹۳......میں تو ایک بندہ ہوں، غلام کی طرح کھاتا ہوں۔دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن ابراء، هناد عن الحسن مرسلاً

۴۰۷۹۴......میرے پاس جبرائیل آئے تو میں ٹیک لگائے کھار ہا تھا تو انہوں نے کہا: کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ آپ بادشاہ ہوں، تو مجھے ان کی بات نے گھبراہٹ میں ڈال دیا۔الحکیم عن عائشة

۴۰۷۹۵......جو چاہے کہ اس کے گھر کی خیر وبرکت بڑھے تو وہ کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرلیا کرے۔ابن النجار عن انس

یعنی ہاتھ منہ دھولیا کرے۔

۴۰۷۹۶......جب تک اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا اور جونہی اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے سب کھایا پیا قے کردیا۔(مسند احمد، ابوداؤد، نسائی وابن قانع والبطوی، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر، وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، ضیاء عن المثنی بن عبدالرحمٰن الخزاعی عن جدہ امیۃ بن مخشی، کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے کھانا شروع کیا تو بسم اللہ نہیں پڑھی، جب وہ آخری لقمہ پر پہنچا تو اس نے کہا بسم اللہ اولہ واخرہ، تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا:

قال البغوی ولا اعلم روی الا هذا. الحدیث، وکذاقال البخاری وابن السکن

کلام:......ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

۴۰۷۹۷......جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو کہہ لیا کرے، بسم الله فی اوله و آخره، تو وہ نئے کھانے سے آغاز کرے گا اور خبیث کو اس تک پہنچنے سے روکے گا۔

ابن حبان، طبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن القاسم بن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعود عن ابیه عن جده

۴۰۷۹۸......جو کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ قل ھواللہ احد کھانے سے فراغت کے بعد پڑھ لیا کرے۔

ابن السنی، ابن عدی، حلیة الاولیاء عن جابر، واورده ابن الجوری فی الموضوعات

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۱، ترتیب الموضوعات ۷۸۲۔

تکلیف سے بچنے کی دعا

۴۰۷۹۹......جب تو کوئی چیز کھائے یا پئے تو بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یاحی یاقیوم کہہ لیا کرو تو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اگر چہ اس میں زہر ہو۔الدیلمی عن انس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۲، الفوائد المجموعۃ ۴۶۱۔

۴۰۸۰۰......کھانا ٹھنڈا ہونے دو اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔مسند احمد، طبرانی ابن حبان، حاکم، بیہقی عن اسماء بنت ابی بکر

۴۰۸۰۱......کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔مسدد فی مسندہ، الدیلمی عن ابن عمر

کلام:......اسنی المطالب ۲۰، التمیز ۷۔

۴۰۸۰۲......کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو اس واسطے کہ گرم کھانا بے برکت ہوتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ، حاکم عن جابر

۴۰۸۰۳......کھاؤ، پر نیچے سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔مسند احمد عن واثلۃ

۴۰۸۰۴......برتن کے کناروں سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔عقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

۴۰۸۰۵......برتن کے کناروں سے کھاؤ۔عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۴۰۸۰۶......کھانے کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کی اونچی ڈھیری چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۰۷......بیٹھو، اللہ کا نام لو، اس کے کناروں سے، اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔حاکم عن واثلۃ

۴۰۸۰۸......بیٹھو، بسم اللہ پڑھو، نیچے سے کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔عقیلی فی الضعفاء عن واثلۃ

۴۰۸۰۹......جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو برتن کے اوپر سے نہ کھائے، لیکن نیچے سے کھائے اس واسطے کہ برکت اس کے اوپر سے اترتی ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے

۴۰۸۱۰......مجھے اللہ تعالیٰ نے شریف بندہ بنایا، نافرمان اور متکبر نہیں بنایا، برتن کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی اونچی جگہ چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے، لو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے لئے فارس و روم کی زمین ضرور مفتوح ہوگی پھر کھانا بھی بڑھ جائے گا (مگر) اللہ کا نام نہ لیا جائے گا۔بیہقی عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۱۱......برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حسن صحیح، ابن حبان عن ابن عباس

۴۰۸۱۲......جو کسی قسم کے ساتھ کھجوریں کھائے اور وہ دو دو کھجوریں اکٹھی کھانا چاہے تو ان سے اجازت لے لے۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابن عمر

۴۰۸۱۴......حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھجوریں پیش کیں آپ نے فرمایا: دو دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ۔مسند احمد، ابن سعد، البغوی، حاکم عن سعد مولی ابی بکر

۴۰۸۱۵......صفوان! گوشت اپنے منہ کے قریب کرو وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، حاکم، حاکم عن صفوان بن امیة

۴۰۸۱۶......تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کے لقمہ کی طرف نہ دیکھے۔الحسن بن سفیان عن ابی عمر مولی عمر

۴۰۸۱۷......جب تم میں سے کوئی (پکانے کے لئے) گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ کردے اگر کسی کو گوشت نہ ملے تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت (کا حصہ) ہے اپنے پڑوسی کو ڈولی بھر کردے دے۔بیھقی فی الشعب عن علقمة بن عبداللہ المزنی عن ابیه

۴۰۸۱۸......جب تو ہنڈیا پکائے تو اس کا شوربا بڑھادے، کیونکہ وہ گھر والوں اور پڑوسی کے لئے کافی ہے۔بیھقی فی الشعب عن ابی ذر

۴۰۸۱۹......جب تم ہنڈیا پکاؤ تو پانی بڑھادو اور پڑوسیوں کو ڈال دو۔ابو الشیخ فی الثواب عن عائشة

۴۰۸۲۰......خبردار، پیٹ سے زیادہ کوئی بھرا ہوا برتن برا نہیں، اگر تم نے اسے بھرنا ہی ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لئے بنادو۔طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن مرقع

۴۰۸۲۱......جس نے دسترخوان کے نیچے (گرے ریزے) کھائے وہ فقروفاقہ سے محفوظ رہے گا۔

الخطیب فی المؤتلف عن هدبة بن خالد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس، قال ابن حجر فی اطراف المختارة، سنده عن هدبة علی شرط مسلم والمتن منکر فلینظر فیمن دون هدبة

۴۰۸۲۲......جس نے کھانے کے ریزے دسترخوان پر سے اٹھا کر کھائے تو وہ رزق کی کشادگی میں رہے گا اور اپنے بیٹوں پوتوں میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔الباوردی عن الحجاج بن علاط السلمی

۴۰۸۲۳......جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے اس سے فقر اور اس کی اولاد سے حماقت دور کردی جائے گی۔

الحسن بن معروف فی فضائل بنی هاشم، الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام:......المتناهية ۱۱۔۱۱

۴۰۸۲۴......جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے وہ وسعت کی زندگی گزارے گا اور اپنے بیٹے اور پوتے میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔

ابن عساکر عن ابی هریرة، وفیه اسحاق بن نجیح کذاب

۴۰۸۲۵......جس نے گرا ہوا کھانا کھایا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ابو الشیخ عن نیشه الخیر

۴۰۸۲۶......تم میں سے جس کا لقمہ گرجائے وہ اس سے مٹی صاف کرکے بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔الدارمی وابو عوانة ابن حبان عن انس

۴۰۸۲۷......جس نے کسی برتن میں کھایا اور اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کرتا ہے۔الحکم عن انس

۴۰۸۲۸......میں برتن کو چاٹ لوں یہ مجھے اس جیسا کھانا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔الحسن بن سفیان عن رابطة عن ابیها

۴۰۸۲۹......جب آدمی برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے آزاد کردے جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔الدیلمی عن سمان عن انس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۲، التنزیه ۲/ ۲۶۷۔

۴۰۸۳۰......تم میں سے ہرگز کوئی اپنی انگلیاں چاٹنے سے پہلے کپڑے سے ہاتھ صاف نہ کرے اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے اور شیطان انسان کے ہر کام میں (شریک ہونے کے) انتظار میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت میں بھی، برتن کو چاٹنے یا چٹانے سے پہلے نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے۔حاکم، بیھقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۱......جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اس کے ہاتھ سے لقمہ گرجائے تو اسے صاف کرکے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے سے پہلے اپنا ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے، کیونکہ آدمی کو پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی کیونکہ شیطان انسان کی ہر حالت کا منتظر رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کا بھی، اور انگلیاں چاٹنے اور چٹائے بغیر برتن نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں

برکت ہوتی ہے۔ابن حبان، بیھقی عن جابر

۴۰۸۳۲..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹے بغیر ہاتھ نہ پونچھے، اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۴۰۸۳۳..... جب تم میں کا کوئی کھانا کھائے تو تین انگلیاں چاٹے بغیر اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔مسند احمد، الدارمی و ابو عوانہ، ابن حبان عن انس

۴۰۸۳۴..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔
بیھقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۵..... جو کھانا کھا چکا پھر اس کے منہ میں جو ریزہ آئے تو اسے پھینک دے اور جو اس کی زبان پر لگے تو اسے نگل لے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں۔بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ

۴۰۸۳۶..... کھانے کے بعد خلال (باریک تنکے سے دانتوں کی صفائی) اور کلی کرلیا کرو اس واسطے کہ یہ کچلیوں اور داڑھوں کی صحت کا باعث ہے۔
الدیلمی عن عمران بن حصین الخزاعی

۴۰۸۳۷..... اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جو کھانے اور وضو کے بعد خلال کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابی ایوب

۴۰۸۳۸..... ریحان اور انار کی شاخ سے خلال نہ کیا کرو کیونکہ اس سے جذام کی رگ کو حرکت ہوتی ہے۔ابن عساکر عن قبیصۃ بن ذؤیب

۴۰۸۳۹..... اپنے مونہوں کو خلال کے ذریعہ پاک صاف رکھا کرو کیونکہ یہ ان دو فرشتوں کا ٹھکانہ ہے جو لکھتے ہیں، ان کی روشنائی لعاب اور ان کا قلم زبان ہے منہ میں فالتو خوراک کے سوا ان کے لئے کوئی چیز دشوار نہیں ہوتی۔
الدیلمی عن ابراھیم بن حسان بن حکیم من ولد سعد بن معاذ عن ابیه عن جده سعد بن معاذ

۴۰۸۴۰..... دودھ سے کلی نہ کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔سعید بن منصور، عقیلی فی الضعفاء و ابن جریر و صححه عن ابن عباس

۴۰۸۴۱..... اس (دودھ) کی چکناہٹ ہوتی ہے۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عباس

کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی تو فرمایا۔ابن ماجۃ عن انس راجع ۴۰۷۵۸

۴۰۸۴۲..... جس نے کھانے سے فراغت کے بعد:

الحمدللہ اطعمنی و اشبعنی و اوانی بلا حول منی ولا قوۃ

"تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے میری محنت کوشش کے بغیر کھلایا، سیراب کیا اور مجھے ٹھکانا دیا"

کہا تو اس نے اس کھانے کا شکر ادا کیا۔ابن السنی عن سعید بن ھلال عمن حدثه

۴۰۸۴۳..... روٹی، گوشت، آدھ پکی کھجور، چھوہارا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں (قیامت کے روز) تم سے پوچھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ان نعمتوں کے بارے میں بروز قیامت تم سے پوچھا جائے گا۔تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات بڑی گراں گزری، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ جب تمہیں اس جیسا ملے گا تو تم اپنے ہاتھوں کو مارو گے، لہٰذا تم بسم اللہ کہہ لیا کرو اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو:

الحمدللہ الذی ھو اشبعنا وانعم علینا وافضل

"تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر کیا اور ہم پر انعام اور فضل کیا"۔

تو یہ ان نعمتوں کے لئے کافی ہے۔ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۸۴۴......روٹی، گوشت گدر کھجور، پکی اور کچی کھجور جب تمہیں اس جیسی نعمتیں ملیں اور تم اپنے ہاتھوں میں لو تو بسم اللہ و برکۃ اللہ کہہ لیا کرو۔

حاکم عن ابن عباس

بسم اللہ پڑھ کر کھانا

۴۰۸۴۵......جب تمہیں اس جیسی نعمت ملے اور تم اپنے ہاتھ ہلاؤ تو کہہ لیا کرو بسم اللہ و برکۃ اللہ اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو الحمد للہ الذی اشبعنا وارواناوانعم علینا وافضل، تو یہ ان نعمتوں کا بدلہ ہو جائے گا۔ بیھقی فی الشعب عن ابن عباس

ہاتھ ہلاؤ یعنی کھانا شروع کرو۔

۴۰۸۴۶......آدمی کھانا رکھتا اور ابھی اٹھاتا نہیں کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے، (جب) رکھتے وقت کہتا ہے: بسم اللہ اور جب اٹھایا جائے تو، الحمد للہ کثیرا کہے۔ ابن السنی عن انس

۴۰۸۴۷......آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے ابھی اٹھایا نہیں جاتا کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے کسی نے کہا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہے۔ الضیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔

۴۰۸۴۸......جس دسترخوان پر چار باتیں ہوں گی تو وہ کامل ہے جب کھائے تو بسم اللہ کہے، جب فارغ ہو جائے تو الحمد للہ کہے، (وہاں کھانے والوں کے) ہاتھ زیادہ ہوں اور بنیادی طور پر حلال ہو۔

ابوعبدالرحمن السلمی والدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمرو بن جمیع متھم بالوضع) تذکرۃ الموضوعات ۸۹ ذیل اللآلی ۱۴۴

۴۰۸۴۹......اے اللہ! آپ نے ہمیں کھلایا پلایا اور سیراب کیا تیرے لئے ہی ایسی تعریف ہے جو نا کافی اور نہ الوداع کہنے والی اور نہ تجھ سے مستغنی کرنے والی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃؓ

۴۰۸۵۰......تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا، جس نے ہم پر احسان کیا ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں اچھی آزمائش میں مبتلا کیا تمام تعریفیں اللہ کے لئے نہ میرے رب کو الوداع کہتے ہوئے اور نہ بدلہ دیتے ہوئے اور نہ ناشکری اور اس سے بے احتیاجی کرتے ہوئے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھانے سے کھلایا اور پانی سے سیراب کیا، اور ننگے پن سے کپڑا پہنایا، گمراہی سے ہدایت دی، اندھے پن کے بدلہ بصارت بخشی اور اپنی بہت سی مخلوق پر ہمیں بڑی فضیلت عطا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

نسائی وابن السنی، حاکم وابن مردویہ، بیھقی فی الشعب، عن ابی ھریرۃ

فصل دوم......کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۰۸۵۱......آپ نے دو کھجوریں اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ اسے اس کا بھائی اجازت دے۔ مسند احمد بیھقی، ابو داؤد، عن ابن عمر

۴۰۸۵۲......رات کا کھانا امانت ہے۔ ابوبکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ، فردوس عن ابی الدرداء

کلام:......اسنی المطالب ۲۶۳ ضعیف الجامع ۱۱۴۳۔

۴۰۸۵۳......آپ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ نسائی عن انس

۴۰۸۵۴......جو سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ گویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، زاد طبرانی فی الکبیر الا ان یتوب

۴۰۸۵۵..... آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔

بیهقی فی الشعب عن عبدالواحد بن معاویة بن خدیج مرسلا

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۴۹

۴۰۸۵۶..... آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرد ہو جائے۔بیهقی فی الشعب عن صهیب

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۳۲۔

۴۰۸۵۷..... آپ نے پکی کھجور کے کھولنے اور نیم پختہ کے چھلکے سے منع فرمایا ہے۔عبدان وابوموسی عن اسحاق

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۷۳۔

۴۰۸۵۸..... آپ نے صرف گٹھلیوں کو پکانے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد عن ام سلمة

۴۰۸۵۹..... آپ نے منع فرمایا کہ آدمی اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جسے اس نے نہیں پہنایا۔مسند احمد ابوداؤد عن ابی بکرة

۴۰۸۶۰.....اس کے کپڑے سے ہاتھ نہ پونچھ جس کو تو نے نہیں پہنایا۔طبرانی، مسند احمد عن ابی بکرة

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۲۷۵۔المتناهیة ۱۲۴۴۔

۴۰۸۶۱..... دسترخوان اٹھانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ابن ماجة عن عائشة ضعیف ابن ماجة ۷۱۲

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۲۱۔

۴۰۸۶۲..... آپ نے اس طشتری پر گٹھلیاں ڈالنے سے منع فرمایا ہے جس سے خشک یا تازہ کھجور کھائی جائے۔الشیرازی عن علی

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۰۲۔

۴۰۸۶۳..... آپ نے کھانے، پانی اور کھجور میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۲۸۔

۴۰۸۶۴..... آپ نے ملی جلی کھجوروں میں سے تازہ کھجوریں تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام :.....ضعیف الجامع ۶۰۱۹۔

۴۰۸۶۵..... بازار میں کھانا بے مروت اور نامردی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، خطیب عن ابی هریرة

کلام :.....اسنی المطالب ۴۳۷، الاتقان ۲۶۲۔

۴۰۸۶۶..... ایک انگلی سے کھانا شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور دو سے کھانا متکبروں کا طرز ہے اور تین سے کھانا انبیاء کی سنت ہے۔

ابومحمد الغطریف فی جزئه وابن النجار عن ابی هریرة

کلام :.....ضعیف الجامع ۲۲۸۹، الضعیفه ۲۳۶۰۔

۴۰۸۶۷..... ہم سے اپنی ڈکار دور کرو، دنیا کے زیادہ سیر قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۰۸۶۹..... تم میں سے کم کھانے والے اور کم بدن اللہ کو زیادہ محبوب ہیں۔فردوس عن ابن عباس

کلام :.....ضعیف الجامع ۱۷۲، الضعیفه ۱۹۹۸۔

۴۰۸۷۰..... آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، انسان کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جس سے وہ اپنی پیٹھ کو سیدھا کر سکے، اگر زیادہ ضرورت ہو تو (اس کے کھانے کے تین حصے ہونے چاہیں) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی اس کی سانس کے لئے ہو۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن المقدام بن معدیکرب

۴۰۸۷۱..... میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی جحیفة

۴۰۸۷۲..... بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس واسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ابن ماجة عن جابر

۴۰۸۷۳...... کھانے کو ایسے نہ سونگھا کرو جیسے درندے سونگھتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب، عن ام سلمة
کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۲۳۶، الکشف الالٰہی ۱۱۳۱۔

اکمال

۴۰۸۷۴...... اپنے بائیں ہاتھوں سے نہ کھایا کرو نہ پیا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ الخلیل فی مشیخة عن ابن عمر
۴۰۸۷۵...... (اے مسلمان عورت!) بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کر جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا دایاں ہاتھ بنایا ہے۔ مسند احمد عن امراة
۴۰۸۷۶...... جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے اور جس نے بائیں ہاتھ سے پیا تو شیطان اس کے ساتھ پیتا ہے۔
مسند احمد عن عائشة
۴۰۸۷۷...... جو کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے۔ الشاشی، ابو یعلی، سعید بن منصور عن ابن عمر
۴۰۸۷۸...... جب تم میں سے کوئی کھائے تو بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور جب تم میں سے کوئی پئے بائیں ہاتھ سے نہ پئے اور جب کوئی لے تو بائیں ہاتھ سے نہ لے اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔ ابن حبان عن ابی قتادة
۴۰۸۷۹...... ان دو انگلیوں اور آپ نے انگوٹھے اور (شہادت کی انگلی) جس سے اشارہ کررہے تھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا نہ کھاؤ، تین انگلیوں سے کھایا کرو یہی طریقہ ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھایا کرو کیونکہ یہ دیہاتیوں کا انداز ہے۔ الحکیم عن ابن عباس
۴۰۸۸۰...... ابن عباس! دو انگلیوں سے نہ کھانا کیونکہ یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور تین انگلیوں سے کھایا کرو۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
۴۰۸۸۱...... ٹیک لگا کر اور چھلنی پر رکھ کر نہ کھا، اور نہ مسجد کے کسی مخصوص مقام کو اپنے لئے خاص کرتا کہ اس کے علاوہ کہیں نماز نہ پڑھے، اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ورنہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے ان کا پل بنادے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء
۴۰۸۸۲...... نہ ٹیک لگا کر کھانا اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء
۴۰۸۸۳...... درندوں کی طرح روٹی کو سونگھا نہ کرو۔ الدیلمی عن ابی هریرة
۴۰۸۸۴...... عجمیوں کی طرح روٹی کو چھری سے نہ کاٹو، اور جب تم میں سے کوئی گوشت کھانا چاہے تو اسے چھری سے نہ کاٹے البتہ اسے منہ میں پکڑ کر دانتوں سے نوچے جو زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی عن ام سلمة
۴۰۸۸۵...... اے عائشة (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا، روزانہ ایک لقمہ سے زیادہ اسراف ہے اور اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ بیھقی، وضعفه عن عائشة
۴۰۵۸۶...... تیرا ہر من پسند چیز کو کھانا بھی اسراف ہے۔ بیھقی عن انس
کلام:...... الضعیفہ ۲۵۷۔
۴۰۸۸۷...... تم نے اپنے ہاتھ سے گوشت کی خوشبو کیوں نہیں دھوئی۔ بیھقی عن ابن عباس
کہ ایک روز نبی علیہ السلام نے نماز پڑھی تو ایک شخص کے ہاتھ سے آپ کو گوشت کی مہک آئی پھر جب واپس جانے لگے تو فرمایا۔
۴۰۸۸۸...... تم میں سے ہرگز کوئی اس حالت میں رات نہ گزارے کہ اس کے ہاتھوں سے کھانے کی مہک آرہی ہو، اگر اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ الخطیب عن عائشة
کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۷۷۔
۴۰۸۸۹...... پرندہ کی طرح ہڈی کو منہ لگا کر گودا نہ نکالو اس سے سل (وہ بیماری جس سے پھیپھڑوں میں سے زخم کی وجہ سے خون رستا رہتا ہے اور انسان سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے) کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابی الخیر مرثد بن عبدالله البرنی مرسلاً

کھانے کی حرام کردہ چیزیں......گوشت

۴۰۸۹۰......ہر کچلی والی درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ھریرة

۴۰۸۹۱......ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ھریرة

۴۰۸۹۲......لوٹ کا مال اور ہر کچلی والے درندے کا کھانا اور نشانہ بنا کر مارا ہوا باندھا جانور حرام ہے۔مسند احمد، نسائی عن ابی ثعلبة

۴۰۸۹۳......آپ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ترمذی، حاکم عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۳۳، الکشف الالٰہی ۱۰۸۱۔

۴۰۸۹۴......آپ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ابن عساکر عن عائشة وعن عبدالرحمن بن شبل

کلام:......الاباعیل ۶۰۸، ذخیرہ الحفاظ ۱۸۱۴۔

۴۰۸۹۵......بنی اسرائیل کے کچھ لوگ زمین کے جانور بنادیئے گئے اور مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ثابت بن ودیعة عن ابی سعید

۴۰۸۹۶......آپ نے کچلی والی درندے اور پنجہ والے ہر پرندہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا گوشت کھایا جائے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن عباس

۴۰۸۹۷......آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔بیھقی عن البراء وعن جابر وعن علی وعن ابن عمر وعن ابی ثعلبة

۴۰۸۹۸......آپ نے گھوڑوں، خچروں اور ہر کچلی والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابوداؤد، ابن ماجة عن خالد بن الولید

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۸۱۰۔

۴۰۸۹۹......گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے۔نسائی عن خالد بن الولید

کلام:......ضعیف النسائی ۲۸۹ ضعیف الجامع ۶۳۳۳۔

۴۰۹۰۰......بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہیں اور وہ شیطان کا کام ہے۔

مسنداحمد، بیھقی، نسائی ابن ماجة عن انس

۴۰۹۰۱......گندگی خور جانور کے کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن ابن عمر

کلام:......حسن الاثر ۵۲۵۔

۴۰۹۰۲......گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن ابن عباس

۴۰۹۰۳......باندھ کر تیر مارے گئے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو باندھا جائے اور اس پر تیر چلایا جائے۔ترمذی عن ابی الدرداء

۴۰۹۰۴......آخری دور میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں اونٹ کے کوہان مرغوب ہوں گے اسی طرح وہ بکریوں کی دمیں کاٹ لیں گے خبردار زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ابن ماجة عن تمیم الدارمی

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۶۸۹۔ضعیف الجامع ۶۴۴۱۔

جن سبزیوں اور ترکاریوں کا کھانا ممنوع ہے

۴۰۹۰۵......آپ نے (کچا) لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔بخاری عن ابن عمر

۴۰۹۰۶..... آپ نے پیاز، گندنا (لہسن کے مشابہ ایک سبزی) اور لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔ الطیالسی عن ابی سعید

۴۰۹۰۷..... ان دو بدبودار سبزیوں کے کھانے سے اور (انہیں کھا کر) ہماری مساجد کے قریب آنے سے بچو اور اگر تم نے لازمی ہی کھانا ہے تو انہیں آگ میں اچھی طرح پکالو۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۹۰۸..... موٹی پیاز نہ کھایا کرو۔ ابن ماجة عن عقبة بن عامر

۴۰۹۰۹..... لہسن، پیاز اور گندنا شیطان کی خوشبوئیں ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام: ..... التعقبات ۵۶ ضعیف الجامع ۲۶۲۱۔

۴۰۹۱۰..... جس نے لہسن یا پیاز کھائی وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے دور رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۱..... اسے کھالیا کرو البتہ تم میں سے جو اسے کھائے تو اس وقت تک مسجد کے پاس نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے یعنی لہسن۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابی سعید

۴۰۹۱۲..... تم اسے کھالیا کرو، لیکن میرا معاملہ تم جیسا نہیں مجھے ڈر ہے کہ میرے ساتھی (یعنی جبرائیل) کو تکلیف ہوگی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ام ایوب

۴۰۹۱۳..... جس نے یہ خبیث پودے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو کیوں کہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۴..... جس نے اس سبزی لہسن، پیاز اور گندنا کو کھایا تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۹۱۵..... جس نے اس خبیث پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو، لوگو! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں ان میں سے مجھ پر کوئی حرام نہیں لیکن یہ ایک ایسا پودا ہے جس کی بو مجھے ناپسند ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۱۶..... جس نے اس پودے سے کھایا ہو تو وہ ہرگز ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ بیھقی عن انس

۴۰۹۱۷..... جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو۔ بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۹۱۸..... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف پہنچائے۔

مسلم، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۹۱۹..... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز مساجد کے قریب نہ آئے۔ ابو دؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن ابن عمر

۴۰۹۲۰..... جس نے اس خبیث پودے سے کھایا وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے یہاں تک اس کی بو زائل ہو جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن المغيرة

اکمال

۴۰۹۲۱..... جس نے اس خبیث پودے سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔

عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر عن العلاء بن جناب

۴۰۹۲۲..... جس نے ان دو خبیث پودوں سے کھایا وہ ہماری مساجد میں ہمارے قریب نہ ہو اگر تم نے لازمی اسے کھانا ہے تو ان کی بو پکا کر ختم کردو۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن معاوية بن قرة عن ابيه

کلام: ..... ذخیرة الحفاظ ۵۱۶۵۔

۴۰۹۲۳...... جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے پاس نہ آئے۔ مسند احمد، طبرانی عن معقل بن یسار

۴۰۹۲۴...... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے ہاں کسی عذر کی وجہ سے آئے تو جدا بات ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن المغیرۃ

۴۰۹۲۵...... جس نے یہ خبیث ترکاری یعنی لہسن کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۲۶...... جس نے اس پودے سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۰۹۲۷...... جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔ طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زید

۴۰۹۲۸...... جس نے ان ترکاریوں یعنی پیاز، لہسن، گندنا اور مولی کو کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۰۹۲۹...... جس نے اس خبیث پودے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہرگز مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ البغوی وابن قانع عن شریک بن شرحبیل وقیل ابن حنبل

۴۰۹۳۰...... جس نے تمہاری ان سبزیوں سے کچھ کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف اٹھاتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۹۳۱...... جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے پاس آئے کہ اس کی پیشانی چومی جائے۔
عبدالرزاق عن ابی سعید

۴۰۹۳۲...... جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو زائل ہو جائے۔
بخاری عن ابن عمر، مسلم، مسند احمد

۴۰۹۳۳...... جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہمیں اس کی وجہ سے تکلیف نہ دے۔
ابو احمد الحاکم وابن عساکر عن خزیمۃ بن ثابت قال ابو احمد، غریب من حدیثہ

۴۰۹۳۴...... جس نے ان دونوں پودوں سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔
ابوخزیمۃ والطحاوی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن زید بن عاصم

۴۰۹۳۵...... جس نے اس خبیث پودے کو کھایا وہ ہمارے قریب نہ آئے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبۃ

۴۰۹۳۶...... جس نے اس ترکاری یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن بشر بن معبد الاساسی عن ابیہ وابن قانع وابن السکن عن محمد بن بشر عن ابیہ عن جدہ بشیر بن معبد، قال البغوی: لا اعلم لہ غیرہ وغیر حدیث بیر رومۃ طبرانی فی الکبیر عن خزیمۃ ابن ثابت

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۳۷...... جس نے یہ ناپسندیدہ ترکاری یعنی لہسن کھایا وہ اپنے گھر بیٹھے۔ نسائی عن ثوبان

۴۰۹۳۸...... جس نے یہ خبیث پودا کھایا ہو وہ ہم سے سرگوشی نہ کرے۔ ابن سعد عن بشر بن بشیر الاسمی عن ابیہ

۴۰۹۳۹...... لہسن کھالیا کرو اور اس سے علاج معالجہ کرلیا کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ الدیلمی عن علی

۴۰۹۴۰...... اگر میرے پاس وہ فرشتہ نازل نہ ہوا کرتا تو میں اسے یعنی لہسن کھالیتا۔ الخطیب عن علی

۴۰۹۴۱...... اسے کھالیا کرو، میرا معاملہ تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں مجھے ڈر رہتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔ (مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح غریب، ابن حبان من ام ایوب کہ آپ ﷺ ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کے لئے پرتکلف کھانا پکایا جس میں بعض ایسی ترکاریاں

تھیں جنہیں کھانا آپ ناپسند کرتے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا ذکر کیا)

۴۰۹۴۲......مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے شرم آتی ہے یہ (لہسن و پیاز) حرام نہیں۔ حاکم حلیة الاولیاء عن ابی ایوب فی اکل البصل

۴۰۹۴۳......وہ فرشتہ جتنا میرا رفیق ہے اتنا وہ تم میں سے کسی اور کے قریب نہیں اور مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اسے مجھ سے کوئی بو محسوس ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

گوہ کا حکم

۴۰۹۴۴......اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک خاندان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور زمین پر چلنے والے چوپائے بنا دیا مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور (کے مشابہ) ہیں شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ، نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۴۵......گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی نسائی ابن ماجة عن ابن عمر

اکمال

۴۰۹۴۶......ایک امت کے چہرے بگاڑ دیئے گئے مجھے معلوم نہیں وہ کہاں گئی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ۔

مسند احمد عن حذیفة، مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۰۹۴۷......بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس جانور کی صورت میں مسخ ہوگئی۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب

۴۰۹۴۸......بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوئی مجھے معلوم نہیں کون سے جانوروں کی صورت مسخ ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۰۹۴۹......مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ الخطیب عن ابی سعید

۴۰۹۵۰......بنی اسرائیل کا ایک خاندان ہلاک ہوا جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا، پس اگر وہ یہی ہوا تو، وہ یہی ہوا تو، وہ یہی ہوا تو یعنی گوہ۔

ابن سعد عن ابی سعید

۴۰۹۵۱......اللہ تعالیٰ نے جس قوم پر بھی لعنت کی اور انہیں مسخ کیا اور ان کی نسل ہوا اور انہیں ہلاک نہ کیا ہو (ایسی بات نہیں) لیکن وہ اللہ کی مخلوق ہے پس جب اللہ تعالیٰ یہودیوں پر غضب ناک ہوا تو ان کی صورتیں بگاڑ کر ان جیسا بنا دیا۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۰۹۵۲......ہم قریشی لوگ اسے (گوہ کو) ناپسند کرتے ہیں (ابن سعد عن محمد ابن سیرین، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا)

۴۰۹۵۳......تم دونوں ایسا نہ کرو۔ تم نجدی لوگ اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ والے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی گوہ۔ طبرانی فی الکبیر عن میمونة

۴۰۹۵۴......اسے کھاؤ، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کا کھانا نہیں یعنی گوہ۔

طبرانی فی الکبیر عن امراة من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم

۴۰۹۵۵......اسے کھالیا کرو یہ حلال ہے یعنی گوہ۔ ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر

مٹی کا کھانا

۴۰۹۵۶......جس نے مٹی کھائی تو گویا اس نے اپنی خودکشی پر اپنی اعانت و مدد کی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

کلام:......مختصر المقاصد ۹۸۴، النخبہ ۳۳۴۔

۴۰۹۵۷......مٹی کھانا ہر مسلمان (مرد وعورت) کے لئے حرام ہے۔فردوس عن انس

کلام:......الاسرار المرفوعہ ۵۸۔ اسنی المطالب ۲۶۰۔

۴۰۹۵۸......جس نے مٹی کھائی تو جتنا اس کا رنگ اور جسم کمزور ہوا ہوگا اس سے حساب لیا جائے گا۔ابن عساکر عن ابی امامة

۴۰۹۵۹......جو مٹی کھانے لگا تو اس نے اپنی ہلاکت کا سامان بہم پہنچا دیا۔بیھقی وضعفه، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......اللآ لی ۲/۲۵۰۔

خون......از اکمال

۴۰۹۶۰......کیا تجھے پتہ نہیں کہ ہر قسم کا خون حرام ہے۔ابن منده عن سالم الحجام

۴۰۹۶۱......سالم! تمہارا ناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہر قسم کا خون حرام ہے پھر ایسا نہ کرنا۔ابونعیم عن ابی هند الحجام

۴۰۹۶۲......اے عبداللہ! یہ خون کسی ایسی جگہ گرادو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے، (جب وہ واپس آئے) آپ نے فرمایا: شاید تم نے وہ خون پی لیا ہے! خون پینے کا تمہیں کس نے کہا تھا؟ لوگوں کی تم سے اور تم سے لوگوں کی خرابی۔الحکیم، حاکم عن ابن الزبیر

گدھے اور درندے......از اکمال

۴۰۹۶۳......جو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو گدھوں کا گوشت اس کے لئے حلال نہیں۔مسند احمد عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۴......پالتو گدھوں اور کچلی والے درندوں کا گوشت نہ کھاؤ۔طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبه

۴۰۹۶۵......پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ اور نہ کچلی والے درندوں کا کھانا حلال ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۶......تمہارے لئے ہر کچلی والا درندہ اور پالتو گدھا حلال نہیں، اور ان غلاموں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو جن سے تم نے عقد کتابت کیا ہے اور نہ ان کی دلی خوشی کے بغیر ان کا مال کھاؤ اور تجارت پر لگاؤ، مجھے گمان ہے کہ تم میں سے ایک شخص جب سیر ہو چکا ہوگا اور اس کا پیٹ بڑھ جائے گا اور وہ اپنے صوفہ پر ٹیک لگائے کہے گا: اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے آگاہ رہنا! اللہ کی قسم! میں نے بیان کردیا، حکم دیا اور نصیحت کردی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن العرباض

فصل سوم......کھانے کی مباح چیزیں

۴۰۹۶۷......بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا ہے۔طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی السنن عن عصمة بن مالک

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۹۵۲، ضعیف الجامع ۱۶۰۹۔

۴۰۹۶۸......اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسان کے لئے ذبح کردی ہے۔دارقطنی عن عبداللہ بن سرجس

۴۰۹۶۹......جو (مچھلیاں) سمندر باہر پھینک دے یا اس سے علیحدہ ہو جائیں انہیں کھالو اور جو اس میں مرجائیں تیر کر اوپر آجائیں انہیں نہ کھاؤ۔ ابوداؤد، ابن ماجة، جابر

۴۰۹۷۰......سمندر میں جو بڑا جانور ہے اسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے حلال کردیا ہے۔دارقطنی عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۶۹۔

۴۰۹۷۱.....زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ لشکر ٹڈیاں ہیں نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

ابو داؤد ابن ماجه، بیهقی فی السنن عن سلمان

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۹۷۔

۴۰۹۷۲.....ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون تو وہ جگر اور تلی ہے۔

ابن ماجة، حاكم، بيهقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:.....اسنی المطالب ۶۹، حسن الاثر ۴۔

۴۰۹۷۳.....ٹڈی، سمندر کی مچھلی کی چھینک ہے۔ابن ماجه عن انس و جابر معاً

یعنی حلال ہونے میں اس کی طرح ہے۔

۴۰۹۷۴.....ٹڈی سمندر کا شکار ہے۔ابو داؤد عن ابی هريرة

۴۰۹۷۵.....مریم (علیہا السلام) نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ انہیں بغیر خون کے گوشت کھلائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹڈی کھلائی۔

عقيلی فی الضعفاء عن ابی هريرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۹۷۷۔

۴۰۹۷۶.....اسے کھالیا کرو یہ سمندر کا جاندار ہے یعنی ٹڈی۔نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۰۷۔

۴۰۹۷۷.....سمندر کا مردار حلال اور اس کا پانی پاک ہے۔دار قطنی، حاكم عن ابن عمر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۶۶۔

۴۰۹۷۸.....جو (مچھلی) سمندر کے اوپر تیرنے لگے اسے کھالو۔ابن مردويه عن انس

اکمال

۴۰۹۷۹.....مچھلی جب (مرکر) پانی پر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ اور جسے سمندر کنارے پر چھوڑ جائے تو اسے کھالو اسی طرح جو اس کے کناروں پر ہو وہ بھی کھالو۔ابن مردويه، بيهقی عن جابر

۴۰۹۸۰.....اللہ تعالیٰ نے سمندر کی چیزیں بنی آدم کے لئے ذبح کر دی ہیں۔

دارقطنی و ابونعيم فی المعرفة عن شريح الحجازی وضعيف

۴۰۹۸۱.....اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسانوں کے لئے ذبح کر دی ہے۔دارقطنی فی الافراد عن عبدالله بن سرجس

۴۰۹۸۲.....ہر وہ مچھلی کھالیا کرو جس سے پانی ہٹ جائے اور جسے کنارے پر ڈال دے اور جسے مردار یا پانی پر مردہ تیرتی ہوئی پاؤ اسے مت کھاؤ۔

دارقطنی وضعفه عن جابر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۳۶، ضعاف الدار قطنی ۲۴۵۔

۴۰۹۸۳.....حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں بھیجا تو ان لوگوں نے کافی مشقت اٹھائی سمندر کے کنارے چلتے چلتے انہیں ایک بہت بڑی مچھلی ملی جس سے یہ لوگ تین دن تک کھاتے رہے جب نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اگر ہمیں پتہ چل جاتا کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے ہم اسے حاصل کر لیتے تو ہم اسے پسند کرتے کہ ہمارے پاس اس کا کچھ حصہ ہوتا۔رواه ابن عساكر

فصل چہارم......کھانے کی قسمیں

۴۰۹۸۴......زیتون کا سالن پکایا کرواور اسے لگایا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔حاکم، بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:......کشف الخفاء ۹، المعلۃ ۲۷۵۔

۴۰۹۸۵......اس درخت (کے تیل) کا سالن پکایا کرو یعنی زیتون کا جسے اس پر خوشبو رکھ کر پیش کی جائے وہ لگالیا کرے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۹۸۶......اس کدو سے ہم اپنا کھانا بڑھاتے ہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ عن جابر ابن طارق

۴۰۹۸۷......سالن سے روٹی لگا کر کھایا کرو اگرچہ پانی ہی ہو۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام:......اسنی المطالب ۱۴، ضعیف الجامع ۲۴۔

۴۰۹۸۸......ثرید بنالیا کرو اگرچہ پانی ہو۔بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۵۱، ضعیف الجامع ۱۳۵۔

۴۰۹۸۹......اسے کھایا کرو جسے فارس والے کھجور گھی کا حلوا کہتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر، حاکم بیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن سلام

۴۰۹۹۰......کدو کھایا کرو اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس سے نازک کوئی پودا ہوتا تو اسے یونس علیہ السلام کے لئے اگاتے، جب تم میں سے کوئی شوربا بنائے تو اس میں کدو زیادہ ڈالے کیونکہ اس سے دماغ وعقل کو تقویت ملتی ہے۔الدیلمی عن الحسن بن علی

۴۰۹۹۱......چھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی الشعب عن میمونۃ

ام المومنین، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پنیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۰۹۹۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس غزوہ طائف میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا تو آپ نے فرمایا، اس میں چھری رکھو (اور پھر کاٹو) بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۹۹۳......میرے علم کوئی مشروب دودھ سے بڑھ کر ایسا نہیں جو کھانے کے برابر ہو، جب تم میں سے کوئی اسے پئے تو کہے!'' اللھم بارک لنا فیہ وزد ن امنہ'' اور جو تم میں سے کھانا یعنی اس گوہ سے کھائے تو کہے: اللھم! بارک لنا فیہ واطعمنا خیرًا منہ. ابوداؤد طیالسی عن ابن عباس

گوشت

۴۰۹۹۴......جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ بنائے اگر تم میں سے کسی کو گوشت نہ ملا تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت ہے۔ترمذی، حاکم، بیھقی فی الشعب عن عبداللہ المزنی

۴۰۹۹۵......جب تم گوشت پکاؤ تو اس کا شوربا بڑھادو جو زیادہ وسعت اور پڑوسیوں کے لئے کافی ہے۔ابن ابی شیبۃ عن جابر

۴۰۹۹۶......گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے۔ابن النجار عن الحسین

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۶، الضعیفہ ۴۱۸۔

۴۰۹۹۷......سب سے اچھا گوشت پشت کا ہے۔

(مسند احمد، ابن ماجۃ، حاکم، بیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن جعفر) ضعیف ابن ماجہ ۷۱۲، ضعیف الجامع ۸۱۱

۴۰۹۹۸......تمہارا بہترین کھانا وہ ہے جو آگ پر پکے۔ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۱۔

۴۰۹۹۹......سب سے بہتر سالن گوشت ہے اور وہ سالنوں کا سردار ہے۔ بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۰۰۰......دنیاوآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے اور دنیاوآخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیاوآخرت میں نیازبوں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ طبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن بریدة

کلام:......التنزیہ ۲/۲۴۸، الشاذاہ ۵۰۳۔

۴۱۰۰۱......دنیاوآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے۔ ابونعیم فی الطب عن علی

کلام:......اسنی المطالب ۶۲۷، ضعیف الجامع ۳۳۲۷۔

۴۱۰۰۲......پیٹھ کا گوشت کھایا کرو کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے۔ ابونعیم عن عبداللہ بن جعفر

۴۱۰۰۳......ثرید کی فضیلت کھانوں پر ایسی ہے جیسے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر ہے۔ عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۶۱، المشتھر ۱۵۔

۴۱۰۰۴......دنیاوآخرت کا بہترین کھانا گوشت ہے۔ عقیلی فی الضعفاء، حلیة الاولیاء عن ربیعة بن کعب

کلام:......الاسرار المرفوعة ۲۶۳، تذکرۃ الموضوعات ۱۴۵۔

۴۱۰۰۵......گوشت خوری سے رنگ اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ابن عساکر بن ابن عباس

کلام:......اسنی المطالب ۲۶۱، ضعیف الجامع ۱۱۴۲۔

اکمال

۴۱۰۰۶......گوشت کھانے سے دل کو فرحت ہوتی ہے. بیھقی فی الشعب عن سلمان

۴۱۰۰۷......دنیاوآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت اور دنیاوآخرت کے مشروبوں کا سردار پانی اور دنیاوآخرت کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے ایک روایت میں ہے جنت والوں کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ بیھقی فی الشعب عن بریدة

کلام:......الحسنہ ۷۵۷، النواسخ ۸۶۸۔

۴۱۰۰۸......گوشت کھاتے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے اور آدمی جب تک فرحت میں رہے تو متکبر وجبار ہو جاتا ہے اس لئے کبھی کبھی کھایا کرو۔ بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

۴۱۰۰۹......اسے ایک جگہ رکھو کیونکہ وہ بکری کی رہنما اور بکری کی اچھی چیز کے قریب اور گندگی سے دور ہے یعنی گردن۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ضباعة بنت الزبیر

سرکہ

۴۱۰۱۰......جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں۔ طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ام ھانی، الحکیم عن عائشة

کلام:......الاتقان ۱۵۸۴۔

۴۱۰۱۱......سرکہ بہترین سالن ہے۔ مسند احمد، مسلم، عن جابر، مسلم، ترمذی عن عائشة

۴۱۰۱۲......اسے قریب کرو اس لئے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ ترمذی عن ام ھانی

۴۱۰۱۳......جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں، اور تمہارا بہترین سرکہ وہ ہے جو شراب سے بنایا جائے۔ بیھقی فی السنن عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۰۰۸۔

۴۱۰۱۴...... بہترین سالن سرکہ ہے اے اللہ! سرکہ میں برکت دے کیونکہ یہ اس سے پہلے انبیاء کا سالن رہا، اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ ابن ماجه عن ام سعد

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۹۶۱۔

۴۱۰۱۵...... یہ اس کا سالن ہے۔ ابو داؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۰۸۴۔

۴۱۰۱۶...... کاش میرے پاس گندم کی سفید روٹی ہوتی جس پر گھی اور دودھ لگا ہوتا اسے میں کھاتا۔ ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

۴۱۰۱۷...... آٹے کو اچھی طرح گوندھا کرو اس سے برکت بڑھتی ہے۔ ابن عدی عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۷، ضعیف الجامع ۱۲۷۳۔

۴۱۰۱۸...... روٹی تو سفید آٹے کی ہوتی ہے۔ ترمذی عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۹۳۷۔

۴۱۰۱۹...... تمہارا بہترین کھانا روٹی ہے اور تمہارا بہترین میوہ انگور ہے۔ فردوس عن عائشة

کلام:...... الاتقان ۴۰۷، ضعیف الجامع ۲۹۱۲۔

اکمال

۴۱۰۲۱...... سرکہ بہترین سالن ہے جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ مسند احمد عن جابر

۴۱۰۲۲...... سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کے لئے اتنا شر کافی ہے کہ جو اس کے پاس ہے اس پر ناراض ہو۔

ابو عوانه، بیهقی فی الشعب عن جابر

کلام:...... الوضع فی الحدیث ۲/۸۲۔

۴۱۰۲۳...... بہترین سالن سرکہ ہے ام ھانی! وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ بیهقی فی الشعب عن ابن عباس

۴۱۰۲۴...... جو شخص سرکہ کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو فراغت تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

ابن عساکر عن جابر

لاچار و مجبور کا کھانا

۴۱۰۲۵...... جب تم اپنے گھر والوں کو ان کے دودھ کا حصہ پلا کر سیراب کر دو تو ان چیزوں سے بچو جنہیں اللہ ممنوع قرار دیا ہے یعنی مردار۔

حاکم بیهقی فی السنن عن سمرة

اکمال

۴۱۰۲۶...... ابو واقد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ ہم ایسی زمین میں ہوتے ہیں جہاں بھوک کی کثرت ہے تو ہمارے لئے مردار کس حد تک جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم صبح و شام کا کھانا نہ کھاؤ اور تمہیں کوئی سبزی بھی نہ ملے تو اسے کھا سکتے ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی الشعب عن ابی واقد

۴۱۰۲۷...... صبح یا شام کا کھانا ضرورت کے لئے کافی ہے۔ حاکم عن سمرة

باب دوم

اس کی دوفصلیں ہیں۔

فصل اول...... پینے کے آداب

۴۱۰۲۸...... جب تم میں سے کوئی پیئے تو ایک سانس میں نہ پئے۔حاکم عن ابی قتادہ

۴۱۰۲۹...... ایک سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو،لیکن دو یا تین سانسوں میں پیو،اور جب پی چکو تو اللہ کا نام لینا،اور جب برتن ہٹاؤ تو الحمدللہ کہا کرو۔ ترمذی عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الترمذی ۳۱۹،ضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۴۱۰۳۰...... جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔بیھقی عن ام سلمة

۴۱۰۳۱...... جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔مسلم عن ام سلمة

۴۱۰۳۲...... جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا اپنے پیٹ میں دھڑادھڑ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔ابن ماجة عن عائشة

کلام:...... ذخیرہ الحفاظ ۵۳۷۱۔

۴۱۰۳۳...... ہاتھ کے چلو میں پانی پیا نہ کرو،لیکن اپنے ہاتھوں کو دھو کر ان میں پانی پی لیا کرو کیونکہ یہ برتن سے زیادہ صاف اور اچھا ہے۔ ابن ماجة عن ابن عمر

۴۱۰۳۴...... تم میں سے کوئی (بلاعذر) کھڑے ہو کر پانی نہ پئے،سو جو بھول جائے وہ قے کردے۔مسلم عن ابی ھریرة

۴۱۰۳۵...... تم میں سے کوئی کتے کی طرح برتن میں منہ نہ ڈالے،اور نہ ایک ہاتھ سے پئے جیسے وہ قوم پیتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا،اور نہ کوئی رات کیوقت کسی برتن کو حرکت دیئے بغیر پئے،البتہ اگر برتن ڈھکا ہوا ہو،اور جس برتن پر قدرت کے باوجود تواضع کے لئے اپنے ہاتھ سے پیا تو اللہ تعالیٰ اس کی انگلیوں کے برابر نیکیاں لکھے گا اور یہ عیسیٰ بن مریم (علیھا السلام) کا برتن ہے جب انہوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا: افسوس یہ دنیا کی چیز ہے۔ابن ماجة عن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۳۷۰،الضعیفہ ۲۱۶۸۔

۴۱۰۳۶...... دائیں طرف والے،دائیں طرف والے،دائیں طرف والے (زیادہ حق دار ہیں)۔بیھقی عن انس

۴۱۰۳۷...... پہلا دایاں پھر بایاں۔مالک، مسند احمد، بیھقی عن جابر بن سمرة

۴۱۰۳۸...... بہترین مشروب ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ترمذی عن الزھری مرسلاً، مسند احمد عن ابن عباس

کلام:...... اسنی المطالب ۲۱۱ ضعیف الجامع ۹۱۶۔

۴۱۰۳۹...... اپنے ہاتھ دھو کر پھر ان میں پیا کرو ہاتھ سے بہتر کوئی برتن نہیں۔ابن ماجة، بیھقی عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۸۶۔

۴۱۰۴۰...... قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، مسند احمد، مسلم عن ابی قتادة

۴۱۰۴۱...... قوم کو پلانے والا آخر میں ہوتا ہے۔بخاری فی التاریخ مسند احمد، ابو داؤد، عن عبداللہ ابن ابی اوفی

کلام:...... الوضع فی الحدیث ۱/۱۵۰۔

۴۱۰۴۲...... قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجة عن ابی قتادة، طبرانی فی الاوسط والقضاعی عن المغیرة

۴۱۰۴۳......ان برتنوں میں پیا کرو جن کے منہ ڈھیلے ہوجاتے ہوں۔ابو داؤد عن ابن عباس

۴۱۰۴۴......میں نے تمہیں بعض مشروبوں سے منع کیا تھا البتہ چمڑے کے برتنوں میں سو ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں کو نشہ آور چیز نہ پینا۔ مسلم عن بریدة

۴۱۰۴۵......جب پیو تو چوس کر اور جب مسواک کرو تو چوڑائی میں کرو۔ابو داؤ فی مراسیلہ عن عطاء بن ابی رباح

کلام:......الاتقان ۶۰ ۱۷، الدر المنثر ۱۶۵۔

۴۱۰۴۶......دودھ پی کر کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ابن ماجہ عن ام سلمة

۴۱۰۴۷......دودھ کے بعد کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہے۔ابن ماجہ عن ابن عباس وعن سھل بن سعد

اکمال

۴۱۰۴۸......جب پیو تو تین سانسوں میں، پہلا سانس پینے کا شکر، دوسرا پیٹ کے لئے شفا اور تیسرا شیطان کو دور کرنے کے لئے، سو جب پیو تو چوس کر پیو، کیونکہ وہ پانی کی نالی میں اچھی طرح روانی کا باعث اور زیادہ لذت وآسانی کی ذریعہ ہے۔الحکیم عن عائشة

۴۱۰۴۹......پیو (لیکن) منہ لگا کر نہ پیو، تم میں سے (جب) کوئی (پینے لگے) اپنا ہاتھ دھولے پھر پی لے ہاتھ جب دھولیا تو اس سے صاف کون سا برتن ہوگا؟ بیھقی فی الشعب عن عمر

۴۱۰۵۰......پانی اچھی طرح چوس کر پیو کیونکہ وہ زیادہ لذت، آسانی اور (مشقت سے) برأت کا باعث ہے۔الدیلمی عن انس

۴۱۰۵۱......اپنے ہاتھ دھولیا کرو اور پھر ان میں پیا کرو کیونکہ یہ تمہارے صاف برتن ہیں۔بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۰۵۲......جس نے پانی کا گھونٹ تین سانس میں پیا شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ پڑھی تو جب تک پانی اس کے پیٹ میں رہے گا خارج ہونے تک تسبیح کرتا رہے گا۔

الحافظ ابوزکریا یحییٰ بن عبدالوھاب ابن مندہ فی الطبقات والرافعی فی تاریخہ عن الحسن مرسلاً

۴۱۰۵۳......سنو! دنیا وآخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے۔حاکم عن عبدالحمید بن صیفی بن صھیب عن ابیہ عن جدہ

۴۱۰۵۴......دنیا وآخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیا وآخرت میں کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔

حاکم فی تاریخہ عن صھیب

۴۱۰۵۵......تم نے اسے کیوں نہیں ڈھکا ایک تنکا ہی رکھ دیتے۔(مسند احمد، وعبد بن حمید، بخاری، مسلم ابوداؤد عن جابر فرماتے ہیں حمید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کے پاس دودھ کا پیالہ لائے جس کا سر کھلا تھا تو اس پر آپ نے فرمایا، مسلم، ابن حبان عن ابی حمید الساعدی، ابویعلی عن ابی ہریرة)

۴۱۰۵۶......اے محارب کے گروہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد رکھے! مجھے کسی عورت کا دوہا دودھ نہ پلانا۔ابن سعد والبغوی عن ابن ابی شیخ

پینے کی ممنوع چیزیں

۴۱۰۵۷......آپ نے کھڑے ہو کر پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔الضیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۴۳۔

۴۱۰۵۸......آپ نے ایک سانس میں پینے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا پینا ہے۔بیھقی فی الشعب عن ابن شھاب مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۵۰۔

۴۱۰۵۹......آپ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑی ہوکر پانی پیے۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن انس
۴۱۰۶۰......اگر اسے پتہ چل جائے جو کھڑے ہوکر پی رہا ہے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ قے کردے۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ
کلام:......النواسخ ۱۵۷۵۔
۴۱۰۶۱......آپ نے مشکیزہ (کو منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا ہے۔بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس
۴۱۰۶۲......آپ نے مشکیزہ سے منہ لگا کر پینے سے اور گندگی خور جانور اور جسے باندھ کر نشانے کا ہدف بنایا گیا اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عنه
۴۱۰۶۳......آپ نے مشکیزوں کو کھڑے ہوکر منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۲۔
۴۱۰۶۴......آپ نے برتن کے سوراخ سے پینے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن ابی سعید
۴۱۰۶۵......سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ، نہ موٹا اور باریک ریشم پہنو اس واسطے کہ وہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔مسند احمد، بیھقی عن حذیفۃ
۴۱۰۶۶......آپ نے سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور زربافت اور ریشم پہننے سے اور چیتے کی کھالوں پر (سواری بیٹھنے) سے متعہ کرنے اور مضبوط گھر بنانے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن معاویہ
۴۱۰۶۷......آپ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ترمذی عن ابی سعید
۴۱۰۶۸......آپ نے مشروب میں پھونک مارنے اور اس کی ٹونٹی سے اور اس کی پھٹن سے پینے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی عن سھل بن سعد
۴۱۰۶۹......آپ نے کھانے پینے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد عن ابن عباس
کلام:......التنزیہ ۲/۲۵۸۔

پانی کے برتن میں سانس لینے کی ممانعت

۴۱۰۷۰......آپ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد ابوداؤد ترمذی عن ابن عباس
۴۱۰۷۱......اپنے منہ سے برتن ہٹا کر سانس لو۔سمویه فی فوائده عن ابی سعید
۴۱۰۷۲......جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو اس میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی (قضائے حاجت کے لئے) بیت الخلاء جائے تو نہ دایں ہاتھ سے اپنے عضو کو پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے پونچھے۔بخاری، ترمذی عن ابی قتادة
۴۱۰۷۳......جب تم میں کا کوئی پئے تو برتن میں سانس نہ لے جب دوبارہ پینا چاہے تو برتن ہٹالے پھر اسے پئے اگر اس کی چاہت ہو۔
ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ
۴۱۰۷۴......جب پانی پیا کرو تو چوس کر پیو غٹ غٹ نہ پیو کیونکہ منہ لگا کر مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔فردوس عن علی
کلام:......الاتقان ۱۷۶۰، ضعیف الجامع ۵۶۲۔
۴۱۰۷۵......جب تم میں سے کوئی پئے تو چوس کر پئے غٹا غٹ نہ پئے کیونکہ مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری لگتی ہے۔
سعید بن منصور و ابن السنی و ابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن ابی حسین مرسلاً
۴۱۰۷۶......پانی اچھی طرح چوس کر پیو گڈ گڈ کر نہ پیو۔ابن ماجۃ عن انس
کلام:......الالحاظ ۶۳۸ ضعیف الجامع ۵۲۶۱۔

اکمال

۴۱۰۷۷۔۔۔۔۔کیا تمہیں بلی کے ساتھ پینا اچھا لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نہیں، آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھ شیطان نے پیا۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے پانی پیتے دیکھا تو فرمایا۔)

۴۱۰۷۸۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا آپ نے فرمایا: ارے! کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پئے؟ جب کہ بلی سے برے شیطان نے تمہارے ساتھ پیا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۷۹۔۔۔۔۔برتن میں نہ سانس لو اور نہ اس میں پھونک مارو۔ بیھقی عن ابن عباس

۴۱۰۸۰۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی جس برتن سے پئے اس میں سانس نہ لے لیکن اسے پیچھے ہٹا کر سانس لے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۱۔۔۔۔۔تم میں سے کوئی مشکیزہ کے منہ سے ہرگز نہ پئے۔ بیھقي عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۲۔۔۔۔۔مشکیزہ کے منہ سے نہ پیو اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۱۰۸۳۔۔۔۔۔صرف بندھن والے (برتنوں مشکیزوں) سے پیو۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۱۰۸۴۔۔۔۔۔اس چھٹن سے نہ پیو جو پیالہ میں ہو کیونکہ شیطان اس سے پیتا ہے۔ ابونعیم عن عمرو بن ابی سفیان

۴۱۰۸۵۔۔۔۔۔جو سونے چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ جمع کر رہا ہے ہاں اگر توبہ کر لے۔

مسند احمد مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ

۴۱۰۸۶۔۔۔۔۔جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ تو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، ابویعلی عن ابن عباس

۴۱۰۸۷۔۔۔۔۔جس نے سونے چاندی کے برتن میں کوئی چیز پی یا جس میں سونے چاندی کی کوئی چیز لگی ہو تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

بیھقی فی المعرفۃ والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

باب سوم......لباس، اس کی دو فصلیں

فصل اول......لباس کے آداب

۴۱۰۸۸۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی نیا لباس پہنے تو وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۶۸۶۔

۴۱۰۸۹۔۔۔۔۔جس نے نیا کپڑا پہنا وہ کہے: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو اٹھا کر صدقہ کر دے جسے اس نے بوسیدہ کر دیا، تو وہ اللہ کی امان، حفاظت اور جب تک زندہ اور مردہ رہے گا اللہ تعالیٰ کے پردہ میں رہے گا۔

ترمذی ابن ماجۃ عن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۲۷۔

۴۱۰۹۰۔۔۔۔۔جس نے نئی قمیض لی اور اسے پہنا پھر جب وہ اس کی ہنسلی کی ہڈی تک پہنچی تو اس نے کہا: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو صدقہ کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے قرب میں زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں

رہے گا۔مسند احمد عن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۹۵،الکشف الالٰہی ۸۴۳۔

۴۱۰۹۱.....میری امت کے کچھ لوگ بازار آ کر نصف یا تہائی دینار سے قمیض خریدیں گے اور جب اسے پہنیں گے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں ابھی وہ قمیض اس کے گھٹنوں تک بھی نہیں پہنچے گی کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۰۱۔

۴۱۰۹۲.....ایک شخص ایک دینار درہم یا آدھے دینار سے کپڑا خریدتا ہے پھر اسے پہنتا ہے ابھی وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے یعنی الحمدللہ کی وجہ سے۔ابن السنی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۵۰،النافلة ۱۸۔

۴۱۰۹۳.....لباس سے مالداری کا ظہور ہوتا ہے اور تیل لگانے سے تنگی دور ہوتی ہے اور بادشاہوں سے خیر خواہی اللہ تعالیٰ دشمن کو تباہ کرتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۶۳۔

۴۱۰۹۴.....ازار باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو (اللہ تعالیٰ) ان کے رب کے حضور انہیں نصف پنڈلیوں تک ازار باندھے دیکھا ہے۔

فردوس عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:......اسنی المطالب ۱۵،التنزیہ ۲/۴/۲۷۔

۴۱۰۹۵.....شلواریں پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے زیادہ پردے والا لباس ہے اور اپنی عورتوں کو اس سے خوبصورت کرو جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء البیهقی فی الادب عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۹۲،اسنی المطالب ۴۰۔

۱۴۰۹۶.....جب وضو کرو یا کپڑا پہنو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔ابو داؤد، ابن حبان عن ابی هریره

۴۱۰۹۷.....اپنا ازار (شلوار کا کپڑا) اٹھاؤ یہ تمہارے کپڑے کی صفائی اور تمہارے رب سے ڈرنے کا زیادہ ذریعہ ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، بیهقی فی الشعب عن الا شعث بن سلیم عن عمة عن عمها

کلام:......ضعیف الجامع ۸۷۷۔

۴۱۰۹۸.....مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتا ہے۔نسائی عن ابی هریرة وابی سعید وابن عمر

۴۱۰۹۹.....اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو کہ ان کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان جب لپیٹا ہوا کپڑا دیکھتا ہے تو اسے نہیں پہنتا اور جب پھیلا ہوا دیکھتا ہے تو پہن لیتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۲۱۰،تذکرة الموضوعات ۱۵۶۔

۴۱۱۰۰.....شیاطین تمہارے کپڑے استعمال کرتے ہیں،اس لئے جب تم میں سے کوئی کپڑا اتارے تو اسے لپیٹ دے کہ ان کپڑوں کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان لپیٹا ہوا کپڑا نہیں پہنتا ہے۔ابن عساکر عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۵۰۔

۴۱۱۰۱.....سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن عساکر عن سمرة

۴۱۱۰۲.....اپنے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے

وہ نظر تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابن عباس

۴۱۱۰۳۔۔۔۔۔آپ علیہ السلام نے حضرت عمر سے فرمایا: نیا کپڑا پہنو، قابل تعریف زندگی بسر کرو، شہادت کی موت پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۱۱۰۴۔۔۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت سفید بنائی ہے اور سفید رنگ اللہ تعالیٰ کو سب (رنگوں) سے زیادہ پیارا ہے۔البزار عن ابن عباس

۴۱۱۰۵۔۔۔۔۔چادر اوڑھنا عربوں کا لباس اور کپڑے میں ڈھک جانا ایمان کا لباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۲۷۴۔

۴۱۱۰۶۔۔۔۔۔اپنے کپڑے پہن ننگے نہ چلا کرو۔ابو داؤد عن المسور بن مخرمة

سفید کپڑا پسندیدہ لباس ہے

۴۱۱۰۷۔۔۔۔۔تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں سو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دیا کرو۔دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۱۰۸۔۔۔۔۔اسے اپنے اوپر جوڑلو (بٹن لگالو) اگرچہ کانٹے سے جوڑلو۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان حاکم عن سلمة بن الاکوع

۴۱۱۰۹۔۔۔۔۔کپڑے کی لپیٹ اس کی راحت ہے۔فردوس عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۵۶ التمیز ۱۰۴۔

۴۱۱۱۰۔۔۔۔۔سفید کپڑوں کا اہتمام کیا کرو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن سمرة

۴۱۱۱۱۔۔۔۔۔سفید کپڑے پہنا کرو انہیں پہنا کرو اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۱۲۔۔۔۔۔سفید کپڑے پہنا کرو انہیں تمہارے زندہ پہنیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔البزار عن انس

۴۱۱۱۳۔۔۔۔۔اون کا لباس (سردیوں میں) پہنا کرو اپنے دلوں میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرو گے۔حاکم، بیھقی فی الشعب عن ابی امامة

اکمال

۴۱۱۱۴۔۔۔۔۔چاہئے کہ تمہارے زندے سفید رنگ پہنیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن عساکر عن عمران بن حصین وسمرة بن جندب معا

۴۱۱۱۵۔۔۔۔۔جسے تم اپنی مساجد میں اور اپنی قبروں میں دیکھ کر خوش ہو وہ سفید رنگ ہے۔حاکم عن عمران بن حصین وسمرة بن جندب

۴۱۱۱۶۔۔۔۔۔وہ سب سے بہترین رنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت اپنی عیدگاہ اور اپنی قبروں میں (مردوں کو دفن کرتے وقت) کرو وہ سفید رنگ ہے۔

نسائی عن ابی الدرداء

۴۱۱۱۷۔۔۔۔۔تمہارے سب سے پسندیدہ کپڑے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفید رنگ کے ہیں۔سو انہی میں نماز پڑھا کرو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن سعد عن ابی قلابة مرسلاً

۴۱۱۱۸۔۔۔۔۔سفید رنگ پہنا کرو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۱۹۔۔۔۔۔جو ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہے تو وہ اللہ کے سامنے عاجزی کے لئے اون کا لباس پہنے۔الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۱۲۰۔۔۔۔۔اون پہنا کرو اور کپڑا چڑھا کر رکھا کرو آدھے پیٹ کھایا کرو تو آسمانوں کی بادشاہت میں داخل ہو جاؤ گے۔الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۱۲۱......ابن عباس! باقی بدن چہرے سے زیادہ لباس کے لئے خوبصورت ہے۔الخطیب عن ابن عباس

۴۱۱۲۲......مکمل بدن ڈھانکنا ایمان والوں کا لباس اور چادراوڑھنا عربوں کا لباس ہے۔الحکیم طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۲۳......اپنا ازار اگرتھن باندھنے کی ڈوری سے باندھنا پڑے تو بھی باندھ لینا۔الدیلمی عن ابی مریم مالک بن ربیعة السکونی

یعنی معمولی ازار بند بھی استعمال کر لینا۔

۴۱۱۲۴......مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور ٹخنے اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی حرج نہیں، اور اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جلے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

کلام:......راجع ۴۱۰۹۸۔

۴۱۱۲۵......نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ازار لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نکلا جس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ ان میں اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے عرش بریں سے اس کی طرف دیکھا اس پر غضبناک ہوا اور زمین کو اسے پکڑنے کا حکم دیا تو وہ دوزخیوں کے درمیان حرکت کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے (پیش کردہ) واقعات سے نصیحت حاصل کرو۔

ابن لال عن جابر بن سلیمان بن جزء التمیمی

۴۱۱۲۶......اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو ان کی راحت انہی کی طرف لوٹ کر آئے گی۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......راجع ۱۲۹۵۔

۴۱۱۲۷......جاؤ اپنا کپڑا پہنو، ننگے نہ پھرا کرو۔مسلم عن المسور بن مخرمة

۴۱۱۲۸......جس نے کپڑا پہن کر "الحمدللہ الذی کسانی ھذا ورزقنیه عن غیر حول منی ولا قوۃ" کہا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ابن السنی عن معاذ بن انس

۴۱۱۲۹......تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس دیا جس سے میں لوگوں میں مزین ہوتا اور اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں۔ھناد عن علی

۴۱۱۳۰......تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں مزین ہوتا ہوں، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ نئے کپڑے پہنائے تو اس نے اپنے پرانے کپڑے لئے اور صرف اللہ کے لئے کسی مسکین مسلمان غلام کو پہنا دیئے تو وہ زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ، قرب اور ضمانت میں اس وقت تک رہے گا جب تک اس کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔ھناد عن عمر

۴۱۱۳۱......اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور کہتا ہے جو میں نے کہا: "الحمد للہ الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی" پھر اپنے پرانے کپڑے اٹھائے جو اس نے اتارے اور پھر کسی ایسے انسان کو پہنا دیئے جو مسکین فقیر اور مسلمان ہو اور پہنائے بھی صرف اللہ کی رضا کے لئے تو جب تک اس کے بدن پر اس کا ایک تاگا بھی رہے گا تو وہ زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی ضمانت اور پڑوس میں رہے گا۔حاکم عن عمر

پگڑیوں کا بیان

۴۱۱۳۲......عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکا باندھ کر بیٹھنا) احتباء ان کی دیواریں اور مسجد میں مومن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت کے لئے اس کا مورچہ ہے۔القضاعی، فردوس عن علی

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، التمیز ۱۱۰۔

۴۱۱۳۳......پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں جب وہ انہیں اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔فردوس عن ابن عباس

کلام :...... ضعیف الجامع ۳۸۹۱، الضعیفہ ۱۵۹۳۔

۴۱۱۳۴...... ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کی علامت ہے آدمی جو بل اپنے سر پر پھیرتا ہے اس کے عوض قیامت کے روز اسے ایک نور دیا جائے گا۔ الباوردی عن رکانہ

کلام :...... ضعیف الجامع ۳۸۹۰ الضعیفہ ۱۲۱۷۔

۴۱۱۳۵...... پگڑی باندھا کرو اس سے تمہاری بردباری اور برداشت میں اضافہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن عمیر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بن عباس

کلام :...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، ترتیب الموضوعات ۸۰۲۔

۴۱۱۳۶...... پگڑیاں باندھا کرو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا اور پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں۔ ابن عباس بیھقی فی الشعب عن اسامة

کلام :...... الالحاظ ۴۹۔

۴۱۱۳۷...... عمامہ باندھا کرو پہلی امتوں (کی تہذیب وثقافت) کی مخالفت کرو۔ بیھقی فی الشعب عن خالد بن معدان مرسلاً

کلام :...... ضعیف الجامع ۹۳۳، الفوائد المجموعہ ۵۴۰۔

۴۱۱۳۸...... عمامہ کے ساتھ کی دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔ فردوس عن جابر

کلام :...... الشذرہ ۶۱۶، ضعیف الجامع ۳۱۲۹۔

۴۱۱۳۹...... وہ نفل یا فرض نماز جو عمامہ کے ساتھ ہو وہ بغیر عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عمامہ کے ساتھ کا ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعوں کے مساوی ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۴۱۱۴۰...... عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس کا شملہ پیٹھ پیچھے ڈال دیا کرو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیھقی فی الشعب عن عبادة

کلام :...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، التنزیہ ۲/۲۷۷۔

۴۱۱۴۱...... بدر و حنین کے دن اللہ تعالیٰ نے جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد کی وہ اس طرح کا عمامہ باندھے ہوئے تھے، عمامہ ایمان و کفر کے درمیان رکاوٹ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، بیھقی فی السنن عن علی

کلام :...... ضعیف الجامع ۱۵۶۳۔

۴۱۱۴۲...... ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے۔ ترمذی، ابو داؤد، عن رکانة

۴۱۱۴۳...... ننگے سر اور پگڑیاں باندھے مسجدوں میں آجایا کرو، کیونکہ پگڑیاں (عربوں مسلمانوں) کا تاج ہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن علی

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۱، ضعیف الجامع ۲۶۔

۴۱۱۴۴...... دن کے وقت سر ڈھانپنا سمجھداری اور رات کے وقت بے قراری ہے۔

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۷، ضعیف الجامع ۲۴۶۳۔

اکمال

۴۱۱۴۵...... اللہ تعالیٰ نے اس امت کو پگڑیوں اور جھنڈوں کے ذریعہ عزت بخشی ہے سفید رنگ سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں جس سے تم اپنی مساجد اور قبروں کی زیارت کرو۔ ابو عبیداللہ بن وضاح فی فضل لباس العمائم عن خالد بن معدان مرسلاً

۴۱۱۴۶...... (پٹکا کمر کے ساتھ باندھ کر بیٹھنا) احتباء عربوں کی دیواریں ہیں اور ٹیک لگا کر بیٹھنا عربوں کی درویشی و رہبانیت ہے اور

پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں، پگڑیاں باندھا کرو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا جس نے پگڑی باندھی اسے ہر پیچ کے عوض ایک نیکی ملے گی، اور جب کھولے گا تو ہر کشاد کے بدلہ ایک گناہ کم ہوگا۔

الرامھری فی الامثال عن معاذ، وفیہ عمرو بن الحصین عن ابی علاثۃ عن ثویر والثلاثۃ متروکون متھمون بالکذب

۴۱۱۴۷......عمامے مومن کا وقار اور عربوں کی عزت ہے عرب جب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔ الدیلمی عن عمران بن حصین

۴۱۱۴۸......یہ امت اس وقت تک فطرت پر قائم رہے گی جب تک ٹوپیوں پر عمامے باندھتی رہے گی۔ الدیلمی عن رکانۃ

۴۱۱۴۹......حضرت لقمان رحمہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! (عورتوں کی طرح) دوپٹہ اوڑھنے سے بچنا کیونکہ وہ رات میں خوف اور دن کے وقت ذلت کا باعث ہے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

فصل دوم......لباس کی ممنوع چیزیں

یہاں پھر کتابی ترتیب غلط ہے پہلی حدیث کا نمبر ۴۱۱۴۹ اور اگلی حدیث کا نمبر بھی یہی ہے ہم نے ترتیب بدلی نہیں اسی کو برقرار رکھا ہے۔

۴۱۱۴۹......مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے دونوں ٹخنوں اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں، جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا جس نے اپنا ازار تکبر سے کھینچا اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

مالک، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان، بیھقی فی السنن عن ابی سعید

۴۱۱۵۰......مومن کا ازار اس کی دونوں پنڈلیوں کی موٹائی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے سو جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۱۱۵۱......ٹخنوں کا جو حصہ ازار کے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

نسائی عن ابی ھریرۃ، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ، مسند احمدعن عائشۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۱۵۲......اے سفیان بن سہل! اپنا ازار نیچے نہ لٹکاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، ابن ماجۃ عن المغیرۃ بن شعبہ

۴۱۱۵۳......ازار (لٹکانے کی جگہ) نصف پنڈلیوں اور موٹی پندلی تک ہے اگر اس کا دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، یہ بھی نہ چاہے تو پنڈلی کے پیچھے، البتہ دونوں ٹخنوں کا ازار میں کوئی حصہ نہیں۔ نسائی عن حذیفہ

۴۱۱۵۴......جو ٹخنوں کے علاوہ (ازار کا حصہ ہے) وہ جہنم میں ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۵۵......جو اس لئے ازار کھینچے کہ متکبرانہ چال چلے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۱۵۶......(نصف پنڈلی) یہ ازار کی جگہ ہے اگر دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، پھر بھی دل نہ چاہے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا کوئی حق نہیں۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجۃ، ابن حبان عن حذیفۃ

۴۱۱۵۷......اللہ تعالیٰ ازار کھینچنے والے کی طرف نہیں دیکھتا۔ مسند احمد، نسائی عن ابن عباس

۴۱۱۵۸......ٹخنوں کا جو حصہ ازار میں ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ بخاری، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۱۱۵۹......اپنا ازار اوپر اٹھا اور اللہ سے ڈر۔ طبرانی فی الکبیر عن الشریک ابن سوید

۴۱۱۶۰......ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے گزر جائے وہ جہنم میں جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۱۶۱......شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے لہٰذا سرخ رنگ اور ہر شہرت والے کپڑے سے بچو۔

الحاکم فی الکنی وابن قانع، ابن عدی، بیھقی فی الشعب عن رافع ابن یزید

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۶، ضعیف الجامع ۱۴۸۱۔

۴۱۱۶۲..... سرخ رنگ شیطان کی زینت ہے۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۴۱۱۶۳..... یہ کفار کے کپڑے ہیں انہیں مت پہن یعنی رنگے ہوئے۔ مسند احمد، مسلم نسائی عن ابن عمرو

۴۱۱۶۴..... سرخ رنگ سے بچنا، کیونکہ یہ شیطان کی سب سے پسندیدہ زینت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

کلام: ..... الاباعیل ۶۴۷، ۶۴۸، احادیث مختارۃ ۹۴۔

۴۱۱۶۵..... اگر تو اللہ کا بندہ ہے تو اپنا ازار اٹھا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۱۶۶..... ازار نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے جو اس سے نیچے ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ مسند احمد عن انس

۴۱۱۶۷..... اسبال (لٹکاؤ) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے (لیکن) جس نے ان میں سے کوئی چیز بطور تکبر کھینچی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۱۱۶۸..... جو کوئی ایسا کپڑا پہنے جس کے ذریعہ تکبر کرے پھر جسے لوگ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا ہاں یہ کہ جب وہ اسے اتارے۔ طبرانی فی الکبیر، والضیاء عن ام سلمہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۱۴۵، الضعیفہ ۱۷۰۴۔

۴۱۱۶۹..... جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسی طرح کا کپڑا پہنا کر آگ کو اس پر بھڑکائے گا۔ ابوداؤد، ابن ماجة عن ابن عمر

شہرت کے لئے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۷۰..... جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اتار دے جب بھی اتارے۔ ابن ماجة، الضیاء عن ابی ذر

کلام: ..... ضعیف ابن ماجہ ۷۹۱، ضعیف الجامع ۵۸۲۸۔

۴۱۱۷۱..... آپ نے دو کپڑوں سے روکا ہے جو اپنے حسن میں مشہور ہو اور جو اپنی بڑائی میں مشہور ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۰۷۸۔

۴۱۱۷۲..... آپ نے دو شہرتوں سے منع فرمایا، کپڑے کی باریکی اور اس کی موٹائی سے اور اس کی نرمی اور کھردرے پن سے، اس کی لمبائی اور چوڑائی سے لیکن ان کے درمیان درمیان ہو۔ بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ وزید بن ثابت

۴۱۱۷۳..... آپ نے بالکل (ہاتھوں سمیت) کپڑے میں لپٹنے اور ایک کپڑے میں (پٹکا باندھ کر بیٹھنے) احتباء سے منع فرمایا۔ ابوداؤد عن جابر

۴۱۱۷۴..... آپ نے انتہائی سرخ رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۱۱۷۵..... آپ نے سرخ رنگ کی اور ریشمی گدیوں سے منع فرمایا ہے۔ بخاری، ترمذی عن البراء

۴۱۱۷۶..... آپ نے گدیوں اور ارغوانی رنگ سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی عن عمران

الاکمال

۴۱۱۷۷..... اپنی چادر مجھے دے دو اور میری چادر تم لے لو، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کی چادر، میری چادر سے زیادہ اچھی ہے آپ نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں سرخ دھاگے کی دھاریاں ہیں مجھے ڈر ہے کہ میں نماز میں اسے دیکھوں تو مجھے نماز سے غافل کردے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۱۷۸......سرخ رنگ سے بچو! کیونکہ یہ شیطان کی پسندیدہ زینت ہے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۹۸،الضعیفہ ۱۷۱۷۔

۴۱۱۷۹......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کو نہیں دیکھے گا۔مسند احمد عن ابی هريرة

۴۱۱۸۰......تم کون ہو،کاش!تم میں دو عادتیں نہ ہوتیں،اپنا ازار لٹکاتے ہو اور اپنے بال لٹکاتے ہوئے۔طبرانی فی الکبیر عن خريم

۴۱۱۸۱......ازار یہاں تک ہوتا ہے ورنہ اس سے نیچے ورنہ اس سے آگے ٹخنوں میں ازار کا کوئی حق نہیں۔

بیهقی فی الشعب والشیرازی فی الالقاب عن حذیفة

یعنی نصف پنڈلی یا اس سے نیچے۔

۴۱۱۸۲......خریم!تم اچھے آدمی ہو اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تم اپنا ازار اور اپنے بال چھوڑ رکھتے ہو۔

مسند احمد، ابن مندة، ضیاء عن خريم بن فاتک

کلام:......المعلۃ ۱۰۰۔

۴۱۱۸۳......خریم بہترین جوان ہے اگر وہ اپنے بال کم کردے اور اپنا ازار چھوٹا کرے۔ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن خريم بن فاتک

۴۱۱۸۴......سمرۃ بہترین نوجوان ہے اگر وہ کانوں تک بڑھے بال کم کردے اور اپنا ازار اٹھالے۔مسند احمد بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان وابن قانع وابن منده وابن عساکر، سعید بن منصور عن سمرة بن فاتک اخی خريم بن فاتک

۴۱۱۸۵......اگر دو خصلتیں تم میں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے!ازار لٹکاتے ہو اور بال ایسے چھوڑے رکھتے ہو۔

طبرانی عن خريم بن فاتک

۴۱۱۸۶......اے خریم بن فاتک!اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے اپنے (سر کے) بال لمبے رکھتے ہو اور ازار لٹکاتے ہو۔

مسند احمد وابن سعد طبرانی فی الکبیر حاکم، وتعقب، حلیة الا ولیاء عن خريم بن فاتک

۴۱۱۸۷......عمرو بن زرارة!اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی اسے بہت اچھا بنایا،عمرو بن زرارة!اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا،عمرو بن زرارة!ازار رکھنے کی جگہ یہ ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، مسند احمد عن عمرو ابن فلان الانصاری

۴۱۱۸۸......سفیان بن سہل!ازار نہ لٹکاؤ،اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابن ماجة، مسند احمد، البغوی، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبة

۴۱۱۸۹......عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے جسم پر رنگا ہوا کپڑا دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی آدمی اس آگ اور میرے درمیان پردہ نہیں بن سکتا۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۱۱۹۰......ابن عمر!کپڑے کا جو حصہ (تکبر کی وجہ سے) زمین پر لگے گا وہ جہنم (میں جانے کا باعث) ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۹۱......اپنا ازار اٹھاؤ،یہ تمہارے کپڑوں کی زیادہ صفائی اور تمہارے رب کی پرہیزگاری کا زیادہ ذریعہ ہے کیا تمہارے لئے میری ذات نمونہ نہیں۔

مسند احمد، ابن سعد، بیهقی فی الشعب عن الا شعث بن سلیم عن عمة عن عمها

۴۱۱۹۲......اپنا کپڑا اٹھاؤ کیونکہ یہ زیادہ صفائی اور پرہیزگاری کا سبب ہے۔مسند احمد عن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عبیدة بن خالد

۴۱۱۹۳......اپنا ازار اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔بیهقی فی الشعب عن رجل

۴۱۱۹۴......جس قمیض پر ریشم کی ہلکی سلائی ہو اسے نہ پہنو۔(طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۹۵......عورت کا دامن ایک بالشت نیچے لٹکے کسی نے کہا اگر اس کے پاؤں سامنے ہوجائیں تو فرمایا: ایک ہاتھ اور اس سے زیادہ نہ کریں۔

بیهقی عن ام سلمة وابن عمر

ٹخنے سے نیچے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۹۶......ازار لٹکانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) نہیں دیکھے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ھریرة

۴۱۱۹۷......اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ بیھقی فی الشعب عن رجل عن الصحابہ

۴۱۱۹۸......منافق کی علامت شلوار کو لمبا کرنا ہے جس نے اپنی شلوار لمبی کی یہاں تک کہ اس کے دونوں قدموں کے نیچے تک پہنچ گئی تو اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۱۱۹۹......یہاں ازار باندھا کرو، یہاں نہیں تو یہاں، ورنہ ٹخنوں کے اوپر پھر بھی تمہیں ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ ہر اترانے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، حاکم عن جابر بن سلیم الجھیمی

۴۱۲۰۰......جو ایسا لباس پہننے لگا جس سے لوگوں سے مقابلہ کرے تا کہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک وہ اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ ابن عساکر عن ام سلمہ

۴۱۲۰۱......جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۰۲......جس نے مشہور لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اعراض کرے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید التیمی عن الحسن والحسین معاً

۴۱۲۰۳......جس نے مقابلہ کا لباس پہنا تا کہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھئے گا۔ طبرانی فی الکبیر وتمام ابن عساکر عن ام سلمہ وضعف

ریشم اور سونے کا پہننا

۴۱۲۰۴......میں گہرے سرخ رنگ پر نہیں بیٹھتا نہ رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس کی ہلکی سلائی ریشم کی ہو، آگاہ رہو! مردوں کی خوشبو، خوشبودار ہوتی ہے رنگ دار نہیں ہوتی اور عورتوں کی خوشبو پھیکی اور رنگ دار ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن عمران ابن حصین

۴۱۲۰۵......ریشم نہ پہنو اس لئے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ مسلم عن ابن الزبیر

۴۱۲۰۶......متقیوں کے لئے یہ مناسب نہیں یعنی ریشم۔ مسند احمد، بیھقی، نسائی عن عقبة بن عامر

۴۱۲۰۷......یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں یعنی سونا اور ریشم۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، عن علی، ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۱۲۰۸......دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، عن عمر

۴۱۲۰۹......اگر تمہیں جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند ہے تو انہیں دنیا میں نہ پہنو۔ مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۱۲۱۰......ریشم اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

کلام:......المعلة ۲۲۹۔

۴۱۲۱۱......ریشم اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

اکمال

۴۱۲۱۲......ریشم وسونا میری امت کے مردوں پرحرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔بیھقی عن عقبة بن عامر وعن ابی موسیٰ

۴۱۲۱۳......جواللہ تعالیٰ اورآ خرت پرایمان رکھتا ہے وہ ریشم اورسونا نہ پہنے۔مسند احمد طبرانی، حاکم، ضیاء عن ابی امامة

۴۱۲۱۴......اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لئے ریشم اورسونا حلال قراردیا ہے اوراسے ان کے مردوں پرحرام کیا ہے۔

نسائی عن ابی موسیٰ

۴۱۲۱۵......عنقریب تمہارے لئے دنیا فتح ہوگی کاش! (اس وقت) میری امت ریشم نہ پہنے۔دارقطنی فی الافراد عن حذیفة

۴۱۲۱۶......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا جس نے سبز رنگ کی گول چادراوڑھ رکھی تھی جس پرریشم کے بٹن لگے تھے تو آپ نے فرمایا: تم پربے عقلوں کالباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۲۱۷......یہ دونوں (یعنی ریشم وسونا) میری امت کے مردوں پرحرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۲۱۸......اسے (ریشم کو) وہ خریدتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها

۴۱۲۱۹......جس نے دنیا میں موٹا اور باریک ریشم پہنا تو وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، اورجس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا۔الشافعی، سعید بن منصور عن عمر

۴۱۲۲۰......جس نے ریشم پہنا اللہ تعالیٰ اسے آگ کالباس پہنائے گا اوروہ دن تمہارے دنوں کی طرح نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دن ہیں۔رزین عن حذیفة

۴۱۲۲۱......جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اگروہ جنت میں داخل ہوگیا تو اہل جنت پہنیں گے لیکن وہ نہیں پہنے گا۔

ابو داؤد طیالسی والطحاوی ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۱۲۲۲......جس نے ریشم پہنا اور چاندی کے برتن میں پیا وہ ہمارا نہیں اورجس نے عورت کواس کے خاوند کے برخلاف اورغلام کواس کے آقا کے برخلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۲۲۳......جس نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ آخرت میں اس کے پہننے سے محروم ہوگا۔مسند احمد عن عقبة بن عامر

۴۱۲۲۴......جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، اورجس نے دنیا میں شراب پی وہ اسے آخرت میں نہیں پئے گا اورجس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا، یہ جنتیوں کالباس، ان کا مشروب اوران کے برتن ہیں۔

حاکم ابن عساکر عن ابی هریرة

۴۱۲۲۵......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے ریشم کی قبا ہدیہ میں بھیجی آپ نے اسے پہن کر اتاردیا اورفرمایا: متقین کے لئے یہ مناسب نہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عقبة بن عامر

۴۱۲۲۶......میں جواپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا میں نے یہ (چادر) تمہیں نہیں پہنائی کہ تم اسے پہنو میں نے تو اس لئے تمہیں پہنائی کہ تم فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کرتقسیم کردیتے۔طبرانی فی الکبیر عن ام هانی

۴۱۲۲۷......جواللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی امید رکھتا ہے وہ ریشم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سمویه حلیة الاولیاء عن ابی امامة

۴۱۲۲۸......دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔الطحاوی طبرانی، ابن عساکر ضیاء عن امامة

۴۱۲۲۹۔۔۔ میری امت میں سے جس نے سونا پہنا اور پہنے ہی مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کردے گا، اور جس نے میری امت میں سے ریشم پہنا اور پہنے ہی مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا ریشم حرام کردے گا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۳۰۔۔۔ میری امت میں سے جس نے سونے کا زیور پہنا اور مر گیا تو اللہ تعالیٰ آخرت سے اس کا زیور حرام کردے گا، اور جس نے میری امت میں سے شراب پی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پینا اس پر حرام کردے گا اور میری امت میں سے کوئی ریشم پہنے مر گیا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پہننا اس پر حرام کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۱۲۳۱۔۔۔ ایک دفعہ (دو پٹہ) لپیٹو دو دفعہ نہیں۔ (ابوداؤد طیالسی مسند احمد، ابوداؤد، حاکم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔)

۴۱۲۳۲۔۔۔ جس نے سونے کا زیور خود پہنا یا اپنی اولاد میں سے کسی کو پہنایا چاہے وہ ریت کے چمکتے ذرہ یا ٹڈی کی آنکھ برابر ہو تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

۴۱۲۳۳۔۔۔ جس نے ریت کے چمکتے ذرہ کے برابر بھی سونے کا زیور خود پہنا یا کسی (نرینہ) بچہ کو پہنایا تو اسے قیامت کے روز اسے داغا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن غنم

۴۱۲۳۴۔۔۔ جس نے اپنے آپ کو یا اپنے کسی ہتھیار کو سونے کی ریت کے چمکتے ذرہ کی مقدار سجایا تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔

الدیلمی عن قیس بن عبادۃ

مردوں کا عورتوں کی شکل وصورت اور عورتوں کا مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے کی ممانعت

۴۱۲۳۵۔۔۔ اس مرد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو عورت کا سا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا سا لباس پہنے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۱۲۳۶۔۔۔ اس مرد پر اللہ کی لعنت ہو جو عورت کی صورت اختیار کرے اور اس عورت پر جو مرد کی وضع بنائے۔

بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

۴۱۲۳۷۔۔۔ وہ ہم میں سے نہیں جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

مسند احمد عن ابن عمرو

عورت کے لباس کی لمبائی

۴۱۲۳۸۔۔۔ عورت کے لباس کی (ٹخنوں سے نیچے) لمبائی ایک بالشت ہے۔ بیہقی فی السنن عن ام سلمۃ وعن ابن عمر

۴۱۲۳۹۔۔۔ تمہارے دامن کی لمبائی ایک ہاتھ ہے۔ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ

۴۱۲۴۰۔۔۔ (دوپٹہ کو) ایک دفعہ لپیٹو، دو دفعہ نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن ام سلمۃ، راجع

اکمال

۴۱۲۴۱..... اس کے دوٹکڑے کرلوایک کی قمیض بنالواور ایک اپنی بیوی کودے دواور اسے کہو کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ جسم نمایاں نہ ہو۔
حاکم عن دحیہ

۴۱۲۴۲..... اس کے دوٹکڑے کاٹ لوایک کی قمیض پیوندلواور ایک حصہ اپنی بیوی کودے دووہ اس کی اوڑھنی بنالے، اوراپنی بیوی سے کہنا کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ اس کاجسم نمایاں نہ ہو۔ابو داؤد، بیھقی فی الشعب، حاکم، بیھقی عن دحیة بن خلیفه

۴۱۲۴۳..... عورتوں کے دامن کی لمبائی ایک بالشت ہو،کسی نے کہا: اگران کے پاؤں ظاہر ہوجائیں آپ نے فرمایا: توایک ہاتھ کرلیں اس سے زیادہ نہ بڑھائیں۔مسند احمد عن ام سلمة

۴۱۲۴۴..... اللہ تعالیٰ ان عورتوں پررحم کرے جوشلواریں پہنتی ہیں۔(عقیلی فی الضعفاء عن مجاہد قال کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ ایک عورت سواری سے گرگئی تواس کے کپڑے کھل گئے آپ ﷺ قریب میں تھے کسی نے آپ سے کہا کہ اس نے شلوار پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا۔

کلام:.......اسنی المطالب ۱۳۷۔

۴۱۲۴۵..... اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پررحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پررحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پررحم کرے جوشلوار پہنتی ہیں۔لوگو! شلواریں بنایا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے باپردہ لباس ہے اوراسے اپنی عورتوں کو پہنایا کرو، جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء والخلیلی فی مشیخته ومحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار فی فوائده، وقال ابو حاتم، هذا حدیث منکر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۱۲۴۶..... آسانی میں شلوار پہننے والی عورتوں پر اللہ رحم کرے۔دارقطنی فی الا فراد عن ابی هریرة

۴۱۲۴۷..... اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پررحم کرے جوشلوار پہنتی ہیں۔حاکم فی تاریخه، بیهقی عن ابی هریرة

۴۱۲۴۸..... تم نے اپنے کسی گھر والے کو یہ کپڑا کیوں نہ پہنادیا، کیونکہ عورتوں کواس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔یعنی رنگدار کپڑا۔
ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۱۲۴۹..... ام خالد بنت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آئی اور میں نے زردرنگ کی قمیض پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا: اسے پہن کر بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو۔

بخاری، ابو داؤد عن ام خالد بنت سعید طبرانی فی الکبیر والبغوی والباوردی، حاکم عن خالد بن سعید بن العاص

۴۱۲۵۰..... پرانا کرواورتم باقی رہو۔ابن قانع عنه

باب چہارم.....گزران زندگی کی مختلف چیزیں

فصل اول.....نیند، اس کے آداب واذکار

۴۱۲۵۱..... رات میں اپنے دروازے بند کرلو، برتنوں کوڈھک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، چراغ بجھادو، اس لئے کہ انہیں (جنات وشیاطین کو) دیوار پھلانگ کرتمہارے پاس آنے کی اجازت نہیں۔مسند احمد، ابن عدی عن ابی امامة

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵ ضعیف الجامع ۱۵۵۔

۴۱۲۵۲...... رات کے وقت جب تم کتے کی بھوں بھوں اور گدھے کی رینک سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، اور جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر نکلنا کم کردو، کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے انہیں پھیلاتا ہے، بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کرلو کیونکہ شیطان وہ دروازہ کھول نہیں سکتا جسے بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو، گھڑوں کو ڈھانپ دو اور مشکیزوں پر بندھن لگادو اور برتن اوندھے کردو۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن جابر

۴۱۲۵۳...... رات جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو"قل یاایھا الکافرون" اور اسے مکمل پڑھ کر سوجایا کرو اس واسطے کہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، بیھقی فی الشعب عن نوفل بن معاویہ، نسائی والبغوی وابن قانع والضیاء عن جبلۃ بن حارثۃ

۴۱۲۵۴...... میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا ایک دیو آپ کے خلاف تدبیر کررہا ہے سو جب آپ اپنے بستر پر آئیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۔

۴۱۲۵۵...... جب تم اپنے بستر پر آتے ہو تو وضو اس طرح کرلیا کرو جیسے نماز کے لئے ہوتا ہے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے سامنے جھکا دیا آپ کے علاوہ نہ کوئی پناہ نہ نجات کی جگہ ہے، بے تو بس آپ کے پاس، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے اس نبی پر جسے آپ نے بھیجا، پس اگر تم اس رات مر گئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی اور یہ دعا تمہارا آخری کلام ہو۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن البراء

۴۱۲۵۶...... جب تم میں سے کوئی سونے کے لئے بستر پر آئے تو سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھ لیا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کے ساتھ حرکت کرتا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے۔ ابن عساکر عن شداد بن اوس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۵، الضعیفہ ۱۵۳۷۔

۴۱۲۵۷...... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سورہ حشر پڑھ لیا کرو اگر تم مر گئے تو شہادت کی موت مروگے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۷۔

۴۱۲۵۸...... جب تم میں سے کوئی اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر کہے: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سامنے فرمانبرداری کے لئے جھکا دیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کردیا، اور اپنی پیٹھ کو آپ کی پناہ میں کردیا اور اپنا کام آپ کے سپرد کردیا، پناہ گاہ صرف آپ کے پاس ہے میں آپ کی کتاب اور آپ کے نبی پر ایمان لاتا ہوں، پس اگر وہ اسی رات مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

ترمذی، نسائی، والضیاء عن رافع بن خدیج

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۷۳ ضعیف الجامع ۳۸۱۔

۴۱۲۵۹...... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے سات آسمانوں اور جو کچھ ان کے سائے تلے ہے ان کے رب اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے ان کے رب، اے شیطانوں اور جنہیں یہ گمراہ کریں ان کے رب، اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا پڑوس بن جائیں اور یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم یا زیادتی کرے آپ کا پڑوس بڑا غالب ہے اور آپ کی تعریف بڑی عالی شان ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں معبود صرف آپ ہی ہیں۔

ترمذی عن زیدہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۸۔

۴۱۲۶۰...... جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا بڑا فضل وکرم کیا اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں اور ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا معبود ہے میں آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ البزار عن بریدۃ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۷۔

۴۱۲۶۱...... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے اللہ! میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا میرا دل پاک کردے، میری کمائی پاک بنادے اور میرے گناہ بخش دے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابن عباس

کلام: ......ضعیف الجامع ۴۰۹، الضعیفہ ۲۳۹۸۔

۴۱۲۶۲...... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو (اپنے) بستر کو اپنے ازار کے پلو سے تین بار جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں بستر پر کیا آیا اور جب لیٹے تو کہے: میرے رب تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے واپس چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے، اور جب بیدار ہو تو یوں کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میرے جسم کو عافیت میں رکھا اور میری روح واپس لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ ترمذی عن ابی ھریرة

۴۱۲۶۳...... جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھادو کیونکہ شیطان اس (چوہے) جیسے کو اس (چراغ) کی راہ بتادیتا ہے یوں وہ تمہیں آگ لگادے گا۔ ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیھقی عن ابن عباس

۴۱۲۶۴...... اپنے دروازے بند کرلیا کرو، برتن ڈھک دیا کرو، اور اپنے چراغ بجھادیا کرو اپنے مشکیزوں پر بندھن لگادیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور نہ کسی ڈھکن کو ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی بندھن کھول سکتا ہے اور چوہا گھر کو گھر والوں پر بھسم کردیتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن جابر

سورۃ الکافرون کی ترغیب

۴۱۲۶۴...... اپنے سونے کے وقت سورہ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے برأت ہے۔ بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۲۶۶...... جو کوئی رات کے وقت اپنے بستر پر سونا چاہے وہ دائیں کروٹ سوئے پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔ ترمذی عن انس

کلام: ......ضعیف الترمذی ۵۵۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۰۔

۴۱۲۶۷...... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوؤں۔ فردوس عن علی وانس

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۲۶۸، الضعیفۃ ۲۴۱۲۔

۴۱۲۶۸...... اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، اپنے رب کا (عائد کردہ) فریضہ ادا کرتی اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو، جب سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر جو کل شمار سو ہوگیا کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ ابوداؤد عن علی

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۲۹۔

۴۱۲۶۹...... (پیٹ کے بل) یہ ایسا سونا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔ مسند احمد، ترمذی حاکم عن ابی ھریرة

۴۱۲۷۰...... پیٹ کے بل سونا ایسا لیٹنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة عن قیس الغفاری

۴۱۲۷۱...... کیا میں تمہیں خادم سے بہترین چیز نہ بتاؤں! سونے کے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ مسلم عن ابی ھریرة

۴۱۲۷۲...... کیا جو چیز تم دونوں نے مانگی ہے میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم سونے لگو تو چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی عن علی

۴۱۲۷۳..... کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم کہا کرو جب اپنے بستر پر آؤ اگر تم اس رات مر گئے تو فطرت (اسلام) پر مروگے اور اگر (زندہ حالت میں) تم نے صبح کی تو بھلائی کی حالت میں صبح ہوگی کہا کرو: اللھم اسلمت نفسی الیک و وجھت وجھی الیک و فوضت امری الیک رھبۃ الیک (آپ کی رغبت اور آپ سے خوف کرتے ہو) والجات ظھری الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک، اٰمنت بکتابک الذی انزلت و نبیک الذی ارسلت. ترمذی، نسائی عن البراء

۴۱۲۷۴..... جو وضو کر کے اپنے بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا آئے یہاں تک اسے نیند آنا شروع ہو جائے رات کی جس گھڑی میں بھی وہ کروٹ بدلتے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔ ترمذی عن ابی امامۃ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۷۰۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۶۔

۴۱۲۷۵..... جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، تین مرتبہ کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں درختوں کے پتوں اور ریت کے ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہوں، اگرچہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۷۴ ضعیف الجامع ۵۷۲۸۔

۴۱۲۷۶..... جب تو لیٹنے لگے تو کہا کر: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب اس کے عذاب، اس کے بلاؤں کے شر اور شیاطین کے گروہ سے اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔ ابونصر السجزی فی الابانۃ عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۸۲۔

سونے سے پہلے بستر جھاڑ لے

۴۱۲۷۷..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیرے نام کے ذریعہ اپنا پہلو رکھا اور اسی کے ذریعہ اسے اٹھاؤں گا، سو اگر آپ نے میری روح کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے، اور اگر اسے واپس بھیج دیا تو اس کی ایسے حفاظت فرمائیے گا جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیہقی ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۴۱۲۲۸ جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو، کیونکہ چوہا فتیلہ نکال کر گھر والوں کو جلا دیتا ہے اور دروازے بند کرلو، اور مشکیزوں پر بندھن لگا دو، اور پینے کی چیزیں ڈھک دو۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۲۷۹..... جب بستر پر تم اپنا پہلو رکھو اور سورۃ فاتحہ اور "قل ھو اللہ احد" پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم ہر نقصان سے محفوظ رہو گے۔

البزار عن انس

کلام:...... الاتقان ۱۱۷۳، ضعیف الجامع ۷۲۲۔

۴۱۲۸۰..... جب سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو، دروازے بند کرلیا کرو، مشکیزوں پر بندھن لگا لیا کرو، کھانے پینے کی چیزیں ڈھک لیا کرو اگرچہ ایک لکڑی اس کے اوپر دھر دو۔ بخاری عن جابر

۴۱۲۸۱..... یہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔ ابن ماجۃ بیھقی فی الشعب عن ابی موسی

۴۱۲۸۲..... آگ دشمن ہے اس سے بچ کر رہو۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۲۸۳..... برتن ڈھانپ دو، مشکیزوں پر بندھن لگا دو، دروازے بند کرلو اور شام (مغرب) کے وقت اپنے بچوں کو اپنے ساتھ لگا لو، کیونکہ (اس وقت) جن اور اچک لے جانے والے پھیل جاتے ہیں۔ سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ چوہا بسا اوقات فتیلہ کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا

دیتا ہے۔بخاری عن جابر

۴۱۲۸۴..... باوضو سونے والا رات کو قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔عن عمرو بن حریث

۴۱۲۸۵..... برتن ڈھانپ دو مشکیزوں کے بندھن لگادو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں بیماری نازل ہوتی ہے تو جو برتن ڈھکا ہوا نہ ہو اس میں اور جو مشکیزہ بندھن بندھا نہ ہو اس میں وہ وبا گر جاتی ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۲۸۶..... برتن ڈھانک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، دروازے بند کردو، چراغ بجھادو، کیونکہ شیطان مشکیزہ، دروازے اور کسی (بند) برتن کو نہیں کھول سکتا، اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو وہ بسم اللہ پڑھ کر ایک چھڑی اس پر رکھ دے، کیونکہ چوہا گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے۔

مسلم ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۲۸۷..... جب تم میں کا کوئی سونے لگے تو کہا کرے: میں اللہ پر ایمان لایا اور ہر معبود باطل کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور انبیاء نے سچ کہا: اے اللہ! میں اس رات آنے والوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۵۲۔

۴۱۲۸۸..... جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے نہ تو اس کے قریب کوئی چیز آتی ہے اور نہ کوئی چیز نقصان دیتی ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جب بھی بیدار ہو۔

مسند احمد، ترمذی عن شداد بن اوس

کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۷۶، ضعیف الجامع ۵۲۱۸۔

باوضو سونے کی فضیلت

۴۱۲۸۹..... جو مسلمان باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر رات بسر کرتا ہے اور رات میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جو بھلائی طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کردیتا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن معاذ

۴۱۲۹۰..... جو باوضو رات گزارے پھر اگر اس رات مرگیا تو اس کی شہادت کی موت ہوگی۔ابن السنی عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۹۷، الضعیفہ ۶۲۹۔

۴۱۲۹۱..... باوضو سونے والا قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔الحکیم عن عمرو ابن حریث

کلام:..... اسنی المطالب ۱۶۲۲، ضعیف الجامع ۵۹۷۸۔

۴۱۲۹۲..... یا اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے مکمل لے لے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا مرنا ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا، اور اگر اسے موت دے دے تو اس کی بخشش فرمانا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔مسلم عن ابن عمر

الاکمال

۴۱۲۹۳..... جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو جب تک وہ اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتا اس کے قریب کوئی (موذی) چیز نہیں آتی۔طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۴..... جو بندہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورۃ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو بیدار ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔بیھقی فی الشعب عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۵..... جو مسلمان بندہ اپنے بستر پر آتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے قریب کسی موذی چیز کو نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے جب بھی بیدار ہو۔ ابن السنی عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۶..... جب تم اپنے بستر پر آنے لگو تو پڑھ لیا کرو: ''قل یاایھا الکافرون''۔ نسائی عن خباب

۴۱۲۹۷..... قل یاایھا الکافرون مکمل سورت پڑھ کر سو جایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، بیهقی فی الشعب عن فروة بن نوفل عن ابیه

۴۱۲۹۸..... جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھ لیا کر ''قل یاایھا الکافرون'' اور مکمل سورت پڑھ کر سو جایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم، بیهقی فی الشعب عن فروة بن نوفل عن ابیه، طبرانی فی الکبیر عن جبلة بن حارثة الکلبی وهو اخو زید بن حارثة

۴۱۲۹۹..... جب تو بستر پر اپنا پہلو رکھے اور تم نے بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم جن وانس اور ہر چیز کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ الدیلمی عن انس

دائیں کروٹ پر لیٹنا

۴۱۳۰۰..... جب تم اپنے بستر پر آئے اور تم نے اس طرح وضو کیا جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا اپنی پیٹھ آپ کی پناہ میں کر دی، آپ کی طرف رغبت اور آپ سے ڈرتے ہوئے۔ آپ کے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا، اور یہ دعا سب سے آخر میں کرنا اس کے بعد کوئی کام اور بات نہ ہو، اس رات اگر تم مر گئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی۔

ترمذی، حسن صحیح وابن جریر ابن حبان عن البراء، قال ترمذی: ولا نعلم فی شئی من الروایات ذکر الوضوء الا فی هذا الحدیث، ورواه ابوداؤد، ابن ماجة وابن جریر بدون ذکر الوضوء وزاد فی آخره وان اصحبت اصحبت وقد اصبت خیرا

۴۱۳۰۱..... رات کے وقت جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو:

اللھم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظهری الیک، آمنت بکتابک المنزل ونبیک المرسل، اللھم! اسلمت نفسی الیک انت خلقتها لک محیاها ومماتها ان قبضتها فارحمها واخرتها فاحفظها بحفظ الایمان

ابن ابی شیبه، ابن جریر، طبرانی فی الکبیر وابن السنی عن عمار

۴۱۳۰۲..... جو اس فطرت پر سونا چاہے جس پر اللہ تعالیٰ نے (بندوں) لوگوں کو پیدا کیا ہے تو وہ اپنے بستر پر آتے وقت کہا کرے: اے اللہ! تو ہی میرا رب میرا مالک و بادشاہ اور میرا معبود (دعا و عبادت کے لائق) ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! میں نے اپنی جان کو آپ کے تابع کر دیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا آپ کی (رحمت کی) رغبت کرتے ہوئے (اور آپ کے عذاب سے)

ڈرتے ہوئے تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر جو آپ نے بھیجا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء

۴۱۳۰۳...... جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آیا کرو تو پڑھا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے، اللہ پاک ہے جو سب سے بلند ہے مجھے اللہ تعالیٰ کا سہارا کافی ہے اللہ جو چاہے فیصلہ فرمائے، جس نے اللہ تعالیٰ کو (دل یا زبان سے) پکارا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے ورے کوئی جائے پناہ ہے میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا اور تمہارا رب ہے زمین پر رینگنے والے ہر جاندار کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس کا نہ کوئی بیٹا اور نہ بادشاہت میں کوئی شریک ہے نہ فرمانبرداری میں اور اس کی بڑائی بیان کر جو مسلمان ان کلمات کو سونے کے وقت پڑھ کر شیطانوں اور پھرنے والے جانوروں کے درمیان سو جائے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ابن السنی عن فاطمة الزهراء

۴۱۳۰۴...... جب تم میں سے کوئی لیٹنا چاہے تو ازار کا اندرونی حصہ اتار کر اس سے اپنا بستر جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیری مدد سے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اٹھاؤں گا پس اگر آپ نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ ابن ماجه عن ابی هريرة

۴۱۳۰۵...... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، اور جب لیٹنا چاہے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر کہے:

سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعه، ان امسکت نفسی فاغفر لها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحین. ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۳۰۶...... جب آدمی اپنے بستر پر آئے تو اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے، فرشتہ کہتا ہے بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سو جائے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جونہی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کا رخ کرتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے: برائی سے آغاز کر، تو اگر وہ اٹھتے کہہ لے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری روح واپس کی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے اللہ تعالیٰ پر بڑا مہربان ہے لوگوں تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ گریں، اگر وہ گر پڑیں تو اس کے علاوہ کوئی انہیں تھامنے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر اٹھ کر نماز پڑھی تو فضائل میں نماز ہوگی۔ ابن نصر، ابویعلی، ابن حبان، حاکم ضیاء عن جابر

۴۱۳۰۷...... جب انسان سو جاتا ہے تو فرشتہ شیطان سے کہتا ہے اپنا اعمال نامہ دکھاؤ تو وہ اسے دے دیتا ہے تو وہ اپنے اعمال نامہ میں جو نیکی پاتا ہے اس کے عوض شیطان کے اعمال نامہ سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، جب تم میں سے کوئی سونا چاہے تو وہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے یوں یہ شمار سو ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

یعنی فرشتہ شیطانی اعمال نامہ میں سے برائی کے بدلہ نیکی لکھ دیتا۔

سوتے وقت تسبیحات فاطمہ پڑھے

۴۱۳۰۸...... اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز دے گا تو وہ تمہارے پاس آجائے گی، میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا (وہ یہ کہ) جب اپنے بستر پر آؤ

تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ شمار سو ہو گیا یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور جب تم نماز فجر پڑھ چکو تو کہا کرو: اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، دس بار صبح کے بعد اور دس بار نماز مغرب کے بعد کہا کرو کیونکہ ان میں ہر نیکی دس نیکیوں میں لکھی جائے گی اور دس برائیاں دور کی جائیں گی، اور ہر نیکی اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے تو اس دن جو گناہ اس نے کئے ہوں گے وہ اس تک نہ پہنچ سکیں گے سوائے شرک کے، "**لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ**" صبح سے شام تک تمہاری ہر شیطان اور ہر برائی سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ **مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة**

۴۱۳۰۸...... کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے وہ کلمات جو جبرائیل نے مجھے سکھائے ہیں ہر نماز کے بعد تم دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ **مسلم عن علی**

۴۱۳۱۰...... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر، تینتیس، تینتیس اور چونتیس بار کہا کرو۔ **ابن حبان عن علی**

۴۱۳۱۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت اپنی کسی ضرورت کی شکایت کرنے آئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر آؤ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ **ابن عساکر عن انس**

۴۱۳۱۲...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی علیہ السلام کے پاس ایک خادم مانگنے گئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ **مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن علی**

۴۱۳۱۳...... کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو غلام سے بہتر ہو، تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر سونے کے وقت پڑھ لیا کرو۔ **مسلم عن ابی ھریرة**

۴۱۳۱۴...... کیا تمہیں اس سے کوئی چیز منع کرتی ہے کہ ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر، دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمدللہ کہا کرو تو یہ پانچوں نمازوں میں زبانی شمار ڈیڑھ سو ہوا اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہے اور جب اپنے بستر پر کوئی آئے تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے تو یہ زبانی شمار ایک سو ہوا اور میزان میں ایک ہزار ہے اور تم میں سے کون دن رات میں دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) برائیاں کرتا ہے۔

ابن عساکر عن مصعب بن سعد عن ابیه

رات کو بیدار ہو کر کلمہ توحید پڑھنا

۴۱۳۱۵...... بندہ جب اپنے بستر یا زمین پر لگے بستر پر سوتا ہے اور رات میں اپنے دائیں بائیں پہلو کروٹ لیتے ہوئے کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ (خود) زندہ اور موت سے پاک ہے اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے عبد و بندہ کو دیکھو اس وقت بھی مجھے نہیں بھولا، میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس پر رحم کر دیا اور اسے بخش دیا ہے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابن النجار عن انس

۴۱۳۱۶...... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہا کرے: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب! ہر چیز

کی پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو باطن ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں ہمیں فقر و فاقہ سے غنی کردے اور ہمارا قرض ادا (کرنے کا سامان پیدا) کردے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۱۷...... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی پلو سے جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے:

باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعه فان امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما حفظت به عبادک الصالحین. مسند احمد عن ابی هريرة

۴۱۳۱۸...... میری طرف یہ وحی کی گئی کہ جس نے رات میں یہ آیت پڑھی "فمن کان یرجو لقاء ربه" تو اس کے لئے عدن سے مکہ تک ایک واضح نور ہوگا جسے فرشتے بھر رہیں گے۔ ابن راهويه والبزار، حاكم والشيرازي في الالقاب وابن مردويه عن عمر

۴۱۳۱۹...... کیا میں تمہیں ان تین سورتوں سے بہتر چیز نہ سکھاؤں جو توراۃ، انجیل، زبور اور فرقان میں نازل ہوئیں، "قل ھو اللہ احد"، "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" اگر تم سے ہو سکے کہ کوئی رات اور کوئی دن انہیں پڑھے بغیر بسر نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

۴۱۳۲۰...... جو اپنے بستر پر آکر "تبارک الذی بیده الملک" پڑھے پھر کہے: اے اللہ! اے حل وحرم اور عزت والے شہر کے رب، رکن ومقام اور عزت والی جگہوں کے رب روح محمد (ﷺ) کو سلام پہنچا دے" چار مرتبہ، تو اللہ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو حضرت محمد ﷺ کے پاس جا کر کہتے ہیں: کہ فلاں کا بیٹا فلاں آپ کو سلام اور دعا کہہ رہا تھا تو میں کہوں گا فلاں کے بیٹے فلاں کو میری طرف سے سلام، اللہ کی رحمت وبرکت ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب، سعید بن منصور، وقال غریب جدا. عن ابی قرصافه

کلام:...... التنزیہ ۲/۳۲۹، ذیل اللآلی ۱۵۱۔

۴۱۳۲۱...... جو اپنے بستر آئے اور اس نے کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کفایت دی اور مجھے جگہ دی، تمام تعریف اللہ کے لئے جس مجھے کھلایا، پلایا، تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے بڑا فضل وکرم کیا میں تیری عزت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دے" تو اس نے تمام مخلوق کی تعریفوں سے اللہ کی حمد کی۔ ابن جریر عن انس

۴۱۳۲۲...... جس نے اپنے بستر پر آکر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری کفایت کی مجھے جگہ دی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا پلایا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا فضل وکرم کیا، اے اللہ! میں آپ کی عزت وغلبہ کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دیں، تو اس نے تمام مخلوق کی تمام تعریفوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة، حاکم، بیهقی فی الشعب ضیاء عن انس

۴۱۳۲۳...... جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: "لاالٰه الاالله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت، بیده الخیر وهو علی کل شئی قدیر سبحان الله والحمدلله ولاالٰه الاالله والله اکبر ولاحول ولاقوة الا بالله" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ابن السنی وابو نعیم، ابن حبان وابن جریر وابن عساکر عن ابی هریرة

۴۱۳۲۴...... جس نے وضو میں اپنے بستر پر آکے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو عالی شان اور زبردست قدرت والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو باطن ہو کر خبر رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہو کر قدرت رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو وہ گناہوں سے ایسے (پاک صاف) نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

بیهقی فی الشعب عن ابی امامة

بستر پر پڑھنے کی مخصوص دعا

۴۱۳۲۵......جس نے رات میں اپنے بستر کے پاس کہا:" الحمد لله الذی علا فقهر والذی بطن فنجر والحمد لله الذی ملک فقدر والحمد لله الذی یحیی (ویمیت) الموتی وهو علی کل شیءٍ قدیر" (ترجمہ حدیث ۴۱۳۲۴ میں دیکھیں) تو وہ اس حال میں مرے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ابن عساکر عن ابن عباس

۴۱۳۲۶......جس نے اپنے بستر کے پاس کہا: اے اللہ! ہمیں اپنی تدبیر سے مطمئن نہ کر اور ہمیں اپنی یاد نہ بھلا، اور ہم سے اپنا پردہ (جس سے تو ہمارے گناہوں کو پوشیدہ رکھتا ہے) نہ ہٹا اور ہمیں غافلین میں سے نہ کر، اے اللہ!" ہمیں اپنے پسندیدہ وقت میں اٹھا تا کہ ہم تیرا ذکر کریں اور تو ہمیں یاد رکھے اور ہم تجھ سے مانگیں اور تو ہمیں عطا کرے اور ہم تجھ سے دعا کریں اور تو ہماری دعائیں قبول کرے اور ہم تجھ سے مغفرت طلب کریں اور تو ہمیں بخش دے" تو اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ وقت میں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے بیدار کرے گا اگر وہ اٹھا تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دوسرا فرشتہ آتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے پس اگر وہ اٹھ جائے تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ بھی آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور اپنے ساتھ والے فرشتہ کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد اگر وہ انسان اٹھ جائے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر نہ اٹھے تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ابن النجار والدیلمی عن ابن عباس

۴۱۳۲۷......جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں (بامر مجبوری) سونا چاہے تو اس طرح وضو کرلے جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔

ابن خزیمة عن ابی سعید

اس وضو سے طہارت تو نہیں ہوگی البتہ طبیعت میں جو کبیدگی ہوگی کم ہو جائے گی۔

۴۱۳۲۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ انہیں رات میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: وضو کرلو اپنا عضو دھو کر سو جایا کرو۔مالک، بخاری، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۱۳۲۹......ہاں جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ہو تو وہ وضو کر کے سو جائے۔بخاری، مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۰......ہاں وضو کرلے پھر سو جائے یہاں تک کہ جب چاہے (نماز فجر سے پہلے) غسل کرلے۔مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۱......نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیا کرے۔(طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم) فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا جو سونا چاہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۲......وضو کر کے سو جاؤ۔الطحاوی، مسند احمد عن ابی سعید

فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے گھر والوں کے قریب جاتا ہوں اور پھر سونا چاہتا ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۳......مجھے یہ پسند نہیں کہ تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں بغیر وضو کے سوئے وہ اچھی طرح وضو کرے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کی وفات ہو اور جبرائیل اس کے پاس نہ آئیں۔طبرانی فی الکبیر عن میمونة بنت سعد

۴۱۳۳۴......ہاں اس طرح وضو کرے جیسا نماز کے لئے ہوتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عمر

۴۱۳۳۵......سونے کا وضو یہ ہے کہ تم پانی کو چھو کر اس سے اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور پاؤں پر اس طرح مسح کرلو جیسے تیمم کرنے والا کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

باوضو رات گذارنے والے کے حق میں فرشتہ کی گواہی

۴۱۳۳۶...... جو باوضو رات گزارے تو اس کی بنیان میں ایک فرشتہ ہوگا رات کی جس گھڑی میں وہ بیدار ہوگا تو فرشتہ کہے گا اے اللہ! اپنے فلاں بندہ کی مغفرت فرمادے، کیونکہ اس نے وضو کی حالت میں رات گزاری ہے۔

دارقطني في الا فراد عن ابی هريرة، حاكم في تاريخه البزار، ابن حبان، دارقطني عن ابی هريرة، حاكم في تاريخه عن ابن عمر

کلام: ...... الجامع المصنف ۲۹۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۸۶۔

۴۱۳۳۷...... جس نے باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رات گزاری تو رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

طبراني في الاوسط عن ابی امامة، الخطيب في المتفق والمفترق عن عمرو بن عبسه وسنده حسن

۴۱۳۳۷...... جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں باوضو رات گزاری تو وہ رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

ابن شاهين في الترغيب في الذكر، خطيب في المتفق والمفترق وابن النجار عن عمرو بن عبسة

۴۱۳۳۹...... جب تو سونے لگے تو اپنا دروازہ بند کرلے، اپنے مشکیزہ پر بندھن لگالے، اپنا برتن ڈھک دے، اپنا چراغ بجھادے کیونکہ شیطان بند دروازہ، بندھن اور ڈھکن نہیں کھول سکتا ہے اور چوہا گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے، اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھانا اور نہ پینا اور نہ ایک جوتا پہن کر چلنا، اور نہ ہاتھوں سمیت پورے بدن پر کوئی کپڑا لپیٹنا (کہ حرکت نہ کرسکے) اور نہ گھر میں غصہ کی حالت میں پٹکا باندھ کر (احتباء میں) بیٹھنا۔

ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۰...... جب تم سونے لگو تو چراغ گل کرلو اور مشکیزوں پر بندھن لگالو۔ ابو عوانة عن جابر

۴۱۳۴۱...... اپنا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرلے کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا چراغ بجھادے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا مشکیزہ کس دے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا برتن ڈھک دے چاہے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔ ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۲...... دروازے بند کرلو، مشکیزوں پر بندھن لگالو، (خالی) برتن اوندھے کردو اور (جن) برتنوں میں کوئی چیز ہو ان پر ڈھکن رکھ دو، چراغ بجھادو! کیونکہ شیطان بند دروازہ اور بندھن لگا مشکیزہ نہیں کھولتا اور نہ کسی برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے البتہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔

بخاری في الادب، بيهقي في الشعب عن جابر

۴۱۳۴۳...... اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جسے جیسا چاہتا ہے رات میں پھیلا دیتا ہے لہٰذا مشکیزوں پر بندھن لگادو، برتن ڈھک دو، دروازے بند کردو کیونکہ بند دروازہ برتن اور مشکیزہ کو نہیں کھولا جاتا۔ ابن النجار عن ابی هريرة

۴۱۳۴۴...... مشکیزوں پر بندھن لگالو اور دروازے بند کرلو جب رات سونے کا ارادہ ہو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دو، کیونکہ شیطان آتا ہے اگر دروازہ کھلا پائے تو داخل ہوجاتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن لگا نہ دیکھے تو پی لیتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن ہو اور دروازہ بند ہو تو نہ دروازہ کھولتا ہے اور نہ مشکیزہ، پھر اگر تم میں سے کسی کو اس برتن کو جس میں پینے کی کوئی چیز ہو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔

ابن حبان حاكم عن جابر

بیداری

۴۱۳۴۵...... آدمی جب نیند سے بیدار ہو کر کہے: اللہ پاک ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدر رہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے

بندہ نے سچ کہااور شکر ادا کیا۔الخرائطی فی مکارم الا خلاق عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۵۔

۴۱۳۴۶......تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہوتو کہے: تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے ہماری روحیں واپس کیں اس کے بعد کہ ہم مردے تھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفة

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۰۔

الاکمال

۴۱۳۴۶......انسان جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، اور شیطان کہتا ہے، برائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری جان کی موت کے بعد اسے زندہ کیا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جوان روحوں کو روک لیتا ہے جن کے بارے موت کا فیصلہ کر چکا اور دوسروں کو ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، تو فرشتہ شیطان کو دھتکار کر اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے۔

ابوالشیخ فی الثواب عن جابر

۴۱۳۴۸......انسان جب اپنے گھر میں داخل ہوکر بستر کے پاس آتا ہے تو اس کا فرشتہ اور اس کا شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، اس کا شیطان کہتا ہے: برائی پر (رات کا) اختتام کر، اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر اختتام کر، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اکیلے کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا اور اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو پھر اس کا فرشتہ اور شیطان جلدی سے اس کی طرف آتے ہیں شیطان اس سے کہتا ہے: برائی سے آغاز کر اور فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہہ لے: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے میری جان کی، موت کے بعد اسے زندگی بخشی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہید ہوگا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔بیھقی، ابن ماجة، ابویعلی وابن السنی عن جابر

رات کے آخری اعمال اور صبح کے پہلے اعمال مراد ہیں۔

۴۱۳۴۹......جو مسلمان بھی رات میں بیدار ہوکر کہتا ہے: " اللہ اکبر وسبحان اللہ ولاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر، ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ، استغفر اللہ الغفور الرحیم" تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح کھینچ نکالتے ہیں جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبادۃ ابن الصامت

۴۱۳۵۰......جو بیداری کے وقت کہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح اس کی طرف لوٹادی ہو "لاالٰـہ الااللہ وحـدہ لاشـریـک لـہ، لـہ الملک ولہ الحمد، بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

الخطیب عن عائشة

۴۱۳۵۱......جو نیند سے بیدار ہوکر کہے: (اللہ) پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا تو میرے سارے گناہ بخش دینا، اے اللہ جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے اللہ! جس دن بندوں کو اٹھائیں گے مجھے عذاب سے بچانا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: اور شکر ادا کیا۔ابن السنی عن ابی سعید

۴۱۳۵۲......جو شخص اپنی نیند سے بیدار ہوکر کہے: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے نیند و بیداری پیدا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے صحیح سالم اٹھایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا۔

ابن السنی والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۳۵۳.....جس بندہ کی اللہ تعالیٰ روح واپس کردے اور وہ کہے: لاالٰه الا الله وحده لا شريک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدير تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ ابن السنی عن عائشة

کلام:.......النافلة ۱۷۔

قسم..... نیند و بے خوابی..... از اکمال

۴۱۳۵۴.....حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے رات میں گھبراہٹ کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے اور ان کا کہنا ہے کہ ایک دیو میرے بارے میں مکر کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے نہ کوئی فاجر، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے یا آسمان کی طرف چڑھے اور زمین میں پھیلی چیزوں اور جو چیزیں اس سے نکلتی ہیں اور رات دن کے فتنوں سے، اور رات دن میں آنے والوں کے شر سے، ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو اے رحمٰن! ابن سعد، طبرانی فی الکبیر، عبدالرزاق، بیهقی فی الشعب عن ابی رافع

۴۱۳۵۵.....کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم سوتے وقت کہا کرو، کہو:" اللهم رب السماوات السبع وما اظلت ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت کن لی جارا من شر جميع الا نس والجن وان يفرط علی احد منهم وان لايؤذينی عز جارک وجل ثناؤک و لا اله غيرک" (ابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید، فرماتے ہیں میں رات بے خوابی کا شکار تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا)۔

۴۱۳۵۶.....جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب وعذاب، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے گروہ سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں، تو تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا بلکہ اس قابل ہے کہ تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

مسند احمد ابن السنی فی عمل یوم وليلة عن الوليد بن الوليد

۴۱۳۵۷.....ولید بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے رات میں بے خوابی اور پریشان کن خوابوں کی شکایت کی، یہ محمد بن حبان کی مرسل روایت ہے اور محمد بن المنکدر کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نیند میں ڈراؤنی چیزوں کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آؤ تو کہو:

"اعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه ومن شر عباده ومن همزات الشياطين واعوذبک رب ان يحضرون"

تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا بلکہ اس قابل ہے کہ وہ تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

ابن السنی وابو نصر السجزی فی الا نابة عن محمد بن حبان مرسلاً، ابن السنی عن محمد بن المنکدر، ابن السنی عن ابن عمرو

۴۱۳۵۸.....جب کوئی نیند میں ڈر جائے تو وہ کہہ لے:

بسم الله اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون

تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ابن ابی شیبة، ترمذی حسن غریب عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

نیند کی ممنوع چیزیں

۴۱۳۵۹.....جو کسی ایسی چھت پر سویا جس کی فصیل نہیں تو (اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا) ذمہ اس سے بری ہے۔

بخاری فی الادب عن علی بن شيبان

کلام :......اسنی المطالب ۱۳۵۹۔

۴۱۳۶۰......جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر تھا پھر اسے کسی چیز نے کوئی نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ بخاری فی الادب ترمذی، حاکم من ابی ہریرۃ

۴۱۳۶۱......جس نے اس طرح رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چیز کی بوتھی اور اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۴۱۳۶۲......جو عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل سلب ہوگئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ ابویعلی عن عائشۃ

کلام :......المشتھر ۱۶۵۔

۴۱۳۶۳......جو اپنے بستر پر اللہ کا نام لئے بغیر سو گیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا باعث ہوگا، اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا سبب ہوگی۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۱۳۶۴......سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑو۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۳۶۵......آپ نے تنہائی سے اور یہ کہ آدمی اکیلے رات گزارے، منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۳۶۶......آپ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے۔ مسند احمد عن ابی سعید

۴۱۳۶۷......آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔ مسلم عن جابر

۴۱۳۶۸......جب تم میں سے کوئی چت لیٹے تو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھے۔ ترمذی عن البراء، مسند احمد عن جابر، البزار عن ابن عباس

اس سے مراد پاؤں اٹھا کر رکھنا ہے جیسے متکبر لوگ بیٹھتے ہیں باقی ٹانگیں لمبی کر کے پاؤں پر پاؤں رکھنا ممنوع نہیں۔ (۱۲)

الاکمال

۴۱۳۶۹......جو بغیر فصیل والے مکان کی چھت پر سویا اور (گر کر) مرگیا تو اس پر کوئی ذمہ نہیں اور جو سمندر کے سفر میں طغیانی کے وقت نکلا تو اس پر بھی کوئی ذمہ نہیں۔ ابونعیم فی المعرفۃ عن محمد بن زھیر ابن ابی جبل، وقال: ذکرہ الحسن ابن سفیان فی الصحابۃ ولاأری لہ صحبۃ

۴۱۳۷۰......جو بغیر فصیل کی چھت پر سویا اور (گر کر) مرگیا تو اس سے ذمہ بری ہے اور جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو اس سے (اللہ کی) پناہ بری ہے۔ مسند احمد عن زھیر بن عبداللہ عن بعض الصحابۃ

۴۱۳۷۱......جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے اور جس نے گھر کی ایسی چھت پر رات بسر کی جس کی فصیل نہ تھی اور (گر کر) مرگیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے۔ الباوردی عن زھیر بن ابی جبل

۴۱۳۷۲......جو ایسی چھت پر سویا جس کی کوئی رکاوٹ نہیں اور وہ گر کر مرگیا تو وہ اللہ کی حفاظت سے خارج ہے، اور جس نے سمندر میں طغیانی کے دوران سفر کیا اور وہ ہلاک ہوا تو ذمہ داری حفاظت اس سے بری ہے۔

البغوی والباوردی، بیھقی فی الشعب، عن زھیر بن عبداللہ السفری وما لہ غیرہ

۴۱۳۷۳......تمہارے گھروں میں ہرگز رات میں آگ جلتی ہوئی نہ رہے۔ حاکم عن ابن عمر

۴۱۳۷۴......چار کاموں میں شیطان انسان کا قصد کرتا ہے۔ جب اکیلے سوئے، جب چت لیٹے اور جب زرد رنگ دار کپڑے میں سوئے اور زمین کی کھلی جگہ میں غسل کرے سو جس سے ہو سکے کہ وہ کھلی فضا میں نہ نہائے تو ایسا ہی کرے اور اگر نہانا ہی ہو تو (اپنے اردگرد) لکیر کھینچ لے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۴۱۳۷۵......تم میں سے ہرگز کوئی زرد رنگ کے کپڑے میں نہ سوئے کیونکہ وہ جنات کے حاضر ہونے کی جگہ ہے۔ ابونعیم عن عصمۃ بن مالک

۴۱۳۷۶......تم میں سے ہرگز کوئی چت لیٹ کرایک ٹانگ پردوسری ٹانگ نہ رکھے۔الشیرازی فی الالقاب عن عائشة

کلام:......راجع ۴۱۳۶۷۔

۴۱۳۷۷......خبیب!(الٹالیٹنا) جہنمیوں کالیٹنا ہے۔ابن ماجة عن ابی ذر

۴۱۳۷۸......خبیب!یہ کیسالیٹنا ہے!یہ تو شیطان کی کروٹ ہے۔ابن ماجه عن ابی ذر

۴۱۳۷۹......اٹھو!یہ جہنمی لوگوں کا سونا ہے یعنی منہ کے بل سونا۔ابن ماجة، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی امامة

۴۱۳۸۰......تم یہ کیسے لیٹے ہو!اس سونے کی حالت کواللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔حاکم عن قیس الغفاری عن ابیه

۴۱۳۸۱......اس طرح نہ لیٹو!یہ جہنمیوں کالیٹنا ہے یعنی پیٹ کے بل۔البغوی، طبرانی فی الکبیر عن ابن طخفة الغفاری

۴۱۳۸۲......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا وہ رات سے صبح ہونے تک سویار ہا آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہے۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

قسم در بیان......خواب

۴۱۳۸۳......(سچا اچھا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خیال پراگندہ شیطان کی جانب سے ہے سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بیداری کے وقت تین بار اپنے دائیں طرف تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ کی اس خواب کے شر سے پناہ طلب کروا سے نقصان نہیں دے گی۔
بیهقی، ابو داؤد ترمذی عن ابی قتادة

۴۱۳۸۴......اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور براخواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے سو جو کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گی اور نہ کسی کو اس کی اطلاع کرے، اور جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور اپنے کسی محبوب شخص کو اس کی اطلاع کرے۔مسلم عن ابی قتادة

۴۱۳۸۵......خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت، دل کی بات، اور شیطان کی طرف سے ڈراؤ، سو جو کوئی اچھا خواب دیکھے تو جس سے چاہے بیان کر دے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر نماز پڑھے، مجھے طوق سے نفرت ہے اور بیڑی مجھے پسند ہے بیڑی وزنجیر دین میں ثابت قدمی ہے۔ترمذی، ابن ماجة عن ابی هریره

۴۱۳۸۶......جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور جس پہلو پر لیٹا تھا اسے بدل لے۔مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۸۷......جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو پہلو بدل کر اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ طلب کرے۔ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۱۳۸۸......جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھتکار دے پھر کہے:

اللهم انی اعوذ بک من الشیطان وسیئک الاحلام

اے اللہ میں شیطان اور برے خوابوں سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں)، اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔ابن السنی عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۸۔

اچھے اور برے خواب

۴۱۳۸۹......خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پراگندہ خیال شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، سو جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے بائیں طرف

تھتکار دے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ پر تھا اسے بدل لے۔ابن ماجة عن ابی قتادة

۴۱۳۹۰۔۔۔۔خواب کی جب تک تعبیر نہ دی جائے تو وہ پرندہ کے پاؤں میں (کسی چیز کی مانند) ہے جب اس کی تعبیر دے دی جاتی ہے تو واقع ہوجاتی ہے لہٰذا کسی محبت کرنے والے اور سمجھدار سے بیان کر۔ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی رزین

۴۱۳۹۱۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو شیطان کا کھیلنا کسی سے بیان نہ کرے۔مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۹۲۔۔۔۔تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کردے اور اس کی اطلاع دے دے، اور جب کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان کرے اور نہ کسی کو اطلاع دے۔نسائی عن ابی هريرة

۴۱۳۹۳۔۔۔۔جب تم میں سے کسی کے ساتھ اس کے خواب میں شیطان کھیلے تو لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۹۴۔۔۔۔خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوجاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اور اس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو صرف خیر خواہ یا عالم سے بیان کرے۔حاکم عن انس

۴۱۳۹۵۔۔۔۔خواب صرف عالم اور خیر خواہ سے بیان کرنا۔ترمذی عن ابی هريرة

۴۱۳۹۶۔۔۔۔جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اس پر الحمدللہ کہے اور اسے بیان کردے اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو یہ اسے نقصان نہیں دے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی سعید

۴۱۳۹۷۔۔۔۔جب کوئی خواب میں ڈر جائے تو وہ کہے: ”اعوذ بکلمات الله التامات من غضبه و عقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون“ تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ترمذی عن ابن عمرو

۴۱۳۹۸۔۔۔۔تم میں سے کسی کا شیطان قصد کرتا ہے پس وہ ڈر جاتا ہے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۳۹۹۔۔۔۔خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ڈراوے ہوتے ہیں تاکہ انسان کو غمزدہ کرے، ان میں بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ جن کاموں کا انسان بیداری میں قصد کرتا ہے انہیں خواب میں دیکھ لیتا ہے ان میں سے بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ابن ماجة عن عوف بن مالک

۴۱۴۰۰۔۔۔۔سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

بخاری عن ابی سعید، مسلم عن ابن عمرو ابی هريرة، ابن ماجة عن ابی رزین، طبرانی فی الكبير عن ابن مسعود

۴۱۴۰۱۔۔۔۔اچھے خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ابن النجار عن ابن عمر

۴۱۴۰۲۔۔۔۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

مسند احمد، بیهقی عن انس، مسند احمد بیهقی، ابو داؤد، ترمذی عن عبادة من الصامت، مسند احمد، بیهقی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۴۰۳۔۔۔۔نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے۔ابن ماجة عن ابی سعید

۴۱۴۰۴۔۔۔۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۸۶۔

۴۱۴۰۵۔۔۔۔نیک مومن کا خواب اللہ تعالیٰ کی خوشخبری ہے اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۔

الحکیم، طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

کلام:۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۰۷۹

۴۱۴۰۶۔۔۔۔مؤمن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے اور وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے، جب بیان کردیا جائے تو گر جاتا ہے لہٰذا کسی عقلمند سے یا دوست سے بیان کر۔ترمذی، عن ابی رزین

۴۱۴۰۷......نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی لیکن مبشرات مسلمان آدمی کا خواب ہے اور وہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن انس

۴۱۴۰۸......نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجۃ عن انس

یعنی جیسے انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں اسی طرح نیک لوگوں کے خواب ہوتے ہیں۔

۴۱۴۰۹......لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھے خواب رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں خبردار! میں نے قرآن مجید کو رکوع اور سجدہ میں پڑھنے سے منع کیا ہے، رکوع میں تو رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ اس لائق ہے کہ اسے تمہارے لئے قبول کیا جائے۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابن عباس

۴۱۴۱۰......دنیا کی بشریٰ وخوشخبری اچھا خواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۱۱......مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور اسے جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہے اور جب بیان کیا جائے تو پیش آجاتا ہے۔ترمذی، حاکم عن ابی رزین

الاکمال

۴۱۴۱۲......نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔ابن ماجۃ، ابویعلی، ابن ابی شیبۃ عن ابی سعید

۴۱۴۱۳......نیک خواب جس سے کسی بندہ کو بشارت دی جائے وہ نبوت کا انچاسواں حصہ ہے۔ابن جریر عن ابن عمرو

۴۱۴۱۴......سچا اچھا خواب نبوت کا چھہترواں حصہ ہے۔ابن ابی شیبۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۱۵......جس خواب سے مؤمن کو بشارت دی جاتی ہے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے سو جس نے کوئی ایسی چیز دیکھی تو وہ کسی محبت کرنے والے سے بیان کردے، اور جس نے اس کے علاوہ کوئی چیز دیکھی تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تاکہ وہ اسے غمگین کرے پس وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھوک سا دے اور خاموش رہے، کسی سے بیان نہ کرے۔بیھقی فی الشعب عن ابن عمرو

۴۱۴۱۶......خواب پرندہ کے پاس سے اٹکا ہوا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے پس جب اسے بیان کردیا جاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے لٰہذا صرف عالم، خیر خواہ یا عقلمند سے بیان کیا جائے اور اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔مسند احمد، عن ابی رزین

۴۱۴۱۷......خواب کی تین قسمیں ہیں بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو آدمی کی اپنے دل کی باتیں ہوتی ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں، اور ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں سو اگر کوئی بری چیز دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، تو اس کے بعد وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔

اور ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، نیک آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے سو تم میں سے جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سمجھدار یا خیر خواہ سے بیان کردے اور وہ بھلائی کی بات کہے۔الحکیم، بیھقی عن ابی قتادۃ

۴۱۴۱۸......نبوت میں سے سوائے خوشخبریوں کے کچھ نہیں بچا، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! خوشخبریوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب۔ بخاری عن ابی ھریرۃ

مبشرات منامیہ

۴۱۴۱۹......میرے بعد مبشرات میں سے صرف سچا خواب بچا ہے جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔بیھقی فی الشعب عن عائشۃ

۴۱۴۲۰......نبوت ختم ہوگئی میرے بعد سوائے مبشرات کے کوئی نبوت نہیں کسی نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب جسے کوئی

شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید

۴۱۴۲۱...... خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے جو نبوت کا سترواں حصہ ہے اور تمہاری یہ آگ جہنم کی لپٹ کا سترواں حصہ ہے اور جو کوئی نماز کے انتظار میں مسجد آیا تو وہ نماز میں شامل ہے جب تک بے وضو نہ ہو اور جو نماز کے بعد پیچھے ہٹ کر (دعا و استغفار کے لئے) بیٹھا تو وہ بھی نماز (کے حکم) میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۲۲...... میرے بعد نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں۔ سعید بن منصور مسند احمد وابن مردویه عن ابی الطفیل

۴۱۴۲۳...... میرے بعد نبوت میں سے مبشرات رہ گئی ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں جنہیں کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھائے جائیں۔

مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۱۴۲۴...... نبوت کی مبشرات میں سے صرف اچھا خواب رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔

نسائی عن ابی الطفیل عن حذیفة

۴۱۴۲۵...... اچھا خواب خوشخبری ہے جسے مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور آخرت میں جنت ہے۔ بیهقی فی الشعب عن ابی الدرداء

۴۱۴۲۶...... جو اچھے خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ (گویا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا۔ الدیلمی عن عبدالرحمن بن عائذ

۴۱۴۲۷...... جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو بات کا سب سے سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں سو اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی بشارت ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جس سے غم ہوتا ہے اور ایک خواب دل کی باتیں ہوتا ہے۔

سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اٹھ کر تھتکارے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور مجھے بیڑی پسند ہے اور طوق سے نفرت ہے بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، عن ابی هريرة

۴۱۴۲۸...... خواب کی تین قسمیں ہیں، سچے، دل کی باتیں اور شیطان کی طرف غمگین کرنے والا خواب، سو جو کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے مجھے (خواب میں) بیڑی پسند اور طوق سے نفرت ہے، بیڑی دین میں ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔

ترمذی حسن صحیح عن ابی هريرة

۴۱۴۲۹...... روحوں پر جو شیطان مقرر کیا گیا ہے اس کا نام "لہو" ہے اسے خیال ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ اسے اوپر لے جایا جا رہا ہے پس اگر سیڑھی آسمان تک پہنچ جائے اور جو کچھ دیکھا تو وہ سچا خواب ہے۔ الحکیم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلاً

۴۱۴۳۰...... جو بندہ اور بندی سوتی ہے جب اچھی طرح سو جاتی ہے تو دیکھتی ہے کہ اس کی روح کو عرش پر لے جایا گیا، جو عرش سے پہلے نہ جاگ جائے تو یہ سچا خواب ہے اور جو عرش سے پہلے جاگ جائے تو وہ جھوٹا خواب ہے۔ طبرانی فی الاوسط، حاکم وتعقب عن علی

۴۱۴۳۱...... اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کسی محبت کرنے والے سے بیان کرے، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے دائیں طرف تین بار تھتکارے اور شیطان مردود اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ کسی سے خواب بیان نہ کرے اس کا اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد مسلم، بن احبان عن ابی قتادة

۴۱۴۳۲...... یہ (برا خواب) شیطان کی طرف سے تھا سو جو کوئی برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کا سر کاٹ دیا گیا اور اسے لڑھکایا گیا اور میں اس کے پیچھے آ رہا ہوں آپ نے اس سے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۴۳۳...... نیند میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کود کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ حاکم والخطیب عن جابر

۴۱۴۳۴...... جو کوئی برا خواب دیکھے وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور اپنی اس کروٹ کو بدل لے جس پر وہ تھا۔ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن جابر

۴۱۴۳۵.....جو کوئی برا خواب دیکھے وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھتکار دے اور جو دیکھا اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۴۳۶.....جب کوئی خواب میں بری چیز دیکھے تو وہ کہے: میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور اس کے رسولوں نے طلب کی اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنے اس خواب میں دیکھی یہ کہ مجھے دنیا وآخرت میں کوئی مصیبت پہنچے، اور اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے وہ اسے انشاء اللہ کچھ نقصان نہیں دے گا۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۴۳۷.....جس نے خواب میں کوئی بھلائی دیکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر کرے اور جس نے کوئی بری چیز دیکھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے اسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرة

۴۱۴۳۸.....سب سے سچے خواب دن کے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دن میں وحی کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

حاکم فی تاریخه والدیلمی عن جابر

خواب کی تعبیر دیندار شخص سے پوچھی جائے

۴۱۴۳۹.....خواب کی جیسی تعبیر کی جائے ویسے واقع ہو جاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اور اس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو اسے کسی خیر خواہ یا عالم سے بیان کرے۔ حاکم عن انس

۴۱۴۴۰.....جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ دارقطنی الافراد عن انس

یعنی جھوٹے خواب بنا بنا کر لوگوں سے بیان کئے تا کہ لوگ بڑا بزرگ کہیں۔

۴۱۴۴۱.....جس نے اپنی آنکھوں وہ چیز دکھائی جو انہوں نے نہیں دیکھی تو اسے مکلّف کیا جائے گا کہ وہ قیامت کے روز دو جوؤں کے درمیان گرہ لگائے۔

ابن جریر عن ابن عباس

۴۱۴۴۲.....جس نے جان بوجھ کر کوئی خواب گھڑا اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ جَو کو گرہ دے اور عذاب دیا جائے وہ گرہ نہیں لگا سکے گا۔

ابن جریر عن ابن عباس

۴۱۴۴۳.....جس نے اپنے خواب (کے بارے) میں جھوٹ بولا، اسے دو جوؤں کے درمیان گرہ لگانے کا کہا جائے گا۔

ابن جریر، عن ابی ھریرة

۴۱۴۴۴.....جس نے اپنے خواب کے متعلق جھوٹا قصہ کہا اسے ایک جَو دے کر کہا جائے کہ وہ اس کے کناروں میں گرہ لگائے تو اسے عذاب دیا جائے گا کہ وہ ان کے کناروں میں گرہ لگائے لیکن وہ کبھی بھی گرہ نہ لگا سکے گا۔ ابن جریر عن ابی ھریرة

۴۱۴۴۵.....سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کے متعلق (افتراء باندھے) جھوٹ گھڑے کہے: میں نے (یہ) دیکھا اور اس نے (کچھ) نہیں دیکھا، اور والدین پر جھوٹ گھڑے یا کہے کہ اس نے میری بات سنی حالانکہ اس نے میری بات نہیں سنی۔

مسند احمد، حاکم عن واثلة

یعنی رسول اللہ ﷺ کی نسبت جھوٹ بول کہے کہ آپ نے یوں فرمایا تھا۔

خواب کی تعبیر اور مطلب

۴۱۴۴۶.....اچھے بال، اچھا چہرہ، اچھی زبان (خواب میں دیکھنا) مال (کی علامت) ہے اور مال (دیکھا تو) مال ہی ہے۔

ابن عساکر عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۷۱۸، المغیر ۵۶۔

۴۱۴۴۷.....خواب چھ طرح (کی تعبیر رکھتے) ہیں، عورت، بھلائی، اونٹ جنگ، دودھ فطرت سبزہ جنت، کشتی نجات اور کھجور (کا دیکھنا) رزق (کی علامت) ہے۔ ابویعلی فی معجمہ عن رجل من الصحابۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۴۷۔

۴۱۴۴۸.....(خواب میں) دودھ پینا صرف ایمان ہے جس نے خواب میں دودھ پیا تو وہ اسلام اور فطرت پر ہے اور جس نے اپنے ہاتھ میں دودھ لیا تو وہ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہے۔ فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:.....تذکرۃ الموضوعات ۱۴۶، التنزیہ ۲/۳۰۸۔

۴۱۴۴۹.....خواب میں دودھ (دیکھنا) فطرت ہے۔ البزار عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۰.....جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان آدمی کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سب سے سچے شخص کے خواب سچے ہوں گے۔ بیھقی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۱.....مومن کا خواب، نیند میں اس کے رب کا اس سے کلام ہے۔ طبرانی فی الکبیر وایضاً عن عبادۃ بن الصامت

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۰۷۸۔

۴۱۴۵۲.....دنیا کی بشارت اچھا خواب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۵۳.....نبوت ختم ہوگئی اور سچے خواب رہ گئے ہیں۔ ابن ماجۃ عن امن کرز

۴۱۴۵۴.....نبوت ختم ہوگئی میرے بعد مبشرات کے سوا کوئی نبوت (جیسی) چیز نہیں۔ (مبشرات وہ) سچا خواب جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بن اسید

۴۱۴۵۵.....نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئی ہیں (یعنی) سچا خواب۔ بخاری عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۵۶.....سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۴۵۷.....جس نے جھوٹا خواب بنایا قیامت کے روز اسے اس کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ دو جوؤں کے درمیان گرہ لگائے وہ ہرگز نہیں لگا سکے گا۔

۴۱۴۵۸.....جس نے اپنے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا اسے قیامت کے روز اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ جو میں گرہ لگائے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن علی

۴۱۴۵۹.....جس نے اپنے خواب کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔ مسند احمد عن علی

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۱۹۔

۴۱۴۶۰.....لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں، خبردار! مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے سو رکوع میں (اپنے) رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ تمہارے حق میں قبول ہونے کے لائق ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

۴۱۴۶۱.....اچھا خواب بشارت ہے جسے مسلمان دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

الاکمال

۴۱۴۶۲.....تم نے جو نرم، وسیع، نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا تو یہ وہ چیز یعنی ہدایت ہے جس نے تمہیں اس پر ابھارا اور تم اس پر قائم ہو، اور چراگاہ

جوتم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم گزر گئے نہ ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور نہ وہ ہمارے ساتھ چمٹی، نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر ہمارے بعد دوسرا گھڑ سواروں کا گلہ آیا جو تعداد میں ہم سے کئی زیادہ تھے، تو وہ چراگاہ میں سے کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لی، اور اس طرح نجات پا گئے۔

پھر لوگوں کا بڑا ریلا آیا تو چراگاہ میں دائیں بائیں پھیل گئے، اور تم صحیح راستہ پر چل نکلے اور اسی پر چلتے رہو گے یہاں تک مجھ سے آملو گے، اور جو منبر تم نے دیکھا کہ جس میں سات سیڑھیاں ہیں، اور میں سب سے اوپر والی نشست پر ہوں، سو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں ان میں سے آخری ہزار وے سال میں ہوں۔ اور جو شخص تم نے میری دائیں جانب دیکھا جس کا رنگ گندم گوں لمبی مونچھوں والا تو وہ موسیٰ (علیہ السلام) تھے جب بات کرتے تو لوگوں پر چھا جاتے یہ اللہ تعالیٰ کے ان سے کلام کرنے کی فضیلت کی وجہ سے اور میری بائیں جانب جو تم نے بے حد میانے قد والا نوجوان دیکھا جس کے چہرہ پر زیادہ تل تھے گویا اس نے اپنے بالوں کو پانی سے سیاہ کر رکھا ہے تو وہ عیسیٰ بن مریم تھے ہم ان کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی ہے۔

وہ بوڑھا شخص جو تم نے شکل وصورت میں زیادہ میرے مشابہ دیکھا تو وہ ہمارے باپ ابراہیم تھے ہم سب ان کی پیروی اور ان کے پیچھے چلتے ہیں، اور وہ اونٹنی جو تم نے دیکھی میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں تو وہ قیامت ہے ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد نہ کوئی نبی، نہ کوئی امت اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن الضحاک بن نوفل

۴۱۴۶۳ ..... جو دیکھے وہ دودھ پیتا ہے تو وہ فطرت پر ہے اور جو دیکھے کہ اس پر لوہے کی زرہ ہے تو وہ لوہے کہ قلعہ میں ہے اور جو کوئی عمارت بنانا چاہے تو وہ بھلائی کا کام ہے جو وہ کرتا ہے اور جو دیکھے کہ وہ ڈوب رہا ہے تو وہ آگ میں ہے اور جس نے مجھے دیکھا سو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو الحسن بن سفیان و الرویانی، طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن عبداللہ بن ابی بکرۃ عن ابیه عن جدہ

۴۱۴۶۴ ..... خواب میں سبزہ، جنت، کھجور رزق، دودھ فطرت، کشتی نجات اونٹ لڑائی، عورت بھلائی اور زنجیر دین میں ثابت قدمی اور طوق (کا دیکھنا) مجھے اچھا نہیں لگتا۔ الحسن بن سفیان عن رجل من الصحابة

۴۱۴۶۵ ..... تم نے اچھی چیز دیکھی! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جسے وہ دودھ پلائے گی۔ (ابن ماجۃ عن ام الفضل، فرماتی ہیں: کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء کا ایک ٹکڑا ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا)۔

۴۱۴۶۶ ..... میں نے دیکھا کہ میرے پاس کھجوروں کا پیمانہ لایا گیا تو میں نے ان کی گٹھلیاں نکال کر اپنے منہ میں رکھ لیں تو میں نے ان میں ایک گٹھلی پائی تو اسے پھینک دیا، حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: وہ آپ کا لشکر ہے جسے آپ نے روانہ فرمایا، وہ سلامتی سے مال غنیمت حاصل کریں گے پھر ایک شخص سے ملیں گے جو انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے پھر وہ ایک اور آدمی سے ملیں گے تو وہ بھی انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے بھی چھوڑ دیں گے، آپ نے فرمایا فرشتہ نے ایسا ہی کہا۔

مسند احمد و الدارمی عن جابر

۴۱۴۶۷ ..... میں نے دیکھا کہ میں ایک دنبے کے پیچھے ہوں اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ میں قوم کا سردار قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی تعبیر یہ کی میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن انس

۴۱۴۶۸ ..... میں نے دیکھا کہ میری تلوار ٹوٹ گئی، یہ مصیبت ہے اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، اور اپنے اوپر زرہ دیکھی اور وہ تمہارا شہر ہے جس تک وہ انشاء اللہ نہیں پہنچیں گے، آپ نے یہ احد کے دن ارشاد فرمایا۔ حاکم عن ابن عباس

۴۱۴۶۹ ..... میں نے دیکھا کہ میں مضبوط زرہ میں ہوں جس کی تعبیر میں نے مدینہ کی، اور میں نے دیکھا کہ ایک دنبے کے پیچھے ہوں جس کی تعبیر یہ کی کہ یہ لشکر کا سردار ہے اور میں نے دیکھا کہ میری تلوار ذوالفقار میں داندانہ پڑ گیا، جس کی تعبیر میں نے تم میں نقصان سے کی، اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتی دیکھی، جو لشکر ہے، اللہ کی قسم بھلائی ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابن عباس

تعبیر بتانے والے کے لئے ادب

۴۱۴۷۰.....تمہیں بھلائی حاصل ہوگی اور برائی سے بچائے جاؤگے بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے اپنا خواب بیان کرو۔ طبراني في الكبير عن الضحاك

۴۱۴۷۱.....عائشہ! جب تم لوگ خواب کی تعبیر کرنے لگو تو اچھی تعبیر کرو کیونکہ جیسی خواب کی تعبیر کی جاتی ہے خواب والے کے ساتھ پیش آ جاتی ہے۔
ابونعيم عن عائشة

خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۴۱۴۷۲.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔
مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۴۷۳.....جس نے مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ ترمذي عن ابي هريرة

۴۱۴۷۴.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔
مسند احمد، بخاري، ترمذي عن انس

۴۱۴۷۵.....جس نے مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں دکھائی نہیں دیتا۔ مسند احمد، بيهقي عن ابي قتادة

۴۱۴۷۶.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔
بيهقي، ابوداؤد عن ابي هريرة

یہ حدیث نبی علیہ السلام کی حیات تک محدود تھی اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ یا قیامت کے دن دیکھے گا۔

الاکمال

۴۱۴۷۷.....جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔
مسند احمد والسراج والبغوي، دارقطني في الافراد، ابن ابي شيبة، طبراني في الكبير، سعيد بن منصور عن ابي مالک اشجعي عن ابيه
کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۸۔

۴۱۴۷۸.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔
ابن ابي شيبة عن ابن مسعود وابي هريرة وجابر

۴۱۴۷۹.....جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ ابن النجار عن البراء

۴۱۴۸۰.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ سعيد بن منصور عن البراء

۴۱۴۸۱.....جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو ایسا ہے جیسا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ میں مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔
طبراني في الكبير عن ابن عمرو وابن عساكر عن ابن عمر، ابن ماجة، ابو يعلى، طبراني في الكبير عن ابي جحيفة

۴۱۴۸۲.....جس نے مجھے خواب دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔
الدارمي عن ابي قتادة، طبراني في الكبير عن ابي بكرة

۴۱۴۸۳...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا۔ الدارمی عن ابی قتادة، طبرانی فی الکبیر عن ابی قتادة

۴۱۴۸۴...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا، اور جس نے ابوبکر الصدیق کو خواب میں دیکھا تو اس نے انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی صورت میں بھی نہیں آسکتا۔ الخطیب و الدیلمی عن حذیفة

۴۱۴۸۵...... جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ مسند احمد عن ابی هریرة

۴۱۴۸۶...... جس (موحد مسلمان) نے مجھے خواب دیکھا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس نے میری وفات کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے اور جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا، نیک مومن کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے اور جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ الدیلمی عن یحیٰی بن سعید العطار عن سیعد بن میسرة وهما واهیان. عن انس

۴۱۴۸۷...... جس (موحد و مسلمان) نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

ابن عساکر من طریق یحییٰ بن سیعد العطار عن سعید بن میسرة وهما واهیان عن انس

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۵۳۰۹۔

۴۱۴۸۸...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ میں ہر صورت میں دکھائی دیتا ہوں۔ ابونعیم عن ابی هریرة

۴۱۴۸۹...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا، شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ثابت بن عبیدة بن ابی بکرة عن ابیه عن جده

۴۱۴۹۰...... شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا سو جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

وہ خواب جو نبی ﷺ نے دیکھے

۴۱۴۹۱...... میں نے دیکھا کہ رات گویا میں عقبة بن نافع کے گھر ہوں اور میرے پاس ابن طاب والی کھجور لائی گئی تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لئے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت اچھا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس

۴۱۴۹۲...... میں نے رات دو شخص دیکھے جو میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پاک زمین کی طرف نکال کر لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک اس کے سر کے پاس کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکس (لوہے کی چھوٹی سلاخ جو سرے سے مڑی ہوئی ہو جس سے آگ نکالی جاتی ہے) وہ اسے اس شخص کی باچھ میں داخل کرکے اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے پھر اسے نکال کر دوسری باچھ میں داخل کرتا ہے یہ باچھ (اتنے میں) جڑ جاتی ہے، اس کے ساتھ بھی وہی کرتا ہے۔

میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص چت لیٹا ہے اور (اس کے پاس) ایک شخص کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں سیب جتنا پتھر یا چٹان ہے وہ اس کے ذریعہ اس کا سر کچلتا ہے تو پتھر لڑھک کر چلا جاتا ہے اتنے میں کہ وہ شخص پتھر اٹھا کر (واپس) لائے اس کا سر پہلے جیسا ہو جاتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، تو میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھر تنور کی مانند بنا ہے اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہے اس کے نیچے والے حصہ میں آگ جل رہی ہے اس میں ننگے مرد عورتیں ہیں جب اس میں آگ بھڑکتی ہے تو وہ اتنے اوپر آجاتے ہیں جیسا نکلنے والے ہیں جب آگ بجھ جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ جاتے ہیں، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

کیا دیکھتا ہوں کہ خون کی ایک نہر ہے اس میں ایک شخص ہے اور اس کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں، پھر وہ شخص جو نہر میں ہے وہ (کنارے کا) رخ کرتا ہوا نکلنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے منہ میں پتھر پھینکے جاتے ہیں تو واپس لوٹ جاتا ہے وہ شخص

اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلیں، چنانچہ میں چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے اس میں ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے پاس بہت سے بچے ہیں اور قریب ہی میں ایک شخص ہے جس کے سامنے آگ ہے وہ آگ کرید اور سلگا رہا ہے پھر وہ مجھے اس درخت پر لے گئے وہاں مجھے ایک ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے خوبصورت گھر نہیں دیکھا، جس میں مرد، بوڑھے نوجوان، بچے اور عورتیں ہیں، پھر مجھے وہاں سے نکال لائے، پھر مجھے درخت پر لے گئے اور ایک اور گھر میں لے گئے جو زیادہ بہتر اور افضل تھا اس میں بوڑھے اور جوان ہیں میں نے ان سے کہا: تم دونوں نے مجھے رات بھر اپنے ساتھ رکھا، جو چیزیں میں نے دیکھیں جو مجھے ان کے بارے میں بتاؤ! انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

پہلا شخص جسے آپ نے دیکھا وہ بڑا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا اور آس پاس علاقوں میں اس کا جھوٹ نقل کیا جاتا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جو معاملہ فرمائیں، اور وہ شخص جو چت لیٹا ہوا تھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ قرآن دیا تو وہ رات میں اس سے (غافل ہوکر) سو گیا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

اور جو لوگ آپ نے تنور (نما گھر) میں دیکھے وہ زنا کار تھے اور جو شخص نہر میں آپ نے دیکھا تو وہ سود خور تھا اور جو بزرگ آپ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے دیکھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے آپ نے دیکھے وہ لوگوں کی اولاد تھی اور جو شخص آپ نے آگ سلگاتا دیکھا تو وہ جہنم کا داروغہ (مالک) فرشتہ ہے اور جس گھر میں آپ پہلے داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور دوسرا گھر وہ شہداء کا مقام تھا، اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: اپنا سر اٹھائیے، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی سی صورت نظر آئی، تو انہوں نے کہا: یہ آپ کا گھر ہے میں نے کہا: مجھے اس میں جانے دو! انہوں نے کہا: ابھی آپ کی کچھ عمر باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں کیا اگر آپ اسے مکمل کر چکے ہوتے تو اس میں داخل ہو جاتے۔ مسند احمد بخاری عن سمرة

کلام:.......راجع ۳۹۷۹۴۔

۴۱۴۹۳..... میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے اسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں تو مجھے فوراً خیال ہوا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے تو وہ مدینہ یثرب تھا، میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار لہرائی جس کا کنارہ ٹوٹ گیا تو اس کی تعبیر وہ نکلی جو مسلمانوں کو احد میں مصیبت پہنچی، پھر میں نے دوسری مرتبہ تلوار لہرائی تو وہ پہلے سے اچھی ہوگئی تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح اور مسلمانوں کا اجتماع ہے اور میں نے اس میں ایک گائے دیکھی اللہ کی قسم! خیر ہو! تو وہ احد کے روز مسلمانوں کا نکلنا ہے اور خیر وہ جو اللہ تعالیٰ نے عطاء کرنا ہے اور سچائی کا ثواب، اور جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے روز عطا کیا۔ بخاری، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۱۴۹۴..... میں نے دیکھا کہ گویا میں مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور گائے نکلنا ہے اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ مسند احمد، نسائی والضیاء عن جابر

فصل دوم.....عمارت اور گھر کے آداب

۴۱۴۹۵..... گھر سے پہلے پڑوسی اور راستہ سے پہلے ہم سفر تلاش کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۱۴۹۶..... اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کیا کرو کیونکہ جس گھر تلاوت قرآن نہیں ہوتی اس کی خیر کم اور اس کا شر بڑھ جاتا ہے اور وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن انس وجابر

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۱۱۹۔

۴۱۴۹۷..... کھانے کی مہک والا کپڑا (صافی) اپنے گھروں سے نکال دو کیوں کہ وہ خبیث کی شب گزاری اور نشست گاہ ہے۔ فردوس عن جابر

کلام:.......اسنی المطالب ۹۷، ضعیف الجامع ۲۳۶)

۴۱۴۹۸.....اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ یہودی اپنے (گھروں کے) صحنوں کو پاک نہیں رکھتے۔ طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۴۹۹.....اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ بدبودار صحن یہودیوں کے ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۵۰۰.....اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، صاف ہیں اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں کرم نواز ہیں اور کرم نوازی کو پسند کرتے ہیں سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں اپنے صحنوں کو صاف رکھو یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ ترمذی عن سعد

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۶۱۶۔

۴۱۵۰۱.....نیچائی زیادہ آرام دہ ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ایوب

۴۱۵۰۲.....چبوترہ موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح۔ بیہقی فی السنن عن سالم بن عطیة مرسلاً

۴۱۵۰۳.....موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح چبوترہ بناؤ، نرسل اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (کافی ہیں) (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی میں ہے۔ المخلص فی فوائده وتمام وابن النجار عن ابی الدرداء

۴۱۵۰۴.....ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور حویلی کی زکوۃ مہمان نوازی کا کمرہ ہے۔ الرافعی عن ثابت

کلام:.......الاباطیل ۴۵۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۰۔

گھر میں نماز

۴۱۵۰۵.....اپنے گھروں میں (سنن ونوافل) نمازیں پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ترمذی عن ابن عمر

۴۱۵۰۶.....اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ اور نہ میرے گھر کو عید گاہ بنانا اور مجھ پر درود وسلام پڑھا کرو تم جہاں بھی ہوئے مجھ تک تمہارا درود پہنچ جائے گا۔ ابویعلی والضیاء عن الحسن بن علی

۴۱۵۰۷.....اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر، ابو یعلیٰ والرویانی والضیاء عن زید بن خالد بن نصر فی الصلاة عن عائشة

۴۱۵۰۸.....اپنے گھر میں زیادہ نماز پڑھا کر تمہارے گھر میں زیادہ خیر وبرکت ہوگی اور میری امت میں سے جس سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی۔ بیہقی فی الشعب عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۰۹۳، الکشف الالٰہی ۶۲۔

۴۱۵۰۹.....اپنے گھروں کو کچھ نمازوں کے ذریعہ عزت دو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ عبدالرزاق وابن خزیمة حاکم عن انس

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۶، ضعیف الجامع ۱۱۳۴۔

۴۱۵۱۰.....اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۵۱۱.....اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هريرة

۴۱۵۱۲.....اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید گاہ (اور تماشا گاہ) بناؤ (ہاں) مجھ پر درود بھیجو تم جہاں بھی ہوگے مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

ابوداؤد عن ابی هريرة

۴۱۵۱۳.....جب تم میں سے کوئی مسجد میں (فرض) نماز پڑھ لے تو کچھ (سنت ونفل) نمازوں کا حصہ گھر کے لئے مقرر کردے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نماز کو خیر وبرکت کا ذریعہ بنادے گا۔ مسند احمد، مسلم ابن ماجة عن جابر، دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۵۱۴...... جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتو اپنے گھر کے لئے اپنی نماز کا کچھ حصہ مقرر کر لے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کی نماز سے خیر و برکت پیدا کردے گا۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۵۱۵...... گھر میں آدمی کی نفل نماز نور ہے تو جتنا ہو سکے اپنے گھر کو منور کر،اور حائضہ عورت سے ازار کے اوپر سے بوس و کنار کر سکتے ہو ازار سے نیچے حصہ کو نہ دیکھو، جہاں تک غسل جنابت کا طریقہ ہے وہ یہ کہ اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو پھر برتن میں اپنا ہاتھ داخل کرو اپنی شرم گاہ کو دھو اور جو چیز (منی وغیرہ) لگی ہے اسے دھو پھر اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر تین بار اپنے سر پانی بہاؤ ہر بار اپنے سر کو ملو پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ پھر غسل کی جگہ سے ذرا ہٹ کر اپنے پاؤں دھولو۔عبدالرزاق، طبرانی فی الاوسط عن عمر

۴۱۵۱۶...... گھر میں آدمی کی (نفل) نماز نور ہے سو اپنے گھروں کو منور کرو۔مسند احمد، ابن ماجة عن عمر

۴۱۵۱۷...... جب تم گھر میں داخل ہوتو اس وقت دو رکعتیں اور جب نکلنے لگو تو اس وقت دو رکعتیں پڑھنا، نیک لوگوں کی نماز ہے۔

ابن المبارک عن عثمان بن ابی سودة مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۵۰۸)

۴۱۵۱۸...... اپنے گھروں کو نماز اور قرآن کی تلاوت سے منور کرو۔بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۹۷۵۔

۴۱۵۱۹...... اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو۔مسند احمد عن زید بن خالد

الاکمال

۴۱۵۲۰...... اللہ کی کچھ جگہیں ایسی ہیں جن کا نام انتقام لینے والیاں ہے آدمی جب حرام مال کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی کو مسلط کر دیتا ہے پھر وہ اسے روک نہیں سکتا۔الدیلمی عن علی

کلام:...... المتناھیة ۱۳۵۴۔

۴۱۵۲۱...... ام سلمہ! دنیا کی سب سے بری چیز جس میں مسلمان کا مال ختم ہو جائے عمارتیں ہیں۔ابن سعد عن ام سلمة

۴۱۵۲۲...... مومن جو خرچ بھی کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے سوائے اس مٹی (میں لگانے) کے۔طبرانی، ابو نعیم عن خباب

۴۱۵۲۳...... اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں اپنے لئے قبریں نہ بناؤ۔وابن نصر فی کتاب الصلوٰة عن عائشة

۴۱۵۲۴...... اپنے گھروں کے لئے قرآن کا کچھ ذخیرہ کرو کیونکہ جس گھر میں قران پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے انس ہو جاتا ہے اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور اس میں رہنے والے مومن جن ہوتے ہیں۔اور جب اس میں قران نہ پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے وحشت ہو جاتی ہے اور اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے اور اس میں رہنے والے کافر جن ہوتے ہیں۔ابن النجار عن علی

۴۱۵۲۶...... جہاں تک ہو سکے اپنے گھروں کو منور کرو، کیونکہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے وہ گھر والوں کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے وہاں فرشتے حاضر ہوتے ہیں شیاطین اسے چھوڑ جاتے ہیں۔اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے اس کی خیر و برکت گھٹ جاتی ہے فرشتے اسے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین اسے اپنا بسیرا بنا لیتے ہیں۔ابو نعیم عن انس و ابی ھریرة معاً

۴۱۵۲۷...... اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ سنے یا جس گھر میں پڑھی جائے۔ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۱۵۲۸...... چار چیزوں کا گھر میں ہونا برکت کا باعث ہے، گھر میں بکری کا ہونا برکت کا سبب ہے گھر میں کنواں برکت کا ذریعہ ہے ہتھ چکی کا گھر میں ہونا برکت ہے پیالہ گھر میں برکت کا باعث ہے اپنے اناج کو ماپا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیه عنبسة ابو سلیمان الکوفی متروک

۴۱۵۲۹......انگیٹھی برکت، تنور برکت، کنواں برکت اور بکری برکت ہے سوان چیزوں کو اپنے گھروں میں تیار رکھو۔الدیلمی عن انس

۴۱۵۳۰......مجھے تمہارے ہاں برکت کی چیزیں نظر نہیں آتیں، اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں پر برکت اتاری ہے بکری، کھجور کے درخت اور آگ۔

طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

۴۱۵۳۱......اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کسی بت کا مجسمہ ہو صورتیں بنانے والوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔ رحمن تعالیٰ ان سے کہے گا: جو صورتیں تم نے بنائیں ان کی طرف آؤ اور انہیں اس وقت تک عذاب دیا جائے گا کہ جب وہ مجسمے بولنا شروع کریں اور وہ بولیں گے نہیں۔

عن ابن عباس

۴۱۵۳۲......جس گھر میں (بلاضرورت) کتا یا کسی مجسمہ کی صورت ہو وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ

۴۱۵۳۳......تم نے اپنا گھر بلند اور پردوں سے ڈھانپ لیا اور یہ بیت اللہ سے مشابہت کی وجہ سے جائز نہیں اگر تم چاہو تو اس میں بچھونے ڈال دو اور تکیے رکھ دو۔الحکیم عن ابن عمرو

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے آداب

۴۱۵۳۴......گھر میں داخل ہوتے وقت جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتا اور اس وقت جب کھانا کھانے لگتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے: تمہارے لئے نہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا، اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی اور اگر کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو کہتا ہے بسیرا اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۵۳۵......جو اپنے گھر سے نماز کی طرف نکلا اور اس نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اپنے اس چلنے کے حق سے سوال کرتا ہوں، کہ میں شرارت، تکبر ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے نہیں نکلا، میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ سے پناہ میں رکھیو اور میرے گناہ بخش دیجیو کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنا رخ کرتے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی نماز پوری ہوجاتی ہے۔ابن ماجۃ وسمویہ وابن السنی عن ابی سعید

۴۱۵۳۶......جس نے اپنے گھر سے نکلتے وقت کہا: "بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے، تیری کفایت کی گئی، تجھے محفوظ رکھا گیا اور شیطان تجھ سے دور ہوا۔ترمذی عن انس

۴۱۵۳۷......آدمی جب اپنے گھر سے نکلتے ہوئے کہے: "بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہے تجھے ہدایت دی گئی تیری کفایت کی گئی تیری حفاظت کی گئی اور شیطان اس سے دور ہوگا تو اسے دوسرا شیطان کہتا ہے اس شخص کا کیا کرو گے جس کی کفایت کی گئی اسے ہدایت دی گئی اور اس کی حفاظت کی گئی۔ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۱۵۳۸......آدمی جب اپنے گھر یا اپنی حویلی کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے: بسم اللہ، تو وہ کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی، اور جب کہتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو وہ کہتے ہیں تیری حفاظت کی گئی اور جب کہتا ہے "توکلت علی اللّٰہ" تو وہ کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس کے دو شیطان اسے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں اس شخص کا کیا کرو گے، جس کی کفایت، حفاظت کی گئی اور اسے ہدایت دی گئی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۱۵۳۹......جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے نکلے تو وہ کہے:

بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ حسبی اللہ ونعم الوکیل. طبرانی فی الکبیر عن ابی حفصۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۲۔

۴۱۵۴۰.....جب تو اپنے گھر سے نکلنے لگے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ سے بچالیں گی اور جب گھر میں داخل ہوا کر تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روکیں گی۔البزار، بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

۴۱۵۴۱.....رات کے وقت جب اپنے گھروں سے نکلو تو گھروں کے دروازے بند کرلو۔طبرانی فی الکبیر عن وحشی

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۵، المغیر ۲۱۔

۴۱۵۴۲.....قدموں کی حرکت (رک جانے) کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت زمین پر رینگنے والے جانور کو پھیلاتا ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن جابر

۴۱۵۴۳.....قدموں کی چاپ (ختم ہوجانے) کے بعد قصہ گوئی (اور کہانیاں سنانے) سے بچنا کیونکہ تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں کیا کرتا ہے۔حاکم عن جابر

الاکمال

۴۱۵۴۴.....جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روک دیں گی اور جب اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعتیں پڑھ لینا تجھے بری جگہ سے نکلنے سے روکے گا۔نسائی عن ابی ھریرة وحسن

۴۱۵۴۵.....جب اپنے گھروں میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب کھانا کھانے لگو تو اللہ کا نام یاد کرو جب تم میں سے کوئی کسی کو گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا اور اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارے لئے یہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب تم میں سے کوئی نہ سلام کرتا ہے اور نہ اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہیں بسیرا اور رات کھانا مل گیا۔حاکم وتعقب عن جابر

۴۱۵۴۶.....جو چاہے کہ شیطان اس کے پاس کھانا نہ (کھائے) پائے اور نہ رات گزارنے کی جگہ اور نہ دوپہر کے آرام کی جگہ تو وہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھے۔طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۱۵۴۷.....رجوع کرنے والوں اور نیک لوگوں کی نماز یہ ہے کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو اور جب تو اپنے گھر سے نکلے دو رکعتیں پڑھے۔
سعید بن منصور عن عثمان بن ابی سودة مرسلاً

کلام:.....تذکرة الموضوعات ۴۸، التنزیہ ۲/۱۱۰۔

۴۱۵۴۸.....جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر کم نکلا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے پھیلاتا ہے۔حاکم عن جابر

۴۱۵۴۹.....لوگو! قدموں کی آہٹ ختم ہونے کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ رینگنے والے جانور ہوتے ہیں جنہیں وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے، وہ کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم ہے سو جب تم گدھے کا رینکنا سنو یا کتے کی بھونک سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۱۵۵۰.....ہر شخص جو گھر سے نکلتا ہے اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں ایک جھنڈا فرشتہ کے ہاتھ میں اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کی غرض سے نکلے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اسے پیچھے ہو لیتا ہے اور وہ شخص اپنے گھر واپس آنے تک اس کے جھنڈے تلے رہتا ہے۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی باتوں کی غرض سے نکلے تو شیطان اس کا پیچھا کرتا ہے اور وہ واپس اپنے گھر آنے تک شیطان کے پرچم تلے رہتا ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی المعرفة عن ابی ھریرة

۴۱۵۵۱.....گھر سے نکلنے والا جب نکلے تو کہے: "بسم اللہ آمنت باللہ واعتصمت باللہ توکلت علی اللہ" تو اللہ تعالیٰ اسے گھر کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ابن جریر عن عثمان

۴۱۵۵۲.....جو نماز کے لئے نکلتے وقت کہے:

اللھم انی اسألک بحق السائلین علیک وبحق ممشای فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعة، خرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسالک ان تنقذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الا انت

تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے نماز سے فارغ ہونے تک اللہ تعالیٰ پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں۔مسند احمد وابن السنی عن ابی سعید

قسم.....''گھر اور عمارت کی ممنوع چیزیں''

۴۱۵۵۳.....آدمی جب سات یا نو ہاتھ کی (اونچی) عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! اسے کہاں لے کر جائے گا؟حلیة الاولیاء عن انس

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۲۵۹، الضعیف ۱۷۴۔

۴۱۵۵۴.....جو دس ہاتھ سے اونچی عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اسے کہتا ہے: اے دشمن خدا! کہاں تک کا ارادہ ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۰۷، الضعیفہ ۱۷۴۔

۴۱۵۵۵.....مسلمان کو ہر چیز میں خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے صرف اس میں نہیں جو وہ اس مٹی میں لگاتا ہے۔بخاری عن خباب

۴۱۵۵۶.....جس نے ناحق مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی (گارے) کو مسلط کر دے گا۔بیھقی عن انس

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۵۲۴۳، ضعیف الجامع ۵۵۴۵۔

۴۱۵۵۷.....سارے کا سارا خرچ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے سوائے عمارت وتعمیر کے، سو اس میں کوئی خیر نہیں۔ترمذی عن انس

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۴۱، ضعیف الجامع ۵۹۹۴۔

۴۱۵۵۸.....آدمی کو خرچ پر ثواب ملتا ہے صرف مٹی پر نہیں۔ترمذی عن خباب

۴۱۵۵۹.....کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہو۔

بیھقی عن علی، مسند احمد ابن ماجة، ابن حبان، حاکم عن سفینة

۴۱۵۶۰.....جس گھر میں کوڑا کرکٹ ہو اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔فردوس عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۲۳۔

۴۱۵۶۱.....جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مجسمے ہوں۔

بخاری عن ابن عمر، مسلم عن عائشة، ابو داؤد عن میمونة، مسند احمد عن اسامة بن زید وبریدة

۴۱۵۶۲.....جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ اس قافلہ کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں گھنٹی ہو۔نسائی عن ام سلمة

۴۱۵۶۳.....اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں مجسمے یا صورتیں ہوں۔مسلم عن ابی ھریرة

۴۱۵۶۴.....جس گھر میں کتا، صورت اور ناپاک شخص ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابو داؤد، نسائی، حاکم عن علی

کلام:......الجامع المصنف ۳۴۰،ضعیف ابی داؤد ۳۸۔

۴۱۵۶۵......اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں کوئی صورت ہو، ہاں کپڑے پر منقوش ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی طلحۃ

تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۴۱۵۶۶......اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں مجسمے یا کوئی صورت ہو۔مسند احمد، ترمذی ابن حبان عن ابی سعید

۴۱۵۶۷......جس گھر میں کتا یا صورت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ابن ماجۃ عن علی

۴۱۵۶۸......اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامۃ

۴۱۵۶۹......جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۱۵۷۰......جس گھر میں کتا یا کوئی صورت ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔مسند احمد، مسلم ابن ماجۃ، ترمذی، نسائی عن ابی طلحۃ

۴۱۵۷۱......مجھ سے اپنا (یہ منقش) پردہ دور کرو اس کی صورتیں نماز میں برابر مجھے بے چین کرتی رہیں۔مسند احمد، بخاری عن انس

۴۱۵۷۲......کیا تم جانتے نہیں کہ جس گھر میں کوئی مجسمہ ہو اس میں فرشتے نہیں آتے اور جس نے (کسی جاندار کی) صورت بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے (صورتیں) بنائیں انہیں زندہ کرو۔بخاری عن عائشۃ

۴۱۵۷۳......میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تو میں آپ کے گھر میں صرف اس لئے نہیں آیا کہ آپ کے دروازے پر جسموں والا پردہ تھا اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں تھیں، اور گھر میں کتا تھا سو آپ حکم دیجئے گھر میں مجسمہ کی تصویر کا سر ختم کر دیا جائے اور درخت کی طرح کر دیا جائے اور پردہ کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دور کھنے کے لئے تکیے بنا لئے جائیں اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔

۴۱۵۷۴......صورت سر (والی) ہے جب اس کا سر کاٹ دیا جائے تو وہ صورت نہیں۔الاسماعیلی فی معجمہ عن ابن عباس

۴۱۵۷۵......حرم کے پتھر کو (اپنے گھروں کی) تعمیر میں لگانے سے بچو کیونکہ یہ (حرم سے باہر) ویرانی کا باعث ہے۔

بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۱۳، الضعیفہ ۱۶۹۹۔

۴۱۵۷۶......آگاہ رہو، ہر تعمیر بنانے والے انسان کے لئے وبال ہے ہاں مال (مویشی) ہاں مال (مویشی)۔ابو داؤد عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۳۰۔

۴۱۵۷۷......خبردار، ہر تعمیر قیامت کے روز انسان کے لئے وبال ہوگی ہاں جو صرف مسجد یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہو۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۲۹۔

۴۱۵۷۸......جب آدمی کے مال میں برکت ہوتی ہے تو وہ اسے پانی، مٹی میں صرف کرتا ہے۔بیھقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۹۱، الضعیفہ ۱۹۱۹۔

۴۱۵۷۹......آسمان تک تعمیر کو لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے وسعت مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید

کلام:......ضعیف الجامع ۹۷۷، الضعیفہ ۱۱۸۵۔

۴۱۵۸۰......اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق دیا اس کے بارے یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اس سے پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔

مسلم، ابو داؤد عن عائشۃ

۴۱۵۸۱...... بندہ کو اپنے سارے خرچ پر ثواب ملتا ہے سوائے تعمیر کے۔ ابن ماجة عن خباب

۴۱۵۸۲...... ہر تعمیر انسان کے لئے وبال ہے صرف وہ جو اس طرح ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا، اور ہر علم قیامت کے روز صاحب علم پر وبال ہوگا ہاں جس نے اس پر عمل کیا۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۲۱۔

۴۱۵۸۳...... مسلمان جو خرچ کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے چاہے وہ خرچ اپنی ذات، اپنے اہل وعیال اپنے دوست اور اپنے چوپائے پر کرے، ہاں جو تعمیر پر صرف کرے، (اس میں اجر نہیں) اور مسجد کی تعمیر میں (اجر ہے) جسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنایا جائے۔

بیھقی فی الشعب عن ابرھیم مرسلاً

کلام:...... الاتقان ۱۸۴۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۹۔

۴۱۵۸۴...... مجھے نہیں جچتا کہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن سفینة

۴۱۵۸۵...... جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی عمارت بنائی تو قیامت کے روز اس کے لئے وبال ہوگی۔ بیھقی عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۰۵۔

۴۱۵۸۶...... جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ تعمیر کی تو قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے اپنی گردن پر لادے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۴۱۵۸۷...... آپ نے منع فرمایا کہ دیواروں پر پردے ڈالے جائیں۔ بیھقی فی السنن عن علی بن حسین مرسلاً

رہائش وسکونت

۴۱۵۸۸...... جو دیہات میں رہا وہ سخت طبیعت ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غفلت میں پڑ گیا، اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں پڑا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابن عباس

کلام:...... تذکرة الموضوعات ۲۵، مختصر المقاصد ۱۰۳۷۔

۴۱۵۸۹...... دیہات میں نہ رہنا، دیہات میں رہنے والے قبرستان والوں کی طرح ہیں۔ بخاری فی الادب بیھقی فی الشعب عن ثوبان

۴۱۵۹۰...... شہر اللہ تعالیٰ کے شہر ہیں اور بندے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو جہاں کہیں تجھے بھلائی حاصل ہو وہاں ٹھہر جاؤ۔

مسند احمد عن الزبیر

کلام:...... ۵۱۰، ضعیف الجامع ۲۳۸۱۔

۴۱۵۹۱...... جو دیہات میں رہا سخت طبیعت ہوا۔ مسند احمد عن البراء

۴۱۵۹۲...... جو دیہات میں رہا سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا تعاقب کیا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

الاکمال

۴۱۵۹۳...... دیہات میں نہ رہو، دیہات سخت مزاجی کا باعث ہے، جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جو علیحدہ ہوا اس کی علیحدگی کا خیال نہ کیا جائے۔

ابن النجار عن ابی سعید

۴۱۵۹۴...... اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کی، اللہ تعالیٰ ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنے

والے پرلعنت کرے ہاں جو (اپنے بارے میں یا دوسروں کے لئے) فتنہ میں ہو، کیونکہ فتنہ میں دیہاتی زندگی شہر میں رہنے سے بہتر ہے۔
الباوردی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی محمد السوائی من ولد جابر بن سمرة عن عمه حرب بن خالد عن میسرة مولی جابر بن سمرة عن جابر بن سمرة

۴۱۵۹۵......زمین، اللہ کی زمین ہے اور بندے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو تم میں سے جہاں کہیں کسی کو کوئی بھلائی ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے وہاں اقامت کرلے۔ طبرانی فی الکبیر عن الزبیر

۴۱۵۹۶......دیہات جہنم کی باڑ ہے جس میں نہ حد (مقرر کی جاتی ہے) نہ (نماز) جمعہ اور نہ جماعت ہے ان کے بچے بداخلاق اور ان کے نوجوان شیاطین اور ان کے بوڑھے جاہل ہیں اور مومن ان میں مردار سے زیادہ بدبودار (سمجھا جاتا) ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۱۵۹۷......جو دیہات میں رہا بدمزاج ہوا اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوا۔ ابویعلیٰ والرویانی، ضیاء عن البراء

۴۱۵۹۸......جس نے دیہاتی زندگی اختیار کی وہ سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا، غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑا، جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور ہوگا۔ مسند احمد، ابن عدی، بیهقی عن ابی هريرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۵، المعلۃ ۳۵۲۔

۴۱۵۹۹......جس نے عجمیوں کی زمین (گھر) بنایا اور ان کے نیروز اور مہرجان میں شریک ہوا تو وہ ان میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

فصل سوم......جوتا پہننے اور چلنے کے آداب

۴۱۶۰۰......اس سارے کو کاٹ لو یا اسے جوتا بنالو اور جب تو (جوتا) پہنے تو دائیں طرف سے شروع کر اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتار۔
ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۶۰۱......جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اپنا تسمہ جوڑے بغیر ایک جوتا پہن کر نہ چلے، نہ ایک موزے میں چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے سے (پٹکا بنا کر کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرے، اور نہ بالکل ایک کپڑے میں لپٹے۔
مسلم، ابوداؤد عن جابر

۴۱۶۰۲......تم میں سے کوئی ایک جوتے، ایک موزے میں نہ چلے یا دونوں پاؤں میں جوتے پہن لے یا دونوں پاؤں سے اتاردے۔
مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۳......یہ جوتے زیادہ پہنا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے۔ ابوداؤد عن جابر

۴۱۶۰۴......جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ دایاں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخر میں ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۵......جب میری امت کے مرد و عورتیں شاندار موزے پہننے لگیں گے اور اپنے جوتوں پر پیوند لگانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑ دے گا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۶۰۶......جب تو جوتا یا کپڑا خریدے تو اسے نیا کرلے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۱۶۰۷......زیادہ جوتے پہنے رہا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتوں میں رہتا ہے سوار رہتا ہے۔
مسند احمد، بخاری فی التاریخ، مسلم، نسائی عن جابر، طبرانی الکبیر عن عمران ابن حصین، طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

۴۱۶۰۸......اپنے جوتے اپنے پاؤں میں پہنے رکھو اور جب اتارو تو انہیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھو، اپنے دائیں طرف یا اپنے ساتھ والے شخص کے دائیں طرف نہ رکھو اور نہ اپنے پیچھے رکھو ورنہ اپنے سے پیچھے والے شخص کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۶۰۹۔۔۔۔ مجھے جوتے اور انگوٹھی (استعمال کرنے) کا حکم دیا گیا ہے۔الشیرازی فی الالقاب، ابن عدی خطیب والضیاء عن انس
۴۱۶۱۰۔۔۔۔ جوتے اور موزے پہنا کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔بیهقی فی الشعب عن ابی امامة
۴۱۶۱۱۔۔۔۔ جوتوں کا سامنے والا حصہ بناؤ۔ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ابراهیم الطائفی وماله غیره
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۴۰۳۵۔
۴۱۶۱۲۔۔۔۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر جھاڑے موزے نہ پہنے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۸۰۵۔
۴۱۶۱۳۔۔۔۔ جوتا پہنے ہوا سوار ہے۔ابن عساکر عن انس
کلام:۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۱۷۔
۴۱۶۱۴۔۔۔۔ جوتا پہنے ہوا سوار کی طرح ہے۔سمویه عن جابر
۴۱۶۱۵۔۔۔۔ آپ نے فرمایا: کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔ترمذی والضیاء عن انس

چلنے کے آداب

۴۱۶۱۶۔۔۔۔ بندہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا ارادہ تھا۔حلیة الاولیاء عن ابن مسعود
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۲۰۳، الضعیفہ ۲۱۲۲۔
۴۱۶۱۷۔۔۔۔ جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے ٹھیک کئے بغیر دوسرے میں نہ چلے۔
بخاری فی الادب، مسلم، نسائی عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن شداد ابن اوس
۴۱۶۱۸۔۔۔۔ میرے آگے چلا کرو، میری پیٹھ کو فرشتوں کے لئے خالی کردو۔ابن سعد عن جابر
۴۱۶۱۹۔۔۔۔ ننگے پیر جوتے پہنے ہوئے سے راستہ کے درمیان کا زیادہ حق دار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۷۵۲۔
۴۱۶۲۰۔۔۔۔ تیزی سے چلنا مومن کی رونق ختم کرتا ہے۔
حلیة الاولیاء عن ابی هریرة، خطیب فی الجامع، فردوس عن ابن عمر، ابن النجار عن ابن عباس
۴۱۶۲۱۔۔۔۔ تیز رفتاری چہرہ کی رونق ختم کردیتی ہے۔ابو القاسم بن بشران فی امالیه عن انس
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۲۶۴۔
۴۱۶۲۲۔۔۔۔ چلنے میں تیزی چہرہ کی رونق ختم کردیتی ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی هریرة
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۳۴۳، المتناھیة ۱۱۷۸۔
۴۱۶۲۳۔۔۔۔ آپ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی ان دو اونٹوں کے درمیان چلے جنہیں وہ مہار سے پکڑے لے جارہا ہو۔حاکم عن انس
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۲۶، الضعیفة ۳۷۴۔
۴۱۶۲۴۔۔۔۔ آپ نے دو عورتوں کے درمیان مرد کو چلنے سے منع فرمایا ہے۔ابو داؤد، حاکم عن ابن عمر
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۲۷، ضعیف ابی داؤد ۱۱۲۷۔
۴۱۶۲۵۔۔۔۔ جب تمہارے سامنے سے دو عورتیں آرہی ہوں تو ان کے درمیان نہ چلو، دائیں ہوجاؤ یا بائیں۔بیهقی فی الشعب عن ابن عمر
کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۵۸، الضعیفہ ۲۳۳۸۔

۴۱۶۲۶ ...... آپ نے ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

الاکمال

۴۱۶۲۷ ...... جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کے پازیب، پائل ہیں۔ الدیلمی عن انس وعن ابن عمر

۴۱۶۲۸ ...... لاٹھی کے ساتھ چلنا تواضع ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے ساتھ ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ جعفر بن محمد فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمة

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱۔

۴۱۶۲۹ ...... تمام انبیاء کی لاٹھی تھی جیسے اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کے لئے وہ اپنے پہلو کے ساتھ رکھتے تھے۔ ابو نعیم عن ابن عباس

کلام: ...... الضعیفۃ ۵۳۶۔

۴۱۶۳۰ ...... کیا تم میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ ایک لاٹھی لے جس کے نیچے نوک ہو، جس پر تھکاوٹ کے وقت سہارا لیا کرے، اس سے پانی روکے، تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کرے، کیڑے مکوڑوں کو مارے، درندوں کو بھگائے اور جنگل کی زمین میں اسے سامنے رکھ کر نماز پڑھے۔ ابن لال والدیلمی عن انس

۴۱۶۳۱ ...... مجھے تمہارے قدموں کی چاپ سنائی دی تو مجھے ڈر محسوس ہوا کہ مجھ میں کہیں تکبر پیدا نہ ہوجائے۔ الدیلمی عن ابی امامة

ذمیوں کے ساتھ معاملہ ...... از اکمال

۴۱۶۳۲ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے نبی علیہ السلام کو سلام کیا، اس پر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ لوگوں نے کہا: ہمیں سلام کیا ہے، آپ نے فرمایا: نہیں، اس نے السام علیکم کہا، (تم پر پھٹکار ہو) یعنی اپنے دین کو ذلیل کرو، سو جب کبھی اہل کتاب کا کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو کہا کرو علیک (یعنی تجھ پر)۔ ابن حبان عن انس

۴۱۶۳۳ ...... جس نے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، اور ستارہ پرستوں کے مجمع کے پاس کہا: میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں اور جو اللہ کے علاوہ اس کی تربیت کی جاتی ہے اور اس پر قدرت ہوتی ہے" تو اللہ تعالیٰ اسے ان کی تعداد کے برابر (نیکیاں) عطا کرے گا۔" ابن شاهین عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

۴۱۶۳۴ ...... جس کے پاس صدقہ کرنے کی کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہود پر لعنت کردیا کرے یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ الخطیب والدیلمی عن ابی هریرة

۴۱۶۳۵ ...... ذمیوں کے گھر ان کی اجازت سے جایا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۴۱۶۳۶ ...... نہ ان (یہودیوں) سے مصافحہ کرو نہ سلام میں پہل کرو نہ ان کے بیماروں کی بیمار پرسی کرو، نہ ان کے لئے دعا کرو اور راستے کی تنگی پر انہیں مجبور کرو (یعنی خود درمیان میں چلو) اور انہیں ایسے ذلیل کرو جیسے اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ مسلم عن علی

کتاب معیشت کی متفرق احادیث

۴۱۶۳۷ ...... جب کوئی اپنے حجرہ کے دروازہ پر آئے تو سلام کرے جو اس کے ساتھی شیطان کو واپس کردے گا، اور جب اپنے حجروں میں آجاؤ تو سلام کرو وہاں رہنے والے شیاطین نکل جائیں گے اور جب سفر کے لئے کوچ کرنے لگو تو پہلا ٹاٹ جو تم اپنی سواری کے جانوروں پر رکھو تو بسم اللہ

پڑھوتو وہ سواری میں تمہارے شریک نہ ہوں گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔
اور جب کھاؤ تو بسم اللہ پڑھ لو تا کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوں کیونکہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے کھانے میں شریک ہو جائیں گے، رات اپنے حجروں میں کوڑا کرکٹ نہ رکھو کیونکہ وہ ان کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ رات اپنے گھروں میں صافی رکھو اس واسطے کہ وہ ان کا بسیرا ہے اور نہ وہ عرق گیر بچھایا کرو جو تمہاری سواریوں کی پیٹھوں پر ہوتے ہیں (ان سے بدبو آتی ہے) اور کھلے گھر میں (جن کے دروازے نہ ہوں) مت رہو اور فصیل کے بغیر چھتوں پر رات نہ گزارو، اور جب کتے کی بھونک سنو یا گدھے کا رینکنا تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ کتا اس وقت بھونکتا اور گدھا اس وقت رینکتا ہے جب اسے (شیطان کو) دیکھتا ہے۔ عبدبن حمید عن جابر

۴۱۶۳۸..... مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان باتوں کی تعلیم اور ادب سکھاؤں جو مجھے سکھایا گیا، جب تم اپنے حجروں کے دروازوں پر کھڑے ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام یاد کر لیا کرو خبیث تمہارے گھروں سے واپس چلا جائے گا۔ جب کسی کے سامنے کھانا رکھا جائے تو وہ بسم اللہ پڑھ لیا کرے تا کہ وہ خبیث تمہارے رزق میں شریک نہ ہو اور جو کوئی رات کے وقت غسل کرے تو وہ اپنی شرم گاہ کو بچائے کیونکہ اگر اس نے ایسا نہ کیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے، اور جب دستر خوان اٹھاؤ تو اس کے ذرات وغیرہ نیچے سے صاف کر دیا کرو کیونکہ شیاطین گرے ہوئے ریزوں کو چن لیتے ہیں لہٰذا اپنے کھانے میں ان کا حصہ نہ بناؤ۔ الحکیم عن ابی ہریرہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۶۵۔

ازل کی خوشبو ہے جس میں پہناں　　　کوئی بتائے تو نام ایسا

۴۱۶۳۹..... جب تو میرے وکیل کے پاس آئے تو اس سے پندرہ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع، ٹوپا) وصول کر لینا اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اس کی ہنسلی پر اپنا ہاتھ رکھ دینا۔ ابوداؤد عن جابر

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۸۔

۴۱۶۴۰..... گدھا اسی وقت رینکتا ہے جب شیطان کو دیکھتا ہے جب ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور مجھ پر درود بھیجو۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی رافع

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۸۶۔

۴۱۶۴۱..... جو سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے، جس نے ایسا کیا اچھا کیا جس نے نہیں کیا اس پر کوئی حرج نہیں، جس نے استنجا کیا وہ تین پتھر استعمال کرے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور جس نے کھانا کھایا پھر جو اس کے منہ میں (دانتوں سے نکل) آئے وہ پھینک دے اور جو اس کی زبان کے ساتھ لگا ہوا سے نگل لے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

اور جو کوئی بیت الخلا جائے تو وہ (دوسروں سے) اوٹ اور پردہ کرے اگر کچھ بھی نہ ملے تو ریت کا ایک ڈھیر لگالے اور اس کی طرف اپنی پیٹھ کرلے، کیونکہ شیطان انسانوں کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

ابوداؤد، ابن ماجة، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرة

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۹، ضعیف الجامع ۵۴۶۸۔

۴۱۶۴۲..... جب تم میں سے کوئی کھنکارے تو نہ سامنے تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بخاری عن ابی ہریرة و ابی سعید

۴۱۶۴۳..... جب تو تھوکنا چاہے تو اپنے دائیں طرف نہ تھوک لیکن اپنے بائیں طرف تھوک اگر وہ خالی ہو اگر خالی نہ ہو تو اپنے پاؤں کے نیچے۔

البزار عن طارق بن عبداللہ

۴۱۶۴۴..... جب تم میں سے کسی کا کان بجے تو وہ (دعا میں) مجھے یاد کر لیا کرے مجھ پر درود بھیجا کرے اور کہے: اللہ اسے یاد رکھے جس نے

بھلائی سے مجھے یاد کیا۔الحکیم وابن السنی، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی عن ابی رافع

کلام:۔۔۔۔۔۔الاسرار المرفوعة ۴۲۰، اسنی المطالب ۱۳۰۔

۴۱۶۴۵۔۔۔۔۔۔جب گدھا رینکے تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن صھیب

۴۱۶۴۶۔۔۔۔۔۔جس نے کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۴۱۶۴۷۔۔۔۔۔۔آپ نے بارش کی طرف اشارہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔بیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۱۵۔

۴۱۶۴۸۔۔۔۔۔۔آپ نے مسلمانوں کی اس گلی کو توڑنے سے منع فرمایا جو ان کے درمیان گزرگاہ ہو، کہا کسی حرج سے ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة، حاکم عن عبداللہ المزنی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۰۱۔

شادی کی پہلی رات کی دعا

۴۱۶۴۹۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی عورت (بیاہ کر) یا غلام یا جانور لائے تو اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرتے ہوئے کہے: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور جس خیر کے لئے یہ پیدا ہوا اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس شر پر اس کی پیدائش ہوئی اس سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور اگر اونٹ ہو تو اسکے کوہان کی بلندی پکڑ کر کہے۔ابن ماجه، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۱۶۵۰۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں برکت نازل کی ہے، بکری، کھجور کے درخت اور آگ پر۔طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۵۷۰

۴۱۶۵۱۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آسمان سے زمین پر چار برکتیں نازل کی ہیں۔پھر لوہا، پانی آگ اور نمک نازل فرمایا۔فردوس عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۵۶۸۔

۴۱۶۵۲۔۔۔۔۔۔ایک جوتے میں نہ چل، اور نہ ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنے باندھ کر) احتباء کر نہ بائیں ہاتھ سے کھا، اور نہ کسی کپڑے میں بالکل لپٹ، اور جب چت لیٹے تو ایک پاؤں (اٹھا کر) اس پر دوسرا پاؤں نہ رکھ۔مسلم عن جابر

۴۱۶۵۳۔۔۔۔۔۔آگاہ رہو! بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ درخت پیلو اور کانٹے دار درخت (کی) ہے نئی شاخ ایسی نکلتی ہے (جیسے) چاندی اور جب گرا دیا جائے (جیسے) پرانی گھاس اور جب کھایا جائے دودھ کا ذریعہ ہے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود وابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۲۲۷۔

۴۱۶۵۴۔۔۔۔۔۔آپ نے دو انگلیوں سے دھاگے کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن سمرة)

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۲۲ ضعیف ابی داؤد ۵۵۶۔

۴۱۶۵۵۔۔۔۔۔۔دودھ کا کچھ حصہ تھن میں رہنے دو۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، حاکم عن ضرار بن الازور

الاکمال

۴۱۶۵۶۔۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی، کسی چیز کو پکڑے تو اسے دائیں ہاتھ سے پکڑے اور جب کوئی چیز دے تو دائیں ہاتھ سے دے اور جب

کھائے تو دائیں ہاتھ سے اور جب پئے تو دائیں ہاتھ سے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا۔ بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۱۶۵۷...... جب تو جوتا خریدے تو اسے نیا کرے اور جب کپڑا خریدے تو اسے نیا لے اور جب کوئی جانور خریدے تو اسے چھانٹ کرلے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کی شریف عورت ہو تو اس کی عزت کر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۲۲ الضعیفة ۲۳۳۷۔

۴۱۶۵۸...... جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا لونڈی خریدے یا گھوڑا یا خادم خریدے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا کرے۔
ابن عدی عن عمر

کلام: ...... ذخیرة الحفاظ ۲۳۹۔

۴۱۶۵۹...... جو کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو کہے: " **اللهم انی اسالک خیرها وخیرما جبلتها علیه، واعوذبک من شرها وشرما جبلتها علیه** " اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی اونچائی ہاتھ میں پکڑ کر اسی طرح کہے۔
ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۱۶۶۰...... جب آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۱۸، ضعیف الجامع ۵۰۴۔

گدھے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

۴۱۶۶۱...... جب تم گدھے کی رینک اور کتے کی بھونک یا رات کے وقت مرغ کی بانگ سنو تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هريرة

۴۱۶۶۲...... جب تم مرغوں کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اس کی طرف رغبت کرو کیونکہ وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور جب گدھے کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اس چیز کے شر سے جو اس نے دیکھی کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۶۶۳...... اپنے کام میں لگی رہو۔ کیونکہ تم اپنی آنکھ کے ذریعہ اس سے بات نہیں کرسکتی ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۶۶۴...... جو کوئی بات کرنا چاہے اور بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھ لے، مجھ پر اس کا درود بھیجنا اس کی بات کا بدل ہو جائے گا عنقریب اسے یاد آ جائے گی۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عثمان بن ابی حرب الباهلی

۴۱۶۶۵...... جس انسان اور جانور کی عادتیں بگڑ جائیں تو اس کے کان میں اذان دو۔ الدیلمی عن الحسین بن علی

کلام: ...... الضعیفه ۵۲۔

۴۱۶۶۶...... جس غلام، چوپائے اور بچے کے اخلاق بگڑ جائیں تو ان کے کانوں میں پڑھو " **افغیر دین الله یبغون** " کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں۔ ابن عساکر عن انس

کلام: ...... الضعیفه ۶۷۶۔

۴۱۶۶۷...... حضرت دحیة کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لئے گھوڑی سے گدھے کا بچہ نہ جنواؤں تاکہ وہ آپ کے لئے خچر جنے، اس پر آپ نے فرمایا: ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں (شریعت کا) علم نہیں۔
مسند احمد والبغوی وابن قانع سعید بن منصور عن دحیة الکلبی ابو داؤد، نسائی عن علی

۴۱۶۶۸...... جس نے شکار اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جائے گا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۱۶۶۹...... جس نے کھیتی اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

ابن ماجة عن ابی هريرة

کلام:...... راجع ۴۱۴۴۶۔۴۱۶۷۰

۴۱۶۷۱...... تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو اسے مشقت میں نہ ڈالو۔ مسند احمد وهناد والدارمي والبغوي. بخاري في تاريخه، بيهقي في الشعب، طبراني في الكبير، حاكم، بيهقي، سعيد بن منصور عن ضرار بن الازور وابونعيم عن سنان بن ظهير الاسدي

۴۱۶۷۲...... دودھ پلاتی بکری کو حمل نہ ٹھہراؤ، کیونکہ وہ تمہارے بچہ کو دودھ پلانے کا ذریعہ ہے اور جب اسے دوہو زیادہ مشقت میں نہ ڈالو تھن میں کچھ دودھ باقی رہنے دو۔ الديلمي وابن عساكر عن عبدالله بن بشر

۴۱۶۷۳...... اے نقادہ! دودھ اور سواری والی اونٹنی مالداری ہے البتہ اسے ایک بچہ کے ہوتے ہوئے حاملہ نہ کرانا۔

طبراني في الكبير عن نقادة الاسدي

۴۱۶۷۴...... نقادۃ! تھن میں کچھ دودھ رہنے دو۔ طبراني في الكبير عن نقادة

۴۱۶۷۰...... اسے دوہ لو اور تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو۔ حاكم عن ضرار بن الازور

۴۱۶۷۵...... جب اپنے گھر جانا تو ان کو حکم دینا کہ وہ اپنی اونٹنیوں کے بچوں کی غذا کا خاص خیال رکھیں اور اپنے ناخن تراش لیں دودھ دوہتے وقت اپنے مویشیوں کے تھن زخمی نہ کریں۔

مسند احمدوابن سعدو البغوي والباوردي، طبراني في الكبير، بيهقي، سعيد بن منصور عن سوادة بن الربيع الجرمي

۴۱۶۷۶...... اونٹنیوں کے تھنوں میں گرہ لگائے بغیر انہیں چراگاہ کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ شیاطین ان کا دودھ پی لیتے ہیں۔

ابويعلى، طبراني في الكبير، ضياء عن سلمة بن الاكوع

۴۱۶۷۷...... عشاء کا پہلا پہر گزرنے تک اپنے جانور روک کر رکھو کیونکہ اس وقت شیاطین چلتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

کتاب معیشت...... از قسم افعال

کھانے کا ادب

۴۱۶۷۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حلال (چیز) ہر برتن میں حلال ہے اور ہر حرام ہر برتن میں حرام ہے۔

رواه ابن جرير

۴۱۶۷۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء سے تشریف لائے تو آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے آپ سے کہا: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ ضیاء

۴۱۶۸۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا، لوگ آپ سے وضو کا کہنے لگے، آپ نے فرمایا: جب نماز قائم کی جائے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ ضیاء

۴۱۶۸۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء گئے اور پھر واپس تشریف لائے، اتنے میں آپ کے لئے کھانا لایا گیا، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ رواه النسائي

۴۱۶۸۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر خوراک کے باریک ریزے نہ ہوتے تو مجھے کلی نہ کرنے کی کوئی پروانہ تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۳...... مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودھ پی کر نماز پڑھنے کے لئے اٹھے تو میں نے کہا: حضرت! کلی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی پروانہیں، درگذر کرو تم سے چشم پوشی کی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۴...... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضو کے لئے فارغ رکھتے تھے اور بایاں ہاتھ استنجاء ناک سنکنے وغیرہ کے لئے فارغ رکھتے تھے۔

کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

۴۱۶۸۵...... حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تو روٹی کھانا چاہے تو دستر خوان بچھا اور اللہ کا نام لے اور کھانا شروع کر۔ رواہ البیھقی

۴۱۶۸۶...... (مسند امیۃ بن مخشی) نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی پھر جب کھانے کا ایک لقمہ رہ گیا تو اس کو اٹھاتے وقت اس نے کہا: بسم اللہ اولہ و آخرہ، تو نبی علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم شیطان مسلسل تمہارے ساتھ کھانے میں مشغول تھا جونہی تم نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے قے کر دی، اور ایک روایت میں ہے، جب تم نے بسم اللہ پڑھی تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کر دیا۔ مسند احمد، ابوداؤد نسائی والحسن بن سفیان والبغوی وابن السکن وقال لایعلم له غیره، دارقطنی فی الافراد وقال تفرد به جابر بن صبح وابن السنی فی عمل ویوم وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم وابو نعیم، ضیاء

۴۱۶۸۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آیا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بڑا بیمار شخص ہوں، میرے بدن میں پانی ٹھہرتا ہے نہ کھانا، میرے لئے صحت کی دعا فرمائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا کھاؤ یا کوئی چیز پیو تو کہا کرو:

"بسم الله الذی لا یضرمع اسمه داء فی الارض ولا فی السماء یا حی یا قیوم". رواه الدیلمی

۴۱۶۸۸...... حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر والوں کو لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو اور اگر کرنا ہی ہے تو اس کا چھلکا اتار لو۔ ابن السنی وابو نعیم معاً فی المطب

۴۱۶۸۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جب بھی　　دو سالن جمع ہوئے تو آپ نے ایک کھالیا اور دوسرے کو صدقہ کر دیا۔ العسکری

۴۱۶۹۰...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان کے لئے یہ مناسب ہے کہ جب کھانا کھالے تو انگلیوں کو چاٹنے اور چٹوانے کے بعد پونچھے۔ ابن ابی شیبة

۴۱۶۹۱...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو۔ ابن ابی شیبه

۴۱۶۹۲...... عبداللہ بن مغفل المزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نرکل سے خلال کیا تو اس کا منہ زخمی ہو گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نرکل سے خلال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو عبید فی الغریب، بیھقی فی الشعب

۴۱۶۹۳...... عیسیٰ بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطراف میں اپنے گورنروں کو لکھا اپنے ہاں نرکل اور ریحان سے خلال کرنے سے منع کرو۔ ابن السنی فی المطب

۴۱۶۹۴...... عروۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکلے، آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے کہا: ہم وضو کرنے کا پانی منگواتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا اور بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں اور کھانا کھانے لگے، پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة ومسدد

۴۱۶۹۵...... (از مسند جابر بن عبداللہ) سفیان ثوری، ابن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی اور فرمایا اس کی چکناہٹ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۶۹۶...... (از مسند جعفر بن ابی الحکم) عبدالحکم بن صہیب سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی الحکم نے مجھے دیکھا اور میں ادھر ادھر سے کھا رہا تھا تو فرمایا: ارے! بھتیجے اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی علیہ السلام جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے سامنے پھیرتے نہ تھے۔ ابو نعیم

۴۱۶۹۷...... (مسند علی) ابن اعبد سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن اعبد! پتہ ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، کیا حق ہے؟ فرمایا: تم بسم اللہ کہو اور کہو اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا اس میں برکت دے، پھر فرمایا: جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اس کا شکر کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: تم کہو: ''الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا''

ابن ابی شیبة، ابن ابی الدنیا فی الدعاء حلیة الاولیاء ابن حبان

کھانا اپنے سامنے سے کھائے

۴۱۶۹۸...... عمرو بن ابی سلمة سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا تو میں برتن کے کناروں سے گوشت اٹھانے لگا آپ نے فرمایا: اپنے سامنے سے کھاؤ۔ رواہ ابن النجار

۴۱۶۹۹...... (مسند عمرو بن مرہ الجہنی) نبی علیہ السلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہم پر احسان کر کے ہمیں ہدایت دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہمیں ہر اچھی آزمائش میں آزمایا۔ رواہ ابن شیبة

۴۱۷۰۰...... حضرت حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اچانک ایک برتن لایا گیا اور رکھ دیا گیا تو نبی علیہ السلام نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے، اور (ہماری عادت تھی) جب تک نبی علیہ السلام کھانا شروع نہ کرتے ہم شروع نہ کرتے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے اسے اشارہ کیا گیا کہ وہ اس سے کھائے، تو نبی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اتنے میں ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے وہ گئی تا کہ کھانا شروع کرے، تو آپ نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا، پھر فرمایا: شیطان ان لوگوں کا کھانا حلال سمجھ لیتا ہے جو کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیتے، جب اس نے دیکھا کہ ہم کھانے سے ہاتھ روکے ہوئے ہیں تو وہ ہمارے پاس اس کھانے کو اس طرح حلال کر لے، اس ذات کی قسم جس کے سوا (دعا وعبادت کے لائق کوئی) معبود نہیں، اس کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ بزار

۴۱۷۰۱...... (مسند الحکم بن رافع بن سنان) جعفر بن عبداللہ بن الحکم بن رافع سے روایت ہے فرمایا: مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت لڑکا تھا (برتن میں سے) ادھر ادھر سے کھانے لگا: تو انہوں نے مجھے کہا: لڑکے! اس طرح نہ کھا اس طریقہ سے شیطان کھاتا ہے، نبی علیہ السلام جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں آپ کے سامنے گردش نہیں کرتی تھیں۔ ابو نعیم

۴۱۷۰۲...... (از مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ طبرانی فی الکبیر وابونعیم من طریق منجاب بن الحارث بن شریک بن هشام بن عروة عن ابیه عن حمزة بن عمرو الاسلمی قال: منجاب: هذا خطاء اخطاء فیه شریک بن هشام، انا به علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن عمرو بن ابی سلمة

۴۱۷۰۳...... واثلة رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تو آپ نے ٹیک لگا کر گردن جھکا کر کھانا کھایا اور آپ کو دھوپ لگی تو آپ نے اپنے اوپر سائبان کر لیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۴...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے نبی علیہ السلام حضرت ابی کے پاس آئے اور ان کے پاس ٹھہرے وہ آپ کے پاس ستو کا کھانا اور حلوہ لائے آپ نے کھایا، پھر وہ آپ کے پاس پانی لائے تو آپ نے پانی پیا، پھر باقی ماندہ اس شخص نے لے لیا جو آپ کی دائیں جانب تھا اور

آپ جب کھجوریں کھاتے تو گٹھلیاں اس طرح رکھتے۔ حضرت عبداللہ نے اپنی انگلی سے اس کی پشت کی طرف اشارہ کیا۔ جب آپ علیہ السلام سواری پر سوار ہوئے تو حضرت ابی نے آپ کے خچر کی لگام پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے لئے دعا فرمائیے! آپ نے فرمایا: اے اللہ جو کچھ تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت دے ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔ ابن ابی شیبة و ابو نعیم

۴۱۷۰۵ ...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابی نے میری والدہ سے کہا: اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنا دیتیں تو انہوں نے ثرید بنائی ابی رسول اللہ ﷺ کو بلانے گئے (جب نبی علیہ السلام تشریف لے آئے تو) آپ نے اس کے بلند حصہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: بسم اللہ شروع کرو تو وہ لوگ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب کھا چکے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ ان کی بخشش فرما ان پر رحم فرما ان کے رزق میں برکت دے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۶ ...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: میں نبی علیہ السلام اور دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچے! اللہ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۷ ...... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے بکری (کا گوشت) ہدیہ کیا اس وقت کھانا کم ہوتا تھا آپ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: اس بکری کو پکاؤ اور اس آٹے کو دیکھو روٹیاں اس سے پکانا اور اس گوشت کی ثرید بنالینا۔ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کا ایک بڑا پیالہ تھا جسے ''غراء'' کہا جاتا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے جب صبح ہوئی اور آپ نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو اس برتن کو لایا گیا لوگ اس کے آس پاس جمع ہو گئے جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی رسول اللہ ﷺ گھٹنے بچھا کر بیٹھ گئے تو ایک دیہاتی شخص بولا: یہ کیسی نشست ہے! تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف انسان بنایا ہے متکبر اور دشمنی کرنے والا نہیں بنایا، پھر فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اس کی اونچائی چھوڑ دو اس میں اللہ تعالیٰ برکت دے گا، اس کے بعد فرمایا: کھاؤ شروع کرو (اللہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تمہارے لئے روم وفارس کی زمین ضرور فتح ہوگی اور کھانا بکثرت ہو جائے گا (لیکن افسوس) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام (غفلت سے) نہ لیا جائے گا۔

ابو بکر فی الغیلانیات ابن عساکر

۴۱۷۰۸ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام چھ آدمیوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور اس نے ان کے سامنے سے دو لقمے کھائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا تو یہ کافی ہو جاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر بھول جائے جب یاد آئے تو کہے بسم اللہ اولہ واخرہ۔ رواہ ابن النجار

کھانے کی مباح کیفیتیں

۴۱۷۰۹ ...... مسند ابی السائب خباب، عبداللہ بن السائب بن خباب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چارپائی پر ٹیک لگا کر ثرید کھاتے دیکھا پھر مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔

ابو نعیم وقال وهو وهم و الصواب ابن عبدالله بن السائب عن ابيه عن جده

۴۱۷۱۰ ...... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے زمانہ میں (کبھی کبھار) چلتے کھا لیتے اور کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

کھانے کے بعد کیا کہا جائے

۴۱۷۱۱ ...... حارث بن حارث غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو کھانے سے فراغت کے بعد فرماتے سنا: اے اللہ! تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے ہمیں کھلایا پلایا، سیر اور سیراب کیا، تیرے لئے ہی تعریف ہے جس میں نہ ناشکری ہے نہ رخصت اور نہ

ہمارے رب تجھ سے بے احتیاطی ہے۔طبرانی فی الکبیر وابونعیم

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۲...... حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت اور گھی کو اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے۔
ابن السنی فی کتاب الاخوۃ

۴۱۷۱۳...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ بھر کر کھانے پینے سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے جسم خراب ہو جاتا ہے، بیماریاں جنم لیتی ہیں نماز میں سستی پیدا ہوتی ہے ان دونوں میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اس سے جسم درست رہتا، فضول خرچی سے دور رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کو لحیم شحیم آدمی سے نفرت ہے آدمی اسی وقت ہلاکت میں پڑتا ہے جب اپنی خواہش کو اپنے دین پر غالب کر دیتا ہے۔ابونعیم

۴۱۷۱۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میں نے ایک دن میں دومرتبہ کھانا کھایا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا مشغلہ صرف تمہارا پیٹ ہو، دن میں دومرتبہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔رواہ الدیلمی

۴۱۷۱۵...... اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں چھنے آٹے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے: ہم نے قریب کے زمانہ میں جو کھائے کیا تم اس بات پہ راضی نہیں ہوتے کہ شام کی گندم چھانے بغیر کھاؤ۔العسکری

۴۱۷۱۶...... ابومریم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو آپ نے فرمایا: نہیں، اگر تمہارا ہاتھ زخمی ہوتا یا اس میں کوئی بیماری ہوئی (تو اس بائیں ہاتھ سے کھاتے)۔ابن ابی شیبۃ، ابن جریر والمهاملی فی امالیه

۴۱۷۱۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ جس برتن سے تازہ اور آدھ پکی کھجوریں کھائی جائیں اس میں گٹھلیاں ڈالی جائیں۔الشیرازی

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۸...... جارود سے روایت ہے فرمایا: بنی رباح کا ایک شخص تھا جس کا نام ''ابن اثال'' تھا وہ شاعر تھا وہ فرزدق کے پاس کوفہ کے بالائی حصہ میں پانی پر آیا اور یہ شرط لگائی کہ وہ سو اونٹ اور یہ سو اونٹ ذبح کرے گا جب اونٹ پانی پینے آئیں گے، جب اونٹ آئے تو دونوں اپنی تلواریں لے کر ان کی ایڑیوں کے اوپر کے حصہ کاٹنے لگے، لوگوں (کو پتہ چلا تو) وہ گوشت کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے حضرت علی کوفہ میں تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگے: لوگو! ان کا گوشت نہ کھانا۔ یہ غیر اللہ کے نام ذبح کیے گئے اونٹوں کا گوشت ہے۔مسدد

۴۱۷۱۹...... از مسند تمیم الداری، تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کچھ لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ بکریوں کی دمیں پسند کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانوروں کا جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے۔رواہ ابن النجار

۴۱۷۲۰...... از مسند جابر بن عبداللہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں میں فاقہ ہو گیا تو انہوں نے پالتو گدھے پکڑ کر ذبح کرنے شروع کر دیئے اور ان سے ہنڈیاں بھر لیں نبی علیہ السلام کو پتہ چلا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہنڈیوں کو الٹ دو اور فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا رزق دے گا جو زیادہ پاک اور حلال ہوگا، ہم نے اس دن کھولتی ہنڈیاں الٹ دیں تو اس دن نبی علیہ السلام نے پالتو گدھے، خچر اور کچلیوں والا ہر درندہ حرام قرار دیا، اسی طرح ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والا پرندہ، اچک لینے اور لوٹنے کو حرام قرار دیا۔
ابن عساکر

۴۱۷۲۱......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں (کا) گوشت کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد طیالسی وابو نعیم

۴۱۷۲۲......عیاض بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۳......(از مسند خالد بن الولید) رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۴......خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ فرمارہے تھے پالتو گدھوں، گھوڑوں، خچروں، ہر کچلی والے درندے اور پنجہ والے پرندہ کا کھانا حرام ہے۔ الواقدی وابو نعیم، ابن عساکر

۴۱۷۲۵......ابو ثعلبہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں کون سی چیزیں میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں؟ آپ نے مجھے گھور کر دیکھا پھر اپنی نگاہ سیدھی کرلی فرمایا: وعدہ پر، میں نے عرض کی یارسول اللہ! اچھا عہد یا برا؟ آپ نے فرمایا: اچھا وعدہ، پالتو گدھے اور ہر کچلی والا درندہ نہ کھانا۔ رواہ ابن عساکر

گدھے کا گوشت کھانا ممنوع ہے

۴۱۷۲۶......ابو سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدری ہیں روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور ہم خیبر میں تھے اور ہنڈیاں ابل رہی تھیں تو ہم نے انہیں اوندھے منہ گرادیا۔ مسند احمد، ابن ابی شیبۃ ابو نعیم

۴۱۷۲۷......(از مسند ابن عباس) نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والے پرندہ اور ہر کچلی والے درندہ سے منع فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۸......ابو ہند حجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی، جب میں سینگی لگا کر ہٹا تو میں نے اسے (خون کو) پی لیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے تو اسے پی لیا ہے آپ نے فرمایا: سالم تمہارا ناس ہو! ہر قسم کا خون حرام ہے، ہر طرح کا خون حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرنا آپ نے یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔ رواہ الدیلمی

۴۱۷۲۹......(مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں، گندگی خور جانوروں کا گوشت کھانے اور ان پر سواری کرنے سے اور عورت کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ النسائی

۴۱۷۳۰......زبیر بن شعشاع ابو خشرم الشنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس طرح (کی صورت میں) کھالینا (عقیلی فی الضعفاء وقال البخاری: یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی خود رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔)

۴۱۷۳۱......اسحاق صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے چھوہارے کو کھولنے اور تازہ پکی کھجور کا چھلکا اتارنے سے منع فرمایا ہے۔ عبدان وابو موسیٰ، قال فی الاصابۃ: فی اسنادہ ضعف وانقطاع

۴۱۷۳۲......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں نے (بھوک سے لاچار ہوکر) گدھوں کو ذبح کرکے ان سے ہنڈیاں بھرلیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا (کہ کہو) بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ ناپاک ہے چنانچہ ساری ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کھانے کی مباح چیزیں

۴۱۷۳۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے

سمندر کی چیزیں تمہارے لئے ذبح کردی ہیں سوانہیں کھاؤ کیونکہ وہ ساری کی ساری حلال ہیں۔ دارقطنی، بیہقی
یعنی مچھلیاں۔

۴۱۷۳۴...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: پانی پرآنے والی (مردہ) مچھلی جواسے کھانا چاہے اس کے لئے حلال ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، دارقطنی، بیہقی قال ابن کثیر: اسنادہ جید

۴۱۷۳۵...... ابن الحنفیة (محمد بن علی) سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا: آپ مار ماہی بام مچھلی کھانے کے بارے میں کیافرماتے ہیں: فرمایا: میرے بیٹے، اسے کھاؤ وہ حلال ہے پھر یہ آیت پڑھی، کہہ دو! جووحی میری طرف کی جاتی ہے اس میں مجھے کوئی حرام چیز نہیں ملتی، (بجز چار اشیاء کے، سؤر کا گوشت، بہتا خون، مردار اور غیر اللہ کی نذرونیاز) پوری آیت پڑھی۔

سورة انعام ۱۴۵ ابن شاھین

۴۱۷۳۶...... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سمندر کی ہر بڑی مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذبح کردی ہے سواسے کھاؤ۔ مسدد والحاکم فی الکنی

۴۱۷۳۷...... جابر بن زید ابوالشعثاء سے راویت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہرقسم کی مچھلی حلال ہے اور ہرقسم کی ٹڈی حلال ہے۔

دارقطنی، حاکم، بیہقی

ٹڈی کھانا حلال ہے

۴۱۷۳۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ ہمارے پاس اگراس کی ایک ٹڈی ہوتی تو ہم اسے کھاتے۔ مالک وابو عبید فی الغریب، عبدالرزاق، بیہقی

۴۱۷۳۹...... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بحرین آیا تو بحرین والوں نے مجھ سے پوچھا: جومچھلیاں سمندر پھینک دیتا ہے ان کا کیا حکم ہے، تومیں نے انہیں ان کے کھانے کا حکم دیا، جب میں واپس آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اپنا درہ لے کر تمہیں مارتا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا''سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے فائدہ کے لئے حلال ہے'' فرمایا: شکار سے مراد جو (عموماً) شکار کیا جائے اور کھانا جسے سمندر پھینک دے۔

ضیاء وعبد بن حمید وابن جریر وابن النذروابوالشیخ، بیہقی

۴۱۷۴۰...... (ازمسند جابر بن عبداللہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۱...... (اسی طرح روایت ہے) ہم نے خیبر کے روز گھوڑوں کا گوشت کھایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک گائے شراب پر چڑھی اور اسے پی گئے لوگوں کواس کے بارے میں خدشہ ہوا انہوں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اسے کھالو، یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ **رواہ الحاکم**

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۰۔

۴۱۷۴۳...... مسند اسماء، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۴...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں: ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا ہم نے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے اس کا گوشت کھایا۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۱۷۴۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہرقسم کی مچھلیاں اور ٹڈیاں حلال ہیں۔ رواہ البیہقی

۴۱۷۴۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے سفید پرندے،

ٹڈی اور تلی۔ ابونعیم وسنده لاباس به

لہسن، تھوم

۴۱۷۴۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو لوگ لہسن (کے کھیتوں) میں گھس کر اسے کھانے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس خبیث پودے کو کھایا ہے وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

علی ابن المدینی فی مسند ابی بکر، دارقطنی فی العلل، طبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات

۴۱۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے کا حکم دیا (اور فرمایا) اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو اسے کھالیتا۔

ابن منیع والطحاوی طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء وعبد الغنی بن سعید فی ایضاح الا شکال وابن الجوزی فی الوصیات

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۷۔

۴۱۷۴۹..... شریک بن حنبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لہسن کو بغیر پکائے کھانے سے منع کیا گیا۔ ابو داؤد، ترمذی، وقال: هذا حدیث لیس اسناده بذلک القوی، ورُوی عن شریک بن حنبل عن النبی صلی اللہ تعالیٰ عنه مرسلاً وقدروی عن علی قوله

۴۱۷۵۰..... قیس بن ربیع بشر بن بشر الاسلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اس سبزی یعنی لہسن کو کھایا وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع طبرانی فی الکبیر وابو نعیم ورواه ابن السکن عن محمد ابن بشربن بشر بن معبد عن ابیه عن جده)

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۱۷۵۱..... خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں تھے اور آپ اپنی بیبیوں میں کسی کے حجرہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اتنے میں عوالی مدینہ سے ایک شخص آیا وہ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے بومحسوس کی جس سے آپ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اذیت محسوس کی، پھر فرمایا: جس نے اس (لہسن) سے کچھ کھالیا تو وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

ابن عساکر، وقال: غریب من حدیث خزیمة لا اعلم، انا کتبناه الا من هذا الطریق

۴۱۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بغیر پکائے لہسن کو ناپسند کرتے تھے۔ ترمذی

پیاز

۴۱۷۵۳..... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے نچلے مکان میں فروکش ہوئے اور میں کمرہ میں تھا (گھڑا اوٹنے سے) گھر میں پانی بہہ پڑا، تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر پانی کا پیچھا کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تک نہ پہنچ جائے، میں اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں خوفزدہ تھا میں نے کہا: یارسول اللہ! یہ مناسب نہیں کہ میں آپ سے اوپر والی منزل میں رہوں، آپ بالا خانہ میں منتقل ہوجائیں، آپ نے اپنے سامان کو (اٹھوانے کا) حکم دیا چنانچہ وہ منتقل کردیا گیا، آپ کا سامان تھوڑا ہی تھا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ (کھانا تناول فرما کر) میری طرف کھانا بھیجتے ہیں میں جب اسے دیکھتا ہوں تو جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان نظر آتے ہیں میں ان پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوں بالآخر یہ کھانا جو آپ نے (واپس) میری طرف بھیجا، میں نے تلاش کیا تو اس میں مجھے آپ کی انگلیوں کے آثار نظر نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس میں پیاز تھی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں اس فرشتہ کی وجہ سے جو میرے پاس آتا ہے اسے کھاؤں باقی تم لوگ اسے کھالو۔ ابونعیم، ابن عساکر

۴۱۷۵۴ ...... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس فروکش ہوئے تو میں نے عرض کی: میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ سے اوپر (والے مکان میں) رہوں اور مجھ سے نچلے والے مکان میں رہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نچلا حصہ ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہمارے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔

(میں نے عرض کی) میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک گھڑا ٹوٹ گیا جس کا پانی بہہ پڑا تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر اٹھے اور ہمارا اس کے علاوہ کوئی لحاف بھی نہ تھا ہم اس سے پانی خشک کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، ہم کھانا بناتے تھے جب اس کھانے سے بچ جاتا (جو آپ تناول فرماتے تھے) ہم اس میں آپ کی انگلیوں کی جگہ تلاش کرتے ہم اس سے برکت کے حصول کے لئے کھاتے تھے۔ ایک رات کا کھانا آپ نے واپس کیا جس میں ہم نے لہسن اور پیاز ڈالی تھی، ہم اس میں نبی علیہ السلام کی انگلیوں کے نشان تلاش کرنے لگے۔ پھر میں نے آپ کو اپنے اس فعل کی اطلاع دی اور جو کچھ آپ نے ہمیں واپس کیا اور اسے کھایا نہیں اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: مجھے اس سے اس پودے کی بو آئی اور میں ایسا شخص ہوں کہ مناجات کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے اس کی بو آئے سوتم لوگ کھالیا کرو۔ رواہ الطبرانی

مردار کے احکام

۴۱۷۵۵ ...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص کا خچر مرگیا وہ نبی علیہ السلام سے پوچھنے آیا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس سے لاپروا کرنے والی کوئی چیز نہیں؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: جاؤ اسے کھالو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۶ ...... انہیں سے روایت ہے کہ حرہ میں ایک اونٹ مرگیا اور اس کے پاس ایک لاچار قوم رہتی تھی آپ نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۷ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آکر کہنے لگے: یارسول اللہ! (ہم مسافر لوگ تھے) ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہمیں ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ملی ہم نے چاہا کہ اس کی چربی سے کشتی لیپیں، کشتی تو پانی پر (تیرنے کی) ایک لکڑی ہے آپ نے فرمایا: مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ابن جریر وسندہ حسن

۴۱۷۵۸ ...... عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ کی زمین میں ہمارے پاس نبی علیہ السلام کا خط آیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، کہ مردار کی کھال پٹھے کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۷۵۹ ...... مسند حیان بن ابجر الکنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن جبلۃ بن حیان بن ابجر اپنے والد سے وہ اپنے دادا حیان سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے اور میں اس ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا (اتنے میں) مردار کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ ابونعیم

۴۱۷۶۰ ...... (از مسند سمرۃ بن جندب) تم پر ناپاک چیزیں حرام ہوئیں اور پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں الایہ تمہیں کسی کھانے کی (سخت) ضرورت ہو اور تم اس سے کھا کر اس ضرورت سے لاپروا ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا: میری وہ محتاجی کیا جس تک میں پہنچ جاؤں تو اسے کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہیں جانوروں کے جنم دینے کی امید ہو اور تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ اس تک پہنچ جاؤ یا تمہیں رات کے کھانے کی امید ہو جسے حاصل کرنے کے اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچو، یا تمہیں کسی فائدہ کے حصول کی امید ہو جس تک تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچ جاؤ اور اگر تمہیں ان میں سے کسی چیز کی امید نہ ہو تو جو تمہیں ملے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ یہاں تک کہ تمہاری ضرورت ختم ہو جائے۔ انہوں نے عرض کی: میری بے احتیاجی کیا کہ جب میں اسے حاصل کرلوں تو اس کو چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کو دودھ والا ان کا رات والا حصہ پلا کر سیراب کردو تو جو چیزیں تمہارے لئے حرام ہیں ان سے اجتناب کرو اور جو کچھ تمہارا ہے تو وہ

سارے کا سارا آسانی کا ذریعہ ہے اس میں کچھ حرام نہیں الا یہ کہ تمہارے اونٹوں میں یا تمہاری بکریوں میں کوئی ایسا نوزائیدہ بچہ ہو جسے تم اپنے مویشیوں کا دودھ پلاتے ہو یہاں تک کہ تمہیں ضرورت نہ رہے پھر اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کو اس میں سے کھلاؤ اور اگر چاہو تو اس کا گوشت صدقہ کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن حبیب بن سلیمان بن سمرة عن ابیہ عن جدہ

خرگوش

۴۱۷۶۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھنا ہوا خرگوش لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ! تو دیہاتی نے کہا: میں نے اس کا (حیض کی طرح بہتا) خون دیکھا ہے آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ ابن وھب و ابن جریر

۴۱۷۶۲..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرگوش کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں حدیث میں کمی یا زیادتی کردوں گا تو میں تمہارے واسطے عمار کی طرف کسی کو بھیجتا تو وہ آ کر کہنے لگے: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم نے فلانی جگہ پر پڑاؤ کیا تو ایک دیہاتی شخص نے آپ کی خدمت میں ایک خرگوش ہدیہ میں بھیجا تو ہم نے اسے کھایا، وہ اعرابی کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے اسے خون والا دیکھا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبة و ابن جریر

۴۱۷۶۳..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوذر، عمار اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا: کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم لوگ فلانی جگہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی خرگوش لے کر آیا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں اس میں خون دیکھتا ہوں، تو آپ نے ہمیں اس کے کھانے کا حکم دیا، اور آپ نے نہیں کھایا، انہوں نے کہا: ہاں، پھر کہا قریب ہو جاؤ، کھاؤ انہوں نے کہا: میں روزہ سے ہوں۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۶۴..... (از مسند جابر بن عبداللہ) کہ ایک لڑکے نے خرگوش کا شکار کیا تو عروہ نے اسے ذبح کیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۶۵..... ابن عمرو سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا گیا میں آپ کے قریب بیٹھا تھا آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا، اور خیال کیا جاتا ہے کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ رواہ ابن جریر

پنیر

۴۱۷۶۶..... کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: پنیر دودھ، پانی اور کھیس سے تیار کی جاتی ہے سو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھالو اور اللہ تعالیٰ کے دشمن تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالیں۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۷۶۷..... حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثیر بن شہاب کو لکھا، کہ جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں پنیر روٹی پنیر کے ساتھ کھانے کا حکم دو کیونکہ وہ زیادہ دیر پیٹ میں رہتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۶۸..... ثور بن قدامہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا کہ صرف وہ پنیر کھاؤ جسے مسلمان اور اہل کتاب بنائیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۶۹..... زید بن وھب سے روایت ہے فرمایا: کہ ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اور وہ کسی جنگی مہم میں تھے ”مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایسی زمین میں ہو جہاں ایک چیز تم لوگ کھاتے ہو جسے پنیر کہا جاتا ہے تو اس کے حلال کو حرام سے ممتاز کرلینا اور تم چمڑے کا ایک لباس

پہنتے ہوتو اسے مردار سے پاک کر کے پہننا۔رواہ البیھقی

۴۱۷۷۰......شقیق سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کچھ لوگ پنیر بناتے ہیں اور اس میں بکری کے دودھ پیتے بچہ کی اوجھڑا لتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھواور کھالو۔عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۱۷۷۱......کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھواور کھالو کیونکہ یہ تو دودھ ہے یا پیوسی۔عبدالرزاق، بیھقی

۴۱۷۷۲......حارث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ان کے پاس ایک عورت بکری کا بچہ لے کر گزری، آپ نے فرمایا اہل وعیال کے لئے بہتر سالن ہے اور ایک شخص پنیر کا ٹکڑا لے کر گزرا تو آپ نے فرمایا: جانتے ہوا سے کیسے کھانا ہے؟ بسم اللہ پڑھو چھری سے کاٹو اور کھالو۔ھناد بن السری فی حدیثه

گوہ

۴۱۷۷۳......(مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گوہ کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس سے گھن محسوس کی۔
مسند احمد، مسلم، نسائی و ابن جریر و ابوعوانة، بیھقی

۴۱۷۷۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لئے گوہوں کے بدلے سرخ اونٹنیاں ہوں۔
رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۵......سعید بن المسیب حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے پاس اسے لایا گیا تو آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع فرمایا، البتہ خود کھانے سے انکار کیا، نبی علیہ السلام نے صرف اسے ناپسند کیا اگر ہمارے پاس ہوتی تو ہم اسے کھالیتے وہ ہماری حفاظت اور سفر کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۶......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کاش ہر بل میں ایک گوہ پھنسی ہوتی۔عبدالرزاق ابن ابی شیبة، ابن جریر

۴۱۷۷۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گوہ مجھے مرغی سے زیادہ پسند ہے۔ابن ابی شیبه و ابن جریر

۴۱۷۷۸......ثابت بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم نے بہت سی گوہیں شکار کیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے ایک چھڑی سے اس کی انگلیاں شمار کیں پھر، فرمایا: بنی اسرائیل ہیں۔میں نے عرض کی: لوگوں نے تو اسے بھون لیا ہے تو آپ نے اس (کے کھانے) سے منع نہیں فرمایا اور خود نہیں کھایا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۹......ثابت بن ودیعة انصاری سے روایت ہے کہ فزارہ کے ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے پاس بہت سی گوہیں بھون کر لائیں تو آپ نے فرمایا: ایک امت کی شکلیں مسخ ہوئیں تھیں مجھے علم نہیں کہ کیا یہ ان (کی طرح) ہیں۔ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۰......از مسند جابر بن سمرة، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ! گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت مسخ ہوگئی تھی مجھے پتہ نہیں کن جانوروں کی شکل میں مسخ ہوئی تھی نہ میں اس کے بارے میں حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۱۷۸۱......(از مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس میں چرواہوں کے لئے منفعت ہے، آپ نے فرمایا: ایک امت مسخ کردی گئی، مجھے پتہ نہیں شاید یہ ان جیسی ہو۔پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا اور خود نہیں کھایا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۲......حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا: کہ ایک امت زمین کے چوپاؤں کی صورت مسخ ہوگئی تھی۔ پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۳......ازمسند خزیمۃ بن جزء السلمی، حبان بن جزء اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: میں نے عرض کی یارسول اللہ! گوہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، میں نے کہا: میں وہ چیز کھاتا ہوں جو آپ حرام قرار نہ دیں، آپ نے فرمایا: ایک امت گم ہوگئی اور میں نے ایک مخلوق دیکھی تو اس نے مجھے شک میں ڈال دیا۔

الحسن ابن سفیان و ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۴......خزیمہ بن جزء سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین (پر بسنے والے جانور) کی اجناس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے گوہ کے بارے میں بتائیں، آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کردیا گیا اور اسے زمین کے چوپائے بنادیا گیا۔ میں نے عرض کی: خرگوش؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں (کیونکہ اس وقت آپ کا روزہ تھا) اور نہ اس سے منع کرتا ہوں مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔

میں نے عرض کی لومڑی؟ آپ نے فرمایا: بھلا لومڑی بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی بجو؟ آپ نے فرمایا: بجو بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی: بھیڑیا؟ آپ نے فرمایا: بھلا بھیڑیا بھی کوئی کھایا کرتا ہے جس میں کوئی خیر ہو؟ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۴۱۷۸۵......زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غزوہ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ہم نے بہت سی گوہوں کا شکار کیا، میں نے اور لوگوں نے انہیں بھونا، پھر میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اسے لے کر آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے ایک چھڑی لے کر اس کی انگلیاں گننا شروع کردیا، پھر فرمایا: ایک امت زمین کے جانوروں کی صورت مسخ ہوگئی مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی امت ہے چنانچہ آپ نے تو نہیں کھائی، میں نے عرض کی لوگوں نے اس میں سے کچھ کھایا، مگر آپ نے نہ انہیں حکم دیا اور نہ روکا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۶......سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے خطبہ کے دوران گوہ کے بارے میں پوچھا، تو اس نے آپ کا خطبہ روک کر کہا: یارسول اللہ! گوہوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس جانور کی صورت میں انہیں مسخ کیا گیا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۷......حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی گئی تو آپ نے گھی اور پنیر تو کھالی اور گوہ کے بارے میں فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جو میں نے نہیں کھائی۔رواہ ابن جریر

گوہ کا گوشت حلال ہے

۴۱۷۸۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی ہدیہ میں پنیر، گھی اور گوہ بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک یہ (گوہ) ہے تو ہماری زمین میں نہیں پائی جاتی، جو اسے کھانا چاہے کھالے تو وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی لیکن آپ نے اس میں سے نہیں کھایا۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۹......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جن میں حضرت سعد بھی تھے تو یہ لوگ گوشت کھانے گئے تو انہیں ایک عورت نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو ان لوگوں نے ہاتھ کھینچ لئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کھاؤ، کیونکہ یہ حلال ہے یا فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن میرا کھانا نہیں۔رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۰......ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ نے فرمایا: میں نہ اس (کے کھانے) کا حکم

دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں یا فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۱......ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس گوہ کھا رہے تھے ان میں سعد بن مالک بھی تھے تو انہیں ازواج نبی ﷺ میں سے ایک خاتون نے کہا: یہ گوہ ہے تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کھاؤ یہ حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کی غذا نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۹۲......یزید بن الاصم حضرت میمونہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو ان کی خالہ ہوتی ہیں کہ ان کے پاس کسی نے گوہ ہدیہ میں بھیجی، تو انہوں نے اسے پکا کر کھانا بنانے کا حکم دیا، اتنے میں ان کی قوم کے دو مرد ان کے ہاں (مہمان) آئے تو انہوں نے خصوصاً انہی دو کو وہ پیش کی، پھر نبی علیہ السلام تشریف لائے آپ نے انہیں مرحبا کہا، پھر کھانا کھانے لگے، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: گوہ ہے جو ہماری لئے ہدیہ میں آئی ہے، تو آپ نے اسے پھینک دیا پھر اپنا ہاتھ روک لیا تو ان دونوں صاحبوں نے بھی اپنے ہاتھ کھینچ لئے آپ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ تم نجد والے اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ (حجاز) والے (نہیں کھاتے) اس سے گھن کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۳......عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں تھے تو ہمیں سخت بھوک لگی، پھر ہم نے ایسی زمین میں پڑاؤ کیا جہاں بہت سی گوہیں تھیں، تو ہم نے انہیں پکڑ کر پکایا پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہوگئی۔ اور ایک روایت میں ہے مسخ کردی گئی، مجھے ڈر ہے کہ یہ نہ ہو اس کی ہنڈیاں الٹ دو، اور ہم اگرچہ بھوکے تھے پھر بھی ہم نے ہنڈیاں الٹ دیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گوہ کو ناپسند کیا اور اس کے کھانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۵......(مسند علی) رسول اللہ ﷺ نے گوہ، بجو، کتے، حجامت (سینگی لگا کر خون چوسنے) کی کمائی اور زنا کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ الدورقی

بڑی مچھلی

۴۱۷۹۶......جابر بن عبید اللہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں روانہ فرمایا، ہمارے پاس سوائے کھجور کے ایک تھیلہ کے کوئی سفر کا توشہ نہ تھا آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا وہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور دیتے یہاں تک وہ ختم ہونے کے قریب ہوگئیں تو وہ ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے، اتنے میں سمندر نے ایک جانور باہر پھینکا تو ہم نے اس میں سے کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلی کو لانے کا حکم دیا تو اسے جھکا دیا گیا پھر ایک اونٹ سوار کو حکم دیا کہ وہ اس کے نیچے سے گزرے چنانچہ وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ رواہ الطبرانی

سرکہ

۴۱۷۹۷......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے کچھ لوگ آئے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: کیا بات ہے تمہارے جسم بڑے نحیف و کمزور ہیں کیا تمہارے شہروں میں سالن نہیں ہوتا؟ انہوں نے عرض کی ہمارے ہاں صرف سرکہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: سرکہ سالن ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۷۹۸......ام خداش سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ شراب کا سرکہ پکا رہے تھے۔ رواہ البیہقی

۴۱۷۹۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خراب کی گئی شراب کا سرکہ حلال نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے خراب کردے اس وقت سرکہ پاک ہوگا آدمی کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سرکہ کو خریدے جو اہل کتاب کے پاس پائے جب تک اسے یہ علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے شراب کو خراب کرکے اسے بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ عبدالرزاق، وابو عبید فی الاموال، بیہقی

۴۱۸۰۰......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس سرکہ میں کوئی حرج نہیں جو تمہیں اہل کتاب سے ملا ہو جب تک تمہیں اس کا

علم نہ ہو کہ انہوں نے شراب بننے کے بعد اسے خراب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ابن ابی شیبة، بیھقی

ثرید......گوشت میں پکائی گئی روٹی

۴۱۸۰۱......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید، سحری اور اس اناج کے لئے برکت کی دعا ہے جسے ماپا نہ جاتا ہو۔ابن عساکر وفیہ الضحاک بن حمزہ قال نسائی، لیس بثقة

گوشت

۴۱۸۰۲......سلیمان بن عطاء خدری سے روایت ہے وہ مسلمة بن عبداللہ الجہنی سے وہ اپنے چچا ابوشجعة سے وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نبی علیہ السلام کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی آپ نے اسے قبول فرمایا اور جب بھی آپ کو گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے اسے قبول کیا۔ابن عساکر قال ابن حبان: سلیمان بن عطاء عن مسلمة عن عمه ابی شجعگ یروی اشیاء موضوعة فالتخلیط منه اومن مسلمة وقال فی المغنی: سلیمان متهم بالوضع واه

کلام:......ضعیف ابن ماجہ:۷۱۵۔

۴۱۸۰۳......(مسند علی) شام بن سالم سے روایت ہے فرمایا: حضرت جعفر بن محمد الصادق نے فرمایا: گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے، اسی طرح مجھ سے ابوعبداللہ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ اس بات کو ذکر کر رہے تھے۔رواہ ابن النجار

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۶، الضعیفہ ۴۱۸۔

۴۱۸۰۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت سے گوشت (بنتا) ہے جو چالیس روز تک گوشت نہ کھائے اس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ابونعیم فی الطب، بیھقی

۴۱۸۰۵......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس گوشت کو پابندی سے کھایا کرو کیونکہ اس سے اخلاق بہتر اور رنگ صاف ہوتا ہے اور وہ پیٹ کو دبلا کرتا ہے۔ابونعیم

۴۱۸۰۶......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت کھایا کرو کیونکہ اس سے گوشت بنتا ہے اسے کھایا کرو کیونکہ یہ نظر کے لئے روشنی ہے۔ابونعیم

دودھ

۴۱۸۰۷......حضرت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ جب دودھ آتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے گھر میں ایک برکت یا دو برکتیں ہیں۔رواہ ابن جریر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۲۲۔

کدو

۴۱۸۰۸......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت کدو کھایا کرتے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کدو پسند ہے، آپ نے فرمایا: کدو سے دماغ بڑھتا اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی

گھی میں ملے ہوئے دانے

۴۱۸۰۹......(مسند اسامة بن عمیر) انصار کہتے تھے جو گھی میں ملے ہوئے دانے کھائے اس کی قوم رسوا ہوتی ہے۔(ایک دفعہ) آپ ﷺ کے پاس گھی والے دانے لائے گئے تو آپ نے انہیں ملا اور ان میں اپنا لعاب ڈالا پھر ایک انصاری لڑکے کو دیا تو وہ انہیں کھا گیا۔
بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

پینے کے آداب

۴۱۸۱۰......عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایک دفعہ) کھڑے ہوکر پانی پیا۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پیتے تھے جب برتن اپنے منہ کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب پیچھے ہٹاتے تو الحمدللہ کہتے۔رواہ ابن النجار

پینے کی ممنوع حالتیں

۴۱۸۱۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے لکیر دار کپڑے زین کے گدیلے سے ریشمی کپڑوں اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔دار قطنی

۴۱۸۱۳......میسرہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہوکر پیتے دیکھا تو میں نے کہا: کیا آپ کھڑے ہوکر پیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں کھڑے ہوکر پی رہا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔ابن ابی شیبة، والعدنی والحسن بن سفیان وابن جریر والطحاوی، حلیة الاولیاء، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۱۴......(از مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ نے آدمی کو کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا ہے۔الحسن بن سفیان وابن جریر وابو نعیم

۴۱۸۱۵......ابوسعید سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے ڈانٹا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۶......زھری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کھڑے ہوکر پینے والے کو پتہ چل جائے تو جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اسے قے کردے۔رواہ ابن جریر

کلام:......الفوائح ۱۵۷۵۔

۴۱۸۱۷......ابوصالح حضرت ابوہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا کہ یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلی آپ نے پانی منگوایا اور (رخصت کی حدیث بتانے کے لئے) پانی کو کھڑے ہوکر پیا۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۸......حضرت ابوہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑے ہوکر پانی نہ پئے جو بھول جائے تو وہ قے کردے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۹......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۰......(مسند علی) مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الاوسط

پینے کی مباح صورتیں

۴۱۸۲۱......از مسند حسین بن علی، بشر بن غالب، حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ ابن جریر

۴۱۸۲۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا اور پھر کھڑے ہوکر نوش فرمایا۔
رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۴......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا ایک ڈول بھر کر دیا تو آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔
رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۵......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمزم کے پاس سے گزرے تو پانی طلب کیا تو میں ایک ڈول بھر کر آپ کے پاس لایا اور آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۶......زہری سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام (کبھی کبھار) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۷......(مسند علی) عائشۃ بنت سعد حضرت سعد سے روایت کرتی ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ (کسی وقت) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔
رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۸......(مسند انس) قتادۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا، کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کھڑے ہوکر) کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت (ممنوع) ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۹......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے کھڑے ہوکر پیا ہے۔ رواہ ابن جریر

لباس کے آداب

۴۱۸۳۰......(مسند الصدیق) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے پنڈلی کی موٹی ہڈی پکڑی، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں تو آپ نے اس کا پہلا حصہ پکڑا، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اس سے نیچے میں کوئی خیر نہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ ہلاک ہوگئے آپ نے فرمایا: درست رہو قریب رہو نجات پاجاؤ گے۔ دارقطنی فی العلل، حلیۃ الاولیاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات

۴۱۸۳۱......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے کپڑے پہنے تو میں نے گھر میں چلتے ہوئے اپنے دامن کو دیکھنا شروع کردیا۔ یوں میں اپنے کپڑوں اور دامن میں مشغول ہوگئی اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے آپ نے فرمایا: عائشہ! کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اب اللہ تعالیٰ تمہاری طرف نہیں دیکھ رہا۔ ابن المبارک، حلیۃ الاولیاء وھو فی حکم المرفوع

۴۱۸۳۲......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں نے اپنی نئی قمیض پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور خوش ہونے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا دیکھ رہی ہو! اللہ تعالیٰ تو تمہیں نہیں دیکھ رہا، میں نے کہا: کس لئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں بندہ (کے دل) میں جب دنیا کی زینت کی وجہ سے عجب (خود پسندی) داخل ہوجاتا ہے تو جب تک وہ زینت کو جدا نہ کرے اس کا رب اس سے ناراض رہتا ہے، فرماتی ہیں! تو میں نے اسے اتار کر صدقہ کردیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

امید ہے یہ تمہارا کفارہ بن جائے۔ حیلۃ الاولیاء ولہ ایضا حکم المرفوع

۴۱۸۳۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے، جب وہ آپ کی ہنسلی تک پہنچے تو فرمایا: الحمدللہ الذی کسانی ما اُواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور پھر وہی الفاظ کہتا ہے جو میں نے کہے، اس کے بعد اپنے ان پرانے کپڑوں کی طرف متوجہ ہو جو اس نے اتارے، اور وہ کسی فقیر مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے پہناتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حفاظ وامان اور قرب میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔ زندہ مردہ، زندہ مردہ، زندہ مردہ دونوں حالتوں میں۔ ابن المبارک، وھناد وابن ابی الدنیا فی الشکر، طبرانی فی الدعاء، حاکم، بیہقی وقال: اسنادہ غیر قوی وابن الجوزی فی الواھیات وحسنہ ابن فی امالیہ

۴۱۸۳۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگی: امیر المؤمنین! میری قمیض پھٹ جاتی ہے آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں کپڑے نہ پہنائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، لیکن وہ پھٹ گئی، چنانچہ آپ نے اس کے لئے قمیض منگائی جو پیوند اور سی گئی، اور فرمایا: یہ پرانی قمیض اس وقت پہنا کرو جب روٹی اور ہانڈی پکاتی ہو اور جب فارغ ہوا کرو تو اسے پہن لیا کرو اس لئے کہ جو پرانا نہ پہنے اس کے لئے کوئی نیا کپڑا نہیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۸۳۵..... سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف پنڈلی تک ازار باندھتے اور فرماتے کہ (رسول اللہ ﷺ) میرے محبوب کا ازار اس طرح تھا۔ ابن ابی شیبۃ، ترمذی فی الشمائل

۴۱۸۳۶..... ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں میں تھے اتنے میں کھردرے کپڑے کی ایک قمیض لائی گئی تو آپ نے اسے پہنا ابھی وہ آپ کی ہنسلی تک نہیں پہنچی تو آپ نے فرمایا: "الحمدللہ الذی کسانی ماواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے یہ الفاظ کیوں کہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ خود ہی بتادیں، فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کے پاس آپ کے نئے کپڑے لائے گئے تو آپ نے انہیں زیب تن فرمایا اور فرمایا "الحمدللہ الذی کسانی ماواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! جو مسلمان بندہ ایسا ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نئے کپڑے عطا کئے، پھر وہ اپنے پرانے کپڑوں کا قصد کرے اور وہ کسی مسکین مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پہنائے تو زندہ مردہ دونوں حالتوں میں جب تک اس پر ایک دھاگہ بھی رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان اور قرب میں رہے گا، فرماتے ہیں: پھر آپ نے اپنی قمیض پھیلائی اور اس میں اپنی انگلیوں سے زائد کپڑا پایا، حضرت عبداللہ سے فرمایا: بیٹا! چھری لاؤ وہ گئے اور چھری لے آئے، پھر اپنی آستین پھیلائی جو فالتو کپڑا نظر آیا اسے کاٹ دیا، ہم نے کہا: امیر المؤمنین! کیا ہم درزی کو نہ بلالائیں جو اسے ٹانکے لگادے؟ فرمایا: نہیں ابوامامہ فرماتے ہیں! اس کے بعد میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اس قمیض کا کپڑا آپ کی انگلیوں پر لگ رہا تھا آپ اسے روکتے نہ تھے۔ ھناد

۴۱۸۳۷..... ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے اور اس سے ایک قمیض خریدی، اور اسے ہاتھوں کے گٹوں سے ٹخنوں تک پہن لیا اور پہنتے وقت فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس کے ذریعہ میں لوگوں میں زینت اختیار کرتا ہوں، اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، کسی نے کہا: یہ الفاظ آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ یا نبی ﷺ سے؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں آپ کپڑا پہنتے وقت فرماتے تھے "الحمدللہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس واواری بہ عورتی". مسند احمد، وھناد، ابویعلی، قال ابوحاتم: ابومطر مجھول

۴۱۸۳۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بقیع میں بارش والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک عورت گدھے پر سوار ہو کر گزری اس کے ساتھ گدھے کو کرائے پر دینے والا تھا تو وہ ایک گڑھے پر سے گزری تو گر گئی، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی طرف سے چہرہ پھیر لیا (کہیں وہ بے پردہ نہ ہوگئی ہو) لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس نے شلوار پہن رکھی ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ

میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت فرمائے، لوگو! شلواریں پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارا باپردہ لباس ہے اور جب تمہاری عورتیں باہر نکلیں تو انہیں اس کے ذریعہ محفوظ رکھنا۔

البزار، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی، بخاری فی الادب والدیلمی واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب والحدیث له عدة طرق
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۵۵۔

حدیث میں شلوار کا تذکرہ

۴۱۸۳۹......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اور نبی ﷺ کھڑے تھے تو ایک عورت (سواری سے) گر گئی تو ہم نے اپنے چہرے پھیر لئے، کسی شخص نے آپ سے کہا: اس نے شلوار پہن رکھی تھی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔

المحاملی فی امالیة من طریق علیه الاول

۴۱۸۴۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تمہارا ازار کشادہ ہو اسے کندھے پر ڈال لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اسے صرف تہبند کے طور پر استعمال کرو۔ ابوالحسن ابن ثرثال فی جزئه والدیلمی وابن النجار وسنده ضعیف

۴۱۸۴۱......ابوعباس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ تھے تو آپ نے تین دراہم سے ایک قمیض خریدی اور ہاتھوں کے گٹوں سے اس کی آستین کاٹ دی اور فرمایا: الحمدلله الذي هذا من رياشه. الدينوری ابن عساکر

۴۱۸۴۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قمیض پہن کر آپ آستین کو لمبا کرتے تو جب وہ انگلیوں تک پہنچتی تو جو فالتو ہوتی اسے کاٹ دیتے اور فرماتے، آستینوں کو ہاتھوں پر کوئی فضیلت نہیں۔

ابن عیینة فی جامعه والعسکری فی المواعظ، سعید بن منصور، بیهقی، ابن عساکر

۴۱۸۴۳......بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے تہبند باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو رب العالمین کے پاس ازار باندھے دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا: رب العالمین کے پاس فرشتے کیسے ازار باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنی آدھی پنڈلیوں تک۔

رواہ ابن النجار

۴۱۸۴۴......ابوثور فہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں معافر کے کپڑے لائے گئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کپڑوں پر اور ان کے بھیجنے والے پر لعنت کرے۔

۴۱۸۴۵......(مسند سلمہ بن اکوع) ایاس بن سلمہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا: تو راستہ میں انہیں ابان بن سعید بن العاص مل گئے انہوں نے انہیں اپنی زین پر سوار کر کے اپنے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ انہیں مکہ لے آئے پھر ان سے کہا: چچازاد مجھے تم خوفزدہ لگتے ہو اس طرح تہبند لٹکا لو جیسے تمہاری قوم لٹکاتی ہے، (حضرت عثمان نے) فرمایا ہمارے صاحب اس طرح آدھی پنڈلی تک ازار باندھتے ہیں، انہوں نے کہا: چچازاد! بیت (اللہ) کا طواف کر لو، فرمایا: ہم کوئی (شرعی) کام نہیں کرتے یہاں تک کہ ہمارے صاحب نہ کر لیں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ابویعلی والرویانی، ابن عساکر

۴۱۸۴۶......ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دراہم سے قمیض خریدی اور پہن لی اور فرمایا: "الحمدلله الذی کسانی من الرياش ما اواری به عورتی واتجمل به فی حياتی" پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس طرح فرماتے۔ ابویعلی

ممنوع لباس "ریشم"

۴۱۸۴۷......(از مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا ناپسند کیا رہے ریشم کے بیل بوٹے جو کپڑے پر ہوتے ہیں اور تانا اس میں

کوئی حرج نہیں۔ابن جریر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا حرام فرمایا، البتہ جس کا بانا روئی کا اور تانا ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا اور تانا روئی کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۹...... اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے۔

ابن عساکر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۵۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لکیر دار لباس سے، سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور سرخ گدیلے سے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے انہوں نے کہا: یارسول اللہ! تھوڑی چیز جس سے مشک کو محفوظ رکھا جائے آپ نے فرمایا: نہیں، اسے چاندی کا بنالو اور کچھ زعفران سے زرد کرلو۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۸۵۱...... عتبہ بن ریاح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سونے اور ریشم کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: یہ دونوں مردوں کے لئے مکروہ ہیں اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں۔ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۲...... خالد بن دریک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک بیٹی ریشمی قمیض پہن کر باہر نکلی، تو لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: آپ لوگ ریشم سے منع کرتے ہو اور خود پہنتے ہو! آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس سے بڑی چیز بھی ہم سے درگزر فرمائے گا۔ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۳...... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اکیدر دومۃ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑا بھیجا آپ نے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ابو نعیم

۴۱۸۵۴...... عمرو الشیبانی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز رنگ کا جوڑا دیکھا اس نے اپنے سینہ پر ریشم کی کڑاہی کر رکھی تھی، آپ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بدبو ہے؟ اس نے کہا: اس کے بعد آپ کبھی مجھ پر اسے نہیں دیکھیں گے۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۵...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے، لکیر دار مصری کپڑا اور زرد رنگ کا کپڑا پہننے سے، اور رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے ایک منقش کپڑا پہنایا میں اسی میں باہر نکل گیا، تو آپ نے مجھے آواز دی علی! میں نے یہ جوڑا تمہیں پہننے کے لئے نہیں پہنایا تھا میں واپس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا تو میں نے اس کا ایک کنارہ انہیں دے دیا گویا وہ میرے ساتھ لپٹتی جاتی تھیں تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ دیا۔

انہوں نے کہا (ابوتراب) ابن ابی طالب! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم کیا لائے؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے پہننے سے منع کیا ہے اسے پہن لو اور اپنی عورتوں کو پہنا دو۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۵۶...... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) اتنے ریشم کے سوا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی اٹھائی۔ ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی وابو عوانۃ والطحاوی، ابو یعلی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سوائے دو یا تین یا چار انگلی کی مقدار کے، ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی وابو عوانہ والطحاوی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۸...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں دو تھیلیاں تھیں ایک سونے کی اور ایک ریشم کی پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔طبرانی فی الاوسط

۴۱۸۵۹...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین انگلیوں کے سوا ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔
ابن ابی شیبة و البزار، دار قطنی و حسن

۴۱۸۶۰...... سعید بن سفیان قاری سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار دینے کی وصیت کی تھی، میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا آپ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اور مجھ پر ایسی قبا تھی جس کی جیب اور پیچھے کے دامن کی پھٹن میں ریشم کی سلائی تھی اس شخص نے جب مجھے دیکھا تو وہ میری طرف لپکا اور مجھ سے میری قبا چھیننے لگا تا کہ اسے پھاڑ دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو، تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر فرمایا: تم لوگوں نے بڑی جلدی کی، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار (صدقہ کرنے) کی وصیت کی ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم نے مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا اور میں نے اس کے برخلاف فتویٰ دیا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا ہے سو ہم سب مان گئے اور ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمیں ہجرت کا حکم دیا سو ہم نے ہجرت کی تو ہم مہاجرین مدینہ والے ہیں۔ پھر ہمیں جہاد کا حکم دیا اور تم لوگوں نے جہاد کیا اور تم شام والے مجاہد ہو۔

ان پیسوں کو اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے قریب کسی حاجت مند کی ضرورت میں صرف کر دو کیونکہ اگر تم ایک درہم لے کر گوشت خرید کر لاؤ اسے تم اور تمہارے گھر والے کھائیں تو تمہارے لئے سات سو دراہم کا ثواب لکھا جائے گا چنانچہ میں ان کے پاس سے باہر نکل گیا اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مجھ سے چھین وجھپٹ کر رہا تھا (کہ کون ہے؟) تو کسی نے کہا: یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ میں ان کے گھر آیا اور ان سے پوچھا، آپ نے میری کیا غلطی دیکھی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں اور ریشم کو حلال سمجھنے لگے گی، تو یہ پہلی بات جو میں نے ایک مسلمان پر دیکھی، تو میں ان کے پاس چلا گیا اور اس قبا کو بیچ ڈالا۔
رواہ ابن عساکر

ریشم کی قمیض پھاڑ دی

۴۱۸۶۱...... ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید حضرت عمر کے پاس آئے اور حضرت خالد نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، حضرت عمر نے ان سے کہا: خالد! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے کیا ہوتا ہے امیر المومنین! کیا ابن عوف نے نہیں پہن رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم ابن عوف جیسے ہو اور تمہارے لئے بھی وہ ہے جو ابن عوف کے لئے ہے! گھر میں جتنے لوگ ہیں میں سب سے کہتا ہوں کہ اس کا ایک ایک ٹکڑا پکڑے یہاں تک کہ اس میں سے کچھ بھی نہ بچا سارا (کپڑا) انہوں نے پھاڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۲...... سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جابیہ میں ٹھہرے، ہم سے شام کے کچھ لوگ ملے جنہوں نے ریشم پہن رکھا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس لباس کی وجہ سے ایک قوم کو ہلاک کر دیا، پھر انہیں کنکریاں ماریں تو وہ منتشر ہو گئے، اس کے بعد وہ قبائیں پہن کر آئے تو آپ نے فرمایا: یہ تمہارا مشہور لباس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۳...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بکتے دیکھا تو میں اسے (خرید کر) نبی ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کی: میں اسے زیب و زینت کے لئے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ ابن جریر فی تھذیبه

۴۱۸۶۴...... عبیدہ بن ابی لبابة سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزرے تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اس کا سبز لباس تھا جس پر ریشم کے بٹن لگے تھے آپ اس کے ساتھ کھڑے ہو کر کہنے لگے: جتنی چاہے لمبی نماز کر لو تمہارے

نماز سے فارغ ہونے تک میں نہیں جانے کا، اس شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوا، آپ نے فرمایا: اپنا لباس مجھے دکھانا، پھر اسے پکڑ کر کاٹ دیا اور جو ریشم کے بٹن لگے تھے انہیں پھاڑ دیا اور فرمایا: آئندہ یہ کپڑا استعمال نہ کرنا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۶۵......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: صرف اتنا ریشم جائز ہے جس سے سلائی یا بٹن کا کام لیا جاسکے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۶۶......ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جوؤں کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو چکی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، تو وہ اپنے بیٹے ابو سلمہ کو لائے جس نے ریشمی قمیص پہن رکھی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمیص میں ہاتھ ڈالا اور اسے نیچے تک پھاڑ دیا، تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے میرے لئے حلال قرار دیا ہے آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس وجہ سے حلال کیا تھا کہ تم نے جوؤں کی شکایت کی تھی لہٰذا تمہارے علاوہ کسی کو اجازت نہیں۔ ابن سعد و ابن منیع

۴۱۸۶۷......ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے راویت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے بیٹے محمد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے ان کے بیٹے نے ریشمی قمیص پہن رکھی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اس قمیص کو گریبان سے پکڑ کر پھاڑ دیا، آپ نے فرمایا: تم لوگ انہیں ریشم پہناتے ہو، آپ نے کہا: میں ریشم پہنتا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا یہ تمہارے جیسے ہیں؟

ابن عیینہ فی جامعہ و مسدد و ابن جریر

دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں ریشم سے محروم ہوگا

۴۱۸۶۸......عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ریشمی قمیص پہن کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: کہ مجھے امید ہے کہ میں اسے دنیا اور آخرت میں پہنوں۔ مسدد و ابن جریر وسندہ صحیح

۴۱۸۶۹......سوید بن غفلۃ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ شام سے واپس آئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی فتوحات سے نوازا، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے بلند مقام پر بیٹھے ہم سے ملاقات کر رہے تھے اور ہم لوگوں نے دبیز اور باریک ریشم اور عجم کا لباس پہن رکھا تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو ہمیں کنکریاں مارنے لگے، تو ہم لوگوں نے یمنی قبائیں پہن لیں۔

جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: مہاجرین کی اولاد کو خوش آمدید! ریشم کو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے پسند نہیں کیا تو تمہارے لئے پسند کرلے گا۔ اتنے اتنے یعنی ایک دو، تین یا چار انگشت کے سوا ریشم کا استعمال (مردوں کے لئے) جائز نہیں۔

سفیان بن عیینۃ فی جامعہ، بیہقی فی الشعب، ابن عساکر

۴۱۸۷۰......ابو عثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اس وقت ہم آذربیجان میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے، حمد وصلوٰۃ کے بعد! ازار باندھا کرو، جوتے پہنا کرو اور موزے اتار پھینکو، شلواروں سے گریز کرو اپنے باپ اسمٰعیل کا لباس پہنا کرو، خبردار خوش عیشی اور عجم کی وضع قطع سے بچنا، دھوپ میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ عربوں کا بھاپ والا غسلخانہ ہے۔ معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو کھردار لباس پہنو، جان کھپاؤ، سواری پر اچھل کر چڑھو، نشانہ بازی کرو ورزش کیا کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سوائے اتنے ریشم کے اور آپ نے اپنی درمیانی انگلی سے اشارہ کیا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو ذر الھروی فی الجامع، بیہقی

۴۱۸۷۱......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے ریشم ناپسند کیا تو تمہارے لئے پسند کرے گا۔

ابن ابی شیبہ، بیہقی، ابن عساکر

۴۱۸۷۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ریشم کی دھاریوں والا ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا جس کا تانا اور بانا ریشم کا تھا تو وہ آپ نے میری طرف بھیج دیا، میں نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں اسے کیا کروں گا؟ کیا اسے پہنوں گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں جو اپنے لئے ناپسند سمجھتا ہوں اسے تمہارے لئے پسند نہیں کرتا، بلکہ اسے پھاڑ کر دوپٹے اور بناؤ فلاں فلاں عورت کو دے دو۔ اور ان میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر بھی کیا تو میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔ ابن ابی شیبة والدورقی، بیھقی

۴۱۸۷۳......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑے کا ہدیہ آیا، تو آپ نے میری طرف بھیجا جس سے میں بے حد مسرور ہوا، (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے، اور فرمایا: میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہن لو، تو میں نے اسے اپنی خواتین میں تقسیم کر دیا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی وابو عوانة والطحاوی، بیھقی

۴۱۸۷۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومۃ نے نبی ﷺ کے لئے ایک جوڑا یا ریشم کا کپڑا ہدیہ میں بھیجا، تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا، اور فرمایا: اسے اپنی خواتین میں دوپٹے بنا کر بانٹ دینا۔ عبداللہ بن احمد فی زوائدہ، ابویعلی، حلیة الاولیاء

۴۱۸۷۵......(مسند علی) فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة والطحاوی والشاسی، ابن حبان، بیھقی، ضیاء

۴۱۸۷۶......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش جوڑا پہنایا جس سے میں بہت خوش ہوا، آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا: میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہ دیا تھا تو میں (گھر) واپس آیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کا ایک گوشہ دے دیا گویا وہ میرے ساتھ ساتھ لپٹ رہی تھیں، تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، انہوں نے کہا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پہننے سے منع کیا ہے تم پہن لو اور اپنی (رشتہ دار) خواتین کو پہنا دو۔

ابویعلی والطحاوی

۴۱۸۷۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: علی! میں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں، زرد رنگ کا کپڑا نہ پہننا نہ سونے کی انگوٹھی اور نہ منقش کپڑا پہننا اور نہ سرخ گدیلے پر سوار ہونا، کیونکہ یہ (شیطان) ابلیس کے گدیلے ہیں۔ ابو اسحاق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی فی امالیة

۴۱۸۷۸......ابن عامر سے روایت ہے کہ میرے پاس آنے کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی اور میرے نیچے ریشم کے گدیلے تھے آپ نے فرمایا: ابن عامر! تم اچھے آدمی ہوا گر تم ان لوگوں میں سے نہ ہوتے جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے اپنی پاک چیزیں اپنی دینوی زندگی میں ختم کر دیں، اللہ کی قسم! اگر میں جھاؤ کے انگاروں پر لیٹوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں ان پر لیٹوں۔

سعید بن منصور، بیھقی

منقش لباس کی ممانعت

۴۱۸۷۹......ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش لباس اور ریشمی گدیلے سے منع فرمایا ہے ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: منقش کپڑا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مصر یا شام کے وہ لکیر دار کپڑے جن میں لیموں کی صورتیں ریشم سے بنائی جاتی ہیں۔ گدیلا وہ چیز ہے جنہیں عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے چھوردار چادر کی بناتی ہیں جنہیں وہ سواریوں پر رکھتے ہیں۔

مسلم، بخاری

۴۱۸۸۰......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان

کے جسموں پر خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۸۱......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے زرد رنگ کپڑے، ریشمی منقش کپڑے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم سے سلے کپڑے سے منع فرمایا پھر فرمایا: تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ بیھقی فی الشعب وابن النجار

۴۱۸۸۲......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی کسی چیز سے فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۳......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دو ریشمی چادریں اوڑھائیں تو میں انہی میں باہر نکلا تا کہ لوگ مجھے دیکھیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ لباس پہنایا ہے۔ آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا انہیں اتاردو، پھر انہوں نے ایک حصہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا اور آدھا حصہ دوسری خواتین کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک ٹٹو لایا گیا جس پر ریشم کی گدی تھی جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور زین کو پکڑا تو آپ کا ہاتھ پھسل گیا، پھر فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ریشم ہے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم میں اس پر سوار نہیں ہوں گا۔ بیھقی فی الشعب

ریشم کی فاطمات میں تقسیم

۴۱۸۸۵......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی نے ایک جوڑا بھیجا، جس میں ریشم کی سلائی تھی اس کا تانا ریشم کا تھا یا بانا، تو آپ نے وہ میری طرف بھیج دیا، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے کیا کروں کیا اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کردو۔ ابن ماجة

وہ تین فاطمہ ہیں، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمۃ بنت حمزۃ بن عبدالمطلب۔

۴۱۸۸۶......(از مسند حذیفہ بن یمان) عمرو بن مرۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز لباس دیکھا جسے دبیز ریشم کے بٹن لگے تھے تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنی گردن میں شیطان کے ہار ڈال رکھے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۷......اسی طرح سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ریشمی قمیض دیکھی تو حکم دیا تو اسے اتار دیا گیا اور لڑکیوں پر رہنے دی۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۸......قیس بن النعمان السکونی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک لشکر نکلا جس کے متعلق اکیدر دومۃ الجندل نے سنا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! آپ کا لشکر روانہ ہو چکا ہے مجھے اپنی زمین اور مال کا ڈر ہے تو آپ میرے لئے ایک خط لکھ دیں تا کہ وہ میری کسی چیز سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں کیونکہ میں اپنے اوپر واجب حق کا اقرار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ایک خط لکھ دیا پھر اکیدر نے ایک ریشمی قبا نکالی جو سلی ہوئی تھی جو اسے کسریٰ نے پہنائی تھی وہ کہنے لگا یارسول اللہ! یہ میری طرف سے قبول فرمائیے میں نے اسے آپ کے لئے ہدیہ کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنی قبا واپس لے جاؤ، کیونکہ جو دنیا میں اسے پہنے گا وہ اس سے (آخرت میں) محروم ہوگا، چنانچہ وہ اسے واپس لے گیا پھر وہ اپنے گھر میں آیا اور اس کے دل میں یہ بات تھی کہ اس کا ہدیہ واپس کردیا گیا، تو اس نے کہا: یارسول اللہ! ہم ایسے گھر والے ہیں جن پر ان کا ہدیہ واپس کرنا گراں گزرتا ہے لہٰذا مجھ سے میرا ہدیہ قبول فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ یہ عمر بن الخطاب کو دے دو، وہ بولا، انہوں نے جو کچھ آپ نے کہا سن لیا ہے، تو آپ رو پڑے اور انہیں گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی چیز محسوس ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم ہوا ہے، آپ نے اس کے بارے ارشاد فرمایا اور پھر اسے میری طرف بھیج دیا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک یا کپڑا اپنے دہن پر رکھ لیا پھر فرمایا: میں نے پہننے کے لئے تمہارے

پاس نہیں بھیجا، بلکہ اسے بیچ کر اس کی قیمت سے امداد حاصل کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۹..... جبیر بن صخر خارص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص نبی علیہ السلام کے زمانہ میں یمن میں تھے، اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ یمن میں تھے اور آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آئے، ان پر ایک ریشم کی اچکن تھی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو آواز بلند کہا: اس کی اچکن پھاڑ دو وہ ریشم پہن کر ہمارے قافلہ میں سلامت رہے؟ چنانچہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کی اچکن پھاڑ دی۔ سیف، ابن عساکر

۴۱۸۹۰..... عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا اور اس کی قمیض پر ریشم کی کلی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر (اس کی جگہ) برص ہوتی تو بہتر ہوتی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۹۱..... سہل بن الحنظلیہ حبشی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے پٹے زیادہ نہ ہوں اور اس کے تہبند کی گھسیٹ نہ ہوتی، حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو چھری لے کر آدھے کان پٹے کاٹ دیئے اور نصف پنڈلی تک تہبند بلند کرلیا۔ مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۴۱۸۹۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیض پہنی پھر مجھے آواز دی کہ چھری لاؤ، کہنے لگے: بیٹا! میری قمیض کی آستین کھینچو اور اپنا ہاتھ میری انگلیوں کے کنارے پر رکھو جو فالتو ہو اسے کاٹ دو تو میں نے اس (قمیض) سے دونوں آستینوں سے کنارے کاٹ دیئے (لیکن اس طرح) آستین کا خلا آگے پیچھے ہوگیا میں نے کہا: ابا جان! اگر آپ انہیں قمیض کے ساتھ برابر کر لیتے تو بہتر تھا، آپ نے فرمایا: بیٹا اسے رہنے دو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۴۱۸۹۳..... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ حج کرنے گئے، تو محمد بن جعفر بن ابی طالب کی بیوی ان کے پاس گئی تو انہوں نے اس کے ساتھ شب باشی کی اور صبح کے وقت چل پڑے ان پر خوشبو کی مہک تھی اور ایک زرد رنگ کا لحاف تھا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو انہیں ڈانٹا اور اف اف کرنے لگے اور فرمایا: کیا تم زرد رنگ کا کپڑا پہنتے ہو جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں منع کیا ہے اسے منع نہیں کیا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابن منیع، ابویعلی بیھقی وحسن وقال البیھقی اسنادہ غیر قوی

۴۱۸۹۴..... خرشہ بن الحر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سے ایک نوجوان گزرا جس کا تہبند گھسٹ رہا تھا اور وہ اسے گھسیٹے جارہا تھا تو آپ نے اسے بلا کر کہا: کیا (عورتوں کی مخصوص بیماری) حیض سے ہو؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنا ازار اپنے پیروں پر ڈال رکھا ہے پھر چھری منگوائی اور اس کا ازار مٹھی میں پکڑ کر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دیا، خرشہ فرماتے ہیں: گویا میں دھاگوں کو اس کی ایڑیوں پر دیکھ رہا ہوں۔ سفیان بن عینیۃ فی جامعہ

۴۱۸۹۵..... حارث بن بیناء سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر مجھے بلاتے، میں آپ کے پاس مشرکین کی ایک قباء لایا آپ نے فرمایا: اس سونے کو یہاں سے اتار دو۔ رواہ البیھقی

۴۱۸۹۶..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نوجوان آیا، آپ نے دیکھا کہ وہ اپنا تہبند گھسیٹ رہا ہے فرمایا: بھتیجے! اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ تمہارے رب کی زیادہ پرہیزگاری اور تمہارے کپڑے کی زیادہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۱۸۹۷..... خرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھری منگوائی اور ایک شخص کا تہبند ٹخنوں سے اوپر اٹھایا پھر جو ٹخنوں سے نیچے تھا اسے کاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۹۸..... ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو لمبی آستینوں والی قمیض پہنے دیکھا تو چھری منگوائی تاکہ ان کی انگلیوں سے فالتو کپڑا کاٹ دیں تو وہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! میں خود کرلوں گا، میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے سامنے اسے

کاٹیں تو آپ نے چھوڑ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۸۹۹...... ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا: شلواریں پہننا چھوڑ دو اور تہبند باندھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۰۰...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے درندوں کی کھالیں بچھانے اور پہننے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۱...... ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنے دیکھا حکم دیا تو اسے پھاڑ دیا گیا۔
رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۲...... ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص (کے سر) پر بلیوں کی کھال سے بنی ٹوپی دیکھی تو اس کو پکڑ کر پھاڑ دیا اور فرمایا: میرے گمان میں یہ مردار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۳...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو جب کسی کو ایک ہی کپڑا ملے تو اسے تہبند بنالے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

۴۱۹۰۴...... ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ابن العاص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اپنا تہبند گھسیٹتے اور بال بڑھاتے گزرے تو آپ نے فرمایا: ابن العاص بہترین آدمی ہے اگر وہ اپنا ازار اوپر اٹھالے اور اپنے بال کم کردے، فرماتے ہیں انہوں نے اپنا سر منڈا کر بال کم کردیئے اور گھٹنوں تک تہبند اوپر کرلیا۔

۴۱۹۰۵...... ابوالشیخ ھنائی سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے کہا: جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۶...... (مسند عبداللہ بن عمر) میں ایک رات باہر نکلا تو رسول اللہ ﷺ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحن میں تھے میں آپ کے پیچھے سے آرہا تھا آپ نے تہبند کی گھسیٹن سنی تو فرمایا: تہبند اوپر کرلو! میں نے عرض کی یا نبی اللہ! وہ تو بلند ہے فرمایا: اپنا ازار اٹھالو! تین بار فرمایا: کیونکہ جو تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۴۱۹۰۷...... (مسند ابی عمیر) کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبة، مسند احمد، والدارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی وابن الجارود، ابن عساکر، طبرانی فی الکبیر ورواہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة عن ابی الملیح مرسلاً، قال ترمذی: وھو اصح

عمامہ و پگڑی کے آداب

۴۱۹۰۸...... سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے عمامہ (کے شملہ) کو پیچھے لٹکایا تھا۔ رواہ البیھقی

۴۱۹۰۹...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غدیر خم کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک عمامہ باندھا اور اسے میرے پیچھے لٹکایا اور ایک روایت میں ہے اور اس کے شملے میرے کندھوں پر لٹکادیئے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین کے دن جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد فرمائی انہوں نے اس طرح عمامہ باندھ رکھے تھے، اور فرمایا: عمامہ کفر وایمان کے درمیان رکاوٹ ہے اور ایک روایت ہے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان۔

اور ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان سے تیر پھینک رہا تھا، فرمایا اس سے پھینکتے رہو پھر ایک عربی کمان دیکھی تو فرمایا: انہیں اختیار کرو اور نیزے والے تیر استعمال کرو کیونکہ اس کی ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے شہروں میں قوت دے گا اور تمہاری مدد کرے گا۔

ابن ابی شیبة ابو داؤد طیالسی وابن منیع، بیھقی فی السنن

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۵۸۔

۴۱۹۱۰.....واثلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے سر) پر سیاہ عمامہ دیکھا۔ابن عساکر وقال منکر، حاکم

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۱۔

۴۱۹۱۱.....(از مسند عبداللہ بن الشخیر) عبدالرحمن ابن عدی البحرانی اپنے بھائی عبدالاعلی بن عدی سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا پھر انہیں عمامہ باندھا اور اس کا شملہ (ان کے کندھے) کے پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: اس طرح عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان رکاوٹ ہے۔رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۲.....ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحاب عمامہ باندھا اور فرمایا: علی عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکے سے کمر و گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرنا ان کی دیواریں ہیں مسجد میں مؤمن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت ہے۔رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۳.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے آگے عمامہ باندھا اور اس کا شملہ ان کے کندھوں پیچھے سے آگے لٹکا دیا پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے پیچھے کرلو تو انہوں نے پیچھے کرلیا پھر فرمایا: آگے کرلو تو انہوں نے آگے کرلیا، پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: فرشتوں کے تاج اس طرح ہوتے ہیں۔ابن شاذان فی مشیختہ

۴۱۹۱۴.....ابن ابی زرین سے روایت ہے فرمایا: میں عید کے روز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ انہوں نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور اپنے عمامہ کو پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا لوگوں نے ابھی ایسا کر رکھا تھا۔بیہقی فی الشعب

جوتا پہننا

۴۱۹۱۵.....احنف بن قیس سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کی پازیبیں ہیں۔ وکیع فی الغرر

۴۱۹۱۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے، ہڈی سے استنجاء کرنے سے یا اس چیز سے جو (جانوروں کے) پیٹ سے نکلتی ہے یعنی گوبر سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن النجار

۴۱۹۱۷.....یزید بن ابی زیاد مزینہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جوتے میں چلتے اور کھڑے ہوکر پیتے دیکھا۔رواہ ابن جریر

یعنی کبھی کبھار مستقل عادت نہ تھی کہ حدیث کی مخالفت لازم آئے۔

۴۱۹۱۸.....(مسند علی) نبی ﷺ کے جوتے کا تسمہ جب ٹوٹ جاتا تو اسے ہاتھ میں اٹھا کر ایک میں چل لیتے تھے اور جب اس کا تسمہ مل جاتا تو اسے پہن لیتے۔طبرانی فی الاوسط

چال چلن

۴۱۹۱۹.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نوجوان کو مٹکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مٹک مٹک کر چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) کے علاوہ مکروہ ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تعریف کی ہے فرمایا: رحمٰن کے بندے جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں، اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔الآمدی فی شرح دیوان الاعشی

۴۱۹۲۰..... سلیم بن حنظلة سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے پاس ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تا کہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے چلنے لگے، اتنے میں حضرت عمر بھی ان سے آ ملے اور فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ متبوع (جس کی پیروی کی جائے) کا فتنہ تابع (پیروی کرنے والے) کے لئے ذلت کا باعث ہے۔ابن ابی شیبة، خطیب فی الجامع

۴۱۹۲۱.....ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے ہو لئے، آپ (چلتے چلتے) ٹھہر گئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ آپ سے آگے چلیں پھر آپ ان کے پیچھے چلے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں نے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تو مجھے خوف محسوس ہوا کہ میرے دل میں کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔
الدیلمی و سندہ ضعیف

عورتوں کا لباس

۴۱۹۲۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ازواج نبی ﷺ نے کپڑوں کی لمبائی کا ذکر کیا، فرمایا: ایک بالشت لمبا کرلیں، انہوں نے کہا، بالشت کم ہے اس سے بے پردگی ہوتی ہے آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ، وہ کہنے لگیں، ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ کافی ہے اس سے زیادہ نہ کریں۔نسائی والبزار وفیہ زید العمی ضعیف

۴۱۹۲۳.....ابوقلابہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت میں کسی لونڈی کو دوپٹہ اوڑھنے نہیں دیتے تھے اور فرماتے: دوپٹے تو آزاد عورتوں کے لئے ہیں تا کہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۴.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بڑی چادریں آزاد مسلمان عورتوں کے لئے ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۵..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری ایک باندی کو دیکھا جس نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا آپ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو دوپٹہ اتار دو۔ابن ابی شیبة وعبد بن حمید

۴۱۹۲۶.....صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت دوپٹہ اوڑھے چادر لپیٹے باہر نکلی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ کسی نے کہا: یہ فلاں کی لونڈی ہے جو ان کے گھر کا آدمی تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ کس وجہ سے تم نے اس باندی کو دوپٹہ اوڑھایا اور آزاد عورتوں کی طرح چادر پہنائی یہاں تک کہ میں اس کے بارے میں شک میں پڑ گیا میں تو اسے آزاد عورت سمجھ رہا تھا لونڈیوں کو آزاد عورتوں کے مشابہ نہ بناؤ۔رواہ البیہقی

۴۱۹۲۷.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لونڈیاں ہماری خدمت سر کے بال کھول کر کرتیں اور ان کی چھاتیاں حرکت کرتیں۔رواہ البیہقی

۴۱۹۲۸.....مسیب بن دارم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں درہ تھا آپ نے ایک لونڈی کے سر پر مارا جس سے اس کا دوپٹہ گر گیا اور فرمایا: کس وجہ سے لونڈی آزاد عورت کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۱۹۲۹.....امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک باندی تھی جسے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اس نے آزاد عورتوں کی وضع قطع بنا رکھی ہے آپ اپنی بیٹی کے گھر گئے اور فرمایا: میں تمہارے بھائی کی باندی کو کیوں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آزاد عورتوں کی شکل وشباہت اختیار کئے ہوئے ہے؟ آپ کو یہ بات انوکھی لگی۔مالک

۴۱۹۳۰.....(از مسند خلاد انصاری) حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہرقل کی طرف بھیجا جب وہ واپس آئے تو انہیں ایک قبطی چادر دی، اور فرمایا: اس کے ایک ٹکڑے کی قمیض بنالو اور ایک ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس سے دوپٹہ بنالے گی، جب آپ وہاں سے واپس چلے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آواز دی اور فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ وہ اس کے نیچے قمیض بنالے تا کہ اس کا

جسم نمایاں نہ ہو۔ابن مندة، ابن عساکر

۴۱۹۳۱.....(ایضاً) حضرت دحیۃ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبطی چادریں آئیں تو مجھے ان میں سے ایک کپڑا عنایت فرمایا، اور (مجھ سے) کہا: کہ اس کے دوٹکڑے کر لینا، ایک ٹکڑے کی تم قمیض بنالینا اور ایک ٹکڑے کی تمہاری بیوی اوڑھنی بنالے گی، جب میں واپس پلٹا تو آپ نے فرمایا: (ارے ہاں) اس سے کہنا اس کے نیچے کوئی کپڑا لگالے تاکہ اس کا جسم نمایاں نہ ہو۔رواہ ابن عساکر

۴۱۹۳۲.....حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم وابریشم کے دوپٹے اوڑھاتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۱۹۳۳.....اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک موٹی قبطی چادر پہنائی جو دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدیہ میں ملی تھی میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنادی، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ وہ چادر نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنادی، فرمایا: اس سے کہنا کہ اس کے نیچے قمیض بنالے کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کا جسم نمایاں ہو۔

ابن ابی شیبة وابن سعد' مسند احمد والرویانی والباوردی' طبرانی فی الکبیر، بیهقی، سعید بن منصور

لباس کی مباح صورتیں

۴۱۹۳۴.....قتادة سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ ان چادروں سے روکیں جو پیشاب سے رنگی جاتی ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ اسے پہنتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو وہ شخص بولا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں اچھا نمونہ ہے، تو آپ نے اس بات کو ترک کردیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۳۵.....قیس بن سعد سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا پھر ہم آپ کے پاس ایک چادر لائے جس پر ورش کا رنگ لگا ہوا تھا گویا میں اس کی سلوٹ میں ورش کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ابویعلی، ابن عساکر

۴۱۹۳۶.....(مسند احمر بن جزء السدوسی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرتے دیکھا اس پر اور کپڑا نہ تھا۔الباوردی، دارقطنی فی الافراد وهو ضعیف

۴۱۹۳۷.....حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہبند کے نیچے جانگھیا (Under wear) پہنتے تھے

سفیان بن عینه فی جامعه ومسدد

معلوم ہوا یہ کوئی تکبر اور غیر مسلمانہ طریقہ نہیں بلکہ ہمارے بڑوں کا عمل ہے عورت کے اعضاء تو ظاہر ہونے ہی نہیں چاہئے، مرد کا باقی جسم تو پردہ نہیں لیکن شرمگاہ کی ہیت نمایاں نہ ہو جو لوگ باریک لباس پہنتے یا ہلکا پھلکا لباس پہننے کے عادی ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو انہیں اس مذکورہ طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔

رہائش کے آداب.....گھر کی تعمیر

۴۱۹۳۸.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے گھر میں زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ اس میں ایک مہمان خانہ بنائے۔

بیهقی فی الشعب

گھر کے حقوق

۴۱۹۳۹.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ اپنے صحنوں کو صاف نہیں کرتے۔

ابوعبید فی الغریب وقال: هذا الحدیث قدیروی مرفوعاً ولیس بذلک المثبت من حدیث ابرهیم بن زید المکی

گھر کے حقوق کے ذیل میں

۴۱۹۴۰ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما آ تا تو رسول اللہ ﷺ جمعرات کی رات گھر میں داخل ہوتے اور جب گرما آ تا تو جمعرات کی رات نکلتے، اور جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے اور دوگانہ ادا کرتے اور پرانا کپڑا کسی کو پہنا دیتے۔
رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۱ ...... جب آپ گرما میں داخل ہوتے تو جمعہ کی شب داخل ہونا پسند کرتے اور سرما میں جمعہ کی رات (گھر میں) داخل ہونا پسند کرتے۔
بیھقی فی الشعب

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۴۳۰۔

گھر کے حقوق کا ادب

۴۱۹۴۲ ...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو:
بسم اللہ التکلان علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پڑھتے۔ ابن السنی والدیلمی

۴۱۹۴۳ ...... (مسند ابن عوف) عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اس کے کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے۔ رواہ ابن عساکر

گھر کی ممنوع چیزیں

۴۱۹۴۴ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کے کسی بیٹے نے اپنی دیواروں پر پردے لٹکا رکھے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر یہی بات رہی تو میں اس کے گھر سے جدا ہو جاؤں گا۔ ابن ابی شیبۃ وھناد

۴۱۹۴۵ ...... سلمہ بن کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق میں ایک بلند عمارت بنائی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو آپ اس وقت مدینہ میں تھے آپ نے انہیں لکھا: ام عویمر کے بیٹے عویمر، کیا تمہارے لئے فارس و روم کی عمارتیں کافی نہ تھیں کہ تم نے تعمیریں شروع کر دی ہیں اے اصحاب محمد (ﷺ) تم لوگ تو صرف رہنما ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۶ ...... راشد بن سعد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص میں ایک کمرہ تعمیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا اما بعد! عویمر! دنیا کی زیب و زینت کے لئے جو کچھ روم نے بنایا ہے کیا کم ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ویرانی کا حکم دیا ہے۔ ھناد، بیھقی فی الزھد، بن عساکر

۴۱۹۴۷ ...... عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہتے تھے ہر خیانت کرنے والے پر دو امانت دار ہیں پانی اور مٹی۔
الدینوری

۴۱۹۴۸ ...... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے فرمایا: مصر میں سب سے پہلے جس نے کمرہ بنایا وہ خارجہ بن حذافہ ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا: السلام علیکم اما بعد! مجھے علم ہوا ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے ایک کمرہ بنایا ہے خارجہ نے اس کا ارادہ کیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی پوشیدہ چیزوں کو دیکھے، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اسے انشاء اللہ گرا دینا والسلام۔ ابن عبدالحکم

۴۱۹۴۹ ...... عبداللہ رومی سے روایت ہے فرمایا: میں ام طلق کے گھر میں گیا تو ان کے گھر کی چھت بہت چھوٹی تھی میں نے کہا: ام طلق آپ کے گھر

کی چھت کس قدر چھوٹی ہے تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: اپنے گھروں کو زیادہ اونچا نہ کرو کیونکہ تمہارے برے دن وہ ہوں گے جن میں تم اپنے گھروں کو اونچا کرو گے۔ابن سعد، بخاری فی الادب

۴۱۹۵۰.....سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کے زمانہ میں شادی کی دعوت کی تو میرے والد نے لوگوں کو بلایا جن میں حضرت ابوایوب بھی تھے میرے کمرہ کو سبز چادروں سے سجا رکھا تھا حضرت ابوایوب آئے تو انہوں نے اپنا سر جھکا لیا پھر دیکھا تو کمرہ پر چادریں تھیں فرمایا: عبداللہ! کیا تم لوگ دیواروں پر پردے ڈالتے ہو۔ میرے والد نے کہا۔آپ حیا کر رہے تھے۔ ابوایوب ہم پر عورتیں غالب آ گئیں، آپ نے فرمایا: اوروں پر تو عورتوں کے غالب ہونے کا خدشہ تھا لیکن تمہارے بارے میں مجھے یہ خوف نہ تھا کہ تم پر عورتیں غالب آ جائیں گی نہ میں تمہارے گھر داخل ہوں گا اور نہ تمہارا کھانا کھاؤں گا۔رواہ ابن عساکر

نیند کے آداب واذکار

۴۱۹۵۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب وضو کرلے اور ایک روایت میں ہے اپنا عضو دھولے اور نماز کی طرح وضو کرلے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی ابن حبان

۴۱۹۵۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سوسکتا ہے اگر چاہے تو وضو کرلے۔ابن خزیمۃ

۴۱۹۵۳.....اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سویا جائے جو سو گیا اس کی آنکھ نہ لگے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۵۴.....سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طرح کیا کرتے تھے: یعنی چت لیٹنا اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔مالک، بیھقی فی الشعب

۴۱۹۵۵.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جب ہم میں سے کوئی جنبی ہو تو کیا کرے اور غسل سے پہلے سونے کا ارادہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: جس طرح نماز کے لئے وضو ہوتا ہے اس طرح وضو کرکے سوجائے۔مسند احمد

۴۱۹۵۶.....جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سے جنبی کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ سو اور کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے اس وقت۔ابو نعیم

۴۱۹۵۷.....جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو کر بستر کے پاس آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف بڑھتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے، بھلائی پر اختتام کر، اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر وحمد کرلے تو فرشتہ شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے برائی سے آغاز کر، پس اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلے اور کہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے پس اگر وہ گر بھی جائیں تو اس کے علاوہ کون انہیں تھامے گا بے شک وہ حلم والا بخشش کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔رواہ ابن جریر

۴۱۹۵۸.....ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنبی جب سونا یا کھانا چاہے تو وضو کرلیا کرے۔سعید بن منصور

۴۱۹۵۹.....ابوسلمہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی، اماں جی! کیا رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ فرمایا: ہاں، آپ اپنی شرم گاہ دھوئے اور نماز جیسا وضو کئے بغیر نہ سوتے تھے۔ضیاء

۴۱۹۶۰..... جبارة بن المغلس سے روایت ہے کہ ہم سے عبید بن الوسیم الجمال نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حسن بن حسین نے وہ اپنی والدہ فاطمۃ بنت حسین سے وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنی والدہ فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت میں سوگیا جس کے ہاتھ پر کھانے کی کسی چیز کا اثر یا خوشبو لگی تھی (پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچائے) تو وہ اپنے سوا کسی پر ملامت نہ کرے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۹۶۱..... عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو آل سیرین سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ابو عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہے: اے اللہ! تونے میری جان پیدا کی تو ہی اسے موت دے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا اور مرنا ہے اے اللہ! اگر تو اسے ماردے تو اس کی بخشش کرنا، اور اگر اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کسی نے ان سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کہا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: بلکہ اس نے کہا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۲..... (مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) نبی ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: سوتے وقت تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: میں کہتا ہوں: اے میرے رب! میں تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں میری بخشش فرمادے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بخشش ہوگئی۔

ابن ابی شیبة، وفیه الافریقیی ضعیف

۴۱۹۶۳..... (مسند ابن مسعود) نبی ﷺ جب سوتے تو فرماتے: اے اللہ! جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۶۴..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ جنبی جب کھانا یا سونا چاہے تو وضو کرلے۔ ضیاء

۴۱۹۶۵..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عاصم بن ضمرة سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتے وقت کہا کرتے تھے: بسم اللہ وفی سبیل اللہ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۶..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار تلے رکھتے پھر فرماتے: ای رب! **قنی عذابک یوم تبعث عبادک**۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۶۷..... ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کام کی شکایت کرنے آئیں اور کہنے لگیں یا رسول! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ایک دفعہ پیستی ہوں پھر اسے گوندھتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز عنایت کی تو تمہارے پاس بھی پہنچ جائے گی عنقریب میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا جب تم سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ مقدار میں سو بن گئے یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۸..... عبداللہ بن عمرو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دو خصلتیں یا عادتیں ایسی ہیں جن کی جو مسلمان حفاظت (کے ساتھ مداومت) کرے گا وہ جنت میں جائے گا وہ دونوں (ہیں تو) آسان (لیکن) انہیں کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز کے بعد کہا کرے جو شمار میں ڈیڑھ سو اور میزان (عمل) میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اور جب بستر پر آئے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرتے تو زبانی شمار میں یہ سو ہے (لیکن عملی) میزان میں ہزار ہے اور ایک روایت میں ہے یہ اڑھائی سو نیکیاں ہیں اور جب دہری ہوگئیں تو ڈھائی ہزار ہوگئیں، اور تم میں سے کون اپنے شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیسے یہ آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پس وہ ان کلمات کو کہے بغیر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب کوئی سونے لگتا ہے شیطان آکر اسے ان کلمات کو کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ پر انہیں شمار کرتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی وقال: حسن صحیح، ابن ماجة وابن جریر، ابن حبان وابن السنی فی

عمل یوم ولیلة وابن شاهین فی الترغیب، بیهقی فی الشعب

۴۱۹۶۹...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جو شخص سونے لگے اور کہے: "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر، سبحان اللہ وبحمدہ، اللہ اکبر لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر جھاگ برابر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۰...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کے لئے لیٹتے تو فرماتے: "اللھم! باسمک ربی وضعت جنبی فاغفرلی ذنبی'۔ ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۱...... (مسند علی) ابو مریم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دو پتھروں میں میدہ کوٹ رہی تھیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے: جاؤ رسول اللہ ﷺ سے خادم مانگو، چنانچہ ایک، یا دو رات ایسا کیا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی کام سے آئیں مگر آپ کے تاخیر سے آنے کی وجہ سے اپنے گھر واپس چلی گئیں، تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگ (سونے کے لئے) اپنے بستروں میں داخل ہو چکے تھے جب آپ ﷺ نے اجازت طلب کی تو ہم لوگوں نے اپنے کپڑے اوڑھنے کے لئے حرکت کی آپ کو جب یہ آواز آئی تو فرمایا: اپنے لحاف میں ہی رہو! پھر ہمارے پاس آکر ہمارے سروں کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں میرے اور ان کے درمیان بستر میں داخل کر لئے پھر فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ میری بیٹی کسی کام سے آئی تھی بیٹی! کیا کام تھا یا فرمایا۔ بیٹی تمہاری کیا ضرورت ہے؟ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حالت میں آپ سے گفتگو کرنے سے شرم محسوس کی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے دو یا تین بار پوچھنے کے بعد، ان کی طرف سے جواب دیا، عرض کی یارسول اللہ! وہ آپ کے پاس آئی تھیں کہ میدہ کوٹ کوٹ کر ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں وہ خادم طلب کرنے آئی تھیں، آپ نے فرمایا: تمہیں وہ چیز زیادہ پسند ہے جو تمہارے لئے ہمیشہ رہے یا جو تم نے مانگا ہے، ان دونوں نے عرض کی: جو ہمارے لئے ہمیشہ رہے، آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس ۳۴ بار الحمدللہ کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے اس سے بہتر جو تم نے مانگی ہے۔ رواہ ابن جریر

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خاص تحفہ

۴۱۹۷۲...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبیدۃ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں پر چھالے پڑنے کی شکایت کی، میں نے کہا: اگر اپنے والد محترم کے پاس جا کر خادم مانگ لیتیں (تو یہ مشقت نہ رہتی) فرماتے ہیں وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں لیکن انہیں نہ پایا تو واپس لوٹ آئیں، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کو اطلاع دی گئیں پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے، ہم پر ایک بڑی چادر تھی جب ہم اسے لمبائی میں اوڑھتے تو اس سے ہمارے پہلو باہر نکل آتے اور جب چوڑائی میں اوپر لیتے تو ہمارے سر اور پاؤں کھلے رہ جاتے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہ! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم آئیں (لیکن میں گھر پر نہ تھا) کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے عرض کی: کچھ بھی نہیں، میں نے کہا: انہوں نے مجھ سے چکی پیسنے سے ہاتھوں میں چھالوں کی شکایت کی تھی میں نے کہا: اگر ابا حضور کے پاس جائیں اور ان سے خادم مانگ لیتیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تم دونوں تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۳...... (مسند علی) ہبیرۃ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں نے فاطمۃ سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جاتیں تو ان سے ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ چکی اور کام سے تمہیں کافی مشقت ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو، تو میں بھی ان کے

کے ساتھ چل دیا، پھر ہم نے آپ سے خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس بار لا الہ الا اللہ کہہ لیا کرو، یہ (میزان) زبان میں سو ہوا، اور (عملی) میزان ہزار ہوا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۴..... (مسند علی) قاسم مولی معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے سنا: انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے خادم طلب کریں، وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! چکی پیسنا میرے لئے گراں ہے اور انہیں اپنے ہاتھ میں چکی سے پڑے نشانات دکھانے لگیں پھر انہوں نے آپ سے ایک خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ یا فرمایا: دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر؟ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ، اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۵..... طلاب بن حوشب جو عوام بن حوشب کے بھائی ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد علی بن الحسین وہ حضرت حسین بن علی سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد محترم کے پاس جاؤ اور ان سے غلام مانگو جو تمہیں چکی اور تنور کی گرمی سے بچائے، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئیں اور غلام مانگا، تو آپ نے فرمایا: جب قیدی آئیں تو میرے پاس آنا، پھر بحرین کی جانب سے قیدی آئے تو لوگ آپ سے غلام مانگتے رہے اور رسول اللہ ﷺ بہت عطا کرنے والے تھے جو چیز بھی مانگی جاتی آپ دے دیتے۔ اور جب کچھ بھی نہ بچا تو وہ آپ کے پاس غلام مانگنے آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمارے پاس قیدی آئے اور وہ لوگوں نے مانگ لئے، لیکن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہیں۔

جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو، اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی سب سے آخر میں ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں فقر و فاقہ سے بے نیاز کردے، چنانچہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لونڈی کے بدلہ ان کلمات پر خوش ہو کر واپس ہوگئیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کلمات کو جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے انہیں نہیں چھوڑا کسی نے کہا: صفین کی رات بھی؟ آپ نے فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں۔ ابو نعیم فی انتفاء الوحشة

۴۱۹۷۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: چچازاد! میرے لئے (گھر کا) کام اور چکی (پیسنا) مشکل ہے تو تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرو! میں نے ان سے کہا: ٹھیک ہے، اگلے دن رسول اللہ ﷺ (بذات خود) ان کے پاس تشریف لے آئے، اور وہ دونوں ایک لحاف میں سو رہے تھے، (دروازہ پر دستک دینے اور اجازت لے کر اندر آنے کے بعد آپ نے ان سے فرمایا اٹھو نہیں) آپ نے (سردی کی وجہ سے) اپنے پاؤں ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر بستر میں داخل کر لئے، تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: اللہ کے نبی! مجھے (گھر کے) کام سے مشقت ہوتی ہے، مال غنیمت جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرتا ہے اس میں سے کسی خادمہ کو حکم دیتے تو (میری کافی امداد ہو جاتی)۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ زبانی حساب میں سو ہے اور (عملی) میزان میں ایک ہزار ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو ایک نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں'' ایک لاکھ تک۔ طبرانی فی الاوسط

۴۱۹۷۷..... (اسی طرح) شیث بن ربعی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر خادم مانگو تا کہ تم اس کے ذریعہ سے کام (کی مشقت) سے بچ سکو، تو وہ شام کے وقت آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بیٹی کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام

کرنے آئی تھی۔اور شرم وحیا کی وجہ سے سوال نہیں کیا، جب وہ واپس آئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے حیا کی وجہ سے ان سے سوال نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو پھر ان سے کہا: والد صاحب کے پاس جاؤ! اور ان سے خادم مانگو تا کہ کام سے بچ سکو چنانچہ وہ پھر آپ کے پاس گئیں، جب ان کے پاس پہنچیں تو آپ نے فرمایا: بیٹی! کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں ابا جان! میں نے کہا دیکھوں آپ کیسے ہیں۔اور حیا کی وجہ سے کچھ نہیں مانگا، اور جب تیسرا دن ہوا، تو انہوں نے ان سے کہا: چلو! تو دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم پر کام کی مشقت ہے، ہم نے چاہا کہ آپ ہمیں کوئی خدمت گار عطا کریں، جس کی وجہ سے ہم کام سے بچ سکیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں سرخ اونٹنیوں سے بہتر چیز بتاؤں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اللہ اکبر، سبحان اللہ، اور الحمد للہ سو بار کہہ لیا کرو یوں تم ایک ہزار نیکیوں میں رات گزارو گے، اسی طرح صبح کے وقت جب اٹھو گے تو ایک ہزار نیکیوں میں بیدار ہو گے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ سنے مجھ سے نہیں رہے صرف صفین کی رات کہ میں انہیں بھول گیا پھر رات کے آخری حصہ میں مجھے یاد آئے۔

العدني وابن جرير، حلية الاولياء

۴۱۹۷۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیٹ سے تھیں، جب وہ روٹی پکاتیں تو تنور کی حرارت ان کے پیٹ پر لگتی، تو وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا اور صفہ والوں کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔حلية الاولياء

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں

۴۱۹۷۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ہاتھوں پر آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے سے، آبلوں کی شکایت کی، ادھر رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آگئے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس خادم مانگنے آئیں، تو آپ کو گھر پر نہ پایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر پر پا کر انہیں بتایا، پھر بعد میں جب ہم لوگ سو چکے تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کا استقبال کرنے اٹھے تو آپ نے فرمایا: وہیں ٹھہرو پھر آکر میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ عمل رات سوتے وقت بھی کرنا ہے یوں یہ شمار سو بن جائے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۸۰..... ابو یعلی سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی سے ہاتھوں پر آبلے پڑنے کی شکایت کی، نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے تو وہ ان کے ہاں گئیں لیکن انہیں نہ پایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا، جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں، پھر نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اس وقت ہم سو چکے تھے ہم اٹھنے کے لیے بڑھے تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو میں تمہیں سوال سے بہتر چیز بتاؤں؟ جب سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم وابن جرير، بيهقي وابوعوانة والطحاوي، ابن حبان، حلية الاولياء

۴۱۹۸۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پھر آپ نے اپنے پاؤں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بستر میں رکھ کر ہمیں وہ دعا سکھائی جو ہم سونے کے وقت پڑھا کریں۔

فرمایا: فاطمہ اور علی! جب تم اپنے اس گھر میں ہو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک انہیں نہیں چھوڑا، ایک شخص جو آپ سے بدگمان تھا کہنے لگا: صفین کی رات بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، صفین کی رات بھی نہیں۔ ابن منیع وعبد بن حمید، نسائی، ابو یعلی، حاکم، حلیۃ الاولیاء

۴۱۹۸۲......عطاء بن سائب اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ان سے کی تو ایک چادر، چمڑے کا ایک تکیہ جس کا بھراؤ کھجور کی چھال تھا، دو چکیاں ایک مشکیزہ اور دو گھڑے ان کے ساتھ بھیجے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی قسم! پانی لاتے لاتے میں پریشان دل ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے پاس قیدی بھیجے ہیں جاؤ ان سے ایک خادم مانگو، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ بھی آبلہ زدہ ہو گئے ہیں۔

چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: بیٹی کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام کرنے آئی تھیں، اور شرم کی وجہ سے غلام نہ مانگا اور واپس آ گئیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے شرم کی وجہ سے سوال نہیں کیا، پھر وہ دونوں آئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پانی ڈھوتے ڈھوتے، میں دل برداشتہ ہو گیا ہوں، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں، آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے قیدی اور کشادگی پیدا فرمادی ہے ہمیں کوئی خادم دے دیں۔

آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دے سکتا جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کچھ نہیں، لیکن میں انہیں بیچ کر ان پر ان کی قیمت خرچ کروں گا، تو یہ دونوں واپس آ گئے، بعد میں نبی ﷺ ان کے پاس آئے اس وقت یہ لوگ اپنی چادر میں لیٹ چکے تھے، سر پر کرتے تو پاؤں کھلے رہ جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا رہ جاتا، تو وہ اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: وہیں رہو، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہے؟ ان دونوں نے عرض کی: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کچھ کلمات سکھائے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب (رات سونے کے لئے) اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ جب سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے انہیں نہیں چھوڑا، تو ابن الکوا نے ان سے کہا: نہ صفین کی رات! آپ نے فرمایا: عراق والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، ہاں، نہ صفین کی رات۔ الحمیدی، ابن ابی شیبۃ، مسند احمد عبدالرزاق، والعدنی والشاشی والعسکری فی المواعظ وابن جریر، حاکم، ضیاء وروی النسائی وابن ماجۃ بعضہ

۴۱۹۸۳......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ میں آیا جو کسی عجمی بادشاہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا، میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: ابا حضور کے پاس جاؤ اور ان سے خادم طلب کرو، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں مگر آپ کو (گھر پر) نہ پایا وہ دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا، پھر دوسری مرتبہ بھی جب آپ کو نہ پایا تو واپس آ گئیں، پے در پے چار مرتبہ گئیں لیکن آپ اس دن نہ آئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ہو گئی، جب آپ واپس آئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چار بار آئی تھیں، آپ کو تلاش کر رہی تھیں، آپ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: کس وجہ سے تم اپنے گھر سے نکلیں، فرماتے ہیں! میں نے انہیں اشارہ کیا کہ ابا حضور سے خادم مانگو، انہوں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سامنے کیا عرض کی: چکی کی وجہ سے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں پوری رات میں چکی پیستی رہی، اور ابوالحسن، حسن وحسین کو اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد صبر سے کام لو، کیونکہ بہترین عورت وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے فائدہ مند ہو، کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم چاہتے ہو؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ اسے ختم کر لیا کرو، یہ تمہارے لئے تمہاری چاہت اور دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ ابن جریر وسمویہ

۴۱۹۸۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ کام نے تمہیں تھکا دیا ہے چنانچہ وہ گئیں لیکن آپ علیہ السلام کو نہ پایا، (بعد میں جب آئے تو) فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگی ہے؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ تمہارے لئے زبان پر سو اور میزان میں ہزار شمار ہوگا۔ ابو یعلی و ابن جریر

۴۱۹۸۵......(مسند علی) علی بن اعبد سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اپنا اور فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ کا واقعہ نہ سناؤں وہ گھر والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں، میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: چکی چلاتے ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہوگئے اور مشکیزہ اٹھاتے اٹھاتے ان کے جسم پر نشان پڑ گئے ہانڈی تلے آگ سلگاتے ان کے کپڑے سیاہ ہوگئے اور انہیں نقصان بھی پہنچا، ادھر نبی ﷺ کے پاس خادم آئے، میں نے کہا: اگر آپ حضور کے پاس جائیں تو ایک خادم مانگ لائیں، چنانچہ وہ گئیں تو آپ کے پاس کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے تو وہ واپس آ گئیں۔

پھر اگلے دن ان کے پاس گئیں، تو آپ نے فرمایا: کیا ضرورت ہے، تو وہ خاموش ہوگئیں میں نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں، چکی چلاتے اور مشکیزہ اٹھاتے ان کے ہاتھوں میں چھالے اور جسم پر نشان پڑ گئے ہیں جب آپ کے پاس خادم آئے تو میں ان سے آپ کے پاس چلنے کو کہا، کہ آپ سے خادم مانگ لیں جو انہیں اس مشقت سے بچائے جس میں وہ مبتلا ہیں، آپ نے فرمایا: فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنے رب کا فرض ادا کرو، اور اپنے گھر والوں کا کام کرو، جب تم اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ سو کلمات کی مقدار تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے تو انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے راضی ہوں اور آپ نے انہیں خادم نہیں دیا۔ ابو داؤد، عبداللہ بن امام احمد فی زوائدہ، والعسکری فی المواعظ، حلیۃ الاولیاء، قال ابن المدینی، علی بن اعبدلیس بمعروف ولا اعرف لہ غیرھذا، وقال فی المغنی: علی بن اعبد عن لایعرف

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۶۴۱، ۶۴۲۔

۴۱۹۸۶......ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں، تینتیس بار سبحان اللہ چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمدللہ کہا کرو، اور کہا کرو اے اللہ! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، توراۃ، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے میں ہر شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو پوشیدہ ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا کرا اور مجھے محتاجی سے پناہ دے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۸۷......(مسند علی) ابو اسحاق ہمدانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے ایک تحریر لکھی فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: میں تیری کریم ذات کے ذریعہ اور تیرے کامل کلمات کی وجہ سے ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو ختم کرتا ہے اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تیرے وعدہ میں عہد شکنی ہے اور نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے کچھ کام آتی ہے تو پاک ہے تیری حمد ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الدعاء

بستر پر پڑھنے کے خاص الفاظ

۴۱۹۸۸......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ اپنے بستر کے پاس کہا کرتے تھے، اے اللہ! آپ کی کریم ذات اور آپ کے کلمات کے ذریعہ ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو دور کرتا ہے اے اللہ! تیر

لشکر شکست نہیں کھاتا، نہ تیرے وعدہ کے خلاف ہوتا ہے نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے چلتی ہے تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ۔

ابو داؤد، نسائی و ابن جریر

۴۱۹۸۹..... (مسند البراء بن عازب) براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے:

اللھم الیک اسلمت نفسی ووجھت وجھی والیک فوضت امری والیک الجأت ظھری رغبة ورھبة الیک لا ملجاء ولا منجا الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

ابن ابی شیبة وابن جریر وصححه

۴۱۹۹۰..... براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ جب سونے لگتے تو دائیں ہاتھ کا تکیہ بنا کر اپنے رخسار رکھتے اور فرماتے: "**اللھم! قنی عذابک یوم تبعث وفی لفظ یوم تجمع عبادک**"۔ابن ابی شیبه وابن جریر وصححه

۴۱۹۹۱..... ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رات جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: "**اللھم باسمک نموت ونحییٰ**" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی احیانا بعد موتنا وفی لفظ "بعد ما اماتنا والیه النشور**"۔ابن جریر وصححه

۴۱۹۹۲..... ابوعبیداللہ جدلی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: میں اس ذات کی پناہ چاہتا ہوں جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے مگر اس کی اجازت سے، شیطان مردود کے شر سے سات مرتبہ فرماتے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۱۹۹۳..... ابوھمام عبداللہ بن یسار سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رات کے وقت اٹھتے تو فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے وہ اس کا اہل ہے کہ اس کی بڑائی اس کا ذکر اور اس کا شکر ادا کیا جائے، جس کا نفع ہی نفع اور جس کا نقصان ہی نقصان دہ ہے۔الخرائطی

۴۱۹۹۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر کے پاس آتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وأوانا فکم من لا کافی له ولا مؤوی.**

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور کافی دیا اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کفایت ہے اور نہ جگہ۔

ابن جریر وصححه وبیھقی

سونے والے کے کان میں گرہیں لگنا

۴۱۹۹۵..... عطیہ، ابوسعید یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بھی کوئی سوتا ہے تو اس کے کان پر ریشم کے ذریعہ گرہیں لگادی جاتی ہیں، پس اگر وہ جاگ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرلے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرلے تو دوسری کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر نہ وہ جاگا، نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی تو تمام گرہیں بدستور رہتی ہیں اور شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۹۹۶..... (مسند علی) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مضبوطی سے دروازہ بند کرنے، برتن ڈھانپنے، مشکیزہ پر بند لگانے اور چراغ گل کرنے کا حکم دیا۔

(طبرانی فی الاوسط)

۴۱۹۹۷..... (مسند حفصہ) رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: **(اللھم) رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک.**

رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو دونوں مٹھیاں بند کرکے ان میں پھونکتے اور ان میں پڑھا کرتے "قل ھو اللہ احد" اور "قل اعوذ برب الفلق" پھر جہاں تک ہاتھ پہنچتا اپنے جسم پر پھیر لیتے اپنے سر اور چہرہ سے شروع

کرتے اور سامنے جسم پر اس طرح تین بار کرتے۔ رواہ النسائی

۴۱۹۹۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو قل ھو اللہ احد اور معوذتین سب پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پھونک مارتے پھر انہیں اپنے چہرہ، کندھوں سینہ اور جہاں تک ان کے ہاتھ پہنچتے پھیر لیتے، فرماتی ہیں جب آپ کی بیماری بڑھ گئی تو مجھے حکم دیتے تو میں ایسا کرتی۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۰۰..... فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے اللہ بلند شان پاک ہے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے جس نے اللہ کو پکارا اللہ نے اس کی سن لی، اللہ سے کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے علاوہ کو بچنے کی جگہ ہے میں نے اللہ اپنے رب اور تمہارے پر توکل کی، ہر رینگنے والے جانور کی پیشانی اس کے ہاتھ میں ہے نہ اس کا کوئی شریک بادشاہت میں ہے اور نہ فرمانبرداری میں سے اس کا نگہبان ہے اور اس کی بڑائی بیان کر، حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی ان کلمات کو پڑھ کر شیاطین اور پھرنے والے جانوروں میں سو جائے تو اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ رواہ الدیلمی

کلام:..... التنزیہ ۲/۳۲۶۔

نیند و قیلولہ کے ذیل میں

۴۲۰۰۱..... سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب دو پہر اور اس سے تھوڑی دیر پہلے ہمارے سے گزرتے تو فرماتے اٹھو قیلولہ کرلو جو رہ جائے گا وہ شیطان کے لئے ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

۴۲۰۰۲..... سوید العدوی سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھتے پھر اپنے گھروں میں لوٹ کر قیلولہ کرتے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۰۳..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کا ایک گورنر قیلولہ نہیں کرتا تو آپ نے اس کی طرف لکھا: قیلولہ کیا کرو اس لئے کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

خواب

۴۲۰۰۴..... (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو افضل چیز مجھے دکھائی جائے: ایک شخص پورا وضو کرتا ہے، اچھا خواب مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ الحکیم

۴۲۰۰۵..... ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں ناپسندیدہ خواب دیکھ غمزدہ ہو جاتا یہاں تک کہ مجھے صاحب فراش بننا پڑتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے دائیں طرف تین بار تھوک دو، انشاء اللہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ رواہ النسائی

۴۳۰۰۶..... (مسند ابی ہریرۃ) ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں نے اسے ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کا قصد کرتا اور اسے ڈراتا ہے تو وہ لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۰۷..... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے اپنی سواری پر ایک دنبہ اپنے پیچھے سوار کر رکھا ہے اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی تو میں نے یہ تعبیر کی کہ میں قوم کے سردار کو قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی یہ تاویل کی کہ میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا، تو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے اور نبی ﷺ نے طلحہ کو قتل کیا جس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

تعبیر

۴۲۰۰۸..... (مسند الصدیق) ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خون کا پیشاب کررہا ہوں، آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں آتے ہو اس نے کہا: ہاں جی، فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر پھر ایسا نہ کرنا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبۃ والدارمی

۴۲۰۰۹..... شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، فرمایا: تو نے وہ چیز دوڑائی جو نہیں دوڑائی جاتی، تو جھوٹا شخص ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر ایسا نہ کرنا

ابن ابی شیبۃ وابوبکر فی الغیلانیات.

۴۲۰۱۰..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ گویا میرے گھر میں تین چاند گرے ہیں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے تھے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے گھر میں زمین کی بہترین شخصیت دفن ہوگی، پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ تمہارا بہترین چاند ہے۔ الحمیدی، ضیاء حاکم

۴۲۰۱۱..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اس امت کے سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے اس کے نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ابن سعد و مسدد

۴۲۰۱۲..... صالح بن کیسان سے روایت ہے فرمایا: کہ محرز بن نضلۃ نے کہا: میں نے دیکھا کہ آسمان دنیا میرے لئے کھل گیا اور میں اس میں داخل ہوگیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا پھر سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی ہوگئی، مجھے کسی نے کہا: یہ تمہارا مقام ہے میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں زیادہ درست تعبیر دینے والے تھے انہوں نے فرمایا: شہادت کی خوشخبری ہو چنانچہ وہ ایک دن کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۃ الغابہ کی طرف سرح کے روز نکلے اور یہ غزوہ ذی قرد ہے جو چھٹے ہجری کو پیش آیا تو انہیں سعدۃ بن حکمۃ نے شہید کیا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۱۳..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجور کی چھال کی رسی بٹ کر اپنے ساتھ رکھ رہا ہوں اور کچھ لوگ جو میرے پیچھے ہیں اسے کھا رہے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ایسی عورت سے شادی کروگے جو بچوں والی ہوگی وہ تمہاری کمائی کھائیں گے۔

انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ ایک سوراخ سے ایک بیل نکلتا اور پھر واپس چلا جاتا ہے پھر وہ اس سے نہ نکل سکا، آپ نے فرمایا: یہ ایک عظیم بات ہے جو ایک شخص (کے منہ) سے نکلے گی پھر واپس نہیں ہوگی، پھر انہوں نے کہا: میں نے دیکھا: کہ کوئی کہتا ہے کہ دجال نکل آیا، تو میں دیوار (کھود کر) کھولنے لگا پھر پیچھے دیکھا تو وہ میرے قریب ہی تھا تو میرے لئے زمین کھل گئی اور میں اس میں داخل ہوگیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہیں اپنے دین میں مشقت پہنچے گی۔ ابوبکر فی الغیلانیات، سعید بن منصور

۴۲۰۱۴..... عبیداللہ بن عبداللہ کلاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے قرآن کو عربی (انداز) میں پڑھا کرو کیونکہ وہ عربی ہے اور سنت کی سمجھ حاصل کرو اور اچھی تعبیر کیا کرو، جب کوئی اپنے بھائی کے سامنے خواب بیان کرے تو وہ کہے: اگر بھلائی ہو تو ہمارے لئے اور اگر برائی ہو تو ہمارے دشمن پر پڑے۔ ضیاء بیھقی فی الشعب

۴۲۰۱۵..... (مسند جابر بن عبداللہ) فرمایا: ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں نے دیکھا کہ میری گردن کٹ گئی آپ نے فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو کوئی کیوں بیان کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ہر خواب لوگوں سے بیان نہ کیا جائے

۴۲۰۱۶...... (اسی طرح) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا تو نبی ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب خواب میں کسی کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ لوگوں سے بیان نہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۱۷...... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی پیشانی کے کنارہ پر سجدہ کررہے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک روح، روح سے مل جاتی ہے نبی ﷺ نے اپنا سر جھکایا اور انہوں نے پیچھے سے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ابن ابی شیبة، و ابونعیم

۴۲۰۱۸...... بیہقی نے کہا ہمیں ابونصر بن قتادۃ نے ان سے ابوعمرو بن مطر نے ان سے جعفر بن محمد المستفاض فریابی نے، کہا مجھ سے ابوھب الولید بن عبدالملک بن عبداللہ الجہنی نے وہ اپنے چچا ابو مشجعۃ سے وہ ربعی سے وہ ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو پاؤں موڑے ہوئے ہی فرماتے: "سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ ان اللہ کان توابا" ستر بار فرماتے، پھر فرماتے ستر سات سو کے بدلہ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کے ایک دن کے گناہ سات سو سے زیادہ ہوں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے، آپ کو خواب پسند تھے، کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ابن زمل نے کہا: اللہ کے نبی! میں نے آپ نے فرمایا: بھلائی تمہیں ملے اور برائی سے تم محفوظ رہو، بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بتاؤ، تو میں نے کہا: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک لمبے کشادہ راستہ پر ہیں۔ لوگ شاہراہ پر جارہے ہیں۔ چلتے چلتے یہ راستہ ایک چراگاہ تک پہنچ گیا میری آنکھوں نے اس جیسی سرسبز و شاداب چراگاہ نہیں دیکھی، اس کا پانی گر رہا ہے اس میں ہر قسم کی گھاس، گویا میں پہلے ٹولہ میں تھا جو چراگاہ کی طرف لپکے، انہوں نے اللہ اکبر کہا اور اپنے گھوڑے راستہ میں ڈال دیئے اور اس چراگاہ کے دائیں بائیں میں سے کچھ نقصان نہیں کیا گویا میں (اب بھی) انہیں چلتا دیکھ رہا ہوں۔

پھر دوسرا گروہ آیا جوان سے زیادہ تھے جب وہ چراگاہ کے کنارے پہنچے تو اللہ اکبر کہا اور اپنی سواریاں راستہ میں ڈال دیں تو کچھ کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی اور اسی رخ چلتے بنے، پھر سب سے زیادہ لوگ آئے جب چراگاہ تک پہنچے تو نعرہ تکبیر بلند کر کے کہنے لگے: یہ پڑاؤ کی بہترین جگہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دائیں بائیں پھیل گئے میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو میں راہ پر چل پڑا یہاں تک کہ چراگاہ کی انتہا تک پہنچ گیا وہاں میں نے یارسول اللہ! آپ کو پایا، آپ ایک منبر پر ہیں جس کی سات سیڑھیاں ہیں آپ سب سے اونچی سیڑھی پر تھے اور آپ کے دائیں جانب مونچھوں والا ایک شخص ہے جس کے نتھنے تنگ اور ناک اٹھی ہوئی ہے وہ جب بات کرتا ہے تو چھا جاتا ہے لمبائی میں مردوں سے بلند ہے اور آپ کے بائیں جانب میانہ قد بھرے بدن والا، سرخ رنگ اور زیادہ تلوں والا ایک شخص ہے گویا اس نے گرم پانی سے اپنے بال دھوئے ہیں جب وہ بولتا ہے تو آپ سب لوگ اس کی عزت و اکرام کی خاطر اس پر کان لگاتے ہو، اور آپ کے سامنے ایک بوڑھا شخص ہے جو شکل و شباہت میں آپ کے مشابہ تھا آپ سب لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے سامنے ایک عمر رسیدہ کمزور اونٹنی ہے آپ گویا اس کی پیروی کررہے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کشادہ وسیع اور نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا ہے تو یہ وہ ہدایت ہے جس پر میں نے تمہیں برانگیختہ کیا اور تم اس پر ہو اور جو چراگاہ تم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ہمارے ساتھ نہ چمٹی، نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر دوسرا گروہ آیا جو ہمارے بعد تھا وہ مقدار میں ہم سے کئی گنا زیادہ تھا ان میں سے کچھ اس چراگاہ سے کھانے لگے کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی، اور اس طرح اس سے گزر گئے پھر لوگوں کا بڑا ٹولہ آیا اور وہ چراگاہ کے دائیں بائیں پھیل گئے۔

" فانا للہ وانا الیہ راجعون" تم تو صحیح راستہ پر چلتے رہو گے اور آخر کار مجھ سے آملو گے اور وہ جو سات سیڑھیوں والا تم نے دیکھا میں سب سے اوپر والے درجہ میں ہوں، تو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں سب سے آخری ہزارویں سال میں ہوں، اور جو شخص تم گندمی رنگ موٹچھوں والا دیکھا وہ موسیٰ علیہ السلام تھے وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی وجہ سے جب لوگوں سے گفتگو کرتے تو ان پر غالب آجاتے، اور جو میانہ قد بھرے بدن چہرے پر زیادہ تلوں والا شخص تم نے میرے بائیں جانب دیکھا وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا اکرام کیا اس لئے ہم ان کی عزت واکرام کررہے تھے۔ اور جو بوڑھے شخص تم نے شکل وشباہت میرے مشابہ دیکھے وہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام تھے ہم سب ان کی پیروی اور اقتداء کرتے ہیں۔ اور جو اونٹنی تم نے دیکھی کہ میں اس کا پیچھا کررہا ہوں تو وہ قیامت ہے جو ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔

۴۲۰۱۹..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا: اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل دیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں طرف گھاٹی ہے تو اس شخص نے کہا: اس میں نہ چلنا یہ بائیں طرف والوں کے راستے ہیں، پھر میں نے اپنے دائیں ایک گھاٹی دیکھی تو اس نے مجھے کہا: اس میں چلو پھر وہ مجھے ایک پہاڑ پر لے آیا، مجھے کہنے لگا: اس پر چڑھو تو میں جب بھی چڑھنے کا ارادہ کرتا تو پیچھے گر پڑتا، میں نے ایسا کئی بار کیا۔

پھر مجھے ایک ستون کے پاس لے گیا جس کا سرا آسمان پر اور اس کی بنیاد زمین میں ہے اس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے، مجھے کہا کہ: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں اس کا سرا آسمان پر ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر پھینک دیا اور میں حلقہ کے ساتھ لٹک گیا پھر اس نے ستون کو مارا تو وہ گر گیا اور حلقہ کے ساتھ لٹکتا رہ گیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے دائیں طرف جو راستے دیکھے تو وہ دائیں طرف والے لوگوں کے راستے ہیں، اور وہ پہاڑ، شہداء کی منزلیں ہیں جس تک تم ہرگز نہیں پہنچو گے، اور رہا وہ ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے۔ اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے جسے تم مرتے دم تک تھامے رکھو گے۔

پھر فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرمایا: تم سے فلاں فلاں پیدا ہوں گے اور فلاں سے فلاں اور فلاں سے فلاں پیدا ہوگا، اس کی اتنی اتنی عمر، ایسا ایسا عمل اور اتنا اتنا اس کا رزق ہوگا، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۰..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں ایک شخص دیکھا وہ میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر چل دیا یہاں تک کہ ہم دو راستوں تک پہنچ گئے ایک میری دائیں جانب دوسرا میری بائیں طرف، میں نے بائیں طرف چلنا چاہا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے دائیں طرف سے آملا، پھر مجھے لے کر چل دیا کہ ہم ایک پہاڑ تک پہنچے میں نے اس پر چڑھنے کی کوشش تو جب بھی چڑھتا سرین کے بل گر پڑتا، میں رو پڑا پھر وہ مجھے لے کر ایک ستون کے پاس پہنچا جس (کی چوٹی آسمان) میں ایک حلقہ ہے تو اس نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی تو میں حلقہ تک پہنچ گیا اور میں نے اسے تھام لیا۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: تیری آنکھ سو جائے، وہ دائیں بائیں طرف والا راستہ جس میں تمہیں چلے، تو وہاں راستہ دوزخیوں کا اور دایاں جنتیوں کا، اور وہ حلقہ مضبوط کڑا ہے اور ٹھوکر مارنے والا ملک الموت ہے اس کڑے کو تھامے ہی تمہاری موت واقع ہوگی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ آدم ہے اس کی فلاں اولاد ہوگی اور فلاں کی اولاد ہوگی اور فلاں کی بھی اولاد ہوگی، فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چاہا پھر انہیں ان کے اعمال اور عمریں دکھائیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا خاوند تاجر تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرا خاوند تجارت کے لئے نکل گیا اور مجھے حمل میں چھوڑ گیا، میں نے خواب میں دیکھا: کہ میرے گھر کا ستون گر گیا اور میں نے ایسا بچہ جنا جس کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بہت نمایاں ہے آپ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ، تیرا خاوند صحیح سالم واپس آئے گا، اور تو لڑکا جنے گی۔

رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گندگی میں چل رہا ہوں اور میرے سینے میں دو تل یا نشان ہیں اور مجھ پر ایک منقش چادر ہے، آپ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو مسلمانوں کے معاملہ کے ذمہ دار ہوگے اور دو سال ان کے حاکم رہو گے۔ رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! میں نے دیکھا کہ میں کھجور کا حلوہ کھا رہا ہوں اور میرے گلے میں ایک گٹھلی آ گئی، پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے: تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اس کی تعبیر آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم تعبیر کرو۔ آپ نے کہا: آپ کے مال غنیمت میں خیانت ہوگی۔ رواہ الدیلمی

نیند کی مباح صورتیں

۴۲۰۲۴.....زھری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے تھے اور پیٹھ کے بل سوتے تھے اور ایک پاؤں اٹھا کر دوسرا اس پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۲۵.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں زیادہ سونے والا آدمی تھا اور میں مغرب کی نماز پڑھ کر وہیں سو جاتا مجھ پر وہی کپڑے ہوتے، یوں میں عشاء سے پہلے سو جایا کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مجھے اس بارے میں رخصت دی۔ مسند احمد

۴۲۰۲۶.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کا کھانا کھا کر پھر وہیں سو جاتے اور آپ پر عشاء سے پہلے والے کپڑے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

سونے کی ممنوع صورتیں

۴۲۰۲۷.....ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو منہ کے بل سوتے دیکھ کر فرمایا: یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۲۸.....حضرت فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں صبح کے وقت سوئی ہوئی تھی آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دے کر فرمایا: بیٹی! اٹھو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کے رزق کو دیکھو، غافلوں میں شامل نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فجر کے طلوع ہونے سے طلوع شمس تک لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام:.....الآلی ۲/ ۱۵۷۔

متفرق گزران زندگی

۴۲۰۲۹.....(مسند الصدیق) عبادۃ بن نسی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سواری تھک گئی ہو تو اس کے پاؤں (اس ڈر سے) نہ کاٹو (کہ دشمن اسے پکڑ لے گا)۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۰.....حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیماری میں دائیں طرف تھوکا، پھر فرمایا: میں نے صرف اسی بار تھوکا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اونٹ خریدے تو بڑا اور لمبا اونٹ خریدے، اگر وہ اس کی خیر سے محروم رہا تو اس کے ہانکنے سے محروم نہیں رہے گا۔ اور اپنی عورتوں کو کتان کا کپڑا نہ پہناؤ کیونکہ موٹا نہیں ہوتا اس سے جسم نمایاں ہوتا ہے۔

اپنے گھروں کودرست کرواور سانپوں کوڈراؤاس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں،ان کے مسلمان تمہارے سامنے نہیں آئیں گے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۲......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سورج کی طرف اپنی پیشانیاں کیا کرو کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔

ابن ابی شیبۃ و ابوذر الھروی فی الجامع

۴۲۰۳۳......محمد بن یحییٰ بن جنادہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی مال ہوتو وہ اسے درست کرے، جس کی کوئی زمین ہووہ اسے آباد کرے، کیونکہ عنقریب ایسا دور آئے گا کہ تم ایسے شخص کے پاس آ ؤ جوصرف اپنے دوست کودے گا۔ابن ابی الدنیا

۴۲۰۳۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سانپوں کواس سے پہلے کہ تمہیں ڈرائیں،انہیں ڈراؤ، نیزے پھینکا کرو، معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، کھردرالباس پہنو، سرکو دوحصوں میں (کنگھی کر کے مانگ نکال کر) تقسیم کرواور آرزو سے دور رہواور عاجزی کے گھر میں نہ رہواور سانپوکوڈراؤاس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، اپنے گھروں کوٹھیک رکھو۔ابو عبید فی الغریب، ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۵......ابومجلز سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ کی ایک دیوار سے ٹیک لگائی اور وہ ایسے لوگ تھے کہ ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیا۔ابن راھویہ و صححہ

۴۲۰۳۶......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آٹے کواچھی طرح گوندھا کروو ہ دہرا پیا ہوا ہے۔

ابن ابی شیبۃ و ابو عبید فی الغریب بلفظ احد الریعین

۴۲۰۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوفرماتے تو دائیں طرف سے پسند فرماتے اور جب جوتا پہنتے تو اور جب کنگھی کرتے تب۔ضیاء

۴۲۰۳۸......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے اور وضو کے لئے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسری ضرورت کے لئے فارغ رکھتے۔ضیاء

۴۲۰۳۹......عبدالرحمٰن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے آپ نے تھوکنا چاہا (لیکن) آپ کی دائیں جانب فارغ تھی آپ نے دائیں جانب تھوکنا ناپسند کیا اور آپ نماز میں بھی نہ تھے۔رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۴۰......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا: کفار کی مجلسوں میں برابری سے نہ بیٹھواور نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرواور نہ ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔ابن جریر و ضعفہ

۴۲۰۴۱......(اسی طرح) محمد بن الحنفیۃ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی! اپنی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھیں اگر چہ ایک دھاگہ ہی گلے میں ڈال لیں۔طبرانی فی الاوسط

۴۲۰۴۲......حزام بن ہشام بن حبیش خزاعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کوام معبد سے روایت کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک دودھ والی بکری بھیجی، تو وہ ان کی طرف واپس کردی، میں نے آواز دے کر کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ بکری واپس بھیج دی ہے تو آپ نے فرمایا: لیکن انہیں بغیر دودھ کے بکری چاہئے، چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ آپ علیہ السلام کی طرف بھیجا۔رواہ ابن عساکر

۴۲۰۴۳......(مسند علقمۃ بن علاثۃ العامری) ابن مندہ، سہل بن السہری، احمد بن محمد بن عمر القرشی، سعید بن عثمان، موسیٰ ابن داؤد، لیس بن ربیع، اعمش، ان کی روایت میں صالح سے روایت ہے کہ مجھ سے علقمہ بن علاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سر کھائے۔

ابن عساکر و قال ھذاحدیث عریب حدا

۴۲۰۴۴......(مسند سمرۃ بن جندب) اسے دوہو، مشقت میں نہ ڈالواور کچھ دودھ تھن میں رہنے دو۔

طبرانی فی الکبیر، عن ضرار بن الازور الاسدی

۴۲۰۴۵......(مسند ضرار بن الازور) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے اور میں دودھ دوہ رہا تھا آپ نے فرمایا: تھن میں کچھ دودھ

رہنے دینا۔ابویعلی

۴۲۰۴۶.....(اس طرح) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک تازا جنائی اونٹنی ہدیہ میں آئی آپ نے مجھے اس کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا دودھ دوہا، میں نے جب اسے پکڑا کہ اچھی طرح دوہ لوں آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، تھنوں میں کچھ دودھ رہنے دوا سے مشقت میں نہ ڈالو۔

بخاری فی تاریخه، مسند احمد وابن منده، ابن عساکر

۴۲۰۴۷.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کبوتروں کا ایک جوڑا رکھ لو تمہارے انس کے لئے کافی ہے ان کے انڈے کھاؤ گے، اور ایک مرغ رکھ لو، مونس بھی ہوگا اور تمہیں نماز کے لئے بھی جگائے گا۔

وکیع فی العزلة، عقیلی فی الضعفاء وقال فیه میمون بن عطاء بن یزید منکر الحدیث، ابن عدی وقال فیه یحیٰی بن میمون ومیمون بن عطاء وحارث الثلاثة ضعفاء ولعل البلاء فیه من یحیٰی بن میمون التمار وقال فی المیزان: میمون بن عطاء لایدری من ذا وقدضعفه الازدی، روی عنه یحیٰی بن میمون البصری التمار احد الهلکی حدیثاً فی اتخاذ الهمام

کتاب المزارعة.....از قسم اقوال

۴۲۰۴۸.....تین آدمی کھیتی کاشت کرتے ہیں ایک وہ جس کی (اپنی) زمین ہے وہ اسے کاشت کرتا ہے ایک وہ جسے کسی نے زمین دی تو وہ اس حصہ پر کھیتی کرتا ہے ایک وہ شخص جو کرایہ پر زمین لیتا ہے سونے کے بدلہ یا چاندی کے بدلہ۔ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۴۹.....جس نے کوئی زمین اس کے مالک کے بغیر کاشت کی تو اس کے لئے اس کا خرچ ہے پیداوار میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۰.....جس نے بٹائی پر کاشتکاری نہیں چھوڑی تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ابوداؤد، حاکم عن جابر

۴۲۰۵۱.....تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی چیز برتنے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس چیز پر مقرر اجرت وصول کرے۔

بخاری عن ابن عباس

۴۲۰۵۲.....آدمی اپنے بھائی کو اپنی زمین بخش دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس زمین پر مقرر اجرت وصول کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۲۰۵۳.....جس کی زمین ہو وہ اسے کاشت کرے، اگر وہ کھیتی نہ کر سکے، عاجز ہو تو وہ اپنے مسلمان بھائی کو برتنے کے لئے دے دے اس کی اجرت نہ لے، پس اگر اس نے بھی زراعت نہیں کی تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة عن جابر، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة، مسند احمد، ترمذی، نسائی عن رافع بن خدیج، مسند احمد، ابوداؤد، عن رافع بن راجع

۴۲۰۵۴.....جس کی زمین ہو وہ خود اسے جوتے یا اپنے بھائی کو جوتنے کے لئے دے دے، تہائی چوتھائی اور مقرر اناج کے عوض کرایہ پر نہ دے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۵.....کسی چیز کے بدلہ زمین کو کرایہ پر نہ دو۔نسائی عن رافع بن خدیج

کلام:.....ضعیف النسائی ۲۵۴ ضعیف الجامع ۶۲۶۷۔

۴۲۰۵۶.....آپ نے باہمی زراعت سے منع فرمایا۔مسند احمد، مسلم، عن ثابت بن الضحاک

۴۲۰۵۷.....اللہ تعالیٰ نے ایک تیر کی مسافت کھیتی کی حرمت بنائی ہے۔بیهقی فی السنن عن عکرمة مرسلاً

۴۲۰۵۸.....جس نے کوئی کنواں کھودا تو اس کے لئے چالیس ہاتھ اس کے مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ابن ماجة عن عبداللہ بن مغفل

الاکمال

۴۲۰۵۹..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین دینا چاہئے تو اسے ایسے ہی دے دے تہائی یا چوتھائی پر نہ دے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۰۶۰..... جب تم میں سے کسی کو اپنی زمین کو ضرورت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۶۱..... اگر یہی تمہارا حال ہے تو کھیتوں کو کرائے پر نہ دیا کرو۔
عبدالرزاق، مسند احمد نسائی، ابن ماجة، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

مزارعت کے ذیل میں.....از اکمال

۴۲۰۶۲..... جس نے اپنی گردن میں جزیہ باندھا تو وہ ان تعلیمات سے بری ہے جو محمد ﷺ لے کر آئے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۰۶۳..... جس قوم کے پاس کھیتی کا ہل داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ طبرانی عن ابی امامة

۴۲۰۶۴..... یہ (سامان زراعت) جس گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ (بخاری عن ابی امامة کہ رسول اللہ ﷺ نے کھیتی باڑی کی کوئی چیز دیکھی تو یہ ارشاد فرمایا)۔

ذیل مزارعت.....از قسم افعال

۴۲۰۶۵..... (مسند الصدیق) ابو جعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ پر زمین دیتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۰۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان اموال اور ان کے مقررہ حصوں پر سیرابی کا باہمی معاملہ کیا اور ان کے لئے یہ شرط رکھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔ دار قطنی، بیہقی

۴۲۰۶۷..... عمرو بن صلیع محاربی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کی چغلی کھائی اور کہنے لگا، اس نے زمین لے کر یوں کیا ہے تو (بعد میں) اس شخص نے کہا: میں نے آدھے پر زمین لی تھی اور اس کی نہروں کا کرایہ دیتا تھا، میں نے اسے درست کیا اور آباد کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرمایا: بٹوارے پر زراعت اور کھیتی باڑی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۹..... (از مسند رافع بن خدیج) سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ان سے مزارعت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ اس کے متعلق ایک حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ابن حارثہ کے ہاں آئے تو ظہیر کی زمین میں کھیتی دیکھ کر فرمایا: ظہیر کی کھیتی کتنی عمدہ ہے تو انہوں نے کہا: یہ ظہیر کی نہیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ زمین ظہیر کی نہ تھی؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، انہی کی تھی لیکن انہوں نے بٹوارے پہ دی ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کا خرچ اسے واپس کرو اور اپنی زمین لے لو، رافع فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس شخص کو اس کا خرچ واپس کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۷۰..... (اسی طرح) حنظلة بن قیس سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفید زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے صرف (کچھ حصہ) ممتاز و مستثنیٰ کرنے سے روکا ہے کہ آدمی جوتنے کے لئے زمین دے اور کچھ جدا کر لے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۱...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسی طرح اکثر انصار زمینوں والے تھے تو ہم لوگ کرایہ پر زمین دیتے تھے بعض دفعہ وہ پیداوار دیتی اور بعض دفعہ نہ دیتی تو ہمیں اس سے روکا گیا رہا چاندی کے عوض تو اس سے ہمیں نہیں روکا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۲...... اسی طرح سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رافع بن خدیج نے کئی بار یہ بات کی کہ اللہ کی قسم! کہ ہم زمین کو اونٹوں کی طرح کرایہ پر دیں گے، یعنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ "رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے" (لیکن) ان کی بات قبول نہ کی جاتی۔
رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۳...... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے والد صاحب نے وفات کے وقت ایک لونڈی، ایک پانی لانے والا اونٹ، ایک سینگی لگانے والا غلام اور زمین چھوڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی کمائی سے روکا گیا ہے اور سینگی لگانے والے کے بارے میں فرمایا: جو اجرت وہ لے اس سے اونٹ کا چارا لے آؤ، اور زمین کے بارے فرمایا: اسے کاشت کرو یا چھوڑ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۷۴...... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میرے ماموں میرے پاس آکر کہنے لگے: آج رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے روک دیا ہے جو تمہارے لئے فائدہ مند تھا۔ (البتہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے اور تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے، آپ ایک کھیتی کے پاس گزرے، فرمایا: یہ فصل کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: اسے اتنے اتنے پر دی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر مقرر اجرت لے۔ اور تہائی، چوتھائی اور زمین کے کرایہ سے منع فرمایا: ایوب نے فرمایا: کسی نے طاؤس سے کہا: یہاں حضرت رافع بن خدیج کا ایک بیٹا ہے جو یہ حدیث بیان کرتا ہے، تو وہ اس کے پاس گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث اس شخص نے سنائی جو تم سے زیادہ علم والا ہے، رسول اللہ ﷺ ایک کھیتی پر سے گزرے تو وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی فصل ہے لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: کیسے؟ لوگوں نے کہا: اتنے اتنے پر اسے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس کے لئے بہتر ہے، فرماتے ہاں وہ اس کے لئے بہتر ہے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۵...... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! انصار میں سے میری زمین سب سے زیادہ ہے، آپ نے فرمایا: کاشتکاری کرو، میں نے عرض کی یہ اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا: تو بیٹ چھوڑ دو۔
طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۲۰۷۶...... نافع سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیتے تھے تو انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی خبر ہوئی، آپ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا، آپ نے فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ زمین والے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے اپنی زمین دیتے تھے، اور زمیندار یہ شرط لگاتا تھا کہ میرے لئے بڑی نہریں اور وہ حصہ ہے جسے نالی سیراب کرے، اور کھیتی کی مقرر چیز کی بھی شرط لگاتا تھا، فرمایا: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے نہی ان کے شرط لگانے کی وجہ سے تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۷...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ کو وہ اچھا لگا فرمایا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: میرا ہے فرمایا: کہاں سے لیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اجرت پر لیا ہے فرمایا: کسی چیز کے عوض اجرت پر نہ لینا۔
رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۸...... (اسی طرح) مجاہد اسید بن ظہیر جو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی ہی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم میں سے جس کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ اسے تہائی چوتھائی اور آدھے پر دے دیتا، تین نالیاں زمین کا زرخیر حصہ اور جنہیں بڑی نالی سیراب کرتی ان کی شرط لگالیتا، اور زندگی بھی اس وقت تنگ تھی، اور ان میں لوہے کے آلات اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ چاہتا ان سے کام ہوتا، اور ان سے نفع حاصل ہوتا، تو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: کہ نبی ﷺ نے تمہیں اس کام سے منع فرمایا: جو تمہارے لئے نفع بخش تھا جب کہ

رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کھیت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے، اور تمہیں مزابنہ سے بھی روکتے تھے اور مزابنہ یہ ہے کہ ایک شخص کی کھجوروں کا بہت زیادہ مال ہو پھر اس کے پاس کوئی شخص آتا ہے اور کہتا ہے: میں انہیں اتنے اتنے پیسوں اور کچھ کھجوروں کے عوض لے لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۹.....رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت رفاعہ کی نبی ﷺ کے زمانہ میں وفات ہوئی تو انہوں نے وراثت میں ایک سینگی لگانے والا غلام، ایک پانی لانے والا اونٹ اور زمین چھوڑی، آپ نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی نہ کھاؤ (بلکہ) اونٹ کو کھلاؤ، ان لوگوں نے کہا: کہ لونڈی جو کمائی کرتی ہے؟ اس نے فرمایا: لونڈی کی کمائی بھی نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ سے (کمائی) تلاش کرنے لگے، اور ایک روایت میں ہے "شاید اسے کچھ نہ ملے اور وہ اپنی جان کے بدلہ کمائی تلاش کرنے لگے"۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے والد فوت ہوئے تو زمین، لونڈی سینگی لگانے والا غلام اور پانی لانے والا ایک اونٹ چھوڑا، تو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: ان کے لئے زمین ہے اسے جوتو یا کسی (کو کاشتکاری کے لئے) بخش دو، اور انہیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی سے اونٹ کو چارا کھلاؤ۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۸۱.....(اسی طرح) عروۃ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، یہ حدیث اس طرح نہیں، ہوا یوں تھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو کرائے پر زمین دی پھر ان کی لڑائی ہوگئی ایک معاملہ جس سے وہ دونوں بچ رہے تھے اس کی وجہ سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کا یہی حال رہے تو کرایہ پر زمین نہ دیا کرو، تو رافع نے آخری حصہ سنا اور ابتدائی حصہ نہیں سنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۲.....(اسی طرح) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارثہ کے پاس آئے تو ظہیر کی زمین میں آپ نے ایک فصل دیکھی تو فرمایا: ظہیر کی کتنی اچھی فصل ہے تو لوگوں نے کہا: ظہیر کی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں، انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، لیکن یہ فلاں کی فصل ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا خرچ واپس کرو اور اپنی فصل لے لو۔ تو ہم نے اسے اس کا خرچ واپس کیا اور اپنی فصل لے لی۔

طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۸۳.....(مسند ظہیر بن رافع) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے کھیت کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ الباوردی وابن مندۃ وقال غریب وابونعیم

۴۲۰۸۴.....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: تم اپنی سفید زمین جو اچھائی کرو یہ ہے کہ سونے اور چاندی کے بدلہ زمین کرایہ پر دو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۵.....ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر دیا وہ اس میں کام کرتے تھے اور ان کے اس کی کھجوروں کا حصہ ہوتا تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی خلافت پر برقرار رہے یہاں تک کہ انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۶.....شعبی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حصہ پر خیبر کرایہ پر دیتے پھر ابن رواحہ کو تقسیم کے وقت بھیجتے تو وہ انہیں اندازے سے دیتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۸۷.....عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ایک سال خیبر والوں کو (ان کا) حصہ تقسیم کیا پھر وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوگئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جبار بن صخر بن خنساء کو بھیجتے وہ انہیں تقسیم کر کے دیتے۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۸.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: میری زمین اور میرا مال برابر ہے۔ رواہ ابن عساکر

مزارعت کے بارے میں ذیلی روایات

۴۲۰۸۹..... جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت پھل توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

الدورقی وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابن مندة فی غرائب شعبة

۴۲۰۹۰..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فصل میں کھوپڑیاں نصب کرنے کا حکم دیا، کسی نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: (آنکھ) نظر لگنے کی وجہ سے۔ البزار وضعف دارقطنی، بیھقی

مساقاۃ (کچھ غلہ کی وصولیابی پر زمین اجرت پر دینا)

۴۲۰۹۱..... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ رکھا، یعنی چالیس ہزار وسق اور ان کا گمان ہے کہ یہود کو جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان کے ذمہ بیس ہزار وسق باقی تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

وسق ساٹھ صاع اور بقول بعض ایک اونٹ کا بوجھ ہے۔ مترجم

کتاب المضاربت.....از قسم الافعال

۴۲۰۹۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مضاربت اور اس کے شریک کاروں کے بارے میں روایت ہے، وصیت مال پر اور نفع جو مضاربت کرنے والوں میں طے ہے اس پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۹۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے نفع تقسیم کیا تو اس پر کوئی ضمان وذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف میم.....از قسم الاقوال کی چوتھی کتاب

کتاب الموت اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات

اس کے پانچ ابواب ہیں:

باب اول.....موت کا ذکر اور اس کے فضائل

۴۲۰۹۴..... موت کا ذکر کثرت سے کیا کر اس کے علاوہ ساری چیزوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن سفیان عن شیخ مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع: ۱۰۹۹۔

۴۲۰۹۵..... لذتوں کو توڑنے والی (چیز) موت کا ذکر بکثرت کرو۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، حاکم، بیھقی، عن ابی ھریرة،

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی الشعب، حلیة الاولیاء، عن انس، حلیة الاولیاء عن عمر

۴۲۰۹۶.....لذتوں کوختم کرنے والی کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ وہ جس کثرت میں ہوگا اسے کم کردے گا اور جس تھوڑی چیز میں ہوگا اس کے لئے کافی ہوگا۔بیھقی فی الشعب عن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۱۱۲۔

۴۲۰۹۷.....لذت شکن کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ جس نے بھی اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسیع ہوگئی اور جس نے وسعت میں یاد کیا تو اس پر تنگی کردے گی۔بیھقی فی الشعب، ابن حبان، عن ابی ھریرة، البزار عن انس

۴۲۰۹۸.....موت کا ذکر زیادہ کیا کرو اس لئے کہ یہ گناہ گھٹاتی ہے دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اگر تم نے اسے مالداری کے وقت یاد کیا اسے گرادے گی اور فقر کی گھڑی میں یاد کیا تو تمہیں تمہاری زندگی سے خوش کردے گی۔ابن ابی الدنیا عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع: ۱۱۱۰، الکشف الالٰہی ۶۳۔

۴۲۰۹۹.....موت تمہارے پاس لازمی طور پر سختی سے آئی یا سعادت کی یا بدبختی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت، بیھقی فی الشعب عن زید المسلمی مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۸۵۔

۴۲۱۰۰.....موت تمہارے پاس لازمی اور سختی سے آگئی موت آئی سو جیسی آئے، فرحت وراحت اور رحمٰن کے دوستوں کے لئے مبارک حرکت ہے جو دارالخلو دوالے ہیں جس کے لئے ان کی رغبت وکوشش تھی، آگاہ رہو ہر کوشش کرنے والے کی ایک غرض ہوتی ہے اور ہر کوشش کرنے والے کی حد موت ہے آگے نکلنے والا، یا اس سے آگے نکل جائے۔بیھقی فی الشعب عن الوضین ابن عطاء مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع: ۸۶۔

۴۲۱۰۱.....میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔خطیب عن البراء

۴۲۱۰۲.....اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ابن ماجه، بیھقی فی السنن عن البراء

۴۲۱۰۳.....اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔مسند احمد، ابن ماجة عن البراء

۴۲۱۰۴.....دنیا سے بہترین بے رغبتی موت کی یاد ہے اور افضل عبادت غور وفکر ہے جسے موت کی یاد نے بوجھل کردیا تو وہ اپنی قبر کو جنت کا ایک باغ پائے گا۔فردوس عن انس

کلام:.....ذیل اللآ لی ۱۹۵، ضعیف الجامع ۱۰۱۱۔

۴۲۱۰۵.....موت کی یاد بہت زیادہ کرو، جس بندہ نے بھی موت کو زیادہ یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ فرمادے گا اور موت (کی سختی) اس کے لئے آسان کردے گا۔فردوس عن ابی ھریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۱۱۱، کشف الخفا ۵۰۰۔

۴۲۱۰۶.....موت کے آنے سے پہلے موت کی تیار کرو۔طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی الشعب عن طارق المحاربی

کلام:.....ضعیف الجامع ۸۱۲۔

۴۲۱۰۷.....زمین روزانہ ستر بار پکار کر کہتی ہے: بنی آدم! جو چاہے کھالو اللہ کی قسم میں تمہارے گوشت اور چمڑے کھاؤں گی۔الحکیم عن ثوبان

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۴۱۰۔

اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند کر

۴۲۱۰۸.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بندہ جب مجھ سے ملنا (یعنی مرنا) پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کے ملنے کو چاہتا ہوں، اور جب وہ میری ملاقات

کو ناپسند کرے تو میں بھی اس کی ملاقات کو نہیں چاہتا۔ بخاری، نسائی، عن ابی ھریرة

۴۲۱۰۹ ...... اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو تو تمہیں ان چیزوں سے جو میں دیکھ رہا ہوں غافل کردے، موت؟ لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر زیادہ کرو، موت! قبر روز پکار کر کہتی ہے: میں بے وطنی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی، کیڑوں کا گھر ہوں، جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے گویا ہو کر کہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر جتنے لوگ چلتے تھے تو مجھے ان میں سب سے اچھا لگتا ہے آج جب میں تیرے پاس ہوں اور تو یہاں آ گیا تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔ تو حد نظر قبر وسیع ہو جاتی ہے اور جنت کی طرف یک دروازہ کھل پاتا ہے۔

اور جب کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہو! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، آج جب تو میرے قریب ہو گیا اور میرے پاس آ گیا تو اپنے ساتھ میرا سلوک بھی دیکھ لے گا۔ تو قبر اس پر تنگ ہونا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ آپس میں مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں پھر اس پر ستر سانپ مقرر کئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک دنیا بس پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اُگے، وہ اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ حساب کا وقت قریب آ جائے گا، سو قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۱۱۰ ...... مؤمن کا تحفہ موت ہے۔ طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء، حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۲۱۱ ...... دنیا کو درست کرو اپنی آخرت کے لئے عمل کرو، گویا تمہیں کل مرنا ہے۔ فردوس عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۸۹۲، الضعیفہ ۸۴۷۔

۴۲۱۱۱ ...... اپنی مجلس کو لذتوں کو برباد کرنے والی چیز کے ذریعہ خلط ملط کرو، یعنی موت کے ذریعہ۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عطاء الخراسانی مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۴۰۹۔

۴۲۱۱۲ ...... وہ شخص سراسر بد بخت ہے جس کی زندگی میں قیامت آئی اور وہ مرا نہیں۔ القضاعی عن عبداللہ بن جراد

۴۲۱۱۲ ...... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ) جتنا چاہو جی لو، پھر بھی آپ نے موت کا جام پینا ہے اور جس سے چاہیں محبت کرلیں بہر بھی اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہے عمل کرلیں، آخر کار آپ نے اس سے ملنا ہے۔ ابو داؤد طیالسی، بیھقی عن جابر

کلام: ...... الکشف الالٰہی ۶۴۳۔

۴۲۱۱ ...... زمانہ نصیحت کن اور موت ڈرانے والی کافی ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن انس

کلام: ...... تحدیر المسلمین ۱۰۷، التمیز ۱۲۱۔

۴۲۱۱ ...... دنیا سے بے رغبتی کے لئے اور آخرت میں رغبت دلانے کے لئے موت کافی ہے۔

ابن ابی شیبة، مسند احمد فی الزھد، عن الربیع بن انس مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع: ۴۱۸۵، الکشف الالٰہی ۶۵۸۔

۴۲۱۱ ...... اگر تم میں سے ایک، کسی کے لئے چھوڑا جاتا تو۔

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۱۷۲، ضعیف الجامع ۴۷۱۲

۴۲۱۱ ...... جہاں تک میں سمجھتا ہوں معاملہ (قیامت) اس سے زیادہ جلد (آنے والا) ہے۔ ابو داؤد حلیة الاولیاء، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۱۲ ...... معاملہ اس سے زیادہ جلدی میں ہے۔ ابو داؤد، عن ابن عمر

۴۲۱ ...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کریں اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس

سے ملنا ناپسند کریں گے۔مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھما وعن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنه

۴۲۱۲۲......موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔حلیة الاولیاء، بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:......الاتقان ۲۱۰۹،الاسرار المرفوعة ۵۴۰۔

الاکمال

۴۲۱۲۳......موت کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تم اگر اس سے مالداری میں یاد کرو گے تو اسے پراگندہ کردے گی اور اگر تنگی میں یاد کرو گے تو اسے تمہارے لئے وسیع کردے گی،موت،قیامت ہے،جو تم میں سے مرگیا تو اس کی قیامت برپا ہوگئی،جو اس کی اچھائی اور برائی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔ العسکری فی الامثال، عن انس وفیه داود بن المحبر کذاب عن غبسة ابن عبدالرحمن متروک متھم عن محمد بن زاذان قال البخاری لایکتب حدیثه

کلام:......تلبیض الصحیفه :۴۳۔

۴۲۱۲۴......موت کو بکثرت یاد کرو،کیونکہ یہ گناہوں کو گھٹاتی اور دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہے،موت قیامت ہے،موت قیامت ہے۔

ابن لال فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۲۱۲۵......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ اگر تم نے اسے بہتات میں یاد کرو گے تو اسے کم کردے گی اور کمی میں یاد کرو گے تو اسے زیادہ کردے گی۔نسائی عن ابی ھریرة

۴۲۱۲۶......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس نے اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسعت پیدا کردے گی،اور جس نے اسے وسعت میں یاد کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔البزار عن انس

۴۲۱۲۷......لوگو!تم سکون کے گھر میں ہو،سفر کی پیٹھ پر ہو تمہاری رفتاری بڑی تیز ہے بیابان کی دوری کے لئے کوشش کرو۔الدیلمی عن علی

۴۲۱۲۸......لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس بندہ نے بھی زندگی کی تنگی میں اس کا ذکر کیا اس کی تنگی کو وسعت میں بدل دے گی اور جس نے وسعت میں اس کا ذکر کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔ابن حبان، بیھقی عن ابی ھریرة

۴۲۱۲۹......موت کو زیادہ یاد کرنے والے اور اس کے آنے سے پہلے اس کی اچھی تیاری کرنے والے یہی لوگ زیادہ عقلمند ہیں جو دنیا و آخرت کی شرافت لے گئے۔(طبرانی فی الکبیر،حاکم،حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر کہ ایک شخص نے عرض کی:یارسول اللہ!کون سا مؤمن زیادہ عقلمند ہے؟آپ نے یہ ارشاد فرمایا پھر یہ حدیث ذکر کی)۔ابن المبارک وابوبکر فی الغیلانیات عن سعد بن مسعود الکندی وقیل انه تابعی

۴۲۱۳۰......یہ دل ایسے ہی زنگ آلود ہوجاتے ہیں جیسے لوہے کو پانی سے زنگ لگ جاتا ہے کسی نے کہا:ان کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟فرمایا: کثرت سے موت کی یاد اور قرآن مجید کی تلاوت۔بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۱۳۱ ہر کوشش کرنے کرنے والے کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے اور انسان کی (آخری) حد موت ہے تو اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اس سے تمہارے لئے آخرت کی رغبت اور آسانی پیدا ہوگی۔البغوی عن جلاس ابن عمرو الکندی وضعف

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۶۔

موت کو کثرت سے یاد کرو

۴۲۱۳۲......اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کرو تو جو چیز میں دیکھ رہا ہوں اس سے تمہیں غافل کردے،لذت شکن کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ قبر روزانہ کہتی ہے،میں تنہائی اور بے وطنی کا گھر ہوں میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔بیھقی فی الشعب عن ابی سعید

۴۲۱۳۳......اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو تم آرزو اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو، ہر گھر والوں کو ملک الموت روزانہ دو مرتبہ یاد دلاتا ہے جسے پاتا ہے کہ اس کی مدت پوری ہوگئی اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور جب اس کے گھر والے روتے اور واویلا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم کیوں روتے اور واویلا کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نہ میں نے تمہاری عمر کم کی اور نہ تمہارا رزق بند کیا میرا کیا گناہ ہے میں نے تو پھر تمہارے پاس لوٹ کر پھر لوٹ کر، پھر لوٹ کر آنا ہے یہاں تک کہ میں تم میں سے کوئی باقی نہ چھوڑوں۔ الدیلمی عن زید بن ثابت

۴۲۱۳۴......میرے خیال میں معاملہ میں اس سے زیادہ جلدی ہے۔ ھناد، ترمذی: حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابن عمرو قال: کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم لوگ اپنی جھونپڑی ٹھیک کر رہے تھے تو فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔

۴۲۱۳۵......اگر تم نے میری وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہیں ہوگی۔ الاصبھانی فی الترغیب عن انس

۴۲۱۳۶......موت مؤمن کا پھول ہے۔ الدیلمی عن السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام:......الکشف الالٰہی ۹۴۸۔

۴۲۱۳۷......مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کوئی راحت نہیں، جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند ہو تو۔ خطیب فی المتفق و المفترق

کلام:......الاتقان ۱۵۵۴۔

۴۲۱۳۸......موت مؤمن کا تحفہ ہے اور درہم و دینار منافق کی بہار ہے اور وہ جہنم کے لئے اس کا توشہ ہے۔ دارقطنی عن جابر

کلام:......المتناھیۃ ۱۴۸۰۔

۴۲۱۳۹......کیا تمہارے پاس مال ہے؟ تو اسے اپنے آگے بھیج، کیونکہ آدمی اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے اگر اسے پہلے بھیج چکا تو چاہے گا کہ اسے مل جائے اور اگر پیچھے چھوڑ آیا تو چاہے گا اس کے ساتھ رہ جائے۔ (ابن المبارک عن عبداللہ بن عبیداللہ، قال: ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے مجھے موت پسند نہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۰......طارق! موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرو۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر، حاکم بیھقی فی الشعب عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۴۲۱۴۱......انسان زندگی کو پسند کرتا ہے جب کہ موت اس کے لئے بہتر ہے اور انسان کو مال کی کثرت پسند ہے جب کہ تھوڑا مال اس کے حساب کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابن السکن وابوموسیٰ فی المعرفۃ، بیھقی فی الشعب، عن زرعۃ بن عبداللہ الانصاری مرسلاً، بزای ثم راء، وقیل براء اولہ ثم بزای ساکنۃ وقیل ھو صحابی

۴۲۱۴۲......اگر جانوروں موت کا اتنا پتہ چل جائے جتنا انسان کو پتہ ہے تو یہ ان کا موٹا گوشت نہ کھا سکیں۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:......کشف الخفاء ۲۰۹۷۔۲۱۰۲۔

یعنی جانور غم کی وجہ سے پگھلنا اور کمزور ہونا شروع ہو جائیں۔

۴۲۱۴۳......اے اہل اسلام! موت تمہارے پاس ایک دھماکہ لے کر آئی جسے لوٹنا نہیں، نیک بختی یا بدبختی، ضروری اور چمٹنے والی، اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے بلند جنت میں، موت راحت وقرار لائی جو ہمیشگی کے گھر میں رہیں گے، جن کی کوشش ورغبت اس کے بارے میں تھی۔ اور شیطان کے ان دوستوں کے لئے جو دھوکے کے گھر میں رہنے والے تھے اسی میں رہنے کی ان کی رغبت وکوشش تھی ان کے لئے موت رسوائی ندامت اور خسارہ کا لوٹنا گرم آگ میں لائی، خبردار! ہر کوشش کرنے والے کی ایک حد ہے اور ہر کوشش کرنے والے (انسان) کی حد موت ہے، یا تو وہ آگے بڑھنے والا ہے یا اس سے آگے نکل جایا کرتا ہے (ابوالشیخ فی امالیہ وابن عساکر۔ عن الوضین بن عطاء عن تمیم عن یزید بن عطیۃ، کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو غفلت میں دیکھتے تو باہر نکل کر مسجد میں آتے تو ان کے سامنے کھڑے ہو کر آواز بلند پکارتے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۴......اپنی قبروں کے لئے تیاری کرو، کیونکہ قبر روزانہ سات مرتبہ کہتی ہے: اے کمزور انسان! اپنی زندگی میں اپنے آپ پر رحم کر اس سے پہلے کہ تو میرے پاس آئے اور میں تجھ پر شفقت کروں اور تجھے میری طرف سے مسرت ملے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۱۴۵......جو شخص موت سے بھاگتا ہے اس کی مثال اس لومڑی کی سی ہے جو اس لئے بھاگتی ہے کہ زمین قرض کے بدلہ اس سے مطالبہ کرتی ہے تو وہ بھاگتی رہتی ہے اور جب تھک ہار بیٹھتی ہے تو اپنی بل میں داخل ہو جاتی ہے پھر زمین اس کی لاچاری کے وقت کہے گی، لومڑی! میرا قرض میرا قرض دو، تو اس وقت اس کا گوز نکلے گا، اور یہی سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کی گردن جدا ہو جائے گی اور وہ مر جائے گی۔

الرامهرمزی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی الشعب عن سمرة بن جندب وقال البیهقی، المحفوظ وقفه

کلام:......النافلة ۵۰، الوقوف ۱۴۴۔

موت کی تمنا سے ممانعت

۴۲۱۴۶......تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ بڑھ جائے خواہ برائی کرنے والا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هریرة

الاکمال

۴۲۱۴۷......موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اس سے عمل ختم ہو جاتا ہے اور آدمی کو واپس نہیں کرتی کہ وہ توبہ کرے۔

محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، طبرانی فی الکبیر عن العباس الغفاری

۴۲۱۴۸......موت کی تمنا ہرگز نہ کرنا، کیونکہ اگر تو جنتی ہے تو تمہارے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اگر تو جہنمی ہے تو تمہیں اس کی کیا جلدی ہے۔

المروزی فی الجنائز عن القاسم مولی معاویة مرسلاً

۴۲۱۴۹......موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ حشر کا ڈر بڑا سخت ہے یہ سعادت کی بات ہے کہ بندہ کی عمر لمبی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اسے انابت ورجوع کی توفیق دے۔ مسند احمد وابن منیع وعبد بن حمید، بزار، ابو یعلی، حاکم، بیهقی فی الشعب، ضیاء عن جابر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۱۔ الضعیفة ۸۸۵۔

۴۲۱۵۰......تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ نیکی میں بڑھ جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے، خواہ برا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے وہ توبہ کر لے۔ نسائی عن ابی هریرة

۴۲۱۵۱......دنیا میں کسی مصیبت کی وجہ سے کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے، لیکن کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیو جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب میرے لئے مرنا بہتر اور افضل ہو۔ ابن ابی شیبه، ابن حبان عن انس

۴۲۱۵۲......تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ الباوردی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن الحکیم بن عمرو الغفاری، مسندا حمد، عن عبس الغفاری، مسنداحمد، عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن جناب

۴۲۱۵۳......تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے ہاں جب اسے اپنے عمل پر بھروسا ہو، جب تم اسلام میں چھ چیزیں دیکھ لو تو موت کی تمنا کرنا، پھر اگر تمہاری جان تمہارے ہاتھ میں بھی ہوئی تو اسے چھوڑ دینا، خون کا ضیاع (نقصان) بچوں کی حکومت، شرطوں کی کثرت، بے وقوفوں کی گورنری، فیصلہ کی فروخت، اور ایسے لوگوں کا ہونا جنھوں نے قرآن مجید کو بانسری بنالیا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۴۲۱۵۴......تم میں سے ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس نے اپنے لئے کیا بھیجا۔ الخطیب عن ابن عباس

۴۲۱۵۵......اے سعد! کیا میرے سامنے موت کی تمنا، اگر تم جہنم کے لئے اور جہنم تمہارے لئے پیدا کی گئی تو اس کی طرف جلدی کرنے کی کیا وجہ؟ اور اگر تم جنت کے لئے اور جنت تمہارے لئے پیدا کی گئی تو تمہاری عمر طویل اور عمل اچھا ہو جائے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة

۴۲۱۵۶......اے رسول اللہ کے چچا! ہرگز موت کی تمنانہ کریں، اگر آپ نیکی کرنے والے ہیں تو آپ کا احسان مزید بڑھ جائے یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور (خدانخواستہ) اگر آپ برائی کرنے والے ہیں تو آپ کو تاخیر کے ذریعہ توبہ کی توفیق دی جائے کہ اپنی برائی سے باز رہیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ہے لہذا ہرگز موت کی تمنانہ کریں۔ (مسند احمد وابن سعد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ھند بنت الحارث عن ام الفضل کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے پاس آئے ادھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکلیف سے کراہ رہے تھے انہوں نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اور یہ حدیث ذکر فرمائی۔)

۴۲۱۵۷......کسی نیک وبد کے لئے موت کی تمنا کرنے کی گنجائش نہیں، نیک تو نیکی بڑھ جائے گی اور فاجر وگنہگار کو توبہ کی توفیق مل جائے گی۔

ابن سعد عن ابی ھریرۃ

باب دوم......دفن سے پہلے کے امور

اس کی سات فصلیں ہیں۔

فصل اول، قریب الموت اور اس کے متعلق

قریب الموت کو تلقین

۴۲۱۵۸......اپنے مرنے والوں کے پاس رہا کرو اور انہیں "لاالٰہ الااللّٰہ" کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو کیونکہ جان کنی کے وقت برداشت کرنے والے مرد وعورتیں حیران ہوجاتی ہیں اور شیطان اس جان کنی کی گھڑی میں انسان سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ملک الموت کو دیکھنا تلوار کی سو ضربوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بندہ کی جان اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلتی یہاں تک کہ ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھالے۔ حلیۃ الاولیاء عن واثلۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۸، الضعیفہ ۱۴۴۸، ۲۰۸۳۔

۴۲۱۵۹......جب تمہارے (مرض الوفات والے) مریض گھبرا جائیں تو انہیں "لاالٰہ الااللّٰہ" کہنے سے اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، لیکن انہیں تلقین کرتے رہو اگرچہ منافق کے لئے اس پر خاتمہ نہیں ہوتا۔ دارقطنی وابو القاسم القشیری فی امالیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۹۔

۴۲۱۶۰......اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔ حاکم عن عثمان

۴۲۱۶۱......تمہارے والد پر اب وہ کیفیت ہوگی جو اللہ تعالیٰ کسی سے چھوڑنے والا نہیں، یعنی قیامت کے روز (نیکی بدی) کا بدلہ۔

مسند احمد، بخاری عن انس

۴۲۱۶۲......لاالٰہ الااللہ بے شک موت کی سختیاں ہیں۔ مسند احمد، بخاری عن عائشۃ

۴۲۱۶۳......اپنے مرنے والوں کو "لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین" کی تلقین کیا کرو، لوگوں نے کہا: کیسے یہ تو زندہ رہنے والوں کے لئے ہے، آپ نے فرمایا: زیادہ اچھا ہے زیادہ بہتر ہے۔

ابن ماجۃ والحکیم، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن جعفر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۰۷، ضعیف الجامع ۴۷۰۷۔

۴۲۱۶۴.....اپنے مردوں کو"لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو کیونکہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ"لا الٰہ الا اللہ" ہوگا تو کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا چاہے اس سے پہلے جو کچھ بھی اس نے کیا ہو۔ ابن حبان عن ابی هريرة

۴۲۱۶۵.....اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اس واسطے کہ مومن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح اس کے جبڑوں سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے۔ طبرانی فی الکبير عن ابن مسعود

۴۲۱۶۶.....اپنے مردوں کو"لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو اور کہتے رہو، اللہ ثابت قدم رکھے، ثابت قدم رکھے، ولا قوۃ الا باللہ۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

کلمۂ شہادت کی تلقین

۴۲۱۶۷.....اپنے مردوں کو"لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید مسلم، ابن ماجة عن ابی هريرة، نسائي عن عائشة

۴۲۱۶۸.....بندہ جب لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے! میرے بندہ نے سچ کہا، میرے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے"لا الٰہ الا اللہ وحدہ" تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں، اور جب بندہ کہتا ہے:"لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی عبادت ودعا کے لائق نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، اور جب بندہ کہتا ہے:"لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے:"لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" تو فرماتا ہے"میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں، نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف میری طرف سے ہے" جسے ان کلمات کی توفیق مرتے دم دی گئی تو آگ اسے نہیں چھوئے گی۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، بیهقی عن ابی هريرة وابی سعید

۴۲۱۶۹.....مومن پر جان کنی کی کیفیت ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: (اے روح) خوش ہو کر اور تجھ سے رضامندی ہے راحت، ریحان اور اس رب کی طرف نکل جو ناراض نہیں، پھر وہ یوں نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبو اور وہ فرشتے ایک دوسرے کو دیتے دیتے آسمان کے دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ زمین سے آنے والی روح کتنی اچھی ہے پھر وہ اسے مومنوں کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں تو انہیں ایسی ہی خوشی ہوتی ہے جیسے تم کسی غائب آدمی کی موجودگی سے محسوس کرتے ہو، اس کے بعد وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا اور فلانی نے کیا کیا؟ تو فرشتے ان سے کہتے ہیں: اسے رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غم میں تھا پھر جب وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں اسے جہنم کی طرف لے گئے۔

اور کافر کی جب جان کنی کی گھڑی ہوتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: نکل اس حال میں کہ تو ناراض اور تجھ پر ناراضگی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف، چنانچہ وہ مردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ اسے زمین کے دروازے تک لاتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں: کتنی بدبودار ہے یہاں تک کہ اسے کفار کی ارواح تک لے آتے ہیں۔ نسائی، حاکم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۰.....جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس سے ملتے اور اسے اوپر لے جاتے ہیں، پھر اس کی عمدہ خوشبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ کا تجھ پر اور اس جسم پر سلام ہو جسے تو نے آباد رکھا، پھر اسے اس کے رب کے حضور لے جاتے ہیں، پھر اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ اسے آخری مدت تک کے لئے لے جاؤ، اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اس کی بدبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: خبیث روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، پھر کہا جاتا ہے: اسے آخری وقت کے لئے جاؤ۔

مسلم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۱......کیا تم انسان کو اس وقت نہیں دیکھتے جب اس کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے جب نظر اپنی روح کے پیچھے جاتی ہے۔
مسلم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۲......جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔مسلم، ابن ماجه عن ام سلمة

۴۲۱۷۳......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے مومن بندہ کا میرے پاس اچھا مرتبہ ہے وہ میری تعریف کرتا ہے اور میں اس کے پہلو سے اس کی روح قبض کرتا ہوں۔مسند احمد، بيهقی فی شعب عن ابی هريرة

۴۲۱۷۴......سب سے ہلکی موت ایسی ہے جیسے اون میں کانٹے دار پودا ہو، تو کیا جب کانٹے دار پودے کو اون سے کھینچا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ اون نہیں آتی۔ابن ابی الدنيا فی ذكر الموت عن شهر بن حوشب مرسلاً
کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۴۲۔

الاکمال

۴۲۱۷۵......جب مرنے والے کے پاس آؤ تو کہو" سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين". سعيد بن منصور، ابن ابی شيبه والمروزی عن ام سلمة

۴۲۱۷۶......انسان کی جب موت آتی ہے تو حق سے روکنے کے لئے ہر (باطل) چیز اس کے پاس جمع ہو جاتی ہے اور اس کے سامنے کر دی جاتی ہے اس وقت وہ شخص کہے گا" رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فيما تركت" اے میرے رب مجھے واپس لوٹا تا کہ میں اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیک عمل کروں۔الديلمی عن جابر

۴۲۱۷۷......جب تم میں سے کوئی قریب الموت شخص کے پاس بیٹھا ہو تو اسے کلمۂ شہادت پر مجبور نہ کرے بلکہ وہ اپنی زبان سے کہتا یا ہاتھ سے اشارہ کرتا یا اپنی آنکھ یا دل سے اشارہ کرتا ہے۔الديلمی عن انس، وفيه ابوبكر النقاش

۴۲۱۷۸......مرنے والے کی وفات کے وقت اس کا انتظار کرو جب اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں اور ماتھے پر پسینہ آجائے اور اس کے نتھنے پھول جائیں تو یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی اور جب وہ گلا گھونٹے اونٹ کی طرح خرخرائے اور اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے اور اس کی باچھیں خشک ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو اس پر نازل ہوا۔الحكيم والخليلی فی مشيخته عن سلمان

۴۲۱۷۹......جب روح نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے کیا تمہیں مرنے والے کی آنکھیں کھلی نظر نہیں آتیں؟
ابن سعد والحكيم عن ابی قلابة مرسلاً

۴۲۱۸۰......جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اس کو دیکھتی ہے۔الحكيم عن قبيعة بن ذونيب

۴۲۱۸۱......میت پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے اور اس کے گھر والے جو کہتے ہیں وہ اس پر ایمان کہتا ہے اور جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اسے دیکھتی ہے۔ابن سعد عن قبيصة بن ذونيب

۴۲۱۸۲......اگر اس کی آنکھ کو پتہ چل گیا تو وہ روح کا پیچھا کرے گا۔طبرانی فی الكبير عن ابی بكرة

۴۲۱۸۳......بندہ موت کی سختیاں اور موت کی مصیبتیں برداشت کرتا ہے اور اس کے جوڑ ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں: تجھ پر سلام ہو! تو مجھ سے اور میں تجھ سے قیامت کے دن تک کے لئے جدا ہو رہا ہوں۔القشيری فی الرسالة عن ابرهيم بن هدية عن انس
کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۲/ ۳۷۵۔

۴۲۱۸۴......مسلمان کی جب موت آتی ہے تو اعضاء ایک دوسرے سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں تجھ پر سلام ہو میں تجھے اور تو مجھے قیامت تک کے لئے خیر باد کہہ رہا ہے۔الديلمی عن ابی هدية عن انس

۴۲۱۸۵......ملک الموت روزانہ بندوں کے چہروں کو ستر بار دیکھتا ہے تو جس بندہ کی طرف وہ بھیجا گیا ہوا گر ہنسے تو وہ کہتا ہے: تعجب ہے! مجھے اس کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ ہنس رہا ہے۔ ابن النجار عن ابی ھدیة عن انس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۲/۳۷۵۔

موت کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے

۴۲۱۸۶......جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی فرماتا ہے۔ ابونعیم عن ابی الدرداء وابی ذرمعاً

۴۲۱۸۷......مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح گھسیٹی جاتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے مؤمن سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تا کہ اس کے لئے کفارہ ہوجائے۔ اور کافر کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تا کہ اسے (دنیا میں ہی) بدلہ دے دیا جائے۔ عن ابن مسعود

۴۲۱۸۸......اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے نکل! وہ کہتی ہے: چاہے مجھے ناپسند ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل اگر چہ تجھے ناپسند ہو۔

البزار والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۸۹......مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے مجھے گدھے کی طرح کی موت پسند نہیں، کسی نے کہا، گدھے کی موت کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اچانک کی موت، اور فرمایا: کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۱۹۰......ملک الموت سے واسطہ ہزار تلواروں کی ضربوں سے زیادہ سخت ہے جس مؤمن کی موت آتی ہے تو اس کی ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھاتی ہے۔ اور اس وقت اللہ کا دشمن (یعنی شیطان) اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

الحارث، حلیة الاولیاء عن عطاء ابن یسار مرسلاً

کلام:......اللآلی ۱/۴۲۹۔

۴۲۱۹۱......مجھے معلوم ہے اسے جو تکلیف ہو رہی ہے اس کی ہر رگ کو علیحدہ طور پر موت کا پتہ چل رہا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۲۱۹۲......میں ایسے کلمات جانتا ہوں جنہیں موت کے وقت کوئی مؤمن بھی کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرماتے ہیں اس کا رنگ کھل آتا ہے اور اسے خوشی کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ مسند احمد، ابویعلی عن یحیی بن ابی طلحة عن ابیه ورجاله ثقات

۴۲۱۹۳......اے زمعہ کی بیٹی! اگر تمہیں موت کا پتہ چل جائے تو تم جان لیتی کہ وہ تمہاری قدرت سے زیادہ سخت ہے۔

ابن المبارک عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عنه عن سودة بنت زمعة موصولاً

۴۲۱۹۴......مجھے ایک انصاری شخص کے سرہانے ملک الموت نظر آیا میں نے کہا: ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر کیونکہ وہ مؤمن ہے تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) آپ اطمینان رکھئے اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو! میں ہر مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں۔

البزار عن الحزارج

۴۲۱۹۵......اے فرشتے! میرے صحابی کے ساتھ نرمی والا معاملہ کر، کیونکہ وہ مؤمن ہے۔ ابن قانع عن الحارث بن خزارج الانصاری

۴۲۱۹۶......جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ملنا چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نہیں ملنا چاہتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: مجھے موت سے نفرت ہے آپ نے فرمایا: یہ اس (میں شامل) نہیں لیکن مومن کی جب موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی کرامت وعزت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس سامنے کی چیز سے بڑھ کر اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی، (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں۔

رہا کافر تو جب اسے موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی نوید ملتی ہے تو اس سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں لگتی یوں وہ اللہ تعالیٰ

کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ عبد بن حمید عن انس عن عبادة بن الصامت ابن ماجة عن عائشة

۴۲۱۹۷...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتے، لوگوں نے کہا: ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: یہ بات نہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو وہ یا تو مقربین میں سے ہوتا ہے تو راحت وریحان اور نعمتوں کی جنت ہے پھر جب کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ رہا وہ جو جھٹلانے والوں اور گمراہوں سے ہو تو اس کی خاطر مدارات کھولتے پانی سے کی جاتی ہے تو جب اسے اس کا مژدہ ملتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات زیادہ ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد عن رجل من الصحابة

۴۲۱۹۸...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب بھی تو موت کو نہیں چاہتے، آپ نے فرمایا: یہ موت سے نفرت (کا مطلب) نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ جب مؤمن کی موت آتی ہے تو جو نعمتیں ایسے ملنے والی ہوتی ہیں ان کی بشارت دینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز اسے محبوب نہیں ہوتی، اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور فاجر و گنہگار کی جب موت آتی ہے تو جو مصائب اس پر آنے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتا ہے۔ مسند احمد، نسائی عن انس

۴۲۱۹۹...... جس نے اپنی وفات کے وقت تین مرتبہ کہا: لاالٰہ الااللہ الکریم اور تین مرتبہ والحمدللہ رب العالمین "تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر" تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ الخرائطی عن علی

۴۲۲۰۰...... جس بندہ کے دل میں اس جیسی بیماری میں یہ دو چیزیں (رحمت کی امید اور گناہوں کا خوف) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کرتا اور جس سے ڈرتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔ (عبد بن حمید، ترمذی غریب، نسائی، مسلم ابویعلی وابن السنی، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور عن انس، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس اس کی موت کے وقت تشریف لائے اور فرمایا: کیا کیفیت ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی امید اور گناہوں کا خوف ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی، بیہقی فی الشعب عن عبید بن عمیر مرسلاً مثلہ)

۴۲۲۰۱...... اپنے مرنے والوں کو "لاالٰہ الااللّٰہ" کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ زبان پر ہلکا اور میزان میں وزنی (کلمہ) ہے۔ اگر لا الٰہ الااللہ ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں آسمانوں اور زمین کو رکھ دیا جائے تو لاالٰہ الااللہ وزن میں بڑھ جائے۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۲...... اپنے مردوں کو لاالٰـــہ الااللہ کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں گرادیتا ہے جیسے سیلاب عمارتوں کو، لوگوں نے عرض کی کیسے یہ تو زندوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: بس گرادیتا ہے گرادیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۳...... اپنے مرنے والوں کو "لاالٰہ الااللّٰہ" کی تلقین کیا کرو اور انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، اس واسطے کہ وہ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۴...... اپنے مردوں کو "لاالٰـــہ الااللّٰـہ" کی تلقین کیا کرو اس لئے کہ جس کی آخری گفتگو 'لا الٰہ الا اللہ' موت کے وقت ہوئی تو وہ کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا، اگرچہ اس سے پہلے اس نے جو کچھ کیا۔ ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۲۲۰۵...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، عن ابی سعید، نسائی، مسلم، ابن ماجة عن ابی ھریرة نسائی عن عائشة، عقیلی فی الضعفاء عن حذیفة بن یمان، نسائی، ابن ماجة عن عروة بن مسعود

۴۲۲۰۶...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کی تلقین کیا کرو کیونکہ جس نے اپنی موت کے وقت اسے کہا تو جنت اس کے لئے واجب ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جس نے اپنی صحت میں اسے کہا؟ آپ نے فرمایا: یہ واجب کردیتا ہے واجب کردیتا ہے اگر آسمانوں اور زمینوں

اوران کے درمیان کی چیزوں اور جو کچھ ان (زمینوں) کے نیچے ہے سب کو لا کر ترازو کے ایک پلڑے میں اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ وزن میں ان سب سے بڑھ جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

موت کی سختیاں

۴۲۲۰۷.....مومن کی جان اس کے پہلوؤں سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ ابن حبان عن ابن عباس

۴۲۲۰۸.....موت کا سب سے کم جھٹکا تلوار کی سو ضربوں کی طرح ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن الضحاک بن حمرۃ مرسلاً

۴۲۲۰۹.....اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا، انسان موت سے زیادہ سخت چیز سے نہیں ملا پھر موت بعد کے حالات سے زیادہ آسان ہے۔ مسند احمد عن انس

۴۲۲۱۰.....ملک الموت کا واسطہ (جو کسی انسان سے پڑتا ہے) تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔ خطیب عن انس

کلام:.......التعقبات ۱۹، الوقوف ۱۴۲۔

۴۲۲۱۱.....اگر بہائم کو موت کا اتنا علم ہو جائے جتنا انسانوں کو ہے تو انہیں موٹا نہ کھایا جائے۔ بیہقی فی الشعب عن ام صبیۃ

۴۲۲۱۲.....میں نے مؤمن کے دنیا سے نکلنے کی تشبیہ صرف اس بچہ سے دی جو اپنی ماں کے پیٹ سے اس غم اور ظلمت سے نکل کر دنیا کی روح کی طرف نکلتا ہے۔ الحکیم عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۰۸۱ الکشف الالٰہی ۸۸۶۔

۴۲۲۱۳.....آج کے بعد تیرے والد پر کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔ بخاری عن انس

۴۲۲۱۴.....بعد کی گھڑیوں میں موت اس طرح ہوگی جیسے دنبے کا ٹکر مارنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۰۱۸۔

۴۲۲۱۵.....اپنی سہیلی پر افسوس نہ کر کیونکہ یہ اس کی نیکی ہے۔ ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۱۸۶۔

الاکمال

۴۲۲۱۶.....بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی موت کا پتہ چلے تو وہ کہے: **انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم الحقہ بالصالحین واخلف علی ذریتہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین اللھم! لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ** بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ اسے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے اور اس کی پیچھے رہ جانے والی اولاد کے والی بن جائیے، اے اللہ! ہماری اور اس کی قیامت کے روز بخشش فرما، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر فی معجمہ وابن النجار عن ابی ھند الدارمی

۴۲۲۱۷.....بے شک موت کا خوف ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی فوتگی کی خبر ہو تو وہ کہے: بے شک ہم اللہ کے لئے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ اسے اپنے پاس نیکوکاروں میں لکھ لیجئے! اور اس کا نامہ اعمال علیین میں رکھئے پیچھے رہ جانے والوں کے وارث رہئے، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عباس

فصل ثانی......در بیان غسل

۴۲۲۱۸...... تمہارے مردوں کو امانت دار لوگ غسل دیا کریں۔ابن ماجة عن ابن عمر

تا کہ مردہ کی کسی بری چیز کا ذکر لوگوں سے نہ کریں۔مترجم

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۱۴،ضعیف الجامع ۴۱۵۱۔

۴۲۲۱۹...... جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے اور جو اسے اٹھائے وضو کرلے۔ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۲۲۲۰...... جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے۔مسند احمد عن المغیرة

کلام:......جنة المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹،حسن الاثر ۳۱۔

۴۲۲۲۱...... جس نے میت کو غسل دیتے اس پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔اور جس نے اسے کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......الکشف الالٰہی ۹۴۵۔

۴۲۲۲۲...... جو میت کو غسل دے وہ اسے جھنجھوڑ کر شروع کرے۔بیھقی فی السنن عن ابن سیرین مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۱۳۔

۴۲۲۲۳...... غسل (دینے) سے غسل (کرنا) اور اٹھانے (کی وجہ) سے وضو ہے۔الضیاء عن ابی سعید

۴۲۲۲۴...... میت کے غسل کی وجہ سے تم پر غسل (کرنا) واجب نہیں۔حاکم عن ابن عباس

۴۲۲۲۵...... جب آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو فرشتوں نے انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کے لئے لحد بنائی اور کہا: آدم کا یہ طریقہ ان کی اولاد میں جاری ہوگا۔حاکم عن ابی

۴۲۲۲۶...... اس کے غسل سے غسل اور اس کے اٹھانے سے وضو (کرنا مستحب) ہے یعنی میت کی وجہ سے۔ترمذی عن ابی ھریرة

کلام:......المتناھیة ۶۲۵-۶۲۶ المعلة ۳۴۱۔

۴۲۲۲۷...... جس نے میت کو غسل دے کر کفن پہنایا اسے خوشبو لگائی اس کا جنازہ اٹھایا اس کی نماز (جنازہ) پڑھی اور اس (میت) کی جو کوئی چیز دیکھی اسے فاش نہیں کیا، تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔نسائی عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۱۴، المتناھیة ۱۴۹۶۔

۴۲۲۲۸...... حضرت آدم علیہ السلام کا جب انتقال ہوا تو فرشتوں نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا کفنایا اور لحد تیار کر کے اس میں آپ کو دفن کیا، اور کہنے لگے: اے آدم کی اولاد تمہارے مردوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۵۰۔

۴۲۲۲۹...... جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنوئیں یعنی چاہ غرس کی سات مشکوں سے غسل دینا۔کلام ابن ماجة عن علی

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۔

۴۲۲۳۰...... اس کے دائیں پہلوؤں اور وضو والی جگہوں سے (غسل دینا) شروع کرو (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیة کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۲۳۱...... اسے طاق مرتبہ غسل دینا تین پانچ سات یا اس سے زیادہ، اگر تم بہتر سمجھو، پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ، آخر میں کافور یا تھوڑا سا کافور لگا دینا۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیة

۴۲۲۳۲۔۔۔۔جب عورت قوم کے ساتھ مرجائے تو اسے مٹی سے نماز کے لئے تیمم کرنے والے کی طرح تیمم کرایا جائے۔

ابن عساکر عن بشر بن عون الدمشقی عن بکار بن تمیم عن مکحول عن واثلة، وقال: ذکر ابن حبان ان بشر ااحادیثه موضوعة لایجوز الاحتجاج به بحال، وقال الذهبی فی المیزان: له نسخة نحو مائة حدیث کلها موضوعة

کلام:۔۔۔۔۔ذی اللآ لی ۱۵۰۔

۴۲۲۳۳۔۔۔۔مردوں کے ساتھ جب عورت مرجائے اور ان کے ساتھ کوئی (دوسری) عورت بھی نہ ہو یا کوئی مرد عورتوں کے ساتھ (دوران سفر) مرجائے اس کے علاوہ کوئی مرد نہ ہو تو ان دونوں کو تیمم کرا کر دفنا دیا جائے ان کی حیثیت ایسے جیسے کوئی پانی نہ پائے۔

ابو داؤد فی مراسیله، بیهقی عن وجه آخر عن مکحول مرسلا

۴۲۲۳۴۔۔۔۔جس کسی نے بھی اپنے (مسلمان) بھائی کو غسل دیا، نہ اس سے گھن کھائی اور نہ اس کی شرم گاہ کی طرف دیکھا اور نہ اس کی کسی برائی کا ذکر کیا، پھر اس کے جنازہ کے ساتھ چلا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اسے اس کی قبر میں اتار دیا گیا تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو کر نکلے گا۔ابن شاهین والدیلمی عن علی

۴۲۲۳۵۔۔۔۔جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے گناہوں سے پاک کر دے گا اور اگر وہ اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۲۳۶۔۔۔۔جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا اور اس وقت کی کیفیت کو کسی سے بیان نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے مردے کے قریب وہ ہو جو اس کا زیادہ قریبی ہو اگر اس کا علم ہو اور اگر اس کا پتہ نہ ہو تو جسے تم پرہیزگار اور امانت دار سمجھتے ہو۔ابویعلی، بیهقی، مسند احمد عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ۔

۴۲۲۳۷۔۔۔۔جس نے کسی مسلمان کو غسل دیا اور اس کا راز (جسمانی) چھپایا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا، اور جس نے اس کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا، تو اسے قیامت کے روز تک ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے اسے ٹھہرایا ہوگا، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا۔بیهقی عن ابی رافع

۴۲۲۳۸۔۔۔۔جس نے میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا، تو اس کے چالیس بڑے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا موٹا اور باریک ریشم پہنائے گا، اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا تو اسے ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے قیامت تک اسے ٹھہرایا ہو۔طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی رافع

۴۲۲۳۹۔۔۔۔اپنے مردوں کو نجس مت کہو کیونکہ مسلمان مردہ اور زندہ حالت میں نجس و ناپاک نہیں ہوتا۔حاکم، دارقطنی، بیهقی عن ابن عباس

فصل سوم ۔۔۔۔۔کفنانے کے بیان میں

۴۲۲۴۰۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے پھر اسے (وارث کو) کوئی چیز ملے تو وہ اسے یمنی چادر میں کفن دے۔ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۴۱۔۔۔۔جب میت کو دھونی دو تو تین مرتبہ دو۔مسند احمد، بیهقی فی السنن

۴۲۲۴۲۔۔۔۔جب دھونی دو تو (طاق تین) مرتبہ دیا کرو۔ابن حبان، حاکم عن جابر

۴۲۲۴۳۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی اپنے (مردہ) بھائی کا والی و وارث ہو تو اسے اچھی طرح کفن دے کیونکہ انہیں انہی کے کفنوں میں اٹھایا جائے گا اور اپنے کفنوں میں ہی ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔سمویه، عقیلی فی الضعفاء، خطیب عن انس، الحارث عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔اسنی المطالب ۱۶۰، تذکرۃ الموضوعات ۲۱۹۔

۴۲۲۴۴......جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کاوارث بنے تواسے اچھے طریقہ سے کفن دے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر، ترمذی، ابن ماجه عن ابی قتادة

۴۲۲۴۵......مری لحد میں میری چادر بچھادینا کیونکہ زمین کوانبیاء کے اجسام پر مسلط نہیں کیا گیا۔ابن سعد عن الحسن مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۹۹۲، الضعیفة ۱۶۴۷۔

۴۲۲۴۶......سب سے اچھارنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت قبروں اوراپنی مساجد میں کروسفید ہے۔ابن ماجة عن ابی الدرداء)

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۷۶، ضعیف ابن ماجہ ۷۸۶۔

۴۲۲۴۷......تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں اسی میں اپنے مردوں کوکفن دیا کرواوراپنے زندوں کو پہنایا کرواورتم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمد ہے جو بال اگاتااورنظرتیز کرتا ہے۔ابن ماجة طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عباس

۴۲۲۴۸......کفن میں اسراف نہ کروکیونکہ یہ بہت جلد چھین لیا جائے گا۔ابو داؤد عن علی

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۶۸۹، حسن الاثر ۱۶۶۔

۴۲۲۴۹......جسے وسعت ہوتووہ یمنی چادر میں کفن دے۔مسند احمد عن جابر

۴۲۲۵۰......میت کواس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جس میں اسے موت آتی ہے۔ابو داؤد ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

کلام:......اسنی المطالب ۱۵۹۹، حسن الاثر ۱۶۹۔

۴۲۲۵۱......میت کواس کے انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی۔حاکم، بیهقی فی السنن عن ابی سعید

۴۲۲۵۲......جس نے میت کوکفن پہنایا تواس کے ہر بال کے بدلہ اس کے لئے نیکی ہے۔خطیب عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۶۰، ضعیف الجامع ۵۸۲۵۔

۵۲۲۵۳......اپنے مردوں کواچھا کفن پہنایا کروکیونکہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے اوراپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

الدیلمی عن جابر

۵۲۲۵۴......اچھا کفن پہناؤاوراپنے مردوں کو چیخ وپکار، ان کی برأت بیان کرنے، وصیت میں تاخیراورقطع رحمی کے ذریعہ اذیت نہ پہنچاؤاوران کی ادائیگی قرض میں جلدی کرواور برے پڑوسیوں سے ہٹ جاؤاور جب تم قبر کھودوتو گہری اور کشادہ قبر کھودو۔الدیلمی عن ام سلمة

۴۲۲۵۵......جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کوکفنائے تواچھا کفن پہنائے۔ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۵۶......جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ذمہ دار ہوتواگر اسے وسعت ہوتواسے اچھا کفن پہنائے۔سمویه عن جابر

۴۲۲۵۶......جب آدمی اپنے بھائی کے کفن کا ذمہ دار ہوتو اچھے کفن کا انتخاب کرے، کیونکہ وہ اسی میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

محمد بن المسیب الا رغیانی فی کتاب الا قران عن ابی قتادة عن انس

۴۲۲۵۸......میت کودھونی دو۔الدیلمی عن جابر

۴۲۲۵۹......اپنے باپ کوکھجور کے کانٹوں سے اذیت نہ دو۔(مسند احمد، قیس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ان کے کفن میں کھجور کے کانٹے مضبوطی سے لگا رکھے تھے، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۲۶۰......ابواسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا تو لوگ آپ کے چہرہ پر چادر ڈالتے آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو چہرہ کھلا رہ جاتا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ چادران کے چہرہ پر ڈال دواور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔طبرانی فی الکبیر

۴۲۲۶۱......اس چادر سے ان کا سرڈھانپ دواوران کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن خباب

فصل چہارم......میت کے لئے دعا ونماز جنازہ

۴۲۲۶۲......مؤمن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کے لئے دعا کرے اس کی مغفرت کردی جائے۔الحکیم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۳۳، الکشف الالٰہی ۲۴۱۔

۴۲۲۶۳......ہر (مسلمان) میت کے لئے دعا کرو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔ابن ماجة وعن واثلة

۴۲۲۶۴......جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا اس کے لئے دعا کرو اور جس نے "لاالٰہ الا اللّٰہ" کہا اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

حلیة الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۲۶۵......جس کی نماز جنازہ تین صفوں نے پڑھی تو اس کے لئے (جنت) اس کے لئے واجب کردی۔نسائی عن مالک بن هبیرة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۶۸۔

۴۲۲۶۶......جو مسلمان مرتا ہے اور تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھتی ہیں تو اس کے لئے واجب کردی۔

مسند احمد، ابوداؤد عن مالک بن هبیرة

۴۲۲۶۷......جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد کھڑے ہوتے ہیں جو شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابن عباس

۴۲۲۶۸......جس مسلمان کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھتی ہے تو ان کی اس کے متعلق سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن میمونة

۴۲۲۶۹......جس مسلمان کی نماز جنازہ اتنے مسلمانوں کی جماعت پڑھتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ ان کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس وعائشة

۴۲۲۷۰......جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ سو یا اس سے زیادہ مسلمان پڑھتے ہیں پھر اس کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی عن عائشة

۴۲۲۷۱......جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین صفیں مسلمانوں کی ہوئیں تو اس کے لئے واجب کردی۔ابن ماجة، حاکم عن مالک بن هبیرة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۰۸۷، ضعیف ابن ماجہ ۳۲۷۔

۴۲۲۷۲......جو مسلمان مرتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد ہوں جو شرک نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول کرلیتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابن عباس

نماز جنازہ میں شرکاء کی کثرت کی فضیلت

۴۲۲۷۳......جس شخص کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھیں تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن ابن عمر

۴۲۲۷۴......جس میت کی نماز جنازہ میں لوگوں کی ایک جماعت ہو تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔نسائی عن میمونة

۴۲۲۷۵......جس کی نماز جنازہ سو مسلمانوں نے پڑھی تو اس کی بخشش کردی گئی۔ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۲۲۷۶......دن رات اپنے مردوں کی نماز جنازہ پڑھ لیا کرو۔ابن ماجه عن جابر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۳۵، ضعیف الجامع ۳۴۸۴۔

۴۲۲۷۷.....اپنے چھوٹے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے پیش فرستادہ (آگے بھیجے) ہوتے ہیں۔ابن ماجة عن ابی ھریرة

کلام:.......حسن الاثر ۱۷۰۷ضعیف ابن ماجہ ۳۳۱۔

۴۲۲۷۸.....تمہاری نمازوں کے تمہارے بچے زیادہ حق دار ہیں۔الطحاوی، بیھقی فی السنن عن البراء

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۱۸،الضعیف ۲۱۰۵۔

۴۲۲۷۹.....جب میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۲۲۸۰.....چھینک بھی نومولود بچہ کی آواز ہے۔البزار عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۸۳۷۔

۴۲۲۸۱.....فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور کہنے لگے: اے اولاد آدم! یہی تمہارا (جنازہ کا) طریقہ ہے۔

بیھقی فی السنن ابی

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۴۷۷۔

۴۲۲۸۲.....فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھا جس میں چار تکبیریں کہیں۔الشیرازی عن ابن عباس

حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا

کلام:.......اسنی المطالب ۱۴۱ ۳ضعیف الجامع ۱۷۸۷۔

۴۲۲۸۳.....لوگ جب کسی کا جنازہ پڑھیں اور میت کی تعریف کریں رب تعالیٰ فرماتا ہے: جو وہ جانتے تھے اس کے متعلق میں نے ان کی گواہی مان لی اور جو باتیں اس میت کی انہیں معلوم نہیں تھیں میں نے معاف کر دیں۔بخاری فی التاریخ عن الربیع بنت معوذ

۴۲۲۸۴.....جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ابو داؤد عن ابی ھریرة

کلام:.......ضعیف ابی داؤد،ضعیف الجامع ۵۶۶۷۔

۴۲۲۸۵.....جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۲۲۸۶.....قبروں کے درمیان جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۲۲۸۷.....میں ضرور پہچان لوں گا، تم میں سے جو شخص بھی فوت ہوا کرے تو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں مجھے اطلاع کر دیا کرو کیونکہ میرا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لئے رحمت ہے۔ابن ماجة عن یزید بن ثابت

الاکمال

۴۲۲۸۸.....جب جنازہ آجائے تو امام اس کی نماز جنازہ کا دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ابن منیع عن الحسین بن علی

۴۲۲۸۹.....جب تو اپنے بھائی کو سولی پر یا مقتول پائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھ لے۔الدیلمی عن ابن عمر

۴۲۲۹۰.....رات دن میں میت کی نماز جنازہ برابر ہے۔(جنازہ پڑھانے والا) چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔

خطیب، ابن عساکر عن عثمان، وفیہ رکن بن عبداللہ الدمشقی متروک

کلام:.......اللآلی ج ۲/۴۳۱،ضعیف الجامع ۴۱۶۰۔

۴۲۲۹۱.....دن رات اپنے مردوں کی چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھا کرو۔بیھقی عن جابر

۴۲۲۹۲...... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ حاکم عن انس ابو نعیم عن ابن عباس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۰۹۔

۴۲۲۹۳...... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازہ میں چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۲۹۴...... جب تم میں سے کوئی نماز جنازہ پڑھ لے اور اس کے ساتھ (کسی مجبوری سے) نہ چلے تو وہ اس کے لئے تھوڑی دیر ٹھہر جائے کہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے اور اگر ساتھ چلے تو جنازہ رکھنے سے پہلے (بلا عذر) نہ بیٹھے۔ حاکم، الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۲۹۵...... جب انسان جنازہ پڑھ لیتا ہے تو اس (جنازہ) کی ڈور کٹ گئی البتہ یہ کہ اس کا ولی اس کے پیچھے چلنا چاہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۲۲۹۶...... جو نماز جنازہ پڑھ کر جنازہ کی فراغت سے پہلے پلٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس نے انتظار کیا یہاں تک کہ اس سے فراغت ہو گئی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور وہ قیراط وزن میں قیامت کے روز احد پہاڑ جتنا ہوگا۔ حاکم، عن ابن عباس

۴۲۲۹۷...... جس نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے پیچھے نہیں چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگر اس نے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، کسی نے کہا: قیراط کیسے؟ آپ نے فرمایا چھوٹے سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہوگا۔

مسلم، ترمذی عن ابی ھریرۃ مسند احمد عن ابی سعید

جنازہ پڑھنے کی فضیلت

۴۲۲۹۸...... جس نے جنازہ پڑھا اس کے لئے ایک قیراط اور اس کی فراغت تک انتظار کیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔

مسند احمد، عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۲۹۹...... اللہ! ہمارے پہلے اور پچھلوں کی، زندوں اور مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی چھوٹے اور بڑوں کی موجود اور غائبین کی بخشش فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کر۔

البغوی عن ابرھیم الا شھل عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال فذکرہ

۴۲۳۰۰...... اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں موجودوں غائبوں، چھوٹے بڑوں مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما! اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر موت دینا! اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور نہ اس کے بعد گمراہ کرنا۔

مسند احمد، ابو یعلی، بیھقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ انہ شھدالنبی صلی اللہ صلی علی میت قال، فذکرہ

۴۲۳۰۱...... اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر اسے عافیت دے، اسے معاف فرما، عزت والی روزی اسے عطا کر، اس کی قبر کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے صاف کر دے اور گناہوں سے یوں پاک کر دے جیسے آپ سفید کپڑے کو (اپنی قدرت اور ظاہر وسائل سے) میل سے صاف کر دیتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے بدلہ بہتر گھر عنایت فرما، اور اس کی اہل وعیال کے عوض بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلہ بہترین بیوی دے دے، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

اور ایک روایت میں ہے، قبر کے فتنہ سے بچا، اور جہنم کے عذاب سے پناہ دے۔ (ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی عن عوف بن مالک الاشجعی، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کی یہ دعا یاد کر لی۔)

۴۲۳۰۲...... اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا اور تو نے ہی اسے مال کی ہدایت دی، تو نے ہی اس کی روح قبض کی تو اس کی پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے ہم سفارشی بن کر آئے ہیں اس کی مغفرت فرما دے۔ ابو داؤد، بخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۰۳...... جب بھی تمہارا کوئی شخص فوت ہو اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو مجھے اس کی اطلاع کیا کرو کیونکہ میری اس کی نماز جنازہ

پڑھنااس کے حق میں رحمت ہے۔مسنداحمد عن یزید بن ثابت

۴۲۳۰۴......تمہاری زمین کے علاوہ تمہاراایک بھائی فوت ہوگیا ہے سواس کی نماز جنازہ پڑھو،لوگوں نے عرض کیا:یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:نجاشی۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، ابن ماجة، ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری

۴۲۳۰۵......تمہارابھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے جواس کی نماز جنازہ پڑھناچاہے پڑھ لے۔طبرانی فی الکبیر عنه

۴۲۳۰۶......جس کی چندلوگوں نے نماز جنازہ پڑھی تواس کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہوئی۔بیهقی عن میمونة

۴۲۳۰۷......جس میت کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی تواس کے لئے واجب ہوگئی۔

ابن ماجة، ابن سعد، حاکم عن مالک بن هبیرة السلمی

۴۲۳۰۸......جس مسلمان کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی جواس کے دعائے مغفرت کرتے رہے تواس کی مغفرت کردی گئی۔

بیهقی عن مالک بن هبیرة

۴۲۳۰۹......اے اللہ!اسے شیطان اور عذاب قبر سے پناہ دے،اے اللہ!اس کے اطراف سے زمین ہٹادے اس کی روح کو بلند کرلے اوراسے اپنی رضامندی عطاکر۔ابن ماجه عن ابن عمر

فصل خامس......جنازہ کے ساتھ چلنا

۴۲۳۱۰......مؤمن کوسب سے پہلے اس کے مرنے کے بعد جس چیز کابدلہ دیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ چلنے والے سب لوگوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔عبد بن حمید والبزار، بیهقی عن ابن عباس

۴۲۳۱۱......جوجنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے اٹھائے جانے کے وقت نکلا پھراس کی نماز جنازہ پڑھی پھراس کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اسے دفن کردیا گیا تواس کے لئے اجر کے دوقیراط ہیں ہر قیراط احد جیسا،جونماز جنازہ پڑھ کرواپس ہوگیااس کے لئے اجر کاایک قیراط ہے احد جیسا۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۲۳۱۲......جس نے نماز جنازہ پڑھی مگراس کے ساتھ نہیں چلاتواس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگراس نے اس کی پیروی کی تواس کے لئے دوقیراط ہیں ان میں سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہے۔ترمذی عنه

جونماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کے ساتھ رہاتواس کے لئے ایک قیراط ہے اور جودفن تک ساتھ رہاتواس کے لئے دوقیراط ہیں دوبڑے پہاڑوں کی طرح۔مسلم، نسائی، عن ابی هریرة

۴۲۳۱۴......جس نے جنازہ پڑھااوراس کے ساتھ نہ چلاتواس کے لئے ایک قیراط اور جس نے لحد تک رکھے جانے کاانتظار کیاتواس کے لئے دو قیراط ہیں اور دوقیراط دوبڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۳۱۵......جس نے جنازہ پڑھااس کے لئے ایک قیراط ہے اوراگراس کی تدفین میں حاضر رہاتواس کے لئے دوقیراط ہیں قیراط احد پہاڑ جیسا۔

مسلم، ابن ماجة عن ثوبان

۴۲۳۱۶......جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے اوراس سے فراغت تک جنازہ کی پیروی کی تواس کے لئے دوقیراط ہیں اور جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے تک پیروی کی اس کے ایک قیراط ہے اس ذات کی قسم!جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ قیراط وزن میں احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی

۴۲۳۱۷......جس نے نماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کی پیروی کی تواس کے لئے اجر کاایک قیراط ہے اور جودفن تک جنازہ کے ساتھ چلاتواس کے لئے اجر کے دوقیراط ہیں اورایک قیراط احد پہاڑ جیسا۔مسند احمد، نسائی عن البراء مسند احمد، مسلم، نسائی عن ثوبان

۴۲۳۱۸.....جس نے کسی مسلمان کے جنازہ کی پیروی ایمان اور ثواب کی امید سے کی اور اس کی نماز جنازہ تک بلکہ اس کی تدفین کی فراغت تک اس کے ساتھ رہا تو اسے اجر کے دو قیراط کا ثواب ہے ہر قیراط احد جیسا، اور جس نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو ایک قیراط اجر لے کر لوٹا۔ بخاری، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۳۱۹.....جس نے جنازہ کی فراغت تک پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں پس اگر وہ اس کی فراغت سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے۔ نسائی عن عبدالله بن مغفل

۴۲۳۲۰.....جس نے جنازہ کی پیروی اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر واپس پلٹ گیا تو اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے اور جس نے اس کی پیروی کی اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اس کی تدفین سے فراغت تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے دو قیراط اجر ہے ہر ایک احد سے بڑا ہے۔ نسائی عن ابی هريرة

۴۲۳۲۱.....جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے پس اگر وہ اس کے ساتھ چل نہ سکے تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے ہو جائے یا وہ (جنازہ) اسے پیچھے کر دے یا اسے پیچھے کرنے سے پہلے رکھ دیا جائے۔ نسائی عن عامر ابن ربيعة

۴۲۳۲۲.....جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو سو جو کوئی اس کی پیروی کرے تو جنازہ رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ابی شيبة عن ابی سعيد، بخاری عن جابر

۴۲۳۲۳.....بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے سو جب کبھی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ نسائی ابن حبان عن جابر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

۴۲۳۲۴.....کھڑے ہو جایا کرو، کیونکہ موت کی دہشت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۳۲۵.....جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عامر بن ربيعة

۴۲۳۲۶.....بے شک موت کا خوف ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۴۲۳۲۷.....کیا تم حیا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں کے ساتھ چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔

ترمذی، ابن ماجة، حاكم عن ثوبان

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۲۸.....سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل اس کے قریب جہاں چاہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن المغيرة بن شعبة

کلام:.....المعلۃ ۳۰۸۔

۴۲۳۲۹.....تم پر سکون کی کیفیت ہو۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۶۵۷۔

۴۲۳۳۰.....تیز چال سے کم، اگر بہتر ہوا تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اس کے علاوہ ہوا تو ایک جہنمی بندہ ہے جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے نہ کہ اسے اپنے پیچھے رکھا جائے جنازہ کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جو اس سے آگے چلے۔ مسلم، نسائی عن ابن مسعود

۴۲۳۳۱...... جنازہ کی پیروی کی جاتی ہے اسے پیچھے نہیں کیا جاتا جنازہ سے آگے چلنے والا نہ ہو۔ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۶۳۔الکشف الالٰہی ۳۰۹۔

۴۲۳۳۲...... جنازہ کو چلائے جاؤ اگر نیک ہوا تو تم ایک بھلائی کو پیش کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک برائی ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة

۴۲۳۳۳...... جب جنازہ تیار ہو جائے تو اس میں تاخیر نہ کرو۔ابن ماجة عن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۸۱،ضعیف ابن ماجۃ ۳۲۶۔

۴۲۳۳۴...... میت (کی روح) اسے اٹھانے، غسل دینے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے۔مسند احمد عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۹۴۔

۴۲۳۳۵...... سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل اس کے پیچھے آگے دائیں بائیں اس کے قریب چلے، ناتمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا کی جائے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن المغیرة

۴۲۳۳۶...... جو جنازہ کے ساتھ چلے تو وہ چارپائی کے تمام اطراف سے اٹھائے۔ابن ماجة عن ابن مسعود

۴۲۳۳۷...... جس نے جنازہ کی پیروی کی، اور تین بار اسے اٹھایا تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ترمذی عن ابی هریرة

کلام:...... ضعیف الترمذی ۱۷۵،ضعیف الجامع ۵۵۱۳۔

۴۲۳۳۸...... جس نے چارپائی کے چاروں پائیوں سے اٹھایا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ابن عساکر عن واثلة

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۶۶،النواسخ ۲۱۴۱۔

۴۲۳۳۹...... (بلند) آواز اور آگ کے ساتھ جنازہ کی پیروی نہ کی جائے اور نہ اس کے آگے چلا جائے۔ابو داؤد عن ابی هریرة

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۶۸۶،ضعیف الجامع ۶۱۹۰۔

۴۲۳۴۰...... جنازہ کے ساتھ آواز کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۳۴۱...... جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو اسے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔مسلم عن ابی سعید

۴۲۳۴۲...... سکون اختیار کرو اور اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔طبرانی فی الکبیر بیهقی فی السنن عن ابی موسیٰ

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۶۳۔

الاکمال

۴۲۳۴۳...... جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو تاکہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔

الشافعی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن عامر بن ربیعة، دارقطنی فی الافراد عن عمر

۴۲۳۴۴...... جب تمہارے پاس سے جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ تم اس کے لئے کھڑے ہو رہے ہو جس کے ساتھ فرشتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۲۳۴۵...... جب تم میں سے کسی کے پاس سے جنازہ گزرے تو وہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

۴۲۳۴۶...... جب تمہارے پاس کسی مسلمان یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ ہم اس جنازہ کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔مسند احمد، طبرانی عن ابی موسیٰ

۴۲۳۴۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، کسی نے کہا:

یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا: میں تو فرشتوں کے لئے کھڑا ہوا۔ نسائی، حاکم عن انس

۴۲۳۴۸...... جب کوئی جنتی شخص مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھانے والوں، اس کے ساتھ چلنے والوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کو عذاب دینے سے حیا کرتے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۳۴۹...... سب سے افضل جنازہ والے وہ ہیں جن میں ذکر بکثرت کرنے والے ہوں، اور جنازہ کے رکھنے سے پہلے کوئی نہ بیٹھے، اور سب سے زیادہ اس کے میزان کا وزن ہوگا جو اس پر تین بار مٹی ڈالے۔ ابن النجار عن جابر

۴۲۳۵۰...... کیا تمہیں حیا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں سے چل رہے ہیں اور تم لوگ سواریوں پر ہو، آپ نے جنازہ کے بارے میں فرمایا۔

ترمذی، ابن ماجة، حاکم، حلیة الا ولیاء بیهقی عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۵۱...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ہمراہ تھے آپ کے پاس ایک سواری لائی گئی تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کردیا پھر جب واپس پلٹے تو سواری پیش کی گئی تو آپ سوار ہوگئے کسی نے کہا تو آپ نے فرمایا: اس لئے کہ فرشتے چل رہے تھے تو ان کے چلتے ہوئے میں سوار ہوں، جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہوگیا۔ ابو داؤد حاکم، بیهقی عن ثوبان

۴۲۳۵۲...... مؤمن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں نکلنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر

۴۲۳۵۳...... مؤمن کو سب سے پہلے جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ دارقطنی فی الافراد وعن ابن عباس

۴۲۳۵۴...... مؤمن کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی عزت افزائی یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ چلنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

ابن عدی والخطیب عن ابی هریرة

کلام:...... اللآلی ج ۲ ص ۴۳۰۔

۴۲۳۵۵...... مؤمن کو سب سے پہلے راحت وریحان اور جنت نعیم کی خوشخبری دی جاتی ہے اور مؤمن کو پہلی بشارت اس طرح دے کر کہا جاتا ہے: اے اللہ کے دوست تجھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت کی بشارت ہو، خوش آمدید، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ چلنے والوں کی مغفرت کردی اور جنہوں نے تیرے لئے دعائے مغفرت کی ان کی دعا قبول کرلی اور جنہوں نے تیری گواہی دی ان کی گواہی قبول کرلی۔

ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الثواب عن سلمان

۴۲۳۵۶...... اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کہتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جو قدرت سے غالب ہوئی اور بندوں پر موت کے ذریعہ چھا گئی۔ الرافعی عن ابی هریرة

میت کی آوازیں

۴۲۳۵۷...... جس میت کو اس کی چارپائی پر رکھ کر تین قدم چلایا جاتا ہے تو وہ ایسی آواز سے بولتی ہے جسے ہر وہ چیز سنتی ہے جسے اللہ تعالیٰ (سنانا) چاہتا ہے: اے بھائیو! اے اس کی نعش کو اٹھانے والو! دنیا تمہیں ایسا دھوکا نہ دے جیسا اس نے مجھے دھوکہ دیا، اور نہ زمانہ تم سے کھیلے جیسے مجھ سے کھیلا، میں اپنا سب کچھ اپنی اولاد کے لئے چھوڑے جارہا ہوں (لیکن) وہ میرے گناہ نہیں اٹھائیں گے، تم لوگ میرے ساتھ چل رہے ہو اور عنقریب مجھے چھوڑ دوگے اور طاقتور ذات میرا حساب لے گی۔ ابن ابی الدنیا والدیلمی عن عمر

۴۲۳۵۸...... میری امت اس وقت تک اپنے دین کی مضبوطی پر قائم رہے گی جب تک جنازوں کو ان کے وارثوں کے حوالہ نہیں کرے گی۔

طبرانی، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن الحارث بن وهب عن الصنابحی

۴۲۳۵۹...... جونماز جنازہ تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں کسی نے عرض کیا: کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔ بخاری، مسلم، نسائی، بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۰...... جونماز جنازہ تک جنازہ کے پیچھے رہا پھر لوٹا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو جنازہ پڑھ کر دفن تک اس کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں ایک قیراط احد جتنا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۶۱...... جو دفن تک جنازہ کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور جو دفن سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط احد جتنا ہے۔

الحکیم عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۳۶۲...... جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے نکالے جانے کے وقت نکلا، اور جنازہ پڑھا پھر دفن تک اس کے پیچھے چلا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں۔ عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۳...... جو جنازہ کے ساتھ رہا اور اس کے آگے (اس لئے) چلا (تاکہ) چارپائی کے چاروں کونوں سے اٹھایا (جائے) اور دفن تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں ان میں سے ہلکے سے ہلکا قیامت کے روز میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

ابن عدی و ابن عساکر عن معروف الخیاط عن واثلۃ ومعروف لیس بالقوی

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۷۔

۴۲۳۶۴...... جو بھی جنازہ ایسا ہو کہ اس کے ساتھ سرخ رنگ کی خوشبو اور آگ نہ ہو تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلیں گے۔

ابو الشیخ والدیلمی عن عثیر البدری

۴۲۳۶۵...... جس نے جنازہ کے چاروں کونوں سے اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷، الضعیفۃ ۱۸۹۱۔

۴۲۳۶۶...... جس نے (جنازہ کی) چارپائی کے چاروں پائے اٹھائے اور ساتھ ایمان اور ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردے گا۔ ابن النجار عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷۱، المتناہیہ ۱۴۹۹۔

۴۲۳۶۷...... تیز رفتاری کے بغیر چلو، اگر اچھا ہے تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اگر اس کے علاوہ ہے تو جہنمی لوگوں کے لئے دوری ہو، جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، اسے پیچھے نہیں چلایا جاتا اور نہ کوئی اس سے آگے بڑھے۔ مسند احمد، بیھقی وضعفه عن ابن مسعود

۴۲۳۶۸...... جنازہ کو چستی سے لے جاؤ یہودیوں کی طرف گھسٹ کر مت چلو جیسا وہ اپنے جنازوں کو سستی سے لے جاتے ہیں۔

سعید بن منصور، مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۹...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جلدی میں جنازہ لے کر گزرے تو آپ نے فرمایا: تم پر سکون کی کیفیت ہونی چاہئے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

۴۲۳۷۰...... پیدل شخص (جنازے اٹھانے کے لئے) جنازہ سے آگے اور سوار پیچھے رہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

حاکم عن المغیرۃ بن شعبۃ

فصل ششم...... دفن

۴۲۳۷۱...... اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو، کیونکہ میت کو برے پڑوس سے اذیت پہنچتی ہے جیسے زندہ شخص کو برے پڑوس سے اذیت ہوتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۷۲...... گہری، وسیع اور اچھے انداز میں (قبر) کھودو اور (ان شہداء کو) دو دو تین تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جو زیادہ قرآن پڑھنے والا ہے اسے پہلے دفن کرو۔ مسند احمد بیہقی فی السنن عن ھشام بن عامر

۴۲۳۷۳...... مجھے طلحہ کے متعلق موت کا گمان ہے سو مجھے اس کی اطلاع دے دینا، تاکہ میں اس کے پاس آجاؤں اور اس کی نماز جنازہ پڑھوں اور جلدی کرنا، کیونکہ مسلمان نعش کو اس کے اہل وعیال میں روکے رکھنا مناسب نہیں۔ ابو داؤد عن حصین بن وحوح

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۹۹۔

۴۲۳۷۴...... جنازہ جب (تیار کرکے) رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے کندھوں پر اٹھالیتے ہیں پس اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے آگے لے جاؤ اور اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: خرابی! اسے کہاں لے جارہے ہو، انسان کے علاوہ ہر چیز (جو سن سکتی ہے) اس کی آواز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی سعید

۴۲۳۷۵...... مؤمن جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے مزین ہو جاتا ہے اس کا ہر گوشہ یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے، اور کافر جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے تاریک ہو جاتا ہے اور اس کی ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتی ہے کہ اس میں دفن ہو۔ الحکیم و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۶۹۔

۴۲۳۷۶...... جب تم اپنے مردوں کو ان کی قبروں میں رکھو تو کہا کرو **بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ**۔
مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی فی السنن عن ابن عمر

۴۲۳۷۷...... بغلی قبر بناؤ شق نہ بناؤ اس لئے کہ بغلی قبر ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔ مسند احمد عن جریر

۴۲۳۷۸...... حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لحد بنائی گئی اور انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا گیا پھر فرشتوں نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد کے لئے یہی طریقہ ہے۔ ابن عساکر عن ابی

۴۲۳۷۹...... میت کو جب دفن کر دیا جاتا ہے اور لوگ اس سے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے۔ طبرانی عن ابن عباس

۴۲۳۸۰...... ہر گھر کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ میت کے پاؤں کی طرف سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۹۲۵۔

۴۲۳۸۱...... اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپا کرو یہود کی مشابہت نہ کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۶۲۔

اہل مدینہ کی قبر لحد ہے

۴۲۳۸۲...... لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔ ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام:...... حسن الاثر ۱۷۵، ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۱۵۔

۴۲۳۸۳...... لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے علاوہ اہل کتاب کے لئے ہے۔ مسند احمد عن جریر

۴۲۳۸۴...... جب صبح کے وقت فوت ہو تو اسے دو پہر اپنی قبر میں ہونی چاہئے اور جو شام کے وقت فوت ہو تو اسے رات قبر میں آنی چاہئے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۸۴۷۔

۴۲۳۸۵...... رات کے وقت اپنے مردوں کو دفن نہ کرو البتہ اگر تمہیں مجبوری ہو۔ ابن ماجۃ

۴۲۳۸۶..... جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ مہربان ہوتا ہے۔ فردوس عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۳،الضعیفہ ۲۱۵۲۔

۴۲۳۸۷..... جب مردوں کو دفن کرو تو قبریں زمین کے ساتھ برابر کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالة بن عبید

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۹۳۔

۴۲۳۸۸..... اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔ حاکم عن عثمان

الاکمال

۴۲۳۸۹..... جب میت کی صبح کے وقت موت ہو تو دو پہرا سے اپنی قبر میں ہونی چاہئے، اور جب شام کو مرے تو رات اپنی قبر میں ہونی چاہئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۹۰..... جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روک کر مت رکھو جلدا سے اس کی قبر تک لے جاؤ اور اس کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور اس کے پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔ طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۳۹۱..... میت کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو سورج کو غروب کی حالت میں اس کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ کر آنکھیں ملتے ہوئے کہتا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ ابن ماجة، ابن حبان سعید بن منصور عن جابر

۴۲۳۹۲..... لوگوں میں مرد کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے پہلے حصہ کے پاس ہو اور عورت کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے آخری حصہ کے پاس ہو۔ الدیلمی عن علی

۴۲۳۹۳..... ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے جہاں سے اندر آیا جاتا ہے اور قبر میں داخل ہونے کی جگہ پاؤں کی جانب ہے۔

ابن عساکر عن خالد بن یزید

۴۲۳۹۴..... سر اور پاؤں کی جانب سے (قبر) کشادہ رکھو اس کے لئے جنت میں کئی شاخیں ہوں گی۔ مسند احمد عن رجل من الانصار

۴۲۳۹۵..... اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں آپ کی ذمہ داری اور آپ کے پڑوس کے عہد میں ہے اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچانا، آپ ہی وفا اور تعریف کے اہل ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن واثلة

۴۲۳۹۶..... اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے "بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله." (حاکم عن ابی امامة) فرماتے ہیں کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یوں فرمایا۔

۴۲۳۹۷..... قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے یا جنت کا ایک باغ ہے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر

۴۲۳۹۸..... انتہائی مجبوری کے علاوہ اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو اور جب تک میں تمہارے درمیان (موجود) ہوں تم میں سے کوئی کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور جب کسی کا بھائی فوت ہو جائے تو اس کے لئے اچھے کفن کا بندوبست کرے۔ حاکم فی تاریخه عن جابر

۴۲۳۹۹..... وہ شخص قبر میں داخل نہ ہو جو آج کی رات اپنی اہلیہ سے ہمبستر ہوا ہو۔ مسند احمد، والطحاوی، حاکم عن انس

۴۲۴۰۰..... قبروں میں نہ جھانکو کیونکہ وہ امانت ہیں اور قبر میں حوصلے والا شخص ہی داخل ہوسکتا ہے کہ گرہ کھل جائے اور اسے سیاہ چہرہ نظر آ جائے، اور گرہ کھل جائے اور اسے میت کی گردن کے ساتھ لپٹا ہوا سیاہ سانپ دکھائی دے ہوسکتا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے اور وہ شخص زنجیروں کی آواز سنے، ہوسکتا ہے کہ وہ اسے پہلو پر کروٹ دے اور نیچے سے دھواں اٹھتا معلوم ہو، تو یہ قبریں امانت ہیں۔

الدیلمی عن ابن ابرهیم بن هدبة عن انس

۴۲۴۰۱......عبدالرحمٰن بن حسان اپنی والدہ سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم قبر میں دفن کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اینٹوں میں کشادگی دیکھی تو اسے بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: آگاہ رہو! اس سے نقصان ہوتا ہے نہ فائدہ البتہ اس سے زندہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے کیونکہ بندہ جب کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسے مضبوط کرتا ہے۔

ابن سعد وزبیر بن بکار، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن عبدالرحمن بن حسان عن امه سیرین

۴۲۴۰۲......ام سیرین خبردار! اس سے میت کو فائدہ ہے نہ نقصان لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندہ جب کوئی کام کرے تو اسے اچھے طریقہ سے کرے۔

بیھقی عن کلیب الجری

۴۲۴۰۳......مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے فرزند کی قبر کے کنارے تھے آپ کو ایک سوراخ نظر آیا تو گورکن کو ایک ڈھیلہ دیا کہ اسے بند کردے اور فرمایا: اس سے نفع ہوتا ہے نہ نقصان البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔ ابن سعد عن مکحول

۴۲۴۰۴......کچی اینٹوں کے روزن بند کردیا کرو، خبردار، اس کا (میت کو) کچھ فائدہ نہیں البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔

الحسن بن سفیان، حاکم، ابن عساکر عن ابی امامة

کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تلقین......از اکمال

۴۲۴۰۵......جب آدمی مرجائے اور تم لوگ اسے دفن کردو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک شخص کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے پس وہ کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں، کیونکہ وہ تھوری دیر میں اٹھ بیٹھے گا، پھر وہ کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ عنقریب وہ اسے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے میری رہنمائی کر! پس وہ کہے: یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی قابل (دعاو) عبادت نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ مردوں کو اٹھائے گا، منکر نکیر اس کے پاس ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں اٹھو! اس شخص کے پاس کیا کرتے ہو جسے اس کی حجت کی تلقین کردی گئی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اس کے سامنے حجت پیش کرتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی امامة

دفن کے بعد تلقین

۴۲۴۰۶......جب تمہارا کوئی بھائی مرجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہو کر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر، لیکن تمہیں اس کا شعور و علم نہیں، پھر کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے رخصت ہوا، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، اور تو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے، محمد (ﷺ) کو نبی ماننے اسلام کو دین اور قرآن کو امام ماننے پر راضی ہے۔

کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا کہ تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں اس کے پاس سے لے چلو ہم اس کے پاس کیا کریں گے اسے اس کی دلیل سمجھا دی گئی، لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے دلیل کی تلقین کرے گا۔ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اگر مجھے اس کی ماں کا پتہ نہ ہو، آپ نے فرمایا: اسے (حضرت) حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کردو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، الدیلمی عن ابی امامة

کلام :..... الاتقان ۳۷۵۔

۴۲۴۰۷..... اے ابوامامۃ! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو میت کے لئے دنیا اوراس کی چیزوں سے بہتر ہوں جب تمہارا مومن بھائی فوت ہو جائے ،اورتم اس کے دفن سے فارغ ہوجاؤ تو تمہارا ایک اس کی قبر کے پاس کھڑے ہوکر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ سیدھا ہوکر بیٹھ جائے گا، پھر ضرور کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے جو باتیں تیرے پاس ہیں مجھے ان کی رہنمائی کرپس وہ کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی اور تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہے۔

پھر منکر اٹھ کر نکیر کا ہاتھ پکڑ کر کہے گا: ہمیں لے چلو اس کے پاس بیٹھنے سے ہمیں کیا مطلب جب کہ اسے اس کی دلیل کی تلقین کردی گئی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کا اس کے سامنے حجت سمجھانے والا ہوگا، کسی نے کہا: اگر مجھے اس کی ماں کا نام یاد نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اسے حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کردو۔ ابن النجار عن ابی امامة

ذیل دفن ..... از اکمال

۴۲۴۰۸..... تمہارے والد (حضرت) آدم (علیہ السلام) طبی کھجور کی طرح ساٹھ گز لمبے تھے زیادہ بالوں والے اور شرم گاہ کو چھپاتے تھے، جب ان سے بھول ہوئی تو جنت سے بھاگ کر نکلے تو انہیں ایک درخت ملا جس نے ان کی پیشانی پکڑ کر انہیں روک لیا، پھر ان کے رب نے انہیں آواز دی، اے آدم مجھ سے بھاگتے ہو؟ آپ نے عرض کیا: نہیں، بلکہ آپ سے شرم کی وجہ سے اے میرے رب! جو خطا مجھ سے سرزد ہوگئی، اس کے بعد انہیں زمین پر اتار دیا گیا، جب ان کی وفات کا وقت آیا تو جنت سے ان کے لئے ان کا کفن اور خوشبو فرشتوں کے ساتھ بھیجی، جب (حضرت) حوا (علیہا السلام) نے انہیں دیکھا تو وہ ان کے درمیان حائل ہوگئیں، آپ نے فرمایا: میرے اور میرے رب کے فرستادوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ، کیونکہ مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا اور اس کا جو نتیجہ مجھے بھگتنا پڑا صرف تمہاری وجہ سے ہوا۔

پھر جب ان کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں طاق بار غسل دیا اور طاق کپڑوں میں کفن دیا ان کے لئے لحد کھودی اور اس میں دفن کردیا، اور کہا: ان کے بعد ان کی اولاد میں یہی طریقہ (تدفین) رہے گا۔

عبد بن حمید فی تفسیر و ابو الشیخ فی العظمة و الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بن کعب

۴۲۴۰۹..... اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کی بخشش فرما، اور ہمارے باہمی تعلقات درست فرما، ہمارے دلوں میں آپس کی محبت پیدا فرما، اے اللہ! یہ آپ کا فلاں بندہ ہے جس کے بارے میں ہمیں اچھائی ہی کا علم ہے اور آپ اس سے بخوبی واقف ہیں سو ہماری اور اس کی بخشش فرما دیجئے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: تو اتنا کہو جتنا تمہیں علم ہے۔

ابن سعد و البغوی و الباوردی، طبرانی فی الکبیر و ابو نعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب عن ابیہ

۴۲۴۱۰..... جو کسی میت (کی قبر) پر ایک مٹھی مٹی ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

زکریا الساجی فی اخبار الاصمعی عن ابی ہریرة

۴۲۴۱۱..... جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت (کی قبر) پر ثواب کی نیت سے مٹھی بھر مٹی ڈالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرہ

۴۲۴۱۲..... جس نے ثواب کی نیت سے کوئی قبر کھودی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے جیسے کوئی قیامت تک کسی مسکین کو گھر میں جگہ دے دے۔

الدیلمی عن عائشة

فصل ہفتم......میت پر نوحہ کی مذمت

۴۲۴۱۳.....جو بھی نوحہ کرنے والی عورت بغیر توبہ مرگئی تو اللہ تعالیٰ اسے آگ کی شلوار پہنائیں گے اور قیامت کے روز لوگوں کے سامنے کھڑا کریں گے۔ابویعلی، ابن عدی عن ابی هريرة

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۷۰، ضعیف الجامع ۲۲۵۱۔

۴۲۴۱۴.....خبردار! شیطان کے شور سے بچو! کیونکہ وہ کبھی کبھار آنکھ اور دل سے ہوتا ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ الطیالسی عن ابن عباس

۴۲۴۱۵.....رونا رحمت کی علامت ہے اور چیخ و پکار شیطان کی طرف سے۔ابن سعد عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج مرسلاً

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۳۷۶۔

۴۲۴۱۶.....نوحہ کرنے والوں کی قیامت کے روز دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں اور دوسری بائیں، تو وہ جہنمی پر ایسے واویلا کریں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۳۹۶، المغیر ۴۶۔

۴۲۴۱۷.....دو کام میری امت نہیں چھوڑے گی: نوحہ کرنا اور نسب پر نکتہ چینی اور طعنہ زنی۔حلیة الاولیاء عن ابی هريرة

۴۲۴۱۸.....قصہ گو ناراضگی کا، سننے والا رحمت کا، تاجر رزق اور ذخیرہ اندوز لعنت کا منتظر ہوتا ہے نوحہ کرنے والی اور اس کے آس پاس سننے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو وابن عباس وابن الزبیر

کلام:.......اسنی المطالب ۱۰۱ اتحذیر الخواص ۱۷۶۔

۴۲۴۱۹.....میں اس گھر میں داخل ہونے کا نہیں جس میں نوحہ کرنے والی اور کالا کتا ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۶۷۲۔

۴۲۴۲۰.....میں بھی انسان ہوں، آنکھ اشکبار ہوتی اور دل رنجیدہ ہوتا ہے، ہم زبان سے وہ بات نہیں کریں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ابن سعد عن محمد بن لبید

۴۲۴۲۱.....جو سر مونڈھے، مصیبت کے وقت بہ چیخے اور گریباں پھاڑے میں اس سے بری ہوں (میرا اس کا کوئی واسطہ نہیں)۔ مسلم، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۲۴۲۲.....جو مصیبت میں چلائے سر منڈوائے اور گریبان چاک کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ابو داؤد، نسائی عن ابی موسیٰ

۴۲۴۲۳.....اپنا چہرہ نوچنے والی، اپنا گریبان چاک کرنے والی اور واویلا اور موت مانگنے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابن ماجة، ابن حبان عن ابی امامة

۴۲۴۲۴.....اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔بخاری، نسائی، عن عائشة

۴۲۴۲۵.....اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔نسائی عن عائشة

۴۲۴۲۶.....میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۲۴۲۷.....میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔بخاری مسلم عن عمر

۴۲۴۲۸.....میت کو زندہ کے (بآواز بلند) رونے سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے ہائے بازو! ہائے روکنے والے! ہائے مددگار ہائے پہنانے والے! میت کو کھینچ کر کہا جاتا ہے: کیا تو اس کا مددگار تو اسے کپڑا پہنانے والا ہے کیا تو اس کا بازو ہے؟ مسند احمد، حاکم عن ابی موسیٰ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۹۳۔

میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب

۴۲۴۲۹......کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا، لیکن اس (زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے یا رحم کیا جاتا ہے اور میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اسے عذاب ہوتا ہے۔
بخاری مسلم عن ابی عمر

۴۲۴۳۰......میں نے رونے سے منع نہیں کیا، میں نے تو ایسی دو آوازوں سے روکا ہے جو احمقانہ اور فاجر ہیں شیطان کی بانسری کی نغمہ سرائی اور کھیل کی آواز اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت ہو جس میں چہرے نوچے جائیں، گریباں چاک کئے جائیں اور شیطان کی آواز ہو، یہ (آنسو) تو رحمت ہیں۔ترمذی عن جابر

۴۲۴۳۱......جو میت بھی مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے: ہائے سردار! ہائے پہاڑ جیسے! تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو اسے حرکت دے کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ترمذی عن ابی موسیٰ

۴۲۴۳۲......زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، لوگ جب یہ کہتے ہیں: ہائے بازو، ہائے پہنانے والے، ہائے مددگار ہائے پہاڑ جیسے مضبوط اور اس طرح کے الفاظ، تو اسے حرکت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تو ایسا ہی تھا، کیا تو اسی طرح ہے۔
مسند احمد، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۲۴۳۳......زندوں کے رونے کی وجہ سے میت پر گرم پانی ٹپکایا جاتا ہے۔البزار عن ابی بکر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۵۱۔

۴۲۴۳۴......میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے نوحہ کرنے والی اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس پر گندھک کی شلوار ہوگی پھر جہنم کی لپٹ سے کھولتی قمیض اس پر رکھ دی جائے گی۔ابن ماجة عن ابن عباس

۴۲۴۳۵......اللہ تعالیٰ نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کرے۔مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۲۴۳۶......لوگوں میں دو عادتیں کفر کا درجہ رکھتی ہیں، نسب پر طعنہ زنی اور میت پر نوحہ کرنا۔مسند احمد، مسلم عن ابی هريرة

۴۲۴۳۷......جس نے رخسار پیٹے، سینہ چاک کیا اور جاہلیت کی آواز بلند کی اس کا ہم سے کوئی متعلق نہیں ہے۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۰۲۔

۴۲۴۳۸......جس پر نوحہ کیا گیا تو اس نوحہ کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔مسند احمد بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجة عن المغيرة

۴۲۴۳۹......میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجه عن عمر

۴۲۴۴۰......نوحہ کرنے والی عورت جب بغیر توبہ مرجائے تو قیامت کے روز اسے کھڑا کیا جائے گا اس پر گندھک کی شلوار اور لوہے کی قمیض ہوگی۔
مسند احمد مسلم، عن ابی مالک الاشعری

۴۲۴۴۱......اسلام میں نوحہ پر مدد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں، نہ عورت کے بدلہ عورت سے نکاح (شغار) کی اجازت ہے نہ کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنے کا حکم ہے نہ اس کا حکم ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لئے جانور کسی جگہ جمع کئے جائیں، اور نہ اس کی کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس جانور لائے جائیں اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔مسندا حمد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۲۴۴۲......نوحہ کرنے، شعر گوئی، تصویریں بنانے، (حرام) جانوروں کی کھالوں کو استعمال کرنے، بن سنور کر نکلنے، گانے، سونے، ریشم ملے اون کے کپڑے اور ریشمی کپڑے سے منع کیا گیا ہے۔مسند احمد عن معاوية

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۵۸۔

۴۲۴۴۳.....(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے منع کیا گیا ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن حذیفة

۴۲۴۴۴.....نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ابو داؤد عن ام عطية

۴۲۴۴۵.....(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے بچنا کیونکہ یہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ترمذی عن ابن مسعود

کلام:.......ضعیف الترمذی ۱۶۵۔۱۶۶، ضعیف الجامع ۲۲۱۱۔

۴۲۴۴۶.....مرثیہ گوئی سے منع کیا گیا ہے۔ابن ماجة، حاکم عن ابن ابی اوفی

الاکمال

۴۲۴۴۷.....ان کے پاس واپس جاؤ اور اگر وہ نوحہ کرنے سے باز نہ آئیں تو ان کے موہنوں میں مٹی ڈال دینا۔حاکم عن عائشة

۴۲۴۴۸.....ان نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے روز جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں طرف دوسری بائیں طرف پھر یہ جہنمیوں پر ایسے بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۲۴۴۹.....میں رونے سے نہیں روکتا، البتہ میں نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے ایسی دو آوازوں سے جو احمقانہ اور فاجرانہ ہے ایک وہ آواز جو کسی لہو ولعب کے وقت نغمہ سرائی سے ہو اور شیطان کی بانسری کی آواز، اور وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت، چہرے نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطانی آواز بلند کرنے کے وقت ہو۔ یہ (آنسو) تو رحمت ہیں جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ معاملہ برحق اور وعدہ سچا نہ ہوتا اور یہ راستہ جاری نہ ہوتا، اور ہمارے پچھلے لوگ اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہمیں تم پر اس سے زیادہ غم ہوتا، اور ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ لائیں گے۔

ابن سعد، بخاری، مسلم، عن جابر، وروی الترمذی عنه بعضه وحسنه عن عبدالرحمن بن عوف

۴۲۴۵۰.....میں نے رونے سے نہیں روکا، میں نے تو نوحہ کرنے اور دو احمقانہ فاجرانہ آوازوں سے منع کیا ہے وہ آواز جو شیطان کی بانسری کے نغمہ اور کھیل کود کے وقت ہو اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت چہرے نوچنے گریبان پھاڑنے اور شیطانی چیخ کے وقت ہو یہ تو رحمت ہیں اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ حق معاملہ سچا وعدہ اور چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم تمہارے لئے اس سے زیادہ غمگین ہوتے، بے شک ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں، آنکھ روتی، دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو۔عبد ابن حمید، عن جابر، و روی صدره طبرانی، ترمذی وقال حسن

کلام:.......مرغزوہ برقم ۴۲۴۳۰۔

۴۲۴۵۱.....جو غم دل یا آنکھ میں ہو تو وہ رحمت کی وجہ سے ہے اور جو ہاتھ یا زبان میں ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ابونعیم عن جابر

۴۲۴۵۲.....نوحہ کرنے والی جب بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے جہنم وجنت کی راہ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اس کی شلوار گندھک کی ہوگی اور آگ اس کے چہرہ پر لپٹ رہی ہوگی۔ابن ابی حاتم، طبر انی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۴۵۳.....نوحہ کرنے والیوں پر گندھک کی شلواریں ہوں گی۔ابوالحسن السقلی فی امالية طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۲۴۵۴.....قیامت کے روز نوحہ کرنے والی کو اس کی قبر سے غبار آلود اور پراگندہ حالت میں نکالا جائے گا اس کی قمیض لوہے کی ہوگی اور اس پر لعنت کی چادر ہوگی اس نے اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے، اور وہ کہہ رہی ہوگی: ہائے افسوس! اور مالک (جہنم کا فرشتہ) آمین کہہ رہا ہوگا، پھر انجام کار اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

ابن النجار عن مسلمة بن جعفر عن حسان بن حمید عن انس، قال فی المیزان: مسلمة یجهل هو وشیخه وقال الازدی ضعیف

۴۲۴۵۵......اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تو ایک مسکین ولاچار عورت نہ ہوتی تو ہم تمہیں چہرہ کے بل گھسیٹتے، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ دنیا میں اپنی کسی سہیلی کے ساتھ نیکی میں شریک ہو، سو جب اس کے اور اس کے قریبی رشتہ دار کے درمیان (موت) حائل ہو جائے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ لیا کرے، پھر کہے اے میرے رب میرے گزشتہ گناہوں پر مغفرت فرما اور باقی زندگی میری مدد فرما، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں کا کوئی روتا ہے تو اس کا دوست اشکبار ہو جاتا ہے اے اللہ کے بندو! اپنے مردوں کے لئے عذاب کا سبب نہ بنو۔ طبرانی فی الکبیر عن قیلة بنت مخرمة

۴۲۴۵۶......کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکال دیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۴۵۷......اس نے شیطان کا کام کیا جب اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے اپنا ہاتھ چہرہ پر رکھا اور چیخنے لگا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (مصیبت کے وقت) سر منڈوایا، گریباں چاک کیا اور چیخا۔ ابن سعد عن محارب بن دثار مرسلاً

۴۲۴۵۸......اے اسماء نہ بدزبانی کرنا اور نہ سینہ پیٹنا۔ ابن عساکر عن اسماء بنت عمیس

۴۲۴۵۹......ان کا ناس ہو کیا یہ رات سے رو رہی ہیں ان سے کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عمر

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

۴۲۴۶۰......نبی ﷺ احد کے دن واپس تشریف لائے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو اپنے ہلاک شدہ گان پر روتے سنا، آپ نے فرمایا: لیکن (میرے چچا) حمزہ پر رونے والیاں نہیں، تو انصار کی عورتیں آئیں اور ان کے پاس حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رونے لگیں جب آپ بیدار ہوئے تب بھی وہ رو رہی تھیں، تو آپ نے فرمایا: ان کا ناس ہو! یہ ابھی تک یہیں ہیں ان سے کہو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابن عمر، بیھقی، ابن عساکر عن انس

۴۲۴۶۱......ایسا نہ کرو، کیونکہ کسی گھر والے کی میت کی موت کے وقت کچھ الفاظ ہوتے ہیں جس سے وہ اسے یاد کرتے ہیں۔

طبرانی عن ام سلمة

۴۲۴۶۲......بے شک اللہ تعالیٰ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۲۴۶۳......میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمر

۴۲۴۶۴......میت پر زندہ کے رونے کی وجہ سے گرم پانی چھڑکا جاتا ہے۔ ابویعلی عن ابی بکرة

۴۲۴۶۵......میت کو اس پر نوحہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عمر

۴۲۴۶۶......اپنے مردوں پر نوحہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ جب تک میت پر نوحہ ہوتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابی الدرداء

۴۲۴۶۷......نوحہ کئے جانے والے کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسلم عن عمرو حفصة معاً

۴۲۴۶۸......میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن عمر

۴۲۴۶۹......میت کو اس کی قبر میں زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمرو صھیب

۴۲۴۷۰......میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ترمذی حسن صحیح، نسائی عن ابن عمر

۴۲۴۷۱......جس پر نوحہ کیا گیا تو قیامت کے روز نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن المغیرة

۴۲۴۷۲......میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۲۴۷۳......کیا تم جاہلیت کا کام کرتے ہو یا جاہلیت کے طریقہ کی مشابہت کرتے ہو میں نے تمہیں ایسی بددعا دینے کا ارادہ کر لیا تھا جس سے

تمہاری صورتیں بگڑ جاتیں، (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے، آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اپنی چادریں اتار پھینکی تھیں اور وہ قمیضوں میں چل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

جس رونے کی اجازت ہے

۴۲۴۷۴..... انہیں چھوڑو، جب تک وہ ان کے پاس رہے گا روتی رہیں گی جب اٹھالیا جائے گا تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی۔

مالک، نسائی، حاکم عن جابر بن عتیک

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۸۔

۴۲۴۷۵..... عمر انہیں چھوڑو! کیونکہ آنکھ اشکبار ہوتی، اور دل غمزدہ ہوتا ہے اور زمانہ (قیامت) قریب ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة، حاکم عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۷۔

۴۲۴۷۶..... چھوڑو انہیں روتی رہیں، (عورتو!) شیطان کی آواز سے بچنا، اگر وہ (غم) آنکھ اور دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت کی علامت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۹۔

۴۲۴۷۷..... میں تو ایک انسان ہوں، آنکھ آنسو بہاتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اللہ کی قسم! ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ ابن سعد عن محمود بن لبید

۴۲۴۷۸..... آنکھ روتی، دل غمزدہ ہوتا ہے، ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کریں گے اگر وعدہ سچا اور جس کا وعدہ ہوا اور جامع نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے پہلوں کی پیروی نہ کرتے تو ابراہیم ہم تمہارے بارے میں اس سے زیادہ غمگین ہوتے، ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے اندوہناک ہیں۔

ابن ماجة عن اسماء بنت یزید

۴۲۴۷۹..... آنکھ اشکبار ہوتی، دل غمگین ہوتا ہے اور ہم صرف وہی بات کریں گے جس سے رب راضی ہو، اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی کی وجہ سے غمناک ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن انس

۴۲۴۸۰..... رو (لیکن) شیطان کی آواز سے بچنا، کیونکہ غم جب دل اور آنکھ سے (ظاہر) ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن سعد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۔

۴۲۴۸۱..... یہ (آنسو) ایک رحمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربانی فرماتا ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن اسامة بن زید

اکمال

۴۲۴۸۲..... آنکھ بہتی ہے آنسو غالب آجاتا ہے اور دل غمگین ہو جاتا ہے (لیکن) ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۲۴۸۳..... آنکھ روتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم انشاء اللہ وہی بات کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہوگا، ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غمگین ہیں۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۲۴۸۴......آنکھ روتی اور دل غمزدہ ہوتا ہے (لیکن) اس کی وجہ سے مؤمن پر کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۲۴۸۵......یہ میرے اختیار میں نہیں اور نہ یہ (چیخ وپکار) بہتر ہے (موت) برحق ہے دل غمزدہ ہوتا ہے اور آنکھ اشکبار ہوتی ہے اور ہم رب کو ناراض نہیں کرتے۔ (حاکم عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم فرزند رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت اسامہ کی مارے غم کے چیخ نکل گئی تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۶......میں رو نہیں رہا، یہ تو رحمت ہیں مومن سراپا رحمت ہے جس حالت میں بھی ہو، جب اس کی روح اس کے پہلو سے نکل رہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۲۴۸۷......اگر میں روتا ہوں تو یہ رحمت ہے مؤمن سراپا رحمت ہے مؤمن کی روح اس کے پہلو سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس

میت پر غمگین ہونا شفقت ہے

۴۲۴۸۸......تم لوگ کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے دیکھا کہ آپ دل گرفتہ ہیں آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کل اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو رحم کرتے ہیں۔ (مسند احمد عن الولید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہیں: حضرت امامۃ بنت ابی العاص جان کنی کے عالم میں تھیں تو حضرت زینب نے نبی علیہ السلام کی طرف قاصد بھیجا آپ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے ہاں تشریف لائے، بچی آپ کے سامنے لائی گئی تو اس کی جان اٹک رہی تھی آپ علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں، آپ نے لوگوں کو بھانپ لیا، کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۹......اسے چھوڑو! کیونکہ اس کے علاوہ شعراء زیادہ جھوٹے ہیں۔ (ابن سعد ایک انصاری صحابی سے روایت ہے فرمایا: کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو ان کی والدہ نے کہا: ام سعد، سعد پر افسوس کرتے ہلاک ہو، جو ہوشیار اور عزت والا تھا۔ تو کسی نے ان سے کہا: کیا آپ سعد کے متعلق شعر کہتی ہیں؟ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۴۹۰......عمر رہنے دو! ہر رونے والی زیادتی کرتی ہے سوائے ام سعد کے، اس نے جو بات بھی کی اس میں جھوٹ نہیں بولا۔

ابن سعد عن عامر بن سعد عن ابیہ

۴۲۴۹۱......انہیں رہنے دو، جب تک وہ زندہ ہے یہ روتی رہیں گی جب موت واقع ہوجائے گی تو چپ ہوجائیں گی۔

ابن ابی عاصم والباوردی والبغوی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ربیع الانصاری

۴۲۴۹۲......یہ تو رحمت ہیں، اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، ہم تو لوگوں کو صرف نوحہ کرنے سے روکتے ہیں اور آدمی کی ایسی تعریف کی جائے جو اس میں نہیں اگر یہ جمع کرنے والا وعدہ، چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم اس پر اس سے زیادہ افسوس کرتے، ہم اس کے بارے میں غمگین ہیں آنکھ روتی ہے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اور اس کے دودھ کا باقی حصہ جنت میں ہوگا۔ (ابن سعد عن مکحول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان کنی کی حالت میں تھے آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: کیا آپ اس سے منع کرتے ہیں! تو فرمایا)

۴۲۴۹۳......صرف دو آدمیوں پر رویا جاتا ہے۔ ایسا فاجر و گنہگار جس کا فجور مکمل ہو یا ایسا نیک شخص جس کی نیکی کامل ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تیسرا باب......دفن کے بعد والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں:

فصل اول......قبر کا سوال

۴۲۴۹۴......مؤمن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آ کر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کرتا ہے وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، پھر اس سے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے علاوہ اس سے کسی چیز کا سوال نہیں ہوگا، پھر اسے جہنم میں اس کے لئے بنے گھر کی طرف لے جایا جائے گا، اور اس سے کہا جائے گا: یہ جہنم میں تمہارا گھر تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا، تم پر رحم کیا، اور اس کے بدلہ جنت میں تمہیں ایک گھر دیا ہے، تو وہ کہے گا: مجھے جانے دو، تاکہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں، اس سے کہا جائے گا: (اس میں) رہو، اور کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے ڈانٹ کر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا مجھے علم نہیں، تو اس سے کہا جائے گا: نہ تو نے (خود) جانا اور نہ تو نے کسی کی پیروی کی، پھر اسے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا: میں وہی کہتا ہوں جو اور لوگ کہتے ہیں، تو لوہے کے ایک گرز سے اس کے سر پر مارا جائے گا تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔

ابو داؤد عن انس

۴۲۴۹۵......مؤمن بندہ جب دنیا سے ناتا توڑنے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو آسمان سے سفید رو فرشتے اس کے پاس اترتے ہیں گویا ان کے چہرے آفتاب ہیں، ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر تاحد نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاک روح! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل! تو وہ روح ایسے بہتے ہوئے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے قطرہ بہتا ہے تو وہ فرشتہ اسے قبض کر لیتا ہے۔ پھر اسے اس (جنتی) کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں، اور اس سے ایسی مہک آتی ہے جیسے کسی زمین پر مشک مہک رہی ہو، پھر وہ اسے لے کر پرواز کرتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں: یہ پاک روح کون ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ اور دنیا کے جس نام سے اسے یاد کیا جاتا تھا اس سے اس کا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک جا پہنچتے ہیں، اس کے لئے دروازے کھلواتے ہیں تو وہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اسے الوداع اور رخصت کرتے ہیں اور ساتویں آسمان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کا نامہ اعمال علیین میں لکھ دو، اور میرے بندے (کی روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اسی سے انہیں پیدا کیا اور اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ انہیں نکالوں گا، چنانچہ اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے ہوتے ہیں اسے بٹھاتے اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، پھر وہ اسے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ کہتے ہیں: جو شخص تمہاری طرف مبعوث کیا گیا وہ کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پھر وہ اس سے کہتے ہیں! تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، تو آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اس نے سچ کہا: اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، اور جنت کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جنت کی تازہ ہوا اور خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور اس کی قبر تاحد نگاہ کشادہ ہو جاتی ہے۔

پھر اس کے پاس ایک خوش شکل، خوش لباس اور پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص آتا ہے وہ اس سے کہتا ہے: تجھے جس چیز سے خوشی ہو اس کی خوشخبری ہو، یہ تیرا وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ تجھ جیسی صورت بھلائی ہی لے کر آتی ہے، وہ

جواب میں کہے گا: میں تیرا نیک عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! قیامت برپا فرما، اے میرے رب! قیامت قائم فرما، تاکہ اپنے اہل ومال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور کافر بندہ جب دنیا سے جانے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے کالے چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں پھر وہ اس کے پاس تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا اور اسے کہتا ہے: اے خبیث روح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف نکل! اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ اسے ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے گیلی روئی سے سیخ کو کھینچ لیا جاتا ہے، چنانچہ وہ اسے قبض کر لیتا ہے اور جب اسے قبض کر لیتا ہے تو پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے نہیں چھوڑتا، یہاں تک کہ اسے ان ٹاٹوں میں ڈال لیتے ہیں، اور اسے لے کر پرواز کرتے ہیں، اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں: یہ کیا خبیث روح ہے؟ تو وہ کہتے ہیں! یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے اور دنیا میں جس نام سے اسے پکارا جاتا تھا سب سے برے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان پر لے جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں (لیکن) کھولا نہیں جاتا، پھر یہ آیت پڑھی ''ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولتے جاتے'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کا اعمال نامہ سجین میں لکھ دو، جو نچلی زمین میں ہے، پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے، چنانچہ اس کی روح اس کے بدن کی طرف آجاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے علم نہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: وہ شخص جو تم میں بھیجا گیا کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں، اتنے میں آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندہ نے جھوٹ بولا، اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو، اور جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جہنم کی گرم ہوا آتی ہے اور اس کی قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس گھس جاتی ہیں۔

پھر اس کے پاس بری شکل، خراب کپڑوں اور بدبو والا ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: جس سے تجھے ناگواری ہو اس کی بشارت لے، یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ اور تیرا چہرہ تو ایسا ہے کہ جس سے خیر کی توقع نہیں، وہ کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! قیامت قائم نہ فرمانا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن خزیمة، حاکم، بیهقی فی الشعب والضیاء عن البراء

۴۲۴۹۶..... مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ نیک شخص ہو تو وہ کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی، نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے پروردگار کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، پھر اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل جاتی ہے پھر اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے تو اس کے لئے آسمانی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہاں کے فرشتے کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ تو وہ (فرشتے جو روح کو لاتے ہیں) کہتے ہیں: یہ فلاں شخص ہے، تو کہا جاتا ہے: پاک روح کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی، قابل تعریف ہو کر نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے رب کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ (کا عرش) ہوتا ہے۔

اور اگر وہ شخص برا ہو تو وہ کہتے ہیں: اے خبیث روح جو خبیث بدن میں تھی قابل مذمت ہو کر نکل تجھے کھولتے پانی پیپ اور ان جیسے دوسرے عذابوں کی خوشخبری ہو، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے کہ وہ نکل جاتی ہے پھر آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اس کے لئے دروازے کھلوانے کی درخواست کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے فلاں ہے، تو کہا جاتا ہے، نامبارک ہو خبیث روح کو جو خبیث بدن میں تھی، قابل مذمت ہو کر لوٹ جا، کیونکہ تیرے لئے آسمانی دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ قبر تک پہنچ جاتی ہے۔

نیک بندہ تو اپنی قبر میں بے خوف وخطر بیٹھ جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے: میں دین اسلام پر تھا، اس سے کہا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کسی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دیکھنا مناسب نہیں پھر جہنم کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کو جلا رہی ہے، اسے کہا جائے گا: دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا، پھر اس کے لئے جنت کی جانب سے

تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی رونق اور اس کی چیزوں کو دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے، اس سے کہا جائے گا: تو یقین پر تھا اسی پر تیری موت ہوئی اور اس پر انشاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور برا شخص اپنی قبر میں خوفزدہ اور دل برداشتہ ہو کر بیٹھتا ہے اس سے کہا جائے گا: تو کس دین پر تھا؟ وہ کہے گا: مجھے پتہ نہیں، اس سے کہا جائے گا: یہ شخص (محمد ﷺ) کون تھے؟ وہ کہے گا۔ جو بات لوگ کہتے تھے میں نے بھی وہی کہہ دی، تو اس کے لئے جنت کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی بہار اور اس کی چیزیں دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: دیکھ جسے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے ہٹالیا، پھر اس کے لئے جہنم کی طرف سے کشادگی کی جائے گی، وہ اسے جلتی اور چیختی دکھائی دے گی، اسے کہا جائے گا: یہ تیری جگہ ہے تو شک پر تھا اسی پر تو مرا اور انشاء اللہ اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۴۹۷...... میری طرف یہ وحی کی گئی کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا۔ نسائی عن عائشة

۴۲۴۹۸...... مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا وآخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔

مسندا حمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، نسائی

قبر میں سوال وجواب کے وقت مؤمن کی مدد

۴۲۴۹۹...... مؤمن کو جب اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا اس کے پاس فرشتے آئیں گے پھر وہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔“ بخاری عن البراء

۴۲۵۰۰...... میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو اس کے پاس دوسیاہ نیلے رنگ کے فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ وہی کہے گا جو کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا، پھر ایک سو چالیس گز کی کشادگی اس کی قبر میں کردی جاتی ہے اور اس کے لئے روشنی کردی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے سوجا، وہ کہے گا: میں اپنے گھر والوں کو بتانے واپس جاتا ہوں، وہ کہیں گے: اس نئی نویلی دلہن کی طرح سوجا جسے صرف اس کا محبوب ہی بیدار کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔

اور اگر وہ منافق ہوا تو کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی اسی جیسی بات کہہ دی، مجھے پتہ نہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہمیں پتہ تھا تو یہی کہے گا، زمین سے کہا جائے گا اس پر تنگ ہو جا، چنانچہ وہ اس پر تنگ ہوگی تو اس کی پسلیاں آپس میں گھس جائیں گی، اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی اس قبر سے اٹھائے گا۔ ترمذی عن ابی هریرة

۴۲۵۰۱...... جو چیز میں نے نہیں دیکھی تھی وہ مجھے اس جگہ دکھائی گئی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی، میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہیں تمہاری قبروں میں خیر سے محروم دجال کے فتنہ یا اس کے قریب آزمائش میں ڈالا جائے گا، تمہارے پاس فرشتوں کو بھیجا جائے گا پھر کہا جائے گا: اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا علم ہے؟ تو مؤمن اور یقین رکھنے والا شخص کہے گا: وہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے پس ہم نے ان کو قبول کیا ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی، وہ محمد (ﷺ) ہیں۔ تین بار کہے گا۔

پھر اس سے کہا جائے گا: آرام سے سوجا، ہم جانتے تھے کہ تجھے اس بات کا یقین ہے جب کہ منافق اور شک کرنے والا شخص کہے گا: مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی۔ مسند احمد، بخاری عن اسماء بنت ابی بکر

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام کے بارے میں قطعی اور یقینی علم ہونا چاہئے کہ آپ انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی اور آخری

رسول ہیں، جولوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں انہیں مؤمن اور یقین والا کہا گیا ہے، جب کہ جنہیں یہ پتہ نہیں کہ ہمارے نبی بشر تھے یا نہیں، یہ شک والی بات ہوئی ایسے لوگوں کو منافق اور شک کنندہ کہا گیا ہے۔ مترجم

۴۲۵۰۲...... جب مؤمن اپنی قبر میں کشادگی دیکھتا ہے تو کہتا ہے: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری سنانے کے لئے جانے دو! اسے کہا جائے گا: تو یہیں ٹھہر۔ مسند احمد، وایضاء عن جابر

۴۲۵۰۳...... بندہ کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب پلٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ (وہ اتنی دور ہوتے ہیں) ان کے جوتوں کی چاپ سنائی دیتی ہے اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: اس شخص محمد (ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو مؤمن شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر اس سے کہا جائے گا: جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ! جس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت کا ٹھکانا عطا کر دیا ہے۔ تو وہ ان دونوں کو دیکھے گا۔ اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور قیامت کے دن تک اس پر تروتازگی ڈال دی جاتی ہے۔

رہا کافر اور منافق تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے پتہ نہیں، میں وہی بات کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے، اس سے کہا جائے گا: نہ تجھے پتہ ہے اور نہ تو نے کسی کی پیروی کی، پھر اس کے ماتھے پر لوہے کا ہتھوڑا مارا جاتا ہے پھر وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے آس پاس والے جنوں انسانوں کے علاوہ سب سنتے ہیں، پھر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس

۴۲۵۰۴...... قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، پس اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والے حالات آسان ہیں، اور اگر اس سے جاں بر نہ ہو سکا تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ ترمذی، ابن ماجة، حاکم، عن عثمان بن عفان

۴۲۵۰۵...... میرے بارے میں قبر کی آزمائش یاد رکھنا! جب تم سے میرے بارے پوچھا جائے تو شک نہ کرنا۔ حاکم عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۹۵۶۔

الاکمال

۴۲۵۰۶...... جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے اس کا نیک عمل گھیر لیتا ہے، یعنی نماز، روزہ، نماز کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو وہ اسے دھکیل دیتی ہے، اور روزہ کی طرف سے آتا ہے تو وہ اسے ہٹا دیتا ہے، پھر وہ ایسے آواز دیتا ہے کہ اٹھ بیٹھ! تو وہ بیٹھ جاتا ہے، وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے: اس شخص (حضرت محمد ﷺ) کے بارے تو کیا کہتا ہے؟ وہ پوچھے گا: کون؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) تو وہ شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تجھے کیا پتہ؟ کیا تو نے انہیں دیکھا ہے، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر جیا، اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور اگر وہ شخص فاجر یا کافر ہو تو فرشتہ اس کے پاس آ کر کہتا ہے: اس کے اور فرشتہ کے درمیان کوئی چیز آڑے نہیں آتی وہ اسے بٹھاتا ہے: اس شخص کے بارے تو کیا کہتا ہے: وہ پوچھے گا کون شخص؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی کہہ دی، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر زندہ رہا، اسی پر مرا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا: اور اس کی قبر میں اس پر ایک کالا جانور مسلط کر دیا جائے گا اس کے پاس ایک کوڑا ہوگا جس کی گرہ میں ایک چنگاری ہوتی ہے جیسے اونٹ کی گردن کے بال، پھر وہ اسے اتنا مارے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ جانور بہرا ہوگا اس کی آواز نہیں سنے گا کہ اس پر رحم کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۲۵۰۷...... جو لوگ مؤمن کے جنازے میں آتے ہیں جب وہ چلے جاتے ہیں تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے: وہ شخص جسے محمد (ﷺ) کہا جاتا ہے پس اگر وہ مومن ہوا تو کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جائے گا: سو جا،

سوجا، تیری آنکھ لگ جائے۔اور اگر مؤمن نہ ہوا تو کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی، وہ کسی بات میں بحث کرتے تو میں بھی ان کے ساتھ بحث میں شریک ہو گیا، اس سے کہا جائے گا، سو (مگر) تیری آنکھ نہ لگے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

قبر میں مؤمن کی حالت

۴۲۵۰۸.....اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا۔مؤمن کو جب اس کے دوست دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو ایک ہیبت ناک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے، پس اس سے کہا جاتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ تو مؤمن کہے گا: میں کہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔تو وہ فرشتہ اس سے کہے گا، جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات دے دی ہے اور اس کے بدلہ تمہیں جنت میں وہ جگہ دے دی ہے جو تمہیں دکھائی دے رہی ہے، تو مؤمن کہے گا: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری دینے کے لئے جانے دو، اس سے کہا جائے گا، تو یہیں ٹھہر!

رہا منافق تو جب اس کے رشتہ دار واپس ہوتے ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے: وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، جو بات لوگ کہتے تھے میں بھی وہ ہی کہتا ہوں، تو اس سے کہا جائے گا: تجھے کچھ پتہ نہیں، یہ تیرا وہ ٹھکانہ تھا جو جنت میں تھا جس کے بدلہ میں تجھے جہنم میں جگہ ملی ہے۔پھر ہر بندہ کو جس پر اس کی موت ہوئی اسی پر اٹھایا جائے گا، مؤمن کو اپنے ایمان پر اور منافق کو نفاق پر۔مسند احمد عن جابر

۴۲۵۰۹.....لوگو! یہ امت اپنی قبروں میں آزمائش میں ڈالی جائے گی، انسان کو جب دفن کیا جاتا ہے اور اس کے رشتہ دار (دفنانے کے بعد) پلٹ آتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے، وہ اسے بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ پس اگر وہ مومن ہوا تو کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پکار و عبادت کے لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو نے سچ کہا، پھر جہنم کی طرف سے اس کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر فرشتہ کہتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو نے اپنے رب کا انکار کیا ہوتا، مگر تم (اپنے رب پر) ایمان لے آئے اس لئے تمہارا ٹھکانہ یہ ہے پھر جنت کی جانب سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو یہیں ٹھہر! پھر اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

پس اگر وہ کافر ہوا یا منافق تو فرشتہ اس سے کہے گا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا، فرشتہ اس سے کہے گا: نہ تو نے خود جانا، نہ کسی کی پیروی کی اور نہ تو نے ہدایت پائی، پھر اس کے لئے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب پر ایمان لایا ہوتا، مگر جب تم نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہیں یہ جگہ دی اور جہنم کی طرف سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر اسے گرز سے مارتا ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے، تو کچھ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس کے پاس بھی فرشتہ گرز لے کر کھڑا ہوگا تو وہ اس وقت خوفزدہ ہو جائے گا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کی وجہ سے ثابت قدم رکھے گا۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت و ابن ابی عاصم فی السنة و ابن جریر، مسلم فی عذاب القبر عن ابی سعید و صحح

فصل ثانی.....عذاب قبر

۴۲۵۱۰.....عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ عذاب قبر برحق ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص

علماء اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عذاب قبر برحق ہے، جس کی کیفیت عقل سے بالاتر ہے۔

۴۲۵۱۱......عذاب قبر سے، جہنم سے مسیح دجال کے فتنہ سے زندگی موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

بخاری فی الادب المفرد، ترمذی، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۵۱۲......عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ ان (مردوں) کو ان کی قبروں میں جو عذاب دیا جاتا ہے اسے چوپائے سنتے ہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۴۲۵۱۳......اس امت کو ان کی قبروں میں آزمایا جائے گا، اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتا جو میں سن رہا ہوں، جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، ظاہر و باطن فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔

مسند احمد، مسلم عن زید بن ثابت

۴۲۵۱۴......سعد کو قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کی یہ تکلیف دور کردے۔ حاکم عن ابن عمر

۴۲۵۱۵......اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ ابویعلی والضیاء عن انس

۴۲۵۱۶......عذاب قبر برحق ہے۔ خطیب عن عائشۃ

۴۲۵۱۷......مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانور ان کی آوازیں سنتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۵۱۸......بے شک سعد کو اس کی قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی دعا کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع: ۱۸۶۲۔

۴۲۵۱۹......یقیناً قبر کا بھینچنا ہوتا ہے اگر اس سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ نجات پاجاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ

۴۲۵۲۰......قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے ہر گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ باقی ہو اور اس کی بخشش نہ ہوئی ہو۔ الرافعی فی تاریخہ عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۰۰۔

قبر میں رہنا گناہوں سے کفارہ ہے

۴۲۵۲۱......میری امت کا زیادہ عرصہ قبروں میں رہنا ان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۴۲ ضعیف الجامع ۳۶۴۷۔

۴۲۵۲۲......عذاب قبر برحق ہے جو اس پر ایمان نہیں لایا اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابن منیع عن زید بن ارقم

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۹۴۔

۴۲۵۲۳......اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

۴۲۵۲۴......اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، انہیں بھینچا گیا پھر تخفیف کردی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۲۵......اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ موت کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو تم کبھی بھی لذیذ کھانا نہ کھاؤ اور نہ کبھی مزیدار مشروب پیو، اور نہ کبھی سایہ دار گھر میں داخل ہو، اور تم اونچی جگہوں پر چلتے ہوئے اپنے سینے پیٹنے لگو اور اپنے آپ پر روؤ۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۲۵۲۶......اگر آدمی کو موت کی بعد والی حالت کا پتہ چل جائے تو کھانے کا لقمہ کھاتے اور پانی کا گھونٹ پیتے روئے اور اپنا سینہ پیٹنے لگے۔

ابوداؤد، طیالسی، سعید بن منصور، عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۶۱۔

۴۲۵۲۷......اگر تم (مردوں کو) دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، عن انس

۴۲۵۲۸......میں نے جو بھی بھیانک منظر دیکھا قبر کو اس سے ہیبت ناک پایا۔ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن عثمان

۴۲۵۲۹......جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے توصبح وشام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنتیوں والا اور جہنمی ہوا تو جہنمیوں والا، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے اٹھائے گا۔بخاری، مسلم ترمذی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۳۰......کافر کو اس کی قبر میں آگ کی دو چادریں پہنائی جائیں گی۔ابن مردویه عن البراء

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۳۸۔

الاکمال

۴۲۵۳۱......قبروں میں تمہاری آزمائش ایسی ہوگی جیسے دجال کے فتنہ میں۔مسند احمد عن عائشة

۴۲۵۳۲......اس قبر والے پر افسوس ہے کہ اس سے میرے بارے پوچھا گیا تو وہ میرے متعلق شک میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن رباح بن صالح بن عبید الله بن ابی رافع عن ابیه عن جده

۴۲۵۳۳......میں ایک قبر (والے) کے پاس سے گزرا تو اس سے میرے متعلق پوچھا جارہا تھا، تو وہ کہنے لگا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا تو نہ جانے۔

البغوی وابن سکن وابن قانع، طبرانی فی البیر عن ایوب بن بشیر المعاوی عن ابیه، قال البغوی: و لا اعلم له غیره وفی الاصابه اسم بیه اکمال

۴۲۵۳۴......ایک بیمار عورت تھی وہ موت کی شدت اور قبر کے بھینچنے کا ذکر کرنے لگی تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف کا معاملہ کریں۔یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حاکم عن انس

۴۲۵۳۵......قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے لئے ہر اس گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ تھا جس کی بخشش نہیں ہوئی۔اور یہ اس لئے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قبر نے ایک جو کی وجہ سے بھینچا۔الرافعی عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۰۰۔

۴۲۵۳۶......مجھے قبر کی تنگی اور اس کی پریشانی یاد آتی اور ساتھ ہی زینب کی تنگی کا خیال آتا تو مجھے بڑا قلق ہوتا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، جب کہ قبر نے اسے بھینچا جس کی آواز دو پہاڑوں کے درمیان جنوں انسانوں کے علاوہ سب نے سنی۔طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی العلل وقال مضطرب. عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۵۳۷......تمہارے ساتھی پر قبر تنگ ہوئی اور اسے ایک دفعہ بھینچا اگر اس سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تخفیف کی۔ابن سعد عن جابر

۴۲۵۳۸......لا الہ الا اللہ! سبحان اللہ! اس نیک بندہ پر قبر تنگ ہوئی یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اس کیلئے کشادہ نہیں ہوگی یعنی سعد بن معاذ۔

الحکیم عن جابر

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی حالت

۴۲۵۳۹......اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو سعد بچ جاتے تو پیشاب کی وجہ سے وہ ایک دفعہ دبائے گئے کہ ان کی پسلیاں آپس میں گھس گئیں۔

ابن سعد عن سعید المقبری مرسلاً

۴۲۵۴۰......اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ چھوٹ جاتا۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بچہ دفن ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۲۵۴۱......مؤمن کو قبر میں بھینچا جاتا ہے کہ اس کا کفن اتر جاتا ہے اور کافر کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے۔

مسند احمد والحکیم عن حذیفة واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات ورد علیہ ابن حجر فی القبول المسدد

۴۲۵۴۲......غیب جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اگر تمہارے دل پھٹ نہ جاتے اور تمہیں گفتگو میں بڑھانہ دیتا تو جو میں سن رہا ہوں تم بھی سنتے۔(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة کہ نبی علیہ السلام دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: کہ ان دونوں کو ابھی عذاب ہو رہا ہے اور وہ اپنی قبروں میں آزمائے جارہے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: انہیں کب سے عذاب ہو رہا ہے اس پر آپ نے فرمایا۔)

۴۲۵۴۳......ابوایوب کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ میں ان یہودیوں کی آوازیں سن رہا ہوں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔ طبرانی فی الکبیر وھو لفظہ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن البراء عن ابی ایوب

۴۲۵۴۴......اے بلال! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ کیا تم قبرستان والوں کی آواز نہیں سن رہے جنہیں عذاب دیا جارہا ہے۔ حاکم عن انس

۴۲۵۴۵......اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں وہ عذاب قبر سناتے جیسے میں سن رہا ہوں، اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا، عذاب قبر، جہنم کے عذاب سے، کھلے اور پوشیدہ فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

ابن حبان عن ابی سعید

۴۲۵۴۶......میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: ابن آدم! تیرا ناس ہو میرے متعلق تجھے کس نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میں تاریکی آزمائش تنہائی اور کیڑوں کا گھر ہوں؟ تجھے کس نے دھوکے میں رکھا جب تو کئی امیدیں لے کر چلا کرتا تھا، پس اگر وہ نیک ہوا تو قبر کا جواب دینے والا اس کی جانب سے جواب دے گا۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا ہو! تو قبر کہتی ہے: تب تو میں اس کے لئے تروتازگی میں بدل جاؤں گی اور اس کا جسم منور ہو جائے گا۔ اور اس کی روح رب العالمین کی طرف پرواز کر جائے گی۔

الحکیم، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی الحجاج الثمالی

۴۲۵۴۷......ہر دن قبروں والوں پر جنت وجہنم کے ٹھکانے پیش کئے جاتے ہیں۔ ابونعیم عن ابن عمر

۴۲۵۴۸......جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنت کا اور جہنمی ہوا تو جہنم کا، اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے روز بھیجے گا۔

مالک، ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۴۹......کافر پر دو سانپ چھوڑے جاتے ہیں ایک اس کے سر کی جانب سے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب سے، جو اسے ڈستے رہتے ہیں جب ڈس چکتے ہیں تو پھر لوٹ آتے ہیں۔ اور قیامت میں یہی ہوتا رہے گا۔ مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۲۵۵۰......پھر کافر کی قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں۔ جو اسے قیامت قائم ہونے تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے ان میں سے اگر ایک سانپ زمین پر (کسی جگہ) پھونک ماردے تو وہاں سبزہ نہ اُگے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید والدارمی، ابو یعلی ابن حبان، ضیاء عن ابی سعید

فصل ثانی......زیارت قبور

۴۲۵۵۱......قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے آخرت یاد آتی ہے۔ ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۲۵۵۲......قبروں کی زیارت کیا کرو اور بیہودہ باتیں مت کیا کرو۔ ابوداؤد، طیالسی، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

۴۲۵۵۳......قبروں میں جھانکو اور دوبارہ اٹھنے کا اندازہ لگاؤ۔ بیھقی عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۹۱۲، الکشف الالٰہی ۱۳۰۔

۴۲۵۵۴.....میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت یاد دلاتی ہیں۔
ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۴۳ ضعیف الجامع ۴۲۷۹۔

۴۲۵۵۵.....میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتا، آنسو بہتے آخرت یاد آتی ہے اور نامناسب بات نہ کہا کرو۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۶.....جو شخص کسی ایسے شخص کی قبر کے قریب سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہنچانتا تھا اسے سلام کرے تو وہ (مردہ) اسے پہچان لے گا اور اسے سلام کا جواب دے گا۔ خطیب وابن عساکر عن ابی ہریرة

یعنی مردے کی روح کو من جانب اللہ اطلاع دی جاتی ہے تو وہ بھی آگے سلام بھیجتا ہے جیسے عموماً دور بیٹھے لوگوں کے ساتھ ایسا کیا جاتا ہے۔

۴۲۵۵۷.....میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۸.....میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا سو اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان میں تمہارے لئے عبرت ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۵۵۹.....میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، تو محمد (ﷺ) کو قبروں کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ ترمذی عن بریدة

۴۲۵۶۰.....اے مؤمنوں کی قوم کے گھر تم پر سلام ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں، لوگوں نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کسی کے سفید پاؤں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں ہوں کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اس حالت میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء چمک رہے ہوں گے اور میں ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، خبردار کچھ لوگ میرے حوض سے اس طرح ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار پکار کر کہوں گا ادھر آؤ ادھر آؤ! کہا جائے گا! کہ انہوں نے تمہارے بعد (دین کو بدعات کی وجہ سے) بدل دیا تھا، تو میں کہوں گا: انہیں دور کرو، انہیں دور ہی رہنے دو، یہ دور رہیں! مالک والشافعی، مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرة

تشریح۔ اس حدیث میں جہاں آخری امت کے لئے فضیلت ہے وہاں یہ تنبیہ بھی ہے جو لوگ دین نبوی میں اپنے ایجاد کردہ اعمال شامل کرتے رہے وہ نبی کی شفاعت اور حوض سے محروم ہوں گے۔

۴۲۵۶۱.....مؤمنوں مسلمانوں کی قبروں والو! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے، تم ہم سے آگے اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔
ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۳۷۲۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

۴۲۵۶۲.....اے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہو ہم اور تم ایسے ہیں کہ ہمارے ساتھ کل کا وعدہ کیا گیا اور ہم ایک دوسرے پر بھروسا کرنے

والے ہیں۔اور ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی بخشش فرما۔نسائی عن عائشة

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۳۷۱۔

۴۲۵۶۳......اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! تم پہلے سے موجود ہمارے ساتھی ہو اور ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ابن ماجة عن عائشة

کلام: ......ضعیف ابن ماجہ ۳۳۸، ضعیف الجامع ۳۳۷۰۔

۴۲۵۶۴......تم کہا کرو: مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے پیش رفتہ اور پسماندہ پر رحم کرے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔مسلم، نسائی عن عائشة

۴۲۵۶۵......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو تا کہ تمہیں ان کی زیارت بھلائی کی یاد دلائے، اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد تک قربانی کے گوشت سے روک دیا تھا تو اب کھالیا کرو اور جہاں تک چاہو روک رکھو، اور میں نے تمہیں خاص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا سو اب جس برتن میں چاہو پیو، البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن بریدة

۴۲۵۶۶......میں نے تمہیں تین چیزوں سے روک دیا تھا اور اب تمہیں ان کا حکم دیتا ہوں، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت کی) یاددہانی ہے، اور میں نے تمہیں مشروبات سے منع کیا تھا کہ صرف چمڑے کے برتن میں پیا کرو، سو جس برتن میں چاہو پیو البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن کے بعد نہ کھایا کرو سو اب کھاؤ اور اپنے سفر میں اسے استعمال میں لاؤ۔ابو داؤد عن بریدة

۴۲۵۶۷......قبروں کی زیارت کیا کر اور اس سے آخرت کو یاد رکھ، اور مردوں کو غسل دیا کر کیونکہ گرے جسم کو سہارا دینے میں بڑی نصیحت ہے۔اور جنازے پڑھا کر شاید تجھے غم پیدا ہو کیونکہ غمگین شخص قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ تلے ہوگا اور ہر بھلائی کی طرف لپکے گا۔

حاکم عن ابی ذر

کلام: ......ضعیف الجامع ۳۱۷۰۔

قبر کو روندنا گناہ ہے

۴۲۵۶۹......میں کسی انگارے پر چلوں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے کہ میں کسی قبر کو روندوں۔خطیب عن ابی ھریرة

۴۲۵۷۰......میں کسی انگارے یا تلوار پر چلوں یا اپنے جوتے کو اپنے پاؤں سے پیوند لگاؤں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں، اور میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا بازار کے درمیان مجھے کوئی پروا نہ ہو۔ابن ماجة عن عقبة بن عامر

یعنی جیسے بازار کے درمیان قضائے حاجت کرنا شریف لوگوں کا کام نہیں اسی طرح قبروں کے درمیان یہ فعل سر انجام دینا مناسب نہیں۔

۴۲۵۷۱......قبروں پر نہ بیٹھا کرو۔مسند احمد، نسائی عن عمرو بن حزم

۴۲۵۷۲......تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن ابی ھریرة

۴۲۵۷۳......آدمی کسی انگارے کو روندے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر پاؤں دھرے۔حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

۴۲۵۷۴......قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔مسند احمد، مسلم عن ابی مرثد

۴۲۵۷۵..... قبر پر بیٹھنے، اسے چونا لگانے اور اس پر عمارت (گنبد، روضہ) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر

۴۲۵۷۶..... قبروں پر کچھ لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن ماجة، حاکم عن جابر

۴۲۵۷۷..... اپنے مردوں پر یٰس پڑھا کرو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان حاکم عن معقل بن یسار

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۶۸۳، ضعیف الجامع ۱۰۷۲۔

۴۲۵۷۸..... جنازہ میں لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کیا کرو۔ فردوس عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۱۳، کشف الخفاء ۴۹۹۔

۴۲۵۷۹..... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کا توشہ دیا کرو۔ تاریخه عن ابی هریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۷۹۔

۴۲۵۸۰..... اگر وہ (میت) مسلمان ہے تو تم نے اس کی طرف سے غلام آزاد کیا ہوتا یا حج کیا ہوتا اس کا ثواب اسے پہنچے گا۔
ابو داؤد عن ابن عمرو

عورتوں کو قبروں کی زیارت سے ممانعت

۴۲۵۸۱..... (اے عورتو!) واپس لوٹ جاؤ گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے زیارت کرنے والیو! ابن ماجة عن علی، ابن عدی عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۷۔

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت

۴۲۵۸۲..... جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:..... اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۴۲۵۸۳..... جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ابن عدی بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:..... الاتقان ۱۹۱۴، اسنی المطالب ۱۴۰۳۔

۴۲۵۸۴..... جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کی تو میں قیامت کے روز اس کا گواہ یا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔
بیهقی فی الشعب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۶۰۸۔

الاکمال

۴۲۵۸۵..... جب میت کے پاس آؤ تو کہا کرو، پاک ہے تیرا رب جو مالک ہے عزت کا، ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جانوں کے پالنے والا ہے۔ سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، المروزی عن ام سلمة

۴۲۵۸۶......میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی، تو قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی هريرة

۴۲۵۸۷......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، اور تمہیں خاص برتنوں سے منع کیا تھا تو ان میں پی لیا کرو البتہ ہر نشہ آور چیز سے بچنا، اور تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کر دیا تھا سو اسے جہاں تک رکھ سکتے ہو رکھ لیا کرو۔ مسند احمد عن علی

۴۲۵۸۸......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو اور اپنی زیارت کو ان کے لئے دعا و استغفار کا ذریعہ بنالو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کر دیا تھا تو اب اس سے کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور تمہیں کدو، مٹکے اور تارکول لگے گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا تھا، سو ان میں نبیذ بنالیا کرو اور انہیں اپنے کام میں لاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

۴۲۵۸۹......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، اور تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا، اور برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا آگاہ رہو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور قربانی کا گوشت کھایا کرو اور اسے روک کر رکھا کرو، میں نے تو اس لئے منع کیا تھا جب (لوگوں کے پاس) مال کم تھا تا کہ لوگوں کے لئے کشادگی ہو، اور خبردار کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

۴۲۵۹۰......سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبروں کی زیارت سے پھر یہ بات سامنے آئی کہ ان سے دل نرم ہوتا اور آنکھ نمناک ہوتی ہے تو ان کی زیارت کیا کرو اور نا مناسب بات نہ کہا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کر دیا تھا پھر پتہ چلا کہ اپنے چمڑوں کو تلاش کرتے ہیں اپنے مہمانوں کو تحفہ دیتے ہیں اور اپنے غائب کے لئے بلند کرتے ہیں، سو کھاؤ اور جہاں تک چاہو رکھ لو، اور میں نے تمہیں (خاص) برتنوں سے روک دیا تھا سو (اس برتن میں) پیو جو تمہیں پسند ہو جو چاہے اپنے مشکیزے پر بند لگالے۔ مسند احمد عن انس

۴۲۵۹۱......جو قبرستان کے پاس سے گزرے اور کہے اے لا الہ الا اللہ والوں پر سلام ہو تم نے لا الہ الا اللہ کہنا کیسا پایا، اے لا الہ الا اللہ والے، لا الہ الا اللہ کے حق کی وجہ سے، (اے اللہ!) جس نے لا الہ الا اللہ کہا: اس کی بخشش فرمادے، اور جو لا الہ الا اللہ کہنے والے ہیں ہمیں ان کی جماعت میں اٹھا، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخشش دے گا، کسی نے کہا: یارسول اللہ! جس کے پچاس سال کے گناہ نہ ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اس کے والدین، رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کے۔ الدیلمی فی تاریخ حمدان والرافعی وابن النجار عن علی

۴۲۵۹۲......اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے، لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم میرے صحابہ ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص کے سفید کھروں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں کے درمیان میں ہوں تو کیا وہ انہیں نہیں پہچانے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اعضاء وضو سے چمک رہے ہوں گے اور میں نے ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، آگاہ رہو! کچھ لوگ میرے حوض سے ایسے ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بدراہ اونٹ (کسی جگہ سے) ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا، میری طرف آؤ! میری طرف آؤ! کہا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد (دین) بدل دیا تھا تو میں کہوں گا، دوری ہو! دوری ہو! دوری ہو! (مالک والشافعی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ ابن حبان عن ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبرستان میں آئے تو یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۳......اے قبروں والو! تم پر تین بار سلام ہو، جو تم میں سے ایمان دار اور مسلمان ہے تم ہمارے پہلے سے موجود لوگ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن مجمع بن حارثة

۴۲۵۹۴......اے مؤمنین کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم تم سے ملنے والے ہیں ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تم نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کر لی اور لمبے شر کی طرف پہل کر گئے۔ (ابونعیم وابن عساکر عن الجهد مه امراة بشير الخصاصية عن بشير کے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا آپ بقیع میں آئے اور یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۵......اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کر۔ مسند احمد عن عائشة

قبرستان سے گذرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص

۴۲۵۹۶......جو قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا، اسے مردوں کے برابر اجر ملے گا۔ الرافعی عن علی

کلام:......الضعيفه ۱۲۹۰، کشف الخفاء ۲۶۳۰۔

۴۲۵۹۷......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی اور میں نے تمہیں کدو اور مٹکے میں پینے سے منع کیا تھا سو جس برتن میں چاہو پی لو، اور ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرنا، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کھانا تو جتنا چاہو جتنے دن چاہو کھاؤ۔ حاکم فی معجم شیوخه وابن السنی عن عائشة

۴۲۵۹۸......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کرو اور فضول بات نہ کرو اور تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور روک کر رکھو، اور تمہیں نبیذ سے روکا تھا سو پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۹۹......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے اور تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا تو نبیذ بنا لیا کرو البتہ میں کسی نشہ آور چیز کو حلال نہیں کر رہا اور تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ حاکم عن واسع بن حبان

۴۲۶۰۰......قبروں والوں سے نیکی سے بڑھ کر کوئی نیکی افضل نہیں، اہل قبور سے صلہ رحمی صرف مومن ہی کرتا ہے۔ الدیلمی عن جابر

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۶۰۲۶۔

۴۲۶۰۱......جو شخص بھی اپنے کسی (مردہ) دوست کی زیارت کرتا ہے اور اسے سلام کر کے اس (کی قبر) کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ (روح والا) اس کے سلام کا جواب دیتا اور اس سے مانوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس سے اٹھ جائے۔ ابو الشیخ والدیلمی عن ابی هريرة

۴۲۶۰۲......جو شخص کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں دنیا کا اس کے پہچاننے والا کوئی (مردہ) ہو اور وہ اسے سلام کرے تو وہ اسے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دے گا۔ تمام الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن ابی هريرة وسنده جيد

کلام:......النواسخ ۱۸۰۱۔

۴۲۶۰۳......جب تم ہماری یا اپنی قبروں کے پاس سے گزرو جو جاہلیت کے لوگ تھے تو انہیں بتا دو کہ وہ جہنمی ہیں۔

ابن حبان، حاکم عن ابی هريرة

۴۲۶۰۴......اس قبر والا کون ہے اسے دو رکعتیں تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ عزیز تھیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۲۶۰۵......قبر سے اترو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ تجھے اذیت پہنچائے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عمارة بن حزم

۴۲۶۰۶......قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد عن عمرو بن حزم

۴۲۶۰۷......گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے واپس لوٹ جاؤ زندوں کو فتنہ میں ڈالنے والیو اور مردوں کو اذیت پہنچانے والیو!

الخطیب عن ابی هدبة عن انس

فصل چہارم......تعزیت

۴۲۶۰۸...... جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) جیسا اجر ہے۔ ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

کلام:...... الاتقان ۱۹۶۷، اسنی المطالب ۱۴۳۷۔

۴۲۶۰۹...... جس نے مصیبت زدہ کو دلاسا دیا تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ ترمذی عن ابی بردۃ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۱۸۳، ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۱۰...... میرے بعد لوگ میرے بارے میں ایک دوسرے کی تعزیت کریں۔ ابویعلیٰ، بیھقی فی شعب الایمان عن سھل بن سعد

۴۲۶۱۱...... چاہئے کہ مسلمان اپنے مصائب میں میری (وفات کی) مصیبت کی تعزیت کریں۔ ابن المبارک عن القاسم مرسلاً

۴۲۶۱۲...... لوگو! جس مومن کو کوئی مصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت دور کرنے کے لئے میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اس کی تعزیت کرے، اس لئے کہ میری امت میں سے کسی کو میرے بعد میری (وفات کی) مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

ابن ماجۃ عن عائشۃ

۴۲۶۱۳...... موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے عرض کیا: جو مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش کے) سایہ تلے جگہ دوں گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی بکرو عمران بن حصین

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۶۷۔

۴۲۶۱۴...... جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز اس کے ہاں ایک مقرر وقت تک ہے۔

مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن اسامۃ بن زید

۴۲۶۱۵...... جو مسلمان بھی اپنے کسی بھائی کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز شرافت کے کپڑے پہنائے گا۔

ابن ماجۃ عن عمرو بن حزم

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷، الضعیفہ ۶۱۰۔

میت والوں کے لئے کھانا تیار کرنا

۴۲۶۱۶...... جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسی مصیبت پہنچی جس نے انہیں کھانے سے غافل کر دیا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن عبداللہ بن جعفر

کلام:...... اسنی المطالب ۲۰۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۲۔

۴۲۶۱۷...... جعفر کے گھر والے اپنی میت کے کام میں مشغول ہیں تو ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ ابن ماجۃ عن اسماء بنت عمیس

۴۲۶۱۸...... (ام سلمہ!) کہو! اے اللہ! میری اور اس کی بخشش فرما اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، نسائی عن ام سلمۃ

تشریح:...... یہ شرعی طریقہ ہے کہ اڑوس پڑوس یا رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ ماتمی گھر والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کردیں، اسی لئے میت کے گھر سے کھانا کھانا جائز نہیں کہ اس میں یہی کراہت ہے کہ میت والوں کو اپنی مصیبت پڑی ہوتی ہے اوپر سے آنے والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا ''یک نہ شد دو شد'' کا مصداق ہے دور سے آنے والے مہمانوں کو چاہئے کہ وہ قریبی ہوٹل سے کھالیں، یا اگر میت کے کسی اور عزیز نے کھانے کا انتظام کیا ہے تو بہتر ورنہ بچنا افضل ہے۔

الاکمال

۴۲۶۱۹......کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بہت اچھا بچہ ہوتا جو سب سے زیادہ عقلمند ہوتا؟ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بوڑھوں سے افضل اور سب کا سردار ہوتا؟ یا یہ کہ تجھے کہا جائے اس چیز کے ثواب بدلہ جنت میں چلے جاؤ جو ہم نے تجھ سے لی۔ (مسند احمد، البغوی وابن قانع وابن مندہ وابن عساکر عن حوشب کہ ایک شخص کا بیٹا فوت ہوگیا تو اس کے والد نے اس پر غم کا اظہار کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، قال ابن مندہ ھذا حدیث غریب وقال ابن السکن تفرد بہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف وقال البغوی لم یرو حوشب غیر ھذا الحدیث)

۴۲۶۲۰......اے اللہ! اس کے غم کو دلاسا دے اس کی مصیبت سے جو کمی ہوئی اسے پورا کر، اور اسے اس کے بدلہ بھلائی عطا کر۔

ابن سعد عن ضمرة بن حبيب مرسلاً

۴۲۶۲۱......محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں دعا وسلام کے بعد عرض احوال یہ ہے کہ تمہارا فلاں بیٹا، فلاں دن فوت ہوگیا اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو بڑھائے، اور تجھے صبر کا الہام کرے اور مصیبت پر صبر کی توفیق دے اور آسائش پر شکر کرنا عطا کرے، ہماری جانیں ہمارے مال اور ہمارے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہیں۔ اور اس کی وہ مانگی ہوئی وہ چیزیں ہیں جو (ہمارے پاس) امانت ہیں۔ اور اس وقت ہم پر اس کا حق یہ ہے کہ جب ہمیں آزمائے تو صبر سے کام لیا جائے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھی تعزیت لازم ہے کیونکہ غم کسی میت واپس نہیں کرسکتا اور نہ کسی وقت کو ٹال سکتا ہے اور افسوس بندوں پر آنے والے مصائب کو روک سکتا ہے۔ الخطیب عن ابن عباس، واورده ابن الجوزي في الموضوعات

۴۲۶۲۲......جو کچھ اللہ نے لیا وہ اسی کا تھا اور جو باقی رکھا وہ بھی اسی کا ہے۔

طبراني في الكبير عن الوليد بن ابرهيم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابيه عن جده

۴۲۶۲۳......جس نے کسی مسلمان کی فوتگی کا سنا اور اس کے لئے دعائے خیر کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جتنے لوگوں نے عیادت اور جتنے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے ہوں گے ان کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ دارقطني في الافراد وابن النجار عن ابن عمر

۴۲۶۲۴......جس نے اپنے کسی مؤمن بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسا سبز جوڑا پہنائے گا جس سے وہ زیبائش کرے گا، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ اس سے کیا زیبائش کرے گا؟ آپ نے فرمایا: لوگ اس پر رشک کریں۔

حاكم في تاريخه والخطيب ابن عساكر عن انس

کلام:......الوضع فی الحدیث ج ۲ص ۴۹۱،۵۰۰۔

۴۲۶۲۵......جس نے کسی غمزدہ کو تسلی دی، تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا، اور دوسری ارواح کے ساتھ اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا اور جس نے کسی میت کو کفن (خرید کر) پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشمی لباس پہنائے گا۔ ابوالشیخ عن جابر، وفيه الخليل بن مرة

۴۲۶۲۶......جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی اسے جنت کی چادر اوڑھائی جائے گی۔ بیہقي في الشعب عن ابي برزة

۴۲۶۲۷......جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ ترمذي وضعفه ابويعلى عن ابي هريرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۱۸۳، ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۲۸......تعزیت ایک مرتبہ ہے۔ (یعنی کم از کم)۔ الديلمي عن عثمان

۴۲۶۲۹......جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بنانے سے غافل نہ ہونا کیونکہ وہ اپنی میت کی وجہ سے مشغول ہیں۔

مسند احمد، عن اسماء بنت عميس

۴۲۶۳۰......جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بناؤ کیونکہ ان پر ایسی مصیبت ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، ضیاء عن عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ نے فرمایا۔) (۴۲۶۱۶)

کلام:......اسنی المطالب ۲۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۔

باب چہارم......لمبی عمر کی فضیلت

کتاب کے لاحقے، اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......لمبی عمر کی فضیلت

۴۲۶۳۱......میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے بارے میں (بخشش کا) سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! (ﷺ) میں نے ان کی مغفرت کر دی، میں نے عرض کیا، پچاس سالہ کی؟ فرمایا: میں نے ان کی بخشش بھی کر دی، میں نے عرض کیا، ساٹھ سالہ؟ فرمایا: میں نے انہیں بھی بخش دیا، میں نے عرض کیا: اور ستر سالہ؟ فرمایا: اے محمد! مجھے اپنے بندہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے ستر سال کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرتا ہو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور پھر میں اسے جہنم کا عذاب دوں، رہے کئی سالوں والے (جیسے) اسّی سالہ اور نوے سالہ لوگ تو میں قیامت کے روز ان سے کہوں گا: جن لوگوں کو تم چاہتے ہو انہیں جنت میں ساتھ لے جاؤ۔

ابو الشیخ عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۱۷۔

۴۲۶۳۲......بوڑھا شخص (اطاعت و تعظیم میں) اپنے گھر والوں میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

الخلیلی فی مشیخته وابن النجار عن ابی رافع۔

کلام:......الکشف الالٰہی ۴۸۴۔

۴۲۶۳۳......بوڑھا شخص اپنے گھر میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔ ابن حبان فی الضعفاء والشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

کلام:......الاسرار المرفوعة ۲۵۳، ترتیب الموضوعات ۸۳۔

۴۲۶۳۴......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جب چالیس سال کی عمر تک پہنچ جاتا ہے تو میں اسے تین طرح کے مصائب سے عافیت دے دیتا ہوں، جنون برص اور کوڑھ سے، اور پچاس ۵۰ سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ ۶۰ سال کی عمر کا ہو جاتا ہے تو انابت و رجوع کو اس کا محبوب (عمل) بنا دیتا ہوں، اور جب ستر ۷۰ سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیاں ختم کر دیتا ہوں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں (یہ) اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا قیدی ہے، پس اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ الحکیم عن عثمان

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۴۳، المغیر ۱۰۴۔

۴۲۶۳۵......جب بھی مسلمان کی عمر بڑھتی ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف ابن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۶۲۔

۴۲۶۳۶......کیا یہ شخص اس (فوت ہونے والے) کے بعد ایک سال تک (زندہ) نہیں رہا یوں اس نے رمضان (کا مہینہ) پایا اور اس کے روزے

رکھے، اور سال میں اتنی نمازیں اور اتنے سجدے کئے، تو ان دونوں کے درمیان (اجر کا) اتنا ہی فرق ہے جتنا مشرق و مغرب کے مابین ہے۔

ابن ماجة، ابن حبان، بیهقی فی السنن عن طلحة

۴۲۶۳۷......اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی کسی عمر رسیدہ مؤمن سے افضل نہیں، اس کی تکبیر تحمید اور تہلیل کی وجہ سے۔ مسند احمد عن طلحة

۴۲۶۳۸......اللہ تعالیٰ اسی سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۳۹......اللہ تعالیٰ ستر سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا اور اسی سالہ (لوگوں) سے حیا کرتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۹۶۔

۴۲۶۴۰......جس مسلمان کا اسلام (کی حالت) میں ایک بال سفید ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ ایک نیکی لکھتا اور اس کی ایک برائی دور کرتا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عمرو

مؤمن کے بال سفید ہونا نور ہے

۴۲۶۴۱......جس کا اسلام ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔ ترمذی، نسائی عن کعب مرة

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۵۳۷۰۔

۴۲۶۴۲......جس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن عمرو بن عنبسة

۴۲۶۴۳......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں عمر رسیدہ مومن سب سے افضل ہوگا۔ فردوس عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۴۱۔

۴۲۶۴۴......اللہ تعالیٰ سفید بال والے (بوڑھے) سے حیا کرتا ہے جب وہ درست روسنت کو تھامنے والا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اسے نہ دے۔ ابن النجار عن انس

۴۲۶۴۵......تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے، اگرچہ وہ نیکوکار ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اس کی عمر بڑھ جائے اور اگرچہ گنہگار ہو اس واسطے کہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هریرة

۴۲۶۴۶......اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لمبی عمر (پانا) سعادت ہی سعادت ہے۔ القضاعی فردوس، عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۴۴، الضعیفہ ۲۴۰۷۔

۴۲۶۴۷......جن لوگوں کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ حاکم عن جابر

۴۲۶۴۸......لوگوں میں کا بہترین شخص ہے وہ، جس کی عمر دراز اور عمل اچھا ہو۔ مسند احمد، ترمذی عن عبدالله بن بسر

۴۲۶۴۹......لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو اور جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو وہ بدترین شخص ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی بکرة

۴۲۶۵۰......اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر طویل اور اس کا عمل اچھا ہو۔ طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن عبدالله بن بسر

کلام:......تذکرة الموضوعات ۲۰۰۔

۴۲۶۵۱......اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لمبی عمر سعادت مندی ہے سعادت مندی ہے۔ خطیب عن المطلب عن ابیه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۰، الشذرة ۵۷۳۔

الاکمال

۴۲۶۵۲..... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں! تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں۔

عبد بن حمید وابن زنجویہ، حاکم عن جابر، ابن زنجویہ بیہقی عن ابی ہریرۃ

۴۲۶۵۳..... کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں میں سے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔ حاکم، بیہقی عن جابر

۴۲۶۵۴..... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔

ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۲۶۵۵..... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مؤمن شخص سے افضل کوئی نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر دی گئی، اس کی تکبیر تسبیح اور لا الہ الا اللہ کی وجہ سے۔

مسند احمد وعبد بن حمید عن طلحۃ

۴۲۶۵۶..... جس شخص کو اسلام میں لمبی عمر دی گئی اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بڑے اجر والا نہیں۔ نسائی، ضیاء عن شداد بن الہادی

۴۲۶۵۷..... یہ آدمی کی سعادت ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اسے انابت کی توفیق دی جائے۔ ابو الشیخ عن جابر

۴۲۶۵۸..... جب بھی انسان کی عمر دراز ہوئی تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۴۲۶۵۹..... بندہ جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصیبتوں سے محفوظ کر دیتا ہے پاگل پن، کوڑھ اور برص سے، پس جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کم کر دیتا ہے۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پسندیدہ اعمال میں اپنی طرف انابت کی توفیق دیتا ہے اور ستر سال کا ہو جائے تو آسمان والے (فرشتے) اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں برقرار رکھتا اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرماتا ہے اور آسمان سے ایک آواز دینے والا اسے آواز دیتا ہے: یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے۔ ابویعلی، خطیب عن انس

اللہ کی قیدی کی سفارش

۴۲۶۶۰..... بندہ جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، کوڑھ اور برص۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اسے انابت ورجوع کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر برس کا ہو جاتا ہے تو اس کی برائیاں مٹا دی جاتی اور نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور جب نوے برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ابی بکر الصدیق

۴۲۶۶۱..... بندہ جب چالیس کی عمر کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے جنون، کوڑھ، اور برص سے، پھر جب پچاس سال کا ہوتا ہے، اور وہ زمانہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب ہلکا کر دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے۔ جو قوت کا خاتمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے۔ جو کئی سال ہیں۔ آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے جو بڑھاپے کی عمر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے برس کا ہوتا ہے، جو فنا ہے اور عقل زائل ہو چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور آسمان والے اسے اللہ تعالیٰ کا قیدی کہتے ہیں۔ پھر جب سو سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا نام ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا روکا ہے“ رکھ دیا جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ زمین میں اپنے جلیس (قیدی) کو عذاب نہ دے۔الحکیم عن ابی ھریرۃ
کلام:......اللآ لی ۱/۱۴۲،۱۴۳۔

چالیس سال سے زائد عمر والے مسلمان

۴۲۶۶۲......چالیس سال والے سے کئی قسم کی بیماریاں اور مصیبتیں کوڑھ، برص اور ان جیسی دوسری چیزیں دور کر دی جاتی ہیں۔اور پچاس سال والے شخص کو اللہ تعالیٰ انابت ورجوع کی توفیق دیتا ہے اور ساٹھ سال والے سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے اور ستر سال والے کو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے پسند کرتے ہیں۔اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں،اور نوے سال والے کو زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی کہا جاتا ہے اور اپنے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔الدیلمی عن انس

۴۲۶۶۳......جس مسلمان کی بھی اسلام میں چالیس سال عمر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی مصیبتیں دور کر دیتا ہے جذام،جنون اور کوڑھ،پس جب وہ پچاس برس کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں انابت عطا کر دیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرماتا اور اس کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی“ اس کا نام رکھا جاتا ہے اور اس کی ذات اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔
الحکیم، ابویعلی عن انس

۴۲۶۶۴......جب مسلمان شخص چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کر دیتا ہے،جنون،جذام اور کوڑھ۔
الحکیم عن ابی بکر

۴۲۶۶۵......جس شخص کی عمر (حالت) اسلام میں چالیس سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کر دیتا ہے جنون،جذام اور کوڑھ۔ابن النجار عن انس

۴۲۶۶۶......جب بندہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اس نے عمر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں معذرت کر دی۔
عبد بن حمید فی تفسیرہ والرؤیانی وابن مردویہ، ضیاء عن سھل بن سعد

۴۲۶۶۷......بے شک اللہ تعالیٰ نے ساٹھ اور ستر سال والے کو معذور قرار دیا۔ابن جریر عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۸......جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر دی تو اسے زندگی میں معذور قرار دیا۔الرامھرمزی فی الامثال عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۹......اللہ تعالیٰ اسی سال والوں کو پسند کرتا ہے۔حاکم عن ابن عمر
کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۷۰......بندہ جب اسی سال کا ہوتا ہے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اس کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔
ابویعلی عن انس

کلام:......اللآ لی ج ۱ ص ۱۴۵۔

۴۲۶۷۱......اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا بدن جہنم کے لئے حرام کر دے گا۔ابن النجار عن انس
کلام:......اللآ لی ج ۱ ص ۱۴۷۔

۴۲۶۷۲......اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو نہ اسے پیش کیا جائے گا اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا (بلکہ) اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام: .... ترتیب الموضوعات ۹،۷۹، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۸۔

۴۲۶۷۳ ..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے حیا کا درجہ رکھتی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو جس نے بحالت اسلام لمبی عمر پائی، عذاب دے۔

الخطیب عن جریر

۴۲۶۷۴ ..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں حیا والی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو عذاب دے جنہوں نے اسلام میں لمبی عمر پائی۔

ابن النجار عن انس

۴۲۶۷۵ ..... جس کا بحالت اسلام ایک بال سفید ہوا تو ہر بال کے بدلے اس کی نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ایک برائی مٹائی جائے گی۔

مقاتل بن سلیمان فی کتاب العجائب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۲۶۷۶ ..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تو اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۶۷۷ ..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور کا سبب ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تیر پھینکا تو گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ بیہقی عن کعب بن عجرۃ

۴۲۶۷۸ ..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایسا نور ہوگا جس کی روشنی آسمان وزمین کے خلا کو روشن کردے گی اور تب تک نہیں بجھے گی یہاں تک کہ وہ اسے اکھیڑ دے اور اسے ایسے کھینچ کر جنت میں داخل کردے گا جیسے اونٹنی کو مہار سے کھینچ کر لے جایا جاتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی الدرداء

۴۲۶۷۹ ..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگا۔ ابن عساکر عن جابر

اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان سے شرماتا ہے

۴۲۶۸۰ ..... مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال، اپنی وحدانیت اور اپنی بلند شان، اپنی مخلوق پر اپنی فوقیت اور اپنے عرش پر اپنے اقتدار کی قسم! میں اپنے بندے اور اپنی بندی کو اسلام میں لمبی عمر دوں اور پھر انہیں عذاب دوں، ؟ اس کے بعد آپ ﷺ رونے لگے، کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص پر رو رہا جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے حیا نہیں کرتا۔ الخلیلی والرافعی عن انس

کلام: .... ج اص ۱۳۳۔

۴۲۶۸۱ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! سفید بال میرے (پیدا کردہ) نور کا حصہ ہے اور مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اپنے (پیدا کردہ) نور اپنی آگ کے ذریعہ عذاب دوں، سو (اے انسان!) مجھ سے حیا کر! ابو الشیخ عن انس

۴۲۶۸۲ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بندے اور بندی سے حیا کرتا ہوں جو حالت اسلام میں (اس طرح) بوڑھے ہوں کہ بندہ کی داڑھی اور بندی کے سر کے بال سفید ہو جائیں پھر میں انہیں جہنم کا عذاب دوں۔ ابو یعلی عن انس

۴۲۶۸۳ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مجھے اپنی سخاوت اور اپنی مخلوق کی مجھ تک محتاجی کی قسم! مجھے اپنی بلند شان کی قسم! مجھے اپنے بندے اور بندی سے حیا آتی ہے جو اسلام کی حالت میں بوڑھے ہو گئے ہوں اور میں انہیں عذاب دوں۔

پھر آپ علیہ السلام رونے لگے: کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص کی وجہ سے رو رہا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہ کرے۔

ابن حبان فی الضعفاء بیہقی فی الزھد والرافعی عن انس، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۴......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میرا بندہ اور بندی حالت اسلام میں بوڑھے ہو جائیں اور میں پھر انہیں عذاب دوں میں معاف کرنے میں بہت عظیم ہوں اس سے کہ اپنے بندہ پر پردہ ڈال کر پھر اسے رسوا کروں اور بندہ جب تک مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں اسے معاف کرتا رہتا ہوں۔ابن ابی الدنیا فی کتاب العمر والحکیم، ابن حبان فی الضعفاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر، عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۵......تو اس کی نماز کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے اور اس کے اعمال بعد اس کے اعمال، ان دونوں کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے۔(ابوداؤد طیالسی، مسند احمد ابوداؤد، نسائی، بیہقی عن عبید بن خالد اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس کے بعد کسی جمعہ فوت ہوا، تو ہم لوگ کہنے لگے: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی کے ساتھ ملا دے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

فصل ثانی......کتاب الموت سے ملحقہ امور اور متفرقات

۴۲۶۸۶......یا تو راحت پانے والا ہے یا اس سے (لوگوں کو) راحت ملے گی مؤمن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جا کر آرام و راحت پاتا ہے اور فاجر شخص سے لوگ، شہر درخت اور جانور راحت پاتے ہیں۔مسند احمد، بیھقی، نسائی عن ابی قتادۃ

۴۲۶۸۷......میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کا عمل، تو ان میں سے دو تو واپس آ جاتے ہیں جب کہ ایک باقی رہ جاتا ہے، اس کے اہل وعیال اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن انس

۴۲۶۸۸......مؤمنین کی ارواح جنت کے سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں جو جنتی درختوں پر ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ان کے جسموں کی طرف واپس کرے گا۔طبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک وام مبشر

۴۲۶۸۹......مؤمنوں کی روحیں ساتویں آسمان پر ہوتی ہیں وہ جنت میں اپنے ٹھکانوں کو دیکھتی ہیں۔فردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۳۸۴، الضعیفۃ ۲۱۵۱۔

۴۲۶۹۰......مؤمنوں کی روحیں (گویا) سبز پرندے ہیں جو جنتی درختوں سے منسلک ہوتے ہیں۔

ابن ماجۃ عن ام مبشر بنت البراء بن معرور و کب بن مالک

۴۲۶۹۱......مؤمن کی روح تو جنت کے درخت کا پرندہ ہے (وہ اسی طرح رہے گی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے۔

مالک، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن کعب بن مالک

۴۲۶۹۲......روحیں ایسے پرندے ہو جاتی ہیں جو درختوں پر بیٹھتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا، تو ہر روح اپنے بدن میں چلی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

۴۲۶۹۳......جتنا گناہ زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کا ہے اتنا ہی مردہ کی ہڈی توڑنے کا ہے۔ابن ماجۃ عن ام سلمۃ

کلام:......الاتقان ۱۳۰۴، حسن الاثر ۳۰۳، ضعیف الجامع ۳۵۶۔

اسی حدیث کے پیش نظر وہ لوگ آگاہ رہیں جو ڈاکٹری کا کورس کرنے کے دوران بعض لاوارث لاشوں کے ڈھانچوں کو استعمال کرتے ہیں۔

۴۲۶۹۴......مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا اس کی زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا۔مسند احمد ابوداؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ

۴۲۶۹۵......ہر چیز کی کٹائی کا ایک وقت ہے اور میری امت کی کٹائی ساٹھ سے ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔ابن عساکر عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۷۱۔

۴۲۶۹۶......آرزوؤں کے مڈبھیڑ ساٹھ اور ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔الحکیم عن ابی ہریرۃ

کلام:......اسنی المطالب ۱۳۱۱، کشف الخفاء ۴۲۳۔

۴۲۶۹۷......میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی اوران سے زیادہ کم عمر والا وہ ہوگا جسے اس سے مختصر عمر دی جائے۔ ترمذی

کلام:......اسنی المطالب ۲۲۴۰، الاتقان ۲۱۷۔

۴۲۶۹۸......جولوگ ستر (سال) تک پہنچ جائیں میری امت کے ایسے لوگ بہت کم ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۶۹۹......ستر سال والے میری امت کے بہت کم لوگ ہوں گے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۳، الشذرۃ ۱۱۶۔

۴۲۷۰۰......میری امت کی عمریں (اوسطاً) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:......الشذرۃ ۱۱۶، المقاصد الحسنۃ ۱۳۰۔

۴۲۷۰۱......جس کی موت رمضان کے آخر میں ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس کی موت عرفہ کے آخر میں ہوئی وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی موت صدقہ کرتے ہوئی وہ جنت میں جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۷۹۔

۴۲۷۰۲......ناگہانی موت اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن عبید ابن خالد

غیر مسلم کے لئے کہ اسے توبہ وایمان کی توفیق نہ ملی۔

کلام:......التنکیت والافادۃ ۱۸۰، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۹۔

۴۲۷۰۳......ناگہانی موت مؤمن کے لئے راحت اور فاجر کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی نشانی ہے۔ مسند احمد، بیہقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:......اسنی المطالب ۱۵۴۱۔

۴۲۷۰۴......جب تم مردوں کے پاس آیا کرو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو، کیونکہ آنکھ روح کا پیچھا کرتی ہے اور اچھی بات کہا کرو، اس واسطے کہ فرشتے اس بات پر آمین کہتے ہیں جو میت کے گھر والے کہتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن شداد بن اوس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۲، المشروعۃ ۴۸۔

زبان حق نقارۂ خداوندی ہے

۴۲۷۰۵......جس کی تم لوگ اچھائی بیان کروگے اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔ اور جسے تم برا کہوگے اس کے لئے جہنم واجب ہوجائے گی، تم لوگ (صحابہ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس

۴۲۷۰۶......واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ ترمذی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۲۷۰۷......آسمان میں فرشتے اور زمین میں تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ مسند احمد، بیہقی نسائی عن ابی ہریرۃ

۴۲۷۰۸......زمین میں تم اور آسمان میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع

۴۲۷۰۹......جب کسی امت کے چالیس یا ان سے زیادہ افراد کسی بات کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول کرلے گا۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن والد ابی الملیح

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۳۔

۴۲۷۱۰......جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین مسلمان ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ کسی نے کہا: اگرچہ دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ ترمذی عن عمر

۴۲۷۱۱......جب تمہارا کوئی دوست فوت ہوجائے تو اس (کی برائیاں) کو چھوڑ دو اس کی عیب جوئی نہ کرو۔ابو داؤد عن عائشة

کلام:......التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۱۷۔

۴۲۷۱۲......اپنے مردوں کو صرف بھلائی سے یاد کرو۔نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۳......مردوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔حاکم عن زید بن ارقم

۴۲۷۱۴......مردوں کو گالیاں نہ دیا کرو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اس تک وہ پہنچ چکے۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۵......مردوں کو گالیاں نہ دو ورنہ زندوں کو تکلیف دو گے۔مسند احمد، ترمذی عن المغیرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۹۴۔

۴۲۷۱۶......ہر مرنے والا افسوس کرتا ہے اگر نیک ہو تو اسے افسوس ہوتا ہے کہ نہ ہوتا تو اس کی عمر بڑھ جاتی، اور اگر برا ہو تو اسے افسوس ہوتا کہ نہ ہوتا تو وہ برائی سے (ہاتھ) کھینچ لیتا۔ترمذی عن ابی ھریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۲۰، ضعیف الجامع ۵۱۴۶۔

۴۲۷۱۷......ہر مسلمان بندہ کے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ایک دروازہ سے اس کا رزق آتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا عمل اور کلام داخل ہوتا ہے پس جب وہ اسے گم پاتے ہیں (یعنی اس کی وفات ہوجاتی ہے) تو وہ اس پر روتے ہیں۔ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۹۷۔

۴۲۷۱۸......ہر مؤمن کے لئے دو دروازے ہوتے ہیں۔ایک دروازہ سے اس کا عمل چڑھتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے پس جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔ترمذی عن انس

۴۲۷۱۹......موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ابن ماجه عن خباب

۴۲۷۲۰......کسی عمل کرنے والے کے عمل پر خوش نہ ہو اس کے خاتمہ کا انتظار کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۷۲۱......جس کی جس حالت پر موت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اسی پر اٹھائے گا۔مسند احمد، حاکم عن جابر

۴۲۷۲۲......ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہوگی۔مسلم ابن ماجه عن جابر

۴۲۷۲۳......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی کسی زمین میں روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو وہاں اس کا کوئی کام بنا دیتے ہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

جہاں اللہ تعالیٰ مقدر فرمائے وہیں موت آئے گی

۴۲۷۲۴......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی موت کا کسی زمین میں فیصلہ فرماتے ہیں تو اس کی وہاں کوئی ضرورت بنا دیتے ہیں۔

ترمذی، حاکم عن مطر بن عکامس، ترمذی عن ابی عزة

کلام:......الاتقان ۱۱۹، الفوائد المجموعة ۸۳۳۔

۴۲۷۲۵......جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں (لکھی) ہوتی ہے تو وہ کسی کام سے وہاں آجاتا ہے پس جب آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں، قیامت کے دن وہ زمین کہے گی: اے میرے رب! یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے سپرد کی تھی۔

ابن ماجه و الحکیم، حاکم عن ابن مسعود

۴۲۷۲۶......اللہ تعالیٰ جس بندے کی موت کسی زمین میں مقرر فرماتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر و الضیاء عن اسامة بن زید

کلام :......کشف الخفاء ۲۲۰۳۔

۴۲۷۲۷......اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے: نکل! روح کہتی ہے میں ناخوشی سے نکل رہی ہوں۔حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

۴۲۷۲۸......جس مٹی سے اسے پیدا کیا گیا اسی مٹی میں اسے دفن کیا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

الاکمال

۴۲۷۲۹......جب اللہ تعالیٰ کسی زمین میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو اس کا اس زمین میں کوئی کام بنا دیتے ہیں جہاں بالآخر وہ پہنچ جاتا ہے۔حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۰......جس زمین میں اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت مقرر کرتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۱......میری امت کے ستر سال والے بہت کم ہیں۔الحکیم عن ابی ھریرة

کلام :......ذخیرة الحفاظ ۶۰۳، الشذرة ۱۱۶۔

۴۲۷۳۲......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی روح کسی زمین میں قبض کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی اس زمین کی جانب کوئی ضرورت پیدا فرمادیتے ہیں۔مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، حاکم، حلیة الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابی عزة الھذلی، حاکم، بیھقی عن عروة بن مضر مس، حاکم عن جندب بن سفیان البجلی

۴۲۷۳۳......جب تم میں سے کسی کی موت کسی (مخصوص) زمین میں ہوتی ہے تو وہ وہاں کسی کام سے جا پہنچتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۷۳۴......جب تم مین سے کسی کی موت کسی زمین میں ہونا ہوتی ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا ہوجاتی ہے اس لئے وہ وہاں کا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنے آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کرلی جاتی ہے قیامت کے روز زمین کہے گی: یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے حوالہ کی تھی۔حاکم عن ابن مسعود

فرشتے اعمال پوچھتے ہیں، لوگ ترکہ

۴۲۷۳۵......مردہ مرجاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔اس نے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے کیا چھوڑا؟ بیھقی والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۲۷۳۶......جب بندہ کی روح قبض کرلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندے اس سے یوں ملتے ہیں جیسے لوگ دنیا میں کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں، پھر وہ اس کی طرف سوال کرنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں، فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں اپنے بھائی کو آرام کرلینے دو کیونکہ وہ دنیا میں مشقت میں تھا چنانچہ وہ پھر اس سے پوچھنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ اور فلانی کا کیا بنا؟ کیا اس کی شادی ہوگئی؟

یہیں اگر وہ اس سے اس شخص کے متعلق پوچھتے جس کا اس سے پہلے انتقال ہوچکا تھا تو وہ کہتا ہے: کہ وہ فوت ہوگیا، تو وہ کہتے انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے بھڑکتی آگ میں پہنچا دیا گیا، تو کیا ہی بڑا ٹھکانا ہے اور کیا ہی بری تربیت کرنے والی ہے، پھر ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے جب وہ کوئی نیکی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیری نعمت تیرے بندے پر ہے اسے پورا کر اور جب کوئی برائی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے اللہ! اپنے بندہ کی لغزش معاف فرما۔

ابن المبارک فی الزھد عن ابی ایوب الانصاری

۴۲۷۳۷..... جب کوئی بندہ مرجاتا ہے تو اس کی روح مومنوں کی ارواح سے ملتی ہے۔ تو وہ اس سے کہتی ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ مرگیا، تو وہ لوگ کہتے ہیں اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچا دیا گیا، وہ برا ہی ٹھکانا ہے اور بری جگہ ہے تربیت کی۔

حاکم عن الحسن مرسلاً

۴۲۷۳۸..... مومن کی روح جب قبض ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندوں سے ایسی ملتی ہے جیسے دنیا والے کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں: اپنے ساتھی کو کچھ دیر ستا لینے دو کیونکہ وہ سخت مشقت میں تھا، پھر اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ فلانی نے کیا کیا؟ کیا اس نے شادی کر لی؟ پھر جب وہ اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جس کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: کہ یہ تو بڑے عرصہ کی بات ہے اس کا مجھ سے پہلے انتقال ہو گیا تھا، تو وہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچا دیا گیا، تو وہ کیا ہی برا ٹھکانا اور کیا ہی بری تربیت گاہ ہے۔ اور تمہارے اعمال تمہارے رشتہ داروں اور عزیز کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جو آخرت میں ہوتے ہیں اگر کوئی اچھا عمل ہو تو وہ خوش ہوتے اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیرا فضل وانعام ہے جسے اس پر پورا فرما اور اسے اسی پر موت دے۔

اور جب برے شخص کا عمل ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اسے نیک عمل کی سوجھا، جس کے ذریعہ تو راضی ہو اور تیری قربت کا ذریعہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

کلام:..... الضعیفۃ ۸۶۴۔

۴۲۷۳۹..... اپنے برے اعمال کے ذریعہ اپنے مردوں کو رسوا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے قبروں والے رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... الاتقان ۲۳۰۴، اسنی المطالب ۱۶۹۰۔

۴۲۷۴۰..... آگاہ رہو دنیا صرف مکھی کے برابر رہ گئی جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے، اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو قبروں میں ہیں اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

کلام:..... الضعیفۃ ۴۴۳۔

۴۲۷۴۱..... دنیا کا صرف مکھی جتنا حصہ رہ گیا ہے جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے اور اپنے قبروں والے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کی سامنے پیش ہوتے ہیں۔ الحکیم وابن لال عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۴۲..... جب مومن مرجاتا ہے تو اس کے پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہہ دیں کہ ہمیں تو اس کی بھلائی کا ہی علم ہے اور جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کے برخلاف ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کی گواہی میرے بندے کے بارے میں قبول کر لو اور میرے علم کے بارے میں درگزر سے کام لو۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

یعنی اگرچہ میں نے تمہیں اس کے برعکس حکم دیا تھا لیکن اب اس طرح کرو۔

۴۲۷۴۳..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کی (نماز جنازہ میں) گواہی چار ایسے شخص دیں جو اس کے زیادہ قریبی گھروں والے ہوں: کہ ہمیں تو صرف اس کی بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمہارے علم کو قبول کر لیا اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں وہ اس کے لئے بخش دیں۔

مسند احمد، ابو یعلی ابن حبان، حاکم، حلیۃ الاولیاء، بیھقی، ضیاء عن انس

۴۲۷۴۴..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کے پڑوس کے انتہائی قریبی شخص گواہی دیں کہ ہمیں اس کے بارے صرف بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: گواہ رہنا کہ میں نے ان دونوں کی گواہی قبول کر لی اور جس چیز کا انہیں علم نہیں (یعنی مردہ کی خطائیں) میں نے ان کی بخشش کر دی۔ الخطیب عن انس

کلام:..... المتناھیۃ ۱۴۹۴۔

جس میت کی تین آدمی اچھی گواہی دیں

۴۲۷۴۵ ..... جس مسلمان کی فوتگی پر اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس کے بارے میں بھلائی کی گواہی دیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کی گواہی ان کے علم کے مطابق قبول کرلی، اور اس میت کے بارے مجھے علم ہے میں نے اسے بخش دیا۔
مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۴۶ ..... جس مسلمان کے بارے چار مسلمان بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے کہا: اگر چہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، کسی نے عرض کیا: اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن عمر

۴۲۷۴۷ ..... جب کسی مؤمن کی وفات ہوتی ہے تو زمین کے حصے خوش ہوتے ہیں ہر ٹکڑا یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے، اور جب کافر مرتا ہے تو زمین تاریک ہو جاتی ہے اور زمین کا ہر ٹکڑا اس شخص کو اپنے ہاں دفن کئے جانے سے اللہ تعالیٰ کا پناہ طلب کرتا ہے۔
الدیلمی عن ابن عمر

۴۲۷۴۸ ..... جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہو، اور ہر گھڑی اس سے مغفرت طلب کرو۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۲۷۴۹ ..... جب نیک شخص کو اس کی (جنازہ کی) چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو! اور جب برے شخص کو اس کی چارپائی رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: افسوس! مجھے کہاں لے جا رہو۔ مسند احمد، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۵۰ ..... جب مؤمن کو اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۵۱ ..... میت (کی روح) اسے غسل دینے والے، کفنانے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچان رہی ہوتی ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۲۷۵۲ ..... مؤمنوں کی روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہوتی ہیں جیسے ذراری۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۲۷۵۳ ..... روحیں پرندے ہیں جو درختوں پہ رہتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو ہر روح اپنے بدن میں داخل ہو جائے گی۔
ابن سعد عن ام ھانی الانصاریۃ

۴۲۷۵۴ ..... روحیں پرندوں (جیسی) ہوں گی جو درختوں پر رہتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔
ابن عساکر عن ام مبشر امراۃ ابی معروف

نفس مطمئنہ

۴۲۷۵۵ ..... تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! نفس مطمئنہ جنت کا سبز رنگ کا پرندہ ہے جیسے پرندے درختوں کی چوٹی پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ (ابن سعد عن ام بشر بن البراء ان سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۷۵۶ ..... پہلے لوگوں کی باتوں میں بڑی عجیب بات ہے مجھے گود لینے والے ابو کبشہ خزاعہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ جوان کے قابل اتباع سردار تھے کو دفن کرنے کا ارادہ کیا، فرمایا: انہوں نے گہرائی میں ایک گڑھا کھودا جس کا ایک دروازہ تھا، تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ تخت پر گہرے گندمی رنگ کا گھنی داڑھی والا ایک شخص بیٹھا ہے جس پر آواز والی کھال کے کپڑے تھے اور اس کے سرہانے حمیری زبان میں لکھی ایک تحریر تھی "میں شمر ذوالنون ہوں مساکین کا ٹھکانا، عارفین کی مددگاہ، عاجزوں کی پہنچ کی بنیاد، مجھے موت نے آدبوچا، اور اپنی طاقت

سے زمین میں پہنچا دیا، اور اس نے ظالم متکبر اور بہادر بادشاہوں کو عاجز کر دیا“۔

الدیلمی عن العباس بن هشام بن محمد بن السائب عن ابیه عن جده عن ابی صالح عن ابن عباس

۴۲۷۵۷......بنی اسرائیل سے (وہ) واقعات (جو قرآن کے موافق ہیں انہیں) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان لوگوں میں بڑے عجیب واقعات ہوئے ہیں، ان کا ایک گروہ باہر نکل کر کسی قبرستان آیا، تو وہ کہنے لگے: اگر ہم نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کوئی مردہ زندہ کر کے نکالے جو ہمیں موت کے بارے میں بتائے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اچانک ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا جس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا، وہ کہنے لگا: اے لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے مرے ہوئے سو ۱۰۰ سال ہو چکے ہیں پھر بھی ابھی تک مجھ سے موت کی حرارت سرد نہیں پڑی گویا وہ ابھی تک ہے سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے واپس اسی حالت میں پہنچا دے۔

عبدبن حمید، ابویعلی، و ابن منیع، سعید بن منصور عن جابر

۴۲۷۵۸......بنی اسرائیل کی ایک جماعت باہر نکلی وہ ایک قبرستان میں آئے، وہ کہنے لگے اگر ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے سامنے ایک مردہ شخص نکالے، جس سے ہم موت کے متعلق پوچھیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، تو ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا، اس کی پیشانی پر سجدے کا نسان تھا، وہ کہنے لگا: لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے مرے ایک سو سال ہو چکے ہیں لیکن موت کی حرارت ابھی تک سرد نہیں پڑی، سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے مری حالت میں واپس پہنچا دے۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۷۵۹......تم میں سے ہر ایک کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک اسے ہر طرح کا فائدہ پہنچاتا ہے جس کا وہ اس سے سوال کرتا ہے تو یہ اس کا مال ہے اور ایک اس کا وہ دوست ہے جو اس کے قبر میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ چلتا ہے اور اسے کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ اس کے بعد وہ اس کے ساتھ رہتا ہے تو یہ اس کے قریبی رشتہ دار ہیں، اور ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ وہاں جاؤں گا جہاں تو جائے گا، اور میں تجھ سے جدا ہونے والا نہیں، تو یہ اس کا عمل ہے اگر اچھا ہو تو اچھا، برا ہوا تو برا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۴۲۷۶۰......دوست تین طرح کے ہیں، ایک دوست کہتا ہے میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آئے پھر میں واپس لوٹ جاؤں گا، اور تجھے چھوڑ جاؤں گا، تو یہ تیرے گھر والے اور رشتہ دار ہیں، جو تجھے قبر تک جانے کے لئے تجھے الوداع کہیں گے۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جب تک تو نے مجھے دیا تو میں تیرا ہوں اور جب تو نے (مجھ سے) ہاتھ کھینچا تو وہ تیرا نہیں، اور ایک دوست کہتا ہے: کہ تو جہاں جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ تیرا عمل ہے، وہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے لئے تینوں سے ہلکا ہوں۔

حاکم عن انس

۴۲۷۶۱......میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل وعیال اس کا مال اور اس کا عمل، تو دو چیزیں واپس ہو جاتی ہیں اور ایک ٹھہر جاتی ہے، اس کے اہل اور اس کا مال واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی، حسن صحیح، نسائی عن انس

کلام:......مرعز والحدیث برقم ۴۲۶۸۷۔

ہر مؤمن کے تین دوست ہوتے ہیں

۴۲۷۶۲......ہر بندے اور بندی کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں جتنا مجھ سے چاہے لے لے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آ جائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے اہل وعیال اور اس کے خادم ہیں اور ایک دوست کہتا ہے: کہ میں جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۳...... ہر بندے کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا اور جو تو نے روکے رکھا وہ تیرا نہیں، تو یہ اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک آ جائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں، اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں تینوں کی نسبت تمہارے لئے ہلکا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

۴۲۷۶۴...... ہر انسان کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہیں، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک پہنچ جائے پھر میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ تو یہ اس کے اہل وعیال اور خادم ہیں۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے وہ یہ بھی کہتا ہے: میں تمہارے لئے ان تینوں کی نسبت زیادہ ہلکا ہوں۔ ابو داؤد طیالسی، ابن حبان حاکم عن انس

۴۲۷۶۵...... مؤمن اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک کہے: یہ میرا مال ہے اس میں سے جتنا تو چاہے لے لے، اور جتنا چاہے چھوڑ دے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، تجھے سنواروں گا، اور تجھے رکھوں گا۔ (تجھے اٹھاؤں بٹھاؤں گا) اور جب تو مر جائے گا تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور تیسرا کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں تیرے ساتھ داخل ہوں گا اور تیرے ساتھ نکلوں گا، یہ اس کا عمل ہوا۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۶...... جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں جس مٹی سے وہ پیدا ہوا ہوتی ہے جب وہ اپنی آخری عمر میں پہنچتا ہے تو اسے اس مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا تا کہ اس میں دفن کیا جائے، میں، ابوبکر اور عمر تینوں ایک مٹی سے پیدا کئے گئے اور اسی میں دفن کئے جائیں گے۔

الخطیب عن ابن مسعود وقال غریب

کلام:...... اللآلی ج ۱ ص ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲، المتناھیہ ۳۱۰۔

۴۲۷۶۷...... ہر بچہ پر اس کی قبر کی مٹی چھڑکی جاتی ہے۔ ابونصر بن حاجی بن الحسین فی جزئه والرافعی عن ابی هریرة

۴۲۷۶۸...... لا الہ الا اللہ! اسے اس کی زمین وآسمان سے چلایا گیا یہاں تک کہ جس مٹی سے وہ پیدا ہوا اسی میں دفن کیا گیا۔

الحکیم عن ابی هریرة، زرین، حاکم عن ابی سعید

۴۲۷۶۹...... راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ دنیا کی مشقت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف (جاکر) راحت حاصل کرتا ہے اور نافرمان بندہ سے بندے، شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں (مالک، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی قتادہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)۔

کلام:...... مر عزوہ برقم ۴۲۶۸۶۔

۴۲۷۷۰...... راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس (کے شر سے) راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ مر کر دنیا کی مشقتوں، مصیبتوں اور اذیتوں سے راحت حاصل کرتا ہے۔ اور نافرمان بندہ جب مرتا ہے تو اس (کے شر) سے بندے، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں۔

ابن حبان عن ابی قتادة

۴۲۷۷۱...... راحت تو اسی نے حاصل کی جس کی مغفرت کردی گئی۔ (ابن عساکر عن بلال فرماتے ہیں: حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے مر کر راحت حاصل کر لی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء عن عائشة

۴۲۷۷۲...... جس کی مغفرت ہوگئی راحت تو اس نے حاصل کی۔

ابن المبارک عن طریق الزهری عن محمد بن عروة، مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۳...... راحت تو اس نے حاصل کی جو جنت میں داخل ہو گیا۔ مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۴...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی گرنے والی دیوار کے پاس سے گزرے، تو آپ

جلدی چلنے لگے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! شاید آپ اسی دیوار سے ڈر گئے؟ آپ نے فرمایا: میں نقصان کی موت کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، عقیلی فی الضعفاء ابن عدی، بیهقی فی شعب الایمان، قال الذهبی: منکر، بیهقی ضعفه عن ابن عمرو مثله

۴۲۷۷۵.....ناگہانی موت مسلمانوں کے لئے تخفیف اور کافروں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی (کا سبب) ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام: .....المتناهیة ۱۴۹۳۔

۴۲۷۷۶.....اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب سفید موت تم پر سایہ افگن ہوگی ناگہانی موت۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۷۷۷.....عمل کی مضبوطی اس کا (اچھا یا برا) خاتمہ ہوتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۲۷۷۸.....لوگو! اپنے مردوں کے بارے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو اور لوگوں سے ان کا ذکر نہ کیا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۷۷۹.....جو اپنے نیک عمل پر مرا اس کے لئے بھلائی کی امید رکھو اور جو اپنے برے عمل پر مرا تو اس کے متعلق اندیشہ تو رکھو (مگر) ناامید مت ہو۔

الدیلمی عن ابن عمرو

مردوں کی فہرست میں نام

۴۲۷۸۰.....ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک اموات جدا کر دی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک شخص شادی کرتا ہے اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوتی ہے جب کہ اس کا نام مردوں (کی فہرست) میں نکل چکا ہوتا ہے۔ ابن زنجویه عن عثمان ابن محمد الاخنس الدیلمی عن عثمان بن محمد

۴۲۷۸۱.....مردوں کو اس حالت پر چھوڑ دو جس میں وہ تھے۔ الدیلمی عن ابن مسعود

کلام: .....کشف الخفاء ۳۰۱۴۔

۴۲۷۸۲.....کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ مردوں کو برا بھلا کہہ کر زندوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

ابن سعد عن هشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ له

۴۲۷۸۳.....مردہ اپنی قبر میں پانی میں ڈوبنے والے شخص کی طرح ہے جو کسی سے مدد مانگ رہا ہو، وہ (مردہ) باپ، ماں، بیٹے یا کسی معتبر دوست کی دعا کا منتظر ہوتا ہے جب وہ دعا اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبرستان والوں کے پاس دنیا والوں کی دعائیں پہاڑوں کی مانند بھیجتے ہیں زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے استغفار اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۷۸۴.....اس شخص کے متعلق تم کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ جنت (میں جانا) ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں فوت ہو گیا اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو (ویسے گھر پر) فوت ہوا، تو انصاف والے دو شخص اٹھے اور کہنے لگے: ہمیں تو صرف بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے بارے کیا کہتے ہو جس کی فوتگی پر دو انصاف والے شخص اٹھے اور انہوں نے کہا: ہمیں کسی خیر کا علم نہیں (جو اس نے کی ہو)؟ لوگوں نے عرض کیا: جہنم، آپ نے فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرة

۴۲۷۸۵.....اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو موت سے پہلے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں تو وہ اسے تیار کرتا، اس کی رہنمائی کرتا اسے نیکی پر لگاتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر فوتگی ہوتی ہے، پس لوگ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلانے پر رحم کرے اس کی اچھی

حالت پر موت ہوئی۔

اور جب کسی بندہ کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کی طرف شیطان بھیجتے ہیں جو اسے ورغلاتا اور غافل رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کی بری حالت پر موت ہوتی ہے۔ الدیلمی عن عائشة

۴۲۷۸۶...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو جنت کے نگرانوں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجتے ہیں جو اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے تو پاکیزگی سے اس کا دل سخی ہو جاتا ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۲۷۸۷...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو موت سے ایک سال پہلے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی رہنمائی کرتا اور اسے (نیکی کی طرف) متوجہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر موت ہو جاتی ہے، تو ہم لوگ کہتے ہیں: فلاں اپنی اچھی حالت پر فوت ہوا، جب اس پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے تو جو کچھ اس کے لئے تیار ہوتا ہے اسے دیکھ کر اس کی روح حرص کی وجہ سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، تو موت سے پہلے ایک سال اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اسے گمراہ کرتا اور ورغلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ کسی بری حالت پر اس کی موت ہو جاتی ہے، تو لوگ کہتے ہیں فلاں بری حالت پر مرا، جب اس پر جان کنی کا عالم ہوتا ہے اور اسے اپنے لئے تیار (عذاب) دکھائی دیتا ہے تو اس کی روح ناپسندیدگی کی وجہ سے ہچکچاتی ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عائشة

کتاب الموت......از قسم الافعال

موت کا ذکر

۴۲۷۸۸...... مسند الصدیق، ثابت سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے۔

تجھے ہمیشہ دوست کی وفات کی خبر ملتی رہے گی یہاں تک کہ تو بھی اس کی جگہ ہو جائے گا، نوجوان کو کسی چیز کی تمنا ہوتی ہے جس کے سامنے دم توڑ دیتا ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبة، مسند احمد فی الزهد وابن الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۷۸۹...... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتیں ختم کرنے والی چیز کا بکثرت ذکر کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! لذتیں ختم کرنے والی چیز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: موت۔ ابو الحسن بن صخر فی موالی مالک، حلیة الاولیاء

۴۲۷۹۰...... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں کہا: اے انسان! تجھے اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ وہ موت کا فرشتہ جو تجھ پر مقرر ہے تیری حفاظت کر رہا ہے (اگر چہ) وہ دوسروں کی طرف قدم اٹھا کر جاتا ہے جب سے تو دنیا میں ہے گویا اس نے دوسروں سے تیری طرف رخ کیا اور تیرا ارادہ کیا ہے، سو اپنے بچاؤ کا سامان سنبھال اور اس کی تیاری کر اور اس سے غافل نہ ہو کیوں کہ وہ تجھ سے غافل نہیں۔

اے انسان! تجھے پتہ ہونا چاہئے، اگر تو اپنے آپ سے غافل ہو گیا اور اسے (نفس کو) تیار نہیں کیا تو وہ تیار نہیں ہوگا (کیونکہ اسے) تیرے سوا کوئی تیار نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تو ضروری ہے سو اپنے نفس کے لئے کچھ تیار کر اور اپنے علاوہ کسی کے سپرد نہ کر والسلام۔

الدینوری فی المجالسة، عساکر

۴۲۷۹۱...... قتیبہ بن مسلم سے روایت ہے کہ ہمیں حجاج بن یوسف رحمہ اللہ نے خطبہ دیا جس میں قبر کا ذکر کیا چنانچہ وہ مسلسل کہتے رہے: وہ تنہائی اور اجنبی پن کا گھر ہے'' یہاں تک کہ وہ خود بھی رو پڑے اور آس پاس والے لوگوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: میں نے امیر المومنین عبدالملک بن

مروان کو فرماتے سناوہ اپنے خطبہ میں کہہ رہے تھے کہ ہمیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی قبر کی طرف دیکھا یا اس کا ذکر کیا تو آپ رو پڑے۔ابن عساکر الحجاج

۴۲۷۹۲...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں زیادہ عقلمند کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ زیادہ عقلمند ہے جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کی اچھے طریقہ سے تیاری کرتا ہو۔

۴۲۷۹۳...... حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب وہ دیکھتے کہ کسی میت کی اچھی حالت پر موت ہوتی ہے فرماتے: اسے مبارک ہو کاش میں تیری طرح ہوتا، تو حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: کیا جانتی ہو کہ آدمی صبح مؤمن ہوگا اور شام کو منافق؟ انہوں نے کہا: کیسے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے پتہ بھی نہیں ہوگا اور اس کا ایمان سلب کرلیا جائے گا، اس لئے میں اس موت پر رشک کررہا ہوں بنسبت نماز روزے میں باقی رہنے سے۔

رواہ ابن عساکر

موت نصیحت کے لئے کافی ہے

۴۲۷۹۴...... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: موت نصیحت کرنے کے لئے کافی ہے اور زمانہ (ڈرانے) جدا کرنے کے لئے کافی ہے آج گھروں میں تو کل قبروں میں ہوں گے۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۵...... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قبروں کے درمیان سے گزرے تو فرمایا: یہ ایسے گھر ہیں جنہوں نے تیرے ظاہر کو ٹھکانا دیا اور تیرے اندر مصائب ہیں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۶...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام عید گاہ میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بکثرت ہیں۔(جس طرح تم زیادہ ہو اسی طرح) اگر تم لذتوں کو توڑنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو! (تو کیا ہی بہتر ہے) چنانچہ انہوں نے لذتوں کو توڑنے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا۔العسکری فی الا مثال

۴۲۷۹۷...... (مسند ابی سعید) اگر تم اس چیز کا کثرت سے ذکر کرو جو لذتیں ختم کرنے والی ہے تو (مجھے تمہاری یہ حالت نظر نہ آئے وہ تمہیں اس سے غافل کردے جو میں دیکھ رہا ہوں، سو لذتیں ختم کرنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز پکار کہتی ہے: ''میں بے گانگی اور تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں'' جب مؤمن بندہ اس میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ اس سے کہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، آج جب کہ تو میرے پاس آگیا تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو دیکھ لے گا، چنانچہ تا حد نگاہ اس کے لئے قبر کشادہ ہوجاتی ہے اور جنت (کی طرف) اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

اور جب فاجر و کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے! ''تیرا آنا نا مبارک ہو!'' میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھا آج جب کہ تو میرے پاس آیا ہے تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو بھی دیکھ لے گا'' چنانچہ قبر اس پر تنگ ہونا شروع ہوجاتی ہے اور آپس میں اتنا ملتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں، اور اس پر ستر سانپ مقرر کردیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک زمین پر پھونک ماردے تو جب تک دنیا ہے اس پر گھاس نہ آگے اور وہ حساب کتاب قائم ہونے تک اسے ڈستے رہیں گے، اس واسطے، قبر یا تو جنت کا ایک باغیچہ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔غریب ابن عدی

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۷۹۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو آپس میں مزاح کررہے اور ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا: لذتیں توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ یہ جس زیادہ چیز میں ہوئی اسے کم کردے گی

اور جس تھوڑی چیز میں ہوئی اسے زیادہ کردے گی، اور جس تنگ چیز میں ہوئی اسے وسیع کردے گی، اور جس وسیع چیز میں ہوئی اسے تنگ کردے گی۔

العسکری فی الا مثال

۴۲۷۹۹۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند نہیں کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۰۰۔۔۔۔۔عباس بن ہشام بن محمد سائب کلبی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے میرے دادا ابوصالح کے حوالہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے لوگوں کے قصوں میں بڑے تعجب کی باتیں ہیں، مجھے گود لینے والے ابو کبشہ (اپنے خاندان) خزاعہ کے بوڑھوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ کو دفن کرنا چاہا، اور وہ ان کے قابل اتباع سردار تھے، فرماتے ہیں قبر کا گڑھا گولائی میں ایک دروازے تک جا پہنچا، تو ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے جس کا سخت گندمی رنگ ہے اس کی داڑھی گھنی ہے اس کے کپڑے کھال کی طرح کھردرے ہیں اور اس کے ساتھ حمیری زبان میں ایک (کتاب) تحریر پڑی ہے (جس پر لکھا تھا) میں سیف ذوالنون ہوں، مساکین کا ملجا اور قرض خواہوں کی مددگاہ، بے سہاروں کے رجوع کی بنیاد ہوں، مجھے موت نے جوانی میں آ پکڑا، اور اپنی طاقت سے قبر میں پہنچا دیا، اس نے سخت، متکبر اور بہادر بادشاہوں کو تھکا دیا۔

کلام:۔۔۔۔۔مر برقم ۴۲۷۵۶۔

۴۲۸۰۱۔۔۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے بنا راحت نہیں مل سکتی، اور جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو تو گویا وہ قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔الاتقان ۱۵۵۴۔

قبر جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ

۴۲۸۰۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور موت کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! موت سے چھٹکارا نہیں، اگر تم اس کے لئے ٹھہرو گے تو وہ تمہیں پکڑ لے گی اور اگر اس سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آ ملے گی۔ پس نجات حاصل کرو نجات حاصل کرو اور سبقت کرو سبقت کرو! تمہارے پیچھے ایک جلد باز طلبگار قبر ہے، سو اس کی ظلمت وحشت اور اس کے دبانے سے ڈرو!

آگاہ رہو! قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ، خبردار! قبر روزانہ تین بار بولتی ہے: ''میں تاریکی، وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں'' سنو! اس کے بعد اس سے بھی سخت چیز ہے ایسی آگ جس کی لپٹ تیز ہے اس کی گہرائی بہت (دور تک) ہے اس کا زیور لوہا (بیڑیوں کی مشکل میں) ہے اور اس کا داروغہ نگراں مالک (فرشتہ) ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں (اس فرشتہ میں یا اس آگ میں)

متوجہ رہو! اس کے بعد جنت ہے جس کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے جو متقین کے لئے تیار کی گئی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں متقی و پرہیز گار بنائے اور ہمیں اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ الصابونی فی المائتین، عساکر

موت سے دوچار ہونے والا

۴۲۸۰۳۔۔۔۔۔(مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں یاددہانی کراؤ کیونکہ

انہیں وہ (کچھ) نظر آتا ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب المختصر

۴۲۸۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے۔ سعید بن منصور ابن ابی شیبۃ والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کو لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو اور جو کچھ ان سے سنو اسے سمجھو کیونکہ ان کے سامنے سچی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ سعید بن منصور والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس رہا کرو اور انہیں لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو اور جب وہ مر چکیں تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو اور ان کے پاس قرآن پڑھا کرو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۰۷..... (مسند ابی ہریرۃ) اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں برحق بات نہ بتاؤں، جو ان کلمات کو موت کے وقت کہہ لے گا وہ جہنم سے نجات حاصل کرے گا، جب تم اپنی بیماری میں پہلی مرتبہ بستر پر جاؤ تو تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ جب تم نے صبح کا وقت پالیا تو تم ہرگز شام نہیں پاسکو گے، اور جب تم نے شام کا وقت پالیا تو تمہیں علم ہونا چاہئے کہ تم ہرگز صبح نہیں پاسکو گے۔ اور یہ بھی جان لو کہ جب تم نے اپنی بیماری میں اپنے بستر پر پہلی مرتبہ کہہ لیا، تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان کلمات کے ذریعہ جہنم سے محفوظ کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا، تم کہا کرو: لاالہ الااللہ، اللہ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی اللہ کی پاکی ہے جو بندوں اور شہروں کا رب ہے اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزہ بابرکت اور بہت زیادہ تعریف ہر حال میں ہو اللہ تعالیٰ سب سے بڑا، بڑی شان والا ہے ہمارے رب کی بڑائی، جلال اور قدرت ہر جگہ ہے۔

اے اللہ! اگر آپ نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ میری اس بیماری میں میری روح قبض کریں، تو میری روح ان لوگوں کی ارواح میں شامل کردیں، جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہوچکی ہے، اور مجھے جہنم سے ایسے ہی بچائیے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو بچایا جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہوچکی ہے۔ پس اگر تم اپنی اس بیماری میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ہے اگر تم سے کوئی گناہ بھی سرزد ہوگئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

ابن منیع وابن ابی الدنیا فی کتاب المرض والکفارات وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والرافعی عن ابی ہریرۃ

۴۲۸۰۸..... ابراہیم میں سے روایت ہے فرمایا: لوگ موت کے بعد بندے کو اس کے نیک اعمال یاد دلانا پسند کرتے تھے تاکہ اس کا اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان ہو۔ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللّٰہ، سعید بن منصور

۴۲۸۰۹..... عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں چند وہ کلمات سکھانے والا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھے ہیں۔ جس نے اپنی وفات کے وقت ان کلمات کو کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تین مرتبہ "لاالہ الااللہ الحلیم الکریم، تین مرتبہ الحمد للہ رب العالمین، تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر"۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وسندہ حسن

روح کا کھینچاؤ

۴۲۸۱۰..... حارث بن خزرج انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو ایک انصاری شخص کے سرہانے دیکھا، آپ نے فرمایا: اے ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، کیونکہ وہ مومن ہے، ملک الموت نے کہا: آپ مطمئن رہیں اور آنکھ ٹھنڈی رکھیں! آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں، اے محمد (ﷺ) آپ جان لیں! میں انسان کی روح قبض کرتا ہوں، پس جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی چیخنے والا چیختا ہے تو میں دروازے پر کھڑا ہوتا ہوں اور میرے ساتھ اس کی روح ہوتی ہے

میں کہتا ہوں: یہ چیخنے والا کون ہے؟ اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اس پر ظلم کیا اور نہ اس کی موت کی مقررہ مدت سے پہل کی اور نہ اس کی تقدیر سے جلدی کی اور نہ ہمارے ذمہ اس کی روح قبض کرنے میں کوئی گناہ ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کے کام پر راضی رہو تو اجر پاؤ گے اگر غمگین اور ناراض ہو گے تو گنہگار اور وبال والے بنو گے۔

لیکن ہمارا تو پھر بھی تمہارے پاس بار بار لوٹ کر آنا ہے سو احتیاط کرو، احتیاط! اے محمد! (ﷺ) میں ہر بالوں سے اور ڈھیلے سے بنے گھر، خشکی اور تری، میدانی اور پہاڑی گھر میں ہر رات دن (آتا جاتا ہوں) کہ ان کے چھوٹے بڑے کو ان سے بھی زیادہ جانتا ہوں اے محمد! (ﷺ) اللہ کی قسم! میں اگر ایک مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس کی اجازت نہ دے اس کی روح قبض نہیں کرسکتا۔

جعفر فرماتے ہیں: ملک الموت نماز کے اوقات میں انہیں بغور دیکھتا ہے پھر جب موت کے وقت اس شخص کو دیکھتا ہے جو نمازوں کی پابندی کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتا ہے اور شیطان کو اس سے ہٹاتا ہے اور فرشتے اسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اس عظیم گھڑی میں تلقین کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الحذر ، طبرانی فی الکبیر

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۴۲۸۱۱..... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کرنے اس کے پاس گئے جو انتہائی تکلیف میں تھا اس نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اگر تم نیک ہو تو تمہیں نیکی پر نیکی کرنے کی مزید مہلت مل جائے گی اور اگر برے ہو تو تمہیں موقعہ مل جائے گا کہ توبہ کرلو سو تم لوگ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ابن النجار ، مر باحادیث الاقوال رقم

باب..... دفن سے پہلے کی چیزیں

غسل

۴۲۸۱۲..... (مسند ام سلیم) فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت کی وفات ہو جائے اور لوگ اسے غسل دینا چاہیں تو سب سے پہلے اس کے پیٹ کو آہستہ سے ملیں، اگر وہ حاملہ نہ ہو اور اگر وہ حاملہ ہو تو اسے حرکت نہ دیں، اور جب تو اسے غسل دینے لگے تو اس کے نچلے حصہ سے آغاز کر، اس کی شرم گاہ پر موٹا کپڑا ڈال دے، پھر روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے اسے اچھی طرح دھوؤ، پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے اس کپڑے کے نیچے سے تین بار غسل دو اور اسے وضو دینے سے پہلے اچھی طرح پونچھ لو، پھر اسے ایسے پانی سے وضو دو جس میں بیری (کے پتے) ملے ہوں، ایک عورت کھڑے ہو کر پانی ڈالے وہ بالکل قریب نہ ہو یہاں تک کہ تم بیری ملے پانی سے اسے صاف کر دو اور تم غسل دے رہی ہو۔

عورت کو وہ عورتیں غسل دیں جو اس کی زیادہ قریبی ہیں ورنہ کوئی پرہیزگار عورت ہو اور اگر وہ مردہ عورت کم عمر یا بوڑھی ہو تو (غسل دینے میں) اس کے ساتھ ایک دوسری پرہیز گار عورت شامل ہو جائے، جب وہ اسے نچلے حصہ کو پانی اور بیری سے اچھی طرح غسل دے کر فارغ ہو جائے، تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو دے، یہ تو اس کے وضو کی تفصیل تھی پھر اس کے بعد تین مرتبہ اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور سب سے پہلے سر سے آغاز کرو، اسے (سر کو) بیری ملے پانی سے دھوؤ، اور اس کے سر پر کنگھی نہ کرو، اگر اسے تین بار غسل دینے کے بعد اگر کوئی چیز ظاہر ہو تو اسے پانچ مرتبہ کر دو اور پانچویں مرتبہ کے بعد اگر کوئی چیز پیدا ہو تو اس کی تعداد سات کر دو اور ہر بار بیری ملے پانی سے طاق تعداد ہو، پس اگر پانچویں یا تیسری مرتبہ کچھ ہو تو اس میں کچھ کافور اور تھوڑی بیری ملا لو پھر اس پانی کو کسی نئے مٹکے میں دو اور اسے بٹھا دو اور پانی اس پر بہاؤ، سر سے شروع کرو اور اس کے پاؤں تک (دھوتے دھوتے) پہنچ جاؤ۔

پھر جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو اس پر صاف کپڑا ڈال دو، اور کپڑے تلے سے اپنا ہاتھ داخل کرو اور اس کپڑے کو اتار دو اس کے بعد جتنی روئی اس کے نچلے مقام میں بھر سکتی ہو بھر دو اور اس کے کرسف (روئی) کو خوشبو لگالو، پھر ایک لمبی ڈھلی ہوئی چادر لو اور اس سے اس کی سرین باندھ دو جیسے ازار بند باندھا جاتا ہے، پھر اس کی دنوں رانیں آپس میں ملا کر باندھ دو، پھر اس چادر کا ایک کنارہ اس کے گھٹنوں پر ڈال دو یہ تو اس کے نچلے حصہ کی تفصیل تھی۔

اس کے بعد اسے خوشبو لگا کر کفن دو، اور اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں کردو، ایک جوڑا اور دو لٹیں، (یاد رکھنا) اسے مردوں کے مشابہ نہ بنانا، اور اس کا کفن پانچ کپڑوں میں ہونا چاہئے، ایک ازار ہو جس میں اس کی رانیں لپیٹی جائیں چونے وغیرہ سے اس کے بال نہ اڑانا، اور اس کے جو بال از خود گر جائیں انہیں دھو کر اس کے سر کے بالوں میں لگا دینا، اور اس کے سر کے بالوں کو اچھی طرح خوشبو لگانا، گرم پانی سے نہ دھونا، اور اگر چاہو تو اسے اور جس میں اسے کفنانے لگی ہو سات دفعہ دھونی دے دو ہر چیز کو طاق مرتبہ، اور اگر مناسب معلوم ہو کہ اس کی نعش کو دھونی دو تو وہ بھی طاق مرتبہ، یہ اس کے کفن اور سر کی تفصیل تھی۔

اور اگر وہ عورت پھوڑوں پھنسیوں جیسی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو ایک کپڑا لے کر پانی میں بھگوؤ اور ہر زخم کو پونچھتی جاؤ، اور اسے حرکت نہ دینا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی ایسی چیز نکل پڑے جسے روکا نہ جاسکے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی

۴۲۸۱۳......ام سلیم، سلیم سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو وہ اسے پانی سے ایسے صاف کرے جیسے وہ خود غسل جنابت کرتا ہے۔ المروزی

۴۲۸۱۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اسے چاہئے کہ وہ (خود بھی) غسل کرلے۔ المروزی

کلام:......جنۃ المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹، حسن الاثر ۳۱۔

کفن

۴۲۸۱۵......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے اس سے تجاوز نہ کر اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۱۶......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۱۷......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اسے میت کی خوشبو میں شامل کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ تم لوگوں کی خوشبو نہیں ہے۔ ابن حسن

۴۲۸۱۸......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کفن اصل سرمایہ سے بنایا جائے۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۱۹......ابو اسید سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر پر تھا تو لوگ چادر (کھینچ کر) ان کے چہرہ پر ڈال رہے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چہرہ پر چادر اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۲۰......حضرت ابو اسید کے غلام بریدۃ، ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا، میں نے ان کے چہرہ پر چادر ڈالی تو ان کے پاؤں کھل گئے، پھر کھینچ کر ان کے پاؤں پر ڈالی تو ان کا سر ننگا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاؤں پر حرمل کا پودا ڈال دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

نماز جنازہ

۴۲۸۲۱..... (مسند الصدیق) سعید بن المسیب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہماری نمازوں کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے بچے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۸۲۲..... صالح جوتو اُمہ کے غلام ہیں ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا، کہ جب وہ دیکھتے کہ عیدگاہ میں جگہ تنگ پڑگئی تو واپس پلٹ جاتے اور مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۸۲۳..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔

رواہ ابن سعد

۴۲۸۲۴..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی جنازہ پڑھاتے فرماتے: تیرا یہ بندہ دنیا سے فارغ ہوگیا اور اسے دنیاداروں کے لئے چھوڑ آیا، (اب) وہ تیرا محتاج ہے (جب کہ) تو اس سے بے پرواہ ہے وہ اس بات کی (بھی) گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں، اور (حضرت) محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! اس کی مغفرت فرمادے اور اس سے درگزر فرما اور اسے اپنے نبی کے ساتھ ملادے۔ ابویعلیٰ وسندہ صحیح

۴۲۸۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔

دارقطنی فی الافراد، والمحاملی فی امالیہ

۴۲۸۲۶..... سلیمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو جنازہ کی چار تکبیروں پر جمع کردیا، صرف اہل بدر کی نماز جنازہ میں لوگ پانچ سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۸۲۷..... ابووائل سے روایت ہے کہ لوگ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں، سات، پانچ اور چار کہتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا، آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تو ہر شخص نے اپنا مشاہدہ بیان کیا، تو آپ نے انہیں لمبی نماز کی طرح چار تکبیروں پر متفق کردیا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۴۲۸۲۸..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ ابن ماجہ والبغوی فی مسند عثمان، ابن عدی فی الکامل

۴۲۸۲۹..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کا جنازہ پڑھا، تو آپ نے مردوں کو اپنے قریب رکھا اور عورتوں کی قبلہ کی جانب اور چار تکبیریں کہیں۔ مسدد والطحاوی

۴۲۸۳۰..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کے جنازے پڑھے آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ ابن شاھین فی السنة

۴۲۸۳۱..... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو نماز جنازہ پڑھائے وہ وضو کرلے۔ المروزی فی الجنائز

۴۲۸۳۲..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ اور عیدین کی ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

رواہ البیہقی

۴۲۸۳۳..... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ ساری چار اور پانچ تکبیریں تھیں ہم نے جنازہ کی چار تکبیروں پر اتفاق کرلیا۔ رواہ البیہقی

۴۲۸۳۴..... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زوجہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی، آپ نے چار تکبیریں کہیں، اس کے بعد ازواج النبی ﷺ کی طرف قاصد بھیجا کہ انہیں قبر میں کون اتارے؟ اور آپ چاہتے تھے کہ وہ خود انہیں ان کی قبر میں اتاریں، تو انہوں نے جواب بھیجا کہ جس نے زندگی میں انہیں دیکھا ہے وہی انہیں ان کی قبر میں اتارے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ ابن سعد والطحاوی، بیہقی

۴۲۸۳۵...... میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة

۴۲۸۳۶...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کا جنازہ قبر شریف اور منبر کے درمیان پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن سعد

نماز جنازہ کی تکبیروں کی تعداد

۴۲۸۳۷...... (مسند عمر) ابراہیم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جنازہ کی چار، پانچ اور اس سے زیادہ تکبیریں کہا کرتے تھے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کا یہی معمول رہا، جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور آپ نے لوگوں کا اختلاف دیکھا تو آپ نے اصحاب محمد ﷺ کو جمع کیا اور فرمایا: اے اصحاب محمد! آپ لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے بعد لوگ اختلاف میں پڑ جائیں گے، کسی ایسی بات پر اتفاق کرو جسے تمہارے بعد کے لوگ اختیار کرلیں، تو اصحاب محمد ﷺ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آخری جنازہ جو آپ نے پڑھایا جس کے بعد آپ کی وفات ہوگئی یہ لوگ اسے اختیار کریں گے اور اس کے علاوہ کو ترک کردیں گے، چنانچہ انہوں نے غور وخوض کیا اور جس جنازہ پر آپ نے اپنی وفات کے وقت چار تکبیریں کہیں تھیں اسے اختیار کرلیا، اور چار تکبیروں پر عمل کیا اور اس کے علاوہ کو ترک کردیا۔ ابن خسرو

۴۲۸۳۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ کا ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔ نعیم بن حماد فی مشیخة

۴۲۸۳۹...... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کا جنازہ پڑھایا، تو عمار کو اپنے قریب اور ہاشم کو اپنے سامنے رکھا، اور انہیں قبر میں اتارا تو عمار کو اپنے سامنے اور ہاشم کو اپنے قریب رکھا۔ رواہ البیهقی

۴۲۸۴۰...... علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن المکفف کا جنازہ پڑھایا بعد میں جب قرظة بن کعب اور ان کے ساتھی دفن کے بعد آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ان کی قبر پر جنازہ پڑھیں۔ یعقوب بن سفیان، بیهقی

۴۲۸۴۱...... مستظل بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔

سمویه، بیهقی

۴۲۸۴۲...... (مسند جابر بن عبداللہ) نبی ﷺ نے اصحمہ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۸۴۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص (کا جنازہ) لایا جاتا جو بدر و درخت کی بیعت میں شریک ہوا ہوتا تو آپ اس کے جنازہ میں نو تکبیریں کہتے، اور اگر کوئی ایسا شخص لایا جاتا جو بدر میں شریک ہوا ہو لیکن درخت کی بیعت میں شامل نہ ہوا ہو یا درخت کی بیعت میں شریک ہو لیکن بدر میں شرکت نہ کی ہو تو اس کی نماز جنازہ میں سات تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا شخص لایا جاتا جو نہ بدر میں شریک ہوا اور نہ درخت کی بیعت میں تو اس کے جنازہ پر چار تکبیریں کہتے۔

ابن عساکر، وفیه اسحاق بن ثعلبة منکر الحدیث مجهول

۴۲۸۴۴...... عبداللہ بن حارث بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے انہیں میت کی نماز جنازہ سکھائی "اللھم اغفر لاخواننا واخواتنا واصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا، اللھم ھذا عبدک فلان بن فلان ولا نعلم الا خیرا وانت اعلم به منا فاغفرلنا وله" فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ کیونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو، آپ نے فرمایا: جس کا تمہیں

علم ہو صرف وہی کہو۔ ابو نعیم

۴۲۸۴۵ ...... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو میت کے لئے دعا کرتے سنا: " اللھم اغفرله وارحمه واعف عنه واكرم نزله واوسع مدخله واغسله بالماء والثلج وبردو نقه من الخطايا كما يقى الثوب الابيض من الدنس، اللهم ابدله دارا خيرا من داره وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة ونجه من النار یا فرمایا، قه فتنة القبر وعذاب النار " یہ اتنی جامع دعا تھی کہ میں نے تمنا کی کاش میں یہ میت ہوتی رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے۔ ابن ماجة كتاب الجنائز

۴۲۸۴۶ ...... (از مسند حسین بن علی) ابو حازم اشجعی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے (جنازہ میں) سعید بن العاص کو حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مقدم رکھا پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا: اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں مقدم نہ کرتا، سعید اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔ طبرانی فی الکبیر وابو نعیم وابن عساکر

۴۲۸۴۷ ...... حمید بن مسلم سے روایت ہے فرمایا: میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے طاعون سے شام میں ہلاک ہونے والے مردوں عورتوں کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے مردوں کو امام کے قریب رکھا اور عورتوں کو قبلہ کی جانب۔ رواه ابن عساکر

۴۲۸۴۸ ...... (از مسند زید بن ارقم) ابو سلیمان مؤذن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابو سریحہ الغفاری کی وفات ہوئی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز (جنازہ) پڑھتے دیکھا ہے۔ ابو نعیم

۴۲۸۴۹ ...... ابو حاضر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھایا، اور فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے جنازہ پڑھایا کرتے تھے؟ آپ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! آپ نے ہمیں پیدا کیا، ہم آپ کے بندے ہیں آپ ہمارے رب ہیں، اور آپ کی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔ رواه الدیلمی

فقراء مدینہ کی عیادت

۴۲۸۵۰ ...... (از مسند سہل بن حنیف) نبی ﷺ مدینہ کے فقراء کی عیادت فرماتے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے جب وہ فوت ہو جاتے۔ تو اتنی مدینہ کی ایک عورت فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اس کی قبر پر چل کر گئے اور چار تکبیریں کہیں۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۵۱ ...... ابراہیم الھجری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو دیکھا وہ درخت والے لوگوں میں سے تھے، ان کی ایک بیٹی فوت ہوگئی تو آپ اس کے جنازہ کے پیچھے ایک خچر پر جا رہے تھے، عورتیں مرثیہ کہنے لگیں، آپ نے فرمایا: مرثیہ نہ کہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ گوئی سے منع فرمایا ہے (ہاں) کوئی عورت جتنے چاہے آنسو بہا سکتی ہے پھر آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر دو تکبیروں کے درمیانی مقدار وقفہ کر کے دعا کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازوں میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔ رواه ابن النجار

۴۲۸۵۲ ...... عثمان بن شماس سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ مروان وہاں سے گزرے تو کہنے لگے: تم لوگوں نے کیسے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ پڑھاتے تھے؟ تو (حضرت ابو ہریرہ نے) فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آپ نے اسے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اس کی روح قبض کی، آپ کی پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتے ہیں ہم سفارشی بن کر آئے اس کی بخشش فرما دیں۔

رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۵۳ ...... (از مسند ابی ہریرۃ) نبی ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۵۴ ...... (از مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھایا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۵۵ ...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر

سے پناہ میں رکھیو! بیہقی فی عذاب القبر وقال: المعروف عن ابی ہریرۃ موقوفا، اخرجہ مالک، بیہقی فیہ

۴۲۸۵۶...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کی (پہلی) تکبیر کہی، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ (باندھ کر) رکھ دیا۔ رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید (دونوں) کا جنازہ رکھا گیا، لوگوں نے ان کی دو صفیں بنا دیں، لوگوں میں ابن عباس، ابوہریرۃ، ابوسعید الخدری، ابوقتادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) بھی تھے بچہ کو امام کے قریب رکھ دیا گیا، مجھے یہ بات بڑی انوکھی معلوم ہوئی، میں ابن عباس اور ان لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: یہ سنت ہے۔ یعقوب، ابن عساکر

۴۲۸۵۸...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھنا۔ رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۹...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ رزین

۴۲۸۶۰...... عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ وہ ایک جنازہ میں نکلے جس میں حضرت ابن عباس بھی تھے، انہوں نے جنازہ پڑھا، ایک کسی ضرورت کے لئے واپس چلا گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا: جانتے ہو یہ شخص کتنا (ثواب) لے کر لوٹا، میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: ایک قیراط، میں نے کہا: قیراط کتنا ہوتا ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے: جو شخص جنازہ پڑھ کر اس کی فراغت سے پہلے واپس لوٹ آیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر فراغت تک اس نے انتظار کیا، تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، اور قیراط اس دن اپنے وزن میں احد پہاڑ جتنا ہوگا، پھر فرمایا: کیا تمہیں میری بات سے تعجب ہو رہا ہے، کہ "احد جیسا"؟ ہمارے رب کی عظمت کا یہ حق ہے کہ وہ احد جتنا ہو، اور اس کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۱...... ابوامامۃ سھل بن حنیف سے روایت ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے کسی صحابی نے بتایا ہے کہ جنازہ میں یہ سنت ہے کہ امام تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت پہلی تکبیر کے بعد آہستہ کرے، نبی ﷺ پر درود بھیجے، اور میت کے لئے خصوصاً دعا کرے تینوں تکبیروں میں، ان میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ قرأت نہ کرے، اور پوشیدہ طریقہ سے آہستہ سے سلام پھیرے، یہاں تک کہ فارغ ہو جائے، بس سنت یہی ہے کہ وہ (امام) اسی طرح کرے اور لوگ اپنے امام کی طرح کریں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۶۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۸۶۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، حضرت سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، نجاشی کا (غائبانہ) جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ ابن عساکر، وفیہ فرات بن السائب قال البخاری: منکر الحدیث ترکوہ

۴۲۸۶۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، فرمایا: علی! جب تم کسی شخص کا جنازہ پڑھو تو کہا کرو: یا اللہ! یہ تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں تیرا حکم چلتا ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا جب کہ وہ قابل ذکر چیز بھی تھا، وہ اور اسے اس کے (اپنے) نبی سے ملا دینا اور سچی بات پر ثابت قدم رکھنا کیونکہ اسے تیری ضرورت ہے اور تو اس سے لاپرواہ بے نیاز ہے یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، سو اس کی بخشش فرما دیجئے، اس پر رحم کریں اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیو اور نہ اس کے بعد کسی فتنہ میں ڈالیو! اے اللہ! اگر یہ پاکباز تھا تو اسے (مزید) پاک کر اور اگر گنہگار تھا تو اس کی مغفرت فرما دے۔

وفیہ حماد بن عمرو الضبی عن السری بن خالد واھیان

۴۲۸۶۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب جنازہ پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ رواہ ابن النجار

میت کی نماز جنازہ کے ذیل

۴۲۸۶۶..... (از مسند حذیفہ بن اسید الغفاری) نبی ﷺ کو نجاشی کی موت کی اطلاع ملی تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہارا (اسلامی) بھائی نجاشی وفات پا چکا ہے، سو جو اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، پھر آپ ﷺ حبشہ رخ (کھڑے) ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۶۷..... حضرت حذیفہ بن اسید عطا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان تین آدمیوں کی وفات کی خبر دی جو موتہ میں شہید کئے گئے پھر آپ نے ان کا جنازہ پڑھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۶۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک جنازہ پڑھانے کے لئے لایا گیا، جب جنازہ رکھ دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہم تو کھڑے ہیں؛ (حقیقت میں) آدمی کا عمل ہی اس کا جنازہ پڑھتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والدینوری، بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۹..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نادار عورت بیمار ہوگئی، نبی ﷺ کو اس کی بیماری کی اطلاع دی گئی، فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ غریب ومساکین لوگوں کی عیادت کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا، (اتفاق سے) اس کا جنازہ رات کو نکالا گیا لوگوں نے نبی علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا، صبح ہوئی تو آپ کو اس کے متعلق بتایا گیا، آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ مجھے اس کے بارے میں بتانا؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے رات کے وقت آپ کا باہر نکلنا مناسب نہیں سمجھا، تو رسول اللہ ﷺ (اسی وقت) باہر نکلے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر پر صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۰..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلے تکبیر میں آہستہ آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھے پھر (باقی) تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر پر سلام پھیرے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دفن کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۴۵۔

۴۲۸۷۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قبروں میں جنازہ پڑھنا مکروہ جانا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۷۳..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر ام عبد کا انتظار کر رہے تھے جب کہ وہ نکل چکی تھیں اور ان سے پہلے جنازہ پر پہنچ چکی تھیں۔ رواہ ابن سعد

جنازہ کے ساتھ روانگی

۴۲۸۷۴..... (مسند الصدیق) عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ کے آگے آگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا: وہ دونوں تو جنازہ کے آگے آگے چل رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان حضرات کو معلوم ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے جیسے آدمی کی باجماعت نماز اس کے تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن وہ دونوں لوگوں کے لئے سہولت پیدا کر رہے ہیں۔ بیہقی فی السنن

۴۲۸۷۵..... ابوراشد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا۔

رواہ الطحاوی

۴۲۸۷۶..... عثمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب بنت جحش کی تدفین میں مصروف تھے کہ اچانک ایک قریشی شخص بالوں کو کنگھی کئے ہوئے کپڑوں پر ہلکا زرد رنگ لگائے ظاہر ہوا، تو آپ اس کی طرف کوڑا لے کر مارتے ہوئے متوجہ ہوئے یہاں تک وہ آپ سے آگے بھاگنے لگا آپ نے اسے پتھر مارنا شروع کر دیئے اور فرمایا: تو ہمارے پاس کس حالت میں آیا؟ ہم بوڑھوں کے تماشے تھے جو اپنی والدہ کو دفن کر رہے ہیں! ابن ابی الدنیا

۴۲۸۷۷..... (مسند عمر) ربیعہ بن عبداللہ بن ھدیر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں لوگوں سے آگے دیکھا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۸۷۸..... (مسند علی) ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب سے پوچھا: ابوالحسن! کون سی چیز افضل ہے؟ جنازہ سے آگے چلنا یا اس کے پیچھے؟ فرمایا: ابوسعید! تم جیسا آدمی یہ بات پوچھتا ہے؟ میں نے کہا: اس جیسی مجھ جیسا آدمی ہی پوچھے گا، میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا: وہ دونوں جنازہ کے آگے چلتے تھے، فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرے اور ان کی بخشش فرمائے، اللہ کی قسم! ہم نے سنا جیسا سنا، لیکن وہ دونوں آسانی والے تھے اور سہولت پسند کرتے تھے ابوسعید! جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پیچھے چل رہے ہو تو انصاف سے کام لو اور اپنے بارے میں غور وفکر کرو گویا تم بھی اس کی طرح ہونے والے ہو تمہارا وہ بھائی جو تم سے جھگڑتا تھا دنیا سے غمگین اور خالی ہاتھ چلا گیا، اس کے لئے صرف اس کے نیک عمل کا توشہ ہے، اور جب تم قبر پر پہنچو، لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھنا بلکہ قبر کے کنارے کھڑے رہنا، جب اسے قبر میں رکھا جائے، تو کہو: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اے اللہ! تیرا بندہ تیرا مہمان ہوا اور تو بہترین مہمان نواز ہے اس نے دنیا اپنے پیچھے چھوڑ دی، تو اس کے آگے کی منزل کو اس کے پیچھے کی منزل سے بہتر بنا، کیونکہ تو نے کہا ہے اور تیری بات برحق ہے! اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک کاروں کے لئے بہت اچھا ہے، پھر اس پر تین مٹھیاں مٹی بھر کر ڈال دو۔ البزار وضعف

جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے

۴۲۸۷۹..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا جنازے سے آگے چلنا افضل ہے؟ تو وہ کہنے لگے: جنازے کے پیچھے چلنا اس سے آگے چلنے سے ایسے ہی افضل ہے جیسے فرض نماز نفل نماز سے افضل ہے میں نے کہا: کیا آپ اپنی رائے سے یہ بات کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: بلکہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک دو بار نہیں کئی بار سنی ہے یہاں تک کہ انہوں نے سات بار شمار کی۔ ابن الجوزی فی الواھیات

۴۲۸۸۰..... ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو اپنی سواریوں پر سوار ایک جنازہ میں دیکھا، فرمایا کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے؟ فرشتے پیدل چل رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۸۱..... جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ابن الدحداح کے جنازہ میں نکلے، جب واپس ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک گھوڑا زین کے بغیر پیش کیا گیا آپ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے پیدل چل پڑے۔ ابونعیم

۴۲۸۸۲..... (از مسند ابی المعتمر حنش) جابر ابوطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حنش ابوالمعتمر کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا، آپ نے ایک عورت کو دیکھا جس کے پاس ایک انگیٹھی تھی آپ مسلسل اسے آواز دیتے رہے یہاں تک کہ وہ مدینہ کے محلوں میں غائب ہوگئی۔ ابونعیم

یعنی آپ کے ناراض ہونے کے سبب وہ چھپ گئی کہ کہیں مزید غیظ وغضب نہ بھڑک اٹھے۔

۴۲۸۸۳..... حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنازہ کے پیچھے جاتے تو جب تک میت بغلی قبر

ں نہ رکھ دی جاتی آپ نہ بیٹھتے، ایک دفعہ کوئی یہودی عالم آپ سے بات چیت کرنے لگا: کہ ہم یوں کرتے ہیں تو آپ بیٹھ گئے، فرمایا: ان کی نالفت کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۸۴......ابوالزناد سے روایت ہے فرمایا: میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے پاس (قبرستان) بقیع میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک جنازہ ظاہر ہوتو ابن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اوران لوگوں کا سستی سے جنازہ لے جانے پر تعجب کرنے لگے، پھر فرمایا: لوگوں کی بدلتی حالت پر تعجب ہے اللہ کی قسم (جنازہ لے جانے میں) جلدی ہوتی تھی، اور ایک شخص دوسرے سے لڑتا اور کہتا تھا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر گویا تیرے ساتھ بلدی کی جارہی ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۵......ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگ ایک جنازہ لے جارہے تھے جو ایسے ہل رہا تھا جیسے مشکیزے میں ودھ، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: سکون سے چلو اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔ رزین

۴۲۸۸۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو جگہوں میں ہنسنا ناپسند کرتے تھے، بندر کو دیکھ کراور جنازہ کے وقت۔

بیھقی فی شعب الایمان وقال اسناده غیر قوی

۴۲۸۸۷ یزید بن عبید اللہ اپنے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کو جنازہ میں ہنستے دیکھا رمایا: کیا جنازہ کے ساتھ ہوتے ہوئے تم ہنستے ہو؟ اللہ کی قسم (تادیباً) میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۸......امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز زجلۃ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے ان یتیم بچوں کو دیکھا جو نبی ﷺ کی گود میں تھے، ان یں سے ایک کو ہم "کریسۃ" کے نام سے پکارتے تھے، فرماتی ہیں ایک دن میں ان لڑکیوں کے ساتھ کسی فوت شدہ شخص کے گھر تعزیت کرنے گئی، جب جنازہ نکالا گیا تو میں نے دروازے کی چوکھٹ سے نکلنے کے لئے پاؤں باہر رکھا، تو اس لڑکی نے مجھے پکڑا اور گھر کے اندر لے گئی، (مجھ سے) کہنے لگی: کوئی عورت کسی جنازہ کے ساتھ نہیں نکلتی، ہاں اگر وہ عورت نفاس والی یا پیٹ سے ہو تو اس کے ساتھ ایک عورت جائے جو اس کی حفاظت کرے، یہاں تک کہ جب اسے جنازہ گاہ میں رکھ دیں وہ اپنا ہاتھ داخل کرکے دیکھے کیا اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی، پھر لوگ بیٹھے رہیں یا کھڑے رہیں جب وہ عورت آنکھوں سے اوجھل ہو جائے (یعنی گھر چلی جائے) تو لوگ امام سے کہیں تکبیر کہئے۔

ابن عساکر وقال: ھذا حدیث غریب لم اکتبه الامن ھذا الوجه

جنازہ کے لئے کھڑے ہونا

۴۲۸۸۹......حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ دیکھا تو اس کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔ مسند احمد، ابویعلی والطحاوی، سعید بن منصور

۴۲۸۹۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جنازہ میں کھڑے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوگئے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

بوداؤد طیالسی مسند احمد، العدنی، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو یعلی وابن الجارود والطحاوی، ابن حبان، ابن جریر

۴۲۸۹۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک مرتبہ جنازہ میں کھڑے ہوئے تھے پھر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ الحمیدی والعدنی

۴۲۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا کرتے تھے، پھر اس کے بعد بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ ابن وھب مسند احمد والعدنی، ابو یعلی ابن حبان، بیھقی

۴۲۸۹۳ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان جنازوں کے لئے نہیں کھڑے ہوئے البتہ ایک یہودی

عورت کا جنازہ تھا تو اس کی دھونی کی بو سے آپ کو تکلیف ہوئی تو آپ کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہوگئے، پھر آپ بیٹھے اور انہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۹۵...... (اسی طرح) عبداللہ بن شخیرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کے ساتھی کھڑے ہونے لگے، آپ نے ان سے فرمایا: اس بات پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ وہ کہنے لگے: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب بھی کوئی جنازہ گزرتا تو آپ اس جنازہ کے گزر جانے تک کھڑے رہتے، آپ نے فرمایا: ابوموسیٰ ایسے ہی کچھ نہیں کہتے، شاید رسول اللہ ﷺ نے ایسے ایک مرتبہ کیا ہو، رسول اللہ ﷺ جو احکام آپ پر نازل نہیں ہوئے ان میں اہل کتاب کی مشابہت پسند کرتے تھے، اور جب اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہوجاتا تو ان کی مشابہت چھوڑ دیتے۔ (نسائی، ابن ماجۃ ورواہ، ابوداؤد طیالسی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہوجایا کرو! کیونکہ ہم ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک مرتبہ کیا، اور اہل کتاب تھے آپ اس چیز میں ان کی مشابہت اختیار کرتے اور جب آپ کو روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے، اور مسدد نے ان الفاظ سے روایت کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک یہودی کے لئے کیا پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا، اور جب آپ کو (ان کی مشابہت سے) روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے۔

فی الا سناد لیث بن ابی سلیم

رونا

۴۲۸۹۶...... (مسند عمر) ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس نعمان کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۸۹۷...... جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتیک سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی میت کے گھر گئے تو عورتیں رونے لگیں، حضرت جبیر نے کہا: جب تک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں تم خاموش رہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں رونے دو، جب جنازہ تیار ہوجائے پھر کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ ابونعیم

۴۲۸۹۸...... عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا فرزند فوت ہوا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ روتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے (لیکن) ہم صرف اپنے رب کو راضی کرنے والی بات کریں گے، ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۹...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت کو قبر پر روتے دیکھا تو اسے ڈانٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوحفص! اسے چھوڑ دو، اس واسطے کہ آنکھ اشکبار ہوتی ہے جب کہ واقعہ اور حادثہ نیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۰۰...... یوسف بن ماھک سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ میں تھے، فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۲۹۰۱...... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ذوالحلیفہ آتے تو انصار کے بچے آپ سے ملتے اور اپنے گھر والوں کی خیر وخبر بتاتے، (ایک دفعہ) ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے، تو ہم ذوالحلیفہ میں (ان سے) ملے، کسی نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کہہ دیا، تمہاری بیوی فوت ہوگئی ہے تو وہ رونے لگے، میں ان کے اور نبی ﷺ کے درمیان تھی میں نے ان سے کہا: کیا آپ صحابی رسول اللہ ﷺ ہو کر روتے ہیں جب کہ آپ کی اتنی سبقتیں اور بھلائیاں ہیں! وہ کہنے لگے: کیا میرے لئے یہ حق ہے کہ میں نہ روؤں! جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سعد بن معاذ کی فوتگی کی وجہ سے عرش کی لکڑیاں ہل گئیں۔ ابو نعیم

۴۲۹۰۲...... (مسند اسامہ بن زید) ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کی کسی صاحبزادی نے آپ کی طرف پیام بھیجا کہ ان کا بچہ موت کی کشمکش میں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ لے لیا اور جو وہ دے وہ بھی اسی کا ہے، اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت ہے، اور ان سے کہنا کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ (چنانچہ قاصد واپس گیا) پھر واپس آیا اور کہنے لگا: کہ انہوں نے قسم کھائی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں، تو نبی ﷺ برخاست ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادۃ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کئی مرد اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، (جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو) بچہ نبی ﷺ کو تھمایا گیا اور اس کی روح نکل رہی تھی گویا وہ کسی مشکیزے میں ہے تو آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں، تو سعد آپ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ کیا کیفیت ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ (خصوصاً) اپنے مہربان بندوں پر (ہی) مہربانی فرماتا ہے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجة وابو عوانة، ابن حبان

نوحہ بین

۴۲۹۰۳...... (مسند الصدیق) حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوا تو ان پر رویا گیا، حضرت ابوبکر مردوں کی طرف نکلے اور فرمایا: میں ان عورتوں کی طرف سے آپ لوگوں سے معذرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ زمانۂ جاہلیت کے قریب والی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میت پر کھولتا پانی، زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے ڈالا جاتا ہے۔ ابویعلی وسندہ ضعیف

۴۲۹۰۴...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس میت کے وہ محاسن جو اس میں نہیں بیان کئے جائیں تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن منیع والحارث

۴۲۹۰۵...... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: جب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر عورتیں جمع ہو کر رونے لگیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ان کے پاس کوڑا تھا، فرمایا: عبداللہ! جاؤ! ام المؤمنین سے کہو کہ پردہ کرلیں، اور ان عورتوں کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ وہ باہر نکلنے لگیں اور آپ انہیں کوڑے سے مارنے لگے، ان میں سے ایک عورت کی اوڑھنی گر گئی لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس کی اوڑھنی، فرمایا: رہنے دو اس کی کوئی عزت نہیں، آپ کی یہ بات پسند کی جاتی تھی: کہ اس کی حرمت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

یہ وہ عورتیں تھیں جو اجرت پر نوحہ کرتی اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر بین کیا کرتی تھیں، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کافی روکا لیکن وہ باز نہ آئیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے تو توجہ نہ دی کہ ماتم ہے لیکن جب ان کا شور بڑھا اور خواتین اطلاع بھی کردی تو آپ نے سزا کے طور ایسا کیا کہ پھر کوئی نوحہ کرنے والی ایسی حرکت نہ کرے، اس کے علاوہ امیر المؤمنین اور حاکم وقت کی حیثیت سے کسی جرم پر سزا کے طور کوئی سی سزا تجویز کرنا جائز ہے۔

۴۲۹۰۶...... نصر بن ابی عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کے وقت مدینہ میں نوحہ کی آواز سنی تو آپ وہاں تشریف لے آئے، عورتوں کو منتشر کردیا، اور نوحہ کرنے والی عورت کو درے سے مارنے لگے، تو اس کا دوپٹہ زمین پر گر گیا، لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اس کے بال نظر آنے لگے، فرمایا: ہاں (مجھے بھی نظر آ رہا ہے) (جو شریعت کی خلاف ورزی کرے) اس کی عزت و حرمت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۰۷...... سفیان بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، تو بنی مغیرہ کی عورتیں حضرت خالد کے گھر اکھٹی ہوگئیں، اوران پر رونے لگیں، کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ عورتیں حضرت خالد کے گھر جمع ہوگئیں اور وہ آپ کو وہ چیز سنانا چاہتی ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں، ان کی طرف جانے والی قاصد نے کہا: انہیں روکیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آنسوؤں سے دل برداشتہ ہوتی ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، جب تک (سر پر) گردوغبار اور اونچی آواز نہ ہو۔

ابن سعد، ابو عبید فی الغریب والحاکم فی المکنی ویعقوب بن سفیان بیھقی، ابو نعیم، ابن عساکر

۴۲۹۰۸...... عبداللہ بن عکرمۃ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کی بات پر تعجب ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا، جب کہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ میں بنی مغیرہ کی عورتیں سات دن روتی رہیں، انہوں نے گریبان چاق کیے، چہروں پر مارا اور لوگوں کو ان ایام میں کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ دن گزر گئے حضرت عمر انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت خالد بن ولید کی وفات پر عورتوں کے رونے کے دو واقعے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے درگزر فرمایا جیسا کہ سابقہ روایت میں ہے لیکن جب عورتوں کا معاملہ طول پکڑ گیا تو آپ نے سختی فرمائی، تو لوگوں نے دونوں کو یکجا کر دیا۔

۴۲۹۰۹...... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان پر رونے والی عورتیں کھڑی کر دیں، حضرت عمر کو پتہ چلا آپ نے انہیں حضرت ابوبکر پر رونے سے منع فرمایا: لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ نے ہشام بن ولید سے کہا: ابوقحافہ کی بیٹی (یعنی پوتی مراد حضرت عائشہ) سے جا کر کہو اور درے ان عورتوں کو مارنا، نوحہ کرنے والیاں اس سے ڈر گئیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ابوبکر پر رو کر انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۰...... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب وعشاء کے درمیان ہوا ہم لوگوں نے (اسی حالت میں) صبح کر دی تو انصار ومہاجرین کی عورتیں جمع ہوگئیں اور رونے والیاں کھڑی کر دیں، (اس وقت) حضرت ابوبکر کو غسل وکفن دیا جا رہا تھا، حضرت عمر نے نوحہ کا کہا تو وہ عورتیں ڈر گئیں، اللہ کی قسم! تم عورتیں اسی (بات کے) لئے متفرق ہوتی اور جمع ہوتی ہو۔

رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۱...... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر کا انتقال ہوا، تو آپ پر رویا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہ آئیں، تو حضرت عمر نے ہشام بن ولید سے فرمایا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہیں باہر نکال دوں گی، حضرت عمر نے فرمایا: (ہشام!) اندر جاؤ میں نے تمہیں اجازت دی ہے وہ اندر گئے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا (ہشام!) بیٹا کیا تم مجھے باہر نکالو گے! انہوں نے عرض کیا، جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی ہے، پھر وہ ایک ایک عورت کو باہر نکالنے لگے اور درے سے مارنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، اور (ہشام نے) عورتوں کو منتشر کر دیا۔ ابن راھویہ وھو صحیح

۴۲۹۱۲...... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (خاموشی سے) بیٹھ گئے آپ کے چہرے پر غم کے آثار نظر آرہے تھے، میں دروازے کی پھٹن سے (آپ کو) دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آکر آپ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جعفر (کے گھرانے) کی خواتین، پھر اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کراؤ اگر وہ خاموش نہ ہوں تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دینا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار آکر آپ سے یہی بات کہتا تو مجبوراً آپ نے کہا: اگر وہ خاموش نہیں ہو رہی ہیں ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو تا کہ وہ چپ ہو جائیں، آپ کا منشا تھا کہ غم کی وجہ سے عورتیں رو رہی ہیں تو ایک دفعہ منع کر دینے سے اگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو تمہارا حق پورا ہو گیا کہ تم نے روک دیا، بار بار اس بات کو دہرانا مناسب نہیں۔

باب ..... دفن اور اس کے بعد کے امور

۴۲۹۱۳ ..... اسمٰعیل بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب میت کو بغلی قبر میں رکھا جانے لگے تو کہا جائے، بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وبالیقین بالبعث بعد الموت۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۱۴ ..... عمر بن سعید بن یحییٰ النخعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ابن المکنف کا جنازہ پڑھا، آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر ایک طرف سلام پھیرا، اس کے بعد انہیں قبر میں اتار، اور فرمایا: اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے (آج) تیرا مہمان بنا، اور تو بہترین مہمان نواز ہے، اے اللہ اس کی قبر کشادہ کردے اس کے گناہ کی مغفرت فرما، ہمیں تو صرف خیر کا علم ہے جب تجھے اس کا زیادہ علم ہے اور یہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۱۵ ..... علی بن الحکم اہل کوفہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور وہ لوگ ایک میت دفن کررہے تھے، اس کی قبر پر کپڑا پھیلایا گیا، آپ نے قبر سے کپڑا کھینچ لیا اور فرمایا: اس طرح عورتوں (کو دفن کرتے) کیا جاتا ہے۔

رواہ البیھقی

۴۲۱۹۱۶ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ مردے برے پڑوس سے ایسے ہی اذیت وتکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے زندے محسوس کرتے ہیں۔

المالینی فی المؤتلف والمختلف

کلام: ..... کشف الخفاء ۱۶۹۔

۴۲۹۱۷ ..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے روز فرمایا: گہری کشادہ اور اچھی قبر کھودو اور دو اور تین افراد ایک قبر میں دفن کرو اور زیادہ قرآن پڑھنے والے کو پہلے اتارو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۱۸ ..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (رات کے وقت) کچھ لوگوں نے قبرستان میں آگ جلتی دیکھی تو وہ اس کے پاس آگئے تو وہاں رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اپنے ساتھی کو مجھے (بھی) پکڑاؤ (تاکہ اسے قبر میں اتاروں) تو وہ شخص بلند آواز سے ذکر کرنے والا تھا۔

طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۱۹ ..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر چونا لگانے اور اس پر قبر کی نکالی ہوئی مٹی کے علاوہ فالتو مٹی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۰ ..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قبروں پر چونا کرنے اور ان پر عمارت (گنبد روضۃ، چار دیواری) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۱ ..... علاء بن اللجلاج سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب مجھے قبر میں اتارنے لگو اور لحد میں رکھنے لگو تو کہنا: بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور مجھ پر نرمی سے مٹی ڈالنا، اور میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھنا کیونکہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا آپ اس عمل کو پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۲۲ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے لحد (بغلی قبر) کھودی گئی۔

رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۳ ..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ لوگ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) لحد پسند کرتے اور شق کو ناپسند کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۴ ..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی قبر ایک بالشت اونچی کی گئی۔ رواہ ابن جریر

ذیل دفن

۴۲۹۲۵.....عمر بن سعید سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن المکفف کا جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور (دفن کے وقت) ان کی قبر پر دو یا تین مٹھی مٹی ڈالی۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۶.....زہری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تدفین کی۔ ابن سعد و ابونعیم

۴۲۹۲۷.....حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۸.....کثیر بن مدرک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میت پر مٹی ڈال رہے ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! میں اس شخص کے اہل وعیال و مال کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، اس کا گناہ بڑا ہے اس کی بخشش فرمادیں۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۹.....حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوجاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے پوچھا جائے گا۔

ابو داؤد، ابویعلیٰ دارقطنی فی الافراد، ابن شاھین فی السنة، بیھقی، سعید بن منصور

۴۲۹۳۰.....حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حج سے واپسی پر کھلے میدان میں ایک مردہ کو پایا، لوگ اس پر سے گزر رہے تھے لیکن اس کا سر اٹھا کر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قبیلہ لیث کا ایک شخص گزرا جسے کلیب کہا جاتا تھا اس نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور اس کی تدفین کے لئے مدد طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اس مردہ عورت کے پاس سے گزرے تھے تو اس نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یوں کہتے کہ تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو میں تمہیں سزا دیتا، پھر حضرت عمر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اس عورت کے بارے میں ان پر غصہ ہوئے اور فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ کلیب کو اس عورت کو کفنانے کی وجہ سے جنت میں داخل کردے، ایک دفعہ کلیب مسجد کے پاس وضو کررہے تھے، ابولولو حضرت عمر کا قاتل آیا اور اس نے کلیب کا پیٹ پھاڑ دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۳۱.....(مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کو قبر میں رکھ چکنے کے بعد اس کی قبر پر آئے اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا آپ نے اس کے گھٹنوں اور رانوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔ زرین

۴۲۹۳۲.....شعبی سے روایت ہے کہ شہداء کی تمام قبریں کوہان نما تھیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۳۳.....(مسند علی) محمد بن حبیب سے روایت ہے فرمایا: پہلے شخص جنہیں ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا گیا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہیں ان کے بیٹے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منتقل کیا۔ دارقطنی

تلقین

۴۲۹۳۴.....سعید اموی سے روایت ہے فرمایا: میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھا جب وہ نزع کی حالت میں تھے مجھ سے فرمایا: سعید جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے ساتھ وہی معاملات کرنا جیسا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی بھائی فوت ہوجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر وہ کہے اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ کہے گا: اللہ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر! پھر وہ کہے: تو اس چیز یعنی لاالہ الااللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی گواہی دیتے

جس پر تو دنیا سے نکلا، اور یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے نبی ہونے، اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے رہنما ہونے پر راضی تھا، جب وہ ایسا کرلے گا، تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں یہاں سے لے چلو، اس کے پاس ہمارا کیا کام، اسے تو اس کی حجت بتا دی گئی، پس اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے حجت تلقین کرنے والا ہوگا۔ کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اس کی ماں کو نہیں جانتا؟ آپ نے فرمایا: اسے حضرت حوا علیہا السلام کی طرف منسوب کردو۔ رواہ ابن عساکر

قبر کا سوال اور عذاب

۴۲۸۳۵......حضرت میمونہ نبی ﷺ کی کنیز سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے میمونہ! قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو! انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب برحق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، غیبت اور پیشاب کی چھینٹوں کی لاپرواہی سخت عذاب قبر کا باعث ہے۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۶......ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی کہ آپ وضو کرتے وقت قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ وابن النجار

۴۲۹۳۷......(مسند ام مبشر) جابر، ام مبشر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ بنی نجار کے کسی باغ میں جس میں ان لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں مرچکے تھے، آپ میرے پاس وہاں تشریف لائے، آپ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: انہیں قبروں میں ایسا عذاب ہورہا ہے جس کو جانور سن رہے ہیں۔ ابن ابی شیبة، بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۳۸......ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ دو شخصوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہورہا تھا، ان کے پڑوسیوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، آپ نے فرمایا: کھجور کی دو تر شاخوں کو ان کی قبروں پر لگادو جب تک خشک نہیں ہوں گی ان سے عذاب کم کردیا جائے گا، کسی نے پوچھا: انہیں کس وجہ سے عذاب ہورہا ہے؟ آپ نے فرمایا: چغلخوری اور پیشاب کی وجہ سے۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۹......حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک چتکبرے خچر پر سوار تھے جو بدک گیا، آپ نے فرمایا: یہ بدکا تو ہے لیکن کسی بڑے حادثہ کی وجہ سے نہیں بدکا اس کے بدکنے کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص کو قبر میں چغلخوری کی وجہ سے مارا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے۔ بیھقی فی عذاب القبر

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حق میں دعا

۴۲۹۴۰......(مسند انس) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا، (جب آپ ﷺ گھر نکلے) ہم بھی آپ کے ساتھ ہولئے۔ (اور ہماری عادت تھی) ہم لوگ جب بھی آپ کو زیادہ غمگین دیکھتے ہم کوئی بات نہ کرتے، چلتے چلتے ہم لوگ قبر پر پہنچ گئے ابھی تک لحد تیار نہیں ہوئی تھی، آپ بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ نرم نرم سانس لینے لگے، پھر آسمان کی طرف نظر دوڑائی، اس کے بعد قبر کی کھدائی مکمل ہوگئی، آپ قبر میں اترے، میں نے دیکھا کہ آپ کا غم بڑھ گیا، دفنانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ باہر تشریف لائے، میں نے دیکھا کہ آپ کی وہ کیفیت نہ رہی، بلکہ آپ مسکرا رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم جب بھی آپ کو غمگین دیکھتے آپ سے بات نہیں کرسکتے، پھر ہم نے آپ کی یہ کیفیت نہیں دیکھی ایسا کیوں ہوا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس جگہ قبر کی تنگی وتاریکی اور زینب کی ضعف حالی یاد آگئی تو مجھ پر گراں گزرا، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے تخفیف کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرلی، اور قبر نے اسے ایک دفعہ بھینچا جس کی آواز دونوں جانبوں کے تمام جانوروں نے انسانوں وجنوں کے علاوہ سنی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۴۱.....(اسی طرح) قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر (یہ خدشہ نہ ہوتا کہ) تم لوگ مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیهقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۲.....(اسی طرح) حمید طویل حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کب فوت ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا، جاہلیت میں، تو گویا آپ اس بات سے خوش ہوئے پھر فرمایا: اگر تم مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے۔ یا جیسا فرمایا۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیهقی فیه

۴۲۹۴۳.....(اسی طرح) قاسم رحال سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے ایک ویرانے میں داخل ہوئے شاید آپ قضائے حاجت کے لئے گئے تھے، جب باہر آئے تو آپ خوفزدہ تھے پھر فرمایا: (اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ) تم مردوں کو دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ جو عذاب قبر وہ مجھے سنوار ہے کہیں تمہیں بھی سناتے۔ بیهقی فیه وقال: اسناده صحیح وهوشاهد لما قبله

۴۲۹۴۴.....(اسی طرح) عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے (خاندان) بنی طلحہ کے کسی نخلستان میں قضائے حاجت کے لئے گئے، اور بلال آپ کے پیچھے، اللہ کے نبی کا اکرام کرتے ہوئے ایک جانب چل رہے تھے، پھر آپ ایک قبر سے گزرے آپ وہاں کھڑے ہوگئے، یہاں تک کہ بلال بھی آپ تک پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: بلال! تمہارا بھلا ہو! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! نہیں سن رہا، فرمایا: قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے، پھر اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو پتہ چلا وہ یہودی تھا۔ بیهقی فی عذاب القبر

۴۲۹۴۵.....(اسی طرح) ہلال بن علی بن ابی میمونہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع میں چل رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کیا جو میں سن رہا ہوں تمہیں سنائی دے رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سنائی نہیں دیتا کہ قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ بیهقی فیه، واسناده صحیح ایضا شاهد لما تقدم

۴۲۹۴۶.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم چار ہاتھ زمین کے دو ہاتھ حصے میں ہو گے اور منکر ونکیر (فرشتوں) کو دیکھو گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! منکر نکیر کون ہیں؟ فرمایا: قبر کے دو فتنے، جو قبر کو اپنی کچلیوں سے کھود ڈالیں گے، اور اپنی آواز میں دہرا رہے ہوں گے، ان کی آوازیں گرج دار بادل کی طرح ہوں گی اور ان کی آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوں گی، ان کے ساتھ اگر منیٰ کے لوگ جمع ہو کر اسے اٹھانا چاہیں پھر بھی نہ اٹھا سکیں، جب کہ وہ ان کے سامنے میری اس لاٹھی سے بھی زیادہ ہلکی ہوگی، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جسے آپ حرکت دے رہے تھے۔ وہ دونوں تم سے باز پرس کریں گے اگر تم نے لاعلمی اور سستی کا مظاہرہ کیا تو وہ تمہیں ایک ضرب لگائیں گے جس سے تم راکھ (جیسے) ہو جاؤ گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اسی حال میں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں عرض کیا: پھر ان دونوں کے لئے کافی ہوں۔ ابن ابی داؤد فی البعث ورسته فی الایمان وابوالشیخ فی السنة والحاکم فی الکنی، وابن فنجویه فی کتاب الوجل، حاکم فی تاریخه، بیهقی فی کتاب عذاب القبر، والاصبهانی فی الحجة

۴۲۹۴۷.....حذیفہ بن یمان سے فرمایا: روح فرشتہ کے پاس ہوتی ہے اور جسم الٹا پلٹا جاتا ہے جب لوگ جسم کو اٹھا لیتے ہیں تو وہ فرشتہ ان کے پیچھے ہو لیتا ہے اور جب اسے قبر میں رکھ دیتے ہیں روح کو اس میں بکھیر دیتا ہے۔ بیهقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۸.....ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد نکلے آپ نے ایک آواز سنی، فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ ابو داؤد طیالسی ابونعیم

۴۲۹۴۹.....ابورافع سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ نبی ﷺ بقیع غرقد میں چل رہے تھے میں آپ کے پیچھے چل رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو نے ہدایت پائی اور نہ تیری رہنمائی کی گئی، تین بار فرمایا: میں نے عرض کیا: مجھے؟ فرمایا: تمہیں نہیں کہہ رہا، میری مراد قبر والے سے ہے، اس سے میرے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے گمان کیا کہ وہ مجھے نہیں جانتا، تو وہ ایسی قبر تھی جس میں میت دفن کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکا گیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر ابونعیم، بیهقی فی کتاب عذاب القبر

قبر پر ہر شاخ گاڑنا

۴۲۹۵۰..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے قریب سے گزرے تو ٹھہر گئے، فرمایا: میرے پاس تو (ہری) شاخیں لاؤ، چنانچہ لوگ لے آئے، تو ایک آپ نے اس کی پائنتی کی جانب اور ایک اس کے سرہانے لگادی پھر فرمایا: اس شخص کو عذاب قبر ہو رہا تھا، کسی نے عرض کیا: ان کا اللہ کے نبی اسے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں نمی باقی رہے گی اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۵۱..... ابوالحسنا حضرت ابو ہریرۃ سے آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دوقبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ایک شاخ یا ٹہنی لی اور اسے درمیان سے توڑ کر ایک قبر پر ایک اور دوسری قبر پر دوسری لگادی، کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک شخص تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور (دوسری قبر والی) عورت تھی جو لوگوں کے درمیان چغلخوری کیا کرتی تھی، توان دونوں (شاخوں) کی وجہ سے قیامت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوجائے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۲..... ابوحازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر سے گزرے، پھر فرمایا: میرے پاس دو شاخیں لاؤ، تو ان میں سے ایک اس کے سرہانے اور دوسری اس کے پاؤں کی جانب لگادی، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اسے ان کا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں تازگی رہے گی تو اس کے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ بذریعہ وحی جان گئے تھے کہ اسے عذاب ہو رہا، اس لیے آپ نے ایسا کیا، بعد کا کوئی شخص اس طرح نہیں کرسکتا۔

۴۲۹۵۳..... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرمایا: ایک یہودی عورت (میرے) پاس آئی تو وہ مجھ سے بیان کرنے لگی: پھر راوی نے اس حدیث کا ذکر کیا جس میں یہودی عورت کا قصہ اور حضرت عائشہ کا رسول اللہ ﷺ کو اس کی بات بتانے کا واقعہ ہے۔ فرماتی ہیں: آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، کچھ روز بعد آپ نے فرمایا: عائشہ! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ اس سے اگر کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے لیکن ان پر بھی ایک دباؤ سے زیادہ عذاب نہیں ہوا۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۴..... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ اس کے یا اس دن کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے بعد یہ کہتے سنا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما۔ بیھقی کتاب مذکور

۴۲۹۵۵..... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عذاب قبر سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے انہیں آپس میں جوڑا پھر کھول دیا، اس کے بعد فرمایا: کہ قبر ان پر تنگ ہوئی پھر کشادہ ہوگئی۔

بیھقی فی کتاب عذاب القبر

تعزیت

۴۲۹۵۷..... (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: بارالٰہا! جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے کیا (اجر) ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ دوں گا جس دن میرے (پیدا کردہ) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ابن شاھین فی الترغیب

۴۲۹۵۸ ...... ابوعیینہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے: تعزیت کے ساتھ مصیبت (باقی) نہیں رہتی، اور واویلے کا کوئی فائدہ نہیں، موت سے پہلے کا مرحلہ آسان ہے اور اس کے بعد والا مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کمی (غیر موجودگی) کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اجر میں اضافہ کرے۔

ابن ابی خیثمۃ والدینوری فی المجالسۃ، ابن عساکر

۴۲۹۵۹ ...... سفیان سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعث بن قیس سے ان کے بیٹے کی تعزیت کی تو فرمایا: اگر تم غم کرو تو تمہاری رشتہ داری اس کی مستحق ہے اور اگر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کا بدل عطا کر دے گا (دیکھو!) اگر صبر کرو تو جو تمہاری تقدیر میں ہے اس نے ہو کر رہنا ہے لہٰذا تمہیں اجر ملے گا اور اگر واویلا اور بے صبری کرو گے تو تقدیر پر بھی آئے گی اور تمہیں گناہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۶۰ ...... حوشب سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کا ایک بیٹا تھا جو بالغ ہو گیا، وہ اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتا۔ پھر اس لڑکے کا انتقال ہو گیا تو اس کے والد چھ دن اس پر غم کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے فلاں شخص دکھائی نہیں دے رہا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا بیٹا فوت ہو گیا، جس کا انہیں بے حد صدمہ ہوا، آپ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بچوں سے خوبصورت، سب سے عقلمند ہوتا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا، کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا بیٹا تمہارے بوڑھا ہوتا اور سب سے زیادہ افضل اور مالدار ہوتا یا (اس سب کے بدلہ) تمہیں کہا جاتا: جو ہم نے تم سے لیا اس کے بدلہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن مندہ، وقال: غریب، ابونعیم، ابن عساکر

ذیل تعزیت

۴۲۹۶۱ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعزیت کی گئی آپ نے فرمایا: الحمدللہ، بیٹیوں کو (موت کے بعد) دفن کرنا عزت کی بات ہے۔ العسکری فی الامثال

۴۲۹۶۲ ...... حضرت عائشہ عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ کو جنگ خندق میں تیر لگا تو ان کا خون پھوٹ کر نبی ﷺ پر بہنے لگا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور کہنے لگے: ہائے! اس کی ہلاکت! آپ نے فرمایا: ابوبکر! ایسا نہ کہو، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۹۶۳ ...... معاذ سے روایت ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے معاذ بن جبل کی جانب، تم پر سلامتی ہو! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، صورت احوال یہ ہے: اللہ تعالیٰ تمہارا اجر بڑھائے، اور تمہیں صبر کی توفیق بخشے ہمیں اور تمہیں شکر کرنے کی توفیق عطا کرے، کیونکہ ہمارے جان و مال، اہل و اولاد اللہ تعالیٰ کا بہترین ہدیہ اور امانت کے طور پر مانگی ہوئی چیزیں ہیں، انسان ایک مقرر وقت تک ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور معلوم مدت تک انہیں استعمال کرتا ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی عطا کردہ چیزوں پر شکر گزاری کا سوال کرتے ہیں اور آزمائش میں صبر مانگتے ہیں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے بہترین ہدیوں اور امانت میں رکھی ہوئی مانگی چیزوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ نے رشک و خوشی میں تمہیں اس سے فائدہ پہنچایا اور اجر کثیر سے تم سے لے لیا، اگر تم ثواب کی امید رکھو تو مغفرت، رحمت اور ہدایت ہے سو صبر سے کام لو، (اور ایسا نہ ہو) تمہارا واویلا تمہارے اجر و ثواب کو ضائع کر دے اور تم پشیمان ہو، اور یہ بھی یاد رکھو! کہ بے صبری نہ تو کسی میت کو واپس لا سکتی ہے اور نہ کسی غم کو ختم کر سکتی ہے اور جس مصیبت نے آنا تھا وہ آ چکی، والسلام۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم وقال: حسن غریب، وتعقب عن محمود بن لبید عن معاذ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذھبی وابن مجاشع وابن عمر، حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن غنم وقال: کل ھذہ الروایات ضعیفۃ لا تثبت

فان وفاۃ ابن معاذ بعد وفاۃ رسول اللہ ﷺ بسنتین وانما کتب الیہ بعض الصحابۃ فتوھم الراوی فنسبھا الی النبی ﷺ)

۴۲۹۶۴...... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اور لوگوں کے درمیان ایک دروازہ کھولا یا پردہ اٹھایا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے ان کی اچھی حالت دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا، اور یہ امید رکھی کہ آپ کے پیچھے بھی ان کی یہی حالت ہوگی، پھر فرمایا: لوگو! میری امت میں سے میرے بعد جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے، تو جو اسے مصیبت پہنچے اس میں میری (وفات کی) مصیبت کو یاد کرے، کیونکہ میری (وفات کی) مصیبت جیسی مصیبت میرے کسی امتی کو نہیں پہنچی۔

ابن یعلی، ابن عساکر

ذیل موت

۴۲۹۶۵...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر روح کے لئے اس وقت تک دنیا سے نکلنا حرام ہے یہاں تک کہ اسے اپنا ٹھکانہ (جنت یا جہنم) معلوم نہ ہو جائے۔ابن ابی شیبۃ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۹۶۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب نیک بندہ مرجاتا ہے تو زمین کا وہ حصہ جس پر وہ نماز پڑھتا اور آسمان میں اس کے عمل کے داخل ہونے کا دروازہ روتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی: پس نہ روئے ان کے لئے زمین اور نہ آسمان۔

ابن المبارک فی الزھد وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابن المنذر

۴۲۹۶۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے کے لئے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو یہ مقرر کردہ فرشتے عرض کرتے ہیں: (رب العزت!) وہ تو فوت ہو گیا ہمیں اجازت دیں کہ ہم آسمان پر چلے جائیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا آسمان میری تسبیح کرنے والے فرشتوں سے بھرا پڑا ہے، وہ عرض کرتے ہیں: کیا ہم زمین میں ٹھہرے رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری زمین میری تسبیح کرنے والی مخلوق سے پر ہے وہ دونوں عرض کرتے ہیں: تو پھر ہم کہاں جائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کرتے رہو اور قیامت تک اس کا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔المروزی فی الجنائز وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابو الشیخ فی العظمۃ، بیھقی فی شعب الایمان والدیلمی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

کلام: ...... التذکرۃ ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۹۸۰

۴۲۹۶۸...... حضرت بلال سے روایت ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے مر کر چین پالیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چین تو اسنے پایا جس کی مغفرت کردی گئی۔رواہ ابن عساکر

۴۲۹۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہی الفاظ کی روایت ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۲۹۷۰...... ابو الہیثم بن مالک سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ اتبع بن عبد کے پاس بیٹھے باتیں کررہے تھے ان کے پاس ابوعطیۃ مذبوح تھے نعمتوں کا ذکر چھڑ گیا تو وہ لوگ کہنے لگے، سب سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں، ابوعطیہ بولے: میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ قبر میں رکھا جسم جو عذاب سے محفوظ ہو گیا۔رواہ ابن عساکر

۴۲۹۷۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں مردہ ڈوبنے والے مدد طلب کرنے والے کی طرح ہے وہ اس دعا کا منتظر ہوتا ہے جو اسے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے جب وہ دعا اس تک پہنچتی ہے تو وہ اسے دنیا اور اس کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعائیں پہاڑوں کی طرح داخل کرتے ہیں۔ اور زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ تو ان کے لئے استغفار ہے۔ابو الشیخ فی فوائدہ، بیھقی فی شعب الایمان، قال: غریب تفرد بہ وفیہ محمد بن جابر ابی عیاش المصیصی وقال فی المیزان: لا اعرفہ قال: ھذا الخبر منکر جدا

۴۲۹۷۲......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: فلانی نے مر کر راحت حاصل کر لی، تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر فرمانے لگے: راحت تو اسے ملتی ہے جس کی مغفرت کر دی گئی ہو۔

طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء و ابن النجار

مردوں کو نئی میت سے حالات دریافت کرنا

۴۲۹۷۳......عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: اہل قبور حالات کی پوچھ گچھ کرتے رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتی ہے تو اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ کہتے ہیں: نیک تھا، پھر وہ کہتے؟ ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں، پھر کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے ہمارے راستے سے بھٹکا دیا گیا۔ بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۹۷۴......(مسند الصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو چوما۔ ابن ابی شیبہ، بخاری، ترمذی فی الشمائل ابن ماجہ والمروزی فی الجنائز

۴۲۹۷۵......حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ابتداء اسلام میں فوت ہوا۔

ابن المبارک و ابو عبید فی الغریب، حلیة الاولیاء

۴۲۹۷۶......(مسند عمر) ابوالاسود سے روایت ہے فرمایا: میں مدینہ منورہ آیا، میں نے اس کی (آب وہوا) کو پایا کہ اس میں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی جس میں لوگ بہت جلدی مر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، اس جنازہ والے کے بارے میں لوگوں میں سے کسی نے تعریفانہ الفاظ کہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا تو اس کے متعلق کسی نے مذمت والے الفاظ کہے تو حضرت عمر نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا: میں نے ویسا ہی کہا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے بارے میں چار شخص خیر کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ہم نے عرض کیا: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، ہم نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا۔

ابو داؤد طیالسی، ابن ابی شیبة مسند احمد، بخاری، کتاب الجنائز ج۲ ص ۱۲۲، ترمذی، نسائی، ابویعلی، ابن حبان، بیہقی

۴۲۹۷۷......محمد بن حمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع غرقد کے (قبرستان کے) پاس سے گزرے پھر فرمایا: اے اہل قبور تم پر سلام ہو، ہمارے حالات تو یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں کی شادیاں ہوگئیں اور تمہارے گھر آباد ہو گئے اور تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تو کسی غیبی آواز نے انہیں جواب دیا، ہمارے حالات تو یہ ہیں، ہم نے جو آگے بھیجا وہ پالیا، اور جو خرچ کیا تھا اس کا نفع حاصل کر لیا، اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس کا نقصان اٹھایا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور و ابن السمعانی

مختلف اموات کے بارے میں بشارت

۴۲۹۷۸......اسحاق بن ابراہیم بن بسطاس، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا گیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں فوت ہو گیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، پھر فرمایا: اچھا اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل آدمی گواہی کے لئے کھڑے ہو جائیں کہ ہمیں صرف اس کی بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں

نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے پھر فرمایا: اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل شخص کھڑے ہو کر گواہی دیں، اے اللہ! ہمیں کسی بھلائی کا علم نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان و اسحاق بن ابراھیم ضعیف

۴۲۹۷۹...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں، اگر وہ کوئی نیکی دیکھیں تو خوش ہوتے ہیں اور کوئی برائی دیکھتے ہیں تو اسے ناپسند کرتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے جو ان کے بعد مرا ہو تو اس سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ مرد اپنی بیوی کے متعلق پوچھتا ہے کیا اس کی شادی ہوگئی یا نہیں؟ اور کوئی شخص کسی شخص کے متعلق دریافت کرتا ہے اگر کوئی اس سے کہہ دے کہ وہ مر چکا ہے وہ کہتا ہے، افسوس! اسے وہاں لے جایا گیا، پھر اگر وہ اسے اپنے پاس نہ محسوس کریں تو کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کے ٹھکانے جہنم جو تربیت کرنے والی ہے اس میں لے جایا گیا۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۸۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی اچھے انداز میں تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی برے انداز میں مذمت کی، تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو! رزین

۴۲۹۸۱...... حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی کیا مثال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے تین بھائی ہوں، وفات کے وقت وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے، اور کہے کہ میرے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے تو دیکھ رہا ہے تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہوسکتا ہے؟ تو وہ کہہ دے تیرے لئے میرے پاس یہ ہے کہ میں تیری تیمارداری کروں، تجھ سے دور نہ ہوں تیرا کام کروں، جب تو مر جائے تجھے غسل وکفن دے کر اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھالوں، تجھے آرام سے اٹھاؤں گا اور تجھ سے تکلیف کو دور کروں گا، جب (دفنا کر) واپس آؤں گا تو تیرے متعلق پوچھنے والوں کے سامنے تیری خوبیاں بیان کروں گا، تو یہ اس کا بھائی، اہل وعیال ہوئے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کوئی نفع نہیں سن رہے۔

پھر (آپ نے فرمایا) دوسرے بھائی سے کہتا ہے: کیا تجھے میری مصیبت نظر آرہی ہے تو تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہوسکتا ہے؟ تو وہ کہے گا: مجھ سے فائدہ تجھے صرف اس وقت تک ہے جب تک تو زندوں میں رہے، جب تو مر جائے گا تو تجھے ایک طرف اور مجھے دوسری طرف لے جایا جائے گا، تو یہ اس کا بھائی مال ہوا، تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کوئی فائدہ سنائی نہیں دیتا۔ پھر دوسرے (یعنی تیرے) بھائی سے کہے گا: تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا بن رہی ہے اور مجھے میرے اہل وعیال اور مال نے جو جواب دیا وہ بھی تم دیکھ رہے ہو تو میرے لئے تمہارے پاس اور میرے لئے کیا کچھ ہوسکتا ہے؟ وہ کہے گا: میں قبر میں تیرا ساتھی ہوں گا اور وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا، اور وزن کے روز تیری (اعمال کی) ترازو میں بیٹھوں گا، تو یہ اس کا بھائی اس کا عمل ہوا تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہترین بھائی اور بہترین دوست ہے، آپ نے فرمایا: حقیقت بھی یہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عبداللہ بن کرز آپ کی طرف اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق اشعار کہوں، آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ ایک رات گزار کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع ہوئے اور لوگ جمع تھے۔

میں، میرے گھر والے اور میرے اعمال، اس شخص کی طرح ہیں جو اپنے دوستوں کو اپنی طرف بلا کر کہہ رہا ہو: اپنے بھائیوں سے جو تین ہوں، آج جو مصیبت مجھ پر آئی اس میں میری مدد کرو، لمبا فراق جس کا بھروسا نہیں تو میری اس پریشانی میں تمہارے پاس کیا ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں تیرا وہ دوست ہوں کہ (زندگی کے) زوال سے پہلے پہلے میں تمہاری فرمانبرداری کرسکتا ہوں، جب (روح کی بدن سے)

جدائی ثابت ہو جائے گی، تو میں اس دوستی کو نہیں نبھا سکتا جو ہمارے درمیان تھی، سواب جتنا چاہو مجھ سے لے لو، کیونکہ مجھے کسی اور راستے چلا دیا جائے گا۔ اگر تو مجھے باقی رکھنا چاہے گا، تو تو باقی نہیں رہے گا۔ سو مجھ سے چھٹکارا پالے، اور جلدی آنے والی موت سے پہلے نیکی کی تیزی کر۔

اور ایک شخص نے کہا: میں اسے بہت چاہتا تھا اور لوگوں میں فضیلت میں اسے دوسروں پر ترجیح دیتا تھا، میرا فائدہ یہ ہے کہ میں کوشش کرنے والا اور تمہارا خیر خواہ ہوں، جب موت کی مصیبت واقع ہو جائے گی تو میں لڑنے والا نہیں، لیکن تجھ پر روؤں گا اور افسوس کروں گا، اور جب (تیرے متعلق) کوئی پوچھے گا تو میں تعریف کروں گا۔ پیدل چلنے والوں کے ساتھ الوداع کرتے ہوئے میں بھی چلوں گا۔ اور ہر اٹھانے والے کے بعد نرمی سے مدد کروں گا، تیرے اس گھر کی طرف جس میں تجھے داخل کیا جائے گا، اور جو میری مشغولی ہوگی میں اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہوں گا۔

گویا ہمارے درمیان دوستی تھی ہی نہیں، اور نہ باہمی داد و دہش کی اچھی محبت تھی۔ تو یہ آدمی کے رشتہ دار اور ان کے فائدے ہیں اگرچہ وہ کتنے ہی حریص ہوں ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

اور ان میں کا ایک شخص کہے گا: میں تیرا وہ بھائی ہوں جس جیسا تو سخت مصیبت کے وقت بھی نہیں دیکھے گا، تو مجھے غیر کے پاس ملے گا کہ میں بیٹھا ہوں گا اور تیرے بارے میں جھگڑوں گا، اور وزن کے روز میں اس پلڑے میں بیٹھوں گا جس میں میرا بیٹھنا (تیرے اعمال کے لئے) بوجھ کا باعث ہوگا، لہٰذا مجھے نہ بھولنا اور میری جگہ تجھے معلوم ہونی چاہئے، کیونکہ میں تجھ پر مہربان، تیرا خواہ ہوں اور تجھے بے یار و مددگار چھوڑنے والا نہیں، یہ ہر وہ نیکی ہے جسے تو نے آگے بھیجا، اگر تو نیکی کرتا رہا تو باہمی ملاقات (یعنی قیامت کے روز) اس سے ملے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان ان کی اس بات سے رو پڑے، عبداللہ بن کرز جب بھی مسلمانوں کی کسی جماعت پر گزرتے تو وہ آپ کو بلاتے اور انہیں شعر سنانے کو کہتے جب آپ انہیں اشعار سناتے وہ رو پڑتے۔

الرامهرمزی فی الامثال وفیه عبدالله بن عبدالعزیز اللیثی عن محمد بن عبدالعزیز الزهری ضعیفان

۴۲۹۸۲...... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، راحت پانے والا تو مؤمن ہے جو دنیا کے غموں سے راحت پا گیا اور جس سے راحت پائی گئی وہ فاجر ہے۔ الرویانی، ابن عساکر

۴۲۹۸۳...... حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جبان میں داخل ہوا میں نے آپ کو فرماتے سنا: السلام علیکم اے ندامت والو! گھر آباد کر لئے گئے، مال تقسیم ہو گئے عورتوں کی شادیاں ہو گئیں، یہ تو ہمارے پاس کی خبر ہے، جو تمہارے حالات ہیں وہ بیان کرو، پھر (میری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا: اگر انہیں بولنے کی اجازت ہوتی تو کہتے: ''توشہ لایا کرو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے''۔ **ابومحمد الحسن بن محمد الخلال فی کتاب النادمین**

۴۲۹۸۴...... ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں نے دنیا کی ایک مثال بیان کی ہے اور انسان کی موت کے وقت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں، جس وقت اس کی موت قریب آ گئی، تو اس نے ان میں سے ایک سے کہا: تو میرا دوست تھا میری عزت کرتا اور مجھے ترجیح دیتا تھا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہو چکا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس کا وہ دوست کہے گا: میرے پاس کیا ہے اور اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں تمہاری مصیبت دور نہیں کر سکتا اور نہ تمہارا غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں، لیکن مجھ سے یہ توشہ لے جاؤ تمہیں فائدہ دے گا۔

پھر دوسرے کو بلا کر کہے گا: تو میرا دوست تھا اور میرے تینوں دوستوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وقعت والا تھا مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ وہ کہے گا: میرے پاس کیا ہے! اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں نہ تمہاری مصیبت دور کر سکتا ہوں نہ غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہیں تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں لیکن میں تمہاری بیماری میں تمہاری تیمارداری کروں گا جب تم فوت ہو جاؤ گے میں تمہیں غسل دوں گا نئے کپڑے کا کفن پہناؤں گا تمہارا بدن ڈھانپوں گا، اور تمہاری شرم گاہ چھپاؤں گا۔

پھر وہ تیسرے کو بلا کر کہے گا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا وہ تم دیکھ رہے ہو اور تو تینوں میں سے میرے نزدیک سب سے کم درجہ تھا اور میں تمہیں ضائع کرتا رہا اور تجھ سے بے رغبت رہا تو تمہارے پاس کیا ہے وہ کہے گا میرے پاس یہ ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور دنیا و آخرت

میں تمہارا خلیفہ ہوں، میں تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں داخل ہوں گا جب تو اس میں داخل ہوگا اور اس سے اس وقت نکلوں گا جب تو نکلے گا، اور تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو یہ اس کا مال اہل وعیال اور عمل ہے، رہا اول تو اس نے کہا: مجھ سے توشہ لے لے، تو وہ اس کا مال ہوا، اور دوسرا اس کے اہل وعیال ہے اور تیسرا اس کا عمل ہے۔ الرامھر مزی فی الامثال، وفیہ ابوبکر الھذلی واہ

۴۲۹۸۵......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام کرتا اور انہی کی کوشش کرتا، آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کیسا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ ورسول سے بغض رکھتا اور اللہ کی نافرمانی کے اعمال کرتا اور انہی کی کوشش میں لگا رہتا آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔

لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ کا جنازے کے بارے میں تعریف اور ارشاد، پہلے کی تعریف کی گئی اور دوسرے کی مذمت بیان کی گئی اور آپ کا واجب ہوگئی فرمانا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ابوبکر! یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو انسانی زبانوں پر آدمی کے بارے میں بھلائی یا برائی بلوا دیتے ہیں۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان

زیارت اور اس کے آداب

۴۲۹۸۶......حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی۔ ابونعیم

۴۲۹۸۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، تو عورتیں بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک جنازے کا انتظار کررہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم غسل دینے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیا تم (میت کی چارپائی) اٹھانے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم قبر میں رکھنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے، کیا تم قبر پر مٹی ڈالنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا واپس چلی جاؤ گناہ لے کر بغیر ثواب کے۔ ابن ماجۃ، ابن الجوزی فی الواھیات وفیہ دینار ابوعمرو وقال الازدی: متروک

کلام: ......ضعیف ابن ماجہ ۳۴۴، المتناھیۃ ۱۵۰۷۔

۴۲۹۸۸......زیاد بن نعیم سے روایت ہے کہ ابن حزم، ابوعمارہ یا ابوعمرو نے کہا: کہ ایک قبر سے مجھے نبی ﷺ نے دیکھا میں نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اٹھو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ یا وہ تمہیں اذیت پہنچائے گا۔ البغوی

۴۲۹۸۹......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا: آپ کو کیا ہوا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قبر کا پڑوس چھوڑ کر قبرستان کا پڑوس یعنی جنت البقیع اختیار کرلیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں سچ کا پڑوسی پایا جو برائی سے رکے رہتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۰......حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے ٹیک لگائے دیکھ کر فرمایا: قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۹۱......فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دے دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۹۲......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب طاعون ہوتا تو وہ جنازے پڑھاتے اور جب قبرستان آتے تو فرماتے: اے مؤمن قوم کے گھر والو! السلام علیکم تم ہمارے سابقہ لوگ تھے اور ہم تمہارے پیرو ہیں اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

اہل قبور سلام کا جواب دیتے ہیں

۴۲۹۹۳...... زید بن اسلم حضرت ابو ہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی جب کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جسے وہ جانتا نہ ہو اور اسے سلام کرے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ابن ابی الدنیا، بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۴...... ابان المکتب (کتابیں نقل کرانے والے) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر والوں کو ایک جگہ میں دفن کرتے تھے پھر جب کسی جنازہ میں آتے تو اپنے گھر والے کے پاس سے گزرتے اور ان کے لئے دعا واستغفار کرتے۔

ابن ابی الدنیا، بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۵...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب جبانہ قبرستان میں آتے تو فرماتے: السلام علیکم اے فنا ہونے والی روحو! اور گلنے والے جسمو! اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیو، جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں، اے اللہ! ان پر اپنی رحمت اور میری طرف سے سلام داخل فرما۔رواہ الدیلمی

۴۲۹۹۶...... (مسند علی) امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قبرستان میں زیادہ دیر بیٹھے بیٹھے) قبروں پر سر رکھ لیٹ جاتے تھے۔

۴۲۹۹۷...... حارث سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان آتے تو فرماتے، اے مسلمانوں اور مومنین کے گھر والو! السلام علیکم۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۹۹۸...... (مسند انس) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا پھر میرے لئے (بذریعہ وحی) ظاہر ہوا، تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتے، آنکھیں اشکبار ہوتیں اور وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔سو ان کی زیارت کیا کرو اور فضول بات مت کرو۔بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۹...... (اسی طرح) کدیمی سے بواسطہ ابن قمیر عجلی وہ جعفر بن سلیمان سے، وہ ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس اپنی سنگدلی کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: قبروں کو دیکھا کر اور حشر کا خیال کیا کر۔

بیهقی فی شعب الایمان وقال متن منکر ومکی بن قمر مجهول

۴۳۰۰۰...... (اسی طرح) ابان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص قبرستان سے گزرا تو اس نے کہا: اے فنا ہونے والی روحوں اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے تجھ پر ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں ان پر اپنی رحمت اور ہماری طرف سے سلام بھیج! تو اس کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے لوگ فوت ہوئے تھے انہوں نے استغفار کیا۔رواہ ابن النجار

فصل......لمبی عمر

۴۳۰۰۱...... (مسند علی) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ میں بچپن میں مر کر جنت میں چلا جاؤں اور بڑا نہ ہوں کہ اپنے رب کو پہچان سکوں۔حلیة الاولیاء

۴۳۰۰۲...... (مسند انس) ابن النجار! ابو احمد عبدالوہاب بن علی الامین، فاطمة بنت عبداللہ بن ابراہیم، ابو منصور علی بن الحسین بن الفضل بن الکاتب، ابو عبداللہ احمد ابن محمد بن عبداللہ بن خالد الکاتب، ابو محمد علی بن عبداللہ بن العباس الجوہری، ابو الحسن احمد بن سعید الدمشقی، زبیر بکار، ابو ضمرۃ، یوسف بن ابی ذرہ الاسلمی، جعفر ابن عمرو بن امیہ الضمری کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اسلام میں چالیس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کر دیتا ہے:

جنون (پاگل پن) کوڑھ اور برص، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں آسانی پیدا فرمادیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی کے کاموں میں انابت ورجوع کی توفیق دیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے اپنا محبوب بنالیتے ہیں پھر جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول کرتا اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کردیتا ہے اور اس کا نام ''اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی'' رکھا جاتا ہے اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

۴۳۰۰۳...... عبدالاعلیٰ بن عبداللہ القرشی، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب چالیس کی عمر پوری کرکے پچاسویں سال میں داخل ہوتا ہے تو تین بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ پاگل پن، کوڑھ اور برص سے، اور (پورا) پچاس کا ہو چکتا ہے تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا، اور ساٹھ سال والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی توفیق دی جاتی ہے اور ستر سال والے سے آسمانی فرشتے محبت کرتے ہیں، اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں ہیں، اور نوے سال والے کے پچھلے (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے، اور آسمانِ دنیا کے فرشتے اسے زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی لکھتے ہیں۔ ابن مردویہ

۴۳۰۰۴...... عبداللہ بن واقد، عبدالکریم بن جذام، عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ان کے والد سے وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین بلاؤں سے محفوظ فرمادیتا ہے۔ برص، کوڑھ اور جنون سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کے کاموں میں اسے انابت ورجوع عطا فرماتے ہیں، اور ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمانی فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ مٹادیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کردیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور فرشتے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' اس کا نام رکھ دیتے ہیں۔ ابن مردویہ

۴۳۰۰۵...... عمرو بن اوس، محمد بن عمرو بن عفان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بندہ جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتے ہیں اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر اس کے حساب کو آسان فرمادیتے ہیں۔ اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اس کی نیکیاں برقرار رکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور آسمان میں اسے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' لکھا جاتا ہے۔ ابویعلی و ابغوی

کلام:...... ترتیب الموضوعات ۸۷ ج ۳، اللآ لی ج ا ص ۱۳۹۔

۴۳۰۰۶...... یسار بن خاتم العنبری، سلام ابوسلمہ مولی ام ہانی، فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا بندہ چالیس سال کا ہوتا ہے تو میں اسے تین مصیبتوں سے عافیت کردیتا ہوں: جنون، کوڑھ اور برص سے، جب وہ پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو رجوع وانابت کو اس کا محبوب بنادیتا ہوں، اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں، اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو اسکی نیکیاں لکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے' اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم

۴۳۰۰۷..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی بال اسلام میں سفید ہوا، قیامت کے روز اس کے لئے نور کا باعث ہوگا۔ ابن راھویہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۰۔

سفید بال قیامت میں نور ہوگا

۴۳۰۰۸..... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سفید بالوں کو نہیں رنگتے تھے کسی نے ان سے کہا: آپ بال کیوں نہیں رنگتے؟ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کیا کرتے تھے! آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوگیا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا اس لئے میں اپنے سفید بال رنگتا نہیں ہوں۔ ابن راھویہ، ابن حبان

۴۳۰۰۹..... عبید اللہ بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں دو آدمیوں کے درمیان (رشتہ) مواخات (بھائی چارہ) قائم کیا، تو ان میں ایک شخص قتل کردیا گیا اور دوسرا اس کے بعد (طبعی موت سے) فوت ہوا، تو ہم لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے لئے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے اس کے لئے دعا کی، ہم نے (یوں) کہا: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی سے ملا دے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز، روزے اور عمل میں، اور اس کی نماز، روزے اور عمل میں ایسا ہی فرق ہے جیسا زمین آسمان کے مابین ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۳۰۱۰..... (مسند طلحہ) عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عذرہ کے تین شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان تینوں کے بارے میں میری کون مدد کرے گا؟ تو حضرت طلحہ نے عرض کیا: میں، فرماتے ہیں: وہ تین آدمی میرے پاس تھے تو آپ نے ایک مہم بھیجی جس میں ان میں کا ایک بھی گیا اور شہید ہوگیا، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا (مسلمان) رکے رہے، پھر آپ نے ایک سریہ روانہ فرمایا، تو اس مین ان کا دوسرا شخص نکلا تو وہ بھی شہید ہوگیا، ان میں تیسرا شخص باقی رہ گیا جو بستر پر طبعی موت سے دوچار ہوا۔

حضرت طلحہ فرماتے ہیں: میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میں جنت میں داخل کیا جارہا ہوں تو میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور حلیوں سے پہچان رہا تھا تو ان میں سے جو شخص بستر علالت پر فوت ہوا، وہ دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا، اور دو شہید ہونے والوں میں سے دوسرا شخص اس کے پیچھے ہے اور جس کی شہادت سب سے پہلے ہوئی وہ سب سے آخر میں ہے، فرماتے ہیں مجھے بڑی حیرانگی ہوئی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر اس کا ذکر کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس مؤمن سے افضل نہیں جسے اسلام میں لمبی عمر ملی، اس کے اللہ اکبر الحمدللہ، سبحان اللہ اور لاالہ الااللہ کہنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ

۴۳۰۱۱..... بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے تو دیکھا جاتا ہے کہ وہ جو نیکی بھی کرتا ہے اس کا ثواب اس کے والد یا اس والدین کے لکھا جاتا ہے اور اگر کوئی گناہ کا کام کرلے تو اس کا وبال نہ اس پر ہوتا ہے نہ اس کے والدین پر، لیکن جب بالغ ہوچکتا ہے اور اس پر احکام جاری ہوجاتے ہیں تو دوان فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں کہ دونوں اس کی حفاظت کریں اور اس کی رہنمائی کریں، پھر جب اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصائب سے محفوظ فرماتا ہے۔ کوڑھ، برص اور پاگل پن سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا حساب ہلکا کردیتے ہیں اور جب ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں رجوع وانابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھتے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان میں اس کا نام ''اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی'' ہوتا ہے اور جب انتہائی ضعیف العمر ہوجاتا ہے تاکہ علم کے بعد کسی چیز کو نہ جان سکے، تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ نیکی لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت میں کیا کرتا تھا، اور اگر وہ کوئی برائی کر بیٹھے تو وہ اس کے ذمہ نہیں لکھی جاتی۔ رواہ الحکیم

کتاب پنجم......از حرف میم از قسم اول

نصیحتیں اور حکمتیں

اس کے تین ابواب ہیں۔

باب اول......مواعظ اور ترغیبات

اس کی کئی فصلیں ہیں۔

فصل اول......مفردات

۴۳۰۱۲......مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کر۔مسلم، ابن ماجة عن ابی برزة

۴۳۰۱۳......اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وفاداری کے زیادہ لائق ہے۔بخاری عن ابن عباس

۴۳۰۱۴......اللہ تعالیٰ (سے کردہ) کا عہد ادائیگی کے زیادہ لائق ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۳۱۔

۴۳۰۱۵......یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے خیر وشر کو پیدا فرمایا، اور وہ شخص خوش ہو جس کے ہاتھ کو میں نے بھلائی کی قدرت دی، اور اس کے لئے خرابی ہے جس کے ہاتھ کو میں نے برائی پر قدرت دی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۱۹۔

۴۳۰۱۶......بے شک کچھ لوگ خیر کے لئے چابیوں اور شر کے لئے تالوں کی حیثیت رکھتے ہیں جب کہ کچھ لوگ خیر کے لئے بندش اور شر کے لئے کشادگی کا باعث ہوتے ہیں۔تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجیاں اس کے ہاتھوں میں عطا کر دیں اور خرابی ہے جس کے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں ہیں۔ابن ماجة عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۳۶۴، التمیز ۴۸۔

۴۳۰۱۷......اللہ کے پاس خیر وشر کے خزانے ہیں جن کی کنجیاں مرد ہیں، تو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالا ہے اور خرابی ہے اس کے لئے جو شر کی چابی بنا اور خیر کی بندش کا ذریعہ بنا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سهل بن سعد

۴۳۰۱۸......یہ خیر خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں سو ان کی چابیاں مرد ہیں۔سو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی اور شر کا تالا بنایا اور اس شخص کے لئے خرابی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کا تالا بنایا۔

ابن ماجة، حلیة الاولیاء عن سهل بن سعد

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۲۱، ضعیف ابن ماجہ ۴۶۔

۴۳۰۱۹......اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے سو تم بھی احسان کیا کرو۔ابن عدی عن سمرة

۴۳۰۲۰......اللہ تعالیٰ اپنی فرض شدہ چیزوں پر عمل کو پسند کرتے ہیں۔ابن عدی عن عائشة

۴۳۰۲۱......اللہ تعالیٰ اونچے اور بلند کام پسند کرتا ہے اور گھٹیا کو ناپسند کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۱۹۔

عبادت میں مشغول ہونا

۴۳۰۲۲.......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا میں تیرے سینہ کو غنا سے بھردوں گا اور تیرا فقر مٹادوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھردوں گا اور تیری محتاجی بھی ختم نہیں کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۲۳.......سب سے افضل عمل مؤمن کو خوشی پہنچانا ہے تم اس کا قرض ادا کردو، اس کی ضرورت پوری کردو، اس کی پریشانی دور کردو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن المنکدر مرسلاً

۴۳۰۲۴.......یہ بات مغفرت کو لازم کردینے والی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۰۱۲۔

۴۳۰۲۵.......کیا میں تمہیں تمہارے بروں میں سے تمہارا اچھا شخص نہ بتاؤں! تم میں بہترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے مطمئن رہا جائے اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے اطمینان بھی نہ ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۲۶.......کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کا نہ بتاؤں! لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اپنے اونٹ کی پیٹھ یا اپنے قدموں پر کام کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے، اور وہ لوگوں میں سے نہ ڈرے۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ابی سعید)

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۱۵۹۔

۴۳۰۲۷.......حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی اس امت کے لئے مثال بیان کی گئی ہے۔ تو ان دونوں سے بھلائی حاصل کرو۔

ابن جریر، عن الحسن مرسلاً

کلام:.......الاتقان ۱۳۷۰، ضعیف الجامع ۱۳۶۱۔

۴۳۰۲۸.......اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی مثال بیان کی ہے تو ان دونوں کی بھلائی اختیار کرو اور ان کا شر چھوڑ دو۔ ابن جریر عن الحسن مرسلاً و عن بکر بن عبداللہ مرسلاً

۴۳۰۲۹.......تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں اور عزیزوں کے سامنے لائے جاتے ہیں اگر کوئی نیکی ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو کہتے ہیں: اے اللہ! انہیں موت نہ دینا یہاں تک کہ انہیں ایسے ہی ہدایت دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی۔

مسند احمد و الحکیم عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۳۹۶۰، الضعیفۃ ۸۶۳-۱۴۸۰)

۴۳۰۳۰.......اگر تم نیکی کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ ابوداؤد عن والدۃ بھیسۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۱۹۱

۴۳۰۳۱.......انجیل میں لکھا ہے جیسے کرو گے ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے گا، اور جس ناپ سے ناپوں گے اسی سے تمہیں ناپ کردیا جائے گا۔

فردوس عن فضالۃ بن عبید

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۲۷۱۔

۴۳۰۳۲.......جیسے کرو گے ویسے بھرو گے۔ ابن عدی عن ابن عمر

۴۳۰۳۳.....جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ جہنم کے لئے حرام ہے۔

ابو یعلی عن مالک بن عبداللہ الخثعمی الشیرازی فی الا لقاب عن عثمان

۴۳۰۳۴.....جو لوگوں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کی مشقت سے اس کی کفایت کردیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کردیتے ہیں۔ترمذی عن عائشة

۴۳۰۳۵.....یوں نہ کہا کرو: کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم لوگ کہتے ہو: کہ اگر لوگوں نے بھلا کیا تو ہم (بھی ان کے ساتھ) بھلا کریں گے اور اگر انہوں نے براسلوک کیا تو ہم بھی برا کریں گے، لیکن اپنے آپ کو اس کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی اچھا برتاؤ کرو گے اور اگر وہ براسلوک کریں تو تم ظلم نہیں کرو گے۔ترمذی عن حذیفه

۴۳۰۳۶.....تمہارا بہترین شخص وہ ہے جس کی خیر کی امید ہو اور اس کے شر سے اطمینان ہو اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس کی بھلائی سے ناامیدی ہو اور اس کے شر سے اطمینان نہ ہو۔ابویعلی عن انس

۴۳۰۳۷.....ہر بندے کی شہرت ہوتی ہے پس اگر وہ نیک ہوا تو زمین میں رہ جائے گی اور اگر برا ہو تو زمین میں رہ جائے گی۔

الحکیم عن ابی بردة

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۳۴۔

۴۳۰۳۸.....ہر بندے کی آسمان میں شہرت ہوتی ہے اگر آسمان میں اس کی شہرت اچھی ہو تو زمین میں اچھی شہرت اتاری جاتی ہے اور اگر آسمان میں اس کی شہرت بری ہو تو زمین میں بری شہرت اتاری جاتی ہے۔البزار عن ابی هریرة

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۴۸۹۳۔

خوف وامید والا سو نہیں سکتا

۴۳۰۳۹.....میں نے آگ کی طرح کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا سو گیا ہو اور نہ جنت جیسی کہ اس کا طلبگار سو گیا ہو۔

ترمذی عن ابی هریرة

۴۳۰۴۰.....ہر صبح جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو ایک پکار کر پکارنے والا کہتا ہے: اے لوگو! مٹی کے لئے جنو! فنا ہونے کے لئے جمع کرو! اور ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو۔بیهقی فی شعب الایمان عن الزبیر

کلام:.....الشذرة ۳۰۷، کشف الخفاء ۲۰۴۱۔

۴۳۰۴۱.....جس نے کسی کی نیکی کی رہنمائی کی تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والی کی طرح ثواب ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابی مسعود

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۵۲۹۵۔

۴۳۰۴۲.....جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے لئے گیا اور اس کی ضرورت پوری ہوگئی تو اس کے لئے ایک حج اور عمرہ لکھا جائے گا۔اور اگر اس کی حاجت پوری نہ ہوئی تو ایک عمرہ لکھا جائے گا۔بیهقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۸۷، الضعیفة ۷۶۹۔

۴۳۰۴۳.....جس نے کوئی عیب دیکھ کر پردہ پوشی کی تو گویا اس نے ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ بچالیا۔

بخاری فی الادب المفرد، ابوداؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۳۰۴۴.....جس نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔مسند احمد عن رجل

۴۳۰۴۵ ...... جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے گا جب تک اس پر اس کا ایک چیتھڑا بھی رہا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۵۰۔

۴۳۰۴۶ ...... جو تم میں سے اپنے بھائی کی اپنے کپڑے سے پردہ پوشی کرنا چاہے تو کر لے۔ فردوس عن جابر

۴۳۰۴۷ ...... جس نے کسی مسلمان گھرانے کی رات دن کفالت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا۔ ابن عساکر عن علی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۶۹۱، الضعیفۃ ۱۸۵۲۔

نابینا شخص کی مدد کرنا

۴۳۰۴۸ ...... جس نے کسی اندھے کی چالیس قدم تک رہنمائی کی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر، ابن عدی عن ابن عباس وعن جابرؓ بیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ...... احادیث المختارہ ۱۹۱، التعقبات ۳۹۔

۴۳۰۴۹ ...... جس نے کسی اندھے کا چالیس قدم تک ہاتھ تھاما تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خطیب عن ابن عمر

کلام: ...... احادیث مختارہ ۱۹۱، الاتقان ۴۳۔

۴۳۰۵۰ ...... جس نے کسی مسلمان کی کوئی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الضعیفہ ۷۵۳۔

۴۳۰۵۱ ...... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے حج یا عمرہ کیا۔ خطیب عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۱، المتناھیۃ ۷۴۵۔

۴۳۰۵۲ ...... جو دنیا سے توشہ لے گا اسے آخرت میں نفع ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن جریر

کلام: ...... التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۵۶، ضعیف الجامع ۵۸۸۷۔

۴۳۰۵۳ ...... جو اپنے بھائی کی ضرورت میں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت (برآری) میں ہوگا۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن جابر

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۴۔

۴۳۰۵۴ ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی (عبادت میں) مشغولی والے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مشغولی والے ہوں گے۔ اور دنیا میں اپنے آپ میں مشغول آخرت میں اپنے آپ میں مشغولی والے ہوں گے۔ خطیب فی الافراد، فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۰۸، ۲۱۵۱، الضعیفۃ ۲۵۸۳۔

۴۳۰۵۵ ...... جنت تمہارے تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور یہی حال جہنم کا ہے۔ مسند احمد بخاری عن ابن مسعود

۴۳۰۵۶ ...... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۴۳۰۵۷ ...... اللہ تعالیٰ نوجوان عبادت گزار پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں فرماتے ہیں: دیکھو! میرے بندے کو اس نے میری خاطر اپنی خواہش چھوڑ دی۔ ابن السنی، فردوس، عن طلحۃ

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۲۔

۴۳۰۵۸......تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں سے مشابہت رکھتے ہوں، اور تمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کے مشابہہ ہوں۔

ابویعلیٰ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ، بیھقی فی شعب الا یمان عن انس وعن ابن عباس ابن عدی، عن ابن عباس

کلام :......ضعیف الجامع ۲۹۱۱، الکشف الالٰہی ۳۵۹۔

۴۳۰۵۹......اس عبادت گزار نوجوان کی فضیلت جو اپنے بچپن میں عابد بن گیا، اس بوڑھے پر جو بڑھاپے کے بعد عبادت گزار ہو یہ ہے جیسے انبیاء کی فضیلت تمام لوگوں پر ہوتی ہے۔ابومحمد التکریتی فی معرفة النفس، فردوس، عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۳۹۶۴، المتغیر ۱۰۰۔

۴۳۰۶۰......اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتا ہے جو اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کھپائے۔حلیة الاولیاء عن ا بن عمر

کلام :......ضعیف الجامع ۱۷۰۲۔

۴۳۰۶۱......تمہارے رب نے فرمایا: اگر میرے بندے (صحیح معنوں میں) میری اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگ جائیں تو میں انہیں رات کے وقت بارش سے سیراب کروں، اوردن کے وقت ان پر سورج طلوع کروں، اور انہیں بجلی کی کڑک کی آواز نہ سناؤں۔

مسند احمد حاکم عن ابی ھریرة

کلام :......ضعیف الجامع ۴۰۶۲، الضعیفة ۸۸۳۔

۴۳۰۶۲......واللہ، اللہ اپنے محبوب بندے کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔حاکم عن انس

۴۳۰۶۳......اللہ تعالیٰ کے کام کو غالب رکھو اللہ تعالیٰ تجھے غالب رکھے گا۔فردوس عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۹۴۰۔

۴۳۰۶۴......اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے بندوں میں پیدا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۲۶۸۵، الکشف الالٰہی ۳۲۰۔

۴۳۰۶۵......لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والا سب سے بہترین شخص ہے۔القضاعی عن جابر

کلام :......الکشف الالٰہی ۶۶۴۔

۴۳۰۶۶......بھلائی بہت زیادہ ہے (لیکن) اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۰۶۷......جس بندے میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش نہیں کرتا۔ابن عدی عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۱۔

۴۳۰۶۸......ایک مؤمن عورت کی اس وجہ سے بخشش کردی گئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جو کسی کنویں کی منڈیر پر (پیاس سے ہانپ رہا تھا) پیاس کی شدت سے مرنے لگا تھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور کتے کے لئے پانی بھر کر نکالا (کتے نے پانی پیا) اس وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی۔بخاری عن ابی ھریرة

جنت کی نعمتوں کی کیفیت

۴۳۰۶۹......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے (ان کی آواز) سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۳۰۷۰......آدمی کی سعادت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے دینی اور دنیاوی کام میں اس پر بھروسا کیا جائے۔ابن النجار عن انس
کلام: ......ضعیف الجامع ۴۱۷۶۔
۴۳۰۷۱......ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے سخت پیاس لگی، اسے کنواں نظر آیا اس میں اتر کر پانی پیا، باہر نکلا تو ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، تو وہ کہنے لگا: جتنی پیاس مجھے لگی تھی اسی شدت سے اس کتے کو بھی لگی ہے چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اپنا موزہ بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا کر کتے کو سیراب کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں کے بارے میں (بھی) اجروثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہرتر جگروالی چیز کے (بارے) میں اجر ہے۔
مالک، مسند احمد، بخاری عن ابی هریرة
۴۳۰۷۲......تمہارے لئے ہر حق دار جگر میں ثواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن فحول السلمی
۴۳۰۷۳......ایک دفعہ ایک کتا کسی کنویں کے اردگرد چکر لگا رہا تھا پیاس سے وہ مرنے لگا تھا اچانک اسے بنی اسرائیل کی کسی عورت نے دیکھ لیا، اس نے اپنا موزہ اتارا (کنویں سے بذریعہ دوپٹہ) کتے کو پانی پلایا تو اس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی۔بیهقی عن ابی هریرة، ابن ماجة
۴۳۰۷۴......جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے امن عطا کرے گا اور قیامت کے روز اسے جہنم سے محفوظ کرے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة
۴۳۰۷۵......جس نے کسی نیکی کا طریقہ نکالا اور اس پر عمل کیا گیا تو اسے کامل اجر ملے گا اور جنہوں نے اس پر عمل کیا ان کی اجروں میں سے بھی اسے حصہ ملے گا، اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی برائی کی بنیاد رکھی اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس پر اس کا مل گناہ ہے اور جن لوگوں نے اس پر عمل کیا ان کا بھی گناہ اس پر ہے اور (اس سے) ان کی گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔ابن ماجه عن ابی هریرة
۴۳۰۷۶......جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی اتباع کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کی طرح گناہ ہے اور ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ابن ماجة عن انس

نیکی کی طرف بلانے والے کا اجر

۴۳۰۷۷......جس نے کسی ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے اور اس سے ان کے گناہوں میں کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة
۴۳۰۷۸......جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اجر اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے ان کے اجروں سے کمی کئے بغیر، اور جس نے اسلام میں کوئی غلط طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن جریر
۴۳۰۷۹......جس نے کوئی اچھا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لئے اس کا اور ان لوگوں کے اجروں جیسا اجر ہے ان کے اجروں میں کمی کئے بغیر اور جس نے کوئی برا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہونے لگا تو اس پر اس کا اور ان لوگوں کے بوجھ جیسا بوجھ ہے ان کے بوجھوں سے کمی نہیں ہوگی۔ابن ماجة عن ابی جحیفة
۴۳۰۸۰......دو (اعمال کی) حفاظت کرنے والے فرشتے جب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور محفوظ (اعمال) پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یومیہ اعمال نامہ میں شروع اور آخر میں نیکی دیکھ کر فرشتوں سے فرماتے ہیں گواہ رہو کہ میں نے اپنے بندے کے وہ اعمال جو اس اعمال نامہ کے درمیان ہیں بخش دیئے۔
ابو یعلی عن انس

۴۳۰۸۱......جس نے بھلائی سے اپنے دن کا آغاز کیا اور بھلائی سے اختتام کیا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے ذمہ درمیانی اوقات کے گناہ نہ لکھو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۰۶، الضعیفة ۲۲۳۸۔

۴۳۰۸۲......بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا رحمت واجب کرنے کا سبب ہے۔ حاکم عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۱۲۔

۴۳۰۸۳......جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی کشادگی جاری کردی، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کی پریشانیاں اس سے دور کرے گا۔

خطیب عن الحسین بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۳۷، الضعیفة ۱۸۱۵۔

۴۳۰۸۴......جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنے آپ کو ذلیل کیا وہ اس شخص سے زیادہ عزت مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں عزت مند بنا۔ حلیة الاولیاء عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۸۱۔

مسلمان کی عزت کا دفاع

۴۳۰۸۵......جس نے مسلمان سے کوئی برائی دور کی تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور ہونے والی لڑکی کی زندگی بچائی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۴۳۔

۴۳۰۸۶......جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گردآلود ہوئے اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن ابی عبس

۴۳۰۸۷......جس نے کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کی (یعنی اسے راحت پہنچائی) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھ ٹھنڈی کرے گا۔

ابن المبارک عن رجل مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۶۶۔

۴۳۰۸۸......جو کسی مسلمان کی عزت کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم بجالاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۷۳، المغیر ۱۲۴۔

۴۳۰۸۹......ایک شخص راستہ میں پڑی شاخ پر سے گزرا، وہ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں کی راہ سے ہٹاؤں گا تا کہ وہ انہیں اذیت نہ پہنچائے، تو اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرة

۴۳۰۹۰......مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادو۔ ابن حبان، ابویعلی عن ابی ھریرة

۴۳۰۹۱......جس نے مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کی، اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ضیاء عن معقل بن یسار

۴۳۰۹۲......جس نے راستے سے پتھر اٹھایا، اس کے لئے نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۳۰۹۳.....اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کردی جس نے راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹادی، اللہ تعالیٰ نے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے۔
ابن زنجویه عن ابی سعید و ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

۴۳۰۹۴.....ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے راستہ پر خاردار شاخ ملی، اس نے اسے راستہ سے پیچھے کردیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اس کی مغفرت کردی۔ مالک، حاکم، ترمذی عن ابی هریرة

۴۳۰۹۵.....جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ چیز نکال دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی وجہ سے ایک نیکی لکھے گا اور جس کی عنداللہ نیکی لکھی گئی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

۴۳۰۹۶.....جس نے اپنے بھائی کو ایک تسمہ دیا گویا اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری پر بٹھایا۔ خطیب عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۶۵ الکشف الالٰہی ۸۱۳۔

اکیلی اکیلی ترغیب.....از اکمال

۴۳۰۹۷.....اللہ سے ڈرو، رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا اور آپس میں بُغض نہ رکھو! ابن عدی عن انس

۴۳۰۹۸.....اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ حاکم عن انس

۴۳۰۹۹.....جب تم سے کوئی برائی سرزد ہوجائے تو اس کے ساتھ ہی کوئی نیکی کرلیا کرو، پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔
ابن النجار عن معاذ

۴۳۱۰۰.....اپنے جسموں کو بھوک پیاس کے ذریعہ تر رکھو۔ (یعنی عادی بناؤ) اور گوشت کو کم کرو اور چربی پگھلاؤ، تمہارا گوشت اچھے گوشت میں تبدیل ہوجائے جو جنت میں مشک وکافور سے بھرا ہوگا۔ الدیلمی عن انس وفیه اسمعیل بن ابی زیاد الشاشی متروک یضع الحدیث

۴۳۱۰۱.....اللہ تعالیٰ روزانہ ارشاد فرماتے ہیں: میں تمہارا غالب رب ہوں! جو دونوں جہانوں کی عزت چاہے وہ غالب کی اطاعت کرے۔
الدیلمی، خطیب والرافعی عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۳۱۰۲.....اے ابوامامۃ! اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عزت دو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت وغلبہ دے گا۔ الدیلمی عن ابی امامة

۴۳۱۰۳.....وہ نوخیز نوجوان اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو خوبصورت ہو اور اپنی جوانی اور خوبصورتی کو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت میں لگادے، اس کی وجہ سے رحمت تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوتے فرماتے ہیں: یہ یقیناً میرا بندہ ہے۔
ابن عساکر عن ابن مسعود وفیه ابرهیم العجری ضعیف

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۸۰۸۔

۴۳۱۰۴.....جو نوجوان بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھتے مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۱۰۵.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۱۰۶.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو ترک کررہا اور اپنی جوانی کو خرچ کررہا ہے میرے نزدیک تیری حیثیت میرے بعض فرشتوں کی سی ہے۔ (الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن شریح فرماتے ہیں، مجھ سے یہ روایت بدری صحابی نے کی ان میں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔)

۴۳۱۰۷۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مؤمن نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا اور میری قضا پر یقین رکھتا، میرے (عطا کردہ) رزق پر صبر وقناعت سے کام لیتا، میری وجہ سے اپنی شہوت کو چھوڑ دیتا ہے وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔الدیلمی عن عمر

۴۳۱۰۸۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں۔الدیلمی عن انس

۴۳۱۰۹۔۔۔۔۔۔تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں کے مشابہ ہیں اور تمہارے بڑے بوڑھے وہ ہیں جو نوجوانوں کی طرح ہوں، اگر ان دو نمازوں (عشاء وفجر) سے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان کی فضیلت کا) علم ہو جائے تو وہ گھٹنوں کے بل آئیں، اور خیانت کا صدقہ قبول نہیں اور نہ بغیر وضو کے نماز ہوتی ہے۔ابن النجار عن انس

۴۳۱۱۰۔۔۔۔۔۔جب تم کوئی ایسا نوجوان دیکھو جس کا بڑھاپا سچائی اور پاکدامنی سے شروع ہوا۔ابن عدی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۱۔۔۔۔۔۔موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک پریشان آدمی کے پاس سے گزرے، آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت کی دعا کی، آپ سے کہا گیا: موسیٰ! اسے شیطانی وسوسہ ہوا تھا اس نے میری خاطر اپنے آپ کو بھوکا رکھا ہے جو حالت تمہیں نظر آرہی ہے تاکہ میں اسے روزانہ (نظر رحمت سے) کئی بار دیکھوں، میں اس کی اپنی فرمانبرداری سے خوش ہوں، اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ میرے پاس روزانہ اس کی دعا ہوتی ہے۔طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۴۵ عن ابن عباس وفیہ مقال

کلام:۔۔۔۔۔۔الضعیفۃ ۳۱۷۔

۴۳۱۱۲۔۔۔۔۔۔جس شخص پر شہوت کا غلبہ ہوا اور اسے روکا اور اسے اپنے آپ پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے گا۔

دارقطنی فی الافراد وابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۵۱، التنزیہ ج ۲ ص ۲۸۷۔

۴۳۱۱۳۔۔۔۔۔۔جو شخص حرام پر قدرت کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا کی زندگی میں اس سے بہتر سے بدل دے گا۔ابن جریر عن قتادۃ مرسلاً

۴۳۱۱۴۔۔۔۔۔۔جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقہ سے عبادت کرو اور جنت کی خوشخبری پاؤ۔بیہقی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۵۔۔۔۔۔۔عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا، آپ اپنے صحابہ (کے سامنے آنے) سے (تھوڑی دیر) رکے رہے کسی نے عرض کیا: آپ کو کس نے روک رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک جانور (مراد بلی) پانی پی رہا تھا۔عبدالرزاق عن عطاء بن یسار

۴۳۱۱۶۔۔۔۔۔۔ایک عورت کی اس طرح مغفرت ہوگئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جو کسی کنویں کے کنارے ہانپ رہا تھا پیاس کی شدت سے جاں بلب تھا اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور اس کے لئے پانی کھینچا، اس وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔مر برقم ۴۰۰۶۸۔

۴۳۱۱۷۔۔۔۔۔۔ہر لائق جگر میں اجر ہے۔ابن سعد عن حبیب ابن عمر السلامانی

۴۳۱۱۸۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب انہیں حق عطا کیا جائے تو اسے قبول کرلیتے ہیں، اور اگر اس کا ان سے سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں۔الحکیم عن عائشۃ

۴۳۱۱۹۔۔۔۔۔۔تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اپنے ایماندار بندوں کے لئے جنہوں نے نیک اعمال کئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کی آواز سنی اور نہ کسی دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔ابن جریر عن الحسن بلاغاً

۴۳۱۲۰۔۔۔۔۔۔اگر کسی مرد کے چہرے پر جس دن وہ پیدا ہوا اس سے لے کر مرنے کے دن تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھاپا کھینچا جائے تو وہ

قیامت کے روز اسے حقیر جانے گا، اور اس کی خواہش ہوگی کہ اسے دنیا کی طرف لوٹایا جاتا تا کہ اس کا اجر وثواب بڑھ جائے۔

ابن المبارک مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ابو نعیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن محمد بن ابی عمرۃ المزنی وصحح

۴۳۱۲۱..... جو خیر کی طرف بلائے گا اس کے لئے اس کا اجر اور اس کی پیروی کرنے والے کا اجر ہوگا اس سے ان کے اجروں میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

بھلائی اور برائی پھیلانے والا

۴۳۱۲۲..... جس نے بھلائی کی بات سنی اور اسے پھیلا دیا تو گویا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے کوئی برائی سنی اور اسے پھیلا دیا تو وہ اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ الرافعی عن ابی ھریرۃ وابن عباس

۴۳۱۲۳..... جس نے نیکی کا کام نکالا اور اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے کامل اجر ہے اور اس کی پیروی کرنے والوں کا اجر ہے جس سے ان کے اجروں میں کمی نہیں ہوگی، اور جس نے برا طریقہ نکالا اور اس کی پیروی کی جانے لگی، تو اس کے لئے اس کا کامل گناہ اور اس کی پیروی کرنے والوں کا گناہ ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۲۴..... جس نے اسلام میں بھلائی کی بنیاد رکھی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کے لئے اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور جس نے کسی برے طریقہ کی بنیاد ڈالی تو اس پر اس کا گناہ ہے اور اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد، بزار، طبرانی فی الاوسط، حاکم، سعید بن منصور عن عبیدۃ بن حذیفۃ عن ابیہ

۴۳۱۲۵..... جس نے صحیح راستہ کی بنیاد رکھی اور اس کی پیروی کی جانے لگی تو اس کے لئے اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کا ثواب ہے ان کے اجروں سے کوئی کمی نہیں ہوگی، جس نے گمراہی کا طریقہ نکالا اور اس کا اتباع کیا گیا تو اس کے لئے اس کا گناہ اور ان لوگوں کا گناہ ہے اور ان کے گناہوں سے کمی نہیں ہوگی۔ السجزی فی الابانۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۲۶..... جس نے بھلائی کا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے زندگی میں اور اس کی موت کے بعد جب تک اس پر عمل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ عمل ترک کر دیا گیا، اور جس نے برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرکی حفاظت میں گھوڑا باندھے مرا تو اس کے لئے حفاظت کرنے والے کا اجر جاری کیا جائے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اٹھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر والسجزی فی الابانۃ عن واثلۃ

مذکورہ بالا احادیث جن میں اسلام میں اچھا یا برا طریقہ نکالنے پر بشارت وعذاب کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہرگز نہیں، حدیث کا مطلب ہے کہ جو کام نیکی کا سبب بنے مثلاً کوئی شخص اچھی کتاب لکھ جاتا ہے، کوئی عبادت گاہ مسجد وغیرہ بنا جاتا ہے تو اسے ثواب ملتا رہے گا اور کوئی شخص سینما گھر بنا گیا، یا جوے کا اڈا قائم کر گیا تو جتنے لوگ اس میں مبتلا ہوں گے ان کا گناہ بھی اس کے سر ہوگا کیونکہ یہ گناہ کا سبب بنا، بہرکیف نیکی اور بدی کی دعوت وترغیب کا جدا جدا اجر وعذاب ہے۔

۴۳۱۲۷..... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی پریشانی سے اس کی کفایت کرے گا۔

ابو عبدالرحمن السلمی عن عائشۃ

اللہ تعالیٰ کی محبت کی ترغیب

۴۳۱۲۸..... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو لوگوں کی محبت پر فوقیت دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لوگوں کی مشقت سے کفایت کرے گا۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۴۳۱۲۹.....تم میں سے جس کا بس چلے کہ وہ چاول کے پیمانے والے شخص کی طرح ہو سکے تو ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چاول کے پیمانے والا کون ہے؟ تو آپ نے حدیث غار کا ذکر کیا۔

ابو داؤد عن ابن عمر، قلت حدیث الغار ذکرت فی کتاب القصص رقم ۴۰۴۶۳

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۸۳۴۔

۴۳۱۳۰.....جس نے کسی مسلمان کو گھوڑا دیا اور اس سے ایک گھوڑا پیدا ہوا تو اس کے لئے ستر گھوڑوں کا ثواب ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے، اور اگر اس سے گھوڑا پیدا نہ ہو تو اس کے لئے اس ایک گھوڑے کا اجر ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر ابن حبان عن ابی کبشة

۴۳۱۳۱.....جس نے کسی مریض کو اس کا من پسند کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، جس نے کسی مؤمن کو پیاس پر پانی پلایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے مہر زدہ شراب پلائے گا۔ابو الشیخ، حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۴۳۱۳۲.....جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی چیز پہنچی جس میں فضیلت تھی اور اس نے ایمان اور اس کے ثواب کی امید سے اس پر عمل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ (ثواب) عطا کردے گا اگرچہ وہ ایسی نہ تھی۔ابو الشیخ والخطیب وابن النجار والدیلمی عن جابر

کلام:.....التمییز ۱۳۳، الشذرہ ۷۵۴۔

۴۳۱۳۳.....جسے اللہ تعالیٰ کی طرف فضیلت والی کوئی چیز ملی تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کردے گا اگرچہ وہ ایسی نہ ہو۔الدیلمی وابن النجار عن انس

کلام:.....اللآلی ج ۱ص ۲۱۵۔

۴۳۱۳۴.....جس کے لئے خیر کا دروازہ کھل جائے وہ اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ اسے علم نہیں کہ وہ کب بند ہو جائے۔

ابن المبارک عن حکیم بن عمیر مرسلاً، ابن شاهین عن عبدالله بن ابان بن عثمان بن خلیفة بن اوس عن ابیه عن جده عن حذیفة

۴۳۱۳۵.....جس نے چالیس قدم کسی اندھے کی رہنمائی کی اس کے چہرہ کو آگ نہیں چھوئے گی۔ابن النجار عن نعیم بن سالم عن انس

کلام:.....احادیث المختارة ۹۱، اللآلی ج ۲ص ۸۹۔

۴۳۱۳۶.....جس نے چالیس گز کسی اندھے کی رہنمائی کی تو اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے جیسا ثواب ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۱۳۷.....جس نے چالیس یا پچاس گز کسی اندھے کی رہنمائی تو اس کے لئے گردن آزاد کرنے جیسا ثواب لکھا جائے گا۔ابن منیع عن انس

۴۳۱۳۸.....جس نے کسی اندھے کی رہنمائی کی یہاں تک کہ اسے اس کی منزل تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دے گا اور چار ایسے کبیرہ گناہ جن کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکی تھی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....اللآلی ج ۲ص ۹۰۔

۴۳۱۳۹.....جس نے اللہ کے کسی ولی کو کوئی کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا، اور جس نے اسے بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس نے اسے پیاس کی حالت میں پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ابن عساکر عن ابن عباس

ننگے کو کپڑے پہنانے کی فضیلت

۴۳۱۴۰.....جس نے کسی مسلمان کو عریانی میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا ریشم پہنائے گا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۴۳۱۴۱.....جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر اس کا ایک دھاگہ یا تانا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کے پردے میں ہے۔

حاکم وتعقب، ابو الشیخ عن عباس

۴۳۱۴۲......جس نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر ایک چیتھڑا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۴۳......جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ننگے پاؤں چلا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنے فرائض کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر اللآلی ج ۱ ص ۱۹۵

۴۳۱۴۴......اے حذیفہ! جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ یہ کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، حذیفہ! جانتے ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ جب یوں کریں تو وہ ان کی بخشش کردے۔نسائی عن حذیفة

۴۳۱۴۵......اسید! کیا تم جنت پسند کرتے ہو؟ عرض کیا: جی، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

عبداللہ بن احمد و ابن قانع عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۶......اے یزید بن اسید جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو۔ابن سعد، ابن جریر، مسند احمد، ابو یعلی، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن عبداللہ القسری عن ا بیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۷......اے یزید بن اسید! کیا تمہیں جنت پسند ہے، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

حاکم عن خالد بن یزید القسری عن ابیہ عن جدہ

۴۳۱۴۸......حمزہ! کیا زندہ نفس آپ کو زیادہ محبوب ہے یا مردہ؟ عرض کیا زندہ، فرمایا: اپنی ذات کا خیال رکھو۔مسند احمد، عن ابن عمر

۴۳۱۴۹......جب تم کسی کام کی تدبیر کرو تو اس کے انجام میں غور کرو اگر بہتر ہو تو کر گزرو اور اگر گمراہی ہو تو اس سے رک جاؤ۔

ھناد عن عبداللہ بن مسعود

۴۳۱۵۰......کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں غور کرلیا کرو، اگر ہدایت ہو تو کر گزرو اور اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو اس سے باز رہو۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، عن وھیب بن ورد المکی

۴۳۱۵۱......دیکھو اگر تمہارے دو غلام ہوتے ان میں سے ایک تم سے خیانت کرتا اور جھوٹ بولتا اور دوسرا نہ خیانت کرتا اور نہ جھوٹ بولتا، تم کون سا زیادہ اچھا لگتا؟ یہی حالت تمہاری رب تعالیٰ کے ہاں ہے۔

مسند احمد، والحکیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن والدابی الاحوص

۴۳۱۵۲......حق کی طرف توجہ دو چاہے وہ حق تمہارے پاس چھوٹا شخص لایا ہو یا بڑا، اگرچہ وہ تمہارا دشمن ہی ہو، اور باطل اس شخص پر لوٹا دو جو تمہارے پاس لایا ہو چھوٹا ہو یا بڑا اگرچہ تمہارا دوست ہو۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۱۵۳......آج تم میدان میں ہو اور کل سبقت میں ہوگے، سبقت تو جنت ہے اور انتہاء جہنم ہے معاف کرنے سے نجات پاؤ گے اور رحمت سے داخل ہوگے اور اپنے اعمال کے ذریعہ تم تقسیم ہوگے۔ابن لال فی مکارم الاخلاق عن جابر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۷۔

۴۳۱۵۴......آج گھڑ دوڑ ہے اور کل جیت ہوگی انتہاء جنت ہے جو جہنم میں داخل ہوا وہ ہلاک ہونے والا ہے میں سب سے پہلے، ابوبکر دوسرے نمبر پر اور عمر تیسرے نمبر پر جنت میں داخل ہوں گے پھر دوسرے لوگ پہلے رفتار کے مطابق ایک ایک کرکے داخل ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، والخطیب عن ابن عباس وفیہ اخرم بن حوشب متروک

۴۳۱۵۵......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دنوں سے نصیحت کرو اور اس کے ایام اس کی نعمتیں ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی

۴۳۱۵۶......اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف وحی بھیجی کہ میری حکمت کے ذریعہ اپنے آپ کو نصیحت کرو، اگر تمہیں فائدہ ہو تو لوگوں کو بھی نصیحت کرتے رہو ورنہ مجھ سے حیا کرو۔الدیلمی عن ابی موسی

۴۳۱۵۷......اس جیسی (نعمتوں) کے لئے اے میرے بھائیو! تیاری کرو۔مسند احمد، ابن ماجة، ابو یعلی، سعید بن منصور عن البراء

۴۳۱۵۸......تمہارے آنسوؤں سے، جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (الخطیب عن زین ارقم، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کس ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اور یہ الفاظ ذکر کئے۔)

۴۳۱۵۹......ہر دن پکار کر کہتا ہے: اے ابن آدم! میں ایک نئی چیز ہوں، جو کچھ مجھ میں کرے گا میں اس پر گواہ ہوں، سو مجھ میں بھلائی کر میں تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ کیونکہ اگر میں گزر گیا اور تو نے مجھے نہیں دیکھا، یہی بات رات بھی کہتی ہے۔ابو نعیم عن معقل بن یسار

کلام:...... تلبیض الصحیفة ۳۵۔

خیر کا نداء دینے والا فرشتہ

۴۳۱۶۰......ہر روز جب سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ منادی کرتا ہے خبردار! مجھ سے کوئی بھلائی کا توشہ حاصل کرنے والا ہے کیونکہ میں قیامت تک ہرگز اس کی طرف لوٹ کر آنے والا نہیں، یوں ہر روز بندے کے اعمال کا گواہ ہوتا ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۶۱......انسان پر جو دن بھی آتا ہے وہ ندا کرتا ہے اے ابن آدم! میں نئی مخلوق ہوں، اور کل میں تیرے خلاف گواہ ہوں گا، سو مجھ میں بھلائی کا کام کر کل میں تیرے حق میں گواہی دوں گا، اور میں اگر گزر گیا تو تُو مجھے ہرگز کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا، اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

ابو القاسم حمزة بن یوسف السهمی فی کتاب آداب الدین والرافعی عن معقل بن یسار

۴۳۱۶۲......جس دن کا سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: جس سے ہو سکے وہ مجھ میں نیکی کرلے کیونکہ میں پھر کبھی بھی تمہارے پاس لوٹ کر آنے والا نہیں، اور ہر دن آسمان سے دو منادی کرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے خیر کے طلب گار خوش ہو! اور اے شر کے طلب گار رک جا، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ میں مال عطا فرما، اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو ضائع ہونے والا مال عطا کر۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس مرسلاً الدیلمی عنہ عن سعید عن ابن عباس وزاد قولہ ''ابدا'' اسی طرح رات کہتی ہے۔)

۴۳۱۶۳......اے امت تمہاری مثال اس لشکر کی سی ہے کہ کوچ کا نقارہ بج گیا اور اس کا پہلا حصہ چل پڑا ہو، کتنی جلدی پچھلا گروہ پہلے سے ملے گا، اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ کی طرح ہے اللہ کے بندو! حدود کا خیال رکھو حدود کا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ اپنے رب سے مدد طلب کرو۔ابن السنی والدیلمی عن عمر

۴۳۱۶۴......جو اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کی خاطر) ذلیل کرتا ہے اپنے دین کو غالب کرتا ہے اور جس نے اپنے آپ کو غالب رکھا اپنے دین کو ذلیل کرے گا، جب کہ دین ضروری ہے، اور جس نے اپنے آپ کو موٹا کیا اس کا دین کمزور ہوگا، اور جس نے اپنے دین کو مضبوط کیا تو اس کا دین اور نفس موٹا ہوگا۔حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے پر وعید

۴۳۱۶۵......جس نے لوگوں کو راضی کرنے میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا، تو اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوگا اور جنہیں اس نے راضی کیا انہیں بھی ناراض کردے گا، اور جس نے لوگوں کی ناراضگی میں اللہ کو راضی کیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوگا اور انہیں بھی راضی کردے گا جو اس کی رضامندی میں اس سے ناراض ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے قول وعمل کو اس کی آنکھوں میں چمکائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۱۶۶......جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے معاملات درست کردے گا، اور جس نے

اپنے پوشیدہ اعمال درست کرلئے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری اعمال درست کردے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا جویاں ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی اور لوگوں کی رضامندی عطا کردے گا، اور جو لوگوں کی رضامندی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی اور لوگوں کی رضامندی روک دے گا۔

الدیلمی عن قدامة بن عبدالله بن عمار عن رجل له صحبة

۴۳۱۶۷...... جس نے وہ چیز مانگی جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو آسمان اس کا سائبان ہے زمین اس کا بچھونا، اسے دنیا کی کسی چیز کی فکر نہیں ہوگی، وہ فصل نہیں بوئے گا (لیکن) روٹی کھائے گا، درخت نہیں لگائے (لیکن) پھل کھائے گا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے، اور اس کی مرضی تلاش کرتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنادے گا، (باقی لوگ) رزق کے بارے میں تھکیں گے اور اسے حلال کرلائیں گے، جب کہ اسے پورا رزق ملے گا وہ بھی بغیر حساب یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔

حاکم وتعقب عن ابن عمر، قال الذهبي: منكر او موضوع

کلام:...... الضعیفۃ ۴۴۵۔

۴۳۱۶۸...... اللہ کی قسم! کسی سرخ کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، صرف دینی فضیلت ہے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۱۶۹...... اس شخص کی کوئی عزت نہیں جسے اس کی عزت نے جہنم میں داخل کردیا، اور اس شخص کی کوئی ذلت نہیں جسے اس کی ذلت نے جنت میں داخل کردیا، عزت کے بعد ضرورت سرخ موت ہے۔ الخلیل فی مشیخة عن ابی هريرة

۴۳۱۷۰...... اے علی! جو گھر والے بھی نعمت والے تھے عبرت انہیں اپنے پیچھے چلائے گی، اے علی! ہر نعمت ختم ہوجائے گی صرف جنت کی نعمت ختم نہیں ہوگی، اور ہر غم ختم ہوجائے گا صرف جہنمیوں کا غم ختم نہیں ہوگا، اے علی! سچ کی پابندی کرو اگرچہ دنیا میں تمہیں نقصان ہو تمہارے لئے آخرت میں خلاصی کا باعث ہوگا۔ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر عن انس

۴۳۱۷۱...... اے عائشہ! گناہوں (کے اسباب سے) دوری اختیار کرو یہ بہترین ہجرت ہے اور نمازوں (کے اوقات) کی حفاظت کرو یہ سب سے افضل نیکی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۳۱۷۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس وقت تک بندے کے حق کو نہیں دیکھتا یہاں تک کہ وہ میرے حق کو دیکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس وضعف

کلام:...... القدسیۃ الضعیفۃ ۸۵۔

۴۳۱۷۳...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو ورنہ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیئے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔ الرافعی عن علی

۴۳۱۷۴...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو مجھ سے انصاف نہیں کرتا، میں نعمتوں کے ذریعہ تجھے محبوب بناتا ہوں جب کہ تو گناہوں کے ذریعہ مجھے ناراض کرتا ہے میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیرا شر میری جانب بلند ہوتا ہے ہر رات دن ایک معزز فرشتہ میرے پاس تیری طرف سے برا عمل لے کر آتا ہے اے ابن آدم! اگر تو اپنے علاوہ کسی سے اپنی تعریف سنے اور تجھے موصوف کا علم نہ ہو تو اس سے جلد ناراض ہوجائے گا۔ الدیلمی الرافعی عن علی کرم الله وجهه

۴۳۱۷۵...... تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو گمراہی سے (بچاکر) ہدایت دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے گمراہی واجب کردیتا ہے۔

الدیلمی عن زید بن ابی اوفیٰ

فصل ثانی...... دوہری نصیحتیں

۴۳۱۷۶...... بروقت نماز (ادا کرنا) اور والدین سے حسن سلوک (کرنا) سب سے افضل عمل ہے۔ مسلم عن ابن مسعود

۴۳۱۷۷ ..... بروقت نماز اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے افضل عمل ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۳۱۷۸ ..... دو شخص جنت میں جائیں گے، جو زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے وہ جنت میں جائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشة

۴۳۱۷۹ ..... جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی (گناہوں سے حفاظت کی) ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان حاکم عن سھل بن سعد

۴۳۱۸۰ ..... صاف دل اور سچی زبان والا سب سے بہترین شخص ہے کسی نے عرض کیا: صاف دل کیا ہے؟ فرمایا: وہ پرہیزگار صاف دل جس میں نہ گناہ نہ ہو سرکشی اور نہ حسد، کسی نے عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: جو دنیا سے بغض رکھے اور آخرت سے محبت کرے، کسی نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق والا مؤمن۔ ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۳۱۸۱ ..... جس نے کسی مؤمن سے نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی کسی ضرورت میں کمی کر دی چاہے وہ ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت کا خادم عطا کرے۔ البزار عن انس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۴۸۱۔

ثنائی ..... از اکمال

۴۳۱۸۲ ..... جانتے ہو کون سی چیز جنت میں زیادہ داخل کرنے والی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، جانتے کون سی چیز زیادہ جہنم میں داخل کرنے والی ہے؟ دو خالی اعضاء منہ اور شرم گاہ۔ ابو الشیخ فی الثواب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرة

۴۳۱۸۳ ..... اپنے آپ کو دنیا کو جھنجھٹوں میں داخل کرو اور صبر کے ذریعہ ان سے نکال لو، اور جو برائی تمہیں اپنے متعلق معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں (کی عیب جوئی) سے روک دے۔ ابن ابی الدنیا، بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۴۳۱۸۴ ..... مقدام بن شریح بن ھانی اپنے والد سے اپنے دادا کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم دیں (جسے میں پابندی سے کیا کروں) فرمایا: کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو۔ طبرانی فی الکبیر حاکم

۴۳۱۸۵ ..... کھلایا کرو اور میٹھی بات کیا کرو۔ خطیب عن ابی مسلم رجل من الصحابه

۴۳۱۸۶ ..... کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو جنتوں کے وارث بن جاؤ گے۔ طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن عبداللہ بن الحارث

۴۳۱۸۷ ..... جو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ ابن سعد عن حمزة بن صھیب عن ابیه

۴۳۱۸۸ ..... سلام پھیلانا اور اچھے اخلاق کو اپنی اوپر لازم کرلو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ھانی بن یزید

۴۳۱۸۹ ..... جس نے پانی (کا کنواں) کھودا اور اس سے کسی پیاسے جگر، انسان، جن درندے یا پرندے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اجر دے گا۔ جس نے کبوتر کے گھونسلے یا اس سے بھی چھوٹی سجدہ گاہ بنا دی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔

ابن خزیمة والشاشی وسمویه، سعید بن منصور عن جابر

۴۳۱۹۰ ..... جس شخص نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی خوفزدہ کو امن دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے گا۔ الرافعی عن انس

۴۳۱۹۱ ..... حسد دو آدمیوں کے بارے میں ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اس نے اس پر عمل کیا اس کے حلال کردہ کو حلال اور اس کے حرام کردہ کو حرام جانا، اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اس نے اس کے ذریعہ اپنے اعزہ واقارب سے صلہ رحمی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کئے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۳۱۹۲ ..... جس سے حسد کیا جاسکتا ہے تو اس سے دو خصلتوں کی بنا پر حسد کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اسے خرچ کرتا ہے۔ بیھقی عن ابن عمرو

۴۳۱۹۳ ..... دنیا میں حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جاسکتا ہے، ایک آدمی دوسرے سے حسد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت سا مال عطا کرے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا تو اچھا ہوتا، تو وہ اس سے حسد کرتا ہے اور ایک شخص قرآن پڑھتا اور رات قیام میں اسے پڑھتا ہے اور اس کے پاس ایک شخص ہے جسے قرآن کا علم نہیں، تو وہ اس کے قیام اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کا علم عطا فرمایا اس پر حسد کرتا ہے وہ کہتا ہے: اگر مجھے بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرح علم (قرآن) عطا کرتا تو میں بھی قیام کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

قابل رشک شخصیت

۴۳۱۹۴ ..... تم میں صرف دو چیزوں کی وجہ سے مقابلہ ہوسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا اور اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کی طرح (علم قرآن) عطا کرتا تو میں بھی اس کی طرح قیام کرتا، اور ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا وہ اسے خرچ کرتا اور اس کا صدقہ کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا مال عطا کرتا جیسا اسے عطا کیا ہے تو میں بھی صدقہ کرتا۔

مسند احمد و محمد بن نصرفی الصلاۃ، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن یزید بن الاخنس السلمی

۴۳۱۹۵ ..... (معاذ!) میں تمہیں بات کی سچائی اور پڑوسی کی (اذیت سے) حفاظت کی نصیحت کرتا ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

۴۳۱۹۶ ..... کیا میں تمہیں بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے اس بات کا منتظر ہے کہ (اللہ کی راہ میں) کسی دشمن پر حملہ کرے یا کوئی اس پر حملہ کرے کیا میں تمہیں اس کے بعد کا بہترین آدمی بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں ہے (وہاں) نماز قائم کرتا، زکوٰۃ دیتا اور جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ لوگوں کے شر و فتنے سے دور ہو چکا ہے۔

ابن سعد عن ام مبشر بن البراء بن معرور

۴۳۱۹۷ ..... ہمارا رب دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے: ایک وہ شخص جو اپنے گھر والوں میں سے اپنے محبوب کے پہلو سے اپنے بستر اور لحاف کو چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو اپنے گھر کے محبوب کے پہلو سے نرم بستر اور لحاف چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑا، محض میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈرنے کی بنا پر، (اس نے ایسا کیا ہے)

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اسے شکست ہوئی اور اسے شکست اور واپس (دشمن کی طرف بھاگنے کا) پتہ ہے لیکن پھر وہ لوٹ آتا ہے اس کا خون بہا دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو: میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے خوف کی وجہ سے لوٹ آیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

مسند احمد و ابن نصر، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن مسعود

۴۳۱۹۸ ..... تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا مٹھی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ یوں بہا دیتا ہے جیسے کوئی مرغی ذبح کی جاتی ہے وہ جنت کے جس دروازے کا قصد کرے گا وہ خون اس کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور جس سے ہو سکے کہ وہ اپنے پیٹ میں پاک (حلال) چیز ہی داخل کرے، تو وہ ایسا ہی کرے، کیونکہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوگا۔

ابن ابی عاصم فی الدیات طبرانی فی الکبیر والبغوی عن جندب البجلی

۴۳۱۹۸ ..... جس نے لوگوں کو اپنے مقابلہ میں انصاف دلایا وہ بلند جنت (کے حصول میں) کامیاب ہو گیا، اور جسے مالداری سے

زیادہ فقر پسند ہوتو حرمین کے عبادت گزار اگر کوشش بھی کریں کہ جو (اجروثواب) اسے ملا اسے حاصل کرلیں تو حاصل نہ کرسکیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۲۰۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۱۳-۳۱۴۔

۴۳۲۰۰......کیا تمہیں گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ نہ بتاؤں؟ مشقت میں مکمل وضو کرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار، پس یہی بندھن ہے۔

یعقوب بن شیبہ فی مسند علی وابن جریر عن علی

۴۳۰۲۱......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

العسکری فی الامثال عن سھل بن سعد

۴۳۲۰۲......جو میرے لئے اپنی زبان اور شرم گاہ کا ضامن بنتا ہے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔حاکم عن سھل بن سعد

کلام:......مر برقم ۴۳۱۷۹۔

۴۳۲۰۳......جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۶۳۔

جنت کی ضمانت

۴۳۲۰۴......جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی رافع، طبرانی فی الکبیر عن سھل بن سعد

۴۳۲۰۵......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کے داخلے کا ضامن ہوں۔

الحاکم فی الکنی والعسکری فی الا مثال، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۳۲۰۶......جو یہ پسند کرے کہ وہ جہنم سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، اور اسے یوں موت آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے رہا ہوں، تو وہ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۴۳۲۰۷......جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اور میرے بارے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو تو اس کے لئے اس کا گھر کافی ہے اور اپنے گناہ پر روئے، اور جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو، میرے بارے میں رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو، تو وہ بھلائی کی بات کرے تاکہ فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اگر پھسلے تو سلامت رہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن امامۃ

۴۳۲۰۸......میں چاہتا ہوں کہ تو اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے یہاں تک کہ کسی یتیم کی کفالت کرے یا کسی مجاہد کو سامان جہاد مہیا کرے۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۳۲۰۹......اے حرملہ، برائی سے بچو اور نیکی کا کام کرو، جو بات تجھے کسی قوم سے سننے میں اچھی لگی جب تو ان کے پاس سے اٹھے تو وہ تجھے کہیں، تو اس بات پر عمل کر، اور جو بات تجھے کسی قوم سے بری لگے جب تو ان کے پاس سے اٹھنے لگے تو اس سے پرہیز کر۔

حلیۃ الاولیاء عن حرملۃ بن ایاس

۴۳۲۱۰......ایک دن میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے کہا: اے حواریوں کی جماعت! برائی سے کمزوری میں کبوتر کی طرح ہو جاؤ اور کوشش و بچاؤ میں وحشی جانور کی طرح جب اسے شکاری تلاش کرنے لگیں۔ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:......الالحاظ ۹۸۔

فصل سوم.......تین نصیحتیں

۴۳۲۱۱.....تین چیزوں سے بندہ دنیاوآخرت کی مرغوب چیزیں حاصل کرلیتا ہے، مصائب پر صبر کرنا، تقدیر پر راضی رہنا، اور خوش حالی میں دعا کرنا۔

ابو الشیخ عن عمران بن حصین

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۷۰۔

۴۳۲۱۲.....تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے ذریعہ ایمان کی مٹھاس پالے گا، کہ اللہ ورسول سے بڑھ کر اسے کوئی محبوب نہ ہو، اور کسی کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرے، اور ایمان کے بعد کفر میں لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس

۴۳۲۱۳.....جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈالے گا، اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا، کمزور کے ساتھ نرمی، والدین پر شفقت اور غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ۔ ترمذی، عن جابر

۴۳۲۱۴.....جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی پناہ دے گا اور اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جسے دیا جائے تو شکر کرے اور جب اسے قدرت ہو تو معاف کردے اور جب غصہ آئے تو کمزور پڑ جائے۔

حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۱ ضعیف الجامع ۲۵۴۶)

۴۳۲۱۵.....تین باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا، اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا، جو تمہیں محروم رکھے اسے تم دیا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑے رکھو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی فی الاوسط، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۳۲۱۶.....جس میں تین خصلتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ اس کی بخشش کردے گا، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا، اور نہ وہ جادوگر تھا کہ جادوگروں کے پیچھے چلتا، اور نہ اپنے بھائی سے حسد کرتا ہو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۱۔

۴۳۲۱۷.....جس میں تین باتیں ہوئیں اس نے اپنے اوپر ثواب واجب کرلیا اور ایمان کامل کرلیا، اخلاق جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں زندگی بسر کرے اور تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے اور بردباری جو اسے جاہل کی جہالت سے ہٹادے۔ البزار عن انس

کلام:......الاتقان ۱۶۱۶۔ ۲۰۴۷ ضعیف الجامع ۲۵۴۷۔

۴۳۲۱۸.....جس میں تین یا تین میں سے ایک خصلت ہوئی وہ جہاں چاہے حورعین سے شادی کرلے، جو شخص کسی امانت کا امین بنایا گیا وہ صرف اللہ کے خوف سے ادا کردیتا ہے، وہ شخص جس نے اپنے قاتل کے لئے راستہ صاف کردیا اور وہ شخص جو ہر نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۲۱۹.....جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے تلے سایہ دے گا جس دن صرف اسی کا سایہ ہوگا، سختیوں پر وضو کرنا، اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا، بھوکے کو کھانا کھلانا۔ ابو الشیخ فی الثواب، والاصبهانی فی الترغیب عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۴۸، الضعیفۃ ۵۷۲۔

۴۳۲۲۰..... جو تین خصلتیں ایمان کے ساتھ لے کر آیا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جہاں چاہے حور عین سے شادی کر لے: جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دے اور خفیہ قرض ادا کر دے اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے۔

ابو یعلی عن جابر

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۴۱، الضعیفۃ ۶۵۴۔

۴۳۲۲۱..... تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ یقیناً ولی ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا، وہ یقیناً میرا دشمن ہے، نماز، روزہ اور جنابت۔

طبرانی فی الاوسط عن انس، سعید بن منصور عن الحسن مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۴۲، المغیر ۵۱۔

۴۳۲۲۲..... تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، وہ مکاتب جو (مال کتابت) ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۳۲۲۳..... جس نے تین کام اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے کیے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے برکت عطا کریں، جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے، اور اسے برکت دے، جس نے بنجر زمین اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے آباد کی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کرے اور اسے برکت دے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۲۲۴..... جسے تین چیزیں عطا ہوئیں تو گویا اسے آل داؤد جیسی چیزیں عطا کی گئیں، غصہ میں انصاف کرنا، فقر میں رضا و میانہ روی، اور ظاہر و پوشیدگی میں مالداری اور اللہ تعالیٰ کا ڈر۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ

کلام:..... التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۷۷، ۳، ضعیف الجامع ۲۵۳۹۔

۴۳۲۲۵..... تین باتیں ایمان کے اخلاق کا حصہ ہیں: وہ جسے غصہ آئے تو اسے باطل میں داخل نہ کرے، اور جب اسے راضی کیا جائے تو اس کی رضا اسے حق سے نہ نکالے، اور جسے جب قدرت ہو تو کسی کی چیز نہ لے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۴۳۱، الضعیفۃ ۵۴۱۔

۴۳۲۲۶..... تین باتیں ایمان کی اصل و بنیاد ہیں: اس سے (ہاتھ کے استعمال سے) رکنا جس نے لاالہ الا اللہ کہا، نہ ہم گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ اسے کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے نکالتے ہیں، اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اس وقت سے اس دور تک کہ جہاد جاری رہے گا کہ میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے، اسے (جہاد کو) کسی ظالم کا ظلم روک سکتا ہے نہ کسی عادل کا عدل باطل کر سکتا ہے اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ابو داؤد عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۳۲۔

نیکی کا خزانہ

۴۳۲۲۷..... تین چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو چھپانا اور شکایت کو پوشیدہ رکھنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لے اور اپنے عیادت کرنے والوں سے میرا شکوہ نہ کرے، تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت میں اور اس کے خون کو بہترین خون میں تبدیل کر دیتا ہوں اور اگر اسے شفایاب کروں تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دوں تو میری رحمت (جنت) کی طرف (جائے گا)۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام:..... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۲۲۸ ..... تین چیزیں نیکی کا خزینہ ہیں۔ فاقوں، آزمائشوں اور مصیبتوں کو چھپانا اور جس نے انہیں (ہر ایک کو بتا کر) پھیلایا تو اس نے بے صبری کی۔ تمام عن ابن مسعود

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۵۹، الضعیفۃ ۶۸۲۔

۴۳۲۲۹ ..... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔ تنگدستی میں خرچ کرنا اور دنیا میں اسلام پھیلانا اور اپنے نفس سے انصاف دلانا۔

البزار، طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۴۳۔

۴۳۲۳۰ ..... تین چیزیں نماز کو مکمل کرنے والی ہیں۔ مکمل وضو کرنا، صف سیدھی رکھنا اور امام کی اقتدا کرنا۔ عبدالرزاق عن زید بن اسلم مرسلاً

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۴۔

۴۳۲۳۱ ..... تین چیزیں نبوت کے اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔ جلدی روزہ کھولنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۳۲۳۲ ..... تین باتوں کی میں قسم کھا سکتا ہوں (کہ برحق ہیں)۔ صدقہ سے کبھی کوئی مال کم نہیں ہوتا سو صدقہ کیا کرو اور جس شخص نے اپنے پر کئے ظلم کو معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا، اور جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۱۔

۴۳۲۳۳ ..... تین کی تین باتیں ہر مسلمان پر حق ہیں۔ مریض کی بیمار پرسی، جنازہ میں حاضر ہونا، چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ الحمد للہ کہے۔

بخاری فی الادب المفرد عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۵۔

دنیا میں سعادت کی باتیں

۴۳۲۳۴ ..... تین باتیں مسلمان آدمی کے لئے دنیا میں اس کی سعادت ہیں۔ نیک پڑوسی، کشادہ گھر اور پسندیدہ سواری۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن نافع بن الحارث

۴۳۲۳۵ ..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا پتہ چل جائے تو ان میں خیر و برکت کی وجہ سے ان کی حرص میں قرعہ اندازی کی جانے لگے۔ نماز کی اذان کہنا، جماعتوں کی طرف جلدی جانا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۶، ضعیف الجامع ۲۵۲۸۔

۴۳۲۳۶ ..... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔ شرم و حیا، پاکدامنی، زبان کی جہالت (خاموشی) فقہ اور علم کی جہالت نہیں۔ یہ چیزیں دنیا میں کم ہوں تو آخرت میں بڑھ جاتی ہیں، اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ بڑھتی ہیں۔ اور تین چیزیں نفاق کا حصہ ہیں: بیہودہ بکواس فحش گوئی اور بخل و کنجوسی، یہ چیزیں جتنی دنیا میں بڑھیں اتنی آخرت میں کم ہوتی ہیں دنیا میں بڑھوتری سے زیادہ آخرت میں کم ہوتی ہیں۔

رستہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ بلاغاً

کلام: ..... الجامع ۲۵۳۴۔

۴۳۲۳۷ ..... تین آوازوں پر اللہ تعالیٰ (اپنے) فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے، اذان، اللہ کی راہ میں تکبیر، تلبیہ میں آواز بلند کرنا۔

ابن النجار، فردوس عن جابر

۴۳۲۳۸......تین آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۷۵۔

۴۳۲۳۹......قیامت کے روز تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی:

۱......قرآن جس کا ظاہر و باطن ہے بندوں سے جھگڑے گا۔

۲......رشتہ داری پکارے گی: جس نے مجھے جوڑا اسے جوڑ اور جس نے مجھے توڑا اسے توڑ اور

۳......امانت۔ الحکیم ومحمد بن نصر عن عبدالرحمٰن بن عوف

۴۳۲۴۰......تین شخص قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان پر اولین وآخرین رشک کریں گے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا، اور وہ جس نے ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی ہیں اور وہ شخص جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الترمذی ۳۳۹ ضعیف الجامع ۲۵۷۹۔

۴۳۲۴۱......تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے بڑی گھبراہٹ نہ انہیں ڈرائے گی اور نہ وہ گھبرائیں گے جب لوگ گھبرا رہے ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن پاک سیکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور جو اللہ کے پاس نعمتیں ہیں ان کے لئے قیام کرتا ہے وہ شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کے لئے دن رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی عبادت سے نہ روکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۷۸۔

تین آدمیوں کے لئے عرش کا سایہ

۴۳۲۴۲......تین آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو جہاں کا بھی ارادہ رکھے اسے یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے اور ایک وہ شخص جسے کوئی عورت اپنی طرف (برائی کے لئے) بلاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے چھوڑ دیتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے جلال کے لئے (کسی سے) محبت کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۸۱ الضعیفۃ ۲۴۴۴۔

۴۳۲۴۳......تین آدمی عرش کے زیر سایہ ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ صلہ رحمی کرنے (رشتہ داری جوڑنے) والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اضافہ اور اس کی عمر کو لمبا فرمائیں گے وہ عورت جس کا خاوند کچھ یتیم چھوڑ مرا، تو وہ دل میں کہنے لگی: میں شادی نہیں کروں گی (بلکہ) ان یتیموں کی دیکھ بھال کروں گی، یا تو یہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ انہیں (میری پرورش سے) مستغنی بے ضرورت کر دے، اور وہ بندہ جس نے کھانا بنایا، جس میں مہمان کی مہمان نوازی اور اس پر بہتر خرچ کیا، یتیم اور مسکین کو اس کھانے میں بلایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انہیں کھلایا۔

ابو الشیخ فی الثواب، الاصبھانی، فردوس عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۸۰۔

۴۳۲۴۴......تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں۔ وہ شخص جو کسی مسجد کی طرف نکلا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا، اور وہ شخص جو حج کرنے نکلا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۴۵......تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت

میں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے موت دیدے اور پھر اسے جنت میں داخل کردے یا اسے اجر وغنیمت دے کر واپس کردے اور وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ اسے موت دے اور پھر جنت میں داخل کرے یا اجر وثواب دے کر واپس کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن ابی امامة

۴۳۲۴۶..... تین شخص ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا جب حلال ہو تو ان سے حساب نہیں لیا جائے گا، روزہ دار، سحری کھانے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۲، الضعیفہ ۶۳۱۔

۴۳۲۴۷..... تین خصلتیں جس میں ہوئیں اس کا ایمان مکمل ہو جائے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، اور نہ اپنے کسی عمل میں ریا کرتا ہے اور جب اس کے سامنے دو کام آتے ہیں ایک دنیا کا اور ایک آخرت کا تو وہ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے کام کو فوقیت دیتا ہے۔ابن عساکر عن ابی هریرة

۴۳۲۴۸..... تین چیزیں سعادت اور تین چیز شقاوت و بدبختی (کی علامات) ہیں۔ سعادت تو وہ نیک بیوی جسے دیکھ کر تمہیں خوشی ہو اور تمہاری عدم موجودگی میں اپنی اور تمہارے مال کی حفاظت کرے، اور سواری جو سدھائی ہوئی ہو اور تمہیں تمہارے ساتھیوں تک پہنچادے، اور کشادہ گھر جس میں ضروریات کی بہت سی چیزیں ہوں۔ اور بدبختی کی چیزیں سو ایسی عورت جسے دیکھو تو تمہیں بری لگی، اور تجھ پر زبان درازی کرے، اور تمہاری عدم موجودگی میں نہ اپنی (عصمت کی) حفاظت کرے اور نہ تمہارے مال کی۔ اور سواری اڑیل ہو اگر تم اسے مارو تو تمہیں (مار کھا کھا کر) تھکا دے، اور اگر چھوڑے رکھو تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سے نہ ملائے، اور گھر تنگ ہو اور اس میں ضرورت کی چیزیں تھوڑی ہوں۔

حاکم عن سعد

کلام:..... کشف الخفاء ۱۰۴۷۔

تین باتیں اچھے اخلاق میں ہیں

۴۳۲۴۹..... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے اخلاق ہیں۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو رشتہ توڑے تم اس سے ناتا جوڑو۔خطیب عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۶۔

۴۳۲۵۰..... تین آدمی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نوجوان ہوں گے، وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ کرے، وہ شخص جس کے دل میں زنا کا خیال نہ آیا، وہ شخص جس کی کمائی کے ساتھ سود نہ ملے۔

کلام:..... ضعیف الجامع حلیۃ عن انس، ۲۵۸۹۔

۴۳۲۵۱..... تین آدمیوں کی آنکھیں قیامت کے روز (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی۔طبرانی فی الکبیر عن معاویة بن حیدة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۹۱۔

۴۳۲۵۲..... تین آدمیوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔ وہ (بنی اسرائیلی) کتابی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ کا زمانہ پایا تو ان پر ایمان لے لایا ان کی پیروی اور تصدیق کی تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے وہ شخص جس کے پاس کوئی باندی ہو وہ اسے اچھی غذا دے پھر اس کی اچھی تربیت کرے، اچھی تعلیم دے کر اسے آزاد کردے اور پھر اس سے شادی کرلے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۳۲۵۳۔۔۔۔۔تین آدمی عرش کے سائے تلے باتیں کررہے ہوں گے جب کہ لوگ حساب (دینے) میں (مشغول) ہوں گے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت نے نہ روکا ہو، وہ شخص جس نے حرام مال کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ہو، وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو۔ الاصبھانی فی ترغیبہ عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۰۷۔

۴۳۲۵۴۔۔۔۔۔تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے محض اللہ تعالیٰ کی ذات کے ذریعہ سوال کیا باہمی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا، انہوں نے اسے کوئی چیز نہیں دی، ان لوگوں کے آخر میں ایک شخص پیچھے پلٹا اور اس مانگنے والے کو ایسے خفیہ طریقہ سے دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ اور دینے والے کو علم ہے، وہ قوم جو رات میں چلتے رہے اور پھر نیند کے مقابلہ میں انہیں کوئی چیز بھلی نہ لگی یوں وہ اپنے سر رکھ کر سو گئے ان میں سے ایک شخص اٹھا اور میری آیات پڑھ کر میرے سامنے عاجزی کرنے لگا، اور وہ شخص جو کسی جنگی مہم میں تھا اس کا دشمن سے مقابلہ ہوا انہوں نے شکست دی یہ سینہ تان کر آگے بڑھتا گیا کہ فتح ہوتی ہے یا اسے قتل کر دیا جاتا ہے، اور تین جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ذر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف النسائی ۱۶۰۔

۴۳۲۵۵۔۔۔۔۔تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ شخص جس کا دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اور وہ سینہ سپر ہو جاتا ہے بالآخر اسے قتل کیا جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح ہو اور کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور ان کا سفر لمبا ہو جائے پھر ان کا سونے کا ارادہ ہوتا ہے وہ کسی جگہ پڑاؤ کرتے ہیں ان میں سے ایک شخص ان سے علیحدہ ہوتا ہے اور نماز پڑھنے لگ جاتا ہے، پھر ان لوگوں کو کوچ کے لئے جگاتا ہے، اور وہ شخص جس کا پڑوسی پڑوس کی وجہ سے اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہے بالآخر موت یا سفر کی وجہ سے ان دونوں میں جدائی ہو جاتی ہے۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ مبغوض و ناپسند کرتا ہے (جھوٹی) قسمیں کھانے والا تاجر، متکبر فقیر اور احسان جتلانے والا بخیل۔

مسند احمد عن ابی ذر

۴۳۲۵۶۔۔۔۔۔تین شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ وہ شخص جو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، اور وہ شخص جو کسی معرکہ میں تھا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ دشمن کے سامنے ڈٹ گیا۔

ترمذی عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۱۷۴، ضعیف الجامع ۲۶۰۹۔

۴۳۲۵۷۔۔۔۔۔تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ جلدی افطار کرنا، تاخیر سے سحری کرنا، اور نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر (مارنا) باندھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۰۸۔

تین آدمی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا

۴۳۲۵۸۔۔۔۔۔تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا، وہ شخص جو رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف بستہ ہو اور وہ قوم جو جنگ کے لئے صف بنائے کھڑی ہو۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

۴۳۲۵۹۔۔۔۔۔تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، امانت دار تاجر، منصف امام اور

دن کے وقت سورج کی نگہبانی کرنے والا (نمازوں کے اوقات کا خیال رکھا جاسکے)۔حاکم فی تاریخہ، فردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۶۱۲۔

۴۳۲۶۰......سب سے پہلے جنت میں جانے والے تین آدمی سے مجھے دکھائے گئے: پاک دامن شہید، وہ غلام جس نے اچھے طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اپنے مالکوں سے خیرخواہی کی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الترمذی ۲۷۸،ضعیف الجامع ۳۷۰۲۔

۴۳۲۶۱......جس آدمی کے بدن سے روح اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو وہ جنت میں جائے گا،تکبر،قرض اور خیانت۔(جو مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے ہو)۔مسند احمد ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ثوبان

کلام:......ضعیف الترمذی ۲۷۰۔

۴۳۲۶۲......جنت اور جہنم میں تین جانے والوں میں سے پہلے شخص کو میرے سامنے پیش کیا گیا،سو جنت میں داخل ہونے والے تین تو شہید ہے اور وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کی اور اپنے مالک سے خیرخواہی کی،اور انتہائی پاک دامن،اور جہنم میں تین داخل ہونے والوں میں سے پہلا شخص،زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم (گورنر) اور وہ مال دار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور فخر وتکبر کرنے والا فقیر۔مسندا حمد، حاکم بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۰۳۔

۴۳۲۶۳......تین چیزیں نجات کا باعث ہیں: مجلس وتنہائی میں اللہ تعالیٰ کا خوف،غصہ ورضامندی میں انصاف سے کام لینا،اور ناداری و مالداری میں میانہ روی۔ اور تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ وہ خواہش جس کی پیروی کی جائے، ایسا بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے، خود پسندی۔(اپنے آپ کو اچھا اور دوسروں کو برا سمجھنا) عجب۔ابوالشیخ فی التوبیخ، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۲۶۴......تین چیزیں،تین چیزیں،تین چیزیں،سو تین چیزوں میں قسم نہیں،تین میں لعنت ہے اور تین چیزوں کے بارے میں مجھے شک ہے،وہ تین چیزیں جن میں قسم نہیں،تو بیٹے کی اپنے باپ کے ساتھ،عورت کی اپنے خاوند کے ساتھ،غلام کی اپنے آقا کے ساتھ قسم نہیں۔(یعنی قسم کھا کر گواہی دینا) رہے وہ جن پر لعنت کی گئی ہے تو وہ شخص ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ (اللہ کے علاوہ کسی نبی ولی بزرگ،جن،فرشتہ آگ) کے لئے ذبح کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو زمین کے نشانات مٹائے۔(جن سے زمین کی حدود دوسروں سے ممتاز ہوتی ہیں) اور وہ چیزیں جن میں مجھے شک ہے تو عزیر کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ وہ نبی تھے یا نہیں،اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ تبع نے لعنت کی یا نہیں،اور نہ مجھے یہ علم ہے کہ حدود جن پر لگائی جاتی ہیں ان کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہیں یا نہیں۔

الاسماعیلی فی معجمه و ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۶۲۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اعمال

۴۳۲۶۵......اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ (یہ) اعمال پسند ہیں۔اللہ پر ایمان لانا،صلہ رحمی،نیکی کا حکم دینا،برائی سے منع کرنا،اور یہ اعمال اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا،قطع رحمی کرنا۔ابویعلی عن رجل عن خثعم

۴۳۲۶۶......جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم پر واجب کی ہیں انہیں ادا کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے،اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان سے بچو سب سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ گے اور جو اللہ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا اس پر راضی رہو سب سے زیادہ مالدار (بے نیاز) بن جاؤ گے۔ابن عدی عن ابن مسعود

۴۳۲۶۷...... تین عمل سب سے درست ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، نفس سے انصاف کرنا، مال سے بھائی کی مدد کرنا۔

ابن المبارک وهناد والحکیم عن ابی جعفر، حلیة الاولیاء عن علی موقوفاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۳۸، الضعیفۃ ۱۶۶۵۔

۴۳۲۶۸...... تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جب انہیں حق پیش کیا جائے تو اسے قبول کرلیتے ہیں اور جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے خرچ کرتے ہیں، اور لوگوں کے لئے ایسے ہی فیصلہ کرتے ہیں جیسے اپنے لئے۔

مسند احمد، حلیة الاولیاء عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۱۔

۴۳۲۶۹...... سب سے افضل یہ عمل ہے کہ تم اپنے بھائی کو خوش کرو، یا اس کا قرض ادا کردو یا اسے روٹی کھلاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة، ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

کلام:...... کشف الخفاء ۴۵۱۔

۴۳۲۷۰...... یہ سب سے فضیلت کی بات ہے کہ وہ جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے (دل سے) معاف کردو۔ مسند احمد، طبرانی عن معاذ بن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۳۳۔

۴۳۲۷۱...... وقت پر نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے پھر والدین سے اچھا سلوک کرنا، پھر یہ کہ لوگ تمہاری زبان (کے شر) سے محفوظ رہیں۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

۴۳۲۷۲...... وقت پر نماز پڑھنا، والدین سے نیکی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا سب سے افضل عمل ہے۔ خطیب عن انس

۴۳۲۷۳...... اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے خوش ہوتا ہے۔ نماز کی صف، وہ شخص جو رات کی گھڑی میں نماز پڑھے اور وہ شخص جو لشکر کے پیچھے (ان کے دفاع میں) جنگ کرے۔ ابن ماجة عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۵، ضعیف الجامع ۱۶۵۶۔

۴۳۲۷۴...... بوڑھے مسلمان کا ادب کرنا اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تقاضا ہے اور وہ صاحب قرآن جو نہ اس میں غلو و زیادتی کرے اور نہ اس سے دور ہو اور عادل بادشاہ کا ادب واحترام۔ ابو داؤد عن ابی موسیٰ

کلام:...... التعقبات ۴۵، التنزیہ ج ا ص ۲۰۷۔

۴۳۲۷۵...... اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند کرتا اور تین چیز کو ناپسند کرتا ہے تمہاری یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں (دینی) پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو تمہارا حاکم بنایا ہے ان سے خیر خواہی کرو اور تمہاری فضول گفتگو کو ناپسند کرتا ہے، بکثرت سوال کرنا، اور مال کو ضائع کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة

۴۳۲۷۶...... اللہ تعالیٰ اس مانگنے والے سے خوش ہوتے ہیں جو جنت کے علاوہ کوئی چیز مانگے، اور اس دینے والے سے جو اللہ کے علاوہ کے لئے دے اور اس پناہ مانگنے والے سے جو جہنم کے سوا کسی چیز سے پناہ مانگے۔ خطیب عن ابن عمرو

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۷۴۲۔

محتاج ومساکین کی مدد

۴۳۲۷۷......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا (لیکن) تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تمہیں پتہ نہیں کہ جب تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے (یعنی میری رحمت کو) اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تجھے پتہ نہیں تجھ سے میرے بندے نے کھانا مانگا (لیکن) تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تمہیں پتہ نہیں، کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو مجھے اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تم سے پانی مانگا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پلاتا جب کہ آپ تو رب العالمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، (لیکن) تم نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تم اسے پانی پلا دیتے تو میرے پاس اس کا ثواب پاتے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۷۸......اگر تم یہ چاہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبوب رکھیں، تو جب تمہیں امین بنایا جائے تو (امانت) ادا کرو اور جب بولو تو سچی بات کرو اور جو تمہارے پڑوس میں رہے اس سے اچھا سلوک کرو۔ طبرانی فی الکبیر، عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۲۷۹......اللہ تعالیٰ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے ویسے حیا کرو، سر اور اس کے عضاء کی، پیٹ اور اس کے مشتملات کی حفاظت کرو، موت اور گلنے کو یاد کرو، جس نے ایسا کیا تو اس کا ثواب جنت الماویٰ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الحکیم بن عمیر

کلام:......ضعیف الجامع ۸۰۵۔

۴۳۲۸۰......وہ شخص کامیاب ہے جس کی خاموشی فکر والی ہو، اور اس کی نظر عبرت والی ہو، وہ شخص کامیاب ہے جس کے اعمال نامہ میں بکثرت استغفار ہو۔ فردوس عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۵۷۔

۴۳۲۸۱......میٹھی بات، سلام کرنے اور کھانا کھلانے کی پابندی کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان من ھانی بن یزید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۵۱۔

۴۳۲۸۲......تقدیر پر راضی ہونے والے اور قدر دانی کے لئے کوشش کرنے والے کہاں ہیں! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشگی کے گھر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی دھوکے کے گھر کے لئے کوشش کرتا ہے۔ ھناد عن عمرو بن مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۷۔

۴۳۲۸۳......جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا اہتمام کر، ہر درخت و پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے نزدیک ہی توبہ کر لیا کرو، خفیہ کے بدلہ خفیہ اور علانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔ مسند احمد فی الزھد، طبرانی فی الاوسط عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۷۔

۴۳۲۸۴......میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ ہر چیز کی جڑ ہے اور جہاد کو اختیار کرو کیونکہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر پابندی سے کرو، کیونکہ وہ آسمان میں تمہاری راحت اور زمین میں تمہارے ذکر کا باعث ہے۔

مسند احمد، عن ابی سعید

۴۳۲۸۵......رحمٰن تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو، سلام پھیلاتے رہو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۸۶......جس نے کسی مسلمان کو ننگے پن میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس میں سیراب کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۳۷۱ ضعیف الجامع ۲۲۴۹۔

۴۳۲۸۷......اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سائے کی طرف بڑھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب ان کے سامنے حق آئے تو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور جب حق کا سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو جیسا اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں ویسا ہی لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔

الحکیم عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۳۳۔

۴۳۲۸۸......اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو جہالت چھوڑ دے، فالتو مال دے دے اور انصاف پر عمل کرے۔

حلیة الاولیاء عن زید بن اسلم مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۴۱۔

۴۳۲۸۹......اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی زبان پر قابو رکھے، اس کا گھر اس کے لئے کفایت کرے اور اپنی خطا پر آنسو بہائے۔

طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء عن ثوبان

۴۳۲۹۰......جب تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی چھپے اور ظاہر برے کام چھوڑ دیئے تو تم (حقیقت میں) مہاجر ہو اگرچہ تم خصرمہ میں فوت ہو جاؤ۔

مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۳۔

۴۳۲۹۱......رحمٰن کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۲۹۲......کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، مشقت میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ ابن ماجة عن ابی سعید

۴۳۲۹۳......جس نے رمضان کے روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے اگرچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا اپنی مرز بومی زمین میں ٹھہرا رہا۔ ترمذی عن معاذ

۴۳۲۹۴......انسان کا کوئی عمل، نماز، آپس کی صلح اور حسن اخلاق سے بڑھ کر افضل نہیں۔

بخاری فی التاریخ، بیهقی فی شعب الا یمان عن ابی هریرة

۴۳۲۹۵......جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی، یا تنگدست قرض خواہ کی یا اپنی آزادی میں کوشش کرنے والے مکاتب کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

مسند احمد، حاکم عن سهل بن حنیف

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۴۷۔

۴۳۲۹۶......جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ اسے مٹادے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی حسن والدارمی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان، ضیاء، عن ابی ذر؛ نسائی، طبرانی فی الکبیر، معاذ بن جبل، وقال ترمذی! الصحیح حدیث ابی ذر، ابن عساکر عن انس

ثلاثیات.....از اکمال

۴۳۲۹۷..... سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی نکٹا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور جب تم شوربہ بناؤ تو اس کا پانی بڑھا دو پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر والوں کو دیکھو اور دستور کے مطابق انہیں پہنچاؤ، اور وقت پر نماز پڑھا کرو اور جب دیکھو کہ (مسجد میں) امام نماز پڑھ چکا ہے تو تم نے اپنی نماز کو جمع کر لیا ورنہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابی ذر

۴۳۲۹۸..... میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھاتا ہوں، کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوا، جس بندے پر ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ کر دے گا۔ اور جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشۃ الانماری

کلام:..... مر برقم ۴۳۲۳۲۔

۴۳۲۹۹..... تین آدمیوں پر رحم کرو۔ کسی قوم کا عزت مند شخص جو ذلیل ہو گیا ہو، وہ مالدار جو فقیر ہو گیا ہو اور عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو۔

ابن حبان فی الضعفاء، عن انس

۴۳۳۰۰..... تین اعمال سب سے زیادہ درست ہیں۔ تمہارے اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اپنے مال سے بھائی کی مدد کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ الرافعی بسند جلیل، عن المزنی عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر

۴۳۳۰۱..... تین اعمال سب سے زیادہ سیدھے ہیں۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر لوگوں کا ایک دوسرے سے انصاف کرنا، اور بھائیوں کی مدد۔

الدیلمی عن علی

۴۳۳۰۲..... جب مومن مرجاتا ہے تو نماز اس کے سرہانے، صدقہ اس کی دائیں طرف، اور اس کے سینہ کے پاس ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۴۳۳۰۳..... تین عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ مال سے بھائی کو تسلی دینا، اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ ابن النجار عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین معضلاً

۴۳۳۰۴..... حج کیا کرو مالدار ہو جاؤ گے، سفر کیا کرو صحت مند رہو گے اور نکاح کیا کرو تاکہ تمہاری کثرت ہو اور میں تمہاری وجہ سے (دوسری) امتوں پر فخر کر سکوں۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۳۰۵..... اپنے مالوں کو زکوٰۃ سے محفوظ کرو، اور اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبت کا سامنا کرو۔

العکسری عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۰۶..... آدمی جب اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے، اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنی کتاب پر اور ہماری کتاب پر ایمان لائے، تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق ادا کرے اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ

۴۳۳۰۷..... تین شخصوں میں سے پہلا شخص جو جنت میں جائے گا۔ شہید اور وہ فقیر جو صاحب عیال پاک دامن و پاکباز ہو اور وہ بندہ جو اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کرے اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے، اور جہنم میں پہلے تین داخل ہونے والے، زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم اور وہ مالدار جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرے، اور فخر و تکبر کرنے والا فقیر۔ ابن حبان، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۰۸..... تین شخص ایسے ہیں جو حساب کی پروا نہیں کریں گے اور نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی، اور نہ انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا۔ صاحب قرآن جو کچھ اس میں ہے اپنے رب کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے رب کے سامنے سردار و عزت مند پیش ہوگا، یہاں تک کہ

مسلمانوں کے ساتھ مل جائے گا۔ جس نے ساٹھ سال بلا اجرت اذان دی، اور وہ غلام جو (اپنے) اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق اپنے نفس سے ادا کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ......الضعیفہ ۲۴۱۷۔

تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر

۴۳۳۰۹......تین آدمی قیامت کے روز سیاہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے۔ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے قرآن پڑھا اور اسکے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے راضی تھے، وہ شخص جس نے کسی مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اذان دی، اور وہ غلام جس کی غلامی اسے آخرت کی طلب سے غافل نہ کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان وابونصر السجزی فی الابانة والخطیب عن ابی ھریرة وابی سعید معا

۴۳۳۱۰......تین آدمیوں کو بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی اور وہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا، پھر اس کے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے خوش تھے اور وہ داعی جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نمازوں کی دعوت (بذریعہ اذان) دیتا ہو اور وہ غلام جو اپنے اور اپنے رب کے درمیان اچھا تعلق رکھے اور اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان بہتر معاملہ کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۳۱۱......تین آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ٹہل رہے ہوں گے۔ وہ شخص جو دن رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی کے لئے نماز کی طرف بلاتا ہو اور وہ شخص جس نے کتاب اللہ سیکھی اور اس کے ذریعہ ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی تھے، اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ کر سکی۔ عبدالرزاق عن اسمٰعیل بن خالد مرسلاً

۴۳۳۱۲......تین آدمیوں کے لئے دوہرا اجر ہے۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے، وہ شخص جو کسی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے، اور اہل کتاب کی مسلمان عورت۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار بلاغاً

۴۳۳۱۳......بندے کی روح اس کی نیند میں قبض کر لی جاتی ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی طرف واپس آئے گی یا نہیں، جب کہ اس نے اپنے وتر ادا کر لئے یہ اس کے لئے بہتر ہے اور جس نے مہینہ کے تین روزے رکھے گویا اس نے پورا زمانہ روزوں میں گزارا، کیونکہ ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور بندے کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جوڑ (سے) کیا (مراد) ہے؟ فرمایا: انسان کے جسم کی ہر ہڈی کا سرا، جب وہ دو رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھتا ہے تو جو صدقہ جسم پر واجب تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔ (ابن عساکر عن ابی الدرداء فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں وتر ادا کئے بغیر نہ سویا کروں اور مجھے ہر ماہ کے تین دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور چاشت کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد چار سجدوں کا حکم دیا، پھر ان کی تفسیر میرے سامنے بیان کی تو فرمایا۔)

۴۳۳۱۴......جنت کا ایک درجہ ہے جسے صرف تین آدمی حاصل کر سکیں گے۔ عادل بادشاہ، یا صلہ رحمی کرنے والا رشتہ دار یا صبر کرنے والا عیالدار جو کچھ وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے ان پر احسان نہیں رکھتا۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۳۳۱۵......اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر تین باتیں واجب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی حق دیکھے تو اسے ایسے دنوں کی طرف موخر نہ کرے کہ پھر اسے نہ پا سکے، اور اعلانیہ بھی وہ ایسا عمل کرے جیسا وہ تنہائی میں کرتا ہے اور جس کی وہ امید رکھتا ہے اس کی بہتری کو جمع کرے، اس طرح اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن جابر

۴۳۳۱۶......جنت میں ایک محل ہے جس کے اردگرد اونچے قبے ہیں جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں جس میں صرف نبی یا صدیق یا شہید یا

عادل بادشاہ ہی داخل ہوگا اور اس میں رہے گا۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۴۳۳۱۷..... ہم انبیاء کی جماعت کو یہ حکم ہے کہ ہم سحری تاخیر سے اور افطار جلدی کیا کریں، اور ہم لوگ اپنی نمازوں میں اپنے داہنے ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑیں۔ ابن سعد عن عطا مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عن عطاء وطاؤس عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الدارقطنی ۲۱۸۔

۴۳۳۱۸..... ہم انبیاء کی جماعت کو تین باتوں کا حکم ہے۔ جلد افطار، تاخیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھنا۔

ابن عدی، بیهقی عن ابن عمر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۷۔

بھلائی کے دروازے

۴۳۳۱۹..... اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں: روزہ ڈھال ہے اور اس سے زیادہ لوگوں کے مناسب وہ صدقہ ہے جو برائی کو ختم کر دیتا ہے اور لوگوں کے اس سے زیادہ مناسب وہ رات کی شب بیداری ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں جو اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ عن معاذ بن جبل

۴۳۳۲۰..... کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں! جس کا کندھا نرم ہو، اس کے اخلاق اچھے ہوں، اور جب اسے قدرت ہو تو اپنی بیوی کی عزت کرے۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق من طریق بشر بن الحسین الا صبهانی عن الزبیر بن عدی عن انس

۴۳۳۲۱..... کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کا سب سے اچھا اخلاق نہ بتاؤں! جو اپنے سے ناتا توڑنے والے سے جوڑے اور اس پر ظلم کرنے والے کو معاف کرے اور اپنے محروم رکھنے والے کو عطا کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرة

۴۳۳۲۲..... کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کے اچھے اخلاق نہ بتاؤں! جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو اور جو تم سے ناتا توڑے اس سے جوڑو۔ بیهقی عن علی

۴۳۳۲۳..... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، مشقتوں پر مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔ ابن حبان و ابن جریر عن جابر

۴۳۳۲۴..... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ گناہوں کا جاذب اور رفع درجات کا سبب بناتا ہے؟ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری (ایمانی) سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔

مالک والشافعی، ابو یعلی، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم وابن زنجویه، ابن حبان ترمذی، نسائی عن ابی هریرة

۴۳۳۵۲..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ نے گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنایا ہے۔ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو بھی اپنے گھر سے باوضو نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا اور پھر دوسری نماز کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اس لئے جب تم لوگ نماز کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر رکھو، انہیں سیدھا رکھو خالی جگہوں کو بھر دو، کیونکہ میں تمہیں (بعض دفعہ) اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں، اور جب تمہارا امام "اللہ اکبر" کہے، تو تم کہا کرو: اللہ اکبر، اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کیا کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک

الحمد، اور مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور ان کی بری صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین آخری ہے اور ان کی بری صف پہلی ہے، اے عورتو! جب مرد سجدہ کیا کریں تو ان کی شرم گاہوں کو تہبند کی تنگی کی وجہ سے نہ دیکھا کرو۔

مسند احمد و عبدبن حمید، والدارمی، ابو یعلیٰ ابن جریر و ابن خزیمة، ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۳۳۲۶...... گناہوں کا کفارہ تمہیں نہ بتاؤں! مشقتوں سے وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا جہاد ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت، طبرانی فی الکبیر، مسند احمد، عن خولة بنت قیس

۴۳۳۲۷...... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا اور گناہوں کو مٹاتا ہے، مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، اور نماز کا انتظار کرنا۔ رزین عن ابی ھریرة

۴۳۳۲۸...... جمعوں کی طرف پیدل جانا گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور سخت سردی میں مکمل وضو کرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔

طبرانی فی الکبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه

۴۳۳۲۹...... کیا میں تمہیں اس کام کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکو، ذکر کرنے والوں کی مجلس کا اہتمام کرو، اور تنہائی میں جتنا ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں حرکت دو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و بغض رکھو، ابو رزین! کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب بندہ اپنے گھر سے اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت و ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو اسے ستر ہزار فرشتے چھوڑنے آتے ہیں، سب اس کے لئے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ اس نے آپ کی خاطر ناتا جوڑا آپ اسے جوڑ کر رکھیں تو جہاں تک ہو سکے کہ تم اس میں اپنے جسم کو کام میں لاؤ تو ایسا ہی کرو۔

حلیة الاولیاء و ابن عساکر عن ابی رزین وفیه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعیف وقال ابونعیم لاباس به وقال ابوحاتم یکتب حدیثه

۴۳۳۳۰...... تین خصلتیں جس میں نہ ہوئیں اس کا مجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ایسی بردباری جس سے جاہل کی جاہلیت کو ہٹایا جا سکے، ایسا اچھا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے، اور ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک سکے۔ الرافعی عن علی

کلام: ...... کشف الخفاء ۲۶۰۹۔

ایسا شخص جس پر جہنم حرام ہے

۴۳۳۳۱...... جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ جہنم پر اور جہنم اس پر حرام ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت، اور کفر میں لوٹنا اسے ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔ مسند احمد، ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس

۴۳۳۳۲...... جس میں تین یا ان میں سے ایک بات ہوگی اس کی شادی حورعین سے ہوگی جہاں وہ چاہے گا، وہ شخص جس کے پاس (اس کی من) پسند امانت رکھی گئی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ادا کردی، وہ شخص جس نے قاتل کو معاف کر دیا، اور وہ شخص جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابوالشیخ فی الثواب، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۳۳۳...... جس میں تین سے ایک خصلت ہوگی اللہ تعالیٰ حورعین سے اس کی شادی کرائے گا۔ جس کے پاس خفیہ پسندیدہ امانت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے ادا کردے یا وہ شخص جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کو معاف کردے یا وہ شخص جو ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۳۳۳۴...... جو قیامت کے روز تین چیزیں لے کر نہ آیا تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ ایسا تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، اخلاق جس سے لوگوں کے ساتھ مدارات کرے، اور بردباری و برداشت جس سے بے وقوف کی جہالت دور کر سکے۔ الحکیم عن بریدة

۴۳۳۳۵..... جس شخص میں تین میں سے ایک بھی نہ ہوگی اسکے کسی عمل کوشمار میں نہیں لایا جائے گا، جس میں اتنی ہدایت نہ ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، یا اخلاق جس کے ذریعہ لوگوں میں گزربسر کرسکے یا بردباری جس سے بے وقوف سے چھٹکارا پاسکے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۶..... جس نے تین چیزوں کی حفاظت (پابندی) کی تو وہ یقیناً میرا ولی ہے اور جس نے انہیں ضائع کردیا وہ یقیناً میرا دشمن ہے۔ نماز، روزہ اور جنابت (سے فوری بلاعذر غسل کرنا)۔ سعید بن منصور عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۳۷..... تین میں جس میں ایک چیز بھی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کے علاوہ گناہوں کی مغفرت فرمادے، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ (نہ ذات میں نہ صفات میں) اور جو نہ ساحر وجادوگر ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے اور جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ نہیں رکھتا۔ طبرانی فی الاوسط وابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۸..... جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا کی حفاظت کرے گا اور جس نے انہیں ضائع کردیا اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اسلام کی عزت، میری عزت اور میری رشتہ داری کی عزت۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی سعید

۴۳۳۳۹..... تین خصلتوں سے صرف جنتی ہی غافل رہتے ہیں۔ علم کی طلب، مردوں کو رحمۃ اللہ علیہم کہنا، اور فقراء سے محبت کرنا۔

الدیلمی عن انس

کلام: ..... التنزیہ ج ۲ ص ۳۹۶، ذیل اللآ لی ۱۹۱۔

۴۳۳۴۰..... تین خصلتیں جس میں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک وہ اس میں رہیں تو وہ جہنم پر اور جہنم اس پر حرام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، دوم اللہ تعالیٰ سے محبت، سوم، اور اسے آگ میں ڈالا جانا کفر میں لوٹ جانے سے زیادہ پسند ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۳۳۴۱..... تین باتیں نیکیوں کے خزانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا اور (مصیبت سے ہونے والی) شکایت کو چھپا کر رکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اپنے عبادت کرنے والوں میں سے کسی سے میری شکایت نہ کرے، پھر میں اسے صحت یاب کردوں تو اس کے گوشت سے بہترین گوشت، اور اس کے خون سے بہترین خون میں تبدیل کردیتا ہوں اور اگر میں اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس حال میں بھیجتا ہوں کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن انس

کلام: ..... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۲..... تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، شکایت پوشیدہ رکھنا مصیبت کو چھپانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو مصیبت میں مبتلا کیا اور اس نے بیمار پرسی کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کی تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت اور اس کے خون کو بہترین خون میں بدل دیتا ہوں، اگر اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔

ابن عساکر عن انس

کلام: ..... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۲..... تین طرح کے لوگ ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے، سحری کے وقت استغفار کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۴..... تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شخص جس نے اپنا کپڑا دھویا اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں، وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہانڈیاں نہ چڑھیں، اور وہ شخص جس نے پانی مانگا اور اسے یوں نہیں کہا گیا کہ وہ کون سا (پانی) چاہتا ہے۔

ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۴۳۳۴۵..... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ادائیگی کردے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنی

مکاتبت (آزادی کا عدد قیمت کی صورت میں ادا کرنے کی بات) کی، تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی طرف سے ادا کرے، اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے پاک دامن رہنے کے لئے شادی کی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے رزق دیں، اور وہ شخص جس نے کوئی ویران زمین خریدی اور اسے آباد کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے اس میں برکت دے اور اسے اجر دے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۴۶...... تین آدمیوں کے لئے زمین وآسمان لیل ونہار اور فرشتے استغفار کرتے ہیں: (العلماء، طالب علم اور سخی لوگ)۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۷...... تین آدمیوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار عورت، والدین کی فرمانبردار اولاد، اپنے خاوند کی غیرت کو روکنے والی عورت۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۳۳۴۸...... تین آدمیوں کو دنیا وآخرت کا فتنہ نہیں پہنچے گا۔ تقدیر کا اقرار کرنے والا، وہ شخص جو ستاروں میں (اعتقاد کے ساتھ) غور وفکر نہیں کرتا، اور میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والا۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۳۳۴۹...... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا۔ وہ شخص جو رات کھڑے ہو کر (تہجد کی) نماز پڑھتا ہے اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف باندھتی ہے اور وہ قوم جو دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوتی ہے۔

مسند احمد وعبد بن حمید ابویعلی، ابن جریر، وابن نصر عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

تین آدمی اللہ کے محبوب ہیں

۴۳۳۵۰...... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان سے خوش ہوتا اور ان کی وجہ سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ شخص جب لشکر منتشر ہو جائے تو وہ اکیلا اللہ تعالیٰ کے لئے لڑتا رہے پھر یا تو وہ قتل کر دیا جائے یا اللہ تعالیٰ (ساتھیوں کے ذریعہ) اس کی مدد کرے اور اسے کافی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو! اس نے کیسے میرے لئے صبر کیا، اور وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی اور نرم بستر ہو تو وہ رات کے وقت اٹھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ شخص اپنی خواہش (نفس) چھوڑ کر مجھے یاد کرتا ہے اگر یہ چاہتا تو سویا رہتا، اور وہ شخص جو کسی سفر میں تھا اور اس کے ساتھ قافلہ تھا وہ لوگ رات بھر جاگتے (سفر کرتے) رہے پھر (ستانے کو) سو گئے چنانچہ وہ شخص سحری کے وقت خوشحالی اور تنگدستی میں اٹھا (اور نماز پڑھنے لگا)۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن ابی الدرداء

۴۳۳۵۱...... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق دیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر مر گئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور اسے اجر وغنیمت جو اسے حاصل ہوئی دے کر جنت میں داخل کرے۔ اور وہ شخص جو مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور جو اجر وفائدہ اسے ملنا ہے دے کر اسے جنت میں داخل کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر سلام کر کے داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

ابوداؤد، ابن حبان وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی امامۃ

۴۳۳۵۲ جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لئے حرام کر دیتا ہے۔ اور اس آنکھ کو جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بیدار رہی، اور اس آنکھ کو جو (جنت) فردوس کے لئے روئی، اس شخص کے لئے خرابی ہے جس نے کسی مسلمان پر زیادتی اور اس کا حق گھٹایا، اس کے لئے خرابی پھر اس کے لئے خرابی ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۳۳۵۳...... اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبتوں کی امواج کا مقابلہ وسامنا کرو۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:......الشذرہ۳۶۳، کشف الخفاء۱۴۸۔

۴۳۳۵۴.....اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اور اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو اور آزمائش کی مصیبت کو دعا سے ہٹاؤ۔
بیھقی فی شعب الایمان عن سمرۃ

۴۳۳۵۵.....صلہ رحمی، حسن اخلاق اور اچھا پڑوس، گھروں کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔
مسند احمد وابوالشیخ، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

۴۳۳۵۶.....(امامت کے لئے) اپنے نیک لوگوں کو آگے کیا کرو تاکہ تمہاری نماز اچھی ہو، اور (سحری میں) حلال کھایا کرو تاکہ تمہارا روزہ پورا ہو۔ اور لاالٰہ الا اللہ کے ساتھ پاکیزہ اعمال کا اضافہ کردیا کرو تاکہ قیامت کے روز تمہارے (اعمال کا) وزن بڑھ جائے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۵۷.....تین آنکھوں کے سوا قیامت کے روز ہر آنکھ اشکبار ہوگی۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی، اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۳۵۸.....نماز کی طرف چلنے سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں، اور نہ آپس کی صلح صفائی سے بڑھ کر اور نہ بلند اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل ہے جو مسلمانوں کے درمیان ہو۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۳۳۵۹.....جو اللہ تعالیٰ کے پاس تین چیز لے کر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کیا، اور جس نے اپنے مال کو زکوٰۃ خوش دلی اور ثواب کی امید سے ادا کی۔ اور (امیر کی بات) سنی اور فرمانبرداری کی۔
ابن جریر عن ابی ھریرۃ

اللہ تعالیٰ کی محبت والی باتیں

۴۳۳۶۰.....جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے تو وہ سچی بات کیا کرے، امانت ادا کیا کرے، اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچایا کرے۔ عبدالرزاق فی المصنف، بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الانصار

۴۳۳۶۱.....جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھا اللہ تعالیٰ لوگوں اور اس کے درمیانی تعلقات کے لئے کافی ہوگا، اور جس نے اپنی تنہائی کو درست رکھا اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت کو درست کردے گا، اور جس نے آخرت کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لئے کفایت کردے گا۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عمرو

۴۳۳۶۲.....جس نے روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازے کے ساتھ چلا جس نے یہ سارے کام (ایک) دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر، ابویعلی عن ابن عباس

۴۳۳۶۳.....جس نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اور اس حالت میں اس کی موت ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہا۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

۴۳۳۶۴.....جو نماز قائم کرتا رہا، زکوٰۃ دیتا رہا اور ایسی حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں مرگیا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ بات کیوں نہیں پھیلا دیتے؟ فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دو وہ عمل میں لگے رہیں، کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں زمین آسمان جتنا فاصلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کررکھا ہے اگر مجھے اپنے بعد کے لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ایک جہادی مہم سے بھی پیچھے نہ رہتا، جسے میں روانہ کرتا ہوں، لیکن پھر لوگوں میں میرے ساتھ جانے کی وسعت نہیں ہوگی اور مجھ سے پیچھے رہ جانے کو

پسند نہیں کریں گے، میرے پاس انہیں دینے کی کوئی چیز نہیں، اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔

الرویانی وابن عساکر، سعید بن منصور عن ابی ذر، نسائی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی الدرداء

۴۳۳۶۵......جس نے حلال کھایا، سنت پر عمل کیا، اور لوگ اس کی اذیتوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یہ تو آج کل آپ کی امت میں بہت ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد کچھ زمانے ہوں گے۔

ترمذی، غریب، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان ضیاء عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۵۳۔

۴۳۳۶۶......بہترین پانی، ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں، اور بہترین چراگاہ پیلو اور کانٹے دار درخت ہے جب اس کے پھول لگتے تو چاندی سے چمکتے نظر آتے اور جب گرتے ہیں تو پرانی خشک گھاس ہوتے ہیں اور جب (یہ پتے) کھائے جاتے ہیں تو دودھ لانے کا سبب بن جاتے ہیں۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۳۶۷......جسے تین چیزیں مل گئیں گویا اسے خاندان داؤد علیہ السلام کی چیزیں مل گئیں ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا خوف، رضا مندی، وناراضگی میں انصاف، مالداری وناداری میں میانہ روی۔ابن النجار عن ابی ذر

۴۳۳۶۸......جس کی نعمتیں بکثرت ہوں وہ الحمدللہ پڑھا کرے اور جس کی پریشانیاں بڑھ جائیں وہ استغفار کیا کرے، اور جس پر محتاجی ٹوٹ پڑے وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کرے۔الخطیب عن انس

۴۳۳۶۹......جو شخص قیامت کے روز تین چیزوں سے بری ہو کر آیا جنت میں جائے گا۔تکبر، خیانت اور قرض۔ابن حبان عن ثوبان

۴۳۳۷۰......جسے اللہ تعالیٰ نے حسن اخلاق اور نعمت اسلام سے نوازا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ابن النجار عن انس

۴۳۳۷۱......جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک دے گا، اور جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔الحکیم عن انس

۴۳۳۷۲......جو (اپنے پاس) کوئی نعمت دیکھے الحمدللہ کہے، اور جو رزق میں تنگی محسوس کرے استغفار کرے، اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن علی

۴۳۳۷۳......جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے کہ وہ گفتگو میں سچائی پیدا کرے، اور جس چیز کا اسے امین بنایا جائے اسے ادا کرے، اور جس کے پڑوس میں رہے اچھے انداز سے رہے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۳۷۴......جو چاہے کہ اس کی عمارت بلند ہو اور اس کے درجات عالی ہوں اسے چاہئے کہ ظلم کرنے والے کو معاف کردے، اور محروم کرنے والے کو عطا کرے، اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن عبادۃ بن الصامت عن ابی بن کعب قال ابن حجر فی اطرافہ: فیہ ضعف وانقطاع

۴۳۳۷۵......جس نے اپنے مسلمان بھائی سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی ستر پریشانیاں دور کردے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔تو ایک شخص عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جنتی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر نرم مزاج، کم مرتبہ، سہولت والا قریب رہنے والا شخص۔الخطیب عن انس

جس کا خاتمہ لا الٰہ الا اللہ پر ہو

۴۳۳۷۶...... جس نے لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کہا: اس کا اسی پر خاتمہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جس نے کسی دن رضائے الٰہی کے لئے روزہ رکھا تو اس کا اچھا انجام ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صدقہ کیا اس کا انجام بہتر ہوگا اور وہ جنت میں جائے گا۔ مسند احمد عن حذیفه

۴۳۳۷۷...... جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ حق سچ بات کیا کرے یا خاموش رہا کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کیا کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی هريرة

۴۳۳۷۸...... جس کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو پس وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو اسے چاہئے کہ وہ سچی بات کہے یا خاموش رہے۔ مسند احمد عن رجال من الصحابه

۴۳۳۷۹...... جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اور اسے اپنی محبت نصیب کرے گا اور وہ اس کی حفاظت میں ہوگا۔ جسے کوئی چیز دی جائے تو شکریہ ادا کرے، اور جب اس کا بس چلے تو معاف کردے اور جب اسے غصہ آئے تو نرم پڑ جائے۔

بیهقی فی شعب الایمان، وضعفه عن ابی هريرة

۴۳۳۸۰...... جس نے غصہ کو باوجود یکہ وہ اسے نکال سکتا تھا، پی لیا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے حورعین کا اختیار دے گا۔ اور جس نے باوجود قدرت زیبائش کا کپڑا نہیں پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایمان کی چادر پہنائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی بندے کا نکاح کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، حلية الاولياء ابن عساکر عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه

۴۳۳۸۱...... جس میں تین میں سے ایک چیز بھی نہیں وہ اپنے عمل کو کسی شمار میں نہ لائے۔ ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکے، بردباری جو بے وقوف سے باز رکھے یا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۳۳۸۲...... رحمٰن کی عبادت کرو، سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور میں جب کسی بات کا حکم دیا کروں اسے مانا کرو۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۳۸۳...... جب تک یہ امت گفتگو میں سچائی، فیصلہ میں انصاف اور رحم کی اپیل پر رحم کرتی رہے گی بھلائی میں رہے گی۔

ابویعلی والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس

۴۳۳۸۴...... لوگوں سے کچھ نہ مانگ تو تیرے لئے جنت ہے غصہ نہ ہوا کر تو تیرے لئے جنت ہے۔ دن میں سورج غروب ہونے سے پہلے ستر مرتبہ استغفار کرلیا کر تیرے ستر سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے انہوں نے عرض کیا: میرے ستر سال کے گناہ تو نہیں (یعنی میری عمر ہی اتنی نہیں) فرمایا: تمہارے والد کے، عرض کیا میرے والد کے بھی ستر سال کے گناہ نہیں؟ فرمایا: تمہارے گھر والوں میں سے کسی کے، عرض کیا میرے گھر والوں میں سے کسی کے نہیں، فرمایا: تمہارے پڑوسیوں کے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن دلهم

۴۳۳۸۵...... ابوبکر! جب تم لوگوں کو دنیا کی طرف جلدی کرتا دیکھو تو تم آخرت کے لئے کوشش کرو، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، وہ تمہیں یاد کرے گا جب تم اس کا ذکر کروگے۔ اور کسی مسلمان کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، کیونکہ چھوٹا مسلمان اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا ہے۔

السلمی والدیلمی عن علی

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۴۳۳۸۶......ابوالدرداء جس کے پڑوس میں رہو تو اچھا برتاؤ کرو تو تم مؤمن ہو، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو تقسیم کردیا اس پر راضی رہو سب سے مالدار ہو جاؤ گے۔الخطرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء

۴۳۳۸۷......لوگو! اپنے رب کی طرف رجوع کرو، جو (مال واسباب) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے اچھا ہے جو غافل کردے، لوگو! وہ تو دو مقام ہیں نیکی اور برائی کا، برائی کا مقام تمہارے لئے نیکی کے مقام سے زیادہ پسندیدہ نہیں بنایا گیا، لوگو! اگر کھجور کے ٹکڑے سے بھی (جہنم کی) آگ سے بچ سکو تو بچو! طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۳۸۸......بسرہ! غلطی کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ اس غلطی کے وقت تجھے مغفرت سے یاد کرے گا، اپنے خاوند کی بات مانا کر تجھے دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے اپنے والدین سے نیکی کیا کر تیرے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا۔ابونعیم عن بسرة

۴۳۳۸۹......حذیفہ! جس نے روزے سے دن گزارا اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود تھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی ننگے کو کپڑا پہنایا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ابویعلی، ابن عساکر عن حذیفه

۴۳۳۹۰......اللہ تعالیٰ تین سے خوش ہوتا ہے۔نماز سے صف بستہ قوم سے، وہ شخص جو اپنے (جہاد میں شریک) ساتھیوں کے دفاع میں لڑتا ہے اور وہ شخص جو رات کی تاریکی میں (نماز کا) قیام کرتا ہے۔ابن ابی شیبة وابن جریر عن ابن سعید

۴۳۳۹۱......(سب) لوگ کھلے میدان میں جمع ہوں گے آنکھ انہیں دیکھے گی اور ایک بلانے والا انہیں سنائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: مجمع والے جان لیں کہ کرم نوازی آج کس کے لئے ہے، تین بار کہے گا: پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: مجمع والے جان لیں آج کس کے لئے کرم نوازی ہے! پھر وہ کہے گا: زیادہ تعریف کرنے والے کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی تعریف کیا کرتے تھے۔حاکم وابن مردویه بیهقی فی شعب الایمان، حلیة الاولیاء، عن عقبة بن عامر

۴۳۳۹۲......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (تمام) لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا، انہیں ایک بلانے والا سنائے گا اور آنکھ دیکھے گی ایک پکارنے والا اٹھ کر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو سختی وخوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا کرتے تھے؟ تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں ”جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے اور اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا تھا اس میں سے خرچ کرتے تھے“ تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ اٹھیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی“ تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر سب لوگ اٹھیں گے اور ان سے حساب لیا جائے گا۔

هناد ومحمد بن نصر فی الصلاة، وابن ابی خاتم وابن مردویه عن اسماء بنت یزید

۴۳۳۹۳......مخنف! صلہ رحمی کرو تمہاری عمر لمبی ہوگی، نیکی کا کام کرو تمہارے گھر کی خیر و برکت بڑھے گی، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کر قیامت کے روز تمہاری شہادت وگواہی دے گا۔ابونعیم عن مخنف بن یزید

۴۳۳۹۴......عویمر! اس بات کی پابندی کیا کرو کہ وتر پڑھے بغیر رات نہ گزرے، اور چاشت کی (نماز کی) دو رکعتیں سفر وحضر میں، ہر مہینے کے تین دن کے روزے تم نے پورا زمانہ مکمل کرلیا۔الحکیم عن ابی الدرداء

۴۳۳۹۵......علی! تین چیزوں میں دیر (تاخیر) نہ کرو، نماز کا جب وقت ہو جائے، جنازہ حاضر ہو تب، اور بے نکاح (عورت ہو یا مرد) کا جب

جوڑ (کارشتہ) مل جائے۔حاکم، بیھقی، غریب منقطع، والعسکری فی الامثال عن علی

کلام :......ضعیف الترمذی ۲۵-۱۸۲۔

۴۳۳۹۶......سائب! اپنے وہ اخلاق دیکھو جو تم جاہلیت میں رکھتے تھے انہیں اسلام میں استعمال کرو، مہمان کی ضیافت، یتیم پر کرم نوازی اور اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کیا کرو۔مسند احمد والبغوی، عن السائب بن ابی السائب عبداللہ المخزومی

۴۳۳۹۷......جس نے یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا یہاں تک کہ وہ مستغنی ہوگیا تو یقیناً اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا پھر جہنم میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے دور کرے اور جس کسی مسلمان (غلام لونڈی) کو آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی، آزاد ہونے والے کی ہر ہڈی کی عوض۔

الباوردی عن ابی بن مالک العامری، مسند احمد عن مالک بن عمر والقیصری

۴۳۳۹۸......عقبہ بن عامر! اپنی زبان قابو میں رکھو تمہارے لئے تمہارا گھر ہی کافی ہونا چاہئے اور اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر والخطیب عن عقبة بن عامر

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۴۳۔

راحت وسکون کے اسباب

۴۳۳۹۹......معاذ! شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، اور وہ نیک بیوی جو تمہارے دنیاوی اور دینی کاموں میں مددگار ہو اس سے بہتر ہے جو لوگ حاصل کریں۔طبرانی فی الکبیر، ابن حبان عن ابی امامة

۴۳۴۰۰......قرض کم کرو آزاد رہو گے، کم گناہ کرو موت آسانی سے ہوگی، اور دیکھ کسی نظام میں اپنے بیٹے کو لگا رہے کیونکہ رگ اثر کھینچ لیتی ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

کلام :......الضعیفۃ ۲۰۲۳۔

۴۳۴۰۱......نماز قائم کیا کرو زکوٰۃ دیا کرو برائی چھوڑ دو اور اپنی قوم کی زمین میں جہاں دل چاہے رہو۔طبرانی فی الکبیر عن فدیک

۴۳۴۰۲......اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، میرا (ذات وصفات میں) کوئی شریک نہیں، جس نے اپنے آپ کو میری تقدیر کے سامنے جھکا دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا، میرے فیصلے پر راضی رہا میں اسے صدیق لکھ دیتا ہوں اور اسے قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ابن النجار عن علی

کلام :......ذیل اللآلی ۱۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۹، ۱۹۰۔

۴۳۴۰۳......عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! کام تین ہیں۔ایک وہ جس کی ہدایت تمہارے لئے واضح ہے سو اس کی اتباع کرو، اور ایک وہ جس کی گمراہی واضح ہے سو اس سے پرہیز کرو، اور ایک وہ ہے جس میں اختلاف ہے سو اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو، اور ایک روایت میں ہے اسے اس سے باخبر شخص کے سامنے پیش کرو۔طبرانی فی الکبیر وابونصر السجزی فی الا بانة عن ابن عباس

۴۳۴۰۴......ایک غافل پر تعجب ہے کہ وہ اس سے غافل نہیں، اور دنیا کے طلب گار پر تعجب ہے جب کہ موت اس کی تلاش میں ہے اور منہ بھر کر ہنسنے والے پر تعجب ہے جب کہ اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ابوالشیخ وابونعیم عن ابن مسعود

۴۳۴۰۵......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! تین چیزیں ہیں ایک میرے لئے، ایک تیرے لئے اور ایک ہم دونوں کے درمیان (مشترک) ہے میرے لئے یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور تیرے لئے یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دوں اور اگر میں بخش دوں تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارے ذمہ دعا اور سوال کرنا ہے قبول کرنا اور عطا کرنا

میرا کام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان
کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۴۴۴۰۶......آدمی کے لئے وہ جس کی اس نے (ثواب کی) امید رکھی اور اس کے ذمہ وہ چیز ہے جو اس نے کمائی، اور آدمی جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا، اور جو کسی ارادے سے مرا تو وہ انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة وفیه عمر بن بکر السکسکی له عن الثقات احادیث مناکیر

۴۴۴۰۷......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تیری آنکھ میری حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں سے تیری اعانت ومدد کی ہے تو ان دونوں پردوں (پپوٹوں) میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری زبان میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے تو ان دونوں میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری شرم گاہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی ہے تو ان دونوں (رانوں) میں اسے بند کرلے۔

الدیلمی عن ابی هریرة

۴۴۴۰۸......عقلمند کو چاہئے کہ وہ صرف تین باتوں میں مصروف ہو، معیشت گزراوقات کی روزی کی تلاش میں، آخرت کے لئے قدم اٹھانے میں یا حلال چیز کی لذت میں۔ الخطیب والدیلمی عن علی
کلام:......المتناهیة ۱۱۸۰۔

۴۴۴۰۹......لوگو! تمہیں شرم نہیں آتی! تم وہ جمع کرتے ہو جسے کھاؤ گے نہیں، اور وہ بناتے ہو جسے آباد نہیں کرو گے اور اس چیز کی تمنا رکھتے ہو جسے پا نہیں سکو گے کیا تمہیں اس سے شرم نہیں آتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الولیه بنت عمر بن الخطاب

۴۴۴۱۰......نصیحت ویاددہانی سے لوگوں کی حفاظت کرو، نصیحت کے بعد نصیحت سے کام لینا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کے ذریعہ لوگوں کو مضبوط کرنے کا اچھا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع ہونا ہے۔

ابونعیم والدیلمی عن عبید بن سخر ابن لوذان

فصل رابع......چار گوشی احادیث

۴۴۴۱۱......آگاہ رہو! وہ چار چیزیں ہیں (جن کی تم نے پاسداری کرنا ہے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اور جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، اور زنا نہ کرنا، اور چوری نہ کرنا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن سلمة بن قیس

۴۴۴۱۲......ابوہریرہ! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں جب تک تم زندہ رہے انہیں کبھی بھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی جانا، (اور دوران جمعہ) فضول اور بے ہودہ کام کرنا، اور ہر مہینہ تمہیں دن کے روزوں کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانہ کے روزے ہیں اور تمہیں سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور تمہیں فجر کی دو رکعتوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں ترک نہ کرنا، اگرچہ تم رات بھر (نفل) نماز پڑھتے رہو کیونکہ ان دونوں میں رغبت کی نعمتیں ہیں۔ ابویعلی عن ابی هریرة
کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۴۴۱۳......چار باتیں اگر تم میں ہوئیں تو دنیا کی کوئی چیز نہ بھی ہوتی تو تم پر کوئی ملامت نہیں، بات کی سچائی، امانت کی حفاظت، اچھے اخلاق، کھانے کی پاکیزگی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر حاکم بیهقی عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو، ابو عدی وابن عساکر عن ابن عباس
کلام:......الحفاظ ۴۰۔

۴۴۴۱۴.....چار آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ جہاد کرنے والا، شادی کرنے والا (شادی شدہ) مکاتب، اور حاجی (جو حج کرنے جارہا ہو)۔مسند احمد عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۴۹۔

چار خصلتوں کی وجہ سے جہنم کا حرام ہونا

۴۴۴۱۵.....چار باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام کردے گا اور شیطان سے اسے محفوظ فرمائے گا، جس نے رغبت خوف شہوت اور غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھا، اور چار چیزیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے مسکین کو ٹھکانہ دیا، کمزور پر رحم کھایا، غلام سے نرمی کی، اور والدین پر خرچ کیا۔الحکیم عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۱۶.....جسے چار چیزیں عطا ہوگئیں (گویا) اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، مصیبت جھیلنے والا بدن، اور ایسی بیوی جو اس کے مال اور اپنے بارے میں خاوند کو خوفزدہ نہیں کرتی۔طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:.....تلبیض الصحیفۃ ۳ ضعیف الجامع ۷۵۶۔

۴۴۴۱۷.....چار چیزیں آدمی کی سعادت مندی ہیں۔ نیک بیوی، فرمانبردار اولاد، نیک ساتھی، شریک اور اس کی روزی (کا بندوبست) اس کے شہر میں ہو۔ابن عساکر، فردوس عن علی، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عبداللہ بن الحکم عن ابیہ عن جدہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۵۹ الضعیفۃ ۷۵۹، ۱۱۴۸۔

۴۴۴۱۸.....چار چیزیں تعجب سے حاصل ہوتی ہیں۔ خاموشی اور وہ اولین عبادت ہے تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر، اور کسی چیز کی کمی۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:.....تلبیض الصحیفۃ ۴، ترتیب الموضوعات ۹۵۰۔

۴۴۴۱۹.....چار آدمیوں کو دہرا اجر دیا جائے گا۔ نبی ﷺ کی گھر والیاں، اہل کتاب کے مسلمان ہونے والے لوگ، کسی کے پاس کوئی باندی تھی جو اسے بھلی لگی اسے اس نے آزاد کرکے اس سے شادی کرلی، اور وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۶۹۔

۴۴۴۲۰.....چار چیزیں جنت کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، صلہ رحمی اور "لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ" کہنا۔خطیب عن علی

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۶۶۔

۴۴۴۲۱.....جس میں چار خصلتیں ہوئیں وہ مسلمان ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے وسیع گھر بنائے گا۔ جس کے کام کی حفاظت لاالٰہ الااللہ ہو اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے استغفر اللہ کہے، اور جب کوئی نعمت ملے الحمدللہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے اناللہ وانا الیہ راجعون کہے۔ابواسحاق المراغی فی ثواب الاعمال عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۶۲۔

۴۴۴۲۲.....تین چیزوں کے بارے میں قسم کھا سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہ بنائے۔ جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں تو گویا اس کا حصہ ہی نہیں، اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ، جس بندہ کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دوست بنائے قیامت میں اس کے علاوہ کو دوست نہیں بناتا، اور جو شخص جس جماعت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ان میں شامل کردیتا ہے اور چوتھی چیز ایسی ہے کہ میں اگر اس کے بارے قسم کھاؤں تو مجھے امید ہے کہ میں گنہگار نہیں ہوں گا: جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

مسند احمد، حاکم، نسائی، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ، ابو یعلیٰ عن ابن مسعود، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۴۳۴۲۳......تین باتیں جس نے کہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جواللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور چوتھی بات کے لئے ایسے ہی فضیلت ہے جیسے زمین وآسمان کے درمیان اور وہ فی سبیل اللہ جہاد ہے۔
مسند احمد عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۸۴۔

۴۳۴۲۴......جو چار چیزوں سے بچا وہ جنت میں جائے گا۔ خونوں، مالوں، شرم گاہوں اور (حرام) مشروبات سے۔ البزار عن انس
کلام:......ضعیف الجامع ۵۳۳۶، الکشف الالٰہی ۷۹۳۔

۴۳۴۲۵......جس نے جمعہ کے روز روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور کسی جنازے کے پیچھے چلا تو چالیس سال کوئی گناہ اس کا پیچھا نہیں کرے گا۔ ابن عدی، بیھقی فی شعب الایمان، بخاری فی التاریخ عن جابر
کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۱۴، التنزیہ ۲ص ۱۰۴۔

۴۳۴۲۶......جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا یا کوئی صدقہ کیا تو اس نے اپنے لئے (رحمت خداوندی) واجب کرلی۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ
کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۳۷، التنزیہ ج ۲ص ۱۰۴۔

افضل اسلام والا

۴۳۴۲۷......اس مؤمن کا اسلام سب سے افضل ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں اور اس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور وہ مہاجر سب سے افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزیں چھوڑ دے، اور اس کا جہاد افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۳۴۲۸......نماز قائم کرو زکوٰۃ دیا کرو حج وعمرہ کیا کرو اور تم لوگ سیدھے رہو تمہاری وجہ سے لوگ سیدھے رہیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۴۳۴۲۹......اگر لوگوں کو اذان اور صف اول (کی فضیلت) کا پتہ چل جائے پھر اس تک پہنچنے کے لئے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو یہ لوگ کر لیتے۔ اور اگر انہیں دوپہر کی نماز کا (فضل ومرتبہ) معلوم ہوجائے تو ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے، اور اگر انہیں عشاء اور فجر کے بارے میں علم ہوجائے تو اگران نمازوں میں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑتا تو آجاتے۔ مالک، مسند احمد، بیھقی، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۳۴۳۰......اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود (رکاوٹیں) مقرر کررکھی ہیں انہیں عبور (کراس) نہ کرو اور کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرو، اور کچھ چیزیں بن بھولے چھوڑ دی ہیں (وہ) تمہارے رب کی طرف سے تم پر رحمت ہے تو انہیں قبول کرلو ان کے بارے بحث ومباحثہ نہ کرو۔ حاکم عن ابی ثعلبۃ
کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۹۷۔

منجملہ وہ امور ہیں جن کا تعلق عالم اخروی یا عالم برزخ سے جن کا ادراک وعقل انسانی نہیں کرسکتی، جیسے، شہداء کی حیات، مردوں کا عذاب قبر کس کیفیت سے ہوتا ہے وغیرہ۔

۴۳۴۳۱......اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق تمہارے درمیان ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے مابین تمہارا رزق تقسیم کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا چاہنے والے اور نہ چاہنے والے کو (بھی) عطا کرتا ہے اور دین صرف چاہنے والے کو عطا کرتا ہے سو جسے اس نے دین عطا کیا ہے تو اسے پسند کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک بندے کا دل اور زبان مسلمان نہیں ہوجاتی بندہ مسلمان نہیں ہوتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں اور اذیتوں سے محفوظ نہیں ہوجاتا وہ ایمان دار نہیں ہوتا، یہ نہیں ہوسکتا کہ بندہ کوئی حرام مال کمائے اور پھر اس میں

برکت ہو اور اس میں سے صدقہ کرے اور وہ قبول ہو، اور اگر چھوڑ مرے گا تو اس کے لئے توشہ جہنم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی سے ختم کرتا ہے جبکہ خبیث کو نہیں مٹاتا۔ مسند احمد، حاکم، بیھقی عن ابن مسعود

عرق گلاب میں مزید عرق گلاب ملانے سے اس کی خوشبو رنگت اور نکھار میں اضافہ ہو گا جب کہ پیشاب پر پیشاب بہانے سے گندگی بڑھے گی۔

۴۴۴۳۲......اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ بھی پانچ نمازیں پڑھتا رمضان کے روزے رکھتا زکوٰۃ ادا کرتا اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس سے کہا جائے گا: جنت میں امن وسلامتی سے داخل ہو جا۔ نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرۃ وابی سعید

۴۴۴۳۳......میرے پاس جبرائیل آکر کہنے لگے، اے محمد! (ﷺ) آپ کا رب آپ کو سلام کہہ کر فرمارہا ہے: میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صرف مالداری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں نادار وفقیر کردوں تو کافر ہو جائیں۔ اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان فقر وفاقہ سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں مالدار کردوں تو وہ کافر ہو جائیں، اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان بیماری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں صحت یاب کردوں تو کافر ہو جائیں، اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صحت سے قائم رہتا ہے میں اگر انہیں بیمار کردوں تو کافر ہو جائیں۔ خطیب عن عمر

اللہ کی راہ میں تیر چلانے کی فضیلت

۴۴۴۳۴......جس بندے نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا پھر وہ نشانے پر لگا یا خطا ہو گیا تو بھی اس کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو آزاد کرانے کا ثواب ہے جس مسلمان کا بال سفید ہوا تو وہ اس کے لئے نور ہے اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو آزاد ہونے والے کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے۔ اور جو شخص نماز کے ارادے سے اٹھا اور وضو کے ہر عضو کو صحیح طریقے سے دھویا تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے محفوظ ہو جائے گا۔ پھر اگر وہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اگر وہ سو گیا تو سلامتی سے سوئے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسه

۴۴۴۳۵......اے لڑکے! میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر اسے (مدد میں) اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کر اور جب مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیا کر اور یہ جان لو کہ اگر لوگ تمہیں نفع پہنچانے میں اکٹھا ہو جائیں تو وہ تمہیں اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں کوئی نقصان دینے پر اتفاق کرلیں تو اتنا نقصان دے سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہو گئے اور رجسٹر اٹھا لئے گئے۔ مسند احمد ترمذی، حاکم عن ابن عباس

بعض بزرگوں سے جو غیر اللہ کو پکارنے کی باتیں ملتی ہیں اس میں زیادہ دخل باطل پرست لوگوں کا ہے۔ کبھی کوئی خدارسیدہ بزرگ ہرگز ہرگز شرک کی تعلیم نہیں دے سکتا۔

۴۴۴۳۶......روک دینے والے بڑھاپے، جھپٹا مار لینے والی موت، بے کار کر دینے والی بیماری اور ناامید کر دینے والی آس سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۴۴۴۳۷......اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ ہر بھلائی کا جامع ہے اور جہاد کو نہ چھوڑنا کیونکہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت ضرور کیا کرنا کیونکہ وہ تیرے لئے زمین میں نور اور آسمان میں تیرے ذکر کا باعث ہے اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرنا، اس سے تم شیطان پر غالب رہو گے۔ ابن الضریس، ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۶۔

۴۴۴۳۸ ...... انبیاء کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کا ذکر کفارہ ہے اور موت کا ذکر صدقہ اور قبر کو یاد کرنا تمہیں جنت کے قریب کر دے گا۔
فردوس عن معاذ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۰۴۸، الکشف الالٰہی ۴۰۱۔

۴۴۴۳۹ ...... تنگدست کو نجات دلاؤ، بلانے والے کو جواب دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔ مسند احمد، بخاری عن ابی موسی

۴۴۴۴۰ ...... جسے جنت کا شوق ہوگا وہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرے گا اور جہنم سے ڈرا وہ خواہشات کو چھوڑ دے گا۔ اور جس نے موت کا دھیان کیا لذتیں اسے بے کار لگیں گی۔ اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی مصیبتیں جھیلنا اس کے لئے آسان ہوگا۔
بیھقی فی شعب الایمان عن علی

کلام: ...... التنزیہ ج ۲ ص ۳۴۱۔

۴۴۴۴۱ ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور کسی کو اس کا شریک نہ بنانا، اور جیسا قرآن چلے ویسا چلنا، اور حق چاہے چھوٹے سے یا بڑے سے پہنچے چاہے وہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو اسے قبول کرو اور باطل کو دھتکار دو چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے چاہے وہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف الجامع ۹۲۳۔

۴۴۴۴۲ ...... میں تمہیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور پھر ان کے بعد کے لوگوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور پھر جھوٹ کا رواج پڑ جائے گا آدمی سے قسم لی نہیں جائے گی لیکن پھر بھی وہ قسم کھائے گا، اور گواہ بغیر مطالبہ گواہی شہادت و گواہی دے گا۔ خبردار! ہرگز کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے (ورنہ) ان کا تیسرا شیطان ہوگا۔ (مسلمانوں کی) جماعت کی پابندی کرنا اور فرقہ بندی میں نہ بٹ جانا، کیونکہ شیطان تنہا آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ وہ دو سے بہت دور (بھاگتا) ہے جو جنت کا درمیان چاہے وہ جماعت کا ساتھ نہ چھوڑے اور جسے اس کی نیکی سے خوشی اور برائی سے ناخوشی ہو تو وہی مؤمن ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن عمر

عصر حاضر میں حق پرست اور سلف صالحین کے نقش قدم پر گامزن صرف اہل السنۃ والجماعۃ کے پیروکار ہیں پھر ہر ملک وعلاقہ کے اہل توحید اور بدعت کے مخالف اہل ایمان ہیں چاہے ان کا انداز جیسا کیسا ہی کیوں نہ ہو۔

۴۴۴۴۳ ...... گفتگو نرمی سے کیا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر، جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت نماز پڑھا کر، پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جا۔
حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۴ ...... اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے (اپنے) عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کر دیں، اور اپنے مال سے فالتو خرچ کرے، اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے، اور سنت اس کے لئے کافی ہو بدعت میں مبتلا نہ ہو۔ فردوس عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۶۴۴، المشتھر ۲۰۔

۴۴۴۴۵ ...... بندہ سوال کرنے کے لئے جب دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو رحمت بھی اس کے ساتھ کھڑی رہتی ہے، جو اسے قبول کرے سو کرے اور جو اسے ہٹائے سو ہٹا دے، جس نے مسکین کی طرف رحمت سے دیکھا، اللہ تعالیٰ رحمت سے اسے دیکھے گا، اور جس نے لمبی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے گا جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، جو زیادہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: جانی پہچانی آواز ہے، قبول کی جانے والی دعا اور پوری کی جانے والی حاجت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ثور بن یزید مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۳۱۷۔

۴۴۴۴۶ ...... ہجرت ضرور کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور جہاد نہ چھوڑنا کیونکہ جہاد جیسا کوئی عمل نہیں اور روزہ پابندی سے رکھنا کیونکہ اس جیسا کوئی اور عمل نہیں اور سجدے کی پابندی کرنا، کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ کم کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی فاطمۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۷۴۴۔

۴۳۴۴۷ ...... سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو، جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۴۴۸ ...... اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہنے والے آنسوؤں کے قطرے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون کا قطرہ جو بہایا جائے، اور دو نشان، ایک تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا نشان اور دوسرا جو کسی فرض کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ ترمذی عن ابی امامۃ

۴۳۴۴۹ ...... جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں جن کا بیرون ان کے اندر سے نظر آتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے والے، نرمی سے بات کرنے والے، پے در پے روزے رکھنے والے اور رات جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنے والے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری ترمذی عن علی

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۰۔

۴۳۴۵۰ ...... نیکی کے کام میں آؤ، ناشائستہ حرکت سے بچو اور دیکھو جب کسی قوم کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ تمہیں کوئی بات کہیں اور تمہیں بھلی لگے تو وہی کرو اور جب ان کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں بری لگے تو اس سے بچنا۔ بخاری فی الادب وابن سعد والبغوی فی معجمہ والباوردی فی المعرفۃ بیھقی فی شعب الایمان عن حرملۃ بن عبداللہ بن اوس ومالہ غیرہ

چار گوشی ترغیب ...... از اکمال

۴۳۴۵۱ ...... بلانے والے کو جواب دو، مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، اور (تنگدستی میں مبتلا) قیدی کو چھڑاؤ۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۳۴۵۲ ...... اگر چار چیزیں تجھ میں ہوئیں پھر دنیا کی کوئی چیز تجھے نہ ملی تو تجھ پر کوئی الزام نہیں، امانت کی حفاظت، بات کی سچائی، خوش اخلاقی اور حلال لقمہ۔ مسند احمد، طبرانی، بیھقی عن ابن عمر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عدی، حاکم عن ابن عباس

کلام: ...... الاتحاظ ۴۰۔

۴۳۴۵۳ ...... چار آدمیوں کا عمل از سر نو شروع ہوتا ہے۔ بیمار جب شفایاب ہو جائے، مشرک جب مسلمان ہو جائے، اور جمعہ سے ایمان اور ثواب کی امید سے لوٹنے والا، اور حاجی۔ الدیلمی عن علی

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۱۵۔

۴۳۴۵۴ ...... چار چیزیں بڑھانے والی ہیں اور چار مٹانے والی ہیں رہی بڑھانے والی تو تمہارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سات سوگنا ہے اور تمہارا اپنے والدین پر خرچ کرنا سات سوگنا ہے اور عید الفطر کے روز تمہارا اپنے گھر والوں کے لئے بکری ذبح کرنا سات سوگنا ثواب رکھتا ہے اور مٹانے والی چیزیں رمضان کے روزے، بیت اللہ کا حج کرنا، رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اور بیت المقدس کی مسجد میں آنا۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ

۴۳۴۵۵ ...... چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی عادات ہیں۔ حیا، بردباری، مسواک اور عطر لگانا۔

البغوی عن ملیح بن عبداللہ الحطمی عن ابیہ عن جدہ

۴۳۴۵۶ ...... چار آدمیوں کی میں قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا، اور ان کی حاجات پوری کرنے والا، اور ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا جب انہیں اس کی سخت ضرورت پڑے، اور اپنی زبان و دل سے ان سے محبت رکھنے والا۔

الدیلمی عن طریق عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ عن بن موسیٰ الرضا عن آبائہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۳۴۵۷......جس میں چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں ہوگا۔ جس کی حفاظت لا الٰہ الا اللہ ہو اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچے تو الحمد للہ کہے اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو استغفر اللہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۴۵۸......ثابت قدم رہو اور یہ بہت ہی بہتر ہے کہ تم ثابت قدم رہو! وضو کی پابندی کیا کرو (کیونکہ) نماز تمہارا سب سے بہترین عمل ہے زمین سے بچو کیونکہ وہ تمہاری (ماں) اصل ہے جو کوئی بھلائی یا برائی زمین پر کرتا ہے وہ اسے بتا دے گی۔ طبرانی و البغوی عن ربیعة الجرشی

۴۳۴۵۹......جس دن تمہارا روزہ ہو (اچھی طرح) تیل لگا کر کنگھا کیا کر، روزے والے دن ترش رو نہ ہوا کر، مسلمانوں میں سے جو شخص بھی تجھے بلائے اس کی دعوت قبول کیا کر جب تک وہ موسیقی کا اظہار نہ کریں ورنہ ان کی دعوت قبول نہ کرنا اور ہمارے قبلہ والا کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا اگر چہ اسے سولی دی گئی یا سنگسار کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے حضور تو گناہوں سے منڈھی زمین لے کر جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تو کسی قبلہ والے مسلمان کے بارے میں گواہی دے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۴۳۴۶۰......کھانا کھلایا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر اور جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں تو رات کو اٹھا کر، سلامتی سے جنت میں چلا جائے گا۔

ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۳۴۶۱......جنت میں ایک درخت ہے جس کی چوٹی سے جوڑے نکلتے ہیں اور اس کی جڑ سے سفید سیاہ ملے رنگ کے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی اور انہیں موتیوں اور یاقوت کی لگامیں ڈالی ہوئی ہوں گی، وہ گھوڑے نہ لید کریں گے اور نہ پیشاب، ان کے پر ہوں گے، ان پر اللہ کے دوست بیٹھیں گے، وہ ان کی خواہش کے مطابق لے کر اڑیں گے، ان کے نچلے طبقے والے لوگ کہیں گے: اے جنتیو! ہم سے انصاف کرو، اے میرے رب! یہ لوگ اس عزت ومقام تک کیسے پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ لوگ روزے رکھتے تھے اور تم روزے نہیں رکھتے تھے، وہ رات کو قیام کرتے اور تم سوتے تھے وہ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔ وہ دشمن سے جہاد کرتے جب کہ تم بزدلی کرتے تھے۔

ابو الشیخ فی العظمة والخطیب عن علی

عمدہ اخلاق کی مثالیں

۴۳۴۶۲......کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عالیشان گھر بناتا اور درجات بلند کرتا ہے جو تیرے ساتھ جہالت کرے تو اس کے ساتھ بردباری سے پیش آئے، اور جو تجھ سے ناتا توڑے تو اس سے ناتا جوڑے، اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کرے، اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۳۴۶۳......ہجرت کی پابندی کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور جہاد ضرور کرنا اس کا مثل کوئی نہیں، اور روزہ نہ چھوڑنا کیونکہ اس جیسی کوئی عبادت نہیں، اور سجدوں کی مداومت کرنا کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا گناہ کم کرے گا۔ طبرانی عن ابی فاطمة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۴۔

۴۳۴۶۴......حق کو چھوڑے بغیر نرمی ومعافی سے کام لینا، جاہل کہے گا: اس نے اللہ کا حق چھوڑ دیا، اور تم نے جاہلیت کا کام مٹایا، ہاں جسے اسلام نے اچھا قرار دیا، تمہاری سب سے زیادہ فکرمندی نماز (کے لئے) ہونی چاہئے، کیونکہ یہ اسلام (کے خیمہ) کی چوٹی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اقرار کر لے۔

ابن لال عن معاذ

۴۳۴۶۵......قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پابندی کرنا، کیونکہ وہ تمہارے لئے آسمانوں میں ذکر اور زمین نور کا باعث ہے، اکثر خاموش رہا کر کیونکہ اس سے شیطان بھاگتا اور یہ بات تیرے دین کے کام میں تیری مددگار ثابت ہوگی۔ اور حق بات کہتے رہنا اگرچہ تلخ ہی

کیوں نہ ہو۔ابن لال عن ابی ذر، ابو الشیخ عن ابی سعید

۴۳۴۶۶ ... داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی! جو شخص تیری رضا جوئی کے لئے کسی میت کے پیچھے اس کی قبر تک جائے اس کا کیا بدلہ ہے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اس کی میت میں اپنے فرشتے بھیجتا ہوں جو اس کی روح کے لئے دوسری ارواح کے درمیان دعا کرتے ہیں۔عرض کیا: اے اللہ! اور جو تیری رضا کی خاطر کسی غمگین کو تسلی دے اس کا کیا بدلہ ہے؟ ... عرض کیا: اے اللہ! اس کا کیا بدلہ ہے جو کسی یتیم یا بیوی کی کفالت تیری خوشنودی کے لئے کرے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس دن میرے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا میں اسے اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔عرض کیا: بارالہا! اس کا کیا بدلہ ہے جس کے رخساروں پر تیرے خوف سے آنسو بہہ رہے ہوں؟ فرمایا: میں اس کے چہرے کو جہنم کی لپیٹ سے بچالوں گا اور بڑی گھبراہٹ کے روز اسے امن دوں گا۔ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود وفیہ حسن بن فرقد ضعیف

۴۳۴۶۷ ... داؤد علیہ السلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ آپ کو سب سے محبوب ہے تا کہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں؟ فرمایا: داؤد! میرا وہ بندہ مجھے سب سے محبوب ہے جس کا دل اور ہتھیلیاں صاف ہوں، جو کسی سے برائی نہ کرے، چغلخوری نہ کرے، پہاڑ تو ٹل جائیں لیکن وہ نہ ٹلے اس نے مجھ سے اور میرے چاہنے والوں سے محبت کی اور بندوں کے دل میں میری محبت پیدا کی، عرض کیا: میرے رب! آپ جانتے ہیں: کہ میں آپ سے اور آپ کے چاہنے والوں سے محبت کرتا ہوں، تو آپ کی محبت آپ کے بندوں میں کیسے پیدا کروں؟ فرمایا: انہیں میرے انعام واکرام اور میری آزمائش یاد دلاؤ، داؤد! جو بندہ کسی مظلوم کی مدد کرتا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلتا ہے تو جس دن قدم لڑکھڑائیں گے میں اسے ثابت قدم رکھوں گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن ابن عباس

۴۳۴۶۸ ... قیامت کے روز ماسوائے چار آنکھوں کے ہر آنکھ رو رہی ہوگی: وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، اور وہ آنکھ جو جاگتی رہی۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر کرے گا اور فرمائے گا: میرے بندے کو دیکھو! اس کی روح میرے پاس اور اس کا بدن میری فرمانبرداری میں لگا ہے جب کہ اس کا جسم بستروں سے دور ہے مجھے خوف اور میری رحمت کی امید سے پکارتا ہے، گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔الرافعی عن اسامۃ بن زید

۴۳۴۶۹ ... غصہ کا گھونٹ جسے کوئی آدمی پی لے یا مصیبت پر صبر کا گھونٹ جسے کوئی پئے اس سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہیں، اور جو قطرہ آنسو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے یا جو خون کا قطرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہے اس سے زیادہ پسندیدہ قطرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں ہے۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

دو پسندیدہ گھونٹ

۴۳۴۷۰ ... دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ نہیں، غصہ کا گھونٹ جسے کوئی بندہ برداشت اور معافی سے پی لے اور انتہائی غمناک مصیبت کا گھونٹ جسے بندہ صبر اور بہتر تسلی سے پی لے۔اور دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نہیں وہ قدم جو صلہ رحمی کے لئے اٹھایا جائے، یا کسی فرض کی ادائیگی کے لئے اٹھایا جائے۔ابن لال عن علی

۴۳۴۷۱ ... جسے چار چیزیں دی گئیں اسے چار چیزوں سے نہیں روکا گیا۔جسے شکر کی توفیق ملی ہو پھر اسے اضافہ سے روکا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں مزید نعمتیں عطا کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق دی گئی اور پھر اسے قبولیت سے روکا جائے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔اور جسے استغفار کی توفیق دی گئی پھر اسے مغفرت سے باز رکھا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب سے مغفرت مانگو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے" اور جسے توبہ کی توفیق دی گئی پھر اسے قبولیت سے روکا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے"۔بیہقی فی شعب الایمان عن عطارد بن مصعب

۴۴۴۷۲...... جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں ہوگا۔ جسے دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اور جسے شکر کی توفیق ملی وہ مزید انعام سے محروم نہیں ہوگا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر تم نے شکر کیا میں تمہیں مزید نوازوں گا، اور جسے استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے اور جسے توبہ کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ا بن مسعود

۴۴۴۷۳...... جسے چار چیزیں عطا ہوئیں اسے چار چیزیں ملیں گی۔ اور اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے جسے ذکر کی توفیق ملی اسے اللہ تعالیٰ یاد کرے گا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم مجھے یاد کرو میں (اپنی رحمت سے) تمہیں یاد کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق ملی اسے قبولیت بھی عطا ہوگی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جسے شکر کی توفیق ملی اسے مزید انعام عطا ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں مزید نوازوں گا۔ اور جسے استغفار کی توفیق ملی اسے مغفرت عطا ہوگی اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۴۴۷۴...... جسے اللہ تعالیٰ نے کسی جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا تو وہ اس کے لئے حصہ ہے جس نے کوئی نیکی کی تو وہ اس کے بدلے دس نیکیاں پائے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نفلی خرچ کیا تو اس کا ثواب سات سو گنا ہے اور جس نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی تو وہ اس کے لئے نیکی ہے۔ ابن عساکر عن ابی عبیدة بن الجراح

۴۴۴۷۵...... جس نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی رمضان کے روزے رکھے اور وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے کسی نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو) شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جنگ سے (بزدل ہوکر) بھاگنا۔ ابن جریر عن ابی ایوب

۴۴۴۷۶...... جس نے اپنی قسم پوری کی، زبان سے سچ بولا، اور اس کا دل درست رہا، اس کا پیٹ (حرام کھانے سے) اور اس کی شرم گاہ پاک دامن رہی تو یہی شخص (اپنے) علم میں مضبوط ہے۔ ابن جریر و ابن ابی حاتم، طبرانی عن ابی الدرداء وانس وابی امامة وواثله معًا

۴۴۴۷۷...... جس میں اللہ تعالیٰ نے چار خصلتیں جمع کردیں (گویا) اس میں دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں یکجا کردیں۔ شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، درمیانے درجے کا گھر اور نیک بیوی۔ ابن النجار عن انس

۴۴۴۷۸...... جس کی نماز (رکوع وسجود کے لحاظ سے) اچھی ہوئی، اس کا مال کم ہوا، اس کے کھانے پینے والے زیادہ ہوئے اور اس نے لوگوں کی غیبت نہیں کی، تو وہ جنت میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوگا۔ سمویه عن ابی سعید

۴۴۴۷۹...... حکمت کا نور بھوک ہے اور دین کی جڑ دنیا (کی محبت) ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی (اعمال صالحہ کے ذریعہ) تلاش کرنا، مسکینوں کی محبت (پر موقوف) اور ان کے قریب رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور وہ ہے جو طاقتور گناہوں پر قدرت رکھے پیٹ بھرا ہو، لہٰذا اپنے پیٹوں کو نہ بھرو ورنہ (تمہارا) نور حکمت تمہارے سینوں میں بجھ جائے گا کیونکہ حکمت دل میں چراغ کی طرح چمکتی ہے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة

۴۴۴۸۰...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر، نماز قائم کیا کر، زکوٰۃ ادا کیا کر اور جو تو لوگوں سے برتاؤ کو پسند کرے وہی ان کے لئے پسند کر!

ابن قانع عن خالد بن عبدالله القشیری عن ابیه عن جده

۴۴۴۸۱...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور جس طرف قرآن چلے اس طرف چل، اور حق چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگرچہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو، قبول کر، اور باطل چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگرچہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو، قبول نہ کر رد کردے۔ ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۲۳۔

چار باتیں جنت کو واجب کرتی ہیں

۴۳۴۸۲۔۔۔۔مؤمن میں جب چار چیزیں جمع ہوجاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب کردیتا ہے، زبان میں صداقت، مال میں سخاوت، دل میں محبت، کسی کی موجودگی وغیر موجودگی میں خیرخواہی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمر، وفیہ عمرو بن ھارون اللحی متروک

۴۳۴۸۳۔۔۔۔عقبہ! کیوں نہ تمہیں دنیا وآخرت والوں کے سب سے اچھے اخلاق بتاؤں! جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو، خبردار! جو یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت اور اس کی عمر میں اضافہ ہوا سے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کیا کرے۔ مسند احمد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۴۳۴۸۴۔۔۔۔اے علی! سخاوت کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سخاوت کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور بہادر بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ دلیر کو پسند کرتا ہے اور غیرت والے بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ غیرت مند شخص کو پسند کرتا ہے اگر کوئی شخص تم سے اپنی ضرورت کا سوال کرے تو اس کی ضرورت پوری کردو اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو تم اس کے اہل ہو۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن علی

۴۳۴۸۵۔۔۔۔وہ شخص ایماندار نہیں جس کا پڑوسی اس کی (ذہنی جسمانی) اذیتوں سے محفوظ نہ ہو، جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہوا سے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے، جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے، اللہ تعالیٰ حیا والے پاک دامن و پاکباز کو پسند کرتا ہے اور بیہودہ گو، بکواسی، لپٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے کا سبب) ہے اور فحش گوئی بیہودہ گوئی کا حصہ ہے اور بیہودہ گوئی جہنم میں (لے جانے کا باعث)۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود عن فاطمۃ الزھراء

۴۳۴۸۶۔۔۔۔ابو ہریرہ! میں تمہیں چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں مرتے دم تک انہیں کبھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی نکلنا، لغویات اور بے کار حرکت نہ کرنا، اور ہر مہینہ کے تین روزوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانے کے روزے ہیں، اور سونے سے پہلے تمہیں وتر ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور ہرگز فجر کی دو سنتیں نہ چھوڑنا چاہے تم رات بھر نفلیں پڑھتے رہے کیونکہ ان دونوں میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ ابویعلی والشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۳۴۸۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو پہلی تختیوں میں احکام عطا کئے، (وہ یہ تھے) اپنے والدین کا اور میرا شکرگزار رہنا میں تجھے مصائب سے بچاؤں گا، اور تمہاری عمر میں اضافہ کروں گا اور تجھے پاکیزہ زندگی دوں گا اور اسے بہترین زندگی کی طرف پلٹ دوں گا، اور جس جان کو میں نے حرام قرار دیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، ورنہ زمین باوجود اپنی کشادگی اور آسمان اپنی وسعت کے تم پر تنگ ہوجائیں گے اور تو میری ناراضگی کا مستحق ہوکر جہنم میں چلا جائے گا، اور میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا، کیونکہ میں نہ اسے پاک کرتا ہوں اور نہ صاف کرتا ہوں جو میری اور میرے نام کی پاکیزگی اور عظمت کا خیال نہ کرے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۴۸۸۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار خصلتیں ہیں ایک میرے لئے ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ رہی میرے لئے تو وہ یہ ہے تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارا مجھ پر حق ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کرو میں تمہیں اس کا بدلہ دوں اور جو تیرے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تم دعا کرو اور میں قبول کروں اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تم ان کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ ابویعلی، حلیۃ الاولیاء عن انس وضعف

۴۳۴۸۹۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے بہترین عمل ہے اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے روزہ اور صدقہ بہترین عمل ہیں اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے، خاموشی میں امن وسلامتی ہے اے معاذ بن جبل! تمہاری ماں تمہیں روئے! لوگوں کو جہنم میں

اوندھے منہ صرف ان کی باتوں نے گرایا ہے، اس لئے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے بری بات نہ کرے، اچھی بات کہو گے فائدہ اٹھاؤ گے اور شر (کو زبان پر لانے) سے خاموش رہو سلامتی میں رہو گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

فصل پنجم ...... پنج گوشہ ترغیب

۴۳۴۹۰ ...... پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو! اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی فراغت کو مشغولی سے پہلے، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور اپنی بے احتیاجی کو محتاجی سے پہلے۔

حاکم، بیھقی عن ابن عباس، مسند احمد فی الزھد حلیة الاولیاء، بیھقی عن عمرو بن میمون

کلام: ...... کشف الخفاء ۴۳۶۔

۴۳۴۹۱ ...... پانچ کام ایسے ہیں ان میں سے ایک بھی کسی نے کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جس نے کسی بیمار کی عیادت کی، یا جنازہ کے ساتھ نکلا، یا جہاد کے لئے نکلا، یا اپنے امام کے پاس اس کی مدد اور عزت بچانے کے لئے آیا، یا اپنے گھر بیٹھا رہا کہ لوگ اس کے شر سے اور وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہا۔ مسند احمد، طبرانی عن معاذ

۴۳۴۹۲ ...... پانچ کام جس نے ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، جمعہ کے لئے گیا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا، کسی غلام لونڈی کو آزاد کرایا۔ ابو یعلی، بیھقی عن ابی سعید

۴۳۴۹۳ ...... پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجدوں میں بیٹھنا، کعبہ کو دیکھنا، قرآن مجید کو دیکھنا، اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔

فردوس عن ابی ھریرة

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے

۴۳۴۹۴ ...... پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ قرآن مجید کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، والدین کو دیکھنا، زمزم کو دیکھنا وہ گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔ دارقطنی فی ......

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۴۔

۴۳۴۹۵ ...... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تم اپنے ڈول کا پانی، پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو، اور شلوار لٹکانے سے بچنا کیونکہ شلوار و تہبند لٹکا کر چلنا تکبر میں شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، جب کوئی شخص تمہیں کسی ایسی بات کی عار دلائے اور برا بھلا کہے جو تجھ میں ہو، تو اسے کسی ایسے کام کی عار نہ دلانا جو اس میں موجود ہو، اسے چھوڑ اس کا وبال اسی پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور کسی کو ہرگز گالی نہ دینا۔

الطیالسی، ترمذی، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن سلیم الھخیمی

۴۳۴۹۶ ...... ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، اور ہرگز کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے، کیونکہ یہ بھی نیکی ہے اور آدھی پنڈلی تک اپنا تہبند اٹھا کر رکھنا اگر یہ نہ چاہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو نہیں بھاتا، اگر کسی آدمی کو تمہارے بارے میں کوئی بات معلوم ہے جو تجھ میں ہو اور وہ تمہیں برا بھلا کہے اور عار دلائے تو تم اسے عار نہ دلانا اگرچہ تمہیں اس کی بات معلوم ہو کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ ابوداؤد عن جابر بن سلیم

۴۳۴۹۷ ...... ابو ہریرہ پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کردیا ہے اس پر راضی رہنا

سب سے زیادہ بے احتیاج ہو جاؤ گے اور مسلمانوں کے لئے وہی پسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہی ناپسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہو تو تم (حقیقت میں) مؤمن بن جاؤ گے، اور جس کسی کا پڑوس اختیار کرو تو اچھا برتاؤ کرو تم مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ زیادہ ہنسی دل کی خرابی ہے۔ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۳۴۹۸ ..... پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے تھوڑے پر صبر کرو لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مؤمن بن جاؤ گے، جس کا پڑوس اختیار کرو احسان کرو مسلمان بن جاؤ گے، کم ہنسا کرو کیونکہ کثرت سے ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔الخرائطی فی مكارم الاخلاق، بيهقی عن واثلة وابی هريرة

۴۳۴۹۹ ..... ہر چیز کی ایک جڑ ہوتی ہے اور ایمان کی جڑ تقویٰ ہے اور ہر چیز کی شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے اور ہر چیز کا ایک اونچا حصہ ہوتا ہے اور اس امت کا بلند حصہ میرا چچا عباس ہے اور ہر چیز کا ایک فرزند ہوتا ہے اور اس امت کا فرزند حسن اور حسین ہیں ہر چیز کا بازو ہوتا ہے اور اس امت کا بازو علی بن ابی طالب ہے۔ابن عساکر

۴۳۵۰۰ ..... حرام چیزوں سے بچو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تو سب سے زیادہ مال دار ہو جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مؤمن ہو جاؤ گے، اور جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔مسند احمد، ترمذی، بيهقی عن ابی هريرة

۴۳۵۰۱ ..... سلام پھیلایا کر، کھانا کھلایا کر اور اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کیا کر جیسے قوم کے کسی باوقار شخص سے حیا کرتے ہو۔تمہارے اخلاق اچھے ہوں، جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کر لیا کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔طبرانی فی الكبير عن ابی امامة

۴۳۵۰۲ ..... آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے کھانے والے نازونعمت میں رہنے والے قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے بھوکے ننگے قیامت کے روز کھانے والے اور نرم لباس پہننے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنی عزت کرنے والے اس کی توہین کرنے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی توہین کرنے والے اس کی عزت کرنے والے ہوں گے، آگاہ رہو! بہت سے لوگ ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں گھسے رہتے اور عیش عشرت کرتے رہتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ بھی نہیں، خبردار! جنت کا عمل سخت اونچی جگہ ہے اور جہنم کا (عمل) نرم اور پسندیدہ ہے، خبردار! ایک گھڑی کی خواہش لمبے عرصے کا غم دے دیتی ہے۔

ابن سعد، بيهقی عن ابی البجير

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۵۰۳ ..... میں تمہیں ظاہر و پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کر لیا کرو، کسی سے ہرگز کوئی چیز نہ مانگنا، اور نہ کبھی کسی کی امانت رکھنا، اور نہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا۔مسند احمد عن ابی ذر

۴۳۵۰۴ ..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں داخل کرے! تلوار چلانا مہمان کو کھانا کھلانا، نماز کے اوقات کا اہتمام کرنا، اور سرد رات میں مکمل وضو کرنا، اور باوجود کھانے کی خواہش کے اسے کھلا دینا۔ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۱۵۳۔

۴۳۵۰۵ ..... کیا تمہیں تمہارے جنتی مرد نہ بتاؤں؟ نبی، شہید، صدیق، بچہ جنت میں ہے وہ شخص جو اپنے بھائی کی شہر کے کونے میں ملاقات کرتا ہے جنت میں ہے کیا تمہیں تمہاری جنتی عورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی جب تو اس پر ظلم کرے تو وہ کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو راضی نہیں ہو جاتا میں ایک لقمہ نہیں چکھوں گی۔

دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الكبير عن كعب بن عجرة معا

پنج گوشی ترغیب.....از اکمال

۴۳۵۰۶.....اللہ کے لئے ایسے عمل کر گویا اسے دیکھ رہے ہو، اگر دیکھ نہیں رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے اعضاء وضو مکمل دھونا، جب مسجد میں آ ؤ تو موت کو یاد کرو، کیونکہ آدمی جب موت کو یاد کرتا ہے تو اس کی نماز اچھی ہوتی ہے اور اس شخص کی طرح نماز پڑھنا جسے گمان ہے کہ یہ اس کی آخری نماز ہے اور ہر ایسے کام سے بچنا جس سے معذرت کرنا پڑے۔ الدیلمی عن انس

۴۳۵۰۷.....اللہ تعالیٰ فیاض ہے اور فیاضی کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق پسند کرتا ہے جب کہ برے اخلاق سے نفرت کرتا ہے تین آدمیوں کی عزت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی عزت ہے۔ بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے صاحب قرآن کی عزت جو قرآن سے غفلت کرتا ہے اور نہ اس میں غلو سے کام لیتا ہے اور عادل بادشاہ۔ هناد والخرائطی فی مکام الاخلاق عن طلحة بن عبید الله بن کریز مرسلاً

کلام:.....اللآ لی ج ۱ص ۱۵۲۔۱۵۳۔

۴۳۵۰۸.....جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں کہ جب ان کے مکین ان میں ہوں گے تو انہیں باہر کی چیزیں دکھائی دیں گی اور جب باہر نکلیں گے تو اندر کی چیزیں نظر آئیں گی، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کمرے کس کے لئے ہوں گے؟ فرمایا: جس نے شیریں گفتگو کی، مسلسل روزے رکھے اور کھانا کھلایا، سلام پھیلایا، اور رات کے وقت جب لوگ سورہے تھے نماز پڑھی۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! شریں کلام کیا ہے؟ فرمایا: **"سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اکبر ولله الحمد"** یہ کلمات قیامت کے روز اس حال میں آئیں گے کہ ان کے آگے پیچھے دائیں فرشتے ہوں گے، عرض کیا گیا: لگا تار روزوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے پھر رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے۔ کسی نے عرض کیا: کھانا کھلانا کیا ہے؟ فرمایا: جو چیز اہل وعیال کی ضرورت ہو انہیں کھلاؤ، کسی نے عرض کیا: سلام پھیلانا کیا ہے؟ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا اور سلام کہنا۔ کسی نے عرض کیا: رات کے وقت نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھنا اور یہود ونصاریٰ سورہے ہوں۔ الخطیب عن ابن عباس

۴۳۵۰۹.....جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں جس سے باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو دیکھیں گے، اور اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھیں گے وہ ان لوگوں کے لئے ہیں جنھوں نے شیریں کلام کیا، سلام پھیلایا اور جب لوگ سورہے تھے نماز پڑھی۔

الخرائطی فی مکارم الا خلاق عن ابن عباس

۴۳۵۱۰.....واہ واہ، پانچ چیزیں جس نے ان کا یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی جنت میں جائے گا۔ اللہ وآخرت پر ایمان، جنت ودوزخ پر ایمان مرنے کے بعد جی اٹھنے اور حساب پر ایمان رکھنا۔ مسند احمد عن مولی رسول الله ﷺ ورجاله ثقات

۴۳۵۱۱.....واہ واہ، پانچ چیزیں! میزان کو کس قدر روزنی کرنے والی ہیں۔ سبحان الله والحمدلله ولااله الا الله والله اکبر، نیک لڑکا جو مرجائے اور اس کا والد ثواب کی امید کرے، اور پانچ چیزوں پر جس نے یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کے لئے جنت واجب ہے۔ جس نے لااله الاالله اور محمد عبده ورسوله کی گواہی دی موت وحساب کا یقین رکھا اور جنت وجہنم کا یقین کیا۔

ابن ابی شیبة مسند احمد عن ابی سلام عن رجل من الصحابة

۴۳۵۱۲.....واہ واہ پانچ چیزیں کیا ہی شاندار ہیں! اور کس قدر میزان کو وزنی کرنے والی ہیں۔ **سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اکبر**، نیک بچہ جو مسلمان آدمی کا ہو فوت ہو تو اس کا والد صبر سے کام لے۔

رزین، طبرانی فی الاوسط وتمام، ابن عساکر سعید بن منصور عن ثوبان، ابن سعد، نسائی، ابو یعلی، ابن حبان والبغوی والباوردی، حاکم طبرانی، ابونعیم، بیهقی عن ابی سلمی راعی رسول الله ﷺ واسمه حریث مسند احمد، عن مولی رسول الله ﷺ، ابو داؤد طیالسی، مسنداحمد والرویانی، سعید بن منصور عن ابی امامة، ابن ابی شیبه، عن ابی الدرداء، مرفوعاً

۴۳۵۱۳..... پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ جو شخص قیامت کے روز لائے گا جنت میں جائے گا۔ جس نے پانچ نمازوں کی، وضو، رکوع وسجود اور ان کے اوقات کی حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے، اگر قدرت ہوئی تو حج بیت اللہ کیا، اپنے مال سے بخوشی زکوۃ ادا کی، امانت کی ادائیگی کی، کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ فرمایا: غسل جنابت اگرچہ انسان اس کے علاوہ اپنے دین کی کسی چیز کی حفاظت نہ کر سکے۔

محمد بن نصر، ابن جریر، طبرانی فی الکبیر، نسائی عن ابی الدرداء وحسن

۴۳۵۱۴..... جس نے دن میں پانچ کام کر لئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جمعہ کا روزہ، جمعہ کے لئے جانا، مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری اور گردن (جو غلامی میں جکڑی ہوا سے) آزاد کرنا۔ ابویعلی، ابن حبان، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۳۵۱۵..... جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے مہمان کی ضیافت کی وہ جنت میں جائے گا۔

طبرانی، بیہقی عن ابن عباس وضعف

اللہ کے لئے سوال کرنے کی رعایت

۴۳۵۱۶..... جو تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال کرے اسے پناہ دو، اور جو تم سے اللہ کے نام مانگے اسے دو، اور جو تم سے اللہ کے نام پناہ مانگے اسے پناہ دو، اور جو تمہیں بلائے اسے جواب دو (اس کی دعوت قبول کرو) جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دو، اگر بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے (جزاک اللہ کہہ کر) دعا کر دیا کرو یہاں تک کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تم نے بدلہ دے دیا۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد ابوداؤد سجستانی، نسائی والحکیم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی وابن جریر فی تھذیبہ عن ابن عمر

۴۳۵۱۷..... جس نے اپنی رضامندی عام کی اپنے غصہ کو روکا، اپنی نیکی پھیلائی، اپنی امانت ادا کی اور صلہ رحمی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے نور میں ہوگا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن الحسن، الدیلمی عن عبداللہ بن الحسن بن الحسن عن ابیہ عن جدہ علی

۴۳۵۱۸..... جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے، اور جس نے بیمار کی عیادت کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو صبح یا شام مسجد گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو اپنے گھر بیٹھا رہا اور کسی کی برائی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے اور جو امیر کی امداد کے لئے اس کے پاس گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ الرویانی، طبرانی، ابن حبان، حاکم، بیہقی عن معاذ

۴۳۵۱۹..... جو کسی مسلمان کے نکاح میں حاضر ہوا گویا اس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا، اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔ اور کسی مسلمان کے رشتہ میں حاضر ہوا گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے کسی بیمار کی عیادت کی گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے جمعہ کے روز غسل کیا تو گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔

الازدی فی الضعفاء، ابوالبرکات ابن السقطی فی معجمہ وابو الشیخ، ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۵۲۰..... جس نے نماز جمعہ پڑھی اور جمعہ کا روزہ رکھا، کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ طبرانی فی الکبیر، ابو سعید السمان فی مشیختہ عن ابی امامۃ

۴۳۵۲۱..... جسے جمعہ کے روزے کی توفیق ملی، اس نے کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازے میں حاضر ہوا اور صدقہ کیا اور کوئی آزاد کرایا تو اس کے لئے اس دن انشاء اللہ تعالیٰ جنت واجب ہے۔ ابویعلی، بیہقی عن سعید

۴۳۵۲۲..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرتے رہنا، زکوۃ دیتے رہنا مسلمان کی خیر خواہی کرنا اور شرک سے دور رہنا۔

ابن سعد عن جریر

۴۳۵۲۳..... بندہ اس وقت تک ایمان کی واضح حقیقت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی، ظلم کرنے والے کو معاف، برا بھلا کہنے والے کو درگزر اور برائی سے پیش آنے والے سے نیکی کا برتاؤ نہ کرے۔ ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ

۴۳۵۲۴......اے انسان! تیرے لئے وہ ہے جس کی تو نیت کرے، اور تیرے لئے وبال وہ ہے جو تو نے کمایا، اور تیرے لئے وہ (اجر) ہے جس کی تو نے امید رکھی اور صبر کیا، اور جس سے تجھے محبت ہے اس کے لئے ساتھ ہے اور جو جس انداز عمل پر مراو انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔
ابن عساکر عن ابی امامۃ

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے بغض

۴۳۵۲۵......ابن مسعود! تمہیں پتہ ہے کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے مضبوط ہے؟ ایمان کی سب سے وہ کڑی مضبوط ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی ہو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور بغض ہو۔ ابن مسعود! کیا تمہیں علم ہے کہ کون سا مؤمن افضل ترین ہے؟ وہ شخص سب سے افضل ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

ابن مسعود! جانتے ہو کہ کون سا مؤمن تمام لوگوں میں سے زیادہ علم والا ہے، وہ جب لوگ اختلاف کریں تو اسے حق سب سے زیادہ سجھائی دے اگر چہ اس کے عمل میں کوتاہی ہو، اگر چہ وہ اپنی سرین کے بل گھسٹتا ہو، ابن مسعود! جانتے ہو کہ بنی اسرائیل میں (۷۲) بہتر فرقے بنے صرف تین فرقوں نے نجات پائی باقی ہلاک ہو گئے۔ ایک فرقہ بادشاہوں اور طاقت وروں میں ٹھہرا جس نے انہیں دین عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت دی، انہیں پکڑ کر قتل کیا گیا، آروں سے چیرا گیا، آگ میں جلایا گیا انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، پھر دوسرا گروہ اٹھا ان میں قوت وطاقت نہ تھی اور نہ وہ عدل وانصاف قائم رکھ سکتے تھے وہ پہاڑوں میں جا بسے وہاں عبادت ورہبانیت میں مشغول ہو گئے انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا: اور وہ رہبانیت جسے انہوں نے ایجاد کرلیا ہم نے ان پر فرض نہیں کی، رہبانیت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایجاد کی، پھر انہوں نے اس کی حفاظت نہ کی تو ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اجر دیا، یہ وہی لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی، ''اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں'' جو مجھ پر ایمان لائے اور نہ میری تصدیق کی، تو انہوں نے جیسا رہبانیت کا حق تھا اس کی رعایت نہیں کی، انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فاسق قرار دیا۔

عبد بن حمید والحکیم ابویعلی، طبرانی، حاکم، بیہقی عن ابن مسعود

۴۳۵۲۶......خباب! اگر تم نے پانچ کام کرلئے تو مجھے دیکھو گے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگر چہ تمہارے ٹکڑے کردیئے جائیں، تمہیں آگ میں جلا دیا جائے، اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنا اور اس کا علم رکھنا کہ جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ تم سے ٹل گئی، اور شراب نہ پینا کیونکہ اس کا گناہ دوسرے گناہوں کو پیدا کرتا ہے جیسے درخت اپنی شاخوں کی بدولت درختوں سے اونچا ہو جاتا ہے اور اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتے رہنا اگر چہ وہ تمہیں دنیا کی ہر چیز خرچ کرنے کا حکم دیں اور جماعت کی رسی کو مضبوط تھامنا، کیونکہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست (رحمت) ہوتا ہے، خباب! اگر تم نے مجھے قیامت کے روز دیکھا تو مجھ سے جدا نہیں ہو گے۔ طبرانی فی الکبیر عن خباب

۴۳۵۲۷......عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتے ہیں، لہٰذا خرچ کرو اور کھلاؤ، تھیلی کو مضبوطی سے باندھ کر نہ رکھو ورنہ تمہیں تلاش کرنے میں دشواری ہوگی، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ شبہات کے وقت تلاش کی نظر کو پسند کرتا ہے، اور شہوات کے پیش آنے کے وقت پوری عقل کو پسند کرتے ہیں، اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں چاہے وہ کچھ کھجوروں کی ہو اور بہادری کو چاہتے ہیں چاہے سانپ بچھو کو مارنے کی صورت میں ہو۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۳۵۲۸......ایمان بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور جب تک آپس میں محبت نہیں رکھو گے ایمان والے نہیں بنو گے، کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جسے کرنے سے آپس میں تم محبت کرنے لگو، آپس میں سلام پھیلایا کرو، عشاء اور فجر کی نماز منافقین کے لئے بڑی بوجھل ہیں، اگر انہیں ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل بھی ان میں شامل ہو جائیں، بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری میں دیا جائے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جن کی ذمہ داری تم پر ہے ان سے (خرچ) شروع کرو تمہاری والد، تمہارے والدہ، تمہاری بہن، بھائی اور قریبی قریبی

رشتہ دار۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۴۳۵۲۹..... جسے پانچ چیزوں کا الہام ہوا..... جسے دعا کا الہام ہوا۔ ضیاء عن انس

چھٹی فصل..... شش گوشی ترغیب

۴۳۵۳۰..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ نماز، زکوۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ اور زبان۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۳۸۔

۴۳۵۳۱..... مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو وفا کرو، امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکلیف دینے سے) روک کر رکھو۔

مسند احمد، حاکم بن حبان، بیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۴۳۵۳۲..... میری طرف سے چھ چیزیں قبول کرلو میں تمہاری طرف سے جنت قبول کرلوں گا۔ جب تم میں کا، کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، اپنی نگائیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ حاکم، بیھقی عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۷۳۔

۴۳۵۳۳..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اپنی میراث کے وقت ظلم نہ کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلاؤ، دشمن سے جنگ کے وقت بزدل نہ بنو، غنیمتوں میں خیانت نہ کرو، اپنے ظالم کو اپنے مظلوم سے روکو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۹۶۔

۴۳۵۳۴..... مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

البغوی، طبرانی، عن ابی امامۃ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۔

۴۳۵۳۵..... چھ خصلتیں بھلائی کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے تلوار (ہتھیار) سے جہاد کرنا، گرمی میں روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اچھے طریقے سے صبر کرنا، حق پر ثابت کے سامنے جھگڑا چھوڑ دینا، ابر آلودگی کے روز جلدی نماز پڑھنا، اور سردی کے ایام میں اچھے انداز سے وضو کرنا۔

بیھقی عن ابی مالک الاشعری

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۴۳، الکشف الالٰہی ۴۳۹۔

۴۳۵۳۶..... چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اگر فوت ہوگیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو کسی جنازے کے پیچھے چلا، اگر فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر نماز کے لئے مسجد کا رخ کیا، راستہ میں فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں ہے کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرتا، نہ کسی سے ناراض ہوتا نہ ضرر پہنچاتا ہے پھر وہ فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۸۲۹۔

چھ مخصوص عبادات

۴۳۵۳۷۔۔۔۔۔۔جو شخص چھ چیزوں میں سے ایک بھی لے کر آیا اس کے لئے قیامت کے روز وعدہ ہوگا ہر ایک ان میں سے کہے گی: کہ اس کا مجھ پر عمل تھا۔نماز زکوٰۃ، حج، روزہ، امانت کی ادائیگی اور صلہ رحمی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۲۴۵، الضعیفہ ۲۴۴۶۔

۴۳۵۳۸۔۔۔۔۔۔جس میں چھ چیزیں ہوئیں وہ برحق مؤمن ہے۔ مکمل وضو کرنا، اور سخت بارش کے روز مسجد کی طرف جلدی جانا، سخت گرمی میں بکثرت روزے رکھنا، اور دشمنوں کو تلوار سے مارنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور اگرچہ تو حق پر ہو جھگڑا نہ کرنا۔ فردوس عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۲۴۶۔

۴۳۵۳۹۔۔۔۔۔۔چھ جگہوں میں مؤمن اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو، جامع مسجد میں، بیمار کے پاس، جنازے میں اپنے گھر میں یا عادل بادشاہ کے پاس جس کی مدد وعزت کے لئے جائے۔ البزار، طبرانی عن ابن عمرو

۴۳۵۴۰۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، واجب کو روکنا اور ناحق کو لینا حرام کیا ہے اور فضول بات کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔ بیھقی عن المغیرہ بن شعبۃ

۴۳۵۴۱۔۔۔۔۔۔سب سے بڑا چور وہ ہے جو حاکم کی زبانی چوری کرے، (یعنی اس کی چغلی کھائے) اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جس نے کسی کا مال ناحق ہتھیا لیا، اور بیمار کی عیادت کرنا نیکی ہے اور مکمل عیادت یہ ہے کہ تم بیمار پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھو تمہارا کیا حال ہے؟ سب سے افضل سفارش یہ ہے تم دو آدمیوں کے درمیان نکاح کے لئے سفارش کرو اور دو شخص آپس میں اکٹھے ہو جائیں، اور شلوار سے پہلے قمیص پہننا انبیاء کا لباس ہے، چھینک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابی رھم السمعی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۹۸۶۔

۴۳۵۴۲۔۔۔۔۔۔انصاف بہتر ہے لیکن امراء میں بہت ہی بہتر ہے، سخاوت بہتر ہے لیکن مالداروں میں بہت ہی بہتر ہے، تقویٰ بہتر ہے لیکن علما میں بہترین ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے توبہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بہت اچھی ہے حیا بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔

فردوس عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۸۵۶، کشف الخفاء ۱۷۱۶۔

۴۳۵۴۳۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، حج وعمرہ کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور دیکھو تم لوگوں کے برتاؤ کو پسند کرو کہ تمہارے ساتھ کریں تو وہی کرو اور جوان کا برتاؤ تمہیں برا لگے تو اسے چھوڑ دو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ھریرۃ

۴۳۵۴۴۔۔۔۔۔۔آج کی رات میں نے اپنے رب کو انتہائی حسین صورت میں دیکھا، فرمایا: اے محمد (ﷺ) جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، تو مجھ زمین وآسمان کی چیزیں نظر آنے لگیں، فرمایا: محمد! (ﷺ) جانتے ہو ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات: نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، اور جماعتوں کی طرف پیدل جانا، سختیوں (سردی) میں پورا وضو کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد تم نے سچ کہا؟ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کی زندگی جیے گا، بھلائی پر مرے گا اور اپنے گناہوں سے یوں نکلے گا جیسا آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔

فرمایا: محمد! جب تم نماز پڑھ لوتو کہا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کاموں ناشائستہ باتوں کو چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ میری مغفرت فرمائیں مجھ پر رحم کریں، اور میری توبہ قبول کریں، اور جب اپنے بندوں کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اپنے پاس اٹھالینا، اور درجات، سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنا۔ عبدالرزاق، مسند احمد و عبد بن حمید، ترمذی عن ابن عباس

۴۳۵۴۵...... میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ مجھے آج صبح تمہارے پاس آنے میں کیوں تاخیر ہوگئی، میں نے وضو کیا اور جتنا میرے مقدر میں نماز پڑھنا تھا میں نے پڑھی، نماز کے دوران مجھے اونگھ آگئی یہاں تک کہ میری طبیعت بوجھل ہونا شروع ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو انتہائی اچھی صورت میں دیکھا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں میرے رب! فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: مجھے علم نہیں، آپ نے یہ بات تین بار دہرائی، میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، میرے سامنے ہر چیز واضح ہوگئی اور میں نے پہچان لیا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفاروں میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: نیکی کے کاموں کے لئے پیدل چلنا، اور نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا، کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھنا، فرمایا: سوال کرو، میں نے عرض کیا: اے اللہ میں تجھ سے نیکی کے کاموں، ناشائستہ کاموں کو چھوڑنے مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں، آپ میری مغفرت فرمائیں، مجھ پر رحم کریں، اور جب کسی قوم کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اٹھالینا، میں آپ کی، آپ سے محبت کرنے والے کی اور ہر ایسے عمل کی محبت سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت کے قریب کردے، یہ برحق ہے اسے پڑھ لو اور پھر سیکھ لو۔ ترمذی، حاکم عن معاذ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۳۳۔

شش گوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۴۶...... جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرے سچ بولے، وعدہ کرے تو پورا کرے، امانت رکھی جائے تو ادا کرے، اپنی نظر کی حفاظت کرے، شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو روک کر رکھے۔

عبدالرزاق بیهقی عن الزبیر مرسلاً

۴۳۵۴۷...... جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں، دشمن سے بزدلی نہ کرنا، اپنے لشکر سے بغاوت نہ کرنا، لوگوں کو انصاف دلانا، اور اپنے ظالم کو اپنے مظلوم سے روکنا، اور اپنی میراث کی تقسیم میں ظلم نہ کرنا، اور اپنے رب کی رحمت کے دھوکہ میں گناہ نہ کرنا، جب تم نے ایسا کرلیا تو جنت میں جاؤ گے۔ الدیلمی عن ابی امامة

۴۳۵۴۸...... جس نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے چھ باتوں پر عمل نہیں کیا وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، نہ چوری کی، نہ زنا کیا، نہ کسی پاک دامن عورت پر تہمت (زنا) لگائی اور نہ حکمران کی نافرمانی کی، خاموش رہایا گفتگو کی تو حق کہا۔ بیهقی والخرائطی فی مساوی الاخلاق، ابن عساکر عن ابی هریرة

۴۳۵۴۹...... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چھ باتوں کے بارے میں پوچھا جن کے متعلق ان کا گمان تھا کہ وہ ان کے ساتھ خاص ہیں اور ساتویں چیز موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی، عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ زیادہ پرہیزگار ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور بھولے نہیں، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ فرمایا: جو ہدایت کی پیروی کرے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والا ہے؟ فرمایا: جو بندوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے، عرض کیا آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ علم والا ہے؟ فرمایا: وہ عالم جو علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے لئے کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرتا رہتا ہے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ عزت مند ہے؟ فرمایا: وہ جسے جب قدرت ہو تو معاف کردے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ مالدار

ہے؟ فرمایا: جسے جو ملے اس پر راضی رہے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ زیادہ محتاج ہے؟ فرمایا: مسافر، پھر رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں فرمایا: مال کی وجہ سے مال داری نہیں، مالداری تو دل کی مالداری ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں مالداری پیدا فرمادیتے ہیں اس کے دل کو متقی بنادیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو محتاجی اس کا مقصد بنادیتے ہیں۔

الرویانی وابوبکر بن المقری فی فوائده وابن لال وابن عساکر عن ابی هریرة وروی البیهقی بعضه

۴۳۵۵۰...... جس میں چھ باتیں ہوئیں وہ یقیناً مؤمن ہے: مکمل وضو کرنا، سخت بارش کے روز نماز کے لئے جلدی جانا، سخت گرمی میں زیادہ روزے رکھنا، اور دشمنوں سے تلوار کے ذریعہ جہاد کرنا، اور مصیبت پر صبر کرنا اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کرنا۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۴۶۔

لوگوں کے مراتب سے عبادات کے مراتب

۴۳۵۵۱...... چھ چیزیں اچھی ہیں لیکن چھ قسم کے لوگوں میں بہت ہی اچھی ہیں: انصاف اچھا ہے لیکن امراء میں بہت ہی اچھا ہے سخاوت بہتر ہے لیکن اغنیاء میں بہترین ہے تقویٰ اچھا ہے لیکن علماء میں بہت ہی اچھا ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے توبہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بے حد اچھی ہے، حیاء بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۳۵۵۲...... جو مسلمان ان خصلتوں میں کوئی ایک اللہ تعالیٰ کے ہاں کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے تو قیامت کے روز وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر کے چھوڑے گی۔ (ابن حبان والرویانی، طبرانی، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی ذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بندے کو جہنم سے کیا چیز نجات دلائے گی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، میں نے عرض کیا: ایمان کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہئے؟ فرمایا: تھوڑا بہت خرچ کرے جو اسے اللہ تعالیٰ دے، میں نے عرض کیا: اگر وہ فقیر ہو اور اس کے پاس تھوڑا بہت دینے کے لئے نہ ہو تو؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کیا: اگر وہ اچھے طریقہ سے نہ بول سکتا ہو کہ نیکی کا حکم دے یا برائی سے روکے؟ فرمایا: کسی جاہل کے ساتھ نیکی کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ خود جاہل ہو کسی کے ساتھ احسان نہیں کرسکتا؟ فرمایا: کسی مغلوب کی مدد کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ کمزور ہو کسی مغلوب کی مدد نہ کرسکتا ہو؟ فرمایا: کیا تم اپنے ساتھی میں کوئی نیکی نہیں چھوڑنا چاہتے، لوگوں سے اذیت وتکلیف کو دور کردے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب وہ یہ کام کرلے گا تو جنت میں جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۵۵۳...... جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فالتو خرچ کیا تو سات سو گنا دوگنا ہے اور جس نے اپنے آپ پر یا اہل وعیال پر خرچ کیا یا بیمار کی عیادت کی، یا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی یا صدقہ کیا تو وہ ایک نیکی دس کے بدلہ ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے، جسے اللہ تعالیٰ نے کسی بدنی تکلیف میں مبتلا کیا تو وہ اس کے گناہوں کی جھاڑن ہے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابن منیع والدارمی، ابویعلی والشاشی وابن خزیمه، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان، بیهقی، سعید بن منصور عن ابی عبیدة بن الجراح

۴۳۵۵۴...... تم اس وقت مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک لوگ تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہیں ہوجاتے، اور اس وقت تک عالم نہیں ہو جب تک علم پر عمل نہ کرو، اور جب تک پرہیزگار نہیں بن جاتے تب تک عبادت گزار نہیں ہو، اور اس وقت تک دنیا سے بے رغبت نہیں ہو (جب تک) زیادہ خاموش رہو، اکثر غور وفکر کرو اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسی سے دل (مردہ) خراب ہوجاتا ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن مسعود وسنده ضعیف

۴۳۵۵۵...... معاذ! میں تمہیں مہربان بھائی کی طرح نصیحت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، بیمار کی عیادت کیا کرو، بیواؤں اور کمزوروں کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہا کرو، فقراء اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلایا کرو، حق بات

کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمر
۴۳۵۵۶...... میرے رب نے مجھ سے فرمایا: محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ والے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔
ابن خزیمة عن ثوبان، قلت الحدیث بطوله مذکور فی منهج العال فی الترغیب السداسی

ساتویں فصل......سات پہلو احادیث

۴۳۵۵۷...... علم مؤمن کا دوست ہے عقل اس کی رہبر ہے عمل اس کا سہارا ہے، بردباری اس کا وزیر ہے صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے نرمی اس کا والد ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے۔ بیهقی عن الحسن مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۸۸۱۴، الضعیفہ ۲۳۷۹۔

۴۳۵۵۸...... کیا تجھے ایسی باتیں نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے، علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر عقل اس کی رہنما، عمل اس کا آسرا نرمی اس کا والد مہربانی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۱۶۸۔

۴۳۵۵۹...... علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہبر، عمل اس کا سہارا ہے نرمی اس کا باپ مہربانی اس کا بھائی صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۷۴۳۔

کسی پریشان حال کی پریشانی دور کرنا

۴۳۵۶۰...... جس نے دنیا کی کوئی پریشانی کسی مؤمن سے دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں اس کی سہولت پیدا کرے گا، جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ رہتی ہے اور جس نے علم کے حصول کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کرے گا، اللہ تعالیٰ کے جس کے گھر میں کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت اور آپس میں اس کی دہرائی کریں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی اور انہیں رحمت گھیر لیتی اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پاس والے فرشتوں کے ہاں ان کا ذکر کرتا ہے جسے اس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اسے اس کا نسب جلدی نہیں پہنچائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۳۵۶۱...... سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے یہاں تک کہ مسجد میں واپس لوٹ آئے، اور وہ دو شخص جن کی محبت وجدائی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو (خوف ومحبت سے) یاد کیا تو اس کے آنسو بہہ پڑے، اور وہ شخص جسے کسی باوقار وباجمال عورت نے (گناہ کی) دعوت دی ہو اور وہ کہہ دے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور وہ شخص جس نے ایسا خفیہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا۔

مالک، ترمذی عن ابی هریرة وابی سعید، مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هریرة مسلم عن ابی هریرة وابی سعید معاً

۴۳۵۶۲...... سات شخص عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کے

آنسو بہہ پڑے، وہ شخص جو کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہے کیونکہ وہ مسجدوں سے بے حد محبت کرتا ہے وہ شخص جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور اسے خفیہ دے گویا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے چھپا رہا ہو، عادل بادشاہ جو رعیت میں انصاف کرے اور وہ شخص جسے کوئی باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور اللہ تعالیٰ کے جلال و ہیبت کی وجہ سے اسے چھوڑ (بھاگے) اور وہ شخص جو کسی غزوے میں لوگوں کے ساتھ تھا دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، انہیں شکست ہوئی تو وہ ان کے نشانات قدم (جن پر وہ بھاگ کر چھپ گئے تھے) مٹاتا رہا یہاں تک کہ وہ خود اور وہ سارے نجات پا گئے یا وہ شہید ہو گیا۔ ابن زنجویہ عن الحسن مرسلاً، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۳۶، الکشف الالٰہی ۱۳۶۰۔

۴۳۵۶۳......سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے، جسے مالدار عورت بلائے، اور وہ کہے مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، اور دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، اور وہ شخص جو حرام کردہ چیزوں سے نظر بچاتا ہے اور وہ آنکھ (والا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا وہ آنکھ (والا) جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار رہا۔

البیھقی فی الاسماء عن ابی ھریرۃ

کلام:......الالحاظ ۳۳۶، ضعیف الجامع ۳۲۳۸۔

۴۳۵۶۴......سات چیزوں سے پہلے اعمال (صالحہ) میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں بھلا دینے والے فقر فاقہ کا انتظار ہے یا سرکش بنا دینے والی مالداری کے منتظر ہو، یا خراب کرنے والی بیماری کی راہ دیکھ رہے ہو، یا ہلاک کرنے والی کا انتظار ہے یا دجال تو وہ تو برا ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا تو قیامت دہشت ناک اور سخت ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۰۰، ضعیف الجامع ۲۳۱۵۔

آٹھویں فصل......آٹھ پہلوی احادیث

۴۳۵۶۵......اے بھائی! میں تمہیں ایک وصیت کرنے والا ہوں اس کی حفاظت کرنا شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ذریعہ نفع دے، قبروں کی زیارت دن کے وقت کبھی کبھی کر لیا کرو زیادہ نہیں اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ ہلاک ہونے والے جسم کو ہاتھ لگانے میں بڑی نصیحت ہے اور جنازے پڑھا کرو شاید اس سے تمہارا دل غمزدہ ہو کیونکہ غمگین دل اللہ کے سائے میں اور ہر بھلائی کا ہدف ہے اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور جب ان سے ملو تو انہیں سلام کرو، اور مصیبت زدہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور اس پر ایمان رکھتے ہوئے کھایا کرو، تنگ اور کھردرے کپڑے پہنا کرو شاید تکبر و بڑائی کی تم میں گنجائش نہ ہونے پائے، اور کبھی کبھار اپنے رب کی عبادت کے لئے مزین و آراستہ ہوا کرو، کیونکہ مؤمن ایسا پاکبازی، شرافت اور خوبصورتی کے لئے کرتا ہے اور کسی مخلوق خدا کو آگ میں نہ جلانا۔

ابن عساکر عن ابی ذر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۲۔

ہفت گوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۶۶......احسان دیندار سے ہوتا ہے یا خاندانی آدمی سے، کمزوروں کا جہاد حج ہے، عورت کا جہاد اپنے خاوند سے اچھا برتاؤ ہے محبت سے پیش آنا آدھا دین ہے وہ شخص کبھی ضرورت مند نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی، صدقہ کے ذریعہ رزق کو اتارو، اللہ تعالیٰ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ بندوں کا رزق وہاں پیدا کریں جہاں ان کا گمان ہو۔ بیھقی و ضعفہ عن علی

کلام:......کشف الخفاء ۵۸، المقاصد الحسنۃ ۱۴۔

۴۳۵۶۷...... سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ دو شخص جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھیں اسی پر اکٹھے ہوں اور اسی پر ان کی جدائی ہو، اور وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت بلائے اور وہ کہے کہ مجھے اللہ رب العالمین کا ڈر ہے اور وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے خرچ کی خبر نہ ہو اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور آنسو بہہ پڑیں۔ مسند احمد، بخاری مر برقم ۴۳۵۲۱، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی هريرة، ترمذی، حسن صحیح عن ابی هريرة اور عن ابی سعید و ابی هريرة معاً

۴۳۵۶۸...... سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل بادشاہ، وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور وہ کہے: مجھے اللہ رب العالمین کا خوف ہے اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ شخص جس نے بچپن میں قرآن سیکھا اور بڑھاپے میں اس کی تلاوت کی، اور وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کیا اور اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھا، اور وہ شخص جس نے جنگل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اللہ کے خوف سے اس کے آنسو بہہ پڑیں۔ اور وہ شخص جو کسی سے ملا اور کہا میں اللہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں تو وہ شخص بھی اسے کہتا ہے میں اس کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں۔ بيهقی عن ابی هريرة

۴۳۵۶۹...... سات خصلتیں بھلائی کی جامع ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی محبت، فقراء سے محبت اور ان کے ساتھ بیٹھنا، اور اس شخص سے اطمینان میں نہ رہو جو برائی پر ہے وہ بھلائی کی طرف لوٹ آئے گا اور اسی پر مرے گا، اور وہ شخص جو بھلائی پر ہے اس کے بارے میں اطمینان میں نہ رہو کہ ہوسکتا ہے کہ وہ برائی کی طرف پلٹ آئے اور اس پر اس کی موت واقع ہو اور وہ اپنے نفس کے بارے میں جو بات تمہیں معلوم ہے وہ لوگوں سے غافل کردے۔ ابن السنی و الديلمی عن ابی ذر

قبر کھودنے کی فضیلت

۴۳۵۷۰...... جس نے (میت کے لئے) قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جس نے میت کو غسل دیا وہ اپنے گناہوں سے (پاک ہوکر) یوں نکلے گا جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ جس نے میت کو کفن دیا اسے اللہ تعالیٰ جنت کے جوڑے عطا کرے گا، جس نے غمگین کو تسلی دی اسے اللہ تعالیٰ تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا، جس نے مصیبت زدہ کو دلاسا دیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا نہیں ہوسکتی، جو جنازے کے پیچھے گیا اور دفن تک رہا تو اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھا جائے گا ایک قیراط احد سے بڑا ہے۔ جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۵۷۱...... انس! مکمل وضو کیا کرو تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تمہارے گھر کی خیر و برکت بڑھے گی، انس! میری امت کے جس آدمی سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی، انس! ضرور باوضو رات گزارنا کیونکہ اگر تم (اس رات) فوت ہوگئے تو شہید فوت ہوگے، اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور رات دن (نفل) نماز پڑھا کرو حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے، بڑے کی عزت کرو چھوٹے پر رحم کرو کل مجھ سے ملوگے۔ ابن عدی فی الكامل عقيلی فی الضعفاء عن انس

کلام:...... اللآلی ج ۲ص ۳۸۳۔

۴۳۵۷۲...... میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے پورے دین کے لئے زینت ہے قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ وہ آسمان میں تمہارے ذکر کا اور زمین میں تمہارے نور کا سبب ہے سوائے بھلائی کے اکثر خاموش رہا کرو، کیونکہ اس سے شیطان تم سے دور رہے گا، اور تمہاری دین کے معاملہ میں مدد ہوگی، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ اس سے دل مردہ ہوجاتا ہے اور چہرے کی

رونق ختم ہوجاتی ہے جہاد کرتے رہنا کیونکہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے مسکینوں سے محبت کرنا، اوران کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھنا اپنے سے اونچے کو نہ دیکھنا کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری نہیں ہوگی۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، حق بات کہنا اگرچہ کڑوی ہو، اوراللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی کی پروانہ کرنا، جو تجھے اپنا عیب معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں سے روک دے، اور جو کام تم کرتے ہواس میں انہیں نہ ڈانٹنا، آدمی کے بزدل ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں اسے لوگوں کے عیب معلوم ہوں اوراپنے آپ سے غافل ہو، اور جس بات میں خود مبتلا ہے ان سے اس میں حیا کرے، اورانہیں اذیت پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں اور باز رہنے جیسا تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسی کوئی اچھائی نہیں۔

عبد بن حميد في تفسيره، عبدالله بن احمد في زوائده، ابويعلى طبراني، بيهقي وابن عساكر عن ابى ذر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۷۳......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے تواضع کرے، اور میری مخلوق کے سامنے تکبر نہ کرے، میری یاد میں اس کا دن کٹے اوراپنے گناہ پر اصرار میں اس کی رات نہ گزرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، مسافر کوٹھکانا دے، چھوٹے پر رحم کرے، بڑے کی عزت کرے، تو یہ ہے وہ شخص کہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، میرے سامنے تضرع وزاری کرے میں اس پر رحم کروں، میرے ہاں اس کا مرتبہ وہی ہے جیسا جنتوں میں فردوس کا، جس کے نہ پھل خراب ہوں نہ حالت تبدیل ہو۔ دارقطني في الافراد عن علي

آٹھ پہلوی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۷۴......نماز میں قرآن پڑھنا نماز کے بغیر قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اور نماز کے بغیر قرآن پڑھنا ذکر سے افضل ہے اور ذکر صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ آگ سے (بچاؤ کے لئے) ڈھال ہے، روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح ہے جو روزہ رکھتا ہے تو اس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں اور آسمان اس کے لئے منور ہوتے ہیں اور آسمان کا ہر فرشتہ اس کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اگر وہ سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہے تو ستر ہزار فرشتے، اسے ملتے ہیں جو سورج غروب ہونے تک اس کا ثواب لکھتے ہیں، عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں، اور نیت کے بغیر قول وعمل بے کار ہیں اور جب تک سنت کا صحیح طریقہ نہ ہو تو قول وعمل اور نیت بے فائدہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق پر راضی رہا اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہوجائے گا۔

ابونصر عن وهب بن وهب ابى البختري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده وقال وهب ليس بالقوى وفى الا سناد ارسال

۴۳۵۷۵......اے بیٹے! میرا راز چھپانا مؤمن کہلاؤ گے، وضو مکمل کرنا، حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے اور تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، انس! جنابت کے غسل میں زیادتی کرنا کیونکہ جب تم اپنے غسل خانے سے باہر نکلے اور تمہارے بالوں کی جڑیں گیلی ہوئیں تو تم پر کوئی گناہ اور معصیت نہیں ہوگی، جلد اچھی طرح صاف کرنا۔

اے بیٹے! اگر تم ہمیشہ باوضورہ سکو تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ جسے وضو کی حالت میں موت آئی تو اسے (درجہ میں) شہادت ملے گی، اے بیٹے! ہمیشہ نماز پڑھتے رہنا کیونکہ جب تک تم نماز پڑھتے رہو گے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے رہیں گے۔ انس! جب نماز پڑھو تو مضبوطی سے اپنے گھٹنے پکڑو، اپنی انگلیاں کشادہ رکھو اور (رکوع میں) اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا، اے بیٹے! جب تو رکوع سے سر اٹھائے تو ہر عضو کو اپنی جگہ ٹھہرانا، کیونکہ جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اے بیٹے! جب سجدہ کرو تو اپنی پیشانی اور دونوں ہتھیلیاں زمین سے ملا دو اور مرغ کی طرح ٹھونک نہ مارنا، اور نہ کتے کی طرح بیٹھنا، اور نہ درندے کی طرح اپنے بازو پھیلانا، اپنے قدموں کے اوپر والا حصہ زمین پر بچھا کر اپنی ایڑیوں پر بیٹھ جانا کیونکہ یہ تمہارے لئے قیامت کے روز حساب

میں زیادہ آسانی کا باعث ہے۔

اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچنا، کیونکہ نماز میں ادھر ادھر کی توجہ ہلاکت ہے اگر ضرورت پڑے تو نفل میں نہ کہ فرض میں، اے بیٹے! اگر اپنے گھر کچھ نماز پڑھ سکو تو پڑھ لیا کرو اس سے تمہارے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا۔ اے بیٹے! جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان پر تمہاری نگاہ پڑے تو اسے سلام کرنا ایسا کرنے سے تم بخشے ہوئے لوٹو گے، اے بیٹے! جب گھر (واپس) آؤ تو سلام کرو تو تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت ہوگی، اے بیٹے! اگر ایسا ہو سکے کہ صبح و شام تمہارے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرنا اس سے تمہارے حساب میں آسانی ہوگی، اے بیٹے! اگر تم نے میری وصیت پر عمل کیا تو موت سے زیادہ محبوب تمہیں کوئی چیز نہیں لگے گی، اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت زندہ کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ درجہ میں ہوگا۔

ابویعلی، ابو الحسن القصان في المطولات، ابو داؤد طیالسی، سعید بن منصور عن سعید بن المسیب عن انس

۴۳۵۷۶...... جس نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی نجات پائی، اور جس نے اسے پہچان لیا پرہیزگار رہا، اور جسے اس سے محبت ہوئی وہ حیا کرتا ہے اور جو اس کی تقسیم پر راضی رہا بے پرواہ ہوا، اور جو اس سے ڈرا امن میں رہا اور جس نے اس کی اطاعت کی کامیاب ہوا، اور جس نے اس پر توکل کیا اس کے لئے وہ کافی ہے اور جس کا سوتے جاگتے لا الٰہ الا اللہ کا قصد ہو تو دنیا اس کے نیچے کا تحت ہے جو آخرت تک پہنچائے اور کمر توڑنے والی اسے ڈرائے گی۔ ابو عبدالرحمن اسلمی عن الحکم بن عمیر

نویں فصل ...... دس پہلوی احادیث

۴۳۵۷۷...... اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیا، تو انہوں نے اس میں تھوڑی تاخیر کر دی تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یا تو وہ یہ باتیں پہنچا دیں یا تم پہنچا دو تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا گیا تھا کہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، تو وہ باتیں ان تک آپ پہنچائیں یا میں پہنچا دوں، تو انہوں نے ان سے کہا: اے روح اللہ! مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ نے مجھ سے پہل کر دی تو ہو سکتا ہے مجھے کوئی عذاب ہو جائے یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے، چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی، آپ اونچی جگہ چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں ان کا حکم دوں اور تم بھی ان پر عمل کرو پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا، پھر اسے رہنے کو گھر دیا، اور کہا: کام کرو اور پیسے مجھے دیا کرو چنانچہ وہ غلام کام تو کرنے لگا لیکن پیسے مالک کے علاوہ کسی کو دینے لگا، تو تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام اس جیسا ہو۔ (لہذا دیکھو) اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا سو اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور اس نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے لہذا جب نماز کا ارادہ کرو تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف توجہ کرتا ہے جب تک وہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور وہ کسی جماعت میں بیٹھا ہو وہ سب اس کی خوشبو محسوس کر رہے ہوں، اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے، اور اس نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا ہو اور اس کی گردن اڑانے کے لئے پیش کر رہے ہوں، وہ ان سے کہہ دے: کیا تم فدیہ کے بدلہ میری جان بخشی کر سکتے ہو؟ تو وہ اپنی جان کے بدلہ میں تھوڑا بہت مال دے کر جان چھڑا لیتا ہے۔

اور اس نے تمہیں کثرت سے ذکر کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کا پیچھا دشمن بھاگ کر رہے ہوں، وہ کسی مضبوط قلعہ میں آ کر اپنی جان محفوظ کر لیتا ہے اور بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ اور میں تمہیں پانچ

باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت، بات سننا اور ماننا، ہجرت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، کیونکہ جس نے بالشت بھر بھی جماعت کو چھوڑا تو اس نے اپنے گلے سے اسلام کا بندھن اتار پھینکا، البتہ یہ کہ واپس آ جائے۔ اور جس نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا تو وہ جہنم کا ڈھیر ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور اپنے تئیں گمان رکھے میں مسلمان ہوں، سو اللہ تعالیٰ کے نعرہ کو بلند کرو جس نے اللہ کے بندو! تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن الحارث بن الحارث الاشعری

۴۳۵۷۸ ...... نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا سلوک کر، صلہ رحمی کر، مہمان کی ضافیت کر، نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کر، اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔بخاری فی التاریخ، حاکم عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۸۲۔

۴۳۵۷۹ ...... (معاذ!) تم نے مجھ سے بڑی بات پوچھی ہے اور وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کردے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو، زکوٰۃ مفروضہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ برائی کو یوں مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے، رات میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑ، اس کا ستون اور اس کی اونچی چوٹی نہ بتاؤں دین کی جڑ اسلام ہے اور جو مسلمان ہو گیا اس کو سلامتی مل گئی، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس سب کی مضبوطی سے آگاہ نہ کروں، اسے (آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھو! معاذ! تمہیں تمہاری والدہ گم کرے! لوگوں کو جہنم میں اوندھے منہ صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے گرایا ہے (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ! زاد طبرانی، بیہقی: کہ جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بولو گے تو تمہارے لئے یا تمہارے خلاف لکھا جائے گا۔)

۴۳۵۸۰ ...... اللہ تعالیٰ سے ڈر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کر، صلہ رحمی کر، مہمان نوازی کر، نیکی کا حکم دے برائی سے منع اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔طبرانی فی الکبیر عن مخول السلمی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۹۔

خرچ میں میانہ روی آدھی کمائی ہے

۴۳۵۸۱ ...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی جڑ، لوگوں سے محبت کرنا ہے، دنیا میں محبت والوں کا جنت میں درجہ ہے اور جس کا جنت میں درجہ ہوا وہ جنت میں ہوگا، اچھے انداز سے سوال کرنا آدھا علم ہے اور خرچ میں میانہ روی، آدھی گزران ہے آدھے خرچ کو باقی رکھتا ہے پرہیزگار کی دو رکعتیں ملے جلے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ انسان کا دین اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب اس کی عقل پوری ہو جائے، اور دعا فیصلہ غیبی کو ٹال دیتی ہے اور خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم کر دیتا ہے اور ظاہری صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں سے احسان کرنے والا آفات وہلاکتوں کی برائی سے بچ جاتا ہے، دنیا میں نیکی والے آخرت میں بھی نیکی والے ہوں گے، اور عرف لوگوں میں تو ختم ہو جاتا ہے لیکن جس نے اسے بنایا اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ختم نہیں ہوتا۔الشیرازی فی الالقاب بیھقی عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۰۷۲۔

۴۳۵۸۲ ...... اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے بغیر کمی کے تواضع کی، بغیر مسکینی کے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اپنے جمع کردہ مال سے معصیت کے علاوہ میں خرچ کیا، اور اہل حکمت اور فقہ سے میل جول رکھا، اور ذلت ومسکینی والوں پر رحم کیا، اس کے لئے خوشخبری جس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اس کی کمائی اچھی ہے اس کی سیرت اچھی ہے اور ظاہری حالت شریفانہ ہے اور لوگوں سے اپنی برائی دور کی، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور فالتو مال خرچ کیا، اور فضول بات روک رکھی۔

بخاری فی التاریخ والبغوی والباوردی وابن قانع. طبرانی. بیھقی فی السنن عن رکب المصری

کلام :.......الاتقان ۱۰۴۸اسنی المطالب ۸۶۰۔

۴۳۵۵۳.....جولوگوں کوزیادہ نفع پہنچائے وہ اللہ تعالیٰ کوزیادہ محبوب ہےاورسب سے پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مسلمان کوخوش کرنا ہے یا تم اس کی کوئی پریشانی دورکردو، یااس کا قرض ادا کردو، یااس کی بھوک ختم کردو۔ میں اپنے کسی مسلمان کی ضرورت کے لئے جاؤں یہ مجھے اس مسجد میں مہینہ بھر اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، جس نے غصہ پی لیا باوجودیکہ وہ غصہ نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روزاس کا دل خوشی ورضامندی سے بھردے گا، جواپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے چلا یہاں تک اس کی ضرورت پوری کردی اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم جمائے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔اور برے اخلاق عمل کوایسے خراب کرتے ہیں، جیسے سرکہ شہدکوخراب کردیتا ہے۔ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، طبرانی عن ابن عمر

دہ پہلوہی......ازاکمال

۴۳۵۸۴.....انبیاء کا تذکرہ عبادت ہےاورصالحین کا تذکرہ گناہوں کا کفارہ ہےاورموت کا ذکرصدقہ ہے، جہنم کا ذکر جہاد ہےاورقبر کی یادتمہیں جنت کے قریب کردے گی، اورقیامت کی یادتمہیں جہنم سے دورکردے گی، سب سے افضل عبادت، جہالت ترک کرنا ہےاورعالم کا سرمایہ تواضع ہےاورجنت کی قیمت حسد نہ کرنا ہےاورگناہوں پرندامت سچی توبہ ہے۔الدیلمی عن معاذ

کلام :......تذکرۃ الموضوعات ۱۹۳، التنزیہ ج ۲ص ۶ف ۳۹۔

۴۳۵۸۵.....سبحان اللہ ترازوکا آدھا(وزن) ہےاورالحمدللہ میزان کوبھردیتی ہےاور لا اله الا الله فضا کوبھردیتے ہے، اللہ اکبرآدھا ایمان ہے، نمازنورہے، زکوۃ دلیل ہے، صبرروشنی ہےقرآن تیرے لئے یاتیرے خلاف حجت ہے ہرانسان صبح کے وقت اپنے آپ کوبیچتا ہےکوئی اسے آزاد کرتا ہےتوکوئی بیچتاہےاورکوئی ہلاک کرتا ہے۔عبدالرزاق عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلاً، مسلم کتاب الطھارۃ)

۴۳۵۸۶.....تم نے بڑی بات پوچھی یہ اس آدمی کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کردے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ دکھاؤں؟ روزہ ڈھال ہےصدقہ برائی کوایسے مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کوبجھادیتا ہے، رات کے حصہ میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑاس کاستون اوراس کی بلندی کی چوٹی نہ بتاؤں؟ اس کی جڑ اسلام ہے جومسلمان ہوجاتا ہے وہ محفوظ ہوجاتا ہے، اس کاستون نماز، اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس کی مضبوطی نہ بتاؤں، اپنی زبان قابو میں رکھنا۔ زبان کی طرف اشارہ کیا۔عرض کیا: اللہ کے نبی! ہماری گفتگو سے ہماری گرفت ہوگی؟ فرمایا: معاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! لوگون کوجہنم میں صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے اوندھے منہ گرایا ہے(ابوداؤدطیالسی، مسنداحمد، ترمذی، حسن صحیح مربرقم ۴۳۵۷۹ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ، زادطبرانی، بیہقی، جب تک خاموش رہوگے سلامت رہوگےاور جب بولوگےتمہارے حق میں یاتمہارے خلاف لکھاجائے گا۔)

دسویں فصل......جامع نصیحتیں اورتقریریں

۴۳۵۸۷.....امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہےاورسب سے مضبوط کڑی تقوے کاکلمہ ہےسب سے بہترملت، ملت ابراہیمی ہےاورسب سے اچھاطریقہ، محمد ﷺ کا ہےاورسب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکرہےاورسب سے اچھے قصےقرآن ہےسب سے بہترین کام مضبوط ارادے ہیں، اورسب سے برے کام(دین میں) نئے نئے ہیں اورسب سے اچھاطریقہ انبیاء کا ہےسب سے اونچی موت شہداء کی ہے سب سے زیادہ اندھاپن ہدایت کے بعدگمراہی ہے بہترین علم وہ ہے جونفع دے، بہترین ہدایت وہ ہےجس کی پیروی کی جائے اورسب سے زیادہ اندھاپن دل کا ہےاوپروالاہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے، جوتھوڑااورکافی ہووہ زیادہ اس سے بہتر ہے جوغافل کردے، اور بری معذرت

موت کے وقت کی ہے۔اور بری ندامت قیامت کے روز کی ہے بہت سے لوگ نماز کے آخر میں آتے ہیں۔اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں،اور جھوٹی زبان سب سے بڑی غلطی ہے اور بہترین مالداری دل کی ہے،تقویٰ بہترین توشہ ہے،اور اللہ تعالیٰ کا خوف حکمت کی جڑ ہے اور دلوں میں جو بہترین چیز بیٹھ جائے وہ یقین ہے اور شک کفر ہے نوحہ جاہلیت کا عمل ہے اور خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور خزانہ جہنم کا داغ ہے اور شعر گوئی ابلیس شیطان کی بانسری ہے،شراب گناہوں کی جامع ہے،عورتیں شیطان کا جال ہیں اور جوانی جنوں کا حصہ ہے اور سود سب سے بری کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا مال ہے نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے،بدبخت وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو،تم میں سے کوئی (جنت یا جہنم) چار گز جگہ کے قریب ہو جاتا ہے،(لیکن) اعتبار انجام کا ہوتا ہے اور عمل کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے سب سے برے ناقلین جھوٹ کے ناقلین ہیں،جو آرہا ہے وہ قریب ہے مسلمان کو گالی دینا کھلا گناہ اور مؤمن کا قتل کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسے ہی حرام ہے جیسے اس کا خون،اور جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے قسم کھائی (جن کاموں کا بندے کو اختیار نہیں جیسے فلاں کو اللہ ضرور جہنم میں داخل کرے گا) اللہ اسے جھوٹا کردے گا اور جو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف کردے گا،اور جس نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ بھی اسے بخش دے گا اور جس نے غصہ پی لیا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا جو کسی مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا عوض دے دے گا،جو تعریف سننے کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اسے دہرا اجر دے گا،جس نے اللہ کی نافرمانی کی اللہ اسے عذاب دے گا۔

اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما،میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

البیهقی فی الدلائل وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجهنی ابو نصر السجزی فی الا بانة عن ابی الدرداء، ابن ابی شیبة عن ابن مسعود موقوفاً

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۳۹،الضعیفۃ ۲۰۵۹۔

سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں

۴۳۵۸۷......امابعد! دنیا میٹھی شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا خلیفہ بنانے والا ہے اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو،سو دنیا سے بچو اور عورتوں سے ہوشیار رہو،کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں ظاہر ہوا،خبردار انسان مختلف طبقات پر پیدا ہوئے ہیں،بعض مؤمن پیدا ہوتے ہیں مومن زندہ رہتے ہیں اور ایمان پر مرتے ہیں۔اور بعض پیدا ہی کافر ہوتے ہیں کفر پر زندہ رہتے ہیں اور کفر میں ہی ان کی موت ہوتی ہے اور کچھ پیدائش کے وقت مؤمن ہوتے ہیں زندہ بھی مومن ہی رہتے ہیں (لیکن) کافر مرتے ہیں،اور بعض کافر پیدا ہوتے ہیں کفر میں زندہ رہتے ہیں (لیکن) ایمان کی حالت میں مرتے ہیں،خبردار،غصہ ایک چنگاری ہے جو انسانوں میں بھڑکائی جاتی ہے کیا تم اس (غضبناک شخص) کی آنکھوں کی سرخی اس کی رگوں کا پھیلاؤ نہیں دیکھتے (یہ اسی کی علامت ہے) جب تم میں سے کوئی یہ کیفیت محسوس کرے،تو زمین پر بیٹھ جائے،زمین سے لگ جائے،آگاہ رہو،بہترین مرد وہ ہے جسے دیر سے غصہ آئے،جلد راضی ہو جائے،اور بدترین شخص وہ ہے جسے فوراً غصہ آئے اور تاخیر سے راضی ہو،جب کوئی شخص دیر سے غصہ ہوتا ہے تو دیر سے راضی ہوتا ہے اور جو فوراً غصہ ہوتا ہے فوراً راضی ہو جاتا ہے یہ خصلت اس خصلت کے ساتھ ہے۔

خبردار! بہترین تاجر وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرے اور بہتر انداز سے مطالبہ کرے،اور بدترین تاجر وہ ہے جو ادائیگی اور مطالبہ میں برا ہو،اگر کوئی شخص ادائیگی میں اچھا اور مطالبہ میں برا ہو یا ادائیگی میں برا اور مطالبہ میں اچھا ہو تو یہ خصلت اس کے ساتھ ہے،خبردار! قیامت کے روز ہر غدار کے لئے اس کی بغاوت کے لحاظ سے ایک جھنڈا ہوگا خبردار سب سے بڑی غداری،عوامی امیر کی ہے،خبردار! انسان کو لوگوں کی دہشت حق گوئی سے باز نہ رکھے جب اسے علم ہو،آگاہ ہو! سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے،خبردار! جتنی دنیا گزر چکی اور جتنی رہ گئی وہ تمہارے اس دن کی طرح ہے جس میں جتنا گزر چکا اور جتنا باقی ہے۔مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیهقی عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۲۴۰۔

۴۳۵۸۹ ..... وہ تو دو چیزیں ہیں، گفتگو اور ہدایت، سب سے بہتر کلام، اللہ کا ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا ہے، خبردار بدعات سے بچنا، کیونکہ بدعات سب سے برے کام ہیں ہر وہ نیا کام (جو قرون ثلثہ مشہود لھا بالخیر میں نہ ہو اور اسے ایجاد کرلیا ہو اور دین سمجھا جانے لگا ہو وہ) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، خبردار! ایسا نہ ہو کہ تمہیں لمبے عرصہ کا موقع ملا اور تمہارے دل سخت ہو جائیں، خبردار آنے والی چیز نزدیک ہے اور دور وہ ہے جو آنے والی نہیں، آگاہ رہو بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، خبردار مسلمان سے جنگ کفر اور اسے گالی گلوچ کرنا کھلا گناہ ہے، کسی مسلمان کے لئے روا نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین ایام سے زیادہ ناراض رہے خبردار، جھوٹ سے بچنا، کیونکہ سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ جچتا نہیں، (اس جھوٹ کی وجہ سے) آدمی نہ اپنے بیٹے کو شمار کرتا ہے اور نہ اس کے ساتھ وفا کرتا ہے، اور جھوٹ تو گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی رہنمائی کرتا ہے اور سچ نیکی پر لگاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ بتاتی ہے اور سچے شخص کو سچا اور نیک کہا جاتا ہے اور جھوٹے کو جھوٹا اور فاجر کہا جاتا ہے، خبردار! بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ماجۃ عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۳ ضعیف الجامع ۲۰۶۳۔

ظلم کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا

۴۳۵۹۰ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے سو آپس میں ظلم نہ کرو! اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ہاں جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت بخشوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو ہاں جسے میں کھانا کھلاؤں سو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو ہاں جسے میں کپڑا پہناؤں سو مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں اس لئے مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ میرے نفع تک پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ!

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انس و جن تمہارے ایک پرہیز گار آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے جن وانس تمہارے ایک گمراہ آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کمی نہیں کر سکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس ایک کھلے میدان میں (جمع ہو کر) مجھ سے سوال کریں پھر میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا ہوں پھر تمہیں انہی کا بدلہ دوں گا، سو جو کوئی بھلائی پائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ مسلم عن ابی ذر

۴۳۵۹۱ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے کے سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت سے نوازوں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسے میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا، اور تم سب کے سب گنہگار مگر جسے میں محفوظ رکھوں، سو جسے یہ علم ہو کہ مجھے گناہ بخشنے کی قدرت ہے وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور مردے، خشک وتر، میرے کسی بندے کے پرہیز گار دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندے مردے خشک اور تر میرے کسی بندے کے بدبخت دل کی طرح جمع ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہیں ہوگی، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور

مردے خشک اور تر ایک میدان میں جمع ہو کر ہر انسان اپنی تمنا کے مطابق تم میں سے سوال کرے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جتنی تم میں سے کوئی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے کہ میں سخی، پانے والا اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میری عطا کلام ہے اور میرا عذاب کلام ہے، میرا تو کسی چیز کو حکم ہوتا ہے جب میں اس کا ارادہ کرتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

نسائی، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ذر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۴۳۷۔

۴۳۵۹۲..... گذشتہ رات میں نے عجیب (خواب) دیکھا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے عذاب کے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے تو اس کا وضوآیا اور اسے ان سے چھڑا لیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس پر عذاب قبر وسیع کیا گیا تو اس کی نماز آئی اور اس سے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے شیاطین نے گھیر رکھا ہے تو ذکر اللہ نے آکر اسے ان سے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو پیاس کی شدت سے زبان نکال رہا تھا تو اس کے پاس روزہ آیا جس نے اسے سیراب کیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے آگے پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے تاریکی ہی تاریکی ہے تو اس کے حج وعمرہ آئے جنہوں نے اسے نکال لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا، تو والدین کے ساتھ اس کی، کی ہوئی نیکی آئی فرشتہ کو اس سے ہٹا دیا (یعنی یہی وجہ ہے کہ والدین سے اچھا برتاؤ کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے) میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو مومنین سے گفتگو تو کرتا ہے لیکن وہ اس سے بات چیت نہیں کررہے تو اس کی صلہ رحمی آئی اور کہنے لگی: یہ اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑنے والا ہے چنانچہ جب اس۔ نے (پھر) ان سے بات کی تو وہ بھی اس سے بولنے لگے اور وہ ان میں شامل ہو گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ انبیاء کے پاس آیا اور ٹولیوں میں بیٹھے ہیں، وہ جب بھی کسی ٹولی کے پاس جاتا (کہ ان میں بیٹھے) ہٹا دیا جاتا، تو اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بیٹھا دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو اپنے چہرے سے آگ کی لپٹ وتپش ہٹا رہا ہے تو اس کا (دیا ہوا) صدقہ آیا جو اس پر سایہ اور چہرے (کے لئے آگ) سے (بچاؤ کا) پردہ بن گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس عذاب کے فرشتے (پکڑنے کے لئے) آئے تو اس کے پاس اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا آ گیا جس نے اسے چھڑا لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص جہنم میں گرتے دیکھا تو اس کے وہ آنسو آ گئے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے تھے انہوں نے اسے آگ سے نکال لیا۔

اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں گر گیا ہے تو اس کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا، آ گیا تو اس نے اس کا نامہ اعمال لے کر دائیں ہاتھ میں دے دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی ترازو ہلکی ہے تو اس کے آگے بھیجے ہوئے بچے آ گئے اور انہوں نے ترازو کو وزنی کر دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جہنم کے کنارے ہے تو اس کے پاس ''اللہ تعالیٰ کا ڈر'' آیا جس نے اسے بچا لیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو ایسے کانپ رہا ہے جیسے کھجور کی شاخیں کانپتی ہیں تو اس کے پاس اس کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا یقین آیا جس نے اس کی کپکی روک دی، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ (پل) صراط پر کبھی گھسٹتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے تو اس کے پاس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود وسلام ہے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ صراط سے گزر جاتا ہے میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جنت کے دروازوں کی طرف منسوب تھا پھر دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے گئے تو اس کے پاس لا الٰہ الا اللہ کی گواہی آتی ہے اور اسے جنت میں داخل کر لیتی ہے۔

الحکیم، بیھقی عن عبدالرحمن بن سمرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۰۸۶۔

تمام عبادات کی جڑ تقویٰ ہے

۴۳۵۹۳......میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقوے کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ سارے معاملہ کی جڑ ہے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ کا التزام کر کیونکہ یہ تیرے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا باعث ہے سوائے بھلی بات کے اکثر خاموش رہا کر، یہ عمل شیطان کو ہٹاتا اور دین کے معاملہ میں تیرا مددگار ثابت ہوگا، زیادہ ہنسنے سے بچا کر کیونکہ بکثرت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کی رونق کی ختم کر دیتا ہے جہاد کی پابندی کرنا کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت (ترک دنیا) ہے مسکینوں سے محبت کرنا ان کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھ اپنے سے بالا مرتبہ کو نہ دیکھ اس سے تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں ہوگی، اپنے رشتہ داروں سے تعلق برقرار رکھنا اگر چہ وہ ناطہ توڑیں، حق بات کہو چاہے کڑوی ہو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی پروانہ کرنا، جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہیں وہ تجھے لوگوں سے غافل کر دے، اور جو کام تو خود کرتا ہے ان پر غصہ نہ کر، آدمی میں تین خصلتیں عیب کے کافی ہیں۔ لوگوں کی باتیں اسے معلوم ہوں اور اپنی ذات سے ناواقف ہو اور جن کاموں میں خود مبتلا ہو وہ ان کے لئے برے سمجھے اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں، بچنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسا کوئی حسب (خاندانی شرافت) نہیں۔ عبد بن حمید فی تفسیرہ طبرانی عن ابی ذر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۹۴......تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، تین چیزیں کفارات ہیں اور تین چیزیں (رفع) درجات (کا سبب) ہیں، رہی ہلاک کرنے والی تو ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے، ایسی خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور خود پسندی ہے اور نجات دینے والی تو غصہ میں انصاف کرنا، فقر و مالداری میں میانہ روی، اور تنہائی و مجلس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، رہی کفارات تو نماز کے بعد نماز کا انتظار، سخت سردی میں مکمل وضو کرنا، اور باجماعت نمازوں کے لئے پیدل جانا رہی (رفع) درجات کا سبب تو کھانا کھلانا سلام پھیلانا، جب لوگوں محو خواب ہوں نماز پڑھنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

جامع مواعظ......از اکمال

۴۳۵۹۵......لوگو! امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑی تقویٰ کی بات ہے اور سب سے بہتر ملت، ملت ابراہیمی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد (ﷺ) کا ہے اور سب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور سب سے اچھے قصے یہ قرآن ہے اور بہترین کام مضبوط ہیں (جن کی صداقت پر یقین ہو) اور برے کام نئے نئے ہیں، اور بہترین طریقہ انبیاء کا ہے اور سب سے اونچی موت شہداء کی ہے اور سب سے زیادہ اندھاپن ہدایت کے بعد گمراہی ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع بخش ہے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، اور بدترین اندھاپن، دل کا اندھاپن ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے جو تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کردے، اور بہترین معذرت موت کے وقت کی ہے اور بدترین ندامت قیامت کے روز کی ہے اور بہت سے لوگ جمعہ کی نماز میں تاخیر سے آتے ہیں، اور ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے، سب سے بہتر مالداری دل کی بے نیازی ہے، تقویٰ بہترین توشہ ہے، حکمت و دانش کی جڑ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور دل میں قرار پکڑنے والی بہترین چیز یقین ہے اور (خدا رسول اور ان کی ذات وصفات میں) شک کرنا کفر ہے نوحہ کرنا جاہلیت کا عمل ہے اور (مال غنیمت میں) خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور (سونے چاندی اور پیسوں کے) خزانے جہنم کا داغ ہیں، شعر شیطانی بانسری ہے، سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے، نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو، تم میں سے کوئی چار گز کی جگہ کے قریب ہو چکا ہوتا ہے لیکن انجام کا اعتبار ہے، اور کام کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے، سب سے برے ناقلین، جھوٹ کے ہیں، جو آنے والا ہے وہ قریب ہے، مسلمان کو

گالی دینا کھلا گناہ اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسا ہی حرام ہے جیسا اس کا خون حرام ہے اور جس نے اللہ پر کوئی قسم ڈالی اللہ اسے جھوٹا کردے گا، جو بخشے گا، جو بخشے اللہ اسے بخشے گا، جو معاف کرے اللہ اسے معاف کرے گا جو غصہ پی لیتا ہے اللہ اسے اجر دے گا جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا عوض عطا کردے گا، اور جو شہرت کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا، اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دہرا اجر دے گا، جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما، میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بیهقی فی الدلائل، الدیلمی وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجهنی، ابو نصر السجزی فی الا بانة، عن ابی الدرداء ابن ابی شیبة، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود موقوفاً

۴۳۵۹۶..... لوگو! گویا اس (دنیا) میں موت ہمارے علاوہ کے لوگوں کے لئے فرض کی گئی، گویا حق ہمارے علاوہ کسی پر واجب ہے گویا ہم جن مردوں کو چھوڑنے جارہے ہیں وہ تھوڑی دیر بعد لوٹ آئیں گے، ان کے گھر قبریں ہیں، اور ہم ان کی میراث کھا رہے ہیں گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ رہیں گے، اس کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے عیب کی وجہ سے دوسروں کے عیوب سے غافل ہوجائے، اس کے لئے خوشخبری ہے، جو بغیر کمی کے اپنے آپ کو (اللہ کے ہاں) ذلیل کرے اور ذلت و مسکینی والوں پر رحم کرے، فقہ و حکمت والوں سے میل جول رکھے، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنی ذات کو ذلیل کیا، اس کی کمائی پاک ہو اور اس کی سیرت درست ہو اس کا اخلاق اچھا ہو، اس کی ظاہری حالت اچھی ہو، لوگوں سے اپنی برائی روک کر رکھے اس کے لئے خوشخبری ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہوا پنا زائد مال خرچ کرے اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے۔

الحکیم عن انس

۴۳۵۹۷..... اپنے زمانے سے بھلائی طلب کرو، اپنی طاقت کے مطابق جہنم سے بھاگو، کیونکہ جنت ایسی چیز ہے جس کا طلب گار سوتا نہیں اور جہنم ایسی چیز ہے جس سے بھاگنے والا چین کی نیند نہیں سوتا، آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانک دیا گیا ہے اور دنیا پسندیدہ چیزوں اور شہوات سے ڈھکی ہوئی ہے تو تمہیں دنیا کی خواہشات اور لذتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں، کیونکہ جس کی آخرت نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اور جس کا دین نہیں اس کی آخرت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں ایسی حلال کر رکھی ہیں جن میں کشادگی ہے اور ناپاک چیزیں حرام کردی ہیں تو جو چیزیں اس نے تم پر حرام کی ہیں ان سے بچو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ ہرگز کسی حرام کردہ چیز کو حلال اور نہ کسی حلال کردہ چیز کو تمہارے لئے حرام کردے گا، جس نے حرام چھوڑ دیا اور حلال کو حلال سمجھا تو اس نے رحمٰن تعالیٰ کی فرمانبرداری کی، اور ایسی مضبوط کڑی کو تھاما جو ٹوٹنے والی نہیں، اور دنیا و آخرت دونوں ہی اس کے لئے یکجا ہوگئیں، یہ (انعام) اس کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

ابن صصری فی امالیه عن یعلی بن الا شدق عن عبدالله بن جراد

۴۳۵۹۸..... جہنم سے بھاگو اور پوری کوشش سے جنت کا مطالبہ کرو! کیونکہ جنت کا طلبگار اور جہنم سے بھاگنے والا سوتا نہیں، اور آخرت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہے دنیا شہوتوں اور لذتوں سے ڈھکی ہے تو تمہیں اس کی لذتیں اور شہوتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں۔

ابن مندة عن یعلی بن الا شدق عن کلیب بن جری عن معاویة بن خفا جه وقال: غریب

اللہ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پاسکتا ہے

۴۳۵۹۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں اور سب کمزور ہو ہاں جسے میں طاقتور کروں، اور فقیر ہو ہاں جسے میں مالدار کروں، سو مجھ سے مانگا کرو میں تمہیں دیا کروں گا، اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک و تر میرے کسی پرہیزگار بندے کے دل جیسے ہوجائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک و تر میرے کسی نافرمان بندے کے دل کی طرح ہوجائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہ ہو، یہ اس وجہ سے کہ میں ایک ہوں، میرا عذاب کلام کرنا اور میری رحمت کلام کرنا ہے تو جسے میری اس قدرت کا

یقین ہے کہ میں مغفرت پر قادر ہوں اپنے دل میں تکبر نہ کرے تو میں اس کے سارے گناہ بخش دوں گا اگر چہ وہ بڑے گناہ ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۳۶۰۰.....اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی: اے انبیاء کے بھائی! اے ڈرانے والوں کے برادر! اپنی قوم کو ڈراؤ کہ میرے جس گھر میں بھی داخل ہوں تو (شرک سے) سلامت دل، سچی زبانیں، پاک ہاتھ، پاکیزہ شرم گاہیں لے کر داخل ہوں، اور میرے کسی گھر میں اس حال میں داخل نہ ہوں کہ کسی کا کسی پر ظلم ہو کیونکہ جب تک وہ میرے سامنے نماز کے لئے کھڑا رہے گا میں اس پر لعنت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ مظلوم سے اپنا ظلم ہٹالے، جب وہ ایسا کرلے گا تو میں اس کا کان بن جاؤں گا جس سے وہ سنے، میں اس کی آنکھ بن جاؤں گا جس سے دیکھے، وہ میرے دوستوں اور برگزیدہ لوگوں میں شامل ہوجائے گا، اور انبیاء صدیقین اور شہداء کے جنت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء، حاکم فی تاریخہ.

بیھقی، ابن عساکر الدیلمی عن حذیفہ، وفیہ اسحاق بن ابی یحیی الکعبی ھالک یاتی بالمناکیر عن الاثبات

۴۳۶۰۱.....میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور قرآن کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ ظلمت میں نور دن میں ہدایت ہے اسے اپنی پوری طاقت سے پڑھتے رہنا، پھر اگر تجھ پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنا دے کر اپنی جان بچا، پھر بھی مصیبت بڑھتی رہے تو اپنی جان و مال سے اپنے دین کی حفاظت کر، کیونکہ خالی ہاتھ وہ ہے جس کا دین چھین لیا جائے، اور ویران وہ کیا گیا جس کا دین اس سے نکل جائے، جنت کے بعد کوئی فاقہ نہیں، اور جہنم کے بعد کوئی مالداری نہیں، جہنم کا محتاج مستغنی نہیں ہوگا اور نہ اس کا قیدی چھوٹے گا۔

حاکم فی تاریخہ بیھقی وضعفہ والدیلمی وابن عساکر عن سمرۃ

۴۳۶۰۲.....خبردار دنیا حاضر سودا ہے جس سے نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچا وقت ہے جس میں قادر مالک فیصلہ کرے گا اور ساری کی ساری بھلائی جنت میں ہے، آگاہ رہو سارے کا سارا شر جہنم میں ہے، جان لو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور یہ بھی جان لو تمہارے سامنے تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الشافعی، بیھقی فی المعرفۃ عن عمرو مرسلا

۴۳۶۰۳.....انبیاء رہنما ہیں، فقہاء سردار ہیں، ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اضافہ ہے اور تم لوگ رات دن کی رفتار میں ہو، (جس میں) تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آئے گی، جس نے نیکی بوئی وہ اسے رغبت سے کاٹے گا، اور جس نے برائی کاشت کی وہ ندامت سے کاٹے گا۔ الدیلمی عن علی

کلام:.......الاسرار المرفوعۃ ۳ تحذیر المسلمین ۱۲۶۔

۴۳۶۰۴.....خبردار! دنیا نے اختتام کا اعلان کردیا، اور جلدی سے پلٹ رہی ہے اس میں اتنی دنیا ہی رہ گئی جتنا پانی کا گھونٹ جو کسی برتن میں ہو، اور تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں منتقل ہونا ہے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے بھلائی لے کر منتقل ہو، اللہ کی قسم نبوت (سابقہ انبیاء کی قوموں میں) منتقل ہوتی آئی یہاں تک وہ بادشاہت اور غلبہ میں تبدیل ہوئی (یعنی لوگوں نے انبیاء کی تعلیم نبوت کو چھوڑ دیا اور حکومت میں لگ گئے) جہنم میں ایک چٹان پھینکی جاتی ہے اور وہ ستر سالوں میں تہہ تک پہنچے گی، وہ ضرور بھر جائے گی، جنت کے دروازوں کی چوکھٹ کا فاصلہ چالیس دن کا ہے. جنت کا ہر دروازہ روزانہ ہجوم سے بھرے ہوتے ہیں۔ طبرانی فی عتبۃ ابن عزوان مرفوعا وموقوفا

۴۳۶۰۵.....خبردار! بہت سے لوگ قیامت کے روز کھانے والے اور عیش و عشرت میں ہوں گے، خبردار! بہت سے لوگ دنیا میں بھوکے ننگے ہیں، (لیکن) قیامت کے روز کھانے اور نرم لباس میں مشغول ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی عزت کرنے والے اسے ذلیل کریں گے اور بہت سے اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے اپنی عزت کریں گے، خبردار! بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ان چیزوں میں جو اللہ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں انہماک و رغبت رکھنے والے ہیں جب کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ بھی نہیں۔ خبردار! جنت کا عمل ایک بلند سخت جگہ ہے اور جہنم کا عمل لذت کے ساتھ نرم جگہ ہے خبردار! ایک گھڑی کی لذت لمبا غم دے دیتی ہے۔

بیھقی فی الزھد، ابن عساکر عن جبیر ابن نفیر عن ابی بحیر وکان من الصحابۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۶۰۶......آگاہ رہو بہت سے لوگ دنیا میں کھاتے پیتے نرم لباس ہوں گے (لیکن) قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، بہت سے لوگ اپنی عزت کرنے والے اپنی رسوائی کررہے ہوں گے، اور بہت سے اپنے آپ کو رسوا کرنے والے اپنی عزت کرنے والے ہوں گے۔

الرافعی عن ابن عباس

۴۳۶۰۷......ندامت کرنے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسند ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے، ہر عمل کرنے والا اپنی موت کے وقت اپنے بھیجے ہوئے اعمال کے پاس پہنچ جائے گا، اعمال کی مضبوطی دن کا خاتمہ ہے رات دن دو سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لئے ان پر سوار ہو جاؤ، پھر توبہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معافی کے دھوکے سے بچنا، اور جان رکھو کہ جنت وجہنم تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے، جس نے ذرہ برابر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الثقفی فی الاربعین وابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن ابن عباس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰۰۔

ہلاکت اور نجات کی باتیں

۴۳۶۰۸......تین چیزیں ہلاک کرنے والی تین نجات دینے والی تین درجات اور تین کفارات ہیں۔ کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہلاک کرنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: ایسا بخل جس کی بات مانی جائے ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کی خود پسندی، کسی نے عرض کیا: نجات دینے کا سبب کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ، فقر و مالداری میں میانہ روی، رضامندی و ناراضگی میں انصاف کرنا، کسی نے عرض کیا: (گناہوں کا) کفارہ کیا یا چیزیں ہیں؟ فرمایا: مسجد کی طرف چل کر جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، اور سخت سردی میں ٹھنڈک کے روز بکمل وضو کرنا۔ العسکری فی الامثال، ابو اسحاق ابراهیم بن احمد المراعی فی کتاب ثواب الاعمال والخطیب عن ابن عباس

۴۳۶۱۰......اس (صحیفہ) میں تھا: اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے پھر بھی دنیا سے خوش ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جہنم کا یقین ہے کیسے ہنستا ہے اس شخص پر تعجب ہے جسے حساب کا یقین ہے کیسے برے کام کرتا ہے اور اس شخص پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے کیسے تھکتا ہے، اس پر تعجب ہے جسے دنیا کا دنیاداروں کو لے کر پلٹنا نظر آرہا ہے دنیا پر کیسے مطمئن ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جنت کا یقین ہے اور وہ نیکی کے کام نہیں کرتا، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ابن عساکر عن ابی ذر، قال: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! موسیٰ علیہ السلام کے صحیفہ میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔ ☆

۴۳۶۱۱......کیا تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! فرمایا: امیدیں کم کرو......اور اپنی موتوں کو اپنے پیش نظر رکھے رہو، اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کرو، لوگوں نے عرض کیا: ہم سبھی اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں، اللہ تعالیٰ سے حیا (کا مطلب) یہ ہے کہ قبروں اور گل سڑ جانے کو نہ بھولو، اور پیٹ اور اس کے متعلقات کو نہ بھولو، اور سر اور اسکے اعضا کو نہ بھولو، جو آخرت کی عزت چاہتا ہے دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے اس وقت بندہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے، اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کرلیتا ہے۔ ابن المبارک، حلیۃ الاولیاء عن الحسن مرسلاً

۴۳۶۱۲......جسے اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ زیادہ سے زیادہ الحمدللہ کہا کرے، اور جس کی پریشانی بڑھ جائے وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، اور جس کا رزق تنگ ہو جائے وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی کثرت کرے، جو جماعت کے ساتھ کسی جگہ پڑاؤ کرے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے، اور جو کسی قوم کے پاس آئے تو جہاں وہ کہیں وہیں بیٹھے کیونکہ لوگوں کو اپنے گھر کے پردہ کی خبر ہوتی ہے، اور وہ گناہ جس کی وجہ سے گناہ والے پر ناراضگی ہوتی ہے وہ کینہ، حسد، عبادت میں سستی اور گزران زندگی میں تنگی ہے۔ طبرانی، ابن عساکر، عن ابی هریرة

۴۳۶۱۳.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تیرے دل کو بے نیاز کردوں گا، اور تیری آنکھوں سے محتاجی کو ختم کردوں گا، اور تیرے ہاتھ تیری جائیداد روکے رکھوں گا، تو صبح وشام مالدار و بے نیاز ہوگا، اور اگر تو نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا، تو میں تیرے دل سے بے نیازی ختم کردوں گا، اور فقر ومحتاجی کو تیرا نصب العین بنادوں گا اور تیری جائیداد مجھ سے چھڑالوں گا، تو صبح وشام فقیر ہی ہوگا۔

ابو الشیخ فی الثواب عن انس

۴۳۶۱۴.....تمہارا رب فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا، میں تیرے دل کو مالداری سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھردوں گا، اے انسان! مجھ سے دور نہ ہونا ورنہ میں تیرے دل کو فقر وفاقہ سے اور تیرے ہاتھوں کو کاموں کی مشغولی سے بھردوں گا۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معقل بن یسار

سب کچھ دست قدرت میں ہے

۴۳۶۱۵.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تو میرے ارادے اور مشیت سے جو کچھ اپنے لئے چاہے چاہ سکتا ہے، اور میرے ارادے سے تو جو کچھ ارادہ اپنے لئے کرنا چاہے کرسکتا ہے اور میری نعمت کی زیادتی کی وجہ سے جو تجھ پر میری نافرمانی پر قدرت پاسکتا ہے اور میری حفاظت، توفیق مدد وعافیت کے ذریعہ میرے فرائض انجام دے سکتا ہے، میں تیرے احسان کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، اور تو میری نافرمانی میں مجھ سے زیادہ لائق ہے بھلائی کا آغاز میری طرف سے ہوا، اور برائی میرے پاس جو تو نے کمائی جاری ہوگئی، میں تیری وہ بات پسند کروں گا جو تو میری بات پسند کرے گا۔ ابو نعیم عن ابن عمر

۴۳۶۱۶.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میں نے تجھے حکم دیا تو تو نے سستی سے کام لیا، میں نے تجھے روکا تو تو آگے بڑھنے لگا، میں نے تجھ پر پردہ ڈالا (لیکن) تو نے پھاڑ دیا، میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تو نے کوئی پرواہ نہیں کی، کاش کوئی ایسا ہوتا کہ جب بیمار ہوتا تو شکایت کرتا اور روتا، اور جب عافیت ملتی ہے تو سرکشی ونافرمانی کرتا ہے کوئی ایسا ہوتا کہ بندہ جب اسے پکارتا تو وہ دوڑتا اور لبیک کہتا ہے اور جب کوئی عزت مند بلاتا ہے تو اعراض کرتا اور دور ہوجاتا ہے۔

اگر تو مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا، اور مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا، اور اگر بیمار پڑے گا تو شفا دوں گا، اگر سلامتی مانگے گا تو دوں گا، اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تجھے قبول کروں گا، اور اگر تو مغفرت طلب کرے گا تو میں تیری مغفرت کردوں گا، اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۶۱۷.....اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں۔ اور کچھ طریقے مقرر کئے ہیں کچھ حدود وقیود رکھی ہیں، بعض چیزیں حلال اور بعض حرام قرار دی ہیں۔ اور دین کو شریعت بنایا اور اسے آسان، سہل اور واضح بنایا ہے اور اسے تنگ نہیں بنایا، خبردار! جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد نہیں اس کا دین نہیں، جس نے اس کا ذمہ توڑا میں اس سے مطالبہ کروں گا، اور جس نے میرا ذمہ توڑا میں اس سے جھگڑوں گا، اور جس سے میں جھگڑا میں اس پر غالب آؤں گا، جس نے میرا عہد توڑا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی نہ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے صرف تین آدمیوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے، ایمان لانے کے بعد (نعوذ باللہ) مرتد ہونے والا، پاک دامنی (کے سبب شادی) کے بعد زنا کرنے والا، کسی انسان کو قتل کرنے والا جس کے بدلہ میں اسے قتل کیا جائے۔ آگاہ رہو! کیا میں نے (اللہ کا پیام) پہنچادیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

خطبے.....از اکمال

۴۳۶۱۸.....تمام تعریفیں اللہ کے لئے، ہم اس سے مدد ومغفرت مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ

ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرنے والا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی، (دعاوعبادت) کے لائق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں، اے ایمان دارو! ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داری کے بارے میں بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ ہے'' ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے کما حقہٗ ڈرو اور تم مسلمان ہی مرنا'' ''اے ایمان والو، اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی تو وہ بڑی کامیابی سے ہم کنار ہوا'' (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی حسن، نسائی ابن ماجہ وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، بیہقی عن ابن مسعود قال، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حاجت کی دعا سکھائی تو یہ حدیث ذکر فرمائی)۔

۴۳۶۱۹..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں ہم اپنے دلوں کی برائی اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاوعبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۶۲۰..... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد و مغفرت طلب کرتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (پکار و عبادت) لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ، فرمایا: کون سا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ مہینہ، فرمایا: کون سا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ شہر، فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہارے اس شہر، اس مہینہ اور اس دن کی حرمت کی طرح (آپس میں) حرام ہیں، تو کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ (ابن سعد، طبرانی، بیہقی عن بنیط بن شریط، فرماتے ہیں: کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ ﷺ جمرہ کے پاس خطبہ دے رہے تھے پھر یہ حدیث ذکر کی)۔

اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور ہدایت کا سوال

۴۳۶۲۱..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس سے مدد و مغفرت ہدایت و نصرت کا سوال کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و پکار عبادت و تعظیم کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ الشافعی، بیهقی فی المعرفة عن ابن عباس

۴۳۶۲۲..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، جسے اللہ نے ہدایت دی اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاوعبادت کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت نے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس کی نافرمانی تو وہ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا البتہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

مواعظ ارکان ایمان کے متعلق ..... از اکمال

۴۳۶۲۳..... اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا، فرض نماز قائم کرنا اور فرض زکوٰۃ ادا کرنا، حج و عمرہ کرنا، رمضان کے روزے

رکھنا، دیکھو جوتم لوگوں کے بتاؤ کو اپنے ساتھ پسند کرتے ہو ان کے ساتھ بھی وہی کرنا، اور جوتم ان کے برتاؤ ناپسند کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں تو اسے چھوڑ دو۔ البغوی، طبرانی عن ابی المنتفق

۴۳۶۲۴...... اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ پڑھو، اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ سعید بن منصور عن انس

۴۳۶۲۵...... اپنے رب کی بندگی کرو، پانچ نماز پڑھو، رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے امیر کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حاکم عن ابی امامۃ

۴۳۶۲۶...... لوگو! کیا تم سنتے نہیں، اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر وحاکم کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن حبان عن ابی امامۃ

۴۳۶۲۷...... نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، عمرہ کرو اور سیدھے (دین پر قائم) رہو تمہیں دیکھ کر لوگ سیدھے ہو جائیں گے۔

طبرانی عن سمرۃ وحسن

۴۳۶۲۸...... واہ واہ، تم نے بڑی بات پوچھی ہے وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہے، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت (اللہ) کا حج کرنا، مرتے دم تک اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اور اسی پر تم قائم رہنا، معاذ بن جبل! اگر تم چاہو تو میں اس کی جڑ تمہیں نہ بتاؤں؟ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی مضبوطی نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے اور اس کی اونچی چوٹی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے، مجھے اس بات کا حکم ہے کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی نہیں دیتے ان سے جنگ کروں، اور یہ گواہی نہیں دے دیتے کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں، جب انہوں نے یہ کام کر لئے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لئے ہاں جو ان کا حق ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ جیسا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ذریعہ جنت کے درجات حاصل کئے جائیں، چہرے کا زخمی ہونا اور پاؤں کا غبار آلود ہونا۔ طبرانی عن معاذ

۴۳۶۲۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آکر کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھتے رہنا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، بخاری عن ابی ہریرۃ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی ایوب وزاد وتصل الرحم

۴۳۶۳۰...... اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے ہیں، بیت اللہ کا حج کرنا، اور ان سب کو مکمل کرنے والی چیز یہ ہے کہ لوگوں کے جس برتاؤ کو تم اپنے لئے ناپسند سمجھو وہ برتاؤ ان سے بھی نہ کرو۔ ابن ابی عمر عن ابن عمر، ورجالہ ثقات

۴۳۶۳۱...... مغیرہ بن عبداللہ یشکری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے، اور جہنم سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کے تم ان سے خواہاں ہو، اور ان کے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرنا جو تمہیں ان کی جانب سے ناپسند ہو۔

ابن ابی شیبۃ، والعدنی، عبداللہ بن احمد، والبغوی، ابن قانع، طبرانی عن المغیرۃ بن سعد الا خرم عن ابیہ

۴۳۶۳۲...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کرتے رہنا، اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج وعمرہ کرنا، بات سننا اور ماننا۔

حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۳۳...... ابن المنتفق سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ اور کون سی چیز مجھے جنت میں لے جائے گی، فرمایا: اگر تم سوال میں اختصار سے کام لیتے تو اچھا تھا، (مگر) تم نے بڑا اور لمبا سوال کر دیا تو پھر مجھ سے سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا اور جس برتاؤ کو تم لوگوں سے ناگوار سمجھو اس سے بچو اور جسے پسند کرو تو وہی کرو۔

مسند احمد، طبرانی والبغوی، ابن جریر، ابو نعیم عن رجل من قیس یقال له: ابن المنتفق ویکنی ابا المنتفق، فذکرہ، طبرانی عن معن بن یزید، طبرانی عن صخر بن القعقاع الباھلی

۴۳۶۳۴...... اگر تم گفتگو مختصر کرتے تو (بہتر تھا) (لیکن) بہت عظیم اور لمبا سوال کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، جو لوگوں کا برتاؤ تمہیں پسند ہو ان سے وہی کرنا، اور جو ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن مغیرۃ بن سعد بن الاخرم الطائی عن عمر

۴۳۶۳۵...... تم نے سوال میں بہت اختصار کیا اور تم نے پیش کر دیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، پانچ نمازیں پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا اور لوگوں کا جو برتاؤ تمہیں ناپسند ہو، ان سے نہ کرنا۔ طبرانی عن معن بن یزید

۴۳۶۳۶...... تحقیق اسے توفیق ملی یا ہدایت دی گئی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا، (میری) اونٹنی کو چھوڑ دے۔ (ابن حبان عن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے لپک کر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے، آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا، پھر ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۶۳۷...... اے لوگو! بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑو، اور خوش دلی سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا، اپنے حکمرانوں کی بات ماننا، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، ضیاء عن ابی امامة

۴۳۶۳۸...... میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، سو اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے حکمرانوں کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی، البغوی عن ابی قتیلة

سب سے افضل اعمال کی ترغیب ...... از اکمال

۴۳۶۳۹...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اور اس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، حج مقبول، اور اس سے آسان کام کھانا کھلانا، نرمی سے کلام کرنا، چشم پوشی، اور اچھے اخلاق، اور اس سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جس چیز کا فیصلہ کر دیا اس میں اللہ تعالیٰ پر تہمت نہ لگاؤ یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبة، الحکیم ابو یعلی، طبرانی عن عبادة بن الصامت، وحسن، مسند احمد عن عمرو بن العاص

۴۳۶۴۰...... سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر حج مقبول کرنا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرة، مسند احمد، طبرانی، ابن حبان، ضیاء عن عبداللہ بن سلام

مسند احمد، ضیاء، عبد بن حمدی و الحارث، ابویعلی، طبرانی عن الشفاء بنت عبداللہ

۴۳۶۴۱..... یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول پرایمان لانا، پھراللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، دین کا ستون ہے پھر حج مقبول۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۳۶۴۲..... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔اللہ تعالیٰ پرایمان لانا اوراس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، مقبول حج، لوگوں نے عرض کیا: حج کی مقبولیت کیا ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا، کلام کی پاکیزگی۔

ابو داؤد طیالسی، ابن حمید، ابن خزیمہ ابن عساکر، حلیۃ الا ولیاء عن جابر

۴۳۶۴۳..... سب سے افضل اعمال، بروقت نماز پڑھنا، لوگوں کو جوسب سے بہتر چیز ملی ہے وہ اخلاق کی اچھائی ہے۔خبردار! اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے اخلاق کی اچھائی ہے۔خطیب ابن النجار عن انس

۴۳۶۴۴..... سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں۔طبرانی عن اسامۃ ابن شریک

۴۳۶۴۵..... یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج، سب سے افضل نماز لمبے قیام والی ہے، سب سے افضل صدقہ تنگدست کی کوشش ہے، اور افضل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، افضل جہاد مشرکین سے اپنے مال اوراپنی جان کے ذریعہ جہاد کرنا، سب سے افضل قتل (شہادت) یہ ہے کہ آدمی کا خون بہایا جائے اوراس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔مسند احمد، الدارمی، ابو داؤد، نسائی، طبرانی، بیھقی، ضیاء عن عبداللہ بن حبشی الخثعمی

۴۳۶۴۶..... اللہ تعالیٰ پرایمان لانا، اول وقت میں نماز پڑھنا سب سے افضل اعمال ہیں۔طبرانی عن امرأۃ من المبائعات

۴۳۶۴۷..... سب سے افضل اعمال میں نماز ہے، پھر نماز، پھر نماز، پھراللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

۴۳۶۴۸..... سب سے افضل عمل اللہ کے ہاں، ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ہریرۃ

سب سے افضل اعمال

۴۳۶۴۹..... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔پڑاؤ کرکے سفر کرنے والا صاحب قرآن (قرآن منزل ہے اور پڑھنے والا مسافر ہے ایک دفعہ ختم کرکے پھراز سرنو شروع کردے) ہے شروع سے آخر تک چلتا ہے اور آخر سے شروع کرتا ہے یہاں تک کہ شروع میں پہنچ جاتا ہے، جب بھی پڑاؤ کرتا ہے پھر چل پڑتا ہے۔حاکم عن ابن عباس وتعقب، حاکم عن ابی ہریرۃ وتعقب

۴۳۶۵۰..... سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔نماز، پھر نماز کے علاوہ قرآن کی "تلاوت" پھر سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اور اللہ اکبر کہنا، پھر صدقہ پھر روزے رکھنا۔الدیلمی عن عائشۃ

۴۳۶۵۱..... سب سے افضل عمل۔اللہ پرایمان لانا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کسی نے عرض کیا: کون سا غلام سب سے افضل ہے؟ فرمایا: جو اپنے مالکوں کو بہت اچھا لگے اوراس کی قیمت زیادہ ہو، کسی نے عرض کیا: اگر میں غلام نہ خرید سکوں؟ فرمایا: تم کسی تنگ دست کی مدد کردو، یا کسی کمزور کی اعانت کردو، وہ شخص کہنے لگا: اگر مجھ میں اس کی طاقت بھی نہ ہو؟ فرمایا: لوگوں سے اپنی اذیت دور رکھو، یہ بھی صدقہ ہے جس کا تم اپنے آپ پر صدقہ کرتے ہو۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۴۳۶۵۲..... سب سے افضل وہ شخص ہے جو اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے، پھر وہ مؤمن جو کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور لوگوں سے اپنی برائی دور رکھتا ہو۔مسند احمد، عبدبن حمید، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۴۳۶۵۳..... سب سے افضل عمل بروقت نماز پڑھنا، پھر والدین سے نیکی کرنا، پھر لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔بیھقی عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

فصل......باقی رہنے والی نیکیاں

۴۳۶۵۴......باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو، سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، الحمدللہ اللہ اکبر اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مسند احمد عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۴۳۶۵۵......جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل رک جاتا ہے صرف تین اعمال کا ثواب نہیں رکتا۔ صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم عن ابی ہریرة

۴۳۶۵۶......چار آدمیوں کا اجر موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار باندھے فوت ہوا، جس نے کوئی علم سکھادیا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا اور جس نے کوئی صدقہ کیا تو جب تک وہ صدقہ باقی رہا اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا، اور کسی نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ طبرانی عن ابی امامة

۴۳۶۵۷......مؤمن کو اس کی موت کے بعد اس کا جو عمل اور نیکیاں پہنچتی ہیں وہ علم جسے اس نے پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، یا قرآن کسی کو دیا، یا کوئی مسجد بنادی، یا مسافروں کے لئے کوئی گھر بنادیا، یا کوئی نہر کھدوادی، یا اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ کیا تو وہ اسے اس کی موت کے بعد مل جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی ہریرة

۴۳۶۵۸......اپنی جنت کو اپنی دوزخ سے حاصل کرو، لوگو! کہا کرو! سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الا اللّٰہ، اللہ اکبر، کیونکہ یہ کلمات قیامت کے روز (پڑھنے والے کے) آگے، پیچھے، دائیں بائیں سے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک کلمات ہیں۔ نسائی حاکم، عن ابی ہریرة

۴۳۶۵۹......انسان کے بعد اس کے تین اعمال نائب ہوتے ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو، صدقہ جاریہ جس کا اسے اجر پہنچتا رہے اور علم جس کا اس کے بعد نفع ملتا رہے۔ ابن ماجة، ابن حبان عن ابی قتادة

۴۳۶۶۰......چار کام زندوں کے اعمال ہیں (لیکن) ان کا اجر وثواب مردوں کے لئے جاری رہتا ہے کسی نے نیک اولاد چھوڑی، جو اس کے لئے دعا کرتی ہے، ان کی دعا اسے فائدہ پہنچائے گی، کسی نے کوئی صدقہ جاریہ کیا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کے ثواب جیسا ثواب ملے گا اس عامل کے ثواب میں سے کم نہیں کیا جائے گا۔ طبرانی عن سلمان

۴۳۶۶۱......جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدت مقررسے تاخیر نہیں کرتا، البتہ عمر کی زیادتی۔ نیک اولاد جو بندے کو ملے اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کرتے ہوں تو اسے اپنی قبر میں ان کی دعا پہنچتی ہے تو یہ عمر کی زیادتی ہے۔ طبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۷۱، الضعیفة ۱۵۴۳۔

۴۳۶۶۲......سات چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا ثواب بندے کے لئے اس کی موت کے بعد جاری رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کوئی کنواں کھودیا، یا کوئی کھجور کا درخت (مراد پھلدار) لگادیا، یا کوئی مسجد بنادی یا کسی کو قرآن مجید (یا کوئی کتاب یا رسالہ) دیا، نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہوں۔

باقی رہنے والی نیکیاں......از اکمال

۴۳۶۶۳......جانتے ہو باقی رہنے والی نیکیاں کیا ہیں؟ سبحان اللّٰہ، الحمدللہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ پڑھنا۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعد

۴۳۶۶۴..... ان کلمات کو اختیار کرو اس سے پہلے کہ ان کے اور تمہارے درمیان (موت) حائل ہو جائے، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور جنت کے خزانے ہیں، سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللہ اور اللہ اکبر. طبرانی عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۵..... کہو! سبحان اللہ والحمدللّٰہ، ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، یہ گناہوں کے بوجھ کو ایسے گرا دیتی ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اور یہ جنت کے خزانے ہیں۔ طبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۶..... زمین جو (مسلمان) شخص بھی یہ کلمات کہے گا: لا الٰہ الااللہ، اللہ اکبر سبحان اللہ الحمد للہ والا حول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم، تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد طبرانی، ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر، حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۶۷..... جو پانچ چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور آیا اسے جہنم سے عافیت دی جائے گی اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ الحمدللّٰہ، سبحان اللہ لاالٰہ الااللّٰہ، اللہ اکبر، اور صبر کرنے والا بچہ۔ الباوردی، عن الحسحاس

۴۳۶۶۸..... ابوبکر! جب تم لوگ مسجدوں میں جاؤ تو خوب سیر ہوا کرو کیونکہ جنت کے باغات مساجد ہیں، اور ان میں بکثرت خورد و نوش کرو سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۳۶۶۹..... ابودرداء! سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللہ اکبر اور لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہا کرو! کیونکہ یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں کو یوں گراتی ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں اور یہ جنت کا خزانہ ہیں۔

ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر عن ابی الدرداء

۴۳۶۷۰..... تین عمل بندے کے لئے اس کی موت کے بعد باقی رہتے ہیں۔ صدقہ جو اس نے جاری کیا ہو، یا کسی علم کو زندہ کیا ہو، یا اولاد جو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہو۔ ابو الشیخ فی الثوب عن انس

۴۳۶۷۱..... سات اعمال ایسے ہیں کہ بندہ قبر میں پڑا ہوتا ہے (لیکن) ان کا اجر بندے کے لئے موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھا دیا، نہر کھدوا دی، کنواں کھود دیا، کوئی کھجور کا درخت لگا دیا، مسجد بنا دی، قرآن مجید دے دیا، یا نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف، سمویہ بیهقی عن انس، مر برقم ۴۳۶۶۲

الحمدللہ آج بروز سوموار دن ایک بجے بتاریخ ۱۳/۹/۲۰۰۸ کنز العمال جلد ۱۵ کا ترجمہ مکمل ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دوران قصداً سہواً کسی قسم کی کوئی غلطی باوجود انتہائی احتیاط کے بھی واقع ہوگئی ہو، معاف فرمائے اور اس ترجمہ کو عوام الناس کے لئے نافع و فائدہ مند بنائے۔ اس کے دوران جن حضرات نے علمی دسترس فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے حسن عمل میں برکت فرمائے۔ علماء کرام سے گزارش ہے معنوی اصلاح فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط عامر شہزاد علوی۔ ۱۳/۹/۲۰۰۸۔

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ شانزدہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوم...... ترھیبات کے بیان میں

اس باب میں ۹ فصلیں ہیں۔

فصل اول...... مفردات کے بیان میں

۴۳۶۷۲...... نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھلایا نہیں جاتا، بدلہ دینے والا (خدا تعالیٰ) نہیں مرتا، جیسے چاہو عمل کرو، (چونکہ) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی قلابۃ مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الشذرۃ ۱۳۱۷، والضعیف الجامع ۲۳۲۹۔

۴۳۶۷۳...... زمین کی حفاظت کرو چونکہ یہ تمہاری ماں ہے، چنانچہ جو بھی عمل کرنے والا ہو، وہ زمین پر خواہ اچھا عمل کرے یا برا عمل کرے، زمین اس کے متعلق خبر دے دیتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ربیعۃ الجرشی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۲۴۰۷۔

۴۳۶۷۴...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری اور جن وانس کی عجیب خبر ہے، جبکہ میں خالق ہوں اور میرے غیر کی عبادت کی جاتی ہے۔ میں رزق عطا کرتا ہوں جبکہ میرے غیر کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ رواہ الحکیم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۰۴۸۔

۴۳۶۷۵...... حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے: اے برائیوں کے کاشتکار، انجام کار تجھے ان کے کانٹے ہی کاٹنے پڑیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۴۰۶۔

۴۳۶۷۶...... جیسا کہ کانٹوں سے انگور نہیں چنے جاتے اسی طرح نیکوکاروں کی جگہوں پر گناہگاروں کو نہیں اتارا جائے گا، یہ دونوں جدا جدا راستے ہیں، تم جس کو بھی اختیار کرو گے اس کے انجام کو پہنچ جاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ذر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۹۱۔

۴۳۶۷۷...... جیسا کہ کانٹوں سے انگور نہیں چنے جاتے اسی طرح نیکوکار گناہ گاروں کی جگہ پر نہیں اتارے جاتے۔ لہٰذا تم جس راستے کو چاہو اختیار کرو۔ تم جس راستے پر بھی چلو گے اس راستے والوں تک پہنچ جاؤ گے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن یزید بن مرثد مرسلاً

۴۳۶۷۸...... جس شخص نے اپنے بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی معصیت سے ڈرایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے معاملہ کو آسان فرمائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل عن قیس بن سعد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۵۶۴۱۔

۴۳۶۷۹...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر بدخلق، اجڈ اور بازاروں میں شور مچانے والے کو ناپسند کرتے ہیں، جو کہ رات کو گوشت کا ایک لوتھڑا (بنا سوئے رہتا) ہے اور دن کو نرا گدھا ہوتا ہے، جو دنیا کی بھرپور معلومات رکھتا ہے اور آخرت سے سراسر جاہل ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۰۴ والمعلۃ ۳۴۰۔

۴۳۶۸۰ ...... بلاشبہ جنت گناہ گار کے لیے حلال نہیں ہے۔ رواہ احمد والحاکم عن ثوبان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیف الجامع ۱۴۲۹۔

۴۳۶۸۱ ...... جو شخص مرجاتا ہے اس کا ٹھکانا یا جنت ہوتی ہے یا جہنم، ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اسے موت نہیں آئے گی اور نہ ہی کہیں کوچ کرسکے گا۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۶۸۲ ...... ہر رات سمندر تین مرتبہ نکتۂ محمول سے مائل بہ عروج ہوتا ہے اور حق تعالیٰ سبحانہ سے اجازت طلب کرتا ہے کہ لوگوں پر چڑھائی کردے لیکن اللہ عزوجل اسے منع کردیتے ہیں۔ رواہ احمد عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۳۷۔

۴۳۶۸۳ ...... ہر چیز ابن آدم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہے۔ رواہ البزار عن بریدۃ

۴۳۶۸۴ ...... قیامت کے دن ایک بہت بڑا اور موٹا آدمی آئے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۸۵ ...... میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے جو بظاہر بارونق لگ رہی ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان تمام نیکیوں کو اڑتے ہوئے ذرات کی طرح منتشر کردیں گے، وہ لوگ نسل کے اعتبار سے تمہارے بھائی ہوں گے، راتوں کو اسی طرح بیدار رہیں گے جس طرح تم رہتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو توڑ دیتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن ثوبان

حرام کھانے والے جنت سے محروم ہوں گے

۴۳۶۸۶ ...... میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو قیامت کے دن پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے، بظاہر ان کی نیکیاں چمکدار ہوں گی، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اڑتے ہوئے ذرات کی طرح منتشر کردیں گے، وہ لوگ نسل کے اعتبار سے تمہارے بھائی ہوں گے، راتوں کو اسی طرح بیدار رہیں گے جسطرح تم رہتے ہوں، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو توڑ دیتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن ثوبان

۴۳۶۸۷ ...... تم ضرور جنت میں داخل ہوجاؤ گے مگر وہ آدمی (جنت میں داخل نہیں ہوگا) جو مکر گیا اور اونٹ کی طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل گیا۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۸۸ ...... یقیناً تمہارے آگے تنگ، دشوار گذار ایک گھاٹی ہے اسے وہی عبور کرپائے گا جو دبلا اور لاغر ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۵۔

فائدہ: ...... گوکہ فنی اعتبار سے حدیث ضعیف ہے لیکن باب ترھیب میں حد عروج کو پہنچی ہوئی ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد حشر، پل صراط وغیرہا کو گھاٹی سے تشبیہ دی گئی ہے، اس گھاٹی کو وہی شخص عبور کرپائے گا جس نے دنیا میں محنت کی ہو، مجاہدہ وریاضت کی ہو، خوف خدا اور خوف آخرت سے اپنے جسم وجان کو لاغر کررہا ہو۔

۴۳۶۸۹ ...... جس شخص نے کھیت اور شکار کی ضرورت کے علاوہ کتا پالا ہر دن اس کے نامۂ اعمال سے ایک قیراط کم کردیا جائے گا۔

رواہ احمد ومسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۶۹۰...... جس شخص نے کتا پالا جو اسے کھیتی اور شکار کا فائدہ نہیں پہنچا رہا ہر روز اس کے اعمال سے ایک قیراط کم کیا جائے گا۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن سفیان بن ابی زهیر

۴۳۶۹۱...... جو شخص مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کرتے کے علاوہ کوئی کتا پالتا ہے اس کے اعمال (کے ثواب) میں سے روزانہ دو قیراط کے برابر کمی کر دی جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن ابن عمر

۴۳۶۹۲...... جس شخص نے شکار کرنے والے، مویشیوں کی حفاظت کرنے والے اور زمین کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا ہر دن اس کے ثواب میں سے دو قیراط کے برابر کمی کر دی جاتی ہے۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۴۳۶۹۳...... جس شخص نے کتا پالا جو کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کا کام نہیں دیتا روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کے برابر کمی کر دی جاتی ہے۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۴۳۶۹۴...... جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر بد بخت آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل نہ کیا ہو اور کوئی نافرمانی چھوڑی نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۴۲ وضعیف ابن ماجہ ۹۳۵۔

۴۳۶۹۵...... ایک عورت کو بلی باندھ دینے پر عذاب دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی عورت نے اسے کھولا نہیں تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر زندہ رہتی، اس وجہ سے اس کے لیے آتش جہنم واجب ہوگئی۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۴۳۶۹۶...... ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی اور وہ عورت اس کی پاداش میں جہنم میں داخل ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے بلی کو کھانا دیا اور نہ ہی پانی پلایا جبکہ تو نے اسے باندھ رکھا تھا اور نہ ہی تو نے اسے کھولا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۴۳۶۹۷...... ایک عورت کو بلی نوچ رہی تھی میں نے پوچھا اسے یہ سزا کیوں دی جارہی ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: اس عورت نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی اور نہ ہی اسے کھولا تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر

۴۳۶۹۸...... دوزخ میرے قریب ترکی گئی حتیٰ کہ میں اس کی تپش کو اپنے چہرے سے جھاڑنے لگا۔ دوزخ میں میں نے ایک چھڑی والا بھی دیکھا جو بحیرہ (اونٹوں) کے کان کاٹتا تھا اور حمیر کی عورت جو بلی والی تھی اسے بھی دیکھا۔ رواہ مسلم عن المغیرة

۴۳۶۹۹...... جنت میرے قریب کی گئی حتیٰ کہ اگر میں جرأت کرتا تمہارے پاس جنتی پھلوں کے خوشے لے آتا۔ دوزخ بھی میرے قریب کی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے میرے رب! میں تو ان کے درمیان ہوں، میں نے (دوزخ میں) ایک عورت بھی دیکھی جسے بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا: اسے یہ سزا کیوں دی جارہی ہے؟ فرشتوں نے کہا: اس عورت نے بلی باندھ دی تھی حتیٰ کہ بھوکوں مرگئی، نہ اسے کھانا دیا اور نہ ہی کھلی چھوڑی تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ رواہ احمد وابن ماجه عن اسماء بنت ابی بکر

۴۳۷۰۰...... اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو۔ رواہ الترمذی عن عائشة رضی الله عنه

۴۳۷۰۱...... اے جماعت قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خریدلو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی هریرة ومسلم ایضاً عن عائشة رضی الله عنها

۴۳۷۰۲...... اے جماعت قریش! اپنے آپ کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے نقصان کا مالک ہوں اور نہ ہی نفع کا۔ اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے کسی نفع نقصان کا مالک

نہیں ہوں، اے جماعت بنی قصی! اپنی جانوں کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو، چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں تمہارے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، اے جماعت بنی عبدالمطلب اپنی جانوں کو دوزخ سے باہر نکال پھینکو چونکہ میں تمہارے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو دوزخ سے باہر نکال دے، چونکہ میں تیرے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، بلاشبہ تیرے لیے صلہ رحمی ہے جسے میں اس کی تری کے ساتھ تر کرتا رہوں گا۔ رواہ احمد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۳۷۰۳۔۔۔ جس شخص نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔ رواہ الطبرانی عن انس

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۱۶۔

۴۳۷۰۴۔۔۔ جو شخص مؤمن سے ڈرتا رہا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ قیامت کے دن کی ہولناکی سے اسے بے خوف رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۶۲۔

اللہ کو ناراض کر کے کسی بندے کی اطاعت جائز نہیں

۴۳۷۰۵۔۔۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی رکھا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں اور جس شخص نے لوگوں کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کو راضی رکھا اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے اس کی کفایت کریں گے۔ رواہ الترمذی وابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۳۷۰۶۔۔۔ جو شخص صبح کو اٹھا درآنحالیکہ اس کی تمام تر سوچ وفکر غیر اللہ میں بٹی ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی درجہ میں نہیں ہے اور جس شخص نے صبح کی اور وہ مسلمانوں کے متعلق فکرمند نہیں ہوا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۲۷ وضعیف الجامع ۵۴۲۹۔

۴۳۷۰۷۔۔۔ جس شخص نے کسی دوسرے کو نقصان پہنچایا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا جس نے دوسرے کو مشقت میں ڈالا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ رواہ احمد وابویعلی عن ابی صرمۃ

۴۳۷۰۸۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز کسی مسلمان کو نہ ڈرائے۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان بن صرد

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۰۴۔

۴۳۷۰۹۔۔۔ مسلمان کو مت ڈراؤ چونکہ مسلمان کو ڈرانا ظلم عظیم ہے۔ رواہ الطبرانی عن عامر بن ربیعہ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۱ والنواضح ۲۵۵۶۔

۴۳۷۱۰۔۔۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔ رواہ ابوداؤد عن رجال

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۰۸۔

۴۳۷۱۱۔۔۔ جس شخص نے کسی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے اسے اللہ تعالیٰ کے حق کے علاوہ کسی اور معاملہ میں ڈرایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ڈرائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۷۔

۴۳۷۱۲۔۔۔ بہت بری ہے وہ قوم جس کے بیچ مؤمن تقیہ اور کتمان کر کے چلتا ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن مسعود

۴۳۷۱۳۔۔۔ جو شخص برا عمل کرتا ہے اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی بکرۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۳ ضعیف الجامع ۵۸۹۱۔

ترھیب احادی ..... حصہ اکمال

۴۳۷۱۴ ..... اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ گندگیوں سے بچتے رہو، سو جس شخص نے کسی گندگی کا ارتکاب کیا اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردے سے اپنا ستر کرے اور دوبارہ اس کی طرف نہ لوٹے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۳۷۱۵ ..... میں تمہیں دوزخ کی آگ کا ڈر سناتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن النعمان بن بشیر

۴۳۷۱۶ ..... ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر

۴۳۷۱۷ ..... اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا ہے مگر اس شخص کی بخشش نہیں کرتا جو اس کی اطاعت سے اونٹ کی طرح نکل جاتا ہو۔

رواہ احمد والحاکم والضیاء المقدسی عن ابی امامۃ

۴۳۷۱۸ ..... دوزخ میں صرف بد بخت ہی داخل ہوسکتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! بد بخت کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل نہ کرتا ہو اور کوئی معصیت نہ چھوڑتا ہو۔ رواہ احمد والبیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۴۲۔

گناہگار بندوں کو شرمندہ نہ کیا جائے

۴۳۷۱۹ ..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو عار دلاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پڑوسی قریبی اور دنیا میں اسے جاننے والے اس سے کہتے ہیں اے آدمی! تجھے کیا ہوا، تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ کیا یہی ہے وہ جو تو دنیا میں علانیہ نیکی کرتا تھا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۴۳۷۲۰ ..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ خلق کثیر کو مسخ کردیتے ہیں۔ انسان تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے حکم کو کمتر سمجھ کر معصیت کا ارتکاب کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو مسخ کردیتے ہیں، پھر قیامت کے دن اسے انسان بنا کر اٹھاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں: جیسے تم پہلے تھے اسی طرح ہوجاؤ، پھر اسے آگ میں داخل کردیتے ہیں۔

رواہ البخاری فی الضعفاء عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الأنصاری عن ابیہ عن جدہ

۴۳۷۲۱ ..... لوگوں میں بدترین انسان وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۴۳۷۲۲ ..... یقیناً تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جن کی کثرت شر سے بچا جائے۔ رواہ ابن النجار عن عائشۃ

۴۳۷۲۳ ..... موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ تمہاری قوم نے مسجدیں تو بنا ڈالی ہیں لیکن اپنے دلوں کو اجاڑ دیا ہے، وہ فربہ کیے جا رہے ہیں جیسے کہ خنزیر ذبح کے دن فربہ کیا جاتا ہے، میں ان کی طرف نظر کرتا ہوں تو ان پر لعنت برساتا ہوں، میں ان کی دعا قبول نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی مانگی ہوئی کوئی چیز انہیں دیتا ہوں۔ رواہ ابن مندہ والدیلمی عن ابن عم حنظلۃ الکاتب

۴۳۷۲۴ ..... نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھلایا نہیں جاتا، بدلہ دینے والا نہیں مرتا جیسے چاہو ہوجاؤ، جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۹ والشذرۃ ۱۳۱۷۔

۴۳۷۲۵ ..... مکر و فریب، خیانت اور دھوکہ بازی کا انجام دوزخ ہے یہ بھی خیانت ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے ایسی بات پوشیدہ رکھے جس کا اگر اسے علم ہوتا تو وہ بھلائی تک پہنچ جاتا یا اسے پریشانی سے نجات مل جاتی، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے دل کی بات اپنے بھائی کے سامنے ظاہر کردیا کریں؟ فرمایا: اس بات کو پوشیدہ رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا دوسرے کو کوئی نفع یا نقصان نہ ہو۔ رواہ البغوی عن عبادۃ الانصاری

۴۳۷۲۶ ..... آدمی کے شر میں سے اتنا بھی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۷۲۷ ... ہارون علیہ السلام کے دو بیٹے تھے جو مسجد کی خدمت سرانجام دیتے تھے، آگ سے مسجد کے چراغ روشن کرتے، وہ آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی۔ چنانچہ ایک رات وقت مقررہ پر آگ کو نازل ہونے میں تاخیر ہوگئی، لڑکوں نے چراغ دنیا کی آگ سے روشن کردیئے، اتنے میں آسمانی آگ آئی اور ان دونوں پر آن پڑی ہارون علیہ السلام اٹھے تاکہ اپنے بیٹوں سے اس آگ کو بجھائیں، موسیٰ علیہ السلام فوراً پکار اٹھے کہ رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا ہونے دو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے اولیاء میں سے جو میرے حکم کی مخالفت کرتا ہے اس کا انجام یہ ہے اور میرے دشمنوں میں سے جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا اس کا کیا حال ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۷۲۸ ... مؤمن کو ڈرانے کا انجام کیسا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عمر بن یحیی بن ابی حسن عن ابیہ عن جدہ

۴۳۷۲۹ ... جس شخص نے کسی مؤمن کو دنیا میں ڈرایا اللہ تعالیٰ اس کے ڈر کو اس دن طویل تر کردیں گے جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہے، پھر یا تو اس کی بخشش کردی جائے گی یا مبتلائے عذاب ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن أنس

۴۳۷۳۰ ... جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۳۷۳۱ ... جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا قیامت کے دن اس کا ڈر ختم نہیں ہونے پائے گا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النواضح ۲۱۶۳۔

۴۳۷۳۲ ... ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگوں رک جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو زبردست غلبہ حاصل ہے، تمہارے زخم خون رستے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے نہ ہوتے، دودھ پیتے بچے نہ ہوتے، چرنے والے چوپائے نہ ہوتے تمہارے اوپر کب کی بلاء نازل ہوچکی ہوتی اور کب کے تم اللہ تعالیٰ کے غصہ میں کوٹے جاچکے ہوتے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن ابی الزاھریہ عن ابی الدرداء وحذیفة

۴۳۷۳۳ ... کوئی قوم اس وقت تک ہلاک نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اپنی جانوں سے دھوکا نہ کرلیں۔ رواہ ابن جریر عن ابن مسعود

۴۳۷۳۴ ... جس شخص نے لوگوں کے لیے وہ چیز پسند کی جسے وہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درآنحالیکہ اللہ تعالیٰ کو اس پر سخت غصہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عصمة بن مالک

۴۳۷۳۵ ... جو شخص گھوڑے پر سوار ہوا پھر میری امت کو قتل کرنے کے درپے ہوا وہ اسلام سے نکل گیا۔ رواہ ابن عساکر عن أنس

۴۳۷۳۶ ... کس شخص نے اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچوں کو واپس لوٹا دو۔

رواہ ابوداؤد عن عبدالرحمن بن عبداللہ عن ابیہ

۴۳۷۳۷ ... جس شخص نے اپنے باطل کے ذریعے حق کو روکا اللہ اور اس کا رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابن عباس

۴۳۷۳۸ ... ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو اپنی زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے لیکن عملاً اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۷۳۹ ... بھلائی کے کام میں ایک دوسرے کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن ابی قلابة مرسلاً

۴۳۷۴۰ ... اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اذیت مت پہنچاؤ، انہیں عار مت دلاؤ اور ان کی پوشیدہ باتوں کے درپے مت ہو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ بات کی طلب میں رہا، اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ بات کی طلب میں رہتے ہیں حتیٰ کہ اسے گھر میں بیٹھے بیٹھے رسوا کردیتے ہیں۔

رواہ احمد وسعید بن المنصور عن ثوبان

مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کی ممانعت

۴۳۷۴۱ ... اپنے مسلمان بھائی کو ہرگز حقیر مت سمجھو چونکہ وہ مسلمانوں میں چھوٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا ہے۔

رواہ ابو عبدالرحمن السلمی عن ابی بکر

۴۳۷۴۲۔۔۔۔ان لوگوں کے ٹھکانوں میں داخل مت ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے الا یہ کہ تم روتے ہوئے جاؤ اس خوف سے کہ ان پر پڑی ہوئی مصیبت میں کہیں تم بھی نہ گرفتار ہو جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق واحمد والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۳۷۴۳۔۔۔۔پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے مت اڑاؤ چونکہ رات کے وقت گھونسلے ان کے لیے امان گاہ ہیں۔

رواہ الطبرانی عن فاطمۃ بنت حسین عن ابیہا

۴۳۷۴۴۔۔۔۔بدخلق، تندخو، اجڈ اور کمینہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، یہ سخت اخلاق کا مالک ہے، صحتمند ہے، کھانے پینے کا شوقین ہے، کھانا اور پانی وافر مقدار میں پالیتا ہے، لوگوں پر ظلم ڈھاتا ہے اور اپنے پیٹ کا پجاری ہے۔ رواہ احمد عن عبدالرحمن بن غنم

۴۳۷۴۵۔۔۔۔تمہیں فاجر آدمی نعمتوں میں پڑے ہوئے ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ایک قاتل ہے جو مرتا نہیں جب بھی وہ سرکشی کرتا ہے ہم آگ کو بڑھا دیتے ہیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۳۷۴۶۔۔۔۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکے میں مت رہو چونکہ اللہ تعالیٰ اگر کسی چیز کو نظر انداز کرتا تو چیونٹی، کیڑا اور مچھر اس کا زیادہ حقدار ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام: ۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۴۔

۴۳۷۴۷۔۔۔۔اے عائشہ اپنے عذر کم کرو۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۴۳۷۴۸۔۔۔۔اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب رسول اللہ کی پھوپھی! اپنی جانوں کا سودا کرلو۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو۔ جان لو! قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہوں گے۔ تم اپنے رشتہ داروں کے قریب رہو یہ بات تمہارے زیادہ لائق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے پاس اعمال لے کر حاضر ہوں اور تم اپنے کاندھوں پر دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے حاضر ہو۔ تم اس وقت کہو: اے محمد! میں تمہیں آگے سے یہی جواب دوں۔ تم پھر کہو اے محمد! میں پھر یہی جواب دوں، میں تم سے منہ موڑ لوں اور تم کہو میں فلاں بن فلاں ہوں، میں جواب دوں، میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں اور تمہارے عمل کو نہیں جانتا۔ تم اپنی کتاب (نامۂ اعمال) کو پھینک دو۔ واپس لوٹ جاؤ میرے اور تمہارے درمیان کوئی قرابت نہیں۔

۴۳۷۴۹۔۔۔۔دیوث (جسے اپنے اہل خانہ پر غیرت نہ آئے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عمار

۴۳۷۵۰۔۔۔۔اے بنی ھاشم! اے بنی قصی! اے بنی عبد مناف، میں تمہیں ڈرسنانے والا ہوں، موت غارت گری ڈال دیتی ہے اور قیامت کا وقت مقرر ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۴۳۷۵۱۔۔۔۔اے بنی ہاشم! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں اے بنی ھاشم! میرے دوست تم سے ڈرتے ہیں، اے بنی ھاشم دوزخ سے ڈرو گو کہ اس کے متعلق کھجور کی ایک گٹھلی کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے بنی ھاشم! میں تمہیں ہرگز اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم اپنی پیٹھوں پر دنیا کو لادے ہوئے ہو اور تم آخرت میں ہو دنیا کو اٹھائے ہوئے۔ رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

قیامت میں ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا

۴۳۷۵۲۔۔۔۔اے فاطمہ بن محمد! اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرلو، چونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرلو گو کہ کھجور کی ایک گٹھلی کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ! تمہارے پاس سے کوئی آدمی خالی ہاتھ نہ لوٹنے پائے گو کہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دے دو۔ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۳۷۵۳۔۔۔۔اے فاطمہ بنت رسول اللہ! اللہ کے لیے بھلائی کے اعمال کرتی رہو چونکہ قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں۔ اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ کے لیے بھلائی کے اعمال کرتے رہو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے

کچھ کام نہیں آسکتا۔اے حذیفہ!جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور میری لائی ہوئی ضروریات دین پر ایمان لایا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے اور جنت اس کے لیے واجب ہوجائے گی جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آخرت کے لیے رمضان شریف کے روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ نے اسی پر اس کا خاتمہ کردیا، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیتے ہیں۔جس شخص نے خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے صدقہ کیا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دار آخرت کے لیے بیت اللہ کا حج کیا پھر اسی حالت پر اس کا خاتمہ ہوا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کردیتے ہیں اور جنت اس کے لیے واجب ہوجاتی ہے۔

رواہ البزار عن سماک بن حذیفہ، عن ابیہ وقال البزار لانعلم لحذیفۃ ابنا یقال لہ سماک الا فی ھذا الاسناد

۴۳۷۵۴.....اے جماعت قریش!اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں، اے بنی عبدمناف!اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا ہوں۔اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی!میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا ہوں۔اے فاطمہ بنت محمد!میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو لیکن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا ہوں۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرہ ومسلم ایضاً عن عائشۃ

۴۳۷۵۵.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں:جو شخص بھی میرے علاوہ کوئی اور امید رکھے گا میں اس کی امید کو کاٹ دوں گا اور میں ضرور اسے ذلت آمیز لباس پہناؤں گا اور میں اسے اپنے سے دور کروں گا، میں اسے اپنی ملاقات سے دور رکھوں گا۔کیا میرا بندہ سختیوں میں میرے غیر سے امیدیں باندھ لیتا ہے حالانکہ سختیاں میری قبضۂ قدرت میں ہیں میں ہر وقت زندہ رہنے والا ہوں اور کریم ہوں، وہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے حالانکہ دروازوں کی تمام ترکنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔جو شخص مجھے پکارتا ہے اس کے لیے میرا دروازہ کھلا رہتا ہے کون ہے جو مجھ سے امید وابستہ رکھے اپنی مشکلات میں اور میں اس کی امید کو کاٹ دوں۔یا کون ہے جو اپنے جرم کی پاداش میں مجھ سے بھلائی کی امید رکھتا ہو اور میں اس کی امید پر پانی پھیر دوں۔میں اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے سے وابستہ رکھتا ہوں۔جو شخص میری تسبیح سے اکتاتا نہیں میں اس کے لیے رحمت سے آسمانوں کو بھر دیتا ہوں۔میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کے لیے افسوس ہے اور میری نافرمانی کرنے والے کے لیے بدبختی ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ذر

فصل دوم.....ترھیبات ثنائیہ کے بیان میں

۴۳۷۵۶.....گناہوں کو کم کرو موت تمہارے اوپر آسان تر ہوجائے گی۔قرضہ کم کرو آزادی سے زندگی بسر کروگے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۷۹۔

۴۳۷۵۷.....جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ڈر سے بے خوف نہیں رہ سکتا۔جس شخص نے کسی مؤمن کی چغلی کھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے مقام پر کھڑا کریں گے اور اسے (سرعام) رسوا کریں گے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۰۴۔

۴۳۷۵۸.....ایک آدمی کو اس کی قبر میں داخل کیا گیا اس کے پاس دو فرشتے آئے اور اس سے کہنے لگے:ایک ضرب لگانا چاہتے ہیں۔چنانچہ فرشتوں نے اسے ایک ضرب لگائی جس سے قبر آگ سے بھرگئی۔فرشتوں نے پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اسے افاقہ ہوا اور اس کا رعب جاتا رہا، پھر فرشتوں سے کہنے لگا:تم نے مجھے کیوں مارا ہے؟فرشتوں نے جواب دیا:بلاشبہ تو نماز پڑھتا تھا لیکن بغیر طہارت کے اور تو ایک مظلوم آدمی کے پاس سے گزرا لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۵۷ والضعیفۃ ۲۱۸۸۔

۴۳۷۵۹...... مشرکین کی آگ سے اپنی آگ روشن مت کرو اور اپنے انگوٹھیوں میں عربی نقش کندہ نہ کرو۔ رواہ احمد والنسائی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۲۷ وضعیف النسائی ۳۹۹۔

ثنائیات ...... حصہ اکمال

۴۳۷۶۰...... بلاشبہ وہ شخص سلامتی میں رہتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ سلامت ومحفوظ رہیں۔

رواہ احمد والطبرانی عن سهل بن معاذ عن ابيه

۴۳۷۶۱...... مخلوق میں سے دو آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہتے ہیں: ایک وہ آدمی جو امراء (گورنروں) کے ساتھ مل بیٹھتا ہے وہ جو بھی ظلم پر مبنی فیصلے کرتے ہیں وہ بھرپور ان کی تصدیق کرتا رہتا ہے۔ دوسرا بچوں کا معلم جو بچوں کے ساتھ غمخواری سے پیش نہیں آتا اور یتیم کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی امامة

۴۳۷۶۲...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ستاروں کی تصدیق اور تقدیر کی تکذیب کا ہے۔ کوئی آدمی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اچھی اور بری میٹھی اور کڑوی تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۴۳۷۶۳...... اپنی ڈاڑھی مبارک کو پکڑ کر فرمایا: میں اچھی اور بری میٹھی اور کڑوی (ہر طرح کی) تقدیر پر ایمان لایا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۴۳۷۶۴...... مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ خوف لمبی لمبی امیدیں رکھنے اور اتباع بدعت کا ہے، رہی بدعت کی اتباع سو وہ راہ حق سے گمراہ کردیتی ہے اور لمبی لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ خبردار! دنیا پیٹھ پھیر کر کوچ کرچکی ہے جبکہ آخرت سامنے سے متوجہ ہو کر آرہی ہے۔ دنیا وآخرت (دونوں میں سے ہر ایک) کے کچھ بیٹے ہیں تم آخرت کے بیٹے (بندے) بنو، دنیا کے بیٹے (بندے) مت بنو، بلاشبہ آج ہر طرح کا عمل کیا جاسکتا ہے اور آج کوئی حساب نہیں۔ جبکہ آئندہ کل حساب ہوگا اور عمل نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ ابن النجار عن جابر وابن عساکر عن علی موقوفاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب راوی ہے بیہقی کہتے ہیں کہ یہ راوی منکر حدیثیں بیان کرتا تھا۔ نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰ اوضعیف الجامع ۲۴۶۔

۴۳۷۶۵...... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف خواہشات نفس اور لمبی لمبی امیدیں رکھنے کا ہے، سو رہی بات خواہشات نفس کی سو وہ حق سے روک دیتی ہیں اور لمبی لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ یہ دنیا چلی جانے والی ہے جبکہ آخرت سچائی کے ساتھ آنے والی ہے، دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ بندے ہیں۔ اگر تم سے ہو سکے تو آخرت کے بندے بنو اور دنیا کے بندے مت بنو۔ ایسا ضرور کرو۔ بلاشبہ آج تم ایسی جگہ میں ہو جس میں بھرپور عمل کیا جاسکتا ہے اور حساب کتاب کوئی نہیں۔ اور آئندہ کل تم ایسی جگہ پہنچ جاؤ گے جس میں حساب لیا جائے گا اور عمل نہیں کیا جاسکے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخه والدیلمی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۱۷۷ والمتناهیة ۱۳۶۱۔

لمبی امیدیں باندھنا اور خواہشات کی پیروی کرنا ہلاکت ہے

۴۳۷۶۶...... مجھے تمہارے اوپر دو چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے اتباع ھوا سو وہ حق سے پھیر دیتی ہے اور طول امل تو نری دنیا کی محبت ہے۔

رواہ ابن النجار عن علی

۴۳۷۶۷...... خبردار! ان دونوں (شخصوں) کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کی

غیبت کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں ان پر معمولی تھیں۔

رواہ البخاری فی الأدب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن جابر

۴۳۷۶۸......چغلی اور کینہ کا انجام دوزخ ہے یہ دونوں چیزیں مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط عن ابن عمر

۴۳۷۶۹......اے لوگو! دو چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ نے جس کو محفوظ رکھا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ایک زبان اور دوسری شرم گاہ۔

رواہ احمد عن رجل

۴۳۷۷۰......تم ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہیں جاتے۔ خیانت: جس شخص نے خیانت کی وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا۔ سودخوری: چنانچہ قیامت کے دن سودخور اس طرح اٹھے گا جیسا کہ شیطان نے چمٹ کر اسے حواس باختہ کردیا ہو۔

رواہ الدیلمی عن عوف ابن مالک

۴۳۷۷۱......اس گناہ سے بچو جو بخشا نہیں جاتا۔ یہ کہ آدمی خیانت سے بچے، جس شخص نے کسی چیز میں خیانت کی وہ اسے لے کر حاضر ہوگا، جس شخص نے سود کھایا وہ قیامت کے دن مجنون اور حواس باختہ ہو کر اٹھے گا۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن عوف بن مالک

۴۳۷۷۲......کوئی شخص بھی اپنے غلاموں کے علاوہ کسی کا مالک نہ بنے اور اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے، سو جس شخص نے ایسا کیا اس پر لگاتار قیامت کے دن تک اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر عن انس

۴۳۷۷۳......جس شخص نے کسی عورت کا مہر مقرر کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس آدمی کا ارادہ عورت کو مہر ادا کرنے کا نہیں ہے، اس نے عورت کو دھوکا دینا چاہا ہے اور باطل طریقہ سے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال سمجھا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درآنحالیکہ وہ زنا کرنے والا ہوگا۔ جس شخص نے کسی آدمی سے قرض لیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا۔

رواہ احمد والبیهقی وابونعیم فی الحلیة وسعید بن المنصور عن صهیب

۴۳۷۷۴......آدمی کی برائی کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں فسق وفجور کی وجہ سے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، وہ مال نہیں دیتا صلہ رحمی نہیں کرتا اور اسے اس کا حق بھی نہیں دیا جاتا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر والحاکم فی تاریخه عن انس

۴۳۷۷۵......جس شخص نے کسی خیانت کرنے والے کو چھپایا وہ بھی خیانت میں اسی جیسا ہے اور جو شخص مشرکین کے ساتھ مل جل گیا اور انہیں کے ساتھ سکونت اختیار کرلی بلاشبہ وہ انہی جیسا ہے۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن سمرة

۴۳۷۷۶......والدین کا نافرمان آدمی اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب عن علی

۴۳۷۷۷......دھوکا باز اور خائن جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

۴۳۷۷۸......تم میں سے کوئی شخص بھی گمشدہ چیز کا ضامن نہ بنے اور سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹائے اگر تم فائدہ اور سلامتی چاہتے ہو۔

رواہ ابن صصری فی أمالیه عن ابی ریطة بن کرامة المذحجی

۴۳۷۷۹......قیامت کے دن آگ سے ایک گردن نمودار ہوگی اور وہ کہے گی آج مجھے ہر ظالم وسرکش اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود ٹھہرایا ہوا اس کا معاملہ سپرد کیا گیا ہے۔ پھر وہ گردن انہیں جہنم کی تہہ میں پٹخ دے گی۔ رواہ احمد وعبد بن حمید وابویعلی عن ابی سعید

فصل سوم......ترھیب ثلاثی کے بیان میں

۴۳۷۸۰......جس میں تین خصلتیں ہوں گی ان کا وبال اسی پر پڑے گا (۱) سرکشی (۲) مکروفریب (۳) اور وعدہ خلافی۔

رواہ ابوالشیخ وابن مردویه معاً فی التفسیر والخطیب عن أنس

۴۳۷۸۱ ... تین کام جس نے کیے اس نے جرم کیا۔ جس نے غیرحق کے لیے جھنڈا بلند کیا یا والدین کی نافرمانی کی یا کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا۔ رواہ ابن منیع والطبرانی عن معاذ

۴۳۷۸۲ ... تین چیزیں جفا (اجڈپن) میں سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے، یا نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پیشانی پونچھے یا سجدہ کی جگہ پھونک مارے۔ رواہ البزار عن بریدة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۵۔

۴۳۷۸۳ ... تین چیزیں اہل جاہلیت کے فعل میں سے ہیں انہیں اہل اسلام بھی نہیں چھوڑتے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب، (۲) نسب میں طعنہ زنی، (۳) اور میت پر نوحہ زنی۔ رواہ البخاری فی تاریخه والطبرانی عن جنادة بن مالک

۴۳۷۸۴ ... تین چیزوں کا تعلق کفر باللہ سے ہے۔ گریبان پھاڑنا، نوحہ زنی اور نسب میں طعنہ زنی۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۷۔

۴۳۷۸۵ ... تین چیزیں کمر توڑ دینے والی مصیبت میں سے ہیں، اگر تم اچھائی کرو اس کا شکر نہ ادا ہو اگر تم برائی کرو وہ بخشی نہ جائے اور وہ پڑوسی کہ اگر بھلائی دیکھے تو اسے دفن کردے اور اگر شر و برائی دیکھے اسے خوب پھیلائے۔ اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس حاضر ہو تو تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس سے کہیں غائب ہو جاؤ تو وہ تم سے خیانت کرے۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۶۔

۴۳۷۸۶ ... تین خصلتوں میں سے ایک بھی اگر کسی میں نہ ہو تو پھر اس سے کتا ہی بہتر ہے (۱) تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود سے روکتا ہو، (۲) یا بردباری جو جاہل کی جہالت کو رد کرسکتی ہو، (۳) یا اچھے اخلاق جس کے ذریعے وہ لوگوں میں زندگی بسر کرسکے۔

رواہ البیہقی عن الحسن مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۳۔

۴۳۷۸۸ ... تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں: بدظنی، حسد اور بدفالی، لہٰذا جب تم کسی کے متعلق کوئی گمان کرو تو اسے حقیقت مت سمجھو، جب تمہیں کسی سے حسد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور جب تمہیں بدفالی کا گمان ہو تو اسے نظرانداز کردو۔

رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ والطبرانی عن حارثة بن النعمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۶۔

۴۳۷۸۹ ... تین چیزوں سے یہ امت نہیں بچ سکتی، حسد، بدظنی اور بدفالی، کیا میں تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ نہ بتادوں، جب تمہیں یہ بدگمانی ہونے لگے تو اسے حقیقت نہ سمجھو، جب تمہیں حسد آنے لگے تو اس کی پیروی مت کرو اور جب تم کسی چیز سے بدفالی لو تو اسے نظرانداز کردو۔

رواہ رستہ فی الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۷۔

۴۳۷۹۰ ... تین چیزیں مسلسل میری امت میں رہیں گی، نسب پر فخر کرنا، نوحہ زنی، اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

۴۳۷۹۱ ... تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لوگوں کے لیے رخصت نہیں ہے، والدین کے ساتھ حسن سلوک والدین خواہ مسلمان ہوں یا کافر، وعدہ وفائی خواہ مسلمان سے ہو یا کافر سے۔ رواہ البیہقی عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۲۹۔

تین چیزوں کا عرش سے معلق ہونا

۴۳۷۹۲ ...... تین چیزیں عرش کے ساتھ معلق رہتی ہیں، صلہ رحمی: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ! میرا تعلق تجھ سے ہے مجھے قطع نہ کیا جائے، امانت: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ میرا تعلق تجھ سے ہے، مجھ سے خیانت نہ کی جائے، نعمت: اور وہ کہتی ہے: یا اللہ میں تجھ سے ہوں میری ناشکری نہ کی جائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۳۰۔

۴۳۷۹۳ ...... قیامت کے دن میں تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کروں گا اور جس کے ساتھ میں جھگڑا کروں گا اس پر ضرور غالب رہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے معاہدہ کرکے پھر دھوکا کیا۔ ایک وہ آدمی جس نے آزاد شخص کو (غلام بنا کر) بیچ ڈالا اور پھر اس کی رقم ہڑپ کر گیا، اور ایک وہ آدمی جس نے کسی مزدور سے بھرپور کام لیا لیکن اس کی مزدوری پوری ادا نہ کی۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۲ وضعیف الجامع ۲۵۷۶۔

۴۳۷۹۴ ...... تین اشخاص پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے، ایک وہ شخص جو دائمی شرابی ہو دوسرا والدین کا نافرمان اور تیسرا دیوث یعنی وہ شخص جس کے گھر والے زنا کاری میں مبتلا ہوں اُسے ذرہ برابر بھی غیرت نہ آئے۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۴۳۷۹۵ ...... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے، حسب ونسب پر فخر کرنا، نسب پر طعنہ زنی اور نوحہ زنی۔ رواہ الطبرانی عن سلیمان

۴۳۷۹۶ ...... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے لوگ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ نسب میں طعنہ زنی، نوحہ زنی اور لوگوں کا یہ گمان کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسائی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عوف

۴۳۷۹۷ ...... تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں کو نہیں تجاوز کرپاتی، بھاگ جانے والا غلام، وہ عورت جو رات گزارے حالانکہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامة

۴۳۷۹۸ ...... تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں سے اوپر ایک بالشت بھی نہیں جانے پاتی، وہ آدمی جو کسی قوم کا امام ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ عورت جو رات گزارے حالانکہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ دو بھائی جو آپس میں تعلق قطع کرچکے ہوں۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۶۔

۴۳۷۹۹ ...... تین آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا وہ آدمی جو جماعت سے الگ ہو جائے اور اپنے امام (عادل بادشاہ) کی نافرمانی کرے اور نافرمانی کی حالت میں اسے موت آجائے، وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے اور اسے موت آجائے اور وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو جو دنیا میں اس کی ضروریات کو پورا کرتا رہا ہو اس کے بعد اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنے لگی، ان آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا۔

رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن فضالة بن عبید

۴۳۸۰۰ ...... تین آدمیوں سے سوال نہیں کیا جائے گا وہ آدمی جس کی تہبند اللہ تعالیٰ سے منازعت کررہی ہو، وہ آدمی جس کی چادر اللہ تعالیٰ سے منازعت کررہی ہو، بلاشبہ اس کی چادر بڑائی ہے اور اس کی تہبند غرور ہے اور تیسرا وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں شک کررہا ہو اور اس کی رحمت سے ناامید ہو۔ رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی عن فضالة بن عبید

۴۳۸۰۱ ...... فرشتے تین آدمیوں کے قریب نہیں جاتے (۱) کافر کی لاش کے پاس، (۲) خلوق سے جو شخص اپنے آپ کو رنگے، (۳) اور جنبی کے پاس مگر یہ کہ وہ وضو کرلے۔ رواہ ابو داؤد عن عمار بن یاسر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۶۹۔

۴۳۸۰۲...... تین آدمیوں کے پاس فرشتے بھلائی لے کر حاضر نہیں ہوتے۔ کافر کی لاش کے پاس، خلوق (خوشبو) میں لت پت ہونے والے کے پاس اور جنبی کے پاس ہاں البتہ جنبی اگر کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر

۴۳۸۰۳...... تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے، نشے میں دھت بنے ہوئے آدمی کے پاس، زعفران سے اپنے آپ کو رنگنے والے کے پاس، حائضہ اور جنبی کے پاس۔ رواہ البزار عن بریدة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۴۔

۴۳۸۰۴...... تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا۔ وہ آدمی جو کھنڈر (ویراں) گھر میں پڑاؤ ڈالے، وہ آدمی جو سیلاب کی راہ میں پڑاؤ ڈالے وہ آدمی جو اپنے چوپائے کو کھلا چھوڑ دے اور پھر اسے روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا پھرے۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن عائذ الشمالی

۴۳۸۰۵...... تین آدمی دوزخ کی آگ سے نہیں بچ سکتے، احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور دائمی شرابی۔

رواہ رستہ فی الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

تین قسم کے لوگ جہنمی ہیں

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۷۔

۴۳۸۰۶...... تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے دائمی شرابی، قطع تعلقی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا، جو شخص ہمیشہ شراب پیتے ہوئے مر گیا اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائیں گے، یہ ایک نہر ہے جو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے رسنے والے مواد سے بہہ رہی ہوگی، اہل جہنم کو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کی بدبو سخت اذیت پہنچائے گی۔ رواہ الطبرانی والحاکم واحمد بن حنبل عن ابی موسی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۲۵۹۸ والضعیفہ ۱۴۶۳۔

۴۳۸۰۷...... تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہونگے والدین کا نافرمان، دیوث اور عورتوں کے ساتھ چلنے والا۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۳۸۰۸...... تین آدمی جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے، دیوث، مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت اور دائمی شرابی۔

رواہ الطبرانی عن عمار

۴۳۸۰۹...... تین آدمی جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھنے پائیں گے وہ آدمی جس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا، وہ آدمی جس نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ اور وہ آدمی جس نے اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولا۔ رواہ الخطیب عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۳ وضعیف الجامع ۲۵۹۹۔

۴۳۸۱۰...... تین آدمیوں کے حقوق کو صرف منافق ہی کمتر سمجھتا ہے، اسلام میں جس کی ڈاڑھی سفید ہو جائے، صاحب علم اور عادل حکمران۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۳۸۱۱...... تین آدمیوں کے حقوق کو وہی منافق کمتر سمجھتا ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہو، اسلام میں جس کے بال سفید ہو جائیں، عادل حکمران اور خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والا۔ رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۰۷ وضعیف الجامع ۲۶۰۰، ۲۶۰۱۔

احسان جتلانے کی مذمت

۴۳۸۱۲..... تین آدمیوں سے قیامت کے دن نہ کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی سفارش قبول کی جائے گی، والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۸۱۳..... تین آدمیوں کی نماز نہیں قبول کی جاتی، ایک وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ آدمی جو وقت گزرنے کے بعد نماز پڑھے اور وہ آدمی جو کسی آزاد کو غلام بنالے۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۳۔

۴۳۸۱۴..... تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی آسمان پر ان کی کوئی نیکی چڑھنے پاتی ہے: بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ آئے، وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو اور نشے میں مست انسان حتیٰ کہ ہوش میں آجائے۔

رواہ ابن خزیمہ وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۳۲ وضعیف الجامع ۲۶۰۲۔

۴۳۸۱۵..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اپنی تہبند (یا شلوار) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھنے والا، احسان جتلانے والا جو جو کچھ بھی دیتا ہے اسے جتلا دیتا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے سامان کو فروخت کرنے والا۔ رواہ احمد ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ذر

۴۳۸۱۶..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔ وہ آدمی جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر زیادہ نفع کمانے کے لیے اپنے سامان کو فروخت کرے، وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ قسموں کے ذریعے کسی مسلمان کے مال کو لوٹ لے اور وہ آدمی جو اپنے بچے ہوئے پانی سے دوسرے کو منع کردے، جبکہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے بچے ہوئے پانی سے روکتا ہوں جس طرح کہ تو نے اس چیز سے روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں کمایا تھا۔ رواہ مسلم والبخاری عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۱۷..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر کریگا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ آدمی جو جنگل میں بچے ہوئے پانی سے مسافر کو روک دے، وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنے سامان کو فروخت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسمیں اٹھائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع کما سکے، وہ اس کی تصدیق کرتا ہو حالانکہ حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو، وہ آدمی جو کسی حکمران کے ہاتھ پر صرف حصول دنیا کے لیے بیعت کرے اگر حکمران اسے کچھ دے دے تو وہ اس سے وفادار ہے اگر کچھ نہ دے تو بے وفائی کر جائے۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۱۸..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا، نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۱۹..... تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا، والدین کا نافرمان، وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور دیوث، جبکہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان، دائمی شرابی اور احسان جتلانے والا۔ رواہ احمد والنسائی والحاکم عن ابن عمر

۴۳۸۲۰..... تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر نہیں کرے گا اپنے دیئے ہوئے پر احسان جتلانے والا، فخر سے اپنی تہبند نیچے لٹکانے والا اور دائمی شرابی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۴۔

۴۳۸۲۱..... تین آدمیوں کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک

عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے کچھ سامان دیا ہو، وہ اسے خرید تا ہے تو قسمیں اٹھا کر اور بیچتا ہے تو بھی قسمیں اٹھا کر۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

۴۳۸۲۲۔۔۔۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ آئندہ کل رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ بوڑھا زانی، وہ شخص جو اپنا سامان فروخت کرنے کے لیے قسمیں اٹھائے اور ہر حق و باطل کے لیے قسمیں اٹھاتا ہو اور دھوکا باز فقیر جو متکبر بھی ہو۔ رواہ الطبرانی عن عصمة بن مالک

۴۳۸۲۳۔۔۔۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا، وہ آزاد آدمی جو کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالے اور وہ آزاد آدمی جو خود اپنے آپ کو غلام ظاہر کر کے بیچ ڈالے اور وہ شخص جو کسی مزدور کی مزدوری کو ٹالتا رہے حتیٰ کہ اس کا پسینہ خشک ہو جائے۔

رواہ الاسماعیلی فی معجمه عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۵۔

والدین کی نافرمانی کرنے والے کا انجام

۴۳۸۲۴۔۔۔۔ تین شخصوں کو ان کا عمل کوئی نفع نہیں پہنچاتا، اللہ کا شریک ٹھہرانے والا، والدین کا نافرمان اور جنگ سے بھاگنے والا۔

رواہ الطبرانی عن ثوبان

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۶ والضعیفة ۱۳۸۴۔

۴۳۸۲۵۔۔۔۔ تین اشخاص اللہ تعالیٰ سے دعائیں تو مانگتے رہتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتی، وہ شخص جس کے نکاح میں بری عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو، وہ شخص جس کا کسی دوسرے آدمی پر مال ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہ بنائے اور وہ آدمی جو کسی ناسمجھ کو اس کا مال دیدے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ولاتؤتوا السفهآء اموالکم" یعنی ناسمجھوں کو اپنا مال مت دو۔ رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ

۴۳۸۲۶۔۔۔۔ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کے ساتھ جھگڑا کروں گا۔ وہ آدمی جس نے میرے ساتھ معاہدہ کیا اور پھر اس کی خلاف ورزی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو (غلام بنا کر) بیچ ڈالا اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم کو ہڑپ کر جائے اور وہ شخص جو کسی آدمی سے بھرپور کام لے لیکن اسے پوری پوری اجرت نہ دے۔ رواہ احمد والبخاری عن ابی هریرة

۴۳۸۲۷۔۔۔۔ جب ذمی لوگ ظلم شروع کر دیں اس وقت یہ مملکت دشمن کی مملکت تصور کی جائے گی، جب سود کی کثرت ہو جاتی ہے تو ظلم بڑھ جاتا ہے اور جب بدفعلی کا دور دورہ ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے جس وادی میں چاہیں ہلاک ہو جائیں۔

رواہ الطبرانی عن جابر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷ والضعیفة ۱۲۷۲۔

۴۳۸۲۸۔۔۔۔ جب فحاشی کا غلبہ ہونے لگتا ہے تو اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوتا ہے اور جب حکمران ظلم شروع کر دیں بارش بند ہو جاتی ہے اور جب ذمیوں کے ساتھ دھوکا کیا جائے تو دشمن کو غلبہ مل جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۴۸ وضعیف الجامع ۵۹۱۔

۴۳۸۲۹۔۔۔۔ قوم لوط کی سب عادات ختم ہو جائیں گی بجز تین کے۔ تلواروں کا سونتے رکھنا، ناخنوں کو مہندی سے رنگنا اور ستر کو کھولے رکھنا۔

رواہ الشاشی وابن عساکر عن الزبیر بن العوام

۴۳۸۳۰۔۔۔۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان کا مہینہ آیا اور پھر اس کی مغفرت سے پہلے یہ مہینہ بیت گیا، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے والدین موجود تھے مگر ان کی خدمت کر کے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی هریرة

۴۳۸۳۱۔۔۔۔۔میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جس شخص نے اپنے والدین کو پایا پھر وہ مرنے کے بعد دوزخ میں داخل ہوگیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم رکھے، کہو آمین! میں نے کہا آمین، پھر فرمایا: اے محمد! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر مرگیا اور اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی، اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھے، کہو آمین، میں نے کہا آمین، فرمایا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر خیر کیا جائے مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے، مرگیا اور پھر دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے کہو آمین! میں نے کہا آمین۔

رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

قیامت کے روز تین آنکھوں کو ندامت نہ ہوگی

۴۳۸۳۲۔۔۔۔۔قیامت کے دن ہر آنکھ رورہی ہوگی مگر وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود سے چوک گئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر خوف خدا کے مارے آنسو نکل آیا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۳ والضعیفۃ ۱۵۶۲۔

۴۳۸۳۳۔۔۔۔۔تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ بغض ہے۔(۱) حرم پاک میں الحاد کرنے والے سے، اسلام میں کسی جاہلی طریقے کو رواج بخشنے والے سے اور ناحق کسی آدمی کے قتل کے درپے ہونے والے سے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس

۴۳۸۳۴۔۔۔۔۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین باتوں کو مکروہ قرار دیا ہے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت لغو کا ارتکاب، دعا میں آواز بلند کرنا اور نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۳۸۳۵۔۔۔۔۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم مالدار، جاہل بوڑھے اور متکبر فقیر سے بغض رکھتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۴۳۸۳۶۔۔۔۔۔سب سے بڑی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے یا کوئی آنکھ وہ کچھ دکھائے جو اس نے دیکھا نہیں یا رسول اللہ ﷺ پر وہ جھوٹ بولے جو آپ نے کہا نہیں۔ رواہ البخاری عن واثلۃ

۴۳۸۳۷۔۔۔۔۔جس شخص کی بھی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آگئی وہ برابر اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مورد بنا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے دست کش ہوجائے جس شخص نے بھی کسی مسلمان پر کسی بھی معاملہ میں زیادتی کی جس کا اسے علم نہیں تھا وہ اللہ تعالیٰ کے حق کو دبانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غصہ پر بڑھ جانا چاہتا ہے۔ اس شخص پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی رہے گی اور جس شخص نے بھی کسی آدمی پر ایسی بات کسی حالانکہ وہ اس سے بری الذمہ تھا وہ اس کو عار دلانا چاہتا تھا، اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ اس کو دوزخ کے قریب کرے یہاں تک کہ اس نے جو کچھ کہا ہے وہ اسے نافذ کردے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۶۔

۴۳۸۳۸۔۔۔۔۔مجھے دنیا کے طلبگار پر تعجب ہے حالانکہ موت اس کی طلب میں رہتی ہے، مجھے تعجب ہے غافل پر حالانکہ اس سے غفلت نہیں برتی جاتی، مجھے کھلکھلا کر ہنسنے والے پر تعجب ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۵ وضعیف الجامع ۳۶۸۰۔

۴۳۸۳۹۔۔۔۔۔آدمی کے لیے بطور فتنہ کے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی خطائیں کثیر ہوں اور عمل کمتر ہو اور اس کی حقیقت قلیل تر ہو، رات کو لاش اور دن کو پہلوان، سست، تھکا ہوا اور سٹھیایا ہوا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن الحکم بن عمیر

۴۳۸۴۰۔۔۔۔۔کسی ایک کو کسی دوسرے پر برتری حاصل نہیں مگر دینداری یا عمل صالح کی وجہ سے، آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بیہودہ گو، بخیل اور سست ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۴۳۸۴۱..... جب لوگ اپنے علماء سے بغض کرنے لگیں، اپنے بازاروں کی اٹھان ظاہر کرنے لگیں اور دراہم جمع کرنے پرتل جائیں اللہ تعالیٰ انہیں چار باتوں میں گرفتار کر لیتے ہیں، قحط سالی، ظالم بادشاہ، حکام کے والیوں کی طرف سے خیانت اور دشمن کے چڑھ دوڑنے میں۔

رواہ الحاکم عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۶۷ اور ضعیف الجامع ۲۷۵۔

۴۳۸۴۲..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ان چیزوں کا ہے ستاروں کی تصدیق کا، تقدیر کی تکذیب کا اور سلطان کے ظلم کا۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۸۴۳..... جس شخص نے کوئی تصویر بنائی، قیامت کے دن اس کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونک دے جبکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا، جس شخص نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کے دو دانوں کے بیچ گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا جبکہ وہ گرہ نہیں دے سکے گا اور جس شخص نے چپکے سے کسی قوم کی گفتگو سنی حالانکہ وہ قوم اس سے دور رہنا چاہتی تھی، قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی عن ابن عباس

۴۳۸۴۴..... دیواروں پر پردے نہ لٹکاؤ، جس شخص نے اپنے بھائی کے نوشتہ میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھا گویا اس نے دوزخ کی آگ میں دیکھا، اللہ تعالیٰ سے سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت سے نہ مانگو اور جب مانگنے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو چہروں پر پھیرو۔

رواہ ابو داؤد عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۱۸ وذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۷۔

۴۳۸۴۵..... احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے موضوعات الاحیاء ۱۶۸۔

۴۳۸۴۶..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور جان بوجھ کر فرض نماز مت چھوڑو سو جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہے اور شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی الدرداء

۴۳۸۴۷..... اے رویفع! شاید میرے بعد تمہیں لمبی زندگی ملے تو لوگوں کو خبر دے دینا کہ جس شخص نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا تانت ار کمان لٹکائی یا جانور کے گوبر یا ہڈی سے استنجاء کیا بلاشبہ محمد ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔ رواہ احمد وابو داؤد والنسائی عن رویفع بن ثابت

ترھیب ثلاثی...... حصہ اکمال

۴۳۸۴۸..... میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے ماہ رمضان پایا لیکن اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی، کہو آمین! میں نے کہا آمین! اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا تذکرہ کیا جائے لیکن وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ کہو آمین، میں نے کہا آمین! اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے کہو آمین، میں نے کہا آمین! رواہ البزار عن ثوبان

۴۳۸۴۹..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا وہ دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو: آمین، میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی دوزخ میں داخل ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو، آمین، میں نے کہا: آمین! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی وہ بھی دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی

رحمت سے دور رکھے اور رسوا کرے، کہو: آمین، میں نے کہا آمین! رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۸۵۰ ... جبریل امین مجھ سے قبل زینے پر چڑھے اور فرمایا: اے محمد! میں نے جواب دیا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین، جب میں دوسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اس نے دن کا روزہ رکھا اور رات کا قیام کیا لیکن اس کی بخشش نہ ہوسکی اور وہ دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین! پھر جب تیسرے زینے پر چڑھے اور فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے پھر وہ مرجائے اور اس کی مغفرت نہ ہوسکے اور وہ دوزخ میں چلا جائے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، میں نے کہا: آمین!

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

رمضان میں جس کی مغفرت نہ ہوسکے وہ بد بخت ہے

۴۳۸۵۱ ... ایک مرتبہ جبرئیل امین میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: جس شخص نے ماہ رمضان پایا اور اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی وہ دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین! میں نے کہا: آمین! جس شخص نے اپنے والدین کو پایا ان دونوں میں سے ایک کو پایا اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا اور مرگیا پھر دوزخ میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو: آمین، میں نے کہا آمین! رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۵۲ ... جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اور وہ شخص جو کسی دوسرے کو سلطان کے پاس بلاوجہ لے جاتا ہے اور سلطان اسے قتل کردیتا ہے اور جو شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس پر سے دوزخ کی آگ بجھنے نہیں پاتی اور وہ کبھی مرتا بھی نہیں اور نہ ہی اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۴۳۸۵۳ ... جب میں منبر کے پہلے زینے پر چڑھا مجھے جبریل امین پیش آئے اور فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی مغفرت نہ ہوسکی میں نے کہا آمین، جب میں دوسرے زینے پر چڑھا فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے لیکن آپ پر درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے، میں نے کہا آمین! رواہ الطبرانی والحاکم عن کعب بن عجرۃ

۴۳۸۵۴ ... جبریل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آیا لیکن اس کی بخشش نہ ہوسکی! میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے لیکن وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو پایا یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوسکا میں نے کہا: آمین۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۵۵ ... جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے، سب کہو آمین۔ جس شخص نے اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی، اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو آمین، اور جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے، کہو: آمین

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر

۴۳۸۵۶ ... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: آپ کی امت میں تین ایسے اعمال ہیں جنہیں پہلی امتوں نے نہیں کیا: کفن

چور، موئے اور عورتیں عورتوں سے اپنی خواہشات پوری کریں گی۔ رواہ الدیلمی عن عبید الجھنی

۴۳۸۵۷ ۔۔۔۔۔ جب زبانی کلامی باتیں ہونے لگیں، عمل نہ رہے، زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں اور دلوں میں بغض ہو اور ہر شخص رشتہ داری توڑ ڈالے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت برساتا ہے انہیں بہرہ اور اندھا کر دیتا ہے۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن سلمان

۴۳۸۵۸ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر ستاروں سے بارش طلب کرنے، سلطان کے ظلم اور تقدیر کے جھٹلانے کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

رواہ ابن جریر عن جابر

۴۳۸۵۹ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ پر لوگوں میں سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا وہ شخص ہے جو غیر قاتل کو قتل کرے، جو جاہلیت کے خون کا مطالبہ کرے اور جس کی آنکھیں وہ کچھ بیان کریں جو کچھ انہوں نے دیکھا نہیں۔ رواہ الباوردی والحاکم عن ابی شریح

۴۳۸۶۰ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے ستاروں سے بارش طلب کرنے کا، بادشاہ کے ظلم کا اور تقدیر کے جھٹلانے کا۔

رواہ ابن ابی عاصم فی السنة عن جابر بن سمرة

تین چیزیں خوفناک ہیں

۴۳۸۶۱ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا سب سے زیادہ خوف ہے بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہ کی اتباع خواہشات کا اور تکبر کا۔

رواہ الحکیم عن افلح، مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۳۸۶۲ ۔۔۔۔۔ مجھے تمہارے اوپر پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات اور بدعات کی گمراہیوں کا خوف ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی هریرة الأسلمی

۴۳۸۶۳ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر گلے بندھے بخل، اتباع ھویٰ اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر اترانے کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانة عن أنس

۴۳۸۶۴ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنے بعد امت پر تین چیزوں کا خوف ہے۔ معرفت کے بعد گمراہی کا، گمراہ کن فتنوں کا اور پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کا۔

رواہ الدیلمی عن أنس

۴۳۸۶۵ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے، بخل وحرص کا، اتباع ھواء کا اور گمراہ حکمران کا۔

رواہ الطبرانی وابو النصر السجزی فی الابانة وقال غریب عن ابی الاعور السلمی

۴۳۸۶۶ ۔۔۔۔۔ تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں آدمی کا اپنے اوپر اترانا، بے جا حرص اور اتباع ھواء۔ رواہ البزار عن ابن عباس

کلام: ۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۹۲ والتمییز ۶۷۹۔

۴۳۸۶۷ ۔۔۔۔۔ تین چیزیں ہلاک کنندہ ہیں، بے جا حرص وبخل، اتباع خواہشات اور آدمی کا اپنے اوپر اترانا۔ تین چیزیں نجات دہندہ ہیں، رضامندی اور غصہ کی حالت میں عدل وانصاف سے کام لینا، مالداری اور فقر کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا، ظاہراً اور باطناً اللہ تعالیٰ کا خوف۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ فی التوبیخ والبیھقی فی شعب الایمان والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس رضی اللہ عنه

کلام: ۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۳۱۔

۴۳۸۶۸ ۔۔۔۔۔ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا زیادہ خوف ہے، حرص وبخل۔ اتباع ھواء اور گمراہ حکمران کا۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر عن ابی الاعور السلمی

۴۳۸۶۹ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ وہ تمہارا خالق ہے، پھر تم اپنی اولاد کو کھانا کھلانے کے ڈر سے قتل کرو۔ پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن مسعود

۴۳۸۷۰ ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے قرأت قرآن کے وقت لغو حرکت کو، نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو اور دعا میں آواز بلند کرنے کو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۴۳۸۷۱.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے! فضول گوئی کو، کثرت سوال کو اور مال کے ضائع کرنے کو۔

رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۴۳۸۷۲.....اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے والدین کی نافرمانی کو، بچیوں کو زندہ درگور کرنے کو، منع کرنے کو اور مانگنے کو۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن مغفل والطبرانی عن معقل بن یسار

۴۳۸۷۳.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے، کثرت سوال سے، مال کے ضائع کرنے سے اور فضول گوئی کا پیچھا کرنے سے۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن مسلم بن عبداللہ بن سبرۃ عن ابیہ

۴۳۸۷۴.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا ہے قیل وقال سے، مال ضائع کرنے سے اور کثرت سوال سے۔

رواہ الخطیب عن المغیرۃ بن شعبۃ

۴۳۸۷۵.....فقر میں مبتلا کرنے والی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (جو کہ یہ ہیں) ظالم بادشاہ سے جس کے ساتھ تم اچھائی کرو مگر وہ اسے قبول نہ کرے اور جب تم برائی کرو وہ اسے درگزر نہ کرے۔ برے پڑوسی سے جس کی آنکھیں تمہیں دیکھتی رہیں اور اس کا دل تمہاری نگرانی کرتا رہے اگر وہ تم سے خیر و بھلائی دیکھے اس کی بھرپور مذمت کرے اگر شر و برائی دیکھے تو اسے خوب پھیلائے اور بڑھاپے میں بری بیوی سے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۳۸۷۶.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں نے تجھ پر بڑی بڑی نعمتوں کا انعام کیا جنہیں تو شمار بھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی ان کا شکر ادا کرنے کی تجھ میں طاقت ہے من جملہ ان نعمتوں میں سے جو میں نے تجھ پر کی ہیں یہ کہ میں نے تجھے دو آنکھیں عطا کیں جن سے تو دیکھتا ہے اور ان کا پردہ بھی میں نے بنایا۔ اب تو اپنی آنکھ سے حلال چیزوں کو دیکھ، اگر میری حرام کردہ چیزوں پر تیری نظر پڑ جائے تو فوراً ان پر پردہ ڈال دے، یہ کہ میں نے تجھے زبان عطا کی اور اس کو غلاف میں رکھا لہٰذا جن چیزوں کا میں تجھے حکم دوں انہی کو زبان سے بول اگر تجھے میری حرام کردہ باتوں سے پالا پڑے تو فوراً اپنی زبان کو بند رکھ، میں نے تجھے شرمگاہ عطا کی اور پھر میں نے (اس پر) تیرے لیے ستر بنایا، اپنی شرمگاہ کو حلال مقام تک پہنچاؤ، اگر تجھے میری حرام کردہ حدود سے واسطہ پڑے تو اپنی شرمگاہ پر پردہ ڈال دے۔ اے ابن آدم! تو میرے غصے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی میرے انتقام کو برداشت کرنے کی تجھ میں سکت ہے۔ رواہ ابن عساکر عن مکحول مرسلاً

۴۳۸۷۷.....ابلیس ملعون اپنے شیطانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے: تم اپنے اوپر شراب، ہر نشہ آور چیز اور عورتوں کو لازم کرلو چونکہ تمام تر برائیوں کی جڑ یہی چیزیں ہیں۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء

۴۳۸۷۸.....مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے، عالم کے پھسل جانے کا، قرآن مجید کے ساتھ منافق کے جھگڑے کا اور دنیا کا جو تمہاری گردنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گی پھر بھی تم اسے اپنے اوپر تھوپ لوگے۔ رواہ ابو نصر سجزی فی الابانۃ عن ابن عمر

۴۳۸۷۹.....مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف ہے اور وہ ہو کر رہیں گی، عالم کے پھسل جانے کا، قرآن کے ساتھ منافق کے جدال کا اور دنیا کا جس کے خزانے تمہارے اوپر کھول دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۸۸۰.....میرے بعد مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے، عالم کے پھسل جانے کا، ظالم حکمران کا اور اتباع خواہشات کا۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۳۸۸۱.....جہاں تک ہوسکے تم تین چیزوں سے بچتے رہو، عالم کے پھسلنے سے، قرآن کے ساتھ منافق کے جھگڑے سے اور دنیا سے جس پر تم باہم جھگڑنے لگو، رہی بات عالم کے پھسلنے کی تم اپنے دین کے معاملہ میں اس کی تقلید مت کرو بشرطیکہ وہ ہدایت پر آجائے اور اگر پھسل جائے تو اس سے اپنی امیدوں کو قطع مت کرو۔ رہی بات قرآن کے ساتھ منافق کے جدال کی لہٰذا جس چیز کو تم پہچانتے ہو اسے قبول کرلو اور جو تمہیں غیر معروف لگے اسے رد کردو، رہی بات دنیا کی جو تمہاری گردنیں اڑانے لگے سو اللہ تعالیٰ جس کے دل میں غنیٰ ڈال دے وہی حقیقت میں غنی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

نبی کے قاتل کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا

۴۳۸۸۲ ...... قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا کسی نبی نے جس کو قتل کیا ہو، ظالم حکمران اور یہ مصورین۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۱۵۹۔

۴۳۸۸۳ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جس نے ایسے آدمی کو مارا جو اسے مارنے والا نہیں ہے، اور وہ شخص جس نے غیر قاتل کو قتل کیا اور وہ شخص جو غیر غلام کو غلام بنالے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا۔ اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ رواہ الحاکم و البیھقی عن عائشة

۴۳۸۸۴ ...... لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا وہ شخص ہے جو غیر قاتل کو قتل کردے یا اہل اسلام سے جاہلیت کے خون کا مطالبہ کرے اور وہ شخص جس کی آنکھوں نے جو کچھ دیکھا نہیں وہ اسے بیان کرے۔ رواہ ابن جریر و الطبرانی والبیھقی عن ابی شریح

۴۳۸۸۵ ...... لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس نے غیر قاتل کو قتل کیا اور جس نے ایسے شخص کو مارا جو حقیقت میں اسے مارنے والا نہیں ہے اور جس نے کسی آزاد کو غلام بنالیا، گویا اس نے محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات کا کفر کیا۔

رواہ البیھقی عن علی بن حسین مرسلاً

۴۳۸۸۶ ...... سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جو میں نے کہی نہیں ہے اور جو اپنی آنکھوں کو نیند میں وہ کچھ دکھائے جو اس نے دیکھا نہیں (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) اور جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے۔

رواہ الشافعی و البیھقی فی المعرفة عن واثلة

جھوٹا خواب بیان کرنا بڑا گناہ ہے

۴۳۸۸۷ ...... سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو اپنے آپ کو غیر والد کی طرف منسوب کرے اور سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو جھوٹا خواب بیان کرے اور سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جسے میں نے کہا نہیں۔

رواہ البزار عن ابن عمرو البیھقی فی شعب الایمان عن واثلة

۴۳۸۸۸ ...... جس شخص نے کسی آزاد کو غلام بنالیا قیامت کے دن اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کا غضب ہو، اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ جس شخص نے غیر قاتل کو قتل کیا اس پر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس کی نہ سفارش قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر بھی تا قیامت اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو، اللہ تعالیٰ اس سے نہ سفارش قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ۔ رواہ الطبرانی عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۴۳۸۸۹ ...... جس شخص نے کسی مسلمان کے غلام کو مالک کی اجازت کے بغیر غلام بنالیا یا اسلام میں کسی بدعتی کو پناہ دی یا کسی قابل احترام چیز کو لوٹ لیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کی نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب

۴۳۸۹۰ ...... جس شخص نے کسی قابل احترام چیز کو لوٹا یا اسلام میں کسی نئی بات کے جاری کرنے والے کو جگہ دی یا کسی قوم کے غلام کو ان کی اجازت کے بغیر اپنا غلام بنالیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اس کی نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا۔

رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب معضلاً

۴۳۸۹۱......لوگوں میں سے کچھ بندے ایسے ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کریں گے، نہ ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے بلکہ ان کے لیے عذاب عظیم ہوگا۔(وہ یہ ہیں) والدین سے بیزاری کرنے والا، اپنی اولاد سے بیزاری کرنے والا اور وہ آدمی جس پر کسی قوم نے انعام کیا اور اس نے ان کی نعمت کا کفران کیا اور ان سے بیزاری کی۔

رواه الطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن معاذ بن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۹۴۱۔

۴۳۸۹۲......بلاشبہ میرے رب نے مجھ پر شراب طبلے اور ناچنے والی لونڈیوں کو حرام کر دیا ہے، تم غبیرا شراب سے بچو چونکہ وہ ایک تہائی شراب ہے۔

رواه احمد والطبرانی عن قیس بن سعد

۴۳۸۹۳......بلاشبہ جفا میں سے ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے قبل اپنی پیشانی کو صاف کرڈالے اور یہ کہ آدمی نماز تو پڑھ لے لیکن اسے مطلق پرواہ نہ ہو کہ اس کا امام کون ہے اور یہ کہ ایسے شخص کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھالے جو کہ نہ تو اس کے اہل دین میں سے ہے اور نہ ہی اہل کتاب میں سے ہے۔ رواه الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۰ اور ضعیف الجامع ۱۹۹۳۔

۴۳۸۹۴......بلاشبہ علم تعلم (حاصل کرنے) سے ہے، بردباری برداشت کرنے سے ہے، جو شخص خیر و بھلائی کی تلاش میں رہا اسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے اور جو برائی سے بچتا رہا وہ بچالیا جاتا ہے، جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ اعلیٰ مراتب نہیں پاسکتا، میں نہیں کہتا کہ تمہارے لیے جنت ہوگی، جس نے کہانت (غیب کی باتیں سنانا) کی، یا تیروں سے اپنی قسمت آزمائی یا جس کو بدفالی نے سفر پر جانے سے روک دیا۔

رواه الطبرانی فی الاوسط والخطیب وابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۸۱ و تبییض الصحیفہ۔

۴۳۸۹۵......آدمی کو اس کے دین میں بطور فتنہ کے اتنی ہی بات کافی ہے کہ اس کی خطائیں کثیر ہوں اس کی بردباری ناقص ہو، اس کی حقیقت قلیل ہو، رات کو ایک لاش بن کر پڑا رہے اور دن کو پہلوان ہو ست، اجڈ، خیر کی باتوں سے روکنے والا اور برائی کی باتوں میں مزے اڑانے والا ہو۔

رواه الحسن بن سفیان. وابو نعیم فی الحلیة عن الحکم بن عمیر

۴۳۸۹۶......تین چیزیں (کبیرہ) گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، سودا طے کر کے پھر اسے توڑ دینا اور جماعت سے خروج کر کے سنت کو ترک کرنا۔ رواه الدیلمی عن ابی هریرة

۴۳۸۹۷......کیا میں تمہیں برے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں، جو تنہا کھائے، جو اپنے عطیہ سے منع کرے اور جو اپنے غلام کو کوڑے مارے۔

رواه الحکیم عن ابن عباس

۴۳۸۹۸......تم میں سے برا آدمی وہ ہے جو تنہا کسی جگہ اترے، جو اپنے غلام کو مارے، جو اپنے عطیہ سے روکے۔

رواه الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۸۹۹......تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے اور تم فحش گوئی سے بھی بچو چونکہ اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بتکلف فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے، تم بخل سے بچو، چونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا چنانچہ وہ دوسروں کو بخل کا حکم دیتے لوگ بھی بخل کرنے لگتے، انہیں فسق و فجور کا حکم دیتے وہ بھی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے وہ دوسروں کو قطع رحمی کا حکم دیتے چنانچہ وہ بھی قطع رحمی میں مبتلا ہو جاتے۔

رواه الطبرانی واحمد وابن حبان والحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عمر

۴۳۹۰۰......تم خیانت سے بچو چونکہ یہ برا ہمراز ہے، تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے اور تم بخل سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو بخل نے ہلاک کر دیا، انہوں نے اپنوں کا خون بہایا اور قطع رحمی کی۔ رواه الطبرانی عن الهرماس بن زیاد الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۰۱......تم فحش گوئی اور بتکلف فحش گوئی سے بچو، چونکہ اللہ تعالیٰ فاحش کو پسند نہیں فرماتا، تم ظلم سے بچو چونکہ ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے

ہے اور تم بخل سے بچو، چنانچہ پہلے لوگوں نے دوسروں کو بخل کی دعوت دی انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور دوسروں کی حرمات کو اپنے لیے حلال سمجھا۔ رواہ احمد والحاکم عن ابی ہریرۃ

چغلخور برا آدمی ہے

۴۳۹۰۲..... کیا میں تمہیں برے لوگوں کے متعلق خبر نہ دوں، وہ جو چغلخور رہوں، وہ جو دوستوں کے درمیان فساد پھیلانے والے ہوں اور وہ جو ہلاکت کے درپے رہتے ہوں۔ رواہ احمد والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۳۹۰۳..... جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے تاہم احسان جتلانے والا، نافرمان اور دائمی شرابی جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی ہریرۃ

۴۳۹۰۴..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہیں دیکھیں گے، احسان جتلانے والا، تکبر کے مارے اپنی تہبند نیچے لٹکانے والا اور دائمی شرابی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۔

۴۳۹۰۵..... تین آدمی جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاسکتی ہے۔ (وہ یہ ہیں) والدین کا نافرمان، دائمی شرابی اور بخیل جو احسان جتلانے والا ہو۔ رواہ ابن جریر عن مجاھد مرسلاً

۴۳۹۰۶..... بوڑھا زانی جنت میں داخل نہیں ہوگا، مسکین زانی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ پر اپنے عمل کا احسان جتلانے والا بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن مندہ وابن عساکر عن نافع مولی رسول اللہ ﷺ

۴۳۹۰۷..... ولد زنا جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا، والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا اور احسان جتلانے والا بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر وابویعلیٰ عن ابی سعید

۴۳۹۰۸..... دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابن عباس

۴۳۹۰۹..... والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی أمامۃ

۴۳۹۱۰..... والدین کا نافرمان، ولد زنا اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی قتادۃ

۴۳۹۱۱..... دائمی شرابی، جادو کی تصدیق کرنے والا اور قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی موسی

۴۳۹۱۲..... دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور اپنے عطا کیے ہوئے پر احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رواہ البزار واحمد والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن أنس

۴۳۹۱۳..... تین چیزیں میری امت میں ہمیشہ رہیں گی نسب پر فخر، نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش کو طلب کرنا۔

رواہ ابویعلیٰ وسعید بن المنصور والبزار عن انس

بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنا ممنوع ہے

۴۳۹۱۴..... کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی گھر میں دیکھے یہاں تک کہ اجازت لے لے۔ اگر اس نے گھر کے اندر دیکھ لیا گویا وہ داخل ہوگیا اور یہ کہ وہ کسی قوم کی امامت کرائے اور پھر دعا کے ساتھ اپنے آپ کو خاص کرلے اور دعا میں انہیں شریک نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو

گویا اس نے خیانت کی اور یہ کہ پیشاب کی حاجت ہوتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن وابن عساکر عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۳۴۔

۴۳۹۱۵...... تین چیزوں کو عرب ہر گز نہیں چھوڑیں گے اور یہ چیزیں ان میں کفر کی طرح ہوں گی، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا، نسب میں طعنہ زنی اور نوحہ زنی۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۳۹۱۶...... تین چیزوں کا تعلق جاہلیت سے ہے لوگ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ نسب میں طعنہ زنی، مردے پر طعنہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ البزار عن عمرو بن عوف

۴۳۹۱۷...... تین چیزیں عمل جاہلیت میں سے ہیں لوگ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے نسب میں طعنہ زنی مردے پر نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔

رواہ ابن جریر عن ابی هریرة

۴۳۹۱۸...... اے عباس! تین چیزوں کو آپ کی قوم نہیں چھوڑے گی، نسب میں طعنہ زنی، نوحہ زنی اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔

رواہ الطبرانی عن عباس بن عبدالمطلب

۴۳۹۱۹...... تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں بدفالی، حسد اور بدظنی، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! ان رذائل کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تمہیں حسد آئے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، جب بدظنی ہونے لگے اسے حقیقت مت سمجھو اور جب بدفالی کا گمان گزرے تو اپنا کام کر گزرو اور اس کی طرف مطلق توجہ نہ دو۔ رواہ الطبرانی عن حارثة بن نعمان

۴۳۹۲۰...... تین چیزوں کو ابن آدم نہیں چھوڑے گا بدفالی، بدظنی اور حسد۔ تمہیں بدفالی سے نجات مل سکتی ہے کہ اس پر عمل نہ کرو، بدظنی سے تمہیں یوں نجات مل سکتی ہے کہ اس کا کلام نہ کرو، تمہیں حسد سے نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے بھائی کے لیے برائی نہ چاہو۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن اسماعیل بن امیة مرسلاً

۴۳۹۲۱...... تین چیزوں یعنی بدفالی، بدظنی اور حسد سے نکلنے کا ڈھنگ یہ ہے کہ بدفالی کی صورت میں واپس نہ لوٹو، بدظنی کو حقیقت نہ سمجھا جائے حسد کی صورت میں اسے چاہا نہ جائے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۴۳۹۲۲...... تین چیزوں کے فیصلے سے اللہ تعالیٰ فارغ ہو چکا ہے۔ تم میں سے کوئی شخص ہر گز سرکشی نہ کرے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **یاایها الناس انما بغیکم علی انفسکم**...... یعنی اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہارے ہی اوپر پڑے گا۔ تم میں سے کوئی شخص بھی مکر وفریب سے کام نہ لے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "ولا یحیق المکر السیء الأباهله" یعنی مکر وفریب کا وبال مکر کرنے والوں پر ہی پڑتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص عہد ہر گز نہ توڑے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "**فمن نکث فانما ینکث علی نفسه**" یعنی جس نے عہد توڑا بلاشبہ اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ رواہ الدیلمی عن أنس

۴۳۹۲۳...... تین چیزیں کمر کو توڑ دینے والی ہیں۔ داخلی فقر وفاقہ جو اپنے صاحب کو کبھی لذت نہ دے سکے، وہ عورت جس کا خاوند اس سے بے خوف ہو حالانکہ وہ اس سے خیانت کر رہی ہو اور وہ بادشاہ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھ رہا ہو۔ مؤمن عورت کی نیکوکاری ستر صدیقین کے عمل کی طرح ہے اور فاجرہ عورت کی برائی ایک ہزار فاجروں کی برائی جیسی ہے۔ رواہ ابن زنجویه عن ابن عمر وهو ضعیف

۴۳۹۲۴...... تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جانے پاتی، اپنے آقا سے بھاگ جانے والا غلام، وہ عورت جو رات بسر کرے لیکن اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ امام جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ البیهقی عن قتادة مرسلاً

۴۳۹۲۵...... تین آدمیوں کی نماز نہیں قبول کی جاتی، وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کراتا ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، غلام جب بھاگ جائے حتیٰ کہ اپنے آقا کے پاس واپس لوٹ آئے اور وہ عورت جو اپنے شوہر کو چھوڑ کر رات گزارے اور اس کی نافرمان ہو۔

رواہ ابن ابی شیبة عن الحسن مرسلاً

۴۳۹۲۶...... تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا، وہ عورت جو اپنے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر نکل جائے، بھاگ جانے والا غلام اور

وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة عن سلمان

۴۳۹۲۷...... تین آدمیوں کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھنے پاتی ہے، بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ واپس لوٹ کر اپنا ہاتھ مالکوں کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہے تاوقتیکہ وہ راضی نہ ہو جائے اور نشے والا آدمی حتیٰ کہ صحیح ہو جائے۔

رواہ ابن خزیمہ وابن حبان والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء المقدسی عن جابر

۴۳۹۲۸...... تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی آسمان کی طرف اوپر چڑھنے پاتی ہے حتیٰ کہ ان کے سروں کو بھی تجاوز نہیں کرتی۔ وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابن خزیمة عن أنس

۴۳۹۲۹...... تین آدمیوں پر میں لعنت کرتا ہوں، ظالم امیر، اعلانیہ فسق کرنے والا اور وہ بدعتی جو سنت کو منہدم کرتا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۳۰...... تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے وہ شخص جو اپنے والدین سے منہ پھیرے، وہ شخص جو میاں بیوی کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو پھر بعد میں قسمیں بھی اٹھاتا پھرے اور وہ شخص جو مؤمنین کے درمیان باتیں پھیلاتا ہو تاکہ مؤمنین ایک دوسرے سے بغض اور حسد کرنے لگیں۔

رواہ الدیلمی عن عمر

ریاکاروں کی سزا

۴۳۹۳۱...... تین آدمی دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔ وہ آدمی جس نے دنیا کی خاطر قتال کیا وہ آدمی جو چاہے کہ نصیحت کرے لیکن اپنے علم کا احتساب نہ کرتا ہو اور وہ آدمی جسے وسعت دی گئی اور وہ دنیا اور ناموری کی خاطر سخاوت کرتا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۹۳۲...... تین آدمی اللہ تعالیٰ کے سزا کے مستحق ہیں، بھوک کے بغیر کھانا کھانے والا، بیداری کے بغیر نیند اور تعجب خیز بات کے بغیر ہنسی۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۳۹۳۳...... تین آدمیوں کی کوئی ضرورت نہیں، اعلانیہ فسق کرنے والا، صاحب بدعت اور ظالم بادشاہ۔ رواہ الدیلمی عن الحسن عن أنس

۴۳۹۳۴...... تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ آدمی جس کے پاس راستے میں بچا ہوا پانی ہو اور مسافر کو لینے سے روک دے۔ وہ آدمی جو دنیا کی خاطر بادشاہ کے ہاتھ پر بیعت کرے پھر اگر بادشاہ اسے دنیا میں سے کچھ دے دے وہ اس سے راضی رہے اور اگر کچھ نہ دے تو ناراض ہو جائے اور وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا سامان لے کر کھڑا ہو جائے اور کہے: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس کے بدلہ میں اتنے اور اتنے درہم دیئے ہیں، کوئی آدمی اس کی تصدیق کر کے سامان اس سے لے لیتا ہے اور وہ اس کے بدلہ میں نہیں دیتا۔

رواہ عبدالرزاق واحمد والبخاری وابوداؤد والترمذی وابن ماجه وابن جریر عن ابی هریرة

۴۳۹۳۵...... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کریں گے، نہ ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔ رواہ احمد ومسلم والنسائی عن ابی هریرة

۴۳۹۳۶...... اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی کی طرف نہیں دیکھے گا، متکبر فقیر کی طرف بھی نہیں دیکھے گا اور اس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹتا چلا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۳۹۳۷...... تین چیزوں کے ہوتے ہوئے عمل کوئی نفع نہیں دیتا، شرک باللہ، والدین کی نافرمانی اور جنگ سے بھاگنا۔ رواہ الطبرانی عن ثوبان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۶ والضعیفة ۱۳۸۴۔

۴۳۹۳۸...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، کتاب کا معلم جو کسی یتیم کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف بنائے، وہ سائل جو مانگتا ہو حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو اور وہ شخص جو

بادشاہ کے پاس بیٹھ کر اس کی چاہت کے مطابق باتیں کرے۔ رواہ الرافعی عن ابن عباس وسندہ واہ

۴۳۹۳۹...... تین آدمی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں جبکہ ان کی دعا نہیں قبول کی جاتی، وہ آدمی جو اپنا مال کسی بے وقوف کو دے دے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولا تؤتوا السفهآء اموالكم" یعنی بے وقوفوں کو اپنا مال مت دو۔ وہ آدمی جس کے نکاح میں بدخلق بیوی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو اور وہ آدمی جو خرید وفروخت تو کرے لیکن اس پر گواہ نہ بنائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۴۳۹۴۰...... لوگوں میں تین آدمی شریر ترین ہیں، والدین پر اپنی برتری ظاہر کرنے والا اور انہیں حقیر سمجھنے والا، وہ آدمی جو لوگوں کے درمیان جھوٹ بول کر فساد پھیلائے تا کہ لوگ ایک دوسرے سے بغض کرنے لگیں اور ایک دوسرے سے دور ہو جائیں اور وہ آدمی جو میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ڈالنے کے لیے جھوٹ بولے حتیٰ کہ شوہر کو بیوی پر ناحق غیرت آنے لگے حتیٰ کہ ان دونوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۳۹۴۱...... اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اہل آسمان واہل زمین کی طرح مختلف انواع کے اعمال نیکیاں اور تقویٰ لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہو تو تین خصلتوں کے ہوتے ہوئے اس کے یہ سارے اعمال ذرہ کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں حیثیت نہیں رکھتے، عجب کے ہوتے ہوئے، مؤمن کو اذیت پہنچاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کے ہوتے ہوئے۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء وفیہ عمرو بن بکر السکسکی

۴۳۹۴۲...... ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے بدکاری سے بھی جلدی اس پر پکڑ کی جاتی ہے اور ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو رہی ہو حیلہ سے بھی زیادہ جلدی اس عمل پر ثواب مرتب ہوتا ہے اور جھوٹی قسم تو گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

عہد توڑنے والی قوم میں قتل عام ہو جاتا ہے

۴۳۹۴۳...... جو قوم بھی عہد توڑتی ہے ان میں قتل عام ہو جاتا ہے، جب قوم سے فاحش امور صادر ہوں اس قوم پر اللہ تعالیٰ موت کو مسلط کر دیتے ہیں، اور جو قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم سے بارش کو روک دیتے ہیں۔

رواہ ابویعلی والرویانی والحاکم والنسائی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۴۳۹۴۴...... جو شخص بستر پر سویا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو قیامت کے دن اس کے لیے یہ بڑی نقصان دہ بات ہوگی، جو آدمی کسی مجلس میں شریک ہوا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا قیامت کے دن یہ مجلس اس پر وبال بنے گی اور جو شخص کسی راستے پر چلا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو قیامت کے دن اس کا چلنا اس پر وبال ہوگا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۳۹۴۵...... جس شخص نے گمراہی کا جھنڈا بلند کیا یا علم کو چھپایا یا کسی ظالم کی مدد کی حالانکہ اسے علم تھا کہ وہ ظالم ہے وہ اسلام سے بری الذمہ ہے۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو بن عنبسۃ

۴۳۹۴۶...... جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں سے کسی حد کے آڑے آئی گویا وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے والا ہے۔ جس شخص نے کسی ناحق جھگڑے میں مدد کی گویا وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کے سائے تلے جگہ لے رہا ہے حتیٰ کہ وہ مدد چھوڑ دے۔ جس شخص نے کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے گناہگار جہنمیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا۔ جو شخص مقروض ہو کر مرا اس کا حساب اس کی نیکیوں سے چکایا جائے گا حتیٰ کہ نہ کوئی دینار چھوڑا جائے گا اور نہ ہی کوئی درہم۔ فجر کی دو رکعتوں پر پابندی کرو چونکہ یہ رکعتیں فضائل والی ہیں۔ رواہ احمد عن ابن عمر

۴۳۹۴۷...... جو شخص شکار کے پیچھے لگا وہ غفلت میں پڑا، جس نے دیہات کو اختیار کیا اس میں جفا آئی جو بادشاہ کے پاس آیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۴۳۹۴۸ ..... جوشخص اللہ تعالیٰ پراور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہووہ اپنی جوروکوحمام میں داخل نہ کرے، جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہووہ ایسے دسترخوان پرنہ بیٹھے جس پرشراب پی جاتی ہواور جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پرایمان رکھتا ہووہ کسی عورت کے پاس خلوت میں نہ بیٹھے درآنحالیکہ اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو چونکہ اس حالت میں تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا۔ رواہ احمد عن جابر

۴۳۹۴۹ ..... جوشخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ پیشاب کی حاجت پیش آنے کی حالت میں نماز میں حاضر نہ ہوحتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ نہ ہوجائے۔ جوشخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور پھر وہ کسی قوم کی امامت کرائے وہ مقتدیوں کے علاوہ صرف اپنے ہی لیے دعا نہ مانگے۔ جوشخص گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ بغیر اجازت کے کسی گھر میں داخل نہ ہو چنانچہ جب بلا اجازت گھر کے اندر دیکھ لیا گویا وہ گھر میں داخل ہو چکا۔

رواہ الطبرانی والخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی امامة وفیہ السفر بن نسیر قال الذهبی فیہ :هو مجهول

۴۳۹۵۰ ..... تم میں سے کوئی شخص بھی پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز میں حاضر نہ ہوحتیٰ کہ پیشاب سے فارغ ہولے (پھر نماز کے لیے آئے) جس شخص نے بغیر اجازت کے گھر میں نظر ڈال دی گویا وہ گھر میں داخل ہو چکا، جس شخص نے کسی قوم کوامامت کرائی پھر انہیں چھوڑ کر دعا کے ساتھ صرف اپنے آپ کومخصوص کیا گویا اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔

رواہ احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی وابن عساکر عن ابی امامة

۴۳۹۵۱ ..... جوشخص مر چکا اور وہ تین چیزوں سے بری الذمہ تھا تکبر سے، دھوکا دہی سے اور قرض سے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

قومی عصبیت ہلاکت کا سبب ہے

۴۳۹۵۲ ..... میری امت کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے عصبیت میں، قدریہ (وہ فرقہ جو تقدیر کا منکر ہے) میں اور غیر ثقہ راوی سے روایت کرنے میں۔

رواہ البزار وابن ابی حاتم فی السنة والعقیلی والطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس وضعف، والطبرانی فی الاوسط عن ابی قتادة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۴ واللآلی ۱/۲۶۳۔

۴۳۹۵۳ ..... مالک کے لیے مملوک کی طرف سے ہلاکت ہے، مملوک کے لیے مالک کی طرف سے ہلاکت ہے، مالدار کے لیے فقیر کی طرف سے ہلاکت ہے، فقیر کے لیے غنی (مالدار) کی طرف سے ہلاکت ہے ضعیف کے لیے تندخو کی طرف سے ہلاکت ہے اور تندخو کے لیے ضعیف کی طرف سے ہلاکت ہے۔ رواہ سمویہ عن انس

۴۳۹۵۴ ..... تم ہرگز کسی چیز کو گالی مت دو، بھلائی کے کام سے چوکومت گوکہ اپنا چہرہ اپنے بھائی کے لیے پھیلائے اور تم اس سے بات کررہے ہو، اپنا ڈول پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دو، تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھو اگر ایسا نہ کرسکو تو ٹخنوں تک رکھو، نیز شلوار (یا تہبند) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو، چونکہ ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔ رواہ احمد عن رجل

۴۳۹۵۵ ..... بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا، دھوکا باز جنت میں داخل نہیں ہوگا، خائن اور بداخلاق بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جنت کا دروازہ سب سے پہلے مملوکین کھٹکھٹائیں گے جبکہ وہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکوکار ہوں۔ رواہ احمد وابویعلیٰ عن ابی بکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۲۵۴۔

۴۳۹۵۶ ..... اے لوگو اس آدمی کا کوئی دین نہیں جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا بھی انکار کیا، اے لوگو! اس شخص کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر باطل کا دعویٰ کیا، اے لوگو! اس شخص کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت کی۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

۴۳۹۵۷......اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عزت والوں یعنی فرشتوں سے حیاء کرو چونکہ فرشتے تم سے بجز تین مواقع کے الگ نہیں ہونے پاتے، جبکہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر رہا ہو، جبکہ بیت الخلاء میں ہو، تم میں سے جب کوئی غسل کرنا چاہے تو وہ کسی دیوار کے پیچھے چھپ کر غسل کرے یا کسی اونٹ کے پیچھے بیٹھ کر غسل کرے یا اس کا کوئی بھائی اس پر پردہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلاً

۴۳۹۵۸......شرابی اپنی قبر سے نکلے گا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس" سود خور اپنی قبر سے اٹھے گا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہے" ذخیرہ اندوز اٹھے گا اور اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اے کافر تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے"۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۳۹۵۹......قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن برآمد ہوگی جو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہوگی اور نرم زبان سے کلام کرے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ باتیں کرے گی، چنانچہ وہ کہے گی: مجھے ہر ظالم وجابر کے بارے میں حکم دیا گیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اور جو بلاوجہ کسی کو قتل کرے، چنانچہ وہ گردن ان پر ٹوٹ پڑے گی اور انہیں دیگر لوگوں سے پانچ سال قبل دوزخ میں دھکیل دے گی۔

رواہ ابن ابی شیبة والبزاز وابویعلی والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن ابی سعید

۴۳۹۶۰......قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نمودار کی جائے گی وہ کہے گی میرے لیے تین آدمی ہیں ہر ظالم وجابر اور وہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور جس نے بغیر نفس کے کسی کو قتل کیا۔ رواہ ابویعلی عن ابی سعید

۴۳۹۶۱......تعجب ہے غافل آدمی پر حالانکہ اس کے متعلق غفلت نہیں برتی جاتی، تعجب ہے دنیا کے طالب پر حالانکہ موت اس کی طلب میں لگی رہتی ہے اور تعجب ہے منہ بھر کر ہنسنے والے پر کہ وہ نہیں جانتا آیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ رواہ ابوالشیخ وابونعیم عن ابن مسعود

۴۳۹۶۲......اے لوگو! تمہیں حیاء نہیں آتی، تم وہ کچھ جمع کرنے میں لگے ہو جسے تم کھا نہیں سکو گے، تم ایسی عمارتیں بنانے میں مصروف ہو جنہیں آباد نہیں کر سکو گے، تم وہ لمبی چوڑی امیدیں رکھتے ہو جنہیں تم پا نہیں سکو گے، کیا تمہیں اس سے حیاء نہیں آتی۔

رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر بن الخطاب

الفصل الرابع......ترھیب ریاء کے بیان میں

۴۳۹۶۳......چار چیزیں میری امت میں جاہلیت میں سے ہوں گی وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے نسب پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور نوحہ زنی۔ رواہ مسلم عن ابی مالک الاشعری

۴۳۹۶۴......چار چیزیں بدبختی میں سے ہیں، آنکھوں کا جمود، سنگدلی، حرص اور لمبی امیدیں۔

رواہ ابن عدی فی الکامل وابونعیم فی الحلیة عن أنس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ اور ترتیب الموضوعات ۹۳۴۔

۴۳۹۶۵......چار چیزیں چار چیزوں میں قبول نہیں کی جاتیں خیانت، یا چوری یا دھوکا دہی سے حاصل کیا جانے والا نفقہ (خرچہ) یا یتیم کا مال، حج میں یا عمرہ میں یا جہاد میں یا صدقہ میں (قبول نہیں کیا جاتا)۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً وابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۶۵۔

۴۳۹۶۶......اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ چار آدمیوں کو جنت میں داخل نہ کرے اور نہ ہی انہیں جنت کی نعمتیں چکھائے (وہ یہ ہیں) دائمی شرابی، سود خور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔ رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹ ۷۔

دائمی شرابی نظر رحمت سے محروم ہوگا

۴۳۹۶۷......چار آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے، والدین کے نافرمان کی طرف، احسان جتلانے والے کی طرف، دائمی شرابی کی طرف اور تقدیر کے جھٹلانے والے کی طرف۔ رواہ الطبرانی و ابن عدی فی الکامل عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۴۶۶ و ضعیف الجامع ۶۸ ۷۔

۴۳۹۶۸......چار آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنے سامان کو فروخت کرنے والے سے، متکبر فقیر سے، بوڑھے زانی سے اور ظالم حکمران سے۔ رواہ النسائی و البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۴۳۹۶۹......امر جاہلیت میں سے چار چیزیں میری امت میں باقی رہیں گی میری امت ان کو نہیں چھوڑے گی، نسبی شرافت پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش کا طلب کرنا اور میت پر نوحہ زنی، نوحہ کرنے والی عورت نے اگر توبہ نہ کی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ اس پر تارکول کی شلوار اور دوزخ کی شعلہ زن آگ کی چادر ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی عن ابی مالک الأشعری

۴۳۹۷۰......چار چیزیں میری امت میں امر جاہلیت میں سے ہوں گی میری امت ان کو نہیں چھوڑے گی، نسب میں طعنہ زنی، میت پر نوحہ زنی، ستاروں سے بارش طلبی کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے سے بارش ملی، اور چھوت کا عقیدہ۔ کہ ایک اونٹ کو خارش ہوئی اس نے سو اونٹوں کو خارشی بنادیا، بتائیے پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔ رواہ احمد و الترمذی عن ابی هریرة

۴۳۹۷۱......چار چیزوں کا تعلق جفا سے ہے۔ آدمی کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یا نماز سے فارغ ہونے سے قبل پیشانی صاف کرنا یا کوئی شخص اذان سنے لیکن کلمات اذان جواب میں نہ دہرائے یا اس آدمی کی راہ میں نماز پڑھے جو اس کی نماز کو قطع کردے۔

رواہ ابن عدی و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۴۵۷ و ضعیف الجامع ۵۷ ۷۔

۴۳۹۷۲......چار خصلتیں آل قارون کی خصلتوں میں سے ہیں، باریک لباس، سرخ لباس، تلواریں نیام سے باہر رکھنا چنانچہ قارون تکبر کے مارے اپنے غلام کے چہرہ کی طرف بھی نہیں دیکھتا تھا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰ ۷۔

۴۳۹۷۳......میرے متعلق جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں حائل ہوئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جو شخص مر گیا اور اس کے ذمہ قرض تھا وہ قرض دینار و درھم کی شکل میں نہیں بلکہ نیکیوں اور بدیوں کی شکل میں تھا اور جس شخص نے جان بوجھ کر باطل میں جھگڑا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مستحق بن جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مؤمن کے متعلق ناشائستہ بات کہی اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے خون اور پیپ کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا تاوقتیکہ اسے اپنی کہی ہوئی بات سے چھٹکارا مل جائے جبکہ اسے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔

رواہ ابوداؤد و الطبرانی و الحاکم و البیهقی عن ابن عمر

۴۳۹۷۴......بے ہودہ کلام مت کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ مت پھیرو (قطع تعلق مت کرو)، ایک دوسرے کی جاسوسی مت کرو اور کسی دوسرے کے طے کیے ہوئے سودے پر بھاؤ تاؤ مت لگاؤ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

ترھیب رباعی......حصہ اکمال

۴۳۹۷۵......قیامت کے دن مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین لوگ جھوٹے اور متکبرین ہوں گے اور اپنے سینوں میں اپنے بھائیوں

کے خلاف بہت سخت بغض رکھتے ہیں، جب وہ اپنے بھائیوں سے ملتے ہیں تو ہنس مکھ سے اور جنہیں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جنہیں جب شیطان اور اس کے کام کی طرف بلایا جاتا ہے تو بہت جلدی کرتے ہیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق عن الوضین بن عطاء

کلام: ......احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۱۴۱/۳ والضعیفۃ ۲۳۹۶۔

۴۳۹۷۶ ......اسلام میں چار چیزوں کا وجود جاہلیت کی باقیات میں سے ہے، نوحہ زنی، حسب ونسب پر فخر، اچھوت کا عقیدہ اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔ رواہ ابن جریر عن ابن عباس

جاہلیت کی چار خصلتیں

۴۳۹۷۷ ......میری امت میں جاہلیت کی چار چیزیں رہیں گی اور وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے، خاندانی شرافت پر فخر، نسب پر طعنہ زنی، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور میت پر نوحہ زنی۔ رواہ ابن جریر عن انس بن مالک وقال هو وهم والصحیح عن ابی مالک الاشعری

۴۳۹۷۸ ......چار آدمیوں پر اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے اور فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں:

۱ ......مسکینوں کو بہکانے والا۔ خالد کہتے ہیں یعنی وہ آدمی جو اپنے ہاتھ سے مسکین کی طرف اشارہ کرکے کہے کہ میرے پاس آ میں تجھے کچھ دیتا ہوں، چنانچہ مسکین جب اس کے پاس آجائے اور وہ آگے سے کہے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

۲ ......اور وہ آدمی جو نابینا سے کہے کہ کنوئیں سے بچو، چوپائے سے بچو حالانکہ اس کے سامنے کوئی چیز نہ ہو۔

۳ ......اور وہ آدمی جو کسی قوم کا ٹھکانا دریافت کرتا ہو اور لوگ آگے سے اسے کسی اور کا ٹھکانا بتادیں۔

۴ ......اور وہ آدمی جو اپنے والدین کو مارتا ہو حتیٰ کہ والدین فریاد کرنے لگیں۔

رواہ الحاکم عن ابی امامۃ وفیہ خالد بن الزبرقان وهو منکر الحدیث

۴۳۹۷۹ ......چار آدمی جہنمیوں کی اذیت میں مزید اضافہ کریں گے اور وہ حمیم وجحیم کے درمیان منڈلاتے رہیں گے، انہیں ہلاکت کی طرف بلایا جائے گا، جہنمی ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے ہمیں اذیت میں مبتلا کردیا ہے حالانکہ ہم پہلے سے اذیت میں پڑے ہوئے تھے، چنانچہ ایک آدمی ہوگا اس پر انگاروں کا تابوت لٹک رہا ہوگا، ایک آدمی ہوگا وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا، ایک آدمی کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی ایک آدمی خود اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، چنانچہ تابوت والے سے کہا جائے گا تیری اس حالت کی کیا وجہ ہے تو نے تو ہماری اذیت میں مزید اضافہ کردیا ہے؟ وہ کہے گا میں مرگیا اور مجھ پر لوگوں کا قرض تھا اور اس کی قضاء کی کوئی صورت نہیں بن پڑی تھی، پھر انتڑیاں گھسیٹنے والے سے پوچھا جائے گا: اس منحوس کی کیا حالت ہے جس نے ہماری اذیت میں اضافہ کردیا ہے؟ وہ جواب دے گا: اس منحوس کو پیشاب کرنے میں کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر پیشاب لگ رہا ہے پھر بعد میں غسل بھی نہیں کرتا تھا۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی، اس منحوس کی کیا حالت ہے اس نے ہماری اذیت میں اضافہ کردیا ہے؟ وہ کہے گا: یہ منحوس بے ہودہ گوئی اور غلط کلامی میں مصروف رہتا تھا اور اس سے لذت بھی محسوس کرتا تھا، پھر اپنا گوشت کھانے والے سے پوچھا جائے گا: اس منحوس کی یہ حالت کیوں ہے اس نے جو ہماری اذیت میں دوچند اضافہ کردیا ہے؟ وہ جواب دے گا: یہ منحوس غیبت کرکے لوگوں کا گوشت کھاتا تھا اور چغلی کھاتا تھا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابن المبارک وابو نعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن شفی بن مانع الأصبحی وقال الطبرانی :قد اختلف فی صحبتہ

۴۳۹۸۰ ......اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے چار آدمیوں پر لعنت کرتا ہے اور فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ وہ شخص جو عورتوں سے اپنے آپ کو دور رکھے اور شادی نہ کرے اور رات کو عورتوں کے پاس بھی نہ جائے کہ اس کے ہاں کہیں کوئی بچہ نہ پیدا ہوجائے، اور وہ شخص جو عورتوں کی

مشابہت اختیار کرتا ہو حالانکہ اسے مرد پیدا کیا گیا ہو۔ وہ عورت جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت پیدا کیا ہے، اور وہ شخص جو مسکینوں کو بہکاتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة وفیه خالد بن الزبرقان

۴۳۹۸۱ ... چار آدمیوں پر دنیا و آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور فرشتے اس پر آمین بھی کہتے ہیں، وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا ہے لیکن وہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہو اور اپنے آپ کو عورت بنادے۔ اور وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا ہے لیکن وہ مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہو اور اپنے آپ کو مرد بناڈالے، اور وہ شخص جو نابینا کو دھوکا دے اور وہ آدمی جو عورتوں سے دور رہتا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ایسا نہیں بنایا سوائے یحییٰ بن زکریا کے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۳۹۸۲ ... چار آدمی صبح بھی اللہ کے غصہ میں کرتے ہیں اور شام بھی اللہ کے غصہ میں کرتے ہیں وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوں اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہوں، اور وہ شخص جو چوپایہ کے ساتھ بدکاری کرے اور وہ شخص جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا معلون ہے

۴۳۹۸۳ ... اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اور اس عورت پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، اس آدمی پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد اپنے آپ کو پاکدامن (عورتوں سے بالکل الگ) سمجھے اور اس شخص پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو کسی نابینا کے ساتھ مذاق کرنے کے لیے راستے میں بیٹھ جائے اور اس شخص پر بھی لعنت بھیجتے ہیں جو تنگی والے دن پیٹ بھر کر کھانا کھائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن صالح عن بعضهم رفع الحدیث

۴۳۹۸۴ ... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے وہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) سے دیکھے گا۔ ایک وہ شخص جو اپنے والدین سے بری الذمہ ہو جائے دوسرا وہ شخص جو والدین سے منہ موڑنے، تیسرا وہ شخص جو اپنی اولاد سے بیزاری ظاہر کردے اور چوتھا وہ شخص کہ جس پر کسی قوم نے انعام کیا اور وہ ان سے بیزاری کا اعلان کردے۔

رواہ احمد بن حنبل عن معاذ بن انس

۴۳۹۸۵ ... بلاشبہ میرے رب نے مجھ پر شراب، جوا اور غبیراء کو حرام کردیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن قیس بن سعد بن عبادة

۴۳۹۸۶ ... میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا گو کہ تمہیں اپنی دنیا سے نکال دینا چاہیں تو تم (ان کی رضا کے لیے) نکل جاؤ، جب تم اپنے بھائی سے ملو تو ہنس مکھ سے ملو اور اس کے برتن میں اپنے ڈول کا بچا ہوا پانی بھی ڈال دو۔ رواہ الدیلمی عن علی

۴۳۹۸۷ ... لوگوں کے پاس موجود مال واسباب کے متعلق اپنے اوپر مایوسی لازم کرلو طمع سے بچتے رہو چونکہ یہ پیش آجانے والی محتاجی ہے، ایسی نماز پڑھو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے (اور تمہیں الوداع کیا جاچکا ہے) اور ایسے کلام سے بچو جس سے تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے۔
رواہ الحاکم والبیہقی فی الزهد، عن اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه عن جده والبغوی من طریق محمد بن المنکدر عن رجل من الأنصار عن ابیه عن جده

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳۹۔

۴۳۹۸۸ ... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے (کوئی جانور) ذبح کرے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو دوسروں کے غلام کو اپنا غلام بنالے۔ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان پر لعنت کرے، اللہ تعالیٰ زمینی حدود میں کمی کرنے والے پر لعنت کرے۔

رواہ الحاکم عن علی

۴۳۹۸۹ ۔۔۔۔ جس شخص نے کسی چوپائے کی کونچیں کاٹیں اس کا ایک چوتھائی اجر جاتا رہا جس شخص نے کھجور کا درخت کاٹا اس کا بھی ایک چوتھائی اجر جاتا رہا۔ جس نے شریک کے ساتھ دھوکا کیا اس کا بھی ایک چوتھائی ثواب جاتا رہا۔ اور جس نے اپنے (شرعی) حکمران کی نافرمانی کی اس کا سارے کا سارا اجر جاتا رہا۔ رواہ البیھقی والدیلمی وابن النجار عن ابی رھم السعدی

۴۳۹۹۰ ۔۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں ہرگز داخل نہ ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے بایں طور کہ ان کے درمیان کوئی محرم نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۳۹۹۱ ۔۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسے دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہ جائے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن محمد مولیٰ اسلم مرسلاً

۴۳۹۹۲ ۔۔۔۔ کسی ایک کپڑے کو اپنے اوپر اوڑھ کر اس میں اپنے اعضاء کو بالکلیہ بند نہ کرلو تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا نہ کھائے، کوئی آدمی بھی ایک کپڑے میں احتباء نہ کرے اور نہ ہی (صرف) ایک جوتے میں چلے۔ رواہ ابوعوانۃ عن جابر

۴۳۹۹۳ ۔۔۔۔ ستاروں سے (اپنی امیدیں) مت مانگو، تقدیر میں شک وشبہ مت رکھو، اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر مت کرو، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی مت دو چونکہ یہ چیزیں نرا ایمان ہیں۔ رواہ الدیلمی وابن صصری فی امالیہ عن عمر

۴۳۹۹۴ ۔۔۔۔ عیب جو مت بنو، (فضول) کسی کی مدح کرنے والے مت بنو، طعنہ زن مت بنو اور اپنے آپ کو عبادت گزار مت ظاہر کرو۔

رواہ ابن المبارک وابن عساکر عن مکحول مرسلاً

بداخلاق انسان جنت میں نہیں جائے گا

۴۳۹۹۵ ۔۔۔۔ بخیل، دھوکا باز، احسان جتلانے والا اور بدخلق انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سب سے پہلے جنت میں وہ غلام داخل ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا فرمانبردار ہو۔ رواہ احمد عن ابی بکر وابویعلی والخرائطی فی مساوی الأخلاق عن انس

۴۳۹۹۶ ۔۔۔۔ والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا، تقدیر کا جھٹلانے والا اور دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد والطبرانی وابن بشران فی أمالیہ عن ابی الدرداء

۴۳۹۹۷ ۔۔۔۔ ولدزنا، دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر وابویعلیٰ عن ابی سعید

۴۳۹۹۸ ۔۔۔۔ چار آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، دائمی شرابی، والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور ولدزنا۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی والخرائطی فی مساوی الأخلاق والخطیب عن ابن عمرو

کلام: ۔۔۔۔ حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۱۰، والموضوعات ۳/۱۰۹۔

۴۳۹۹۹ ۔۔۔۔ کاہن، دائمی شرابی، تقدیر کا جھٹلانے والا اور والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۴۰۰۰ ۔۔۔۔ والدین کی نافرمانی سے بچو، بلاشبہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے جبکہ والدین کا نافرمان، قطع تعلقی کرنے والا، بوڑھا زانی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اور اسی طرح تکبر سے اپنی تہبند (شلوار) کو گھسیٹنے والا بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا چونکہ بڑائی تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۴۴۰۰۱ ...... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زکوٰۃ نہ دینے والے، یتیم کا مال کھانے والے، جادوگر اور دھوکا باز کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

رواہ الدیلمی عن شریح

۴۴۰۰۲ ...... اے علی! یقیناً جو چیز میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہ تمہارے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں، للہذا عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو، سونے کی انگوٹھی مت پہنو، قسی کپڑے (ریشم کے مخلوط کپڑے) مت پہنو اور سرخ رنگ کی زین پر مت سوار ہو چونکہ یہ شیطان کی زینوں میں سے ہے۔ رواہ القاضی عبدالجبار فی أمالیہ عن علی

۴۴۰۰۳ ...... اے علی! وضو پورا کرنا گوکہ تمہیں سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑے، صدقہ مت کھاؤ، گھوڑوں کو گدھوں پر مت کدواؤ اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔ رواہ احمد بن حنبل و ابویعلیٰ والخطیب عن علی

۴۴۰۰۴ ...... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو دن رات اعلان کرتا ہے کہ: اے چالیس سال کی عمر والو! اپنے اعمال کی کھیتی تیار کرلو چونکہ اس کے کاٹنے کا وقت قریب آچکا ہے۔ اے پچاس اور ساٹھ سال کی عمر والو! حساب کے لیے آجاؤ، کاش مخلوقات پیدا نہ کی گئی ہوتی، کاش جب وہ پیدا کیے گئے تو جس مقصد کے لیے پیدا کیے گئے تھے اس کے لیے اعمال کرتے، پس ان کے ساتھ مل بیٹھو اور مذاکرہ کرو، خبردار! قیامت آچکی للہذا اپنے بچاؤ کا سامان کرلو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۴۴۰۰۵ ...... انجیل میں لکھا ہے: اے ابن آدم! میں تیرا خالق ہوں، میں تیرا رازق ہوں اور تو میرے غیر کی پوجا کرتا ہے، اے ابن آدم! تو مجھے بلاتا ہے اور مجھ سے بھاگتا ہے، اے ابن آدم! تو مجھے یاد کرتا ہے اور پھر مجھے بھول بھی جاتا ہے۔ اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ اور پھر جہاں جی چاہے سو جا۔ رواہ ابونعیم و ابن لال عن ابن عمر

فصل خامس ...... ترھیب خماسی کے بیان میں

۴۴۰۰۶ ...... پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں، جو قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں، جو قوم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلے کرتی ہے اس قوم میں فقر و فاقہ جنم لے لیتا ہے۔ جس قوم میں فحاشی عام ہو جائے اس میں مرگ پھیل جاتی ہے جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس قوم کو زمینی نباتات سے محروم کر دیا جاتا ہے اور اس میں قحط پڑ جاتا ہے اور جو قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کرتی ہے اس سے بارش روک لی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۰۰۷ ...... پانچ چیزوں کا کوئی کفارہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کا، کسی کو ناحق قتل کرنے کا، مؤمن کو رسوا کرنے کا، جنگ سے بھاگنے کا اور جھوٹی قسم جس کے ذریعے کسی کا مال ہتھیا لیا جائے کا۔ رواہ احمد و ابوالشیخ فی التوبیخ عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۰۸ ...... پانچ چیزیں کمر توڑ دینے والی ہیں، والدین کی نافرمانی، وہ عورت جس کا شوہر اس پر اعتماد رکھتا ہو حالانکہ وہ اس سے خیانت کرتی ہو، وہ امام کہ لوگ جس کے فرمانبردار ہوں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو، وہ شخص جو خود وعدہ کرے اور پھر اسے توڑ بھی دے اور آدمی کا نسب میں اعتراض کرنا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۵۹ والضعیفۃ ۳۲۳۵۔

۴۴۰۰۹ ...... پانچ چیزوں پر اللہ تعالیٰ بہت جلدی پکڑتے ہیں، بغاوت پر، دھوکے پر، والدین کی نافرمانی پر، قطع تعلقی پر اور اس اچھائی پر جس کا شکر نہ ادا کیا جائے۔ رواہ ابن لال عن زید بن ثابت

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۰۔

۴۴۰۱۰ ...... اے مہاجرین کی جماعت! جب تمہیں پانچ چیزوں میں مبتلا کر دیا جائے گا، اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، جس بھی کسی قوم میں فحاشی کا دور دورہ ہوا ہے حتیٰ کہ ان پر لعنت برسنے لگی تو ان میں طاعون اور مصیبتیں ایسی عام ہو جاتی ہیں کہ ان کی مثال گذشتہ لوگوں میں نہیں ملتی، جب کوئی

قوم ناپ تول اور ترازو میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی، تنگی اور بادشاہ کے ظلم میں جکڑ دی جاتی ہے، جو قوم زکوۃ سے انکار کرتی ہے اس سے بارش روک لی جاتی ہے اگر بے زبان چوپایوں کی بات نہ ہوتی ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسایا جاتا اور جو قوم اللہ اور اللہ کے رسول کا عہد توڑتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں جو ان کا سب مال واسباب لوٹ لیتے ہیں اور جس قوم کے حکام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان کی آپس کی جنگ مسلط کر دیتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

۴۴۰۱۱ ...... اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی گراں بات ہے کہ بغیر بھوک کے کھانا کھایا جائے، بغیر ضرورت کے سویا جائے، بغیر تعجب کے پیش آنے کے ہنسنا اور کسی نعمت کے وقت چیخ و پکار۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۳۔

ترھیب خماسی ...... حصہ اکمال

۴۴۰۱۲ جب میری امت میں پانچ چیزیں ظاہر ہوجائیں گی اس وقت ان پر ہلاکت کا آن پڑنا حلال ہوجائے گا۔ ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا، شراب نوشی، ریشم کا استعمال، باجے گاجے کا رواج اور مردوں کا مردوں پر اکتفا کرلینا اور عورتوں کا عورتوں پر اکتفا کرلینا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ والدیلمی عن انس

۴۴۰۱۳ ...... جب میری امت پانچ کام کرنے لگے گی ان پر ہلاکت مسلط کردی جائے گی، جب ان میں لعن طعن ہونے لگے گا، شراب نوشی کرنے لگ جائیں گے، ریشم پہننا شروع کردیں گے، لونڈیاں نچوانے لگیں گے، مرد مردوں پر اکتفا کرنے لگیں گے اور عورتیں عورتوں پر۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

۴۴۰۱۴ ...... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں پانچ چیزیں پڑجائیں گی اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ چنانچہ جب بھی کسی قوم میں فحاشی کا ظہور ہوا ہے اور وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں ان میں طاعون اور ایسی مصیبتیں آن پڑتی ہیں جس کی مثال گذشتہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ جو قوم زکوۃ دینے سے انکار کردے وہ بارش سے محروم کردی جاتی ہے اگر بے زبان جانوروں کا لحاظ نہ ہوتا ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسایا جاتا، جو قوم ناپ تول اور ترازو میں کمی کرتی ہے وہ تنگی، شدت اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار کرلی جاتی ہے جس قوم کے امراء اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دشمن کو مسلط کردیتے ہیں جو ان کا سب مال واسباب لوٹ لیتے ہیں اور جو قوم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو ترک کردیتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں باہمی جنگ چھیڑ دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۴۰۱۵ مثال اس شخص کی جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہو اور خود اپنے آپ کو بھلا دیتا ہو چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی تو فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے، جس نے اپنے علم کے ذریعے لوگوں کے سامنے دکھلاوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کریں گے اور جس نے لوگوں کے سامنے اپنے علم کی شہرت بیان کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کریں گے۔ یاد رکھو مرنے کے بعد سب سے پہلے بدبودار ہوجانے والی چیز پیٹ ہے لہٰذا پیٹ میں پاک وطیب چیز ہی داخل کی جائے۔ جہاں تک ہو سکے کوشش کیجئے کہ آپ کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو اور ایسا ضرور کیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن جندب

۴۴۰۱۶ جو شخص کثرت سے ہنستا ہو وہ اپنے حق کو کمتر سمجھتا ہے۔ جس شخص کی شوخیاں کثرت سے ہونے لگیں اس کا جلال ختم ہوجاتا ہے، جو شخص کثرت سے مزاح کرتا ہو اس کا وقار جاتا رہتا ہے، جو نہار منہ پانی پیتا ہے اس کی نصف قوت جاتی رہتی ہے، جس کا کلام کثیر ہوگا اس کی لاپرواہیاں بھی زیادہ ہوں گی جس کی لاپرواہیاں زیادہ ہوں گی اس کی خطائیں کثیر ہوں گی اور جس کی خطائیں زیادہ ہوں گی وہ جہنم کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ وقال غریب الاسناد والمتن

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۹۲۔

بندر اور خنزیر کی شکل میں چہرہ مسخ ہونا

۴۴۰۱۷۔۔۔۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری امت کے کچھ لوگ برائی، مستی، کھیل کود اور لہو ولعب میں مشغول رات گزاریں گے جبکہ صبح کو وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو حلال سمجھ لیا، کنجریاں نچوانی شروع کریں، شراب نوشی شروع کرلی، سودخوری شروع کرلی اور ریشم پہننے لگے۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی زوائد الزھد عن عبادۃ بن الصامت وعن عبدالرحمن بن غنم وعن ابی أمامۃ وعن ابن عباس

۴۴۰۱۸۔۔۔۔اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے، لہو ولعب اور دھوکا دہی میں مشغول رہیں گے وہ صبح کو اٹھیں گے اور ان کی شکلیں مسخ ہوکر بندر اور خنزیر بن جائیں گے یہ لوگ زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور پتھر برسنے کا ضرور شکار بنیں گے، لوگ کہیں گے، آج رات فلاں آدمی کے بیٹے زمین میں دھنس گئے، فلاں گھر والے آج رات زمین میں دھنس گئے، اور ان پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے جیسا کہ قوم لوط، ان کے قبائل اور ان کے گھروں پر برسائے گئے، ان پر ضرور تند و تیز آندھی بھیجی جائے گی جس نے قوم عاد اور ان کے قبائل اور گھروں کو تباہ وبرباد کردیا تھا چونکہ وہ شراب پیتے ہوں گے، ریشم پہنتے ہوں گے، لونڈیاں (کنجریاں) نچواتے ہوں گے، سود کھاتے ہوں گے، اور قطع تعلقی کے مرتکب ہوں گے۔

رواہ للطبرانی وعبداللہ، وسمویہ والخرائطی فی مساوی الاخلاق والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ والطبرانی عن سعید بن المسیب مرسلاً وعبداللہ بن احمد عن عبادۃ بن الصامت

۴۴۰۱۹۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتے رہو گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل وعیال اور دنیا سے الگ ہوجانے کا حکم کیوں نہ دیں، جان بوجھ کر کوئی نماز مت چھوڑو جس نے نماز چھوڑی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بری ہے۔ ہرگز شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے، زمینی حدود میں ذرہ برابر بھی تجاوز نہ کرنے پاؤ چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کے بقدر لادی ہوگی۔ رواہ ابن النجار عن ابی ریحانۃ

۴۴۰۲۰۔۔۔۔احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جادو کی وجہ سے مؤمن جنت میں داخل نہیں ہوگا اور بے ہودہ گو بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ القاضی عبدالجبار بن احمد فی امالیہ عن ابی سعید

۴۴۰۲۱۔۔۔۔جس آدمی میں پانچ چیزیں ہوں گی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، دائمی شرابی، جادوگر مؤمن، قطع تعلقی کرنے والا، کاہن اور احسان جتلانے والا۔ رواہ احمد عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۴۲۴۔

۴۴۰۲۲۔۔۔۔گندگی کھانے والا جانور ہرگز تمہارے ساتھ نہ رہے، تم میں سے کوئی شخص بھی گمشدہ چیز کی ضمانت نہ دے، اگر تم نفع اور سلامتی چاہتے ہو تو کسی سائل کو بھی خالی ہاتھ واپس مت لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہاری صحبت میں یہ لوگ ہرگز نہ رہیں جادوگر مرد ہو یا عورت، کاہن مرد ہو یا عورت، نجومی خواہ مرد ہو یا عورت شاعر خواہ مرد ہو یا عورت، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ کو عذاب دینا چاہتے ہیں تو عذاب کو آسمان دنیا پر بھیج دیتے ہیں پس میں تمہیں روکتا ہوں اللہ کی نافرمانی سے رات کے وقت۔

رواہ ابو بشر الدولابی فی الکنی وابن مندہ والطبرانی وابن عساکر عن ابی ریطۃ بن کرامۃ المذحجی

فصل السادس۔۔۔۔ترھیب سداسی کے بیان میں

۴۴۰۲۳۔۔۔۔چھ چیزیں اعمال کا احاطہ کرلیتی ہیں مخلوق کی عیب جوئی، سنگدلی، حب دنیا، قلت حیاء، لمبی چوڑی امیدیں اور غیر منتہی ظلم۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عدی بن حاتم

۴۴۰۲۴...... چھ آدمیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے، کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، ظلم وستم برپا کرنے والا بایں طور کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل بنایا ہے اسے عزت دے اور جسے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے، اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو حلال سمجھنے والا، میری حرام کردہ اولاد (عترت) کو حلال سمجھنے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۴۰۲۵...... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چھ چیزوں کو مکروہ قرار دیا ہے، نماز میں کھیلنے کو صدقہ کر کے پھر جتلانے کو، روزہ کی حالت میں بے ہودہ گوئی کو، قبروں کے پاس ہنسنے کو، جنابت کی حالت میں مساجد میں داخل ہونے کو اور بغیر اجازت کے گھروں میں دیکھنے کو۔

رواہ سعید بن المنصور عن یحیی بن ابی کثیر مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۳۱۔

۴۴۰۲۶...... بدظنی سے بچو، چونکہ بدظنی بہت جھوٹی بات ہے، جاسوسی میں مت پڑو، دوسرے کی حقیقت حال معلوم کرنے میں مت لگو، ایک دوسرے پر فخر مت کرو، ایک دوسرے سے حسد مت کرو، ایک دوسرے سے بغض مت رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ مت پھیرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتی کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۲۷...... ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے باپ کو گالی دی، ملعون ہے وہ آدمی جس نے غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کیا، ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، ملعون ہے وہ آدمی جس نے نابینا کو راستے سے دھوکا دیا، ملعون ہے وہ آدمی جو کسی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے، ملعون ہے وہ آدمی جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

ترھیب سداسی...... حصہ اکمال

۴۴۰۲۸...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قیل وقال، کثرت سوال، مال کے ضائع کرنے، کسی چیز کو دینے سے منع کرنے، مانگنے، بچیوں کے زندہ درگور کرنے اور ماؤں کی نافرمانی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر والمغیرۃ بن شعبۃ والطبرانی عن معقل بن یسار

۴۴۰۲۹...... بلاشبہ اللہ عزوجل بھوک سے زیادہ کھانے والے، اپنے رب کی طاعت سے غافل رہنے والے، اپنے نبی کی سنت کو ترک کرنے والے، اپنے ذمہ کو بالائے طاق رکھنے والے، نبی ﷺ کی عترت سے بغض رکھنے والے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والے سے بغض رکھتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۴۰۳۰...... چھ آدمی بغیر حساب کے دوزخ میں داخل ہوجائیں گے، امراء ظلم کی وجہ سے، عرب عصبیت کی وجہ سے، سوداگر کبر کی وجہ سے، تجار جھوٹ کی وجہ سے، علماء حسد کی وجہ سے اور دولتمند بخل کی وجہ سے۔ رواہ ابونعیم عن ابن عمر

۴۴۰۳۱...... چھ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دیں گے۔ امراء کو ظلم کی وجہ سے، علماء کو حسد کی وجہ سے، عرب کو عصبیت کی وجہ سے، اہل بازار کو خیانت کی وجہ سے، سوداگروں کو کبر کی وجہ سے اور اہل دیہات کو جہالت کی وجہ سے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۰۳۲...... چھ آدمیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور میں بھی لعنت بھیجتا ہوں اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (وہ چھ آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، میری سنت سے منہ موڑ کر بدعت کی طرف رغبت کرنے والا، میری عترت جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے اسے حلال سمجھنے والا، میری امت پر ظلم وستم مسلط کرنے والا تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے

اسے عزت دے اور جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے وہ اسے ذلیل کرے اور کسی اعرابی کو ہجرت کرنے کے بعد لوٹا دینے والا۔

رواہ الدار قطني في الأفراد، والخطيب في المتفق والمفترق عن علي وقال الدار قطني هذا حديث غريب من حديث الثوري عن زيد بن علي بن الحسين تفرد به ابو قتادة الخزاعي عن علي

۴۴۰۳۳..... ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے والد کو گالی دی، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنی ماں کو گالی دی، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے دو چوپایوں کو آپس میں جھگڑایا ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی نابینا کو راستہ کے متعلق دھوکا دیا۔

رواہ الخطيب وضعفه عن ابي هريرة

۴۴۰۳۴..... ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط جیسا فعل کیا، وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے والدین کو گالی دی، ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی حدود کو تبدیل کیا، وہ شخص ملعون ہے جس نے نکاح میں ماں بیٹی کو جمع کیا، ملعون ہے وہ شخص جو مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنا غلام بنالے اور وہ شخص بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

۴۴۰۳۵..... جس شخص نے باطل کے ذریعے کسی ظالم کی اعانت کی تاکہ باطل کے ذریعے حق کو مٹاڈالے وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے ذمہ سے بری ہے، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حجت کو ناکام کرنے کے لیے کوشش کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رسوا کریں گے نیز اس کے لیے مزید رسوائی بھی ذخیرہ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حجت، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے۔ جس شخص نے کسی کو مسلمانوں کے امور سپرد کیے (یعنی اسے کوئی سرکاری عہدہ دیا) حالانکہ وہ جانتا تھا کہ مسلمانوں میں اس سے بہتر آدمی موجود ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اس سے بڑا عالم ہے اس نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور جماعت مسلمین کے ساتھ خیانت کی، جس شخص کو مسلمانوں کے امور سپرد کیے گئے اور پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف نظر نہ کی حتیٰ کہ مسلمانوں کے امور اور حوائج پورے کرنے لگا۔ جس شخص نے سود کا ایک درہم بھی کھایا وہ اس گناہگار کی طرح ہے جس نے چھتیس (۳۶) مرتبہ زنا کیا ہو، جس شخص کا گوشت حرام سے پل رہا ہو وہ دوزخ کی آگ کا زیادہ حقدار ہے۔

رواہ الطبراني والبيهقي والخطيب والحاكم عن ابن عباس وضعف

۴۴۰۳۶..... والدین کی نافرمانی کرنے والا، احسان جتلانے والا، دائمی شرابی، ہجرت کے بعد کسی اعرابی کو واپس کرنے والا، ولد زنا اور ذی محرم کے ساتھ زنا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جرير والخطيب عن ابن عمرو

۴۴۰۳۷..... دھوکا باز، بخیل، لئیم (کمینہ) احسان جتلانے والا، خائن اور بدخلق جنت میں داخل نہیں ہوگا، سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا مملوک اور مملوکہ ہوگی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ اچھا رکھو اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی اچھا معاملہ رکھو۔

رواہ الخطيب في كتاب البخلاء وابن عساكر عن ابي بكر

فصل سابع ...... ترھیب سباعی کے بیان میں

۴۴۰۳۸..... سات آدمیوں پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے (وہ سات آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھنے والا، میری عترت جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے حلال سمجھنے والا، میری سنت کا تارک، مال غنیمت کو ترجیح دینے والا، اپنا زور مسلط کرنے والا تاکہ اللہ تعالیٰ کے ذلیل کیے ہوئے کو عزت دے اور اللہ تعالیٰ کے عزتمند کو ذلیل کرے۔

رواہ الطبراني عن عمرو بن شعيب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۷۔

۴۴۰۳۹..... سات مہلکات سے بچو، شرک باللہ سے، جادو سے، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی جان کے قتل سے، سود کھانے سے، یتیم کا مال کھانے، جنگ سے بھاگنا، بھولی بھالی پاکدامن مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔ رواہ البخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي عن ابي هريرة

ترھیب سباعی ...... حصہ اکمال

۴۴۰۴۰ ...... سات آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے، نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے اور نہ ہی انہیں جہانوں کے ساتھ جمع کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے پہلے دوزخ میں داخل کریں گے ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں سو جس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں (وہ آدمی یہ ہیں) مشت زنی کرنے والا، فاعل اور مفعول، دائمی شرابی، والدین کو مارنے والا حتیٰ کہ وہ فریاد کرنے لگیں، پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والا حتیٰ کہ وہ اس پر لعنت کرنے لگیں اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا۔

رواہ الحسن بن عرفۃ فی جزئہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴۶۔

۴۴۰۴۱ ...... سات چیزوں کی مجھ سے حفاظت کرو۔ ذخیرہ اندوزی مت کرو، نجش (بھاؤ پر بھاؤ) مت کرو، تجارتی قافلوں سے آگے مت جا کر ملو، شہری دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے، کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے یہاں تک کہ وہ سامان کو چھوڑ نہ دے، کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح مت بھیجو، کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ (اسے طلاق دلوا کر) اپنے برتن پر ہی اکتفاء کرائے بلاشبہ اس کے حصہ میں وہی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۴۰۴۲ ...... اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو دوسروں کے غلاموں کو اپنا غلام بنا لے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حدود کو تبدیل کردے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو نابینا کو راستے کے متعلق دھوکا دے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کرتا ہو، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو چوپائے کے ساتھ بدکاری کرے اور اس شخص پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو قوم لوط جیسا فعل کرے۔

رواہ احمد والطبرانی والحاکم والبیہقی عن ابن عباس

۴۴۰۴۳ ...... سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ سات آدمیوں پر لعنت کرتے ہیں اور ہر ایک پر تین تین بار لعنت کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں لعنت ہے لعنت ہے لعنت ہے اس شخص پر جو قوم لوط کا فعل کرے، ملعون ہے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو بیوی اور اس کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرے، وہ شخص ملعون ہے جو اپنے والدین کو گالی دے، وہ شخص ملعون ہے جو چوپایوں کے ساتھ بدکاری کرے، ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدود تبدیل کرے، ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے، ملعون ہے وہ شخص جو دوسرے غلاموں کو اپنا غلام بنالے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الأخلاق والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۴۰۴۴ ...... مخلوق میں سے آٹھ (۸) آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہوں گے، جھوٹے کذاب، متکبرین، وہ لوگ جو اپنے بھائیوں کے متعلق بغض دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب ان سے ملتے ہیں تو ہنس مکھ سے ملتے ہیں اور جنہیں جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جب انہیں شیطان یا شیطانی کام کی طرف بلایا جاتا ہے تو بہت جلدی کرتے ہیں جنہیں جب کوئی دنیاوی لالچ سامنے آتی ہے تو قسموں کے ذریعے اسے اپنے لیے حلال کرلیتے ہیں اگرچہ وہ حق پر نہیں ہوتے چغلخور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے، باغی سرکش، یہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو سخت بغض ہے۔

رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ وابن عساکر عن الوضین بن عطاء مرسلا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۱۵۔

۴۴۰۴۵ ...... کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں، جو اکیلا کھانا کھائے، اپنے عطیہ سے منع کرے، اکیلا سفر کرے اور

اپنے غلام کو مارے، اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں! وہ آدمی جو لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں، کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جس کے شر سے ڈراجائے اور اس سے خیر وبھلائی کی کوئی امید نہ کی جاتی ہو۔ کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے متعلق میں تمہیں نہ آگاہ کروں جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالے، کیا تمہیں اس سے زیادہ برے شخص کے متعلق آگاہ نہ کروں، جس نے دین کے بدلہ میں دنیا کھائی۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ

ترھیب ثمانی......حصہ اکمال

۴۴۰۴۶...... کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے متعلق آگاہ نہ کروں۔ تم میں برا آدمی وہ ہے جو تنہا ٹھکانا کرے، اپنے غلام کو مارتا ہو اور اپنے عطیہ سے منع کرتا ہو۔ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق آگاہ نہ کروں جس سے خطائیں سرزد ہوتی ہوں، اس کی معذرت قبول نہ کی جاتی ہو اور لوگ اس کی غلطی کو معاف نہ کرتے ہوں۔ اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جو لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں۔ اس سے بھی زیادہ برے کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں۔ وہ شخص جس سے خیر وبھلائی کی امید نہ ہو اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جاسکتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۰۴۷...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی مت کرو گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل وعیال اور دنیا سے الگ ہوجانے کا حکم کیوں نہ دیں۔ ہرگز شراب مت پیو چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے، جان بوجھ کر نماز مت چھوڑو چونکہ جس نے ایسا کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ سے بری ہے۔ جنت سے ہرگز مت بھاگو جس نے ایسا کیا وہ اللہ کے غصہ کا مستحق بن گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے، اپنی زمین کی حدود میں ہرگز اضافہ مت کرو، جس نے ایسا کیا وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر زمین اٹھا کر لائے گا جس کی مقدار سات زمینوں تک ہوگی۔ اپنی طاقت کے مطابق اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے رہو اور اپنے اہل وعیال سے عصا اٹھا کر نہ رکھ ہاں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان سے نرمی برتو۔ رواہ الطبرانی عن امیمة مولاة رسول اللہ ﷺ

۴۴۰۴۸...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں قتل کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اپنے والدین کی ہرگز نافرمانی مت کرنا گو کہ وہ تمہیں اپنے اہل وعیال اور مال سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔ ہرگز فرض نماز مت چھوڑنا چونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہوجاتا ہے۔ شراب ہرگز مت پینا چونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ معصیت سے بچتے رہو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کو حلال کردیتی ہے، جنگ میں بھاگنے سے بچتے رہو گو کہ سب لوگ مرجائیں جب لوگوں میں مرگ پھیل جائے تم ثابت قدم رہو، اپنی طاقت کے بقدر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے رہو اور اہل وعیال کو ادب سکھانے کے لیے عصاء ہاتھ سے مت چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان سے نرمی سے پیش آؤ۔ رواہ احمد والطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن معاذ

۴۴۰۴۹...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو گو کہ وہ تمہیں ہر چیز سے نکل جانے کا حکم دیں۔ جان بوجھ کر فرض نماز مت چھوڑو چونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہوجاتا ہے، شراب نوشی سے بچتے رہو چونکہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔ معصیت سے بچتے رہو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کی موجب بنتی ہے۔ دھوکا دہی سے دور رہو۔ جنگ سے مت بھاگو اگرچہ تم ہلاک ہی کیوں نہ ہوجاؤ اور تمہارے ساتھی بھاگ ہی کیوں نہ جائیں، اگر لوگ مرگ عام کا شکار ہونے لگیں اور تم لوگوں میں موجود ہو تو ثابت قدم رہو اور معاملہ حکمرانی میں حکمرانوں کے ساتھ جھگڑا مت کرو جب تم دیکھو کہ وہ تمہارے لیے ہے۔ اپنے گھر والوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے رہو اور انہیں ادب سکھانے کے لیے ہاتھ سے عصا مت چھوڑو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ان پر نرمی کرو۔ رواہ احمد والطبرانی عن ابی الدرداء والبیھقی وابن عساکر عن ام ایمن

۴۴۰۵۰...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو کہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے یا جلا دیا جائے یا سولی پہ چڑھا دیا جائے۔ نماز جان

بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ ملت (اسلام) سے نکل گیا معصیت کا ارتکاب مت کرو چونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کے غصہ کی موجب ہے۔ شراب مت پیو چونکہ شراب خطاؤں کی جڑ ہے۔ موت سے مت بھاگو اگرچہ تم موت میں کیوں نہ پڑ جاؤ۔ والدین کی نافرمانی مت کرو گوکہ والدین تمہیں ساری دنیا سے نکل جانے کا حکم دیں پھر بھی نکل جاؤ، اپنے ہاتھ سے عصا اہل وعیال کے ادب کے لیے مت چھوڑو اور اپنی طرف سے اہل وعیال کو انصاف مہیا کرو۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

ترھیب تساعی ...... حصہ اکمال

۴۴۰۵۱ ...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، چوری مت کرو، زنا مت کرو، کسی نفس کو قتل مت کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا مگر کسی حق وجہ سے۔ کسی بے گناہ آدمی کو لے کر کسی زور آور کے پاس مت جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کر دے۔ جادو مت کرو، سود مت کھاؤ، کسی پاکدامن عورت پر تہمت مت لگاؤ، جنت سے مت بھاگو، اور تم پر لازم ہے خاص طور پر یہود کے ہفتہ کے دن سرکشی مت کرو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی عن صفوان بن عسال

۴۴۰۵۲ ...... اے جماعت مسلمین! زنا سے ڈرتے رہو چونکہ زنا پر مرتب ہونے والی سزا بہت کڑی ہے۔ رشتہ داری کو جوڑتے رہو چونکہ اس کا ثواب بہت جلدی ملتا ہے۔ جھوٹی قسم سے بچتے رہو چونکہ جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے، والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ چنانچہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے جبکہ والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو نہیں پاتا۔ اسی طرح قطع تعلقی کرنے والا بوڑھا زانی اور تکبر سے اپنی تہبند کھینچنے والا بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا چونکہ بڑائی کا سزاوار صرف اللہ رب العالمین ہے۔ جھوٹ نرا گناہ ہے، مگر یہ کہ جھوٹ سے کسی مسلمان کو نفع ہو یا اللہ کے دین کا دفاع کیا جائے، جنت میں ایک بازار ہے جس میں صرف مردوں اور عورتوں کی صورتوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے، اہل جنت دنیاوی دن کے بقدر اس بازار میں جائیں گے، جو جنتی بھی ان صورتوں کے پاس سے گزرے گا اور وہ جس صورت (تصویر) کو پسند کرے گا اس کی شکل اسی صورت جیسی ہو جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن محمد بن ابی الفرات الجرمی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی ومحمد کذبہ احمد وغیرہ وقال ابوداؤد روی احادیث موضوعۃ

فصل تاسع (نویں) ترھیب عشاری کے بیان میں

۴۴۰۵۳ ...... اس امت کے دس آدمی اللہ رب العزت کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ دھوکا باز، جادوگر، دیوث، عورت کے پچھلے حصہ سے جماع کرنے والا، شراب پینے والا، زکوٰۃ سے انکار کرنے والا، جس نے وسعت کے باوجود حج نہ کیا اور مر گیا، فتنے برپا کرنے والا، اہل حرب (جنگ) کو اسلحہ فروخت کرنے والا اور محرم کے ساتھ نکاح کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر عن البراء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۸۸ والضعیفۃ ۲۰۰۵۔

۴۴۰۵۴ ...... بہت برا بندہ ہے متکبر اور اکڑ کر چلنے والا جو رب تعالیٰ جس کے لیے بڑائی اور بلندی ثابت ہے کو بھول جاتا ہے، بہت برا بندہ ہے زبردستی اور سرکشی کرنے والا جو جبار بلند شان والے کو بھول جاتا ہے بہت برا بندہ ہے لہو ولعب میں مبتلا ہونے والا جو قبروں کو اور بوسیدگی کو بھول جاتا ہے۔ بہت برا بندہ ہے سرکشی کرنے والا جو ابتداء وانتہاء کو بھول جاتا ہے۔ بہت برا بندہ ہے دین کے بدلہ میں دنیا کو ہتھیا لینے والا، بہت برا بندہ ہے جو شبہات میں پڑ کر دین کے معاملہ میں دھوکا کھا جائے، بہت برا بندہ ہے جسے لمبی چوڑی امیدیں جکڑ لیں، بہت برا بندہ ہے جسے خواہش نفس گمراہ کر دے، بہت برا بندہ ہے جسے (فضول) رغبتیں ذلیل کر دیں۔

رواہ ابوداؤد والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن اسماء بنت عمیس والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن اسماء بنت

عمیس والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان ایضاً عن نعیم بن حمار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۳۳ وضعیف الجامع ۲۳۵۰۔

ترھیب عشاری بمعہ مزید...... حصہ اکمال

۴۴۰۵۵...... جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا ہے اور مجھے مردود ٹھہرایا ہے، میرے لیے کوئی گھر مقرر کر دے، حکم ہوا، حمام تیرا گھر ہے، کہا: میرے لیے کوئی بیٹھک بھی ہونی چاہیے، حکم ہوا بازار اور چوراہے تیری بیٹھکیں ہیں، کہا: میرا کوئی کھانا بھی ہو، حکم ہوا ہر وہ شے تیرا کھانا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کہا: میرے لیے کوئی پینے کی چیز بھی ہونی چاہیے، حکم ہوا ہر نشہ آور شئے تیرے لیے پینے کی چیز ہے۔ کہا: میرا اعلان کرنے والا کون ہوگا؟ حکم ہوا بین باجے تیرا اعلان کریں گے۔ کہا: میرا کوئی قرآن بھی بنا دے، حکم ہوا شعر گوئی تیرا قرآن ہے۔ کہا: میرے لیے کوئی کتاب بھی ہونی چاہیے حکم ہوا تل بنائی تیری کتاب ہے، کہا: میرا کوئی قاصد بنا دے، حکم ہوا کہانت تیرا قاصد ہے، کہا: میرے لیے پھندے بنا دے حکم ہوا عورتیں تیرے پھندے ہیں۔

واہ ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان وابن جریر والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامة

۴۴۰۵۶...... ابلیس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب! آدم زمین پر اتار دیئے گئے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ عنقریب کتابوں اور پیغمبروں کا سلسلہ شروع ہونا چاہتا ہے، انسانوں کی کتابیں اور پیغمبر کیا ہوں گے؟ حکم ہوا ان کے پیغمبر فرشتے اور انبیاء ہوں گے اور ان کی کتابیں تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید ہوں گی، فرمایا: گودائی تیری کتاب ہوگی، شعر گوئی تیرا قرآن ہوگا، کاہن تیرے پیغمبر ہوں گے، تیرا کھانا وہ شئے ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا گیا ہو، ہر نشہ آور شئے تیرے لیے پینے کی چیز ہے، جھوٹ تیری سچائی ہوگی، حمام تیرا گھر ہوگا، عورتیں تیرے پھندے ہوں گے، بین باجے تیرے مؤذن ہوں گے اور بازار تیری مسجد ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۵۶۴۔

۴۴۰۵۷...... خبردار! اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی اس شخص پر لعنت ہو جو میرے حق میں کمی کرتا ہو اور اس پر لعنت ہو جو میری اولاد پر زیادتی کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو میری ولایت کو کمتر سمجھتا ہو، اس پر لعنت ہو جو غیر قبلہ کے لیے ذبح کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو اپنی اولاد کی نفی کرتا ہو، جو اپنے موالی سے بیزاری ظاہر کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو زمین کی حدود ونشانات کو چوری کرتا ہو، اس پر لعنت ہو جو اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کر دے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا مہیا کرے، چوپائے کے ساتھ بدکاری کرنے والے پر لعنت ہو، مشت زنی کرنے والے پر لعنت ہو، مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر لعنت ہو، متکلف پاکدامن بننے والے پر لعنت ہو حالانکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد کوئی پاکدامن نہیں ہوا، اس شخص پر لعنت ہو جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے، اس عورت پر لعنت ہو جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے، اس شخص پر لعنت ہو جو نکاح میں عورت اور اس کی بیٹی کو جمع رکھے، اس شخص پر لعنت ہو جو دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع رکھے ہاں البتہ جو قبل ازیں ہو چکا سو ہو چکا، باریاں مقرر کیے ہوئے پانی کو پستی کی طرف لے جانے والے پر لعنت ہو، اس شخص پر لعنت ہو جو لوگوں کے بیٹھنے کی سایہ دار جگہ میں پیشاب یا پاخانہ کرے، اس شخص پر لعنت ہو جو ہماری راہوں میں ہمیں اذیت پہنچائے، اس شخص پر لعنت ہو جو تہبند گھسیٹتا ہو، اس شخص پر لعنت ہو جو متکبرانہ چال سے چلتا ہو اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے ہونٹوں کو ٹیڑھا کرکے باتیں کرتا ہو، تکبر کرنے والے نوجوانوں پر لعنت ہو اور معقوس لغلین والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ الباوردی عن بشر بن عطیة وضعف

۴۴۰۵۸...... دس چیزیں قوم لوط کی عادات میں سے ہیں: مجلس میں کنکریاں مارنا، علک چبانا، سر راہ مسواک کرنا، سیٹیاں بجانا، حمام، غلیل سے کنکریاں مارنا، اس طرح عمامہ باندھنا جو ٹھوڑی کے نیچے نہ باندھا گیا ہو، سبتی جوتے، مہندی سے ہاتھوں کو رنگنا، قباؤں کے بٹن کھلے رکھنا، بازاروں میں چلنا اور رانوں کا کھلا رکھنا۔ رواہ الدیلمی من طریق ابراھیم الطیان عن الحسین بن القاسم الزاھد عن اسماعیل بن ابی زیاد

الشاشی عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس والطیان والثلاثة فوقه کذابون

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۲۳۳۔

۴۴۰۵۹ ...... اے علی! جو چیز میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی میں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے بھی ناپسند کرتا ہوں، رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرأت مت کرو، بالوں کا جوڑا بنا کر نماز مت پڑھو، نماز میں کنکریوں کے ساتھ مت کھیلو، نماز میں اپنے بازوؤں کو مت پھیلاؤ، امام کو لقمہ مت دو، سونے کی انگوٹھی مت پہنو، ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو اور سرخ رنگ کی زینوں پر مت سوار ہو چونکہ یہ شیطان کی سواریاں ہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی السنن عن علی وضعفه

ترغیب وترھیب ...... حصہ اکمال

۴۴۰۶۰ ...... اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل ''سبحة الحدیث'' ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض عمل ''تحذیف'' ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ''سبحة الحدیث'' کیا چیز ہے، ارشاد فرمایا: لوگ بیٹھے باتوں میں مشغول ہوں جبکہ ایک آدمی تسبیح میں مشغول ہو، عرض کیا گیا: تحذیف کیا ہے؟ فرمایا: لوگ تو بخیریت ہوں چنانچہ ان کے حال کے متعلق ان کا پڑوسی یا کوئی اور سوال کرے وہ جواب دیں ہمیں بڑے کڑے حالات کا سامنا ہے گویا وہ شکایت کنندہ ہوں۔ رواہ الطبرانی عن عصمة بن مالک

۴۴۰۶۱ ...... اصحاب جنت تین لوگ ہیں: صاحب سلطنت جسے اللہ تعالیٰ انصاف کی توفیق عطا فرمادے، وہ شخص جو ہر قریبی اور ہر مسلمان کے لیے رحم دل ہو اور وہ شخص جو پاکدامن فقیر اور صدقہ کرنے والا ہو، جبکہ دوزخ والے بھی پانچ قسم کے لوگ ہیں: وہ شخص جس کی طمع مخفی نہ ہو اگر اسے پرکھا جائے تو وہ خیانت کا نرامٹکا معلوم ہو، وہ شخص جو صبح شام تمہیں تمہارے اہل ومال کے متعلق دھوکا دیتا رہے، وہ ضعیف جس میں عقل نام کی کوئی چیز نہ ہو، وہ لوگ جو تمہارے درمیان موجود ہوں لیکن انہیں نہ اہل کی ضرورت ہو نہ مال کی، بدخلق فاحش آدمی (حدیث میں) بخیل اور جھوٹے کا بھی ذکر ہوا ہے۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن عیاض بن حمار

۴۴۰۶۲ ...... اہل جنت میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مرتے نہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو اپنی معیوب باتوں سے بھر نہ دے اور اہل دوزخ اس وقت تک مرتے نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو اپنی ناپسندیدہ باتوں سے بھر نہ دے۔

رواہ سمویه والحاکم والضیاء عن ابن انس، قال ابو زرعة: وھم ابو المظفر فی رفعه

۴۴۰۶۳ ...... دوزخ والوں میں ہر شخص سخت قبعثری ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ قبعثری کون شخص ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے اہل وعیال پر سختی کرتا ہو، جو اپنے ساتھی پر سختی کرتا ہو اور جو اپنے خاندان پر سختی کرتا ہو۔ جبکہ اہل جنت میں ہر شخص کمزور اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

رواہ الشیرازی فی الألقاب والدیلمی عن ابی عامر الاشعری

۴۴۰۶۴ ...... ہر تندخو، بدخلق، متکبر، ہر قسم کے گناہوں کا جامع اور خیر وبھلائی سے منع کرنے والا جہنمی ہے، جبکہ اہل جنت ضعفاء اور مغلوب لوگ ہیں۔

رواہ احمد والحاکم عن ابن عمرو

جہنمی لوگوں کی فہرست

۴۴۰۶۵ ...... اے ابودرداء میں تمہیں دوزخیوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر وہ جو تندخو ہو، سخت مزاج ہو، متکبر ہو، برائیوں کا جامع ہو، بھلائی کے کاموں سے منع کرنے والا ہو، میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر مسکین شخص اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اسے پوری کردے۔

رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۴۰۶۶ ...... میں تمہیں اہل جنت کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ وہ جو ضعفاء اور مظلوم ہوں، میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ ہر وہ شخص

جوسخت اور تند مزاج ہو۔ رواہ احمد عن رجل

۴۴۰۶۷..... اے سراقہ بن مالک! میں تمہیں اہل جنت اور اہل نار کے متعلق خبر نہ دوں؟ اہل جنت وہ لوگ ہیں جن کے کان اچھی تعریفوں سے بھر جائیں اور وہ سنتا بھی ہو، اہل نار وہ ہیں جن کے کان بری تعریفوں سے بھرے ہوئے ہوں اور وہ سنتا بھی ہو۔

رواہ ابن المبارک عن ابی الجوزاء مرسلاً

۴۴۰۶۹..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت بھی کرتے ہوں، میری امت کے برے لوگ تجار ہیں جو کثرت سے قسمیں کھاتے ہوں گو کہ وہ سچے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ مرسلاً

۴۴۰۷۰..... میں تمہیں اہل نار اور اہل جنت کے متعلق آگاہ نہ کروں۔ الخ۔ رواہ احمد بن حنبل عن أنس

۴۴۰۷۱..... تقویٰ اور حسن اخلاق کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا جبکہ منہ اور شرمگاہ کثرت سے لوگوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الأدب والترمذی وقال: صحیح غریب وابن ماجه والحاکم وابن حبان والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۴۴۰۷۲..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو محبوب رکھتا ہے اور تین آدمیوں کو مبغوض رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو بوڑھے زانی، متکبر فقیر اور دولت کی کثرت کے خواہشمند بخیل سے بغض ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کو ان تین آدمیوں سے محبت ہے، ایک وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور بار بار پلٹ کر (دشمن پر) حملہ آور ہوتا ہو اور مسلمانوں کی حفاظت کرتا ہو یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے یا اللہ تعالیٰ اسے فتح سے کامران کر دے، ایک وہ شخص جو کسی قوم میں ہو اور سفر سے رات کے آخری حصہ میں واپس ہو ، انہیں نیند ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو وہ نیند کو چھوڑ کر میری آیات کی تلاوت اور میری عبادت میں مشغول ہو جائے اور ایک وہ شخص جو کسی قوم میں ہو اور ان کے پاس ایک آدمی آئے جو انہیں قرابت داری کا واسطہ دے کر سوال کرے وہ لوگ اس کو کچھ دینے میں بخل کر جائیں اور وہ ان کے پیچھے ایسا رہے گویا اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کسی نے دیکھا تک نہیں۔

رواہ احمد وابن حبان وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۴۴۰۷۳..... بے شک اللہ تعالیٰ کو تین آدمیوں سے محبت ہے اور تین آدمیوں سے بغض ہے۔ چنانچہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو وہ لڑتے لڑتے قتل کر دیا جائے ایک وہ شخص جس کا کوئی پڑوسی ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو لیکن وہ اس کی اذیت پر صبر کرتا ہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حیات وموت سے اس کی کفایت کر دے، ایک وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ محو سفر ہو حتیٰ کہ آخر رات میں ان پر نیند کا غلبہ ہو جائے چنانچہ وہ لوگ سو جائیں لیکن یہ شخص کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے نماز میں مصروف ہو جائے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور اس کے پاس موجود انعامات میں رغبت کرتے ہوئے۔ جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے وہ یہ ہیں، بخیل جو احسان جتلاتا ہو، متکبر فخر کرنے والا اور قسمیں اٹھانے والا تاجر۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیهقی وسعید بن المنصور عن ابی ذر

۴۴۰۷۴..... اچھائی اور برائی دونوں ایسی عادات ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھڑی کی جائیں گی بھلائی بھلے لوگوں کو بشارت دے گی اور ان سے اچھائی کا وعدہ کرے گی جبکہ برائی، برے لوگوں سے کہے گی: تم اپنی خیر مناؤ، چنانچہ جہاں تک ہو سکے گا انہیں برائی ہی لازم رہے گی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابی موسی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

قیامت کے روز بھلائی اور برائی والے ممتاز ہوں گے

۴۴۰۷۵..... قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اچھائی اور برائی دونوں چیزیں قیامت کے دن لوگوں کے لیے کھڑی کی جائیں گی، اچھائی تو اچھے لوگوں کو خوشخبری سنائے گی اور ان سے بھلائی کا وعدہ کرے گی، جبکہ برائی کہے گی: میں تمہاری ہی طرف ہوں چنانچہ برائی انہیں لازم ہو جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی موسیٰ

۴۴۰۷۶.....کیا میں تمہیں برائی سے بہتر بھلائی کی خبر نہ دوں۔ چنانچہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہو اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہو، جبکہ تم میں سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو اور اس کے شر سے کوئی بے خوف نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۴۴۰۷۷.....کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے متعلق خبر نہ دوں جس کا حکم نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیا تھا، چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے روکتا ہوں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم کہو: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اگر آسمانوں اور زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں اس کلمہ کو رکھ دیا جائے تو کلمے والا پلڑا جھک جائے گا، اے بیٹے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم کہو: سبحان اللہ وبحمدہ چونکہ یہ کلمات مخلوق کی نماز ہے، مخلوق کی تسبیح ہے اور انہی کے ذریعے مخلوق کو رزق عطا کیا جاتا ہے، اے بیٹے میں تمہیں شرک سے منع کرتا ہوں چونکہ جو شخص شرک کا مرتکب ہوتا ہے یا اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اس پر جنت حرام کردی جاتی ہے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ چیز بھی تکبر میں سے ہے کہ ہم میں سے کسی شخص کے پاس سواری ہو وہ اس پر سوار ہوتا ہے وہ جوتے اور کپڑے پہنے ہوئے ہو اور اس کے ساتھی اس کے پاس کھانا لاتے ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تکبر نہیں ہے، لیکن تکبر یہ ہے کہ تم حق کو چھوڑ دو اور مؤمن کو حقیر سمجھو، میں تمہیں چند ایسی عادات بتاؤں گا جس میں یہ ہوں گی وہ متکبر نہیں ہوسکتا۔ (وہ یہ ہیں) بکریاں پالنا، گدھے پر سواری کرنا، اون کے کپڑے پہننا، فقراء مؤمنین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مل کر کھانا کھانا۔

رواہ عبد بن حمید وابن عساکر عن جابر وابویعلیٰ والبیھقی وابن عساکر عن ابن عمرو

۴۴۰۷۸.....حضرت نوح علیہ السلام نے بوقت وفات اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور میری وصیت پر ڈٹ جاؤ، میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھ دے جائیں اور دوسرے پلڑے میں یہ کلمہ رکھ دیا جائے تو کلمے والا پلڑا جھک جائے گا۔ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقے کی مانند ہوجائیں یہ کلمہ انہیں اپنے گھیرے میں لے سکتا ہے میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ کی وصیت کرتا ہوں چونکہ یہ کلمات مخلوق کی نماز ہے اور انہی کے ذریعے مخلوق کو رزق عطا کیا جاتا ہے میں تمہیں کفر اور تکبر سے منع کرتا ہوں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! تکبر کیا ہے چنانچہ کسی آدمی کے پاس جوڑا ہو جسے وہ پہنتا ہو اور خوبصورت گھوڑا ہو جس پر وہ سواری کرتا ہو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ تکبر یہ ہے کہ تم حق سے روگردانی کرجاؤ اور لوگوں کو کمتر سمجھنے لگو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن ابن عمر

۴۴۰۷۹.....(ہمیشہ) بھلی بات کہو اور سبحان اللہ وبحمدہ کہو چنانچہ ایک بار کہنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، دس بار کہنے سے سو نیکیاں ملتی ہیں، سو بار کہنے سے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور جو اس سے زیادہ مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اسے زیادہ نیکیاں عطا فرمائے گا۔ جو شخص استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آگئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں مخالفت کی، جس نے بغیر علم کے کسی جھگڑے میں مدد کی وہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا مستحق ہوگیا حتیٰ کہ وہ اس سے الگ ہوجائے۔ جس نے کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت پر بہتان باندھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی کیچڑ میں قید کریں گے یہاں تک کہ وہ کہی ہوئی بات سے نکل نہ جائے۔ جو شخص مقروض حالت میں مرا اس سے اس کی نیکیاں چھین لی جائیں گی وہاں دینار ودرہم نہیں ہوں گے، (صبح کی) دو رکعتوں کی پابندی کرو چونکہ ان میں عمر بھر کی رغبتیں موجود ہیں۔

رواہ الخطیب عن ابن عمر

سبحان اللہ وبحمدہ پر دس نیکیاں

۴۴۰۸۰.....تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے

دس بار کہا اس کے لیے سونیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے اس سے زیادہ بار کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے زیادہ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے استغفار کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔ جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی کسی حد کے آڑے گئی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جس نے کسی بے گناہ پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے کیچڑ میں کھڑا کریں گے حتیٰ کہ وہ کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ جس نے کسی کو دنیا میں رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر عام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے۔

رواہ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عمر

۴۴۰۸۱.....جس شخص نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے دس بار کہا اس کے لیے سونیکیاں لکھ دیتے ہیں، جس نے سو بار کہا اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں جس نے زیادہ بار کہا اس کے لیے اس سے زیادہ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ جس نے استغفار کیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔ جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے آڑے آگئی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی، جس نے کسی بے گناہ شخص پر تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے طینۂ خبال (دوزخ کی کیچڑ) میں کھڑا کریں گے۔ جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کی نفی کر کے اسے دنیا میں رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۴۰۸۲.....جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی عورتیں حمام میں داخل نہ ہوں۔

رواہ ابویعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم والبیھقی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن زید الحطمی عن ابی ایوب

۴۴۰۸۳.....میری امت کے سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، یہ لوگ جب نیکیاں کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے برائی سرزد ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہیں، جب سفر کرتے ہیں قصر نماز پڑھتے ہیں اور روزہ افطار کرتے ہیں۔ میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو ناز و نعم میں پیدا ہوئے اور اسی میں پلے ان کا مقصد نرم نرم لباس، عمدہ کھانے اور منہ پھاڑ ھاڑ کر باتیں کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عروۃ بن رویم

۴۴۰۸۴.....میں نے نیکی کو دل میں نور پایا ہے، چہرے کی زینت پایا ہے، عمل میں قوت پایا ہے، جبکہ برائی کو دل میں کالا داغ پایا ہے، عمل کی کمزوری پایا ہے اور چہرے کی رسوائی پایا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفۃ ۴۶۔

۴۴۰۸۵.....مقام حجر میں لکھا ہوا پایا گیا ہے: میں اللہ ہوں جو بکہ (مکہ) کا مالک ہوں، خیر و شر کا مالک میں ہی ہوں۔ چنانچہ جس کے ہاتھوں پر میں نے خیر و بھلائی پیدا کی ہے اس کے لیے خوشخبری ہے اور جس کے ہاتھوں پر میں نے برائی پیدا کی ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۰۸۶.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں ہی رب ہوں، خیر و شر کا میں نے ہی فیصلہ کیا ہے، جس کے لیے میں نے برائی کا فیصلہ کر دیا اس کے لیے ہلاکت ہے اور جس کے لیے بھلائی کا فیصلہ کر دوں اس کے لیے بشارت ہے۔ رواہ ابن النجار عن علی

باب الثالث.....حکم اور جوامع الکلم کے بیان میں

۴۴۰۸۷.....مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں اور میرے لیے کلام بہت مختصر کیا گیا ہے۔ رواہ ابویعلی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۹ والمقاصد الحسنۃ ۲۶۶۔

۴۴۰۸۸...... حکمت شریف آدمی کی شرافت کو بڑھاتی ہے اور غلام کو اتنا بلند کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی مجالس میں جا بٹھاتی ہے۔

رواه ابن عدی وابونعیم فی الحلیة عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸۶ والکشف الالٰہی ۳۳۳۔

۴۴۰۸۹...... کلمۂ حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ اسے جہاں بھی ملے وہی اسکا زیادہ حقدار ہے۔ رواه الترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۲ وضعیف الترمذی ۵۰۶۔

۴۴۰۹۰...... کلمۂ حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ اسے جہاں بھی ملتا ہے لے لیتا ہے۔ رواه ابن حبان فی الضعفاء عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱۔

۴۴۰۹۱...... ظرافت کی آفت غلو ہے، شجاعت کی آفت بغاوت ہے، سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے، خوبصورتی کی آفت تکبر ہے، عبادت کی آفت عبادت میں توقف کرنا ہے، بات کی آفت جھوٹ ہے، علم کی آفت نسیان ہے، بردباری کی آفت بے وقوفی ہے، حسب ونسب کی آفت فخر ہے اور جودوسخا کی آفت اسراف ہے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان وضعفهٗ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۴۴۰ وضعیف الجامع ۹۔

۴۴۰۹۲...... چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں، آنکھ دیکھنے سے، زمین بارش سے، مؤنث آلۂ تناسل سے اور عالم علم سے۔

رواه ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة والخطیب وابن عدی عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۱۴۴۱ واسنی المطالب ۱۶۳۔

۴۴۰۹۳...... آدمی پر سب سے زیادہ تنگ خواس کے اہل وعیال اور پڑوسی ہوتے ہیں۔ رواه ابونعیم فی الحلیة عن ابی الدرداء وابن عدی عن جابر

کلام: ...... حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۹ والتنزیہ ۲۶۴/۱۔

۴۴۰۹۴...... لوگوں میں انبیاء پر سب سے زیادہ تنگ خواور ان پر سختی کرنے والے ان کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔

رواه ابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۵ والکشف الالٰہی ۱۴۱۔

۴۴۰۹۵...... بلاشبہ ابن آدم ممنوعات کا زیادہ حریص ہوتا ہے۔ رواه الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۲ والاتقان ۳۹۱۔

۴۴۰۹۶...... بلاشبہ ابن آدم کو جب گرمی لگتی ہے تو اس پر ناراض ہو جاتا ہے اور جب اسے سردی لگتی ہے تو اس پر ناراض ہو جاتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی عن خولة

۴۴۰۹۷...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ دنیاوی معاملات میں سے اگر کسی چیز کو اوپر اٹھایا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتے ہیں۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری وابن ماجه وابوداؤد والنسائی عن انس

۴۴۰۹۸...... لوگوں کی مثال ایسے سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں تم سواری کے قابل کسی کو نہیں پا سکتے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

محبت وعداوت میں اعتدال

۴۴۰۹۹...... ایک اندازے کے مطابق اپنے دوست سے محبت کرو کیا بعید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی رکھو کیا بعید کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواه الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة والطبرانی عن ابن عمر وابوداؤد عن ابن عمرو والدار قطنی وابن عدی

والبیھقی فی شعب الایمان عن علی والبخاری فی الافراد والبیھقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے أسنی المطالب ۶۰ والاتقان ۶۲۔

۴۴۱۰۰......حسن تدبیر نصف زندگی ہے، محبت نصف عقل ہے، غم نصف بڑھاپا ہے اور قلت عیال ایک طرح کی تونگری ہے۔

رواہ القضاعی عن علی والدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۶ والضعیفۃ ۱۵۶۰۔

۴۴۱۰۱......حق کی خاطر رسوائی اٹھانا عزت کے زیادہ قریب ہے بنسبت اس کے کہ باطل کے لیے عزتمند بن بیٹھے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفاً

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۷ والمعتبر ۴۹۔

۴۴۱۰۲......دلوں کو اس انداز پر بنادیا گیا ہے کہ جوان کے ساتھ اچھائی کرتا ہے دل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جوان سے برائی کرتا ہے اس سے بغض کرنے لگتے ہیں۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود وصحح والبیھقی فی شعب الایمان وقفہ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والنخبہ ۹۵۰۔

۴۴۱۰۳......پڑوسی کو گھر بنانے سے پہلے دیکھا جاتا ہے، دوست کو سفر سے پہلے دیکھا جاتا ہے اور توشہ کوچ کرنے سے پہلے تیار کیا جاتا ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن علی

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۹۶ والتذکرۃ ۱۲۰۔

۴۴۱۰۴......کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء والخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی برزۃ وابن عساکر عن عبداللہ بن انیس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۲۳ وضعیف ابی داؤد ۱۰۹۷۔

۴۴۱۰۵......بلاشبہ لابدی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۴۱۰۶......حق کی اصل جنت میں اور باطل کی اصل دوزخ میں ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ وابوداؤد عن عمر

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸۴۔

۴۴۱۰۷......اچھی خبر نیکوکار شخص لاتا ہے جبکہ بری خبر برا شخص لاتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن انس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۶۔

۴۴۱۰۸......نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور برا آدمی بری خبر لاتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن انس

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۹۲ وضعیف الجامع ۳۱۵۲۔

۴۴۱۰۹......بجز شر کے ہر چیز میں کمی ہوتی ہے جبکہ شر میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ رواہ احمد والطبرانی عن ابی الدرداء

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے أسنی المطالب ۱۰۹۱ وضعیف الجامع ۴۲۳۸۔

۴۴۱۱۰......سنائی ہوئی خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس والخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام :......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والجامع المصنف ۲۲۱۔

۴۴۱۱۱......سنی ہوئی خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بچھڑے کے متعلق ان کی قوم کی خبر دی لیکن موسیٰ علیہ السلام نے الواح (تختیاں) ہاتھ سے نیچے نہیں چھوڑیں لیکن جب قوم کی حالت آنکھوں سے دیکھ لیا تو الواح ہاتھوں سے نیچے رکھ دیں اور ٹوٹ گئیں۔

رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابن عباس

۴۴۱۱۲۔۔۔۔۔ہر خوشی کے ساتھ غمی بھی ہوتی ہے۔رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۸۵۶۔

۴۴۱۱۳۔۔۔۔۔دوحریص کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔رواہ ابن عدی عن انس والبزار عن ابن عباس

۴۴۱۱۴۔۔۔۔۔لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں، سالم، غانم اور ہالک۔رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر وابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸۱ والضعیفۃ ۲۱۲۸۔

۴۴۱۱۵۔۔۔۔۔غم صرف دین کا ہواور درد صرف آنکھ کا ہو۔رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۳۴۲ والاسرار المرفوعۃ ۵۹۷۔

۴۴۱۱۶۔۔۔۔۔بلاشبہ محبت اور عداوت وراثت میں ملتی ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن غفیر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۷۔

۴۴۱۱۷۔۔۔۔۔بلاشبہ محبت اور عداوت وراثت میں ایک دوسرے تک منتقل ہوتی رہتی ہیں۔رواہ الطبرانی والحاکم عن غفیر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۵۴ والمتناقلۃ ۱۰۱۔

۴۴۱۱۸۔۔۔۔۔محبت اور عداوت وراثت میں ملتی ہیں۔رواہ ابوبکر فی الغیلانیات عن ابی بکر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۵۷ وضعیف الجامع ۶۱۵۳۔

۴۴۱۱۹۔۔۔۔۔محبت ایسی چیز ہے جو اہل اسلام کو وراثت میں ملتی ہے۔رواہ الطبرانی عن رافع بن خدیج

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۵۲۔

۴۴۱۲۰۔۔۔۔۔تم اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے ہوئے تنکے کو دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھوں میں پڑے ہوئے شہتیر کو بھول جاتے ہو۔
رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

حکم، جوامع الکلم اور امثال۔۔۔۔۔حصہ اکمال

۴۴۱۲۱۔۔۔۔۔ظرافت طبعی کی آفت ڈینگیں مارنا ہے، شجاعت کی آفت سرکشی ہے احسان مندی کی آفت احسان جتلانا ہے۔حسن وجمال کی آفت تکبر ہے، عبادت کی آفت توقف کردینا ہے، بات کی آفت جھوٹ ہے، علم کی آفت نسیان ہے، بردباری کی آفت بے وقوفی ہے، خاندانی شرافت کی آفت فخر ہے، جودوسخا کی آفت اسراف ہے اور دین کی آفت بدعت ہے۔

رواہ ابن لال فی مکارم الأخلاق والقضاعی فی مسند الشھاب. رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہٗ والدیلمی عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۴۳۰ وضعیف الجامع ۹۔

۴۴۱۲۲۔۔۔۔۔حق کے لیے رسوائی اٹھانا عزت کے زیادہ قریب ہے بنسبت باطل کے لیے عزت داری سے اور جس نے باطل سے عزت حاصل کی اللہ تعالیٰ اسے بغیر ظلم کے ذلت ورسوائی کا بدلہ دیں گے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۴۱۲۳۔۔۔۔۔قریب ہے کہ حکیم (دانا آدمی) نبی ہو جائے۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۴۷ والکشف الالٰہی ۶۸۳۔

۴۴۱۲۴۔۔۔۔۔جو شخص کسی چیز کا خوف رکھتا ہے وہ اس سے بچتا رہتا ہے اور جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے اس کی کوشش جاری رکھتا ہے اور جسے اپنے بعد اچھائی کا یقین ہوتا ہے وہ عطیہ کرتا ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

تین سخت حسرتیں

۴۴۱۲۵..... ابن آدم کی تین حسرتیں بہت سخت ہیں۔ایک وہ آدمی کہ جس کے پاس حسین وجمیل عورت ہو جو اسے بہت محبوب ہو وہ بچہ جنم دے اور مرجائے اب اسے کوئی ایسی عورت دستیاب نہیں جو بچے کو دودھ پلاتی ،ایک وہ آدمی جو جہاد میں گھوڑے پر سوار ہوا اس نے مال غنیمت دیکھا جس کی طرف اس کے ساتھی لپک پڑے حتیٰ کہ جب مال غنیمت کے قریب ہوا اس کا گھوڑا گر پڑا اور وہ شخص مرگیا ،اس کے ساتھی مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور آپس میں تقسیم کرلیا اور ایک وہ آدمی جس کی کھیتی ہو اور اس کے پاس پانی کھینچنے کے لیے ایک اونٹ بھی ہو ،جب اس کی کھیتی پروان چڑھ جائے اور کاٹنے کے قریب ہو اسی دوران اس کا اونٹ مرجائے اب اس کے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ اور اونٹ خرید سکے حتیٰ کہ اس کی کھیتی بھی تباہ ہوجائے۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن سمرۃ

۴۴۱۲۶..... سنی ہوئی بات (خبر) دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔

رواہ العسکری فی الامثال، والخطیب عن ابن عباس، الخطیب عن ابی ہریرۃ والطبرانی فی الاوسط والخطیب والدیلمی عن أنس

دیلمی نے اضافہ کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: کہ دنیا آخرت کی طرح نہیں ہے۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والجامع المصنف ۲۲۱۔

۴۴۱۲۷..... دنیا میں تین (۳) آدمیوں کو حسرت رہتی ہے،ایک وہ آدمی جس کی کھیتی ہو اور اس کے پاس پانی لانے کے لیے ایک اونٹنی ہو جس پر وہ پانی لاکر اپنی زمین کو سیراب کرتا ہو چنانچہ جب زمین کی پیاس بڑھ جائے اور کھیتی نے پھل لایا ہو اسی اثنا میں اس کی اونٹنی مرجائے پس وہ اس پر حسرت ہی کرتا رہ جائے اور اسے یقین بھی ہو کہ اس جیسی اونٹنی نہیں پاسکتا۔اسے کھیتی کے پھل پر بھی افسوس ہو کہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں کرپائے گا۔ایک وہ آدمی کہ جس کے پاس عمدہ قسم کا گھوڑا ہو، کفار کی ایک جماعت کے ساتھ اس کی ملاقات ہو جب وہ ایک دوسرے کے قریب ہوجائیں تو دشمن کو شکست ہو اور وہ آدمی اپنے گھوڑے پر آگے بڑھے، جب وہ لاحق ہونے کے قریب ہو تو اس کا گھوڑا گر پڑے اور وہ کھڑا اس کے پاس حسرت ہی کرتا رہ جائے کہ وہ اس جیسا گھوڑا نہیں پاسکتا،یوں اس طرح وہ مال غنیمت کے فوت ہوجانے پر بھی حسرت کرتا رہ جائے اور ایک وہ آدمی جس کے پاس ایک عورت ہو وہ اس کی شکل وصورت اور دینداری سے راضی ہو اس سے ایک لڑکا پیدا ہو اور وہ عورت زچگی کے دوران مرجائے چنانچہ وہ شخص اپنی بیوی پر حسرت ہی کرتا رہ جائے کہ وہ اس جیسی بیوی پھر نہیں پاسکتا۔وہ بیٹے پر بھی حسرت کرتا رہ جائے اور بچے کے ہلاک ہوجانے کا اسے خوف ہو، یہ بہت بڑی حسرتیں ہیں۔رواہ الطبرانی عن سمرۃ

۴۴۱۲۸..... بھلائی ایک عادت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود موقوفاً

۴۴۱۲۹..... تین چیزیں فتنہ میں مبتلا کرنے والی ہیں۔عمدہ شعر،خوبصورت چہرہ اور خوبصورت آواز۔رواہ الدیلمی عن أبان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۰۳۲۔

۴۴۱۳۰..... دیکھنے والا خبر سننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔رواہ ابن خزیمۃ والحسن بن سفیان والخطیب عن أنس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المقاصد الحسنۃ ۹۱۵۔

۴۴۱۳۱..... کسی معاملہ میں دو بکریاں نہیں جھگڑتیں۔

رواہ ابن سعد عن عبداللہ بن حارث بن الفضیل الخطمی عن ابیہ مرسلاً وابن عدی عن ابن عباس وابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۱۴۷۔

۴۴۱۳۲..... غم نہیں ہوتا مگر قرض کا اور درد نہیں ہوتا مگر آنکھ کا۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال منکر عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۴۹ وکشف الخفاء ۳۰۹۴۔

۴۴۱۳۳۔۔۔۔ قرض کے غم کی طرح کوئی غم نہیں ہے اور آنکھ کے درد کی طرح کوئی درد نہیں ہے۔رواہ الشیرازی فی الألقاب عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲/۱۴۹۔

۴۴۱۳۴۔۔۔۔ غم نصف بڑھاپا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمرو

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۸۸۶ و مختصر المقاصد ۱۱۵۹۔

۴۴۱۳۵۔۔۔۔ جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں، عقلمندی سے بڑی مالداری کوئی نہیں فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں۔

رواہ ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار عن الحارث عن علی

عقلمندی اور جہالت

۴۴۱۳۶۔۔۔۔ عقلمندی سے بڑھ کر کوئی مالداری نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں، تکبر سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں، مشاورت سے بڑھ کر کوئی مظاہرہ نہیں، حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی خاندانی شرافت نہیں، گناہوں سے بچنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں، فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں، خوبصورتی کی آفت زناکاری ہے اور بہادری کی آفت فخر ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ عن علی

۴۴۱۳۷۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، گناہوں سے بچنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں، عمدہ اخلاق کی طرح کوئی خاندانی شرافت نہیں ہے۔رواہ ابوالحسن القدوری فی جزئہ وابن عساکر وابن النجار عن انس وفیہ صخر الحاجبی

۴۴۱۳۸۔۔۔۔ اے ابوسفیان تم ایسے ہی ہو جیسا کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ نیل گائے کے پیٹ میں ہر طرح کا شکار موجود ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن بصیر بن عاصم اللیثی عن أبیہ

۴۴۱۳۹۔۔۔۔ اے خولہ! گرمی پر صبر مت کرو اور صرف سردی ہی پر صبر مت کرو۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن خولۃ بنت قیس)

۴۴۱۴۰۔۔۔۔ اے خولہ صرف گرمی اور سردی پر صبر مت کرو، اے خولہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا فرمائی ہے وہ جنت میں ایک نہر ہے اور تیری قوم میں سے جو لوگ اس نہر پر وارد ہوں گے مخلوق میں ان سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ اے خولہ! اللہ اور اللہ کے رسول کے مال میں بہت سے لوگ گھسنے والے ہیں قیامت کے دن آگ ان کی سب سے زیادہ خواہشمند ہوگی۔رواہ الطبرانی عن خولۃ بنت قیس

۴۴۱۴۱۔۔۔۔ تم اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتے ہو۔رواہ ابن المبارک عن ابی ھریرۃ

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۵۰۔

۴۴۱۴۲۔۔۔۔ جس کا غم بڑھ جاتا ہے اس کا بدن بیمار پڑ جاتا ہے، جس کے اخلاق برے ہو جائیں اس کے نفس کو عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ جو مردوں سے جھگڑتا ہے اس کی مروّت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی کرامت جاتی رہتی ہے۔رواہ ابوالحسن ابن معروف فی فضائل بنی ھاشم وابن عملیق فی جزئہ والخطیب فی المتفق والمفترق عن علی وفیہ بشر بن عاصم عن حفص بن عمر قال الخطیب : کلاھما مجھولان

کلام: ۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۹۱۸، ۲۰۱۰ و کشف الخفاء ۲۵۸۹۔

۴۴۱۴۳۔۔۔۔ قرابتدار وہ ہے جسے محبت قریب کر دے گو کہ اس کا نسب بعید ہو۔ دوری والا وہ ہے جسے بغض و عداوت دور کر دے گو کہ اس کا نسب قریب کا کیوں نہ ہو، ہاتھ جہنم کے زیادہ قریب ہے، بلاشبہ ہاتھ جب دھوکا کرتا ہے کاٹ دیا جاتا ہے اور جب کاٹ دیا جاتا ہے تو پھر داغا جاتا ہے۔

رواہ ابو نعیم والدیلمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ معضلا وابن النجار عنہ عن علی بن الحسین عن الحسین عن علی بن ابی طالب موصولا

۴۴۱۴۴۔۔۔۔ موت غنیمت ہے، معصیت مصیبت ہے محتاجی راحت ہے، مالداری عقوبت ہے، عقلمندی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ ہے، جہالت گمراہی ہے، ظلم ندامت ہے، طاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اللہ کے خوف سے رونا دوزخ سے نجات ہے ہنسی بدن کی ہلاکت ہے، گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ والدیلمی عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۱۹۔

۴۴۱۴۵......اگر میں ان لوگوں کے پاس کہلا بھیجوں کہ وہ حجون پہاڑ پر نہ آئیں ان میں سے بعض ضرور اس پر آجائیں گے گو کہ انہیں کوئی حاجت نہ ہو۔

رواہ الطبرانی عن عبدۃ السوائی

۴۴۱۴۶......اگر میں لوگوں کو منع کروں کہ وہ حجون پہاڑ پر نہ آئیں وہ ضرور اس پر آئیں گے گو کہ انہیں کوئی کام نہ ہو۔

رواہ ابونعیم عن عبدۃ بن حزن

کتاب المواعظ والرقائق والخطبات والحکم......از قسم افعال

فصل......مواعظ اور خطبات کے بیان میں

نبی کریم ﷺ کے خطبات اور مواعظ

۴۴۱۴۷......بے شک تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میں اسی کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے بہتر بات ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو مزین کردے اور اسے کفر کے بعد اسلام میں داخل کرے اور اس کی بات کو لوگوں کی بات پر ترجیح دے، بلاشبہ کتاب اللہ سب سے بہترین اور بلیغ بات ہے، جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہو اسے تم بھی محبوب رکھو، اپنے پورے دلوں سے اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھو، اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے ذکر سے اکتاؤ نہیں، اپنے دلوں کو پتھر مت بناؤ، سو اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین عمل اور بہترین بات قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو حرام وحلال سے آگاہ کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور اس سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم جو کچھ اپنے مونہوں سے بات کہتے ہو اس کی بھلی بات کو اللہ کے ہاں سچ سمجھو، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپس میں محبت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اس پر غصہ آتا ہے کہ اس کا وعدہ توڑا جائے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رواہ ھناد عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن ابن عوف مرسلاً

۴۴۱۴۸......تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اس نے جو چاہا کر دیا اور جو چاہے گا کرے گا اور بے شک بیان میں جادو ہوتا ہے۔

رواہ احمد والطبرانی عن معن بن یزید

۴۴۱۴۹......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے خطاب کیا حتیٰ کہ پردہ نشین عورتوں نے بھی اس کی سماعت کی چنانچہ آپ ﷺ نے باآواز بلند فرمایا: اے زبان سے ایمان لانے والوں کی جماعت! جن کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا، مسلمانوں کی غیبت مت کرو، ان کی پوشیدہ باتوں کے درپے مت ہو، بلاشبہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدہ بات کی کھوج میں لگے گا اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ بات کی کھوج کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی پوشیدہ بات کے درپے ہو جاتا ہے اللہ اسے گھر کے بیچ میں رسوا کر دیتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۱۵۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ موت ہمارے غیر پر لکھی گئی ہے، گویا کہ حق ہمارے غیر پر واجب ہوا ہے، گویا کہ اموات سے باخبر نے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لوٹنا، تم انہیں قبروں میں چھوڑ چکے ہو، ان کی میراث کھائے جا رہے ہو، گویا کہ ہم نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے، ہم ہر طرح کے وعظ کو بھلا چکے ہیں، ہر قسم کے حادثہ سے بے خوف ہیں، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اس کا عیب لوگوں کے عیوب سے مشغول کر دے،

بشارت ہے اس کے لیے جس کا کسب پاکیزہ ہو، اور اس کا اندرونی حال اچھا، اس کا ظاہر عمدہ ہو، اس کی چال چلن سیدھی ہو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرنے والے کے لیے بشارت ہے اور اس میں کمی نہیں ہوگی اور وہ اپنا مال بہت خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں خرچ نہیں کرتا، اور وہ اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مل بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ متواضعین اور مسکینوں پر رحم فرمائے، بشارت ہے اس شخص کے لیے جو اپنا فالتو مال خرچ کردے اور فضول بات کرنے سے رک جائے، سنت پر عمل کرے اور بدعت کی طرف مائل نہ ہو، اس کے بعد آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

اچھا عمل کرو بری بات سے بچو

۴۴۱۵۱..... مسند حرملہ بن عبداللہ عنبری'' حیان بن عاصم کے دادا حرملہ ابوامامہ تھے انہیں ان کی دو دادیوں صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ نے حدیث سنائی کہ حرملہ بن عبداللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حرملہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اپنے علم میں کچھ اضافہ کرلوں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوگیا پھر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں جو میں بجا لاؤں؟ ارشاد فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور بری بات سے بچو، پھر میں چل پڑا اور اپنی اونٹنی کے پاس آگیا، پھر میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا لگ بھگ پہلی جگہ یا اس کے قریب کھڑا ہوگیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور برائی سے بچتے رہو، میں چل پڑا حتیٰ کہ اپنی اونٹنی کے پاس آگیا، میں پھر آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا اور لگ بھگ پہلی جگہ یا اس کے قریب کھڑا ہوگیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اے حرملہ! اچھا عمل کرو اور برائی سے بچتے رہو اور دیکھو کہ جب تمہارے کان ایسی بات سنیں جسے لوگ بھلائی کہتے ہیں جب تم ان کے پاس سے اٹھو تو اس بات کو بجالاؤ اور دیکھو جس بات کو لوگ تمہارے لیے بری کہتے ہوں اور جب تم ان کے پاس سے اٹھو تو اس سے بچ جاؤ۔ حرملہ کہتے ہیں جب میں ان کے پاس سے اٹھا میں نے دیکھا کہ یہ دو حکم ہیں جنہیں ترک نہیں کیا جارہا یعنی بھلائی کا بجالانا اور برائی سے اجتناب کرنا۔ رواہ ابن النجار

۴۴۱۵۲..... ''ایضاً'' ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں قبیلے کے چند لوگوں کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد میں اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف دیکھنے لگا میں اسے تاریکی کی وجہ سے پہچان نہیں سکتا تھا، جب میں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جب کسی مجلس میں ہو اور لوگوں کو کسی پسندیدہ بات کے متعلق کہتے ہوئے سنو تو اسے بجالاؤ اور اگر انہیں کسی بات کے متعلق ناپسند کہتے ہوئے سنو تو اس سے گریز کرو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۴۴۱۵۳..... ''مسند ابی دویحہ خالد بن رباح'' رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی خالد بن رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) سالم، (۲) غانم، (۳) اور شاجب، چنانچہ سالم وہ ہے جو خاموش رہتا ہو، غانم وہ ہے جو نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے روکتا ہو اور شاجب وہ ہے جو بیہودہ گو ہو اور ظلم کی مدد کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۱۵۴..... شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ شمس الدین بن قماح کے مجموعہ میں انہی کا لکھا ہوا پایا ہے کہ ابوالعباس مستغفری کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے طلب علم کے ارادہ سے مصر کا قصد کیا تاکہ وہاں امام ابوحامد مصری سے علمی استفادہ کروں اور ان سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث سنوں، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک سال روزے رکھنے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد میں ان کے پاس واپس لوٹا چنانچہ آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تک اپنے مختلف مشائخ کی سند سے حدیث سنائی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں آپ سے دنیا اور آخرت کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ فرمایا: جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، وہ آدمی بولا: میں لوگوں سے سب سے زیادہ صاحب علم بننا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہو جاؤ گے، اس نے عرض کیا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار بننا چاہتا ہوں، فرمایا: قناعت اختیار کرو لوگوں سے

سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے۔عرض کیا، میں لوگوں میں سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں، حکم ہوا، لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو لہٰذا تم لوگوں کو نفع پہنچانے والے بن جاؤ، عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والا بن جاؤں، حکم ہوا کہ لوگوں کے لیے بھی وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، عرض کیا میں اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص بندہ بننا چاہتا ہوں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بن جاؤ گے۔عرض کیا میں محسنین میں سے ہونا چاہتا ہوں، حکم ہوا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو گو کہ تم اسے نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے، حکم ہوا: اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرو ایمان مکمل ہو جائے گا۔عرض کیا، میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں سے ہونا چاہتا ہوں، حکم ہوا اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرد اس کے فرمانبردار بن جاؤ گے، عرض کیا: میں گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں۔حکم ہوا پاک ہونے کے لیے جنابت سے غسل کیا کرو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے کہ تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا، عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن نور میں میرا حشر کیا جائے، حکم ہوا، ظلم مت کرو قیامت کے دن نور میں جمع کیے جاؤ گے، عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر رحم کرے، حکم ہوا، تم اپنے اوپر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرے گا۔عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں زیادہ عزت واکرام والا ہوں، حکم ہوا، مخلوق سے اللہ تعالیٰ کی شکایت مت کرو لوگوں میں عزت والے ہو جاؤ گے۔عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت پیدا ہو، فرمایا کہ طہارت پر ہمیشگی کرو تمہارے رزق میں وسعت کر دی جائے گی۔عرض کیا، میں اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں، حکم ہوا جس چیز کو اللہ اور اللہ کا رسول محبوب رکھتا ہو اسے تم بھی محبوب رکھو اور جسے اللہ اور اللہ کا رسول مبغوض سمجھتے ہوں اسے تم بھی مبغوض سمجھو۔عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے غصہ سے محفوظ ہو جاؤں، فرمایا: کسی پر غصہ مت کرو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ ہو جاؤ گے، عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول کی جائے، فرمایا: حرام سے بچو تمہاری دعا قبول کی جائے گی، عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سر عام رسوا نہ کرے، فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سر عام رسوا نہیں کرے گا عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے عیوب پر پردہ کرے، حکم ہوا: تم اپنے بھائیوں کے عیوب پر پردہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عیوب پر پردہ کرے گا۔عرض کیا کونسی چیز خطاؤں کو مٹا دیتی ہے، حکم ہوا آنسو، خضوع اور امراض، عرض کیا: کونسی نیکی اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ہے فرمایا: حسن اخلاق، تواضع، آزمائش کے وقت صبر اور رضا بالقضاء، عرض کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی برائی کونسی ہے۔حکم ہوا بدخلقی اور بخل، عرض کیا: کونسی چیز اللہ تعالیٰ کے غصہ کو مٹاتی ہے فرمایا: صدقہ پوشیدہ کرو اور صلہ رحمی کرو، عرض کیا، کونسی چیز دوزخ کی آگ کو بجھاتی ہے۔حکم ہوا روزہ دوزخ کی آگ کو بجھاتا ہے۔

ایسی بات سننے سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے

۴۴۱۵۵..... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت کریں اور مختصر کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو رخصت کیے ہوئے شخص کی سی نماز پڑھو (جو کہ اس کی آخری نماز ہوتی ہے) ایسی بات سے بچو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس موجود اشیاء سے مایوس ہو جاؤ۔ رواہ الحاکم

۴۴۱۵۶..... سعد انصاری، اسماعیل بن محمد انصاری کے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے مختصر نصیحت کریں۔آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے پاس موجود اشیاء سے مایوسی اپنے اوپر لازم کرلو، طمع سے بچتے رہو، چونکہ طمع ہر وقت موجود رہنے والا فقر وفاقہ ہے۔رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو، ایسی بات مت کرو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے۔ رواہ الدیلمی

۴۴۱۵۷..... ''مسند ابی ذر'' اے ابوذر! کیا میں تمہیں وصیتیں نہ کروں، اگر تم ان کی حفاظت کرو گے اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔قبروں کی زیارت کرو چونکہ وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی۔قبروں کی دن کو زیارت کرو رات کو نہیں۔مردوں کو غسل دو چونکہ بدن کے معالجہ کے لیے اس میں ایک نصیحت ہے، جنازے کے ساتھ چلا کرو چونکہ یہ دلوں میں حرکت پیدا کرتا ہے اور انہیں غمزدہ بھی کرتا ہے اور جان لو کہ اہل حزن اللہ تعالیٰ کے امن میں

ہوتے ہیں۔ مبتلائے آزمائش، مساکین اور اپنے خادم کے پاس بیٹھا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن بلندی عطا فرمائے، کھردرے اور موٹے کپڑے پہنا کرو اللہ کے حضور تواضع کے لیے تا کہ تم میں فخر وتکبر جنم نہ لے سکے، پاکدامنی اور تکرم کی خاطر کبھی کبھار اللہ تعالیٰ کے غنا میں مزین بھی ہو، ان شاء اللہ یہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں ہوگا کیا بعید اس سے تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ اے ابوذر! شرم گاہ حلال نہیں ہوتی مگر دوصورتوں میں، نکاح جو ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے یا آدمی کسی لونڈی کا مالک ہو جائے، اس کے علاوہ ہر صورت زنا ہوگا، اے ابوذر! تین صورتوں کے علاوہ قتل کرنا جائز نہیں ہے، جان کے بدلہ میں جان، شادی شدہ زانی، اسلام سے برگشتہ ہو جانے والا اگر توبہ کر کے اسلام پر آجائے تو صحیح ورنہ قتل کیا جائے۔ ہر وہ مال جو تمہیں چار ذرائع سے ہٹ کر کسی اور طرح سے حاصل ہو وہ حرام ہے۔ وہ مال جو تمہیں بزور تلوار ملا یا باہمی رضا مندی کی تجارت سے حاصل ہو یا تمہیں کوئی مسلمان بھائی دلی رضامندی سے تمہیں دے دے یا کتاب تمہیں وراثت میں دے دے۔

رواہ ابن عساکر

طویل قیام والی نماز سب سے افضل ہے

۴۴۱۵۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر بلاشبہ مسجد کے آداب ہیں ایک ادب دو رکعتیں پڑھنا بھی ہے لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں کھڑا ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں پھر عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے نماز کیا ہے۔ ارشاد فرمایا: نماز بہترین موضوع ہے جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا، کامل مؤمن کون ہے؟ فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ میں نے عرض کیا کون مسلمان سب سے زیادہ محفوظ ہے؟ فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں، عرض کیا: کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو گناہوں سے ہجرت کرے، عرض کیا: کونسی رات افضل ہے؟ فرمایا: نصف رات کا بقیہ حصہ عرض کیا: کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو میں نے عرض کیا: روزہ کیا ہے؟ فرمایا: فرض جس کا اللہ کے ہاں کئی گنا ثواب ہے۔ میں نے عرض کیا: کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور اس کے (مالک کا) خون بہا دیا جائے، عرض کیا: کونسی گردن افضل ہے؟ فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور مالکوں کے نزدیک عمدہ ہو، عرض کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کی بھوک کو دور کرنا، میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر افضل ترین آیت کونسی نازل کی ہے؟ فرمایا: آیت الکرسی پھر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! سات آسمانوں کی مثال کرسی کے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ ایک حلقہ جو کھلے میدان میں پڑا ہو، عرش کو کرسی پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی کھلے میدان کو حلقے پر، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کتنے انبیاء ہوئے ہیں! فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار، میں نے عرض کیا: ان میں رسول کتنے ہوئے ہیں؟ فرمایا: تین سو تیر ایک بڑی جماعت۔ میں نے عرض کیا: ان میں سے پہلا کون ہے؟ فرمایا: آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا، کیا یہ بھی نبی مرسل تھے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا پھر ان میں اپنی روح پھونکی اور پھر ان سے کلام کیا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! چار انبیاء سریانی ہیں۔ آدم، شیث، خنوخ (وہ ادریس علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا) اور نوح علیہ السلام۔ چار انبیاء عرب میں سے ہوئے ہیں ھود، صالح، شعیب اور تمہارے نبی ﷺ۔ اے ابوذر! پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی محمد ہیں۔ بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جبکہ ان کے درمیان ایک ہزار انبیاء ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل کیے، خنوخ علیہ السلام پر تین صحیفے نازل کیے، ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل کیے، موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل کیے، اور اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور فرقان نازل کیں، میں نے عرض کیا: ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا: وہ سب کی سب امثال تھیں (مثلاً) اے بادشاہ مسلط کیا ہوا، مغرور اور آزمائشوں میں مبتلا! میں نے تجھے دنیا جمع

کرنے کے لیے نہیں بھیجا، میں نے تجھے تو اس لیے بھیجا تھا تا کہ تو مجھ پر مظلوم کی دعا کو رد کرے بلا شبہ میں اس کی دعا کو رد نہیں کروں گا، گو کہ کافر کی کیوں نہ ہو۔ ان صحیفوں میں اُمثال تھیں۔ عقلمند پر واجب ہے کہ اس کی تین گھڑیاں ہوں، پہلی گھڑی میں وہ اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتا ہو، دوسری گھڑی میں وہ اپنے کھانے پینے کی حاجت پوری کرتا ہو۔ ایک گھڑی میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو، ایک ساعت میں وہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے متعلق سوچتا ہو، عقلمند کو چاہیے کہ وہ تین چیزوں کے لیے سفر کرے توشۂ آخرت کے لیے، تلاش معاش کے لیے یا حلال چیز کی لذت کے لیے۔ عقلمند پر واجب ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہو، اپنی شان پر توجہ دیتا ہو، اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہو، جو شخص اپنے عمل سے کلام کا حساب کرتا ہے اس کا کلام قلیل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ان میں عبرت کی باتیں تھیں۔ (مثلاً) مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر وہ خوش بھی رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو دوزخ کی آگ کا یقین رکھتا ہے اور پھر ہنستا بھی ہے، مجھے اس پر تعجب ہے جو تقدیر کا یقین رکھتا ہے اور پھر ناصبی بن جاتا ہے، مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا کو دیکھ لیتا ہے اور اسے اپنے اہل خانہ کی طرف پھیر دیتا ہے اور پھر مطمئن بھی ہو جاتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو کل حساب کا یقین رکھتا ہے اور پھر عمل نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں سے کچھ آپ پر بھی نازل ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے ابو ذر پڑھو ''قد أفلح من تزكى ...... صحف ابراهيم و موسى ''میں نے عرض کیا: مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ چونکہ یہ تمہارے لیے زمین پر نور ہوں گے اور آسمانوں میں تمہارا تذکرہ۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: کثرت ہنسی سے بچتے رہو چونکہ ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: خاموشی کو اپنے اوپر لازم کر لو ہاں البتہ بھلائی کی بات کرنی ہو، چونکہ خاموشی شیطان کو تم سے دور بھگائے گی اور دین کے معاملہ میں تمہاری مدد کرے گی۔ میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجئے: فرمایا: جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لو چونکہ جہاد میری امت کی رہبانیت ہے۔ میں نے اور اضافہ کی درخواست کی، ارشاد فرمایا: مسکینوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھا کرو۔ میں نے اور زیادتی چاہی۔ فرمایا: اپنے ماتحت کو دیکھو اپنے سے اوپر والے کو مت دیکھو۔ یوں اس طرح تم نعمت خدائے تعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب نہیں ہو گے۔ میں نے اور زیادتی چاہی، فرمایا: اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے مت ڈرو، میں نے مزید اضافہ چاہا: فرمایا: حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی کیوں نہ ہو۔ اے ابوذر حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں، گناہوں سے رک جانے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں ہے، حسن اخلاق کی طرح کوئی خاندانی شرافت نہیں۔

رواه الحسن بن سفيان وابن حبان وابونعيم في الحلية وابن عساكر

۴۴۱۵۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سہارا لیے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور فرما رہے تھے، تم میں سے کس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تپش سے بچا لے۔ پھر فرمایا: خبردار دوزخ کا عمل ...... یا فرمایا ...... دنیا کا عمل سہل ہے لیکن بے فائدہ زمین میں (تین بار فرمایا) خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا جائے، جو شخص فتنوں میں مبتلا ہوا پھر اس نے صبر کیا اس کے لیے بھلائی ہے۔ **رواه البيهقي في شعب الايمان**

مسجد خیف منیٰ میں خطاب

۴۴۱۶۰...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں ہمیں خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پراگندہ امور کو مجتمع فرمائے گا، اس کی مالداری اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا، دنیا بھرپور رغبت کے ساتھ اس کی طرف آئے گی۔ جو شخص دنیا کو اپنا مقصد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے شیرازے کو منتشر کر دیتا ہے، اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی رکھ دیتا ہے جبکہ اسے دنیا سے وہی مل پاتا ہے جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہو۔

رواه الطبراني وابوبكر الخفاف في معجمه وابن النجار

۴۴۱۶۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو، روزے رکھتے رہو، حج کرتے رہو، عمرہ کرتے رہو، سماعت واطاعت کرتے رہو، ظاہر کا اعتبار کرو اور مخفی باتوں سے بچتے رہو۔ رواہ ابن جریر والحاکم

۴۴۱۶۲...... ام ولید بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں حیاء نہیں آتی، تم مال جمع کرتے ہو جسے کھاؤ گے نہیں، عمارتیں بناتے ہو جن میں رہو گے نہیں، لمبی چوڑی امیدیں رکھتے ہو جنہیں تم پوری نہیں کر سکتے، کیا تمہیں اس سے حیاء نہیں آتی۔ رواہ الدیلمی

۴۴۱۶۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان خطاب ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم عارضی گھر میں ہو اور محو سفر ہو، تمہیں حال میں جلد بازی کا سامنا ہے لہٰذا بعد مسافت کے پیش نظر سامان سفر تیار کرنا ہوگا۔

رواہ الدیلمی

آخرت کا سامان سفر تیار رکھو

۴۴۱۶۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے مختصر وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخرت کا سامان سفر تیار رکھو، اپنا توشہ درست کرلو، اپنی ذات کے خیر خواہ بن جاؤ، چونکہ اللہ کا کوئی بدل نہیں اور اس کے قول کا الٹ نہیں۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن الأشعث

۴۴۱۶۵...... عنبسہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن حسن، فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، وسعت وکشائش میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ تمہیں سختی اور تنگی میں یاد رکھے گا۔ جب مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، قلم خشک ہو چکا ہے، یعنی قیامت تک ہونے والے معاملات کو قلم لکھ چکا ہے، اگر مخلوقات تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہیں جو تیرے مقدر میں نہیں لکھا گیا وہ ایسا نہیں کر پائے گی، اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یقیناً عمل کر سکتے ہو تو ضرور کرو۔ اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو ناگوار امور پر صبر کرو چونکہ اس میں خیر کثیر ہے، جان لو نصرت صبر کے ساتھ ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہے اور بلاشبہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

رواہ ابن بشران واخرجہ الترمذی ماعدا مابین القوسین وقال حسن صحیح رقم ۲۶۳۸

۴۴۱۶۶...... عمیر بن عبدالملک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اگرچہ میں نے شروع شروع میں نبی کریم ﷺ سے سوال نہیں کیا تھا اور اگر میں آپ ﷺ سے بھلائی کے متعلق سوال کرتا تو آپ ﷺ مجھے بتلا ہی دیتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے رب تعالیٰ سے حدیث سنائی کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: عرش پر میرے بلند ہونے کی قسم! جو بھی کسی بستی والے ہوتے ہیں، کوئی اہل خانہ ہوتے ہیں، یا کوئی بھی آدمی کسی جنگل میں ہوتا ہے یہ لوگ میری نافرمانی سے میری فرمانبرداری کی طرف مائل ہوتے ہیں میں ان کی ناپسندیدہ چیز یعنی اپنے عذاب کو ان کی محبوب شے یعنی اپنی رحمت سے بدل دیتا ہوں، اور جو بھی بستی والے، کوئی اہل خانہ یا کوئی آدمی بھی میری محبوب شئے یعنی میری فرمانبرداری کو میری ناپسندیدہ چیز یعنی نافرمانی سے بدلتے ہیں تو میں بھی ان کی پسندیدہ چیز یعنی اپنی رحمت کو ان کی ناپسندیدہ چیز یعنی اپنے غضب سے بدل دیتا ہوں۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۶۷...... یمان بن حذیفہ، علی بن ابی حنظلہ مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ابوحنظلہ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ دو چیزوں کا خوف ہے خواہشات نفس کی اتباع اور لمبی لمبی امیدیں، خواہشات نفس

حق سے پھیر دیتی ہیں اور لمبی لمبی امیدیں حب دنیا ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب بندے کو بھی دیتے ہیں اور مبغوض کو بھی، اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو اسے دولت ایمان سے مالا مال کرتے ہیں۔ خبردار! دین کے بھی کچھ بیٹے ہیں اور دنیا کے بھی کچھ بیٹے ہیں تم دین کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے مت بنو، خبردار! دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جاتی ہے جبکہ آخرت ٹھاٹھ کے ساتھ آتی ہے، خبردار! تم عمل کے ایسے دن میں ہو جس کا حساب نہیں۔ خبردار! تم عنقریب ایک ایسے دن میں ہوگے جس میں حساب ہوگا عمل نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

رواه ابن ابی الدنیا فی قصر الامل ونصر المقدسی فی امالیه والیمان ضعیف

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۳۶۲۔

۴۴۱۶۸...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا میں نے پوچھا مؤمن کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: مؤمن کی کیا علامت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چھ چیزیں اچھی ہیں اور یہی چھ چیزیں اگر چھ آدمیوں میں پائی جائیں تو بہت ہی اچھی ہیں۔ عدل اچھا ہے لیکن امراء میں عدل کا پایا جاتا بہت ہی اچھا ہے، سخاوت اچھی خصلت ہے لیکن مالداروں میں سخاوت کا ہونا بہت ہی اچھا ہے، تقویٰ اچھی چیز ہے لیکن علماء میں تقویٰ کا ہونا بہت ہی اچھا ہے، صبر اچھی عادت ہے لیکن فقراء میں بہت ہی اچھا ہے، توبہ اچھی چیز ہے لیکن نوجوانوں میں کیا ہی اچھی ہے، حیاء اچھی خصلت ہے لیکن عورتوں میں بہت ہی اچھی ہے۔ رواه الدیلمی

حلال کو حلال، حرام کو حرام سمجھنا

۴۴۱۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں حلال و حرام کو بیان فرمایا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ کتاب اللہ کے متشابہات پر ایمان رکھو اس کے محکمات پر عمل کرو اور اس میں بیان کردہ واقعات سے عبرت حاصل کرو۔ رواه ابن النجار وسنده واه

۴۴۱۷۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ وادی عقیق کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! یہ پاکی کی چیز لو اور اس وادی سے اسے بھرلو، بلاشبہ یہ وادی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے لی اور بھرلی اور جلدی بھی کی، میں نے رسول اللہ ﷺ کا حق ادا کیا۔ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ نے میری چاپ سنی تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے انس! میں نے تمہیں جو حکم دیا تھا وہ بجالایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علی! ہر زندگی کے پیچھے ایک غیبت ہوتی ہے۔ اے علی! ہر غم اور دکھ ختم ہونے والا ہے سوائے دوزخ کے غم ودکھ کے۔ اے علی! ہر نعمت زائل ہونے والی ہے سوائے جنت کی نعمتوں کے۔

رواه النجار وفیه الحسن بن یحییٰ الخشنی متروک

۴۴۱۷۱...... حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رب تعالیٰ کا فرمان ارشاد فرمایا کہ! اے ابن آدم! چار خصلتیں ہیں ان میں سے ایک میرے لئے خاص ہے، ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے اور ایک میرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے۔ بہر حال جو تیرے اوپر ہے وہ یہ کہ تو میری عبادت کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، جو تیرے نفع میں ہے وہ یہ کہ تو نے جو بھی بھلائی کا عمل کیا اس کا تجھے بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ وہ خصلت جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ تمہاری دعا ہوتی ہے اور میں اسے قبول کرتا ہوں۔ وہ خصلت جو میرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ تم ان کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ رواه ابن جریر

۴۴۱۷۲...... ہارون بن یحییٰ حاطبی عثمان بن عمرو بن خالد زبیری عمرو بن خالد علی بن حسین، حسین کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کارکردگی یا تو دینداری کی ہوتی ہے یا کسی حسب والے کی، ضعیفوں (کمزوروں) کا جہاد حج ہے عورت کا جہاد شوہر کے ساتھ حسن سلوک ہے محبت داری نصف ایمان ہے میانہ روی سے اوپر کوئی نہ جائے صدقہ کے ذریعے رزق کو طلب کرو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا رزق وہاں رکھ دیا ہے جہاں ان کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

رواه العسكري في الأمثال وقال: ضعيف بمرة ورواه ابن حبان في الضعفاء

۴۴۱۷۳......ابوطیب احمد عبداللہ دارمی، احمد بن داؤد بن عبدالغفار ابومصعب، مالک، جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابی طالب، ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جمع ہوئے کسی چیز کے متعلق آپس میں بحث ومباحثہ کرنے لگے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہیں چنانچہ جب یہ حضرات آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں ایک شے کے متعلق پوچھنے حاضر ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا! اگر تم چاہو تو مجھ سے پوچھو اگر میں چاہوں تو تمہیں خبر دوں کہ تم کیوں آئے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں احسان مندی کے متعلق بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا: احسان مندی صرف نسب والے اور دیندار کے لیے ہے تم میرے پاس نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو سو بندوں کو چاہئے کہ صدقے کے ذریعے نیکی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں تم میرے پاس عورت کے جہاد کرنے کے متعلق پوچھنے آئے ہو چنانچہ عورت کا جہاد خاوند کے ساتھ حسن سلوک ہے تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو کہ رزق کہاں سے آتا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کو رزق نہیں دیتا مگر ایسی جگہ سے جہاں کا اسے علم بھی نہیں ہوتا (رواہ حبان کہتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے اور اس کی آفت احمد بن داؤد پر گری ہے ابن جوزی نے بھی اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے دارقطنی نے یہ حدیث افراد میں ذکر کی ہے اور حدیث مالک سے اسے غریب گردانا ہے احمد بن داؤد جرجانی متفرد ہے اور وہ ضعیف راوی ہے ابن عبدالبر نے بھی یہ حدیث تمھید میں ذکر کی ہے، اور مالک کی حدیث سے اسے غریب نقل کیا ہے یہ حدیث حسن ہے لیکن محدثین کے نزدیک البر مالک منکر ہے مالک سے اس کی روایت صحیح نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے اور کہا ہے یہ حدیث ھارون بن یحییٰ خاطبی عثمان بن خالد زبیری خالد، علی بن ابی طالب کے طریق سے بھی آئی ہے لیکن ضعیف ہے نیز عثمان اور ان سے راوی کو میں نہیں جانتا ہوں لسان میں ہے کہ عثمان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے جبکہ عقیلی نے ھارون کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔

۴۴۱۷۴......عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو بنی اسرائیل کی طرف پانچ کلمات دے کر بھیجا چنانچہ مخلوق کو یحییٰ علیہ السلام کا ساتھ رہنا بہت پسند تھا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا تو فرمایا: اے عیسیٰ یحییٰ سے کہو یا تو میرے پیغام کو بنی اسرائیل تک پہنچائے یا تم خود اس کی تبلیغ کرو۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا ہو اور اس کے رزق کا اچھی طرح سے بندوبست کیا ہو اور خوب عطا بھی کیا ہو پھر چلا جائے اور اس کی ولائے نعمت کا کفران کرے، اور اس کے غیر کو اپنا متولی بنا دے یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نماز قائم کرنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی بادشاہ کے پاس جائے اور اس سے مانگے بادشاہ اگر چاہے تو اسے دے چاہے تو منع کر دے اللہ تعالیٰ تمہیں زکواۃ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جیسے دشمن قید کریں اور اس کے قتل کے درپے ہوں وہ کہے جا رہا ہو کہ میرے پاس خزانہ ہے مجھے قتل نہ کرو میں اپنی جان کے بدلے میں وہ تمہیں دوں گا چنانچہ وہ اپنا خزانہ دے کر نجات پا جائے اللہ تعالیٰ تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے خود دشمن کے پاس چل کر آئے اور دشمن لڑائی کے لیے بھرپور تیار ہو اسے پرواہ نہ ہو کہ وہ کہاں سے آئے گا اللہ تعالیٰ تمہیں تلاوت کتاب کا حکم دیتا ہے اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جو قلعہ بند ہو اور دشمن اس کی طرف چل پڑے یہ قرآن پڑھنے والے کی مثال ہے یہ لوگ مسلسل محفوظ قلعہ میں بند رہتے ہیں۔ رواه العسكري في المواعظ وابو نعيم

باطن اچھا ظاہر پاکیزہ

۴۴۱۷۵۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں اونٹنی پر بیٹھ کر خطاب ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! گویا کہ موت ہمارے غیر پر لکھی جا چکی ہے گویا کہ حق ہمارے غیر پر واجب ہے گویا کہ موت سے سیر ہونے والے تھوڑے ہیں جو ہماری طرف لوٹیں گے ان کے گھر قبریں بن چکے ہیں ان کی میراث کھائی جارہی ہے گویا کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے ہم ہر طرح کے حادثہ سے بے خوف ہیں ہر وعظ کو ہم نے بھلا دیا ہے خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اس کے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل رکھیں اور وہ بغیر معصیت کے اپنے کمائے ہوئے حلال مال سے خرچ کرتا ہو اور مسکینوں فقیروں سے محبت کرتا ہو۔ اہل فقہ اور اہل حکمت سے مل بیٹھتا ہو سنت پر عمل کرتا ہو اور بدعت کے قریب تک نہ جاتا ہو اپنا بچا ہوا مال خرچ کرتا ہو فضول بات نہ کرتا ہو خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کا باطن اچھا اور ظاہر پاکیزہ ہو۔

۴۴۱۷۶۔۔۔ ذکریا بن یحییٰ وراق، عبداللہ بن وھب ثوری مجالد، ابو وداک ابوسعید کے سلسلہ سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پرمددگار مجھے وہ کچھ دکھا جو کچھ تو نے مجھے کشتی میں دکھایا تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام عنقریب تو اسے دیکھ لے گا چنانچہ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کے پاس خضر تشریف لائے وہ نوجوان تھے ان سے خوشبو مہک رہی تھی اور عمدہ کپڑے پہن کر آئے کہنے لگے: السلام علیک ورحمۃ اللہ اے موسیٰ بن عمران! تیرے رب نے تمہیں سلام اور رحمت بھیجی ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اور سلامتی اسی کی طرف لوٹتی ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کی نعمتیں بے شمار ہیں میں اس کا شکر ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں مگر اس کی معاونت سے پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے علم کے طلبگار! کہنے والا سننے والے سے کم رسوا ہوتا ہے جب تم بات کرو اپنے ہم نشینوں کو اکتاہٹ میں مبتلا مت کرو جان لو! تمہارا دل ایک برتن کی مانند ہے لہٰذا دیکھ لو کہ اس میں کیا چیز ڈالتے ہو دنیا سے کنارہ کش رہو اور اسے اپنے پیچھے پھینک دو چونکہ دنیا تمہارا ٹھکانا نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی سکون ہے یہ تو بندوں کے لیے بطور گزارہ کے بنائی گئی ہے تاکہ آخرت کے لیے اس دنیا سے کچھ توشہ لے لو اے موسیٰ علیہ السلام! اپنے نفس کو صبر کا عادی بناؤ بردباری پاؤ گے اپنے دل کو تقویٰ کا عادی بنادو۔ علم پاؤ گے نفس کو صبر کا عادی بنادو گناہوں سے خلاصی پاؤ گے اے موسیٰ علیہ السلام! علم کے اگر خواہشمند ہو تو اس کے لیے فارغ ہو جاؤ، فارغ ہونے والے کے لیے علم ہے زیادہ باتیں کرنے سے پرہیز کرو، چونکہ کثرت سے باتیں کرنا علماء، کو عیب دار بنا دیتا ہے یوں اس طرح تم سے بڑی بڑی حرکتیں سرزد ہوں گی لیکن میانہ روی کو اختیار کرو یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے جاہلوں اور ان کے باطل سے روگردانی کرو بے وقوفوں کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ چونکہ یہ حکماء کا فعل ہے اور علماء کی زینت ہے جب کوئی جاہل تمہیں گالی دے تو بردباری اور نرمی کرتے ہوئے اس سے خاموش ہو جاؤ چونکہ اس کی بقیہ جہالت تم پر آن پڑے گی اور تمہیں اس کی گالی بہت بری ہے اے ابن عمران! تمہیں بہت قلیل علم عطا ہوا ہے چونکہ بہت ہٹ دھرمی اور بے راہ روی نرا تکلف ہے۔ اے ابن عمران! وہ دروازہ ہرگز مت کھولو جس کا تالہ تمہیں معلوم نہ ہو اور اس دروازے کو ہرگز بندمت کرو جس کے کھلنے سے تم ناواقف ہو، اے ابن عمران! دنیا سے جس کی ہمت منتہی نہیں ہوتی اور دنیا سے اس کی رغبت ختم نہیں ہوتی وہ عبادت گزار کیسے بن سکتا ہے، جو شخص اپنی حالت کو کمتر سمجھتا ہو اور اپنے کیے کے متعلق غمزدہ نہ ہو وہ زاہد کیسے ہو سکتا ہے۔ جس شخص پر اس کی خواہشات نفس کا غلبہ ہو وہ خواہشات سے کیسے رک سکتا ہے یا پھر اسے علم کیسے نفع پہنچا سکتا ہے جبکہ جاہلیت نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے۔ چونکہ اس کا سفر آخرت کی طرف ہے حالانکہ وہ دنیا پر مرمٹ رہا ہے اے موسیٰ! تمہارا علم وہی ہے جسے تم نے عمل کے لیے حاصل کیا ہو محض بیان گوئی کے لیے نہ حاصل کیا ہو۔ ورنہ تمہارے اوپر اس کا وبال پڑے گا اور تمہارے غیر کو اس کا نور حاصل ہوگا۔ اے ابن عمران! زہد و تقویٰ کو اپنا

لباس بنالو علم وذکر تمہارا کلام ہو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرو چونکہ تم سے برائیاں بھی سرزد ہوسکتی ہیں۔ اپنے دل کو خوف خدا سے بھرا کرو چونکہ اس سے تمہارا رب تم سے راضی رہے گا۔ بھلائی کا عمل کرتے رہو چونکہ برائی کے عامل کو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں میں نے تمہیں وعظ کردیا ہے اسے یاد رکھو اس کے بعد خضر واپس چل پڑے اور موسیٰ غمزدہ ہو کر روتے رہے۔ رواہ ابن عدی والطبرانی فی الاوسط والموھبی فی العلم والخطیب فی الجامع وابن لال فی مکارم الاخلاق والدیلمی وابن عساکر، وزکریا متکلم فیه ولکن ابن حبان ذکره فی الثقات وقال: یخطئ ویخالف اخطا فی حدیث موسیٰ حیث قال عن مجالد عن ابی الوداک عن ابی سعید وھو الثوری ان النبی ﷺ قال قال موسی الحدیث وقال العقیلی فی اصل ابن وھب قال سفیان الثوری، بلغنی ان رسول الله قال فذکره

مواعظ وخطبات ابوبکر رضی اللہ عنہ

۴۴۱۷۷..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے واسطے وصیت کرتا ہوں تمہارے فقر وفاقہ کے پیش نظر کہ اللہ سے ڈرو اور جس کا وہ اہل ہے اسی طرح اس کی حمد وثنا کرو کہ اس سے تم مغفرت طلب کرو بلاشبہ وہ معاف کرنے والا ہے، جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لیے جتنا خلوص کرو گے وہ تمہارا رب ہے اس کی تم اطاعت کروا سے اور اپنے حق کی حفاظت کرو گزرے دنوں کا جزیہ دیتے رہو اور اسے آنے والے دنوں کے لیئے ایک نفل سمجھو حتیٰ کہ تم گزرے جزیئے کو پورا کرلو پھر اللہ کے بندو! فکر مندی کرو کہ تم پہلے لوگ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں وہ بادشاہ کہاں گئے جنھوں نے زمین کو اجاڑا اور آباد کیا وہ بھلا دیئے گئے اور ان کا ذکر ہی ختم ہو گیا وہ آج لاشے کی طرح ہیں ان کے گھر خالی رہ گئے اور وہ قبروں کی تاریکیوں میں جا پڑے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ذکرا.

کیا ان میں سے کسی ایک (کی حرکت) کو محسوس کرتے ہو یا ان کی کوئی آہٹ سن پاتے ہو۔

تمہارے دوست اور بھائی جنھیں تم جانتے تھے وہ کہاں چلے گئے وہ اپنے اعمال کا حشر بھگتنے چلے گئے ہیں یا تو بدبختی ان کے حصہ میں آچکی ہے یا خوش بختی اللہ اور اللہ کی مخلوق کے درمیان کوئی تعلق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے بھلائی دے دے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے برائی ہے وہ بھلائی کیا بھلائی جس کے بعد دوزخ ہی دوزخ ہو جبکہ جنت کے بعد کوئی شر نہیں **اقول قولی هذا استغفر الله لی والکم.** رواہ ابونعیم فی الحلیة

۴۴۱۷۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب فرمایا کرتے تھے انسان کی پیدائش کا ذکر فرماتے اور کہتے: انسان کو پیشاب کی نالی سے پیدا کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ دو مرتبہ یہ بات فرماتے حتیٰ کہ ہمیں اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی۔

۴۴۱۷۹..... نعیم بن قحمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہوتا تھا کیا تم جانتے ہو کہ تم صبح وشام ایک مدت کے لیے کرتے ہو، لہٰذا جو شخص مدت پوری کرسکتا ہو دراں حالیکہ اللہ کے عمل میں تو وہ ایسا کرے ایسا تم اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے کرسکتے ہو چنانچہ قوموں کے اپنی اجلیں غیروں کے لیے مقرر کرلی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں ان جیسا ہونے سے منع فرماتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"ولا تکونوا کالذین نسوا الله فانسهم انفسهم"

ان لوگوں جیسے مت ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انھیں بھی بھلا دیا۔

جنھیں تم اپنے بھائی سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں وہ گذرے ایام میں اپنے کیے تک جا پہنچے ہیں اور شقاوت وسعادت میں جا اترے ہیں وہ پہلے جابرین کہاں گئے جنھوں نے شہر بنائے اور ان کے گرد چار دیواریاں لگائیں وہ چٹانوں اور آثار کے نیچے جا پہنچے یہ کتاب اللہ ہے اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے تاریک دن کے لیے اس سے روشنی اس کی شفا اور بیان سے نصیحت حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل بیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين"

بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے اور ہم سے رغبت وڈر سے ہماری عبادت کرتے تھے اور وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

اس بات میں کوئی بھلائی نہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لیے نہ کہی گئی ہو۔ اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے اللہ کی راہ میں نہ خرچ کیا جائے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجاتی ہو اور اس شخص میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت گر کی ملامت سے ڈرتا ہو۔ رواه الطبراني وابو نعيم في الحلية وقال ابن كثير اسناده جيد

44180..... عبداللہ بن عکیم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے امابعد! میں تمہیں اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ جس کا وہ اہل ہو اس کی تعریف کرو اور تم رغبت وخوف کو یکجا رکھو اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگو اللہ تعالیٰ زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے اللہ کے بندو! جان لو! بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے حق کے بدلہ میں تمہاری جانوں کو رہن کرلیا ہے اور اس پر تم سے پختہ عہد لے لیے ہیں تم سے تھوڑے فانی کو کثیر باقی کے بدلہ میں خریدلیا ہے۔ تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے اور اس کا نور بجھے گا نہیں اس کے قول کی تصدیق کرو اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو، **یوم ظلمت** کے لیے روشنی حاصل کرو بلاشبہ اللہ نے تمہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور تمہیں کرام کاتبین کے سپرد کیا ہے جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے جان لو کہ تم صبح وشام ایک مدت میں ہو جس کا علم تم سے غائب ہو چکا ہے اگر تم اجلوں کو پورا کرسکو اللہ کے عمل میں تو ایسا کرلو اور یہ تم اللہ کی مدد سے کرسکتے ہو اپنی موت کی مہلت میں سبقت کرلو مدت ختم ہونے سے قبل ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں سوء اعمال کی طرف دھکیل دے ایک قوم نے اپنی اجلیں غیروں کے لیے مقرر کردیں اور اپنے آپ کو بھول گئے اللہ تعالیٰ تمہیں ان جیسا ہونے سے منع کرتا ہے نجات کی طرف جلدی کرو چونکہ تمہارا طلبگار تمہارے پیچھے ہے اور اس کا معاملہ بڑا جلدی ہو جاتا ہے۔

رواه ابن ابي شيبة وهناد وابو نعيم في الحلية والحاكم والبيهقي وروى بعضه ابن ابي الدنيا في قصر الامل

44181..... ابن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو رب تعالیٰ سے حیاء کرتے ہوئے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواه ابن المبارك وابن ابي شيبة ورسته والخرائطي في مكارم الأخلاق

44182..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بخدا! میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اور دیوار کے ساتھ سہارا لے کر سر ڈھانپ لیتا ہوں چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آجاتی ہے۔ رواه عبدالرزاق وهناد والخرائطي

44183..... محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور پاکدامنی اختیار کرو تمہیں بہت معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑے حتیٰ کہ تم روٹی اور مکھن سے سیر ہو۔ رواه ابن ابي الدنيا والدينوري

44184..... موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب کرتے اور فرمایا کرتے تھے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے میں اسی کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں ہم مرنے کے بعد اس سے عزت کا سوال کرتے ہیں بلاشبہ میری اور آپ کی موت قریب ہو چکی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں حق کے ساتھ بشارت سنانے والے اور ڈر سنانے والے اور چمکتا ہوا چراغ بنا کر بھیجا ہے تاکہ زندہ انسان کو ڈر سنائے جبکہ کافروں پر بات ثابت ہو چکی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے امر کو مضبوطی سے تھا رکھو جو تمہارے لیے مشروع کیا بلاشبہ کلمہ اخلاص کے بعد یہی ھدایت اسلام کے جامع کلمات ہیں اللہ تعالیٰ نے جسے حکومت (شرعی) سونپی ہو اس کی اطاعت بجالاؤ چونکہ جو شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے حکمران کی اطاعت کرتا ہے وہ کامیاب ہوا اور اس نے اپنا حق ادا کردیا۔ اتباع خواہشات سے بچو چنانچہ جو شخص اتباع خواہشات طمع اور غصہ پ

کیا وہ کامیاب ہوا فخر سے بچو بھلا اسکا کیا فخر جو مٹی سے پیدا ہوا اور پھر مٹی میں جائے گا اور اسے کیڑے چٹ کر جائیں گے پھر وہ آج زندہ ہے اور کل مردہ ہوگا لہٰذا دن بدن اور ساعت بساعت عمل کرتے رہو مظلوم کی دعا سے بچو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو صبر کرو چونکہ سارا عمل صبر ہے ڈرتے رہو چونکہ ڈر نفع بخش ہے عمل کرتے رہو چونکہ عمل مقبول ہوتا ہے اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہیں عذاب سے نجات دے گا اللہ تعالیٰ کی موعود رحمت کی طرف بڑھتے رہو سمجھ پیدا کرو اور تقویٰ اختیار کر و بچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ہلاک شدگان کو بیان کیا ہے اور نجات پانے والوں کے متعلق بھی خبر دی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال وحرام کو بیان کر دیا ہے اور اپنے محبوب و مکروہ اعمال کو بھی بیان کر دیا ہے چونکہ مجھے نہ تمہاری پرواہ ہے نہ ہی اپنی اللہ ہی مددگار ہے نیکی کی قوت اور معصیت سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کے پاس ہے۔ جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو اعمال بھی تم خلوص کے ساتھ کرو گے سو اللہ تعالیٰ کی تم نے اطاعت کر دی اپنے حصہ کی تم نے حفاظت کر دی اور اس طرح تم قابل رشک ہو۔ تم نفلی عبادت جس قدر بھی کرو گے اس کی جزا آنے والی زندگی میں پالو گے جبکہ اسوقت نفلی عبادت کی حاجت اور ضرورت بے مثال ہوگی پھر اللہ کے بندو! اپنے ساتھیوں اور بھائیوں کے متعلق فکر کرو جو دنیا سے جا چکے ہیں۔ اپنے کیے ہوئے اعمال کے پاس جا پہنچے ہیں۔ موت کے بعد شقاوت یا سعادت کے پاس جا اترے ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور کسی کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ نہیں، اللہ تعالیٰ بندے سے برائی کو صرف طاعت کے ذریعے دور کرتا ہے چونکہ دوزخ کے بعد پھر کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی اور جنت کے بعد کسی قسم کے شر کا سامنا نہیں ہوگا۔ اقول قولی هذا واستغفر الله لي ولكم وصلوا على نبيكم ﷺ والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته. رواه ابن ابي الدنيا في كتاب الحذر وابن عساكر

۴۴۱۸۵ ... قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر اور ولید بن عقبہ کی طرف خط لکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ہی طرح کی وصیت کی چنانچہ فرمایا: ظاہر اور پوشیدہ میں اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سختی و تنگی سے نکلنے کا راستہ دیتے ہیں اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتے ہیں جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اسکو اجر عظیم دیتے ہیں، اللہ کے ڈر سے جب تک خیر خواہی کی جائے تو بہتر رہتا ہے، تم اللہ کی راہ میں ہو تمہیں مداہنت تفریط اور غفلت ناروا ہیں چونکہ جس سے تم غفلت برتو گے اس میں تمہارے دین کی کامیابی ہے اور تمہارے امر کی عصمت ہے لہٰذا بھول چوک سے دور رہو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر فرمایا، خبردار! ہر امر کے جوامع ہوتے ہیں جو ان تک پہنچ گیا وہ اسے کافی ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا، تم اپنے اوپر کوشش اور میانہ روی کو لازم کر لو چونکہ میانہ روی مقصد تک پہنچا دیتی ہے خبردار جس کا ایمان نہیں اس کا دین نہیں جس میں خلوص نہیں اس کا اجر و ثواب نہیں جس کی نیت نہیں اس کا عمل نہیں خبردار میرے پاس اللہ کی کتاب ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے ثواب پر واضح دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے اسی نجات پر دلیل بھی دی ہے اسی کے ذریعے رسوائی سے نجات ملتی ہے دنیا و آخرت میں حق اسی پر دائر ہے۔ رواہ ابن عساکر

مواعظ وخطبات عمر رضی اللہ عنہ

بے رحم پر رحم نہیں کیا جاتا

۴۴۱۸۶ ... قبیلہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر کھڑے فرماتے سنا ہے: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشتا نہیں اس کی بخشش بھی نہیں کی جاتی جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ بھی قبول نہیں کیا جاتا اور جو تقویٰ نہیں اختیار کرتا اسے بچایا بھی نہیں جاتا۔

رواه البخاري في الادب المفرد وابن خزيمة وجعفر القاري في الزهد

۴۴۱۸۷......باھلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں جابیہ کے مقام پر لوگوں کے درمیان خطاب فرمانے کھڑے ہوئے: قرآن مجید سیکھو اور اس میں تعرف پیدا کرو، قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو اہل قرآن میں سے ہو جاؤ گے چونکہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں رہتے ہوئے صاحب حق کے مقام تک نہیں پہنچا جاسکتا، جان لو قول حق اور تذکیر عظیم اجل کے قریب نہیں کرتی اور نہ ہی اللہ کے رزق سے دور کرتی ہے، جان لو بندے اور اس کے رزق کے درمیان حجاب ہے، اگر بندہ صبر کرتا ہے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اگر بے خبری کرتا ہے حجاب کو توڑ ڈالتا ہے اور اپنے مقررہ رزق سے زیادہ نہیں حاصل کر پاتا، گھوڑوں کو پالو نیزہ بازی سیکھو نعل استعمال کرو، مسواک کرو اور اپنے دادا معد کی عادت اپناؤ (یعنی صحیح عرب کے اخلاق جو اسلامی ہیں اپناؤ) عجم کے اخلاق وعادات سے پرہیز کرو ظاہر وجابر حکمرانوں کی مجاورت سے بچو جو اپنے سینوں پر صلیب اٹھا لیتے ہیں ایسے دسترخوان پر مت بیٹھو جس پر شراب پی گئی ہو بغیر تہبند کے حمام میں داخل مت ہو اپنی عورتوں کو حماموں میں مت جانے دو چونکہ یہ حلال نہیں عجمیوں کے شہروں میں ایسا کسب اختیار نہ کرو جو تمہیں وہیں کا کردے چونکہ عنقریب تمہیں اپنے شہروں میں لوٹنا ہو گا تم عرب کے چلتے پھرتے اموال کو پالو جنھیں تم جہاں جی چاہے لے جاتے ہو جان لو شرابیں تین چیزوں سے بنائی جاتی ہیں: کشمش سے شہد سے اور کھجوروں سے ان سے جو مواد حاصل کیا جاتا ہے وہ شراب ہے سرکہ نہیں ہوتا، جان لو اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کا تزکیہ نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی قیامت کے دن انھیں اپنے قریب کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جو اپنے امام سے محض دنیا کے لیے سودہ کرے اگر اسے دنیا مل گئی تو اس کے بچاؤ کا سامان کرتا رہتا ہے اور اگر چہ کچھ نہ ملے تو اس کا وعدہ وفا نہیں رہتا، ایک وہ شخص جو عصر کے بعد نکلے اللہ کی قسمیں اٹھائے کہ ہر چیز اتنے کی خریدی ہے پھر وہ چیز اسی کے قول پر خرید لی جائے مومن کو گالی دینا فسق ہے مومن کو قتل کرنا کفر ہے تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑو۔ جو شخص جادوگر کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ العدانی

۴۴۱۸۸......سائب بن مہجان شامی (انھوں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے) کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، وعظ ونصیحت کی، اچھی باتوں کا حکم کیا اور بری باتوں سے روکا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ میری طرح خطاب کرنے کھڑے ہوئے تھے اور آپ نے تقویٰ صلہ رحمی اور آپس کے تعلقات کی بہتری کا حکم دیا اور فرمایا: کہ جماعت کو اپنے اوپر لازم کر لو ایک روایت میں ہے کہ سمع وطاعت کو لازم کر لو، چونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے جبکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے دو آدمیوں سے دور رہتا ہے ہرگز کوئی آدمی عورت کے ساتھ خلوت نہ اختیار کرے چونکہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا جس شخص کو اس کی برائی پریشان کرے اور نیکی خوش کرے تو یہ اس کے مؤمن ومسلمان ہونے کی نشانی ہے، جبکہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ برائی اسے پریشان نہیں کرتی نیکی اسے خوش نہیں کرتی اگر بھلائی کا عمل کرے بھی تو اسے ثواب کی کوئی امید نہیں ہوتی اگر برا عمل اس سے سرزد ہو تو اس شر پر مرتب ہونے والی عقوبت سے نہیں ڈرتا، طلب دنیا میں اچھائی پیدا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دینے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اپنے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے ام کتاب اسی کے پاس ہے۔ صلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

رواہ ابن مردویہ و البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وقال ھذ خطبۃ عمر بن الخطاب علی اھل الشام ار ھا عن رسول اللہ ﷺ

۴۴۱۸۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا امابعد! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں چونکہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچالیتا ہے۔ جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے جو شکر ادا کرتا ہے اللہ اسے مزید عطا کرتا ہے تقویٰ تمہارا اصل مقصد ہونا چاہیے، تمہارے عمل کا ستون ہونا چاہیے، تمہارے دل کا نور ہونا چاہیے چونکہ جس کی نیت نہیں ہوتا اس کا عمل نہیں ہوتا جو خالص اللہ کے لیے عمل نہیں کرتا اس کا اجر نہیں ہوتا جس میں نرمی نہیں اس امال نہیں جس شخص میں عمدہ اخلاق نہیں اس کی کوئی بزرگی نہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی التقوی وابوبکر الصولی فی جزئہ وابن عساکر

۴۴۱۹۰......جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا، اس کے آخر میں تھا: کشادگی اور نرمی میں اپنے

نفس کا محاسبہ کروشدت اور سختی کے حساب سے پہلے پہلے چونکہ جو شخص آسودگی میں اپنا محاسبہ کرتا ہے شدت کے حساب سے پہلے اس کا مرجع رضاء ورشک ہوتا ہے جس شخص کو اس کی زندگی غافل کردے اور برائیاں اسے مشغول کردیں اس کا مرجع ندامت وحسرت ہوتا ہے جو تمہیں وعظ کیا جائے اس سے نصیحت حاصل کروتاتم امور منہی عنہ سے رک سکو۔ رواہ البیھقی فی الزھد وابن عساکر

۴۴۱۹۱...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں اہل دیہات میں سے ہوں اور میری بہت ساری مشغولیات ہیں مجھے وصیت کیجئے جو میرے لیے قابل اعتماد ہو فرمایا! بات سمجھو! مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ تو انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھمادیا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور سکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز پڑھو فرض زکواۃ دو حج وعمرہ کرتے رہو امیر کی اطاعت بجالاؤ اور اپنی ظاہری حالت کو درست کرو باطنی امور کے ٹوہ مت لگاؤ ایسی چیز کو اپنے اوپرلازم کرلو جس کے ذکرونشر سے تمہیں حیاء نہ آئے اور تمہیں رسواء نہ کرے ایسی چیز سے گریز کرو جس کے ذکرونشر سے تمہیں حیاء آئے اور تمہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ دیہاتی بولا! اے امیر المؤمنین میں ان امور پر عمل کرتا رہوں گا اور جب رب تعالیٰ سے میری ملاقات ہوگی میں کہوں گا کہ ان امور کے متعلق مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ان کو اختیار کرو جب اپنے رب سے ملاقات کرو جو تمہارے دل میں آئے کہہ دو۔

رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام خط

۴۴۱۹۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ! امابعد! حق کے ساتھ لازم رہو، حق تمہارے لیے اہل حق کی منازل واضح کرے گا، فیصلہ حق کے ساتھ کرو۔ والسلام۔ رواہ ابوالحسن بن رزقویة فی جرۂ

۴۴۱۹۴...... ابو خالد غسانی کی روایت ہے کہ اہل شام کے چند مشائخ جنھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے ان کا کہنا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے جب لوگوں کو اپنے سے نیچے دیکھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اس کے بعد آپ کا پہلا کلام یہ تھا۔

ھون علیک فان الامور
یکف الالہ مقادیرھا
فبئس بآتیک منھیا
ولا قاصر عنک مامورھا

ترجمہ...... اپنے اوپر آسانی کرو چونکہ امور کی مقادیر الہ کو روک دیتی ہیں ان امور میں سے منہی عنہ کو بجالانے والا بہت برا ہے اور مامور سے کوتاہی کرنے والا بھی برآدمی ہے۔ رواہ العسکری

۴۴۱۹۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر تم اللہ کے ساتھ خلوت کرو۔

العسکری فی السرائر

۴۴۱۹۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو چیز تمہیں اذیت پہنچائے اس سے دور رہو نیک دوست کو اپنائے رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں ان سے مشاورت کرو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۱۹۷...... سماک بن حرب کی روایت ہے کہ معرور اور ابن معرور تمیمی کہتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ سے دوسیڑھی نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے تمہارا حکمران بنایا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۴۱۹۸۔۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: تم میں سے اس شخص نے فلاح پائی جو خواہشات نفس، طمع اور غصہ سے محفوظ رہا اور اسے بات میں سچ بولنے کی توفیق دی گئی، چونکہ سچ بھلائی کی طرف لے جاتا ہے، جو جھوٹ بولتا ہے فجور کرتا ہے جو فجور کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے فجور (گناہ) سے بچو! جو مٹی سے پیدا ہوا اس نے کیا فجور کرنا جس نے پھر مٹی میں واپس جانا ہے، آج زندہ ہے اور کل مردہ ہوگا، دن بدن عمل کرتے رہو، مظلوم کی بددعا سے بچو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔

۴۴۱۹۹۔۔۔۔۔۔یحیی بن جعدہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یسار کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں سلام کیا اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہیں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۴۴۲۰۰۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت قراء! اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور دیکھو رستہ کس قدر واضح ہے، بھلائی کی کاموں میں آگے بڑھو اور مسلمانوں پر بوجھ مت بنو۔ رواہ العسکری فی المواعظ والبیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۰۱۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فکرمندی کے آنسو بہاؤ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی والدینوری

۴۴۲۰۲۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں کو اپنے نفس سے غافل مت سمجھو بلاشبہ معاملہ ان کی بجائے تیری طرف لوٹ آئے گا صرف چلتے چلتے دن کو مت ختم کردو، چونکہ دن میں تم جو عمل بھی کروگے وہ تمہارے اوپر محفوظ رہے گا جب تم سے برائی سرزد ہوجائے تو اس کے بعد اچھائی بھی کرو اس لئے میں نے طلب جلدی حق ہونے کے اعتبار سے کوئی نیک نہیں دیکھی سوائے اس کے جو پرانے گناہ کو مٹانے کے لیے نیکی کی گئی ہو۔ رواہ الدنیوری

اپنے نفسوں کا محاسبہ

۴۴۲۰۳۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس سے کہ تمہارا حساب لیا جائے چونکہ یہ تمہارے حساب سے آسان تر ہے، اپنے نفسوں کا وزن کرلو قبل اس سے کہ تمہارا وزن کیا جائے، بڑے دن کی پیشی کے لیے تیاری کرو چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: "یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیة" "تمہیں پیش کیا جائے گا اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہیں رہے گے۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل فی الزھد، وابن عساکر، وابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر

۴۴۲۰۴۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنا معاملہ ظاہر رکھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۴۲۰۵۔۔۔۔۔۔جویبر ضحاک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا: امابعد! عمل میں قوت ہے اس لیے آج کے عمل کو کل پر مت ٹالو چونکہ جب تم ایسا کروگے تمہارے اعمال کا تدارک ہوتا رہے گا اور تمہیں کسی عمل کو اختیار کرنے کی تمیز نہیں رہے گی اگر تمہیں دو کاموں میں اختیار دیا جائے ان میں سے ایک دنیاوی ہو اور دوسرا اخروی ہو تم اخروی کو دنیاوی پر ترجیح دو۔ چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور کتاب اللہ کو سیکھتے سکھاتے رہو چونکہ کتاب اللہ علم کا سرچشمہ اور دلوں کی بہار ہے۔ روہ ابن ابی شیبة

۴۴۲۰۶۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب کے برتن اور علم کی چشمے بن جاؤ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ تعالیٰ سے دن بدن کا رزق طلب کرو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں زیادہ رزق دے دیا تو تمہارے لیے باعث ضرر نہیں ہوگا۔

رواہ سفیان بن عینیة فی جامعه واحمد بن حنبل فی الزھد وابونعیم فی الحلیة

۴۴۲۰۷۔۔۔۔۔۔سعید بن ابی بردہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! چرواہوں میں سب سے زیادہ خوش بخت وہ ہے جس کی بکریاں اچھی ہوں، اور سب سے زیادہ بدبخت وہ ہے جس کی بکریاں بری ہوں تم غلط چراگاہ سے بچو چونکہ تمہاری رعیت بھی غلط چرنے لگے گی اس کی مثال اس چوپائے کی سی ہے جو زمین پر سبزہ دیکھے اور وہ موٹا ہونے کے لئے اس میں

جا کر چرنے لگے، حالانکہ اس کی موت موٹا ہونے میں ہے۔ والسلام علیکم۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو نعیم فی الحلیة

ہر ایک کو عدل وانصاف ملنا

۴۴۲۰۸..... محمد بن سوقہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نعیم بن ابی ھند کے پاس آیا انھوں نے مجھے ایک کتابچہ نکال کر دکھایا کیا دیکھتا ہوں اس میں ایک خط ہے (جسکا مضمون یہ ہے) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی جانب سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے۔ السلام علیکم! امابعد جب ہم آپ کے ساتھ رہے اس وقت آپ کے نفس کا معاملہ آپ کے ہی سپرد تھا جبکہ صبح کو اس امت کے سرخ وسیاہ کے امور کے آپ والی تھے، اب آپ کے سامنے شریف بھی بیٹھے گا کمتر وحقیر بھی دشمن بھی بیٹھے گا اور دوست بھی، ہر ایک کو عدل وانصارف کا حصہ ملنا چاہیے، اے عمر اس وقت آپ کی حالت کیسی ہوگی، ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن چہرے تھکے ہوئے ہوں گے، دل خشک ہو چکے ہوں گے، جس دن تمام تر حجتیں ایک ہی بادشاہ کے جبر وقہر سے قطع ہو جائیں گی مخلوق اس کے آگے جھکی ہوئی ہوگی، لوگ اسکی رحمت کے امیدوار ہوں گے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں گے، ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس امت کا معاملہ یوں لوٹے گا کہ لوگ ظاہراً بھائی بھائی ہوں گے جبکہ باطنا ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہماری کتاب کو اس کے مرتبہ سے الگ اتارا جائے جو مرتبہ اس کا ہمارے دلوں میں ہے، بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف نصیحت لکھی ہے۔ والسلام علیک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: عمر بن خطاب کی جانب سے ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل کو۔ السلام علیکم! امابعد! تم نے مجھے خط لکھا اور یاد کرایا کہ تم میرے پاس تھے اور میرا معاملہ انہی کی طرح ہے، بلاشبہ میں نے صبح کی تو مجھے اس امت کے سرخ وسیاہ کے امر کا والی بنا دیا گیا تھا میرے سامنے شریف، کمتر، دشمن اور دوست سب بیٹھیں گے ہر ایک کو اس کا حصہ ملنا ہے، تم نے لکھا کہ اے عمر! ادیکھو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، حال یہ ہے کہ اسوقت معصیت سے بچانے والا اور طاعت کی قوت دینے والا عمر کو کوئی نہیں ہوگا بجز اللہ تعالیٰ کے تم نے مجھے اس چیز سے ڈرایا ہے جس سے سابقہ امتوں کو ڈرایا جاتا تھا چنانچہ قدیم زمانے سے لوگوں کی اجل کو لیے دن رات کا اختلاف چلا آرہا ہے۔ ہر بعید کو قریب کررہے ہیں اور ہر جدید کو بوسیدہ کرتے چلے آرہے ہیں، دن رات ہر موعود کو ساتھ لاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو ان کے ٹھکانوں تک پہنچا دیتے ہیں، یعنی جنت میں یا دوزخ میں، تم نے لکھا کہ اس امت کا معاملہ آخری زمانے میں یوں ہوگا کہ ظاہر میں آپس میں بھائی بھائی اور باطن میں آپس میں دشمن ہوں گے، لیکن تم وہ نہیں ہوا بھی وہ زمانہ نہیں آیا اس زمانہ میں رغبت ورھبت ظاہر ہے چنانچہ بعض لوگوں کی رغبت بعض دوسرے لوگوں کی طرف ان کی دنیا کی اصلاح کیلئے ہوگی اور بعض کا بعض دوسروں سے خوف بھی ہوگا تم نے مجھے نصیحت کے طور پر خط لکھا کہ ہمارے خط کو اس مرتبہ پر اتارنا جو تمہارے دلوں میں ہے بلاشبہ تم نے ٹھیک لکھا اور مجھے خط لکھنا مت چھوڑو میں تم سے بے نیاز نہیں ہوں والسلام علیکم۔

رواہ ابن ابی شیبة وھناد

۴۴۲۰۹..... ابن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو باطل کو مٹا دیتے ہیں اور حق کو زندہ رکھتے ہیں، بھلائی کے کاموں میں رغبت رکھتے ہیں اور انھیں رغبت دی بھی جاتی ہے وہ ڈرتے بھی ہیں اور انھیں ڈر عطا بھی ہوا ہے وہ خوف خدا سے خالی نہیں رہتے جو انھوں نے دیکھا نہیں۔ (آخرت) اس کا وہ یقین رکھتے ہیں، نہ ختم ہونے والی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں، انھیں خوف ہی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، انھوں نے آخرت کے لیے دنیا کو چھوڑ دیا ہے حیات ان کے لیے نعمت اور موت ان کے لیے کرامت ہے حور عین سے ان کی شادی کرائی جائے گی اور جنتی لڑکوں سے ان کی خدمت کروائی جائے گی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۴۴۲۱۰..... زید بن حدیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید بن حدیر! کیا تم جانتے ہو کہ کونسی چیز اسلام کو منہدم کر دیتی ہے گمراہ امام، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا، وہ قرض جو تمہاری گردنوں کو توڑ ڈالے مجھے تمہارے اوپر عالم کے پھسل جانے کا خدشہ ہے گمراہ عالم اگر ہدایت پر آجائے تو اس کے دین کی تقلید مت کرو، اگر عالم گمراہ رہے تو اس سے مایوس مت ہو جاؤ چونکہ عالم توبہ بھی کر سکتا ہے جس

کے دل میں اللہ تعالیٰ غناڈال دے گویا اس نے فلاح پائی۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۴۴۲۱۱ ۔۔۔۔۔ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: لوگو! جو شخص شر سے بچتا رہا، اسے بچالیا جاتا ہے، اور جو شخص خیر و بھلائی کی اتباع کرتا ہے اسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے۔ رواہ العسکری فی المواعظ

خیر و شر کی پہچان عمل ہے

۴۴۲۱۲ ۔۔۔۔۔ ابوفراس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! خبردار ہم تمہیں اسوقت جانتے تھے جب نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے جب وحی کا نزول ہوتا تھا جب ہمیں اللہ تعالیٰ تمہاری خبریں دے دیتا تھا خبردار نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں وحی کا سلسلہ منقطع ہوچکا ہے اب ہم تمہیں اپنے قول سے پہچانیں گے جس نے بھلائی کی ہم اس کی بھلائی کا خیال رکھیں گے اور اسے اپنا دوست سمجھیں گے جس نے ہمارے ساتھ برائی کی ہم بھی اس کے بارے میں برا خیال رکھیں گے اور اس سے بغض رکھیں گے تمہارے پوشیدہ حالات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں خبردار! مجھے ایک زمانہ گزر چکا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس نے اللہ کی رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا اس نے مجھے یہ خیال دیا کہ کچھ لوگ دنیا کے لیے قرآن خوانی کرتے ہیں، خبردار میں اپنے عمال کو تمہارے پاس تمہیں بشارتیں سنانے کے لیے نہیں بھیجتا ہوں اور نہ ہی تمہارے اموال لینے کے لیے بھیجتا ہوں لیکن میں اس لئے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں دین سکھائیں جو بھی اس کے علاوہ کوئی اور کام کرے اسے میرے پاس لاؤ بخدا! میں اس سے ضرور بدلہ لوں گا، خبردار! مسلمانوں کو مت مارو، یوں اس طرح تم انھیں رسوا کردو گے تم انھیں نشانہ مت بناؤ انھیں فتنہ میں ڈال دو گے تم انھیں حقوق سے محروم مت کرو ورنہ تم انھیں کفر تک پہنچادو گے انھیں پس پردہ مت ڈالو ورنہ انھیں ضائع کردو گے۔

رواہ احمد وابن سعد، وابن عبد الحکم فی فتوح مصر وابن راھو یہ فی حلق افعال العباد وھناد ومسدد وابن خزیمۃ والعسکری فی المواعظ وابو ذر الھروی فی الجامع والحاکم والبیھقی وابن عساکر و سعید بن المنصور

۴۴۲۱۳ ۔۔۔۔۔ یعقوب عبدالرحمٰن زہری موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ جابیہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب یہ تھا:

امابعد! میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ فنا ہے۔ تقویٰ ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو عزت عطا فرماتا ہے اور معصیت کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو گمراہ کردیتا ہے، جو شخص ضلالت کو ہدایت سمجھ کر کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور جس حق کو اس نے ضلالت سمجھ کر چھوڑ دیا اس کے لیے بھی کوئی عذر نہیں جو نگہبان (حکمران) اپنی رعیت سے معاہدہ کرتا ہے اس کا معاہدہ اللہ کا مقرر کردہ ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ رعیت کو حق کی ہدایت دے، ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم تمہیں وہی حکم کریں جس کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، یعنی اس کی اطاعت کا حکم دیں اور اس کی نافرمانی سے تمہیں روکیں یہ کہ ہم قریب و بعید کو اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے کا کہتے ہیں، ہمیں مالی حق کی کوئی پرواہ نہیں ہے، حالانکہ مجھے علم ہے کہ بہت سے اپنے دین کے متعلق تمنا رکھتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے ہیں، ہم ہجرت بھی کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ کرتے ہیں لیکن اس کا حق نہیں بجالاتے۔ ظاہری بناؤ سنگھار سے ایمان نہیں ہوتا، نماز کا مقررہ وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے بطور شرط مقرر کیا ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی تا، ہم فجر کا وقت تب ہوتا ہے جب رات بیت جائے اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوجائے، ظہر کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج آسمان سے ڈھلنا شروع ہوجائے اور تمہارا سایہ تمہارے مثل ہوجائے۔ جاڑے میں تب ہوتا ہے جب فلک سے سورج ڈھل جائے۔ حتیٰ کہ تمہاری دائیں جانب ہو۔ وضو، رکوع اور سجود میں اللہ تعالیٰ کی شرطوں کی رعایت کے ساتھ۔ یہ اس لئے تاکہ نمازی سو نہ جائے۔ عصر کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سفید ٹکیا کی مانند ہو اور ابھی زردی مائل نہ ہو۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہونے سے قبل مسافر بھاری بھرکم اونٹ پر دو فرسخ سفر کرلے۔ مغرب کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج غروب ہوجائے اور روزہ دار روزہ افطار کرے۔ عشاء کا وقت تب ہوتا ہے جب رات چھا جائے اور افق کی سرخی غائب ہوجائے۔ حتیٰ کہ ایک تہائی رات تک، اس سے قبل جو شخص سوجائے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو نہ سلائے یہ نمازوں کے اوقات ہیں بلاشبہ نماز مومنین پر

وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ کوئی گناہگار شخص یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ میں نے ہجرت کی، حالانکہ اس نے ہجرت نہیں کی۔ چونکہ ہجرت تو گناہوں کو چھوڑ کر ہوتی ہے۔ بہت ساری قومیں کہتی ہیں کہ ہم نے جہاد کیا، جہاد تو وہ ہے جو فی سبیل اللہ کیا جائے اور دشمن سے لڑا جائے اور حرام سے اجتناب کیا جائے۔ بہت ساری قوموں نے اچھا قتال کیا ہے، حالانکہ اس سے ان کا ارادہ اجر وثواب کا نہیں ہوتا۔ بلاشبہ قتل تو ایک طرح کی موت ہے ہر آدمی پر وجہ قتل برقرار رہتی ہے۔ بلاشبہ آدمی اپنی طبعی شجاعت کے بل بوتے پر لڑتا ہے۔ پس معروف وغیر معروف نجات پا جاتا ہے۔ ایک آدمی اپنی طبعی سستی کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے اور اپنے ماں باپ کو محفوظ رکھ لیتا ہے بلاشبہ کتا اس کے گھر پر بھونک رہا ہوتا ہے، جان لو کہ وہ روزہ حرام ہے جس میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائی جائے۔ مسلمان کو اذیت پہنچانا اسی طرح ممنوع ہے جس طرح (بحالت روزہ) کھانا پینا اور بیوی سے ہمبستری کرنا حرام ہے یہی کامل روزہ سمجھا جاتا ہے۔ ادائے زکوٰۃ بھی اللہ تعالیٰ کا فریضہ ہے جو تمہیں وعظ کیا گیا ہے اسے خوب سمجھو۔ خوش بخت وہ ہے جسے اس کے غیر کی وصیت کی جائے۔ بد بخت تو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں بد بخت ہوتا ہے۔ بدعتیں بدترین امور ہیں، سنت کے معاملہ میں میانہ روی بہترین ہے بنسبت بدعت میں کوشش کرنے سے۔ بلاشبہ لوگوں میں ان کے حکمرانوں کے متعلق نفرت پائی جاتی ہے۔ میں نفرت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تم کینہ، بدعات اور دنیاداری سے بچتے رہو۔ میں ظالموں کی طرف میلان کرنے سے ڈرتا ہوں۔ مالدار سے مطمئن مت رہو، اس قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، چونکہ قرآن میں نور اور شفاء ہے اور قرآن کے علاوہ میں شقاوت ہے۔ میں نے رب تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ولایت کے متعلق امور کو پورا کیا ہے، تمہاری خیر خواہی کے لیے میں نے تمہیں وعظ کیا ہے، ہمیں تمہیں عطا کرنے کا حکم ہوا ہے، ہم نے تمہارے لیے بہت سارے لشکر تیار کیے ہیں اور تمہارے لیے غزوات کا سامان مہیا کیا ہے، تمہاری منازل کو ہم نے ثابت رکھا ہے اور تمہاری نہج میں ہم نے وسعت پیدا کی ہے۔ تم اپنی تلواروں سے لڑتے رہو تمہارے لیے اللہ پر کوئی حجت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تمہارے اوپر حجت ہے۔ اقول قولی هذا و استغفر الله لی ولکم......

۴۴۲۱۴...... شعبی سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے ہمت نہ دے کہ میں اپنے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ بیٹھا دیکھوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک درجہ نیچے اتر آئے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: قرآن پڑھتے رہو اور اس سے معرفت پیدا کرو۔ قرآن پر عمل کرو، اہل قرآن بن جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کا وزن کرو قبل اس سے کہ تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے۔ قیامت کے لئے تیار رہو، اس دن اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوگی جو شخص معصیت کا مرتکب ہو وہ حق تک رسائی نہیں حاصل کرسکتا، میں اپنے آپ کو یتیم کے ذمہ دار کی جگہ اتار رہا ہوں اگر میں مالدار رہا تو عفت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑ دوں گا، اگر محتاج ہوا تو بھلائی کے طریقے سے کھاؤں گا۔ رواہ الدینوری

خطبات ومواعظ حضرت علی کرام اللہ وجہہ

۴۴۲۱۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ایسے باپ کی طرف سے جو فانی ہے، زمانے کا مستقر ہے، عمر کی سوجھ بوجھ رکھنے والا ہے، زمانے کو اس میں استسلام کرتا ہے، دنیا کی مذمت کرنے والا ہے، مردوں کے ٹھکانوں پر رہنے والا ہے جو کل ہی ان کی طرف کوچ کر جائے گا، ایسے بیٹے کی طرف جو نہ پانے والی امیدیں رکھے ہوئے ہے، ہلاک ہونے والوں کی راہ پر چلتا ہے، جو بیماریوں کا معرض ہے، حادثات کا مقبوض ہے، مصیبتوں کا نشانہ ہے۔ دنیا کا بندہ اور دھوکے کا سوداگر ہے، طرح طرح کی موتوں کا مقروض اور حقیقی موت کا قیدی، غموں کا معاہد، حزنوں کا دوست، آفات وبلیات کا نشانہ، خواہشات کا پچھاڑا ہو، موتوں کا خلیفہ۔ امابعد! تمہارے اوپر ظاہر ہو چکا ہے کہ دنیا مجھ سے منہ موڑ چکی ہے اور زمانہ مجھ پر اُمڈ آیا ہے آخرت کا اقبال اس پر کہ جو مجھے غیر کے ذکر سے روکنے والی ہے جو کچھ میرے پیچھے ہے اس کا اہتمام لوگوں کے غم کے علاوہ مجھے اپنی جان کا بھی غم ہے چنانچہ میری رائے درست ثابت ہوا اور مجھ پر جو خواہش نفس کا تصرف ہے میری کوشش اس کو لے رہی ہے، جس میں غیر سنجیدگی نہیں ہے سچائی ہے جس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں اے میرے میرے بیٹے! میں نے تمہیں اپنا جز پایا ہے بلکہ

میں تو تمہیں اپنا کل سمجھتا ہوں تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے گویا وہ مجھے پہنچتی ہے۔ تمہارے معاملہ کی مراد میں ہوں جس طرح مجھے اپنی فکر ہے، اسی طرح مجھے تیری فکر ہے۔ میں نے تمہاری طرف یہ خط لکھا ہے اگر میں باقی رہا یا فنا ہو گیا۔ اے بیٹے! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے امر کے لزوم کی وصیت کرتا ہوں اللہ کے ذکر سے دل کی عمارت اس کی محبت کے سہارے کی وصیت کرتا ہوں یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان مضبوط قسم کا سبب ہے اے بیٹے وعظ سے اپنے دل کو زندہ رکھو زہد سے اسے مارتے رہو یقین کی قوت سے اسے تروتازہ رکھو موت کی یاد سے اسے رسوا کرو نفس کو دنیا کی مصیبتیں دکھاؤ زمانے کے حملے سے اسے ڈراؤ ایام کے تقلب سے اسے دھمکاؤ گزرے لوگوں کے حالات اس پر پیش کرو اپنے سے پہلے لوگوں کے مصائب کا اس سے تذکرہ کرو ان کے ٹھکانوں کی سیر کرو ان کے آثار سے عبرت حاصل کرو دیکھو انھوں نے کیا کیا، کہاں سے چلے ہیں اور کہاں جا اترے ہیں۔ بلاشبہ تم دیکھو گے کہ وہ اپنے دوست واحباب کے پاس سے رخصت ہوئے ہیں اور جنت کے ٹھکانا میں جا اترے ہیں۔ گویا کہ تم دنیا سے کوچ کرتے وقت انہی کی طرح ہو گے اپنا ٹھکانا درست بناؤ اور اپنی آخرت کو محفوظ کرو غیر معروف بات چھوڑ دو جس چیز کا آپ کو ذمہ دار نہیں بنایا گیا اسے چھوڑ دو جب تمہیں گمراہی کا خوف ہو تو اسوقت سفر سے رک جاؤ چونکہ گمراہی سے رک جانا گمراہی کے سفر سے بہتر ہے۔ امر بالمعروف کرو اور اپنی زبان وہاتھ سے نہی عن المنکر کرتے رہو۔ باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل رہو دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو اپنے نفس کو ناگوار امور پر صبر کرنے کا عادی بناؤ نفس کو ان امور کی طرف متوجہ رکھو جن کا مرجع آخرت ہے۔ اس طرح تم نفس کو محفوظ ٹھکانا مہیا کر دو گے اپنے رب سے اخلاص کے ساتھ مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں عطاء وحرمان ہے استخارہ کثرت سے کیا کرو، میری وصیت کو سمجھو اس سے فروتنی نہیں برتنا۔

اے بیٹے! جب میں نے اپنے آپ کو بڑھاپے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ مجھ میں کمزوری کا اضافہ ہو رہا ہے، میں نے تمہیں وصیت کرنے میں جلدی کی تاکہ میں اپنے دل کی بات تم تک پہنچا دوں اور جسم کی طرح رائے میں نقصان نہ کروں یا کہیں ایسا ہو جائے کہ تمہاری طرف غلبہ خواہشات یا دنیا کے فتنے سبقت نہ کر جائیں پھر آسان کام مشکل تر ہو جائے بلاشبہ بدعتی دل بنجر زمین کی طرح ہوتا ہے میں تمہیں ادب کی نصیحت کرتا ہوں اس سے قبل کہ تم سنگدل ہو جاؤ اور تمہاری عقل مشغول ہو جائے تمہاری رائے کی کوشش تمہارے تجربہ کو کافی ہو اس طرح تمہاری طلب کی کفایت ہو گی اور تم تجربہ کی مشقت سے بچ جاؤ گے جس چیز کے پاس ہم چل کر جاتے ہیں وہ خود تمہارے پاس آ چکی ہے تمہارے اوپر معاملہ واضح ہو چکا ہے جو بسا اوقات ہمارے اوپر مخفی رہ جاتا تھا میں پہلوں کی عمر تک نہیں پہنچا ہوں میں نے ان کی عمروں اور واقعات میں غور وفکر کیا ہے میں ان کی آثار پہ چلا ہوں حتیٰ کہ مجھے ان میں سے ایک شمار کیا جانے لگا گویا کہ جب ان کے امور مجھ تک پہنچے تو میں نے ان کا اول تا آخر کا احاطہ کیا ہے، میں نے صاف ستھرے اور گدلے میں فرق کیا ہے۔ اس کے نفع کو ضرر سے جدا کیا ہے، میں نے ہر چیز کے مغز کو خالص کیا ہے ہر چیز کی عمدگی کو تمہارے سامنے رکھا ہے معاملات کی جہالت کو تم سے دور رکھا ہے میں نے دیکھا کہ تم پر شفقت کرنا مجھ پر واجب ہے لہٰذا تمہیں ادب کی بات بتانا میں نے بہتر سمجھا میری وصیت کو غنیمت سمجھو اور اسے اخلاص نیت اور یقین سے قبول کرو کتاب اللہ کی تعلیم وتاویل تمہارے اوپر واجب ہے شرائع اسلام حکام اسلام اور حلال وحرام کا جاننا تمہارے لیے ضروری ہے اگر تم شبہ سے ڈرو کہ لوگوں کی اھواء وآراء کا اس میں اختلاف رہا ہے جیسا کہ لوگ التباس میں پڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں اس کی تعلیم پر کمربستہ ہو جاؤ اے بیٹے! کسی بھی معاملہ میں اپنی عنایت کو مقدم رکھو تاکہ یہ تمہارے لیے ایک نظر ہو جھگڑے اور فخر سے بچتے رہو۔ دنیا کی طلب نہ ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں رشد وہدایت کی توفیق عطا فرمائے گا اور سیدھی راہ کی ہدایت دے گا میرا عہد اور میری وصیت قبول کرو جان لو اے بیٹے! میری وصیت میں سب سے زیادہ محبوب چیز جسے تم اپناؤ گے وہ تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر فرض کیے ہوئے احکام پر اکتفا کرنا ہے اپنے آباؤ اجداد اور نیکوکاروں کے طریقہ کو اپنانا ہے انھوں نے اپنے نفسوں کی کوئی رورعایت نہیں کی وہ اپنے معاملہ کے مفکر تھے جس طرح کہ تم ہو پھر انھیں معروف عمل کے اختیار کرنے کی طرف فکرمندی پھیر دیتی تھی جس چیز کا انھیں مکلّف نہیں بنایا گیا اس سے رک جاتے تھے اگر تمہارا نفس انکار کرے کہ تم اسے قبول کرو بدون اس کے کہ تم جانو جسے وہ جانتے تھے یوں تمہاری طلب تعلیم وتقسیم اور تدبیر سے ہو گی نہ کہ شبہات کے درپے ہونے سے اور خصومات کے علم میں اس معاملہ میں نظر کرنے سے قبل اپنے رب تعالیٰ سے مدد مانگ لو اس کی طرف رغبت کرو اور ہر قسم کے شائبہ جو تمہیں کسی قسم کے شبہ کی طرف لے جائے اس سے

بچتے رہو جو تمہیں گمراہی کی طرف لے جائے جب تمہیں یقین ہو جائے کہ تمہارا دل صاف ہو چکا ہے تو اس میں خشوع پیدا کرو جب رائے تمام ہو جائے اسے مجتمع کرو یوں تمہارا غم ایک ہی غم ہوگا جو تفسیر میں نے تمہارے لیے کی ہے اس پر غور کرو اگر تمہارا محبوب امر تمہاری فراغت نظر کی وجہ سے مجتمع نہیں ہوا تو جان لو کہ تمہیں تاریکی کا خبط ہو گیا ہے جبکہ طالب دین کو خبط وخلط کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، اسوقت امساک افضل ہوتا ہے، میں تم سے پہلی اور آخری بات جو کروں وہ یہ کہ میں اللہ تعالیٰ جو میرا اور تمہارا معبود ہے اولین وآخرین کا معبود ہے اس کی حمد وثناء کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے میں اس کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کا وہ اہل ہے جیسا کہ وہ اس کا اہل بھی ہے، جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے اور اس کے لیے مناسب بھی ہے میں رب تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود بھیجے یہ کہ ہمارے اوپر اپنی نعمتوں کا اتمام کرے اور ہمارے مانگنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، چونکہ اسی کے فضل وکرم سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں جان لو اے بیٹے محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا ان سے خوشخبری سنانے والے کی طرح راضی رہو، میں تمہارے حق میں نصیحت کرنے سے کوتاہی نہیں کرتا میں اس نصیحت کے پہنچانے میں بھرپور کوشش کرتا ہوں اپنی عنایت اور طویل تجربہ کی بناء پر تمہارے لیے میری نظر ایسی ہی ہے جیسی میرے اپنے لیے جان لو! اللہ تعالیٰ واحد وبے نیاز ہے، اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں اسے زوال نہیں ہر چیز سے پہلے وہ موجود ہے اور اس کی کوئی اولیت نہیں اور آخر بھی وہی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں حکیم ہے، علیم ہے قدیم ہے اور لم یزل ہے جب تمہیں اس کی پہنچان ہو چکی تو پھر تمہارے لیے جیسے مناسب ہو کرو تمہاری قدرت کم عاجزی زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف محتاجی، زیادہ طلب حاجت میں اپنے رب سے مدد مانگو طاعت سے رب تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو اس کی طرف رغبت رکھو اور ڈرتے بھی رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے وہ جو حکم دیتا ہے اچھا دیتا ہے اور تمہیں صرف قبیح فعل سے روکے گا اپنے نفس کو اپنے اور غیر کے درمیان میزان مقرر کر لو دوسروں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو دوسروں کے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو جس بات کا تمہیں علم نہیں وہ مت کہو بلکہ جو باتیں تمہارے علم میں ہیں انھیں بھی کم سے کم کہو جس بات کو اپنے حق میں ناپسند سمجھو اسے دوسروں کے حق میں کہنا بھی ناپسند سمجھو اے بیٹے! سمجھ لو! اعجاب صواب کی سند ہے اور عقلمندی کی آفت ہے لہٰذا عقلمندی میں پیش رفت رکھو۔ دوسروں کے خزانچی مت بنو، جب تمہیں میانہ روی کی راہنمائی مل جائے تو اپنے رب کے حضور عاجزی کرو جان لو تمہارے سامنے دور کی مشقت والا ایک راستہ ہے جو شدید ہولناکیوں سے بھرپور ہے تمہیں اچھی تیاری کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے اپنے پاس اس راستے کے لئے اتنا توشہ رکھنا ہے جو تمہیں کافی وافی ہو اور تمہاری کمر کو بھی نہ جھکائے اپنی سکت سے زیادہ بوجھ مت اٹھاؤ ورنہ تمہارے لیے وبال جان بن جائے گا جب کسی ضرورت مند کو پاؤ جو تمہارا توشہ اٹھا سکتا ہے اسے غنیمت سمجھو جو شخص تم سے قرض مانگے اسے قرض دینا غنیمت سمجھو جان لو تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس کا انجام یا تو جنت ہے یا جہنم، اپنے آپ کو اس ٹھکانے کے نزول سے پہلے پہلے تیار کر لو موت کے بعد طلب رضامندی کا کوئی راستہ نہیں پھر دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹنا ہوگا جان لو! جس ذات کے قبضہ قدرت میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے تمہیں مانگنے کا حکم دیا ہے وہ تمہیں عطا کرے گا اس سے تم اپنی حاجت طلب کرو وہ تم سے راضی رہے گا وہ رحیم ذات ہے اس نے تمہارے اور اپنے درمیان حجاب نہیں رکھا وہ تمہیں کسی قسم کی پریشانی کی طرف مجبور نہیں کرتا تمہیں توبہ سے روکتا بھی نہیں اس نے توبہ کو گناہوں سے پاکی کا ذریعہ بنایا ہے تمہاری برائی کو تنہا رکھا ہے اور تمہاری نیکی کو دس گنا رکھا ہے جب تم اسے پکارو گے وہ تمہارا جواب دے گا جب تم اس سے سرگوشی کرو گے وہ تمہاری سرگوشی کو سنے گا اس کے حضور اپنی حاجت بیان کرو اپنے نفس کا حال اس سے بیان کرو اپنے دکھوں کو اس سے بیان کرو اپنے کاموں میں اس سے مدد مانگو تم اس کی رحمتوں کے خزانوں سے مانگو جن کی عطا پر اس کا غیر قادر نہیں چونکہ وسعت وکشادگی اور تمام نعمت اسی کے پاس ہے لہٰذا لپٹ لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے مانگو، دعا سے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں قبولیت دعا میں تاخیر تمہیں مایوس نہ کرے بلاشبہ عطیہ بقدر نیت ہوتا ہے بسااوقات قبول دعا سائل کے مسئلہ کے طول کی خاطر دعا میں تاخیر ہوتی ہے یوں اس کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے بسااوقات دعا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کر لی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اجر عطا فرماتا ہے، اور اپنے بندوں سے وہی معاملہ کرتا ہے جو دنیا و آخرت میں ان کے لیے بہتر ہوتا ہے، لیکن حق تعالیٰ کا لطف وکرم ہر ایک نہیں پا سکتا اور اس کی تدبیر باریکیاں اس کے چنیدہ بندے ہی سمجھ سکتے ہیں تمہارا سوال آخرت کے لیے ہونا چاہئے جو دائمی وباقی ہے تمہاری دنیاوی اصلاح کے لیے

ہو تمہارے کام کی آسانی کا ہے جو تمہاری عافیت کو بھی شامل ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قریب ہے اور جواب دیتا ہے جان لو، اے بیٹے! تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کے لیے، تمہیں مرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے باقی رہنے کے لیے نہیں اب تم عارضی دارالاقامہ میں ہو اور آخرت کے راستے پر گامزن ہو تم موت کی راہ پر ہو جس سے کسی کو مفر نہیں، اس کا طالب اسے فوت نہیں کر سکتا اس کے آن لینے سے ڈرتے رہو کہ تم برائی کی حالت میں ہو یا برے اعمال میں مبتلا ہو یوں ہمیشہ ہمیشہ کی ندامت اور حسرت میں پڑ جاؤ گے اے بیٹے! موت کو زیادہ سے زیادہ یاد رکھو، موت کو اپنا نصب العین بناؤ حتیٰ کہ اس تک پہنچ جاؤ موت اچانک تمہیں نہ آن دبوچے کہ تمہیں مبہوت کر دے آخرت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو اس کی کثیر نعمتوں عیش و عشرت دائمی زندگی طرح طرح کی لذات اور قلب آفات کو یاد رکھو دوزخ کے مختلف عذابوں شدت غم اور دکھ درد کی فکر کرو اگر تمہیں یقین حاصل ہے تو یہ تمہیں دنیا میں زہد کی نعمت سے نوازے گا اور آخرت کی طرف راغب کرے گا دنیا کی زینت کو کمتر کرے گا دنیا کے دھوکے اور رونق سے دور رکھے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخوبی آگاہ کر دیا ہے اور دنیا کی برائیاں کھول کر واضح کر دی ہیں دھوکا مت کھاؤ دنیا کے طلب گار بھونکنے والے کتوں کی طرح ہیں ضرر رساں درندے ہیں جو ایک دوسرے پر بھونکے جا رہے ہیں دنیا کا غالب کمزور کو دبا لیتا ہے دنیا کا کثیر قلیل ہے یوں تم سیدھی راہ سے پھر جاؤ گے تم اندھے راستے پر چلے جاؤ گے درست و صواب سے نکل جاؤ گے چنانچہ دنیا کے طلبگار دنیا کے فتنوں میں غرق ہو چکے ہیں انھوں نے دنیا کو خوشی سے لیا ہے اور دنیا نے ان کے ساتھ اٹکھیلیاں کی ہیں، اپنے پیچھے آنے والی زندگی کو وہ بھول گئے اے بیٹے! تم عیب دار دنیا سے بچتے رہو اے بیٹے! تم دنیا سے کنارہ کش رہو چونکہ دنیا کنارہ کشی کی سزاوار ہے، اگر تم میری نصیحت کو سنجیدگی سے نہیں لو گے یقین کر لو تم اپنی امید سے دور رہے اور اپنی اجل کا پیچھا نہ کر سکے بلاشبہ تم اپنے پیشروں کے نقش قدم پر ہو گے طلب میں اچھائی پیدا کرو کمائی کا راستہ تلاش کرو چونکہ بعض طلب انسان کو برائی تک لے جاتی ہے، ہر طالب بھی مصیب نہیں ہوتا ہر غائب لوٹنے والا بھی نہیں ہوتا اپنے آپ کو گھٹیا امور سے دور رکھو اپنے نفس کو عوض بنانے سے بچتے رہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے اس بھلائی کا کوئی نفع نہیں جو آسانی سے نہ حاصل کی جائے اور آسانی مشکل سے حاصل کی جاتی ہے تم ایسی سواریوں سے بچتے رہو جو ہلاکتوں تک پہنچا دیتی ہیں، اگر تم میں طاقت ہو کہ تمہارے اور رب تعالیٰ کے درمیان کوئی صاحب نعمت نہ ہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ تم اپنی قسمت پاؤ گے اور اپنا حصہ لو گے چونکہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا تھوڑا اعظیم تر ہوتا ہے، گو کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بہت اعلیٰ ہے بادشاہوں سے تم صرف فخر ہی حاصل کرو گے معاملات میں میانہ روی اختیار کرو تمہاری عقل کی تعریف کی جائے گی بلاشبہ تم اپنی عزت اور دین کو نہیں بیچو گے مگر ثمن کے بدلے میں، دھوکا دیا ہوا وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حصہ سے محروم رہے لہٰذا دنیا کا حصہ اتنا ہی لو جو تمہارے لیے مقدر ہے جو دنیا تم سے پیٹھ پھر جائے تم بھی اس سے پیٹھ پھیر دو طلب میں خوبصورتی پیدا کرو جو تمہاری ہستی کو عید ار کرے اس سے دور رہو اور سلطان سے بھی دور رہو شیطان کے قرب سے دھوکا مت کھاؤ جب بھی تم اپنے امور میں برائی دیکھو اسے حسن نظر سے درست کرو چونکہ ہر وصف کی صفت ہوتی ہے ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے ہر امر کی ایک وجہ ہوتی ہے عمل کرنیوالا جس میں ہدایت پا جاتا ہے بے وقوف اپنے تعسف کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اے بیٹے! میں نے کتنے ساروں کو دیکھا کہ جس سے کہا گیا ہو: کیا تم پسند کرتے ہو کہ سو سال تک بغیر آفت و اذیت کے تمہیں دنیا بمعہ اس کی لذات کے دے دی جائے اس میں تمہارا کوئی شریک نہ ہو ہاں البتہ آخرت میں تمہیں عذاب دائمی ہو چنانچہ وہ اس اختیار کو اپنے لیے روا نہیں سمجھتا اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہے، میں نے بعض کو دیکھا ہے جنھوں نے دنیا کی معمولی زینت کے لیے اپنے دین کو ہلاک کر دیا ہے، یہ شیطان کا دھوکا اور اس کے پھندے ہیں، شیطان کے دھوکے اور اس کی پھندوں سے بچتے رہو اے بیٹے! اپنی زبان قابو میں رکھو، وہ بات مت کرو جس کا تمہیں نقصان اٹھانا پڑے بے نفع بات سے خاموشی بہتر ہے تمہاری تلافی آسان ہے تمہارے بے سمجھے کلام سے برتن کے منہ کو باندھ کر اپنے برتن کی حفاظت کرو یاد رکھو اپنے ہاتھ میں موجود چیز کی حفاظت دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز سے بہتر ہے حسن تدبیر سے کفایت شعاری اسراف سے بدرجہا بہتر ہے اچھی امید لوگوں سے امیدیں وابستہ کرنے سے بہتر ہے بغیر اعتماد کے بات مت کرو جھوٹے ہو جاؤ گے جھوٹ بیماری ہے اس سے الگ رہو اے بیٹے! رزق کی تنگی پاکدامنی کے ساتھ بہتر ہے اس مالداری سے جو گناہگاری کے ساتھ ہو جو فکرمند رہتا ہے وہ صاحب بصیرت ہوتا ہے جس کی خطائیں زیادہ ہو جاتی ہیں وہ یاوا گوئی کرنے لگتا ہے بہت سارے طبائع کند ہیں جو خوش نہیں ہوتے بہت سارے کوشش کرنے والے ہوتے ہیں جو نقصان اٹھا جاتے ہیں بھلائی

آدمی کا بہترین ساتھی ہے لہٰذا اہل خیر کو اپنا ساتھی بناؤ انہی میں سے ہو جاؤ گے، اہل شر سے دور رہو ان سے الگ ہو جاؤ گے اپنے اوپر بدگمانی کو غالب مت ہونے دو چونکہ بدگمانی تمہارے اور تمہارے دوست کے درمیان بہتری کا راستہ نہیں چھوڑتی۔ کبھی کبھی کہا جاتا ہے احتیاط میں سوء ظن ہے حرام کھانا بہت بڑا ہے کمزور پر ظلم کرنا بدترین ظلم ہے فحش امر دل کو چیر دیتا ہے جب نرمی چھوڑ دی جائے اس کا انجام جاتا رہتا ہے بسا اوقات بیماری دوا بن جاتی ہے اور دوا بیماری بن جاتی ہے بسا اوقات غیر ناصح نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور ناصح (جو نصیحت کرنے والا ہو) نصیحت کو بھول جاتا ہے تمناؤں پر بھروسہ مت کرو چونکہ تمنا حماقت کا سامان ہے حسد سے اپنے دل کو پاک کرو، جیسے آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے، رات کو لکڑیاں چننے والے اور سیلاب کے خش و خاشاک کی طرح مت ہو جاؤ، کفران نعمت رسوائی ہے جاہل کی صحبت نحوست ہے، عقل تجربات کی محافظ ہے، بہترین تجربہ وہ ہے جو تمہارا راہبر ہو، فرصت کی طرف جلدی کرو کہیں تم مصروف و مشغول نہ ہو جاؤ۔ پختہ ارادہ اور عزم عقلمندی ہے حرمان کا سبب ٹالنا ہے توشے کا ضائع کرنا اور آخرت کو تباہ کرنا فساد ہے ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے۔ بہت سارے مشیر دھوکا دے دیتے ہیں حقیر مددگار میں کوئی بھلائی نہیں بدگمان دوست میں بھی کوئی بھلائی نہیں حلال میں طلب کو مت چھوڑو چونکہ گزارہ وقت کے سوا چارہ کار نہیں جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہیں مل جائے گا۔ تاجر خطرے میں رہتا ہے۔ جس نے بردباری اپنائی اس نے سرداری کی جو معاملہ کو سمجھا اس نے اضافہ کیا اہل خیر سے ملاقات دیوں کی تعمیر ہے جو تمہیں رسوائی کی طرف لے جائے اس سے دور رہو اگر برائی سرزد ہو جائے تو اسے وہ تم سے خیانت کو نہ کر دے۔ اس کے راز کو مت افشا کرو گو کہ وہ تمہارا راز افشا کر دیتا ہو فضیلت کے کام کرو، اچھائی کے مقام پر خرچ کرو لوگوں کے لیے بھلائی کو محبوب رکھو، چونکہ یہ عالیشان کاموں میں سے ہے، اے بیٹے! یاد رکھو وفاداری بہترین شرافت ہے، حرام سے دور رہنا عزت ہے علاقوں کا کثیر ہونا بخل کی نشانی ہے۔ جھگڑے کی صورت میں اپنے کسی بھائی سے رک جانا بایں حال کہ دل میں اس کی محبت ہو اس پر پل پڑنے سے بہتر ہے کہ اس میں ظلم ہے۔ صلہ رحمی عمدہ شرافت ہے جان بوجھ کر غلطی کرنا قطع تعلقی کی وجہ ہوتی ہے جب اپنے کسی بھائی سے قطع تعلق کی نوبت آئے تو اس وقت بردباری سے کام لو، جب دوری ہو قریبی سے اور جب سختی پر اتر و تو نرمی سے جب غلطی کرو تو اسے معذرت سے مٹا ڈالو۔ گویا کہ تمہارا بھائی تمہارا آقا ہے تم اس کے غلام ہو اور اس کے تمہارے اوپر بڑے احسانات ہیں، یہ معاملہ نااہل سے نہیں کر بیٹھنا خبردار دوست کے دشمن کو دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہارے دوست سے دشمنی کرے گا دھوکا دہی سے کام مت لو چونکہ یہ کمینوں کی عادت ہے اپنے بھائی سے ہمدردی سے اور خلوص سے پیش آؤ اس سے خیر خواہی کا معاملہ کرو اگرچہ اچھائی ہو یا برائی، ہر حال میں اس کے احسان مند رہو جہاں بھی وہ جائے تم اس کے ساتھ رہو، اس سے بدلہ کا مطالبہ مت کر چونکہ یہ گھٹیا کام ہے اپنے دشمن کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ چونکہ یہ کامیابی کے زیادہ لائق ہے شک کی بنیاد پر اپنے بھائی سے تعلق ختم مت کرو جو تمہارے اوپر سختی کرے اس کے لیے تم نرمی کرو کیا بعید وہ تمہارے لیے بھی نرم ہو جائے، کتنی بری چیز ہے قطع تعلقی صلہ رحمی کے بعد جفا لطف و کرم کے بعد دشمنی دوستی کے بعد اس شخص سے خیانت جو تمہارے اوپر اعتماد کرتا ہو، اس شخص سے بدگمانی جو تم سے اچھا گمان رکھتا ہو جو تمہارے اوپر اعتماد کرتا ہو اس کے ساتھ دھوکا اگر قطع تعلقی کرنے کا تمہارا ارادہ ہو تو پھر بھی تم پہل مت کرو جو تمہارے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو اس کے گمان کی تصدیق کرو اپنے بھائی کی نیکی کو ضائع مت کرو چونکہ وہ بھائی نہیں رہتا جس کے حقوق کو تم ضائع کر دو گے تمہارے اہل خانہ بدبخت نہیں ہونا چاہئے جو شخص تم سے دوری کرے اس کو اپنے لیے راغب مت کرو جو تمہارے قریب ہو اسے دور مت کرو جب کوئی ایسا مقام آ جائے تو تم بھائی کی قطع تعلقی پر قوی مت ہو جاؤ تمہاری برائی تمہارے احسان سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے، تمہارا بخل تمہارے خرچ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے کوتاہیاں تمہارے فضل سے زیادہ نہ ہو کہیں ہمارے اوپر ظلم کی کثرت نہ کر دے جس پر تم نے ظلم کیا ہے چونکہ وہ ضرر رسانی میں کوشاں ہے جو تمہیں خوش کرے اس کا بدلہ ناراض کرنا نہیں ہوتا جان لو اے بیٹے! رزق کی دو قسمیں ہیں ایک رزق وہ جسے تم تلاش کرتے ہو دوسرا رزق وہ جو تمہاری تلاش میں رہتا ہے اگر تم اس کے پاس نہ آئے وہی تمہارے پاس آ جائے گا جان لو زمانہ کے حوادث بے شمار ہیں خبردار جو تمہیں گالی دے وہ زمانے کے لیے لعنت کا باعث ہوتا ہے لوگوں کے ہاں وہ قابل معذرت ہوتا ہے۔ بہت بڑا ہے حاجت کے وقت جھک جانا، مالدار ہوتے ہوئے جفاکشی دنیا میں تمہارے لئے وہی ہے جو تم اپنا ٹھکانا درست کرو گے۔ اپنی آسانی کے مطابق خرچ کرو، تم دوسروں کے خازن مت بنو جو چیز تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اس پر جزع فزع مت کرو۔ ناممکن سے ممکنات پر استدلال کرو بلاشبہ امور میں اشتباہ ہوتا ہے وہ ایک دوسرے

کے مشابہ ہوتے ہیں نعمت والے کا کفران مت کرو بلاشبہ کفر نعمت قلت شکر اور مخلوق کی رسوائی سے ہے ان لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنھیں عظمت کوئی نفع نہیں پہنچاتی عقلمند قلیل سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے، چوپائے مارنے سے نفع پہنچاتے ہیں غیر سے نصیحت حاصل کرو تمہارا غیر تم سے نصیحت حاصل کرنے والا نہ ہو صالحین کی عادات کو اپناؤ ان کے آداب کو لو اور ان کے طریق کار پر چلو حق کو پہچانو برائی کو اپنے سے پہلے دور کر لو غموں کے سلسلے کو دور رکھو اور صبر کرو اور حسن یقین پیدا کرو جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ ظلم سے دور رہتا ہے قناعت آدمی کا بہترین حصہ ہے حسد آدمی کے دل کو برباد کر دیتا ہے ناامیدی میں تفریط ہے حسد نقصان کو نہیں لاتا۔ ہر حال وہ تمہارے دل کو کمزور کرتا ہے اور جسم کو مریض بناتا ہے۔ حسد کو اپنے سے دور رکھو اور اسے غنیمت سمجھو اپنے سینے کو دھوکا دہی سے پاک رکھو سلامت رہو گے اس رب سے مانگو جس کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے ہیں اس سے عمدہ کمائی طلب کرو اسے اپنے قریب تر پاؤ گے بخل ملامت کو لاتا ہے نیک دوست مناسب ہوتا ہے، دوست وہ ہے جس کا نہ ہونا بھی سچا ہو خواہش نفس اندھے پن کی شریک ہے وسعت رزق اللہ تعالیٰ کی توفیق میں سے ہوتی ہے یقین غموں کو دور کرتا ہے، صدق میں نجات ہے جھوٹ کا انجام بہت برا ہوتا ہے بہت سارے دور رہنے والے قریب ہوتے ہیں اور بہت سارے قریب ہونے والے بہت دور ہوتے ہیں غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو جو شخص حق سے تجاوز کر جائے اس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے، جو شخص اپنے مقدر پر اکتفا کر لیتا ہے وہ اس کے لیے باقی رہتا ہے اخلاق بہت اچھا ہوتا ہے...... خالص تقویٰ پختہ چیز ہے کبھی کبھار ناامیدی کا ادراک ہوتا ہے جبکہ طمع ہلاکت ہوتی ہے،

کتنے ہی شک خوردہ ایسے ہیں جو بدبختی کی راہ پر چل پڑے ہیں، وہ شخص تم پر ظلم کرتا ہے جو تمہارے اوپر زیادتی کا مرتکب ہو، ہر پوشیدہ بات ظاہر نہیں ہوتی، بسا اوقات صاحب بصیرت بھی اپنے راستے کو چھوڑ دیتا ہے، جبکہ اندھا اپنے راستے پر چل پڑتا ہے، ہر طالب اپنے مقصود کو پانے والا نہیں ہوتا ہر متوفی نجات پانے والا نہیں ہوتا شی کو موخر کرو چونکہ تم جب چاہو گے اسے جلدی کر سکتے ہو اچھائی کرو اگر تم چاہو کہ تمہارے ساتھ اچھائی کی جائے اپنے بھائی کی ہر بات کو برداشت کرو عتاب کی کثرت مت کرو چونکہ عتاب کینہ برپا کرتا ہے اور غضب کو لاتا ہے جبکہ اس کی کثرت سوء ادب ہے، ایسا ساتھی رکھو جس سے بھلائی کی امید ہو جاہل کی قطع رحمی عاقل کی صلہ رحمی کے برابر ہوتی ہے، جو آزادی کو کاٹے وہ ہلاک ہو جاتا ہے، جو شخص اپنے زمانے کو نہیں پہچانتا ہو جنگ کرتا ہے، نعمت اہل بغاوت کے قریب تر ہوتی ہے، نااہل کو دوست نہ بنایا جائے، عالم کا پھسل جانا بہت بڑا پھسلنا ہے جھوٹے کی علت بہت بری ہوتی ہے فساد کثیر کو برباد کر دیتا ہے میانہ روی قلیل کو بڑھاتی ہے قلت ذلت ہے والدین کے ساتھ احسان مندی اکرام طبائع ہے۔ جلدی بازی کر کے آدمی پھسل جاتا ہے اس لذت میں کوئی خیر نہیں جس کے بعد ندامت اٹھانی پڑے، عقلمند وہ ہے جو تجربہ سے نصیحت حاصل کرے، تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہوتا ہے تمہارا خط تمہاری حالت کا اچھا گویا ہے لہٰذا اپنے معاملہ کو اچھی طرح جان لو اپنے شر میں کمی کرو ہدایت اندھے پن کو دور کر دیتی ہے اختلاف کے ہوتے ہوئے الفت ختم ہو جاتی ہے حسن عمل پڑوسی پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ ہرگز ہلاک نہیں ہوتا اور محتاج نہیں ہوتا راز دار آدمی کے بھید کو افشا کر دیتا ہے، بہت سارے لوگ اپنی موت کا خود سامان پیدا کر لیتے ہیں، ہر دکھائی دینے والے بصیر نہیں ہوتا بہت سارے مذاق حقیقت بن جاتے ہیں جن پر زمانہ اعتماد کرتا ہو وہ خیانت کر جاتا ہے، بہت سارے تعظیم والے رسوا ہو جاتے ہیں، جو ٹھکانا پکڑ لیتا ہے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، ہر ایک کا نشانہ درست نہیں ہوتا، جب سلطان بدل جاتا ہے زمانہ بھی بدل جاتا ہے، تمہارے اہل خانہ میں وہ بہتر ہے جو تمہاری کفایت کرتا ہو، مزاح عداوت اور کینہ لاتا ہے،

صحت یقین دین داری کی جڑ ہے معاصی سے اجتناب تمام اخلاص ہے، سچ سب سے اچھا قول ہے سلامتی استقامت کے ساتھ ہے راستے میں پڑنے سے پہلے دوست کے متعلق سوال کر لو گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی کے متعلق سوال کر لو دنیا اتنی ہی حاصل کرو جس سے تمہارا گزارا چل سکے جو تم سے معذرت کرے اس کا عذر قبول کرو، اپنے بھائی پر رحم کرو گو کہ وہ تم سے خیانت ہی کیوں نہ کرے، اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو گو کہ وہ تمہارے ساتھ جفاکشی کیوں نہ کرے اپنے نفس کو سخاوت کا عادی بناؤ نفس کے لیے ہر بھلائی اختیار کرو جو کام تمہیں ہلاکت میں ڈالے اس کو مت کرو نہ ایسا کلام کرو جو تمہیں رسوا کر دے اپنے نفس سے انصاف کرو۔ اے بیٹے! عورتوں کے مشورہ سے گریز کرو ہاں جس عورت میں تم کمال سمجھو اس سے مشورہ لے لو چونکہ عورتوں کی رائے کم عقلی کی طرف لے جاتی ہے، عوروں کو پردہ ہی میں رہنے دو، چونکہ عورتوں کے لیے کثرت حجاب بہت بہتر ہے عورتوں کو گھروں میں بیٹھے رہنا باہر نکلنے سے بہتر ہے اگر تم سے ہو سکے کہ انھیں تمہارے علاوہ کوئی نہ پہچانتا ہو تو ایسا لازمی کرو، غصہ کم کرو گناہ

کے علاوہ میں عتاب مت کرو چونکہ عورت پھول کی مانند ہے عورت سختی نہیں برداشت کرسکتی اپنے غلاموں سے اچھا برتاؤ کرو اگر ان میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے تو اسے معاف کردو چونکہ معاف کرنا اسے مارنے سے اچھا ہے، ان کے ذمہ وہی کام سپرد کرو جو تم آسانی کے ساتھ ان سے لے سکو اپنی معاشرت اچھی رکھو چونکہ معاشرت تمہارا ایک پر ہے جس سے تم اڑتے ہو تمہاری اصل اسی کی طرف لوٹتی ہے وہ سختی کے وقت تمہارا اعتماد ہیں۔ غلاموں میں جو کریم ہو اس کا اکرام کرو جو بیمار ہو اس کی عیادت کرو انھیں اپنے امور میں شریک کرو، تنگدست پر آسانی کرو اپنے امور پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو چونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور بہترین مددگار ہے میں تمہارے دین اور دنیا کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ والسلام۔

رواہ وکیع والعسکری فی المواعظ

۴۴۲۱۶..... یحییٰ بن عبداللہ بن حسن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے چنانچہ ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتلائیے اہل جماعت کون ہیں؟ اہل فرقہ کون ہیں؟ اہل سنت کون ہیں؟ اور اہل بدعت کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو جب تو نے سوال کرہی دیا ہے تو اب سمجھو اور میں تمہیں اسقدر سیر کردوں گا کہ تم میرے بعد بھلے کسی سے سوال مت کرو رہی بات اہل جماعت کی سو میں اور میرے متبعین گو کہ تعداد میں کم ہیں اہل جماعت ہیں، یہ بات حق ہے اور یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم سے ہے رہی بات اہل فرقہ کی یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے متبعین کے مخالف ہیں گو کہ ان کی تعداد زیادہ ہے اہل سنت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ طریقے پر چلتے ہیں گو کہ وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں اہل بدعت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اس کی کتاب اور اس کے رسول کے مخالف ہوں اپنی رائے اور اپنی خواہش پر عمل کرتے ہوں گو کہ ان کی تعداد کیوں نہ زیادہ ہو ان کی پہلی جماعت گزر چکی اور جماعتیں ابھی باقی ہیں ان کا استقبال اللہ ہی کے سپرد ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! لوگ مال غنیمت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ قتال کرے گا وہ خود اس کا مال اس کی اولاد ہمارے لیے مال غنیمت ہیں۔ اتنے میں بکر بن وائل کا ایک آدمی کھڑا ہوا جسے عبادہ قیس کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ سخت زبان تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین بخدا آپ نے برابری کی تقسیم نہیں کی ہے رعیت میں عدل بھی نہیں کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تیری ہلاکت کیوں نہیں؟ کہنے لگا: چونکہ آپ نے جو کچھ لشکر میں ہے وہ تقسیم کردیا اور آپ نے اموال عورتیں اور بچے چھوڑ دیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے لوگو! جس پر کوئی زخم لگا ہو وہ موٹاپے سے اس کا علاج کرے۔ عباد بولا: ہم اپنا مال غنیمت طلب کرنے آئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تم جھوٹ بولو تو اسوقت تک اللہ تعالیٰ تمہیں موت نہ دے جب تک کہ تم قبیلہ ثقیف کے لڑکے کو نہ پالو قوم سے ایک آدمی بولا: اے امیر المؤمنین! ثقیف کا لڑکا کون ہوگا؟ فرمایا: ثقیف کا ایک آدمی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو توڑے بغیر نہیں رہے گا عرض کیا: وہ اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا: کیوں نہیں جابروں کی ایک جماعت اس کا قلع قمع کرے گی بڑی گندی موت اسے قتل کیا جائے گا اس کے بطن کی کثرت جریان کی وجہ سے اس کا دبر چل پڑے گا اے بنو بکر کے بھائی! تیری رائے کمزور ہے کیا تمہیں علم نہیں کہ ہم بڑے کے گناہ کے بدلہ میں چھوٹے کو نہیں پکڑتے، اموال فرقت سے قبل ان کے لیے تھے انھوں نے فطرت پر بچے جنم دیئے تمہارے لیے وہی کچھ ہے جو کچھ لشکر نے جمع کیا ہے اور جو کچھ ان کے گھروں میں ہے وہ ان کی اولاد کے لیے میراث ہے ان میں سے جو بھی ہمارے اوپر حملہ آور ہوگا ہم اسے گناہ کے بدلہ میں پکڑیں گے اگر وہ رک گیا تو اس کے ذمہ دوسرے کا گناہ نہیں ڈالا جائے گا اے قبیلہ بکر کے آدمی! میں نے ان لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ میں دو جوتوں کے برابر سرابر ہونے کی طرح آپ ﷺ کے نقش قدم پر چل رہا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ میدان جنگ نے وہاں موجود ہر چیز کو حلال کر دیا ہے جبکہ دار ھجرت نے سب کچھ حرام کردیا ہے ہاں البتہ جو کچھ حق سے لیا جائے پس رک جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے، گو کہ تم میری تصدیق نہ کرو اور مجھ پر کثرت کرو (اس بات پر آپ نے اکثر مرتبہ کلام کیا) پس تم میں سے کون ہے جو اپنی ماں عائشہ کو اپنے حصہ میں لے گا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم میں سے کون ہوسکتا ہے۔ آپ نے درست فرمایا ہم نے خطا کی آپ کو علم ہے اور ہم جاہل ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہر طرف سے لوگوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں کہ اے امیر المؤمنین آپ نے بجا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذات اقدس سے رشد و ہدایت پھیلائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے لوگو! بخدا تم اگر ان کی اتباع واطاعت کروگے تو سر مو

اپنے نبی کے راستے سے نہیں ہٹو گے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہر طرح کی مصیبتوں سے محفوظ قرار دیا ہے اور فصل خطاب عطا فرمایا ہے اور انھیں ہارون بن عمران کے طریق پر قرار دیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے انھیں خصوصی فضل وکرم عطا فرمایا ہے اور اپنے نبی ﷺ کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو کسی کو بھی نہیں دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے دیکھو تمہیں کیا حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو، بلاشبہ عالم جانتا ہے کہ جاہل کن گھٹیا امور کا ارتکاب کرتا ہے، میں تمہیں ابھارتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ اگر تم میری اطاعت کرتے رہے جنت کی راہ پر چلو گے گو کہ اس میں شدید مشقت ہے اور سخت کرواہٹ ہے چلانکہ دنیا میٹھی اور حلاوت والی ہے اور حلاوت دھوکا کھانے والے کے لیے ہے بدبختی اور ندامت قلیل ہے پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بنی اسرائیل کے ایک نبی نے بنی اسرائیل کو پانی نہ پینے کا حکم دیا انھوں نے نبی کا حکم نہ مانا اور پانی پی لیا اور بہت تھوڑے لوگوں نے پانی نہ پیا اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے یہ ان لوگوں میں سے ہوئے جنھوں نے اپنے نبی کی اطاعت کی اور اپنے رب کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوئے۔ رہی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی انھیں عورتوں کی رائے نے آڑے لے لیا اور علی ان کے دل میں ہنڈیا کی طرح کھٹک رہے تھے اگر انھیں دعوت دی جاتی تو لامحالہ وہ اچھائی کا کام کرتیں ان کے لیے پہلی جیسی حرمت ہے حساب تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے جسے چاہے معاف فرمادے اور جسے چاہے عذاب دے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اس فیصلہ سے راضی رہے، اس کے بعد لوگوں نے اعلان کیا: اے امیر المومنین! آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے گو کہ ہم جاہل رہے، ہم آئندہ اس بات کا ارتکاب نہیں کریں گے جس کو امیر المومنین ناپسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ ابن لیاف انصاری اپنے درج ذیل اشعار میں کہتا ہے۔

ان رایا رایتموہ سفاھا — لخطا الا یرادو الاصدار۔

تمہاری رائے بے وقوفی پر مبنی ہے اور اس رائے کا اظہار بھی سخت غلطی ہے

لیس زوج النبی تقسیم فیئا — ذلک زیغ القلوب والابصار

نبی کی بیویوں کو بطور غنیمت تقسیم نہیں کیا جائے گا، یہ خیال دلوں اور بصریت کی کجی ہے۔

فاقبلو الیوم مایقول علی — لا تنا جوا بالا ثم فی الا سرار

علی جو بات تم سے کہتے ہیں اسے مان لو اور گناہ کی باتیں پوشیدگی میں مت کرو۔

لیس ما ضمت الیوت بفیٔ — انما الفیٔ ما تضم الاوار

گھروں میں جو کچھ ہو وہ غنیمت نہیں ہوتا غنیمت وہ ہے جو آگ کی تپش سے حاصل ہو۔

من کراع فی عسکر وسلاح — ومتاع یبیع ایدی التجار

لشکر میں حصہ لینے والے گھوڑے اسلحہ اور تاجروں کے ہاتھوں میں بکنے والا سامان مال غنیمت ہے۔

لیس فی الحق قسم ذات النطاق — لاولا اخذکم لذات خمار

پٹکا باندھنے والی عورت حقیقت میں مال غنیمت ہیں اور نہ ہی پردہ نشین عورتیں۔

ذاک ھو فیئکم خذوہ وقولوا — قدرضینا لا خیر فی الا کثار

اوپر جو بیان ہوا ہے وہ ہی مال غنیمت ہے اسے حاصل کرو اور کہو کہ ہم راضی ہیں اور اس سے زیادہ میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔

انھا امکم وان عظم الخطب — وجاءت بز لة وعثار۔

عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں ہیں گو کہ پریشانیاں اور مصیبتیں بڑھ جائیں وہ بھولے سے تمہارے پاس آئی ہیں۔

فلھا حرمة النبی وحقاق — علینا من ستر ھا ووقار۔

ان کے لیے نبی کا احترام ثابت ہے اور ان کا پردہ اور وقار ہمارا حق ہے۔

عبادہ بن قیس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! ہمیں ایمان کے متعلق خبر دی، جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ھاں اللہ تعالیٰ نے امور کی ابتدا کی اپنے لیے جس چیز کو چاہا پسند فرمالیا اور جس چیز کو محبوب سمجھا اپنے لیے اختیار کیا وہ اسلام سے راضی ہوا ہے اور اسے اپنے نام سے مشتق کیا ہے اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوبین کو بطور تحفہ عطا کیا ہے۔ اسلام کے شرائع کو سہل بنایا ہے اسلام کے ارکان کو عزت بخشی ہے، افسوس ہے اس شخص پر جو ظلم کرے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو سیڑھی بنایا ہے اسلام میں داخل ہونے والے کے لیے اور نور بنایا ہے نور حاصل کرنے والے کے لیے اور اس پر چلنے والے کے لیے برھان بنایا ہے اور دین بنایا ہے تحفہ لینے والے کے لیے جو اسے پہچانے اس کے لیے عزت وشرف بنایا ہے مخاصمت کرنے والے کے لیے حجت بنایا ہے۔ اور روایت کرنے والے کے لیے علم بنایا اسکو بولنے والے کے لیے حکمت بنایا اس کے ساتھ تعلق بنانے والے کے لیے وثیقہ بنایا اس پر جس نے ایمان لایا وہ نجات پا گیا پس ایمان اصل حق ہے حق ھدایت کا راستہ ہے اس کی تلوار آراستہ زیور ہے اور غنیمت اس کا زیور ہے یہ واضح راستہ ہے چمکتا ہوا چراغ ہے اس کی غایت بلند وبالا ہے اس کی دعوت افضل ترین ہے صادقین کی راہ پر چلنے والے کے لیے بشارت ہے واضح البیان ہے عظیم الشان ہے امن اس کا راستہ ہے نیکیاں اس کا منارہ ہیں فقہ اس کے جلتے چراغ ہیں نیکوکار اس کے شہسوار ہیں پس نیک بخت ایمان کی بدولت محفوظ ہوں گے جبکہ بد بخت نافرمانی کر کے ناامید ہو چکے جس پر بیان کی ہیئت متوجہ ہوئی جب حق کا نور اور ہدایت کا راستہ واضح ہو چکا پس ایمان کے ذریعے نیکیوں پر استدلال مطلوب ہے۔ نیکیوں سے ہی فقہ کی تعمیر ممکن ہے فقہ سے ہی موت مرہوب رہی ہے جبکہ موت سے دنیا کا خاتمہ ہوجاتا ہے، دنیا ہی سے آخرت کا خروج ہے جبکہ قیامت کے دن دوزخیوں کے لیے موت حسرت ہی ہوگی جبکہ دوزخیوں کے تذکرہ میں جنتیوں کے لیے تقویٰ ہے جبکہ تقویٰ ایک غایت ہے اور اس کا متبع کبھی ہلاک نہیں ہوتا اس پر عمل کرنے والا نادم نہیں ہوتا، چونکہ تقویٰ ہی کی بدولت کامیاب ہونے والے کامیاب ہوتے ہیں اور معصیت سے خسارہ پانے والے خسارہ پاتے ہیں، چاہئے کہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں اہل تقویٰ عبرت حاصل کریں، چونکہ مخلوق قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے قبل ختم نہیں ہوگی گویا وہ بلندی کی غایت کی طرف بڑھیں گے پکارنے والے کی طرف گردنیں جھکائے چلے جارہے ہوں گے قبروں سے وہ نکل پڑیں گے ہر گھر کے لیے اس کے رہنے والے ہوتے ہیں بد بختوں کی وجہ سے اسباب ختم ہو چکے ہوں گے اور زبردست ذات کی طرف سدھاریں گے پھر ان کے لیے دنیا کی طرف واپس لوٹنا نہیں ہوگا جبکہ ان کے سرداران کی اطاعت سے بیزاری ظاہر کررہے ہوگے جبکہ خوش بخت لوگ ایمان کی ولایت سے کامیاب ہوجائیں گے اے ابن قیس! ایمان کے چار ستون ہیں، صبر، یقین، عدل اور جہاد صبر کے بھی چار ستون ہیں شوق، خوف، زہد اور قرب جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے خواہشات سے یکسر علیحدگی اختیار کرتا ہے جسے روزخ کی آگ کا ڈر ہو وہ محرمات سے پھر جاتا ہے، جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے، دنیا کی مصیبتیں اس پر آسان ہوجاتی ہیں۔ جو موت کا منتظر ہوتا ہے وہ بھلائیوں کی طرف سبقت کرتا ہے جو حکمت ودانائی کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ عبرت کا راستہ پہچان لیتا ہے جو عبرت پہچان لیتا ہے اسے سنت کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے، جسے سنت کی معرفت حاصل ہوگئی وہ گویا کہ اولین میں سے ہوگیا اور مستقل سیدھے راستے پر گامزن ہوگیا عدل کے بھی چار ستون ہیں عمدہ فہم، گہرا علم حکمت اور برد باری جسے فہم حاصل ہو وہ ان سب کی تفسیر علم سے کرتا ہے، جسے علم حاصل ہو وہ حکمت کے شرائع پہچان گیا جس نے حکمت کے شرائع پہچان لیے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا، جس میں بردباری آجائے وہ افراط کا شکار نہیں ہوتا اور لوگوں میں محمود ہو کر زندہ رہتا ہے جہاد کے بھی اسی طرح چار ستون ہیں امر بالمعرف ونہی عن المنکر، صدق اور فاسقین کی دھنائی، جو شخص امر بالمعروف کرتا ہے وہ مومن کی کمر کو مضبوط تر بنادیتا ہے جو نہی عن المنکر کرتا ہے وہ منافق کی ناک کو خاک آلود کرتا ہے جو سچائی سے کام لیتا ہے اس کا وبال اتار دیا جاتا ہے، جو شخص منافقین کی دھنائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ ہوتا ہے اللہ اس کے لیے غصہ میں آتا ہے۔

اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امیر المومنین جیسے آپ نے ہمیں ایمان کے متعلق خبر دی اسی طرح کفر کے متعلق بھی ہمیں خبر دیں فرمایا: اے ابو یقظان جی ھاں! کفر کی چار چیزوں پر بنیاد ہے جفا، اندھاپن، غفلت اور شک، جس نے جفاکشی کی اس نے حق کو حقیر وکمتر سمجھا اور باطل کا بول بالا کیا، علماء کی مخالفت کی اور باطل پر اصرار کیا، جس نے اندھاپن اختیار کرلیا وہ نصیحت کو بھول گیا اور بدگمانی کی اس نے اتباع کی بغیر توبہ کے مغفرت کو طلب کیا، جس نے غفلت اختیار کی وہ رشد وہدایت سے دور رہا اور لمبی لمبی

آرزؤوں نے اسے دھوکے میں رکھا اس نے حسرت وندامت اپنے دامن میں سمیٹ لی اس کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا اللہ نے احتساب نہیں لیا جو اللہ کے معاملہ میں سرکشی کرتا ہے وہ شک میں پڑ جاتا ہے جس نے شک کیا ذلت اس کا مقدر بن گئی، اس نے اپنے معاملہ میں کوتاہی کردی اس نے اپنے رب تعالیٰ کے معاملہ میں دھوکا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی معافی اور آسانی وسیع تر ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ثواب کو حاصل کرتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت میں عمل کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا مزہ چکھ لیا اے ابویقظان! اچھا انجام تمہیں مبارک ہو اس انجام کے بعد اور کوئی انجام نہیں اور جنت کے بعد اور کسی جنت کی تلاش نہیں۔ اس کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! ہمیں زندوں میں سے مردہ کے متعلق خبر دیجئے۔ فرمایا جی ہاں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبشرین اور منذرین بنا کر مبعوث کیا ہے صدیقین نے ان کی تصدیق کی جبکہ مکذبین نے ان کی تکذیب کی انبیاء نے مصدقین کو ساتھ رکھ کر مکذبین کے ساتھ قتال کیا، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو غلبہ عطا کیا پھر رسولوں کو موت آئی اور ان کے بعد بہت سارے لوگ آئے ان میں سے بعض منکرین ہوئے ان کی زبان اور دل دونوں منکر تھے اس کا دل تارک تھا جبکہ یہ دو بھلائی کی خصلتیں ہیں انھیں تامے رکھوان میں سے بعض دل سے منکر ہوتے ہیں ہاتھ اور زبان سے تارک ہوتا ہے یہ عادت دو خصلتوں میں سے بڑھی ہوئی ہے ایک آدمی ان میں سے وہ ہے جو دل زبان اور ہاتھوں سے تارک ہوتا ہے یہ زندوں میں مردہ ہوتا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا اے امیر المومنین ہمیں بتائیے کہ آپ نے طلحہ اور زبیر کے ساتھ کیوں قتال کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ قتال کیا چونکہ انھوں نے میری بیعت توڑ دی تھی اور انھوں نے میرے مومن ساتھیوں کو قتل کیا تھا حالانکہ یہ ان کے لیے حلال نہیں تھا بالفرض اگر وہ ابوبکر وعمر کے ساتھ ایسا کرتے وہ بھی ان کے ساتھ قتال کرتے محمد ﷺ کے بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ جس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے انکار کیا وہ اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوئے جبتک کہ اس سے بیعت نہیں لے لی گو کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کو ناگوار ہی کیوں نہ سمجھتا ہو، تو مجھے کیا ہوا حالانکہ انھوں نے (طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ) میرے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور رضامندی سے بیعت کی تھی نہ کہ ناگواری سے۔ لیکن انھوں نے مجھ سے بصرہ اور یمن کی ولایت (گورنری) کا مطالبہ کیا تھا میں نے انھیں ولایت نہ سونپی چونکہ ان پر دنیا کی محبت کا غلبہ ہوگیا تھا اور ان میں حرص پیدا ہوگئی تھی مجھے خوف محسوس ہوا کہ یہ کہیں اللہ کے بندوں کو غلام نہ بنالیں اور مسلمانوں کے اموال کو اپنا نہ تصور کرلیں میں نے ان کی آزمائش کرنے کے بعد جب ان سے منہ موڑا۔

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خبر دیجئے کیا یہ واجب ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم سے پہلی امتیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑنے پر ہلاک کردی گئیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون.

وہ برائی سے نہیں باز آتے تھے چنانچہ وہ برائی کر بیٹھے تھے اور بہت برا کرتے تھے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں جو انھیں اپنائے گا اللہ اس کی مدد کرے گا اور جو ترک کرے گا اللہ اسے رسوا کرے گا نیکی کے اعمال اور جہاد فی سبیل اللہ امر بالمعروف اور انہی عن المنکر کے ہوتے ہوئے ایسے ہی ہیں جیسا کہ اوڑے ہوئے سمندر میں خشک جگہ پس تم بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو چونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اجل کو قریب نہیں کرتے اور رزق میں کمی نہیں کرتے جبکہ جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق افضل جہاد ہے۔ امر آسمان سے ایسے ہی نازل ہوتا ہے جیسے کہ بادلوں سے بارش کے قطرے جو تقدیر میں کم یا زیادہ آچکا ہے چنانچہ تم میں سے جب کوئی شخص اس میں کمی دیکھے اور دوسرے کو خوشحالی میں پائے تو یہ چیز اس کے لیے باعث فتنہ نہیں وہ مرد مسلمان جو

خیانت سے بری ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو اچھائیوں کا منتظر رہے یا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر میں واقع ہوگا یا جلد از جلد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے رزق ملے گا آناً فاناً میں وہ مال والا و اولاد والا ہو جاتا ہے جبکہ مال اور اولاد دنیوی زینت ہیں اور باقی اعمال دنیا کی کھیتی ہیں جبکہ عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (دنیا و آخرت) کو بہت ساری اقوام کے لیے جمع بھی کیا ہے۔

ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! ہمیں نئی نئی باتیں ظاہر ہونے کے متعلق خبر دیں جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد نئی باتیں ظاہر ہوں گی حتیٰ کہ ایک کہنے والا کہے گا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جبکہ یہ سب کچھ مجھ پر جھوٹ ہوگا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث کیا ہے میری امت اصل دین پر متفرق ہو جائے گی اور اس کی جماعت بہتّر (۷۲) فرقوں میں بٹ جائے گی ہر فرقہ ضال و مضل ہوگا اور دوزخ کی طرف دعوت دیتا ہوگا جب ایسی حالت پیش آ جائے تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو بلاشبہ قرآن حکیم میں گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبریں موجود ہیں۔ حکم اس میں واضح ہے اور لوگوں میں سے جس نے بھی اس کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے اسے چکنا چور کر دیا۔ قرآن کے علاوہ میں جس نے بھی طلب علم کیا اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور اس کا واضح نور ہے اس کی شفاء نفع بخش ہے اس کا تمسک کرنے والے کے لیے باعث عصمت ہے اتباع کرنے والوں کے لیے باعث نجات ہے اس میں موج نہیں جو کھڑی ہو جائے اس میں کجی نہیں جو ٹیڑھے پن کو فروغ دے اس کے عجائب نہ ختم ہونے والے ہیں کثرت تردید اس میں فرق نہیں ڈالتی اسی قرآن کو جنات نے سنا اور اپنی قوم کو ڈرسناتے ہوئے واپس لوٹے اور کہنے لگے اے ہماری قوم چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد.

بلاشبہ ہم نے عجیب قران سنا ہے جو ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے۔

جس نے اس کا اقرار کیا اس نے سچ کہا جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر و ثواب ملا جس نے اس کا تمسک کیا اسے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی مل گئی۔

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہمیں فتنہ کے متعلق خبر دیجئے کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں جب یہ آیت نازل ہوئی۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون.

آلم کیا لوگوں کا گمان ہے کہ صرف اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش نہیں کی گئی۔

میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ کے ہمارے درمیان ہوتے ہوئے ہمارے اوپر فتنہ کا نزول نہیں ہوگا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ جس فتنہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے اس سے مراد کونسا فتنہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھ سے غزوہ احد کے دن نہیں فرمایا تھا جس دن شہید ہونے والے شہید ہوئے آپ نے مجھے شہادت سے نہ ہمکنار ہونے کی خبر دی تھی یہ خبر مجھ پر کافی حد تک گراں گزری تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے علی خوش ہو جاؤ تمہیں شہادت بعد میں ملے گی مجھے فرمایا: بلاشبہ یہ ایسا ہی ہے، اسوقت تمہارے صبر کی کیا حالت ہوگی جب تمہاری ڈاڑھی خون آلود ہوگی میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں کیا یہ مقام صبر کے مواقع میں سے نہیں لیکن بشارت اور شکر کے مواقع میں سے ہے۔ فرمایا: جی ہاں۔ پھر مجھ سے فرمایا: اے علی تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے اور میری امت کے ساتھ آزمائش کا شکار ہوگے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کرو گے، لہٰذا جواب تیار رکھو میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں مجھے بتائیں یہ کیسا فتنہ ہے جس میں لوگ مبتلا ہوں گے جس پر میں آپ کے بعد ان سے جہاد کروں گا ارشاد فرمایا: یقیناً تم میرے بعد فتنہ پردازوں بے انصافوں اور ظالموں سے جہاد کرو گے ...... ایک ایک آدمی کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم میری امت کے ہر اس فرد سے قتال کرو گے جو میری مخالفت کرے گا اور دین میں رائے پر عمل کرے گا، حالانکہ دین میں رائے کی گنجائش نہیں ہے۔ بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کا امر اور اس کی نہی ہے۔ میں نے عرض کیا! یا رسول

اللہ قیامت کے دن خصوصیت کے معاملہ میں رشد وہدایت کی طرف میری راہنمائی فرمانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں جب ایسا موقع ہو ہدایت کو ترجیح دو جب تمہاری قوم ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دے رہی ہوگی اور قران کے مقابلہ میں رائے کو لائے گی اس وقت قرآن مجید میں سے متشابھات کے ذریعے حجتوں کا تتبع کیا جاتا ہوگا دنیا کے حصول اور کثرت مال کے واسطےتم اس وقت قرآن کورائے پر ترجیح دینا جب تمہاری قوم کلام کواس کے مواضع سے تحریف کرے گی اندھا دھند بدعات کے وقت امر صالع فتنہ گناہ بے راہ قیادت ظالم فرقے اور ناانصاف فرقے کے وقت، اس وقت اچھی عاقبت کو بھول نہ جانا جبکہ عاقبت متقین کے لیے ہے اے علی! ایسا نہ ہو کہ تمہارا خصم عدل واحسان اور تواضع والا ہو میری سنت پر چلنے والا ہو اور قرآن پر عمل کرتا ہو جبکہ تم ایسے نہ ہو وہ آدمی راہ حق سے نکل جاتا ہے جو اللہ کے فریضے کی مخالفت کرتا ہو یا نبی کی سنت سے منہ موڑتا ہو یا حق سے عدول کرتا ہو اور باطل پر عمل کرتا ہو اس وقت لوگ ظلم میں بڑھ جاتے ہیں اور انھیں خدا کی طرف سے مہلت دی گئی ہوتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

انما نملی لھم لیز دادو اثما.

ہم نے انھیں اس لیے مہلت دی ہوئی ہے تاکہ وہ گناہ میں بڑھ جائیں۔ اسوقت حق کے گواہ نہیں ہوں گے اور انصاف قائم کرنے والے نہیں ہوں گے اے علی! قوم عنقریب فتنہ میں مبتلا ہوگی اور وہ حسب ونسب پر فخر کرتے ہوں گے خود اپنا تزکیہ کرتے ہوں گے اور اپنی دینداری کا رب تعالیٰ پر احسان جتلا رہے ہوں گے، اس کی رحمت کے متمنی ہوں گے اس کے عذاب سے بے خوف ہوں گے حرام کو حلال سمجھیں گے، شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال کریں گے، حرام کو ھدیہ سمجھ کر حلال سمجھیں گے اور سود کو بیع کے ذریعے حلال سمجھیں گے زکوۃ نہیں ادا کریں گے اور یوں نیکی کے دعویدار ہوں گے فسق وفجور کا ان میں دور دورہ ہوگا ان پر سفہاء حکمرانی کررہے ہوں گے ان کا ظلم اور خطائیں دوگنا ہو جائیں گی۔ ان کے ہاں حق باطل بن جائے گا اور باطل حق ہو جائے گا باطل پر ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور حق پر طرح طرح کے طعنے کرنے لگیں گے۔ علماء پر عیب لگائیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے، یارسول اللہ! جب وہ ایسا کریں گے تو وہ کس مقام پر ہوں گے فتنہ کے مقام پر یا اردت کے مقام پر؟ ارشاد فرمایا: وہ تمام فتنہ پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت کی وجہ سے انھیں پناہ دے گا جب ہم میں سے خوش بخت لوگوں کا ظہور ہوگا جو عقلمند ہوں گے الا یہ کہ جو نماز چھوڑتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں حرام کو حلال کرتا ہو جو بھی ایسا کریگا وہ کافر ہوگا۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے ہم سے اسلام کو فتح دی اور ہم ہی سے اس کا خاتمہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے بتوں کو ہلاک کیا اور ان کے پجاریوں کو بھی ہمارے ہی ذریعے ہر جابر ومنافق کو ختم کریگا۔ حتیٰ کہ ہم حق پر قتل کردیئے جائیں گے جیسا کہ باطل پر بہت سارے قتل کئے جائیں گے، علی اس امت کی مثال ایک باغیچے کی سی ہے، اس میں سے ایک جماعت عام کو کھلایا جاتا ہو پھر ایک عام جماعت کو شاید ان کے آخر میں ایک جماعت ہو جس کی اصل ثابت ہو اور ان کی فرع احسن ہے جن کا پھل میٹھا ہو جن کی اکثریت بھلائی پر ہو جس میں عدل وانصارف کی فراوانی ہو جن کی بادشاہت طویل تر ہو اے علی! اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے ہلاک کرے گا جس کا پہلا فرد میں ہوں درمیانی فرد مہدی ہوں گے اور آخری فرد مسیح ابن مریم ہوں گے اے علی اس امت کی مثال بارش جیسی ہے نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بھلائی والا ہوگا یا آخری اس کے درمیان میں کجی اور ٹیڑھا پن ہے تو اس میں سے نہیں۔ اے علی! اس امت میں دھوکا دہی تکبر خودنمائی اور طرح طرح کی برائیاں پیدا ہوں گی اس کے بعد یہ امت شروع کے اچھے افراد کی طرف لوٹے گی یہ اس وقت ہوگا جب مرد کی حاجت عورت کے عزل پر پوری ہوگی حتیٰ کہ اہل بیت بکری ذبح کریں گے اور اس کے سر پر قناعت کرلیں گے اور اس کے بقیہ حصہ کو آپس کی نرمی ومہربانی کی بنا پر آپس میں تقسیم کرلیں گے۔ رواہ وکیع

لمبی عمر والا آزمائش کا شکار ہوتا ہے

۴۴۲۱۷..... ابو وائل کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں لوگوں سے خطاب کیا میں نے اسے سنا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے! اے لوگو! جو شخص بتکلف فقر اپنائے وہ فقیر بن ہی جاتا ہے، جسے لمبی عمر دی گئی وہ ابتلاء کا شکار ہوا جو شخص آزمائش کی لیے تیار نہ ہوا تو

وہ ابتلاء کے وقت صبر آزما نہیں ہو سکتا جو بادشاہ بنا وہ دولت جمع کرنے میں مشغول ہوا جو شخص مشورہ نہیں لیتا وہ نادم ہو جاتا ہے، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، عنقریب اسلام کا صرف نام ہی باقی رہے گا اور قرآن کے صرف نقوش ہی باقی رہیں گے اس لیے فرمایا کرتے تھے: خبردار! کوئی شخص بھی علم حاصل کرنے میں حیاء محسوس نہ کرے، جس سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں وہ آگے سے "لا اعلم" میں نہیں جانتا ہوں کہہ دے گا اس وقت تمہاری مساجد کی عمارتیں عالی شان ہوں گی حالانکہ تمہارے دل اور تمہارے اجسام ہدایت سے ویران ہوں گے اس وقت تمہارے فقہاء آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنوں کا ظہور ہو گا اور انہی میں لوٹے گا اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المومنین! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے رذیل لوگوں میں فقہ (علم) آ جائے گا تمہارے خیار میں فحاشی پھیل جائے گی اور کم ذات لوگوں میں بادشاہت آ جائے گی پس اسی وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۱۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بات کرنے والے کی طرف مت دیکھو بلکہ دیکھو کہ وہ کیا بات کر رہا ہے۔

رواہ ابن السمعانی فی الدلائل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۵۹۱ والدار المنتثر ۴۶۰

۴۴۲۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر بھائی چارہ منقطع ہونے والا ہے، بجز اس بھائی چارے کے کہ جس کی بنیاد طمع پر نہ ہو۔

رواہ ابن السمعانی

۴۴۲۲۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ذمہ امین ہے اور میں اس کا جوابدہ ہوں خصوصاً اس کے لیے کہ جس کے لیے میں نے عبرت کی وضاحت کری ہے۔ یہ کہ کسی قوم کی کھیتی کی برانگیختی تقویٰ پر نہ ہو ہدی پر اصل کی پیاس نہ ہو خبردار مخلوق میں بدترین آدمی وہ ہے جو فتنوں کی تاریکیوں میں علم کو چھپائے اور صلح کے موقع پر علم کا کتمان کرے حالانکہ اس کے امثال اسے عالم کا نام دیتے ہوں وہ اپنے سے سلامتی کا ایک دن بھی نہیں لا سکتا، صبح ہوتے ہی تکبر کرتا ہے، جو چیز اس سے کم سرزد ہو وہ اس کے لیے بہتر ہے اس کے زیادہ سے جب کثیر پانی کی فراوانی ہونے لگے گی، لوگوں کے لیے اس کا بیٹھنا عموماً فضول اور بے فائدہ ہوتا ہے، اگر اس پر کسی مبہم بات کا نزول ہوا اپنی رائے سے ڈرتے ہوئے وہ مشتبہات میں قطع کے اعتبار سے تار عنکبوت کی مانند ہے، اس کی حالت یہ ہوگی کہ جب خطا کرے گا اسے اپنی خطا کا علم ہی نہیں ہوگا چونکہ وہ جہالت کی تاریکیوں میں گھرا ہوگا جس چیز کا اسے علم نہیں اس سے معذرت بھی نہیں کریگا کہ سلامت رہے اس میں علی گہرائی مقصود ہوگی تیز آندھی کی طرح اس کا علم غبار کی مانند ہوگا اس کی وجہ سے آنکھیں آنسو بہا رہی ہوں گی، مواریث کا اس کی وجہ سے خون ہوگا، اس کے فیصلہ سے حرام کو حلال سمجھا جائے گا اس کے پاس آنے والا مطمئن نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ کسی قسم کے اہلیت رکھتا ہوگا۔

رواہ المعافی بن زکریا و وکیع وابن عساکر

۴۴۲۲۱...... ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے ایک ساتھی کے مرجانے کی خبر آئی بعد میں پتہ چلا کہ وہ مرا نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امابعد! ہمارے پاس ایک خبر آئی جس نے تمہارے ساتھیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا پھر پہلی خبر کی تکذیب بھی آ گئی اس کی خوشی ہمارے اوپر کسی انعام سے کم نہیں تھی، یہ الگ بات ہے کہ سرور منقطع ہو جاتا ہے چونکہ پہلی خبر کی تصدیق کے لیے کم وقت رہ گیا ہے کیا تم اس شخص جیسے ہو سکتے ہو جس نے موت دیکھ لی ہو اس نے مابعد کا معاینہ کر لیا ہو وہ رجعت کی طلب میں بے خود ہو جاتا ہے اسکو خوش کرنے والا مال دار قرار کی طرف نقل کر دیا جاتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کے لیے کوئی اور مال بھی ہے جان لو! رات اور دن پے در پے آتے رہیں گے عمریں ختم کرتے رہیں گے اموال لٹاتے رہیں گے اور اجلیں پوری کرتے رہیں گے افسوس! افسوس! عاد، ثمود اور بہت ساری امتیں گزر چکی ہیں وہ اپنے رب کے پاس جا پہنچے ہیں، وہ اپنے اعمال کی جزا بھگتے جا چکے ہیں جبکہ دن اور رات ویسے کے ویسے ہی ہیں حوادث دن رات کو بوسیدہ نہیں کرتے، بقیہ کام سرانجام دینے کے لیے پھر بھی تازہ دم ہیں، جان لو! بلاشبہ تم بھی اپنے بھائیوں کی مانند ہو۔ تمہاری مثال اس جسد جیسی ہے جس کی قوت ختم ہو چکی ہو صرف اس کا سانس لینا ہی باقی رہ گیا ہو وہ دائمی کا منتظر ہو وعظ و نصیحت کے قبول کرنے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ رواہ العسکری فی المواعظ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات

۴۴۲۲۲......ابوالدراکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ دائیں جانب مڑے تھوڑی دیر رک گئے گویا کہ آپ پر کچھ مشقت طلب بوجھ ہے پھر اپنے ہاتھ کو پلٹ کر فرمایا: بخدا! میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے میں آج کسی کو بھی ان کے مشابہ نہیں دیکھتا ہوں، وہ صبح غبار آلود حالت میں کرتے تھے انھوں نے رات گویا بھیڑ بکریوں کے ساتھ گزاری ہو چنانچہ وہ سجدہ اور قیام میں رات گزارتے تھے کتاب اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے جب صبح کرتے تو اللہ کا ذکر کرتے اور ایسے جھک جاتے تھے جیسا کہ تیز آندھی میں درخت جھک جاتے ہیں ان کی آنکھیں غمناک رہتی تھیں حتیٰ کہ ان کے کپڑے بھی بھیگ جاتے تھے جب وہ صبح کو اٹھتے بخدا لوگ غفلت میں رات گزار چکے ہوتے تھے اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گئے حتیٰ کہ ابن ملجم نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ وابن عساکر وابونعیم فی الحلیة

۴۴۲۲۳......یحییٰ بن عقیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر ﷺ سے فرمایا: اے امیر المومنین! اگر یہ بات آپ کو مسرور کرتی ہو کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں سے جا ملیں تو آرزوؤں میں کمی کرو بھوک ابھی باقی ہو کھانا چھوڑیں ازار چھوٹا بنائیں قمیص میں پیوند لگالیں اور جوتے خود گانٹھ لیں۔ آپ ان دونوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۴۴۲۲۴......عبداللہ بن صالح عجلی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تمہیں دیناوی زندگی دھوکا میں نہ ڈالے چونکہ دنیا آزمائشوں میں جکڑی ہوئی ہے فناء میں مشہور ہے تقدیر میں موصوف ہے دنیا کی ہر چیز میں زوال ہے، یہ اہل دنیا میں لٹکا ہوا ڈول ہے اس ڈول کا چھوڑ دینے والا دنیا کے شر سے محفوظ رہتا ہے، دنیا والوں میں نرمی اور سرور دائر رہتا ہے یکا یک وہ آزمائش اور دھوکے میں جا پہنچے ہیں۔ دنیا میں زندگی مذموم ہے آسائش دائمی نہیں دنیاوی اغراض ومقاصد نہ پائے جانے والے ہدف ہیں، انھیں کوئی تیر نشانہ زدہ نہیں کرتا، اس کا شکار انھیں ختم کردیتا ہے، اے اللہ کے بندو! تم اس دنیا میں زوال کے مقام پر ہو تم سے پہلے لمبی لمبی عمروں والے گزر چکے جن کی قوت اور طاقت بے تحاشا تھی ان کے گھر فن تعمیر میں بے مثال نمونہ رکھتے تھے ان کے آثار بہت دیر تک باقی رہنے والے ہیں بالاخران کی آوازیں دھیمی پڑگئیں ان کے اجساد بوسیدہ ہوگئے ان کے گھر ویران ہوگئے، ان کے نشانات مٹ گئے مضبوط محلات اور بچھی ہوئی قالینوں کی بجائے انھیں قبروں کی مٹی بھی نہ دستیاب ہوسکی وہ بدکار لحد قومیں تھیں جو فنا ہو چکیں ان کا ٹھکانا مشقت طلب ہے اس کا ساکن ورہائشی اجنبیت کا شکار ہے وہ اب وحشت زدہ ہیں اب انھیں عمارتیں سکون نہیں دیتیں وہ اب آپس میں پڑوسیوں جیسا تعلق قائم نہیں رکھ سکتے۔ حالانکہ وہ آپس میں قریب قریب ہیں اور پڑوس میں ہیں، حالانکہ ان کا آپس میں تعلق کیوں کر ہوسکتا ہے چونکہ انھیں بوسیدگیوں نے پیس ڈالا ہے اور انھیں پتھروں اور غمناک مٹی نے کھالیا ہے وہ بھی زندگی کے بعد موت کا شکار بن گئے ان کی زندگی ختم ہو چکی دوستوں کو ان کا درد بے حال کیے ہوئے ہے حالانکہ وہ مٹی میں سکونت پذیر ہو چکے، وہ اس جہان کو خیر باد کہہ چکے اب ان کے لیے واپسی نہیں ہوگی، افسوس صد افسوس ”ہرگز نہیں! یہ ایک کلمہ ہے جس کا وہ قائل ہے حالانکہ ان کے پیچھے عالم برزخ ہے جو اٹھائے جانے والے دن تک برقرار رہے گا“ گویا جہاں تم نے جانا تھا وہاں جا چکے تنہائی وار بوسیدگی کی طرف تم کوچ کر چکے اس ٹھکانے کے تم رہن بن چکے ہو اس امانت کی جگہ نے تمہیں لے لیا ہے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب امور کی انتہا ہو جائے گی قبریں اکھاڑ دی جائیں گی جو کچھ دلوں میں ہے وہ حاصل ہو جائے گا جلیل القدر بادشاہ کے سامنے تمہیں کھڑا کیا جائے گا گناہوں کی وجہ سے دلوں کی دھڑکن ختم ہو چکی ہوگی سارے پردے ختم ہو چکے ہوں گے تمہارے عیوب اور پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی، یہاں ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ مل جائے گا۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لیجزی الذین اساء وا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ

تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ ملے اور اچھائی کرنے والوں کو اچھائی کا بدلہ ملے۔

ووضع الكتاب فترى المجر مين مشفقين مما فيه ويقولون ياويلتنا مال هذاالكتاب لايغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها ووجدوا ما عملوا حاضر اولا يظلم ربك احدًا

(اعمال کا) دفتر سامنے رکھ دیا جائے گا تم (اسوقت) مجرمین کو سہمے ہوئے دیکھو گے اس دفتر میں لکھے ہوئی کی وجہ سے لوگ کہیں گے ہائے افسوس کیا وجہ ہے اس دفتر نے نہ چھوٹا گناہ چھوڑا ہے نہ بڑا مگر اس نے سب کو شمار کر دیا ہے۔

اپنے کیے ہوئے اعمال کو اپنے سامنے حاضر پائیں گے، تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے اولیاء کا متبع بنائے یہاں تک کہ اپنے دارالاقامہ میں ہمیں جاگزیں کردے بلاشبہ رب تعالیٰ حمد وستائش والا ہے۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

آخرت ایک سچا وعدہ ہے

۴۴۲۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا حمد وثنا کے بعد فرمایا: امابعد! دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور الوداع کے قریب ہو چکی ہے آخرت آنا چاہتی ہے اور نمودار ہونا چاہتی ہے، آج گھوڑوں کے چاق و چوبند کرنے کا دن ہے اور کل دوڑ کا دن ہوگا خبردار تم آرزوؤں کے دنوں میں ہو اس کے پیچھے اجل ہے جس نے امید کے دنوں میں کوتاہی کی اجل کے حاضر ہونے سے قبل وہ عمل میں رسوا ہوا ایام رغبت میں بھی اللہ ہی کے لیے عمل کرو جیسا کہ خوف کے ایام میں اللہ کے لیے عمل کرتے ہو بلاشبہ میں نے کوئی نہیں دیکھا جو جنت کے طلبگار کی طرح سوتا ہو اور میں نے دوزخ سے بھاگنے والے کی طرح بھی کوئی نہیں سونے والا دیکھا۔ خبردار جسے حق نفع نہیں پہنچاتا اسے باطل ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ جسے ہدایت سیدھی راہ پر نہ لاسکی اسے گمراہی دبوچ لیتی ہے خبردار! تمہیں کوچ کرنے کا حکم مل چکا ہے زادراہ پر تمہیں راہنمائی مل چکی ہے، خبردار! اے لوگو! دنیا حاضر ہے اس سے نیک وبدسب کھائے جارہے ہیں۔ جبکہ آخرت ایک سچا وعدہ ہے اس میں قادر بادشاہ کا فیصلہ ہوگا، خبردار! فرمان باری تعالیٰ ہے:

الشيطان يعدكم الفقر ويامركم بالفحشاء والله يعدكم مغفرة منه وفضلاً والله واسع عليم.

شیطان تمہیں فقر وفاقہ سے ڈراتا ہے تمہیں فحاشی سے ڈراتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے مغفرت کا وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت اور علم والا ہے۔

اے لوگو! اپنی عمر میں اچھائی کرو تمہاری عاقبت سنور جائے گی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کا وعدہ اطاعت کرنے والوں سے کیا ہے جبکہ نافرمانی کرنے والوں سے دوزخ کا وعدہ کیا ہے، وہ ایسی آگ ہے جس کی بھڑک ماند نہیں پڑتی، اس کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اس کی تپش شدید تر ہوگی اس کا پانی پیپ ہوگا، مجھے تمہارے اوپر اتباع ھویٰ کا سب سے زیادہ خوف ہے اور طول امل بھی خوفناک چیز ہے۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

بہتر مال وہ ہے جو عزت کو بچاتا ہو

۴۴۲۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا پڑوس اذیت سے رک جانے کی دلیل نہیں لیکن اذیت پر صبر کرنا بڑی چیز ہے فرمایا کہ بہترین مال وہ ہے جو عزت کو بچاتا ہو ہر چیز کی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت نسیان ہے، عبادت کی آفت ریا کاری ہے، عقلمندی کی آفت عجب ہے خاندانی شرافت کی آفت کبر ہے ظرافت کی آفت بیہودہ گوئی ہے سخاوت کی آفت فضول خرچی ہے حیاء کی آفت ضعف ہے بردباری کی آفت ذلت ہے اور جلدی کی آفت فحاشی ہے۔ رواہ وکیع فی الغرر

۴۴۲۲۷..... یحیی بن جزار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر آپ کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ آپ

اپنے دوساتھیوں کے ساتھ جاملیں تو آرزوؤں کو کم کردو کھانا کم کھاؤ، اپنا ازار چھوٹا بناؤ قمیص میں پیوند لگالو اور جوتے خود گانٹھ لیں ان دونوں کے ساتھ لاحق ہوجاؤ گے۔رواہ ابن عساکر وقال محفوظ ان علیا قال لعمر یعنی بصا حبیہ النبی ﷺ وابوبکر

۴۴۲۲۸..... ابوبکر بن عیاش کی روایت ہے کہ جب حضرت علی بن ابی طالب سرزمین صفین کی طرف نکلے اور مدائن کے ویرانے کے پاس سے گزرے ایک آدمی نے مثال دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

جرت الریاح علی محل دیار ھم　　　فکا نما کا نوا علی میعاد

ہوائیں ان کے ٹھکانوں پر چلیں گویا ان کی ہلاکت کا وقت مقرر تھا۔

واری النعیم وکل مایلھی بہ　　　یوما یصیر الی بلی ونفاد.

میں ہر قسم کی عیش وعشرت کے سامان اور غافل کردینے والی چیزوں کو فناء اور برباد دیکھ رہا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ یوں کہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمة کانوا فیھا فا کھین کذالک واورثناھا قوما آخرین.

کتنے ہی باغات چشمے کھیتیاں اور عمدہ عمدہ جگہیں وہ چھوڑ گئے بہت ساری نعمتیں جن میں وہ عیش کررہے تھے اسی طرح ہم نے اس سامان تعیش کا دوسروں کو وارث بنادیا۔

یہ لوگ وارث تھے جبکہ انھوں نے دوسروں کو وارث بنادیا ان لوگوں نے حرام کو حلال بنادیا تھا، ان پر بھی تباہی آن پڑی لہٰذا تم حرام کو حلال مت بناؤ ورنہ تمہارے اوپر بھی تباہی آن پڑے گی۔رواہ ابن ابی الدنیا والخطیب

۴۴۲۲۹..... ”مسند علی“ عبدالملک بن قریب، علاء بن زیاد اعرابی، اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فتنہ کے بعد کوفہ میں منبر پر تشریف لائے آپ نہروان کی جنگ سے فارغ ہوچکے تھے حمد وصلوٰۃ کرتے وقت آپ رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کردیا حتیٰ کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر آپ نے اپنی داڑھی جھاڑی آنسوؤں کے چھینٹے کچھ لوگوں پر پڑے ہم کہا کرتے جسے آپ کے آنسو پڑے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی ہے پھر فرماتے اے لوگو! ان لوگوں میں سے مت ہوجاؤ جو بغیر عمل کے آخرت کی امید لگائے بیٹھے ہیں اور طول امل کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کیے ہوئے ہیں۔ دنیا میں زاہدین جیسی باتیں کرتا ہے حالانکہ اس کا عمل دنیا کی رغبت کرنے والوں جیسا ہے اگر اسے دنیا مل بھی جائے رجتا نہیں، اگر روک دیا جائے قناعت نہیں کرتا، جو کچھ ملا ہے اس کے شکر سے عاجز ہے ماقبی میں زیادتی اور اضافے کا متمنی ہے دوسروں کو حکم کرتا ہے لیکن خود عمل نہیں کرتا دوسروں کو برائی سے روکتا ہے اور خود نہیں رکتا صالحین سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کرتا ظالموں سے بغض رکھتا ہے حالانکہ وہ خود ان میں سے ہے، اس کا نفس ظن پر غالب اور یقین سے دور رہتا ہے اگر کسی چیز سے بے نیاز کردیا جائے تو فتنہ میں پڑجاتا ہے اگر مریض ہوجائے تو غمزدہ ہوجاتا ہے، اگر محتاج ہوجائے تو مایوس ہوجاتا ہے وہ گناہگاری اور نعمت کے درمیان رہنا چاہتا ہے۔ اسے معاف کردیا جاتا ہے لیکن اس پر شکر نہیں کرتا۔ اسے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن صبر نہیں کرتا گویا کہ موت کا ڈر اس کے لیے برابر ہے، گویا کہ وعدہ وعید اور زجر اوروں کے لیے ہے۔ اے موت کی اغراض! اے موت کے مقبوض! اے بیماریوں کے برتن! اے ایام کے تحفے! اے زمانے کے بوجھ! اے زمانے کے پھل! اے حادثات کے نور! اے حجتوں کے وقت کے اندھے پن! اے وہ آدمی جسے فتنوں نے گھیر لیا ہو! میں کہتا ہوں کہ نجات معرفت نفس سے ملتی ہے۔ جو بھی ہلاک ہوا وہ اپنے ہاتھوں ہلاک ہوا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا.

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وعظ ونصیحت قبول کرنے والوں میں سے بنائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔رواہ ابن النجار

۴۴۲۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: علم کے سرچشمے بنو رات کے چراغ بنو، پرانے کپڑوں والے اور جدید وتازہ دلوں والے اس طرح آسمانوں میں تمہاری پہچان ہوگی اور زمین پر تمہارے تذکرے ہوں گے۔رواہ ابو نعیم فی الحلیة وابن النجار

۴۴۲۳۱...... یحییٰ بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلی امتیں ارتکاب معاصی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں ان کے علماء اور مشائخ نے انھیں معاصی سے نہیں روکا اللہ تعالیٰ نے ان پر طرح طرح کے عذاب نازل کیے، خبردار! تم لوگ عذاب کے نازل ہونے سے قبل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، جان لو کہ امر بالمروف اور نہی عن المنکر سے رزق میں کمی واقع نہیں ہوتی، امر آسمان سے بارش کے قطروں کی طرح ہر نفس کی طرف نازل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے کمی زیادتی، اہل ومال یا نفس میں جس قدر بھی مقدر کر رکھا ہو جب تم میں سے کسی کو نقصان پہنچے اہل میں یا مال میں یا نفس میں اور وہ غیر کے لیے اس کے علاوہ کی رائے رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے باعث فتنہ نہیں ہوتا، بلاشبہ مرد مسلمان جب تک ڈھٹائی کا مظاہرہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا رہتا ہے، حتیٰ کہ کمینے لوگوں کو اس پر حسد آنے لگتا ہے۔ جیسا کہ جوا کھیلنے والا اور اس پر غالب آنے والا جو کہ اول میں اپنی کامیابی کا منتظر ہوتا ہے جو اسے اپنے تیر سے میسر ہوتی ہے جو اس کے لیے نفع لاتی ہے اور تاوان کو دور رکھتی ہے اسی طرح مرد مسلمان جو خیانت سے بری الذمہ ہو وہ دو اچھائیوں کا منتظر رہتا ہے جب وہ اللہ کو پکار بھی رہا ہو، جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس کے لیے بہتر ہے یا تو اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا فرماتا ہے وہ مال اھل والا ہو جاتا ہے کھیتی کی دو قسمیں ہیں مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے جبکہ عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کھیتوں کو کئی ساری اقوام کے لیے جمع بھی کیا ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: اتنا عمدہ کلام صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی صادر ہوسکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۴۴۲۳۲...... ''مسند علی'' ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! مجھے نصیحت کرو فرمایا اپنے یقین کو شک میں مت بدلو اپنے علم کو جہالت مت بناؤ اپنے گمان کو حق مت سمجھو جان لو دنیا میں سے تمہارا حصہ اتنا ہی جو تمہیں مل گیا یا تم نے پہن کر بوسیدہ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن العساکر

۴۴۲۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کوئی بھلائی نہیں کہ تمہارا مال یا تمہاری اولاد کثیر ہو جائے۔ لیکن بھلائی یہ ہے کہ تمہارے علم میں اضافہ ہو اگر تم نے اچھائی کی تم نے اللہ کی حمد کی اور اگر برائی کر و تو اس پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو دنیا میں بھلائی صرف دو آدمیوں کے لیے ہے ایک وہ آدمی جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور وہ اسے توبہ سے مٹا لے ایک وہ آدمی جو آخرت کی طرف دوڑ لگا رہا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر فی امالیہ

۴۴۲۳۴...... ابوالفتوح یوسف بن مبارک بن کامل خفاف، شیخ ابوالفتح عبدالوھاب بن محمد بن حسین صابونی (تاریخ سماعت جمادی الاخرہ ۵۳۵ھ ابوالمعالی ثابت بن بندار بن ابراہیم بقال ابومحمد حسن بن محمد خلال ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران بن موسیٰ بن عروہ بن جراح (۲۲ ذی الحجہ ۳۸۸ھ ابوعوسجہ سجلہ بن عرفجہ (یمن میں) ابوھراش جری بن کلیب ھشام بن محمد، محمد بن سائب کلبی، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بیٹھی آپس میں مذاکرہ کر رہی تھی اور زیر بحث یہ مسئلہ تھا کہ کونسا حرف کلام میں زیادہ استعمال ہوتا ہے سب نے اتفاق کیا کہ ''الف'' زیادہ استعمال ہوتا ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فی البدیہ لوگوں کے سامنے تقریر کی جس میں الف کو بالکلیہ ساقط کر دیا (تقریر طویل ہے اس کا عربی متن صرف نظر کر کے ترجمہ قارئین کے استفادہ کے لیے پیش خدمت ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

میں اس ذات کی حمد وتعظیم بیان کرتا ہوں جس کے احسانات عظیم تر ہیں، جس کی نعمتیں بھرپور ہیں، جس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے، جس کا کلمہ تمام ہو چکا، جس کی مشیت نافذ ہوتی ہے، جس کا فیصلہ چلتا ہے میں نے اس کی حمد کی اس بندہ کے حمد کرنے کی طرح جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرتا ہو، اس کی بندگی کے لیے اپنے آپ کو جھکائے ہوئے ہو اپنی خطاؤں کی معافی مانگنے والا ہے اس کی توحید کا

معترف ہے اپنے رب سے ایسی مغفرت کا آرزومند ہے جو قیامت کے دن نجات بخش ثابت ہو جس دن بندہ اپنے بیٹوں اور بیوی سے دور ہو جائے گا، اسی سے مدد طلب کرتا ہے اور اسی سے ہدایت طلب کرتا ہے، اسی پر ایمان رکھتا ہے، اسی پر توکل کرتا ہے، میں اس کے لیے سچی گواہی دیتا ہوں، اس کی عزت کا یقین رکھتا ہے میں اسے بندہ مؤمن کی حیثیت سے تنہا مانتا ہوں، میں نے اس کی توحید کا یقین بندہ مومن کی طرح کیا اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی کاریگری میں اس کا کوئی مددگار نہیں وہ مشیر وزیر سے بالاتر ہے وہ مدد، تعاون، مددگار اور نظیر ومثال سے بالاتر ہے۔ جو علم والا ہے خبر و آگہی والا ہے، جو بادشاہ ہے زبردست ہے بندہ نافرمانی کرتا ہے وہ بخش دیتا ہے جو عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرتا ہے، جو لم یزل اور لن یزول ہے اس کا کوئی مثل نہیں، وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور ہر چیز کے بعد رہے گا وہ رب ہے جو منفرد ہے اپنی قوت پر متمکن ہے اپنی علوشان میں بزرگ و برتر ہے، اپنی عالیشان کے اعتبار سے بڑھائی والا ہے کوئی آنکھ اسے پا نہیں سکتی کوئی نظر اس کا احاطہ نہیں کر سکتا جو قوی ہے مددگار ہے اور دفاع والا ہے علیم ہے سمیع ہے بصیر ہے روف ورحیم ہے مہربان ہے اس کا وصف کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ اس کی معرفت رکھنے والا اس کی نعمت سے بچل جاتا ہے وہ قریب بھی ہے اور بعید بھی ہے اور قریب بھی ہے جو اسے پکارتا ہے اس کی پکار سنتا ہے وہی رزاق ہے لطف وکرم کا مالک ہے قوی پکڑ والا ہے، وسیع رحمت والا ہے دردناک عقوبت والا ہے، اس کی رحمت وسیع تر جنت ہے، اس کا عذاب پھیلے ہوئے دوزخ کی شکل میں ہے میں محمد ﷺ کی بعثت کی گواہی دیتا ہوں جو اللہ کا بندہ اس کا رسول، اس کا صفی اس کا نبی اس کا حبیب اور اس کا خلیل ہے ان پر عالیشان قریب کرنے والا درود ہو اللہ نے اسے بہترین زمانے میں مبعوث کیا ہے فترت اور کفر کے زمانے میں مبعوث کیا، اللہ کی رحمت اور احسان مزید ہو ان پر۔ انہی پر نبوت کا خاتمہ ہوا اپنی محبت کو تمام کیا وعظ ونصیحت کی، تبلیغ کی اور برے کاموں سے دوسروں کو روکا ہر مؤمن کے لیے رؤف ورحیم ہے، سخی ہے رضا والا ہے، ولی ہے زکی ہے اس پر رحمت وسلام وبرکات نازل ہوں، رب غفور ورحیم کی طرف سے جو رب قریب ہے اور دعاؤں کا سننے والا ہے، میں نے تمہیں رب تعالیٰ کی فرمودہ وصیت کی ہے، تمہیں تمہارے نبی کی سنت یاد کرائی ہے، تمہارے اوپر ایسا خوف لازم ہے جو دلوں کو تسکین پہنچائے اور تمہارے آنسو بہائے، تمہیں ایسا تقویٰ لازم ہے قیامت کے دن جو تمہیں غافل ونا سمجھ بنادے کا سے قبل جو تقویٰ تمہیں نجات بخشے گا جس دن بھاری اوزان والے اعمال حسنہ کا مالک کامیاب ہو جائے گا جس کی برائیوں کا وزن ہلکا ہوگا تمہارا سوال خشوع وخضوع ہونا چاہئے۔ شکر وتوبہ ہونی چاہئے، برائی سے ندامت اور رجوع ہونا چاہئے تم میں سے ہر ایک کو بیماری سے پہلے صحت غنیمت سمجھنی چاہئے، جوانی بڑھاپے سے قبل غنیمت سمجھنی چاہئے، کشائش فقر سے پہلے فراغت مشغولیت سے پہلے حضر سفر سے پہلے ایسے بڑھاپے سے پہلے جو سٹھیا دینے والا ہے، کمزور کرنے والا ہے بیمار کرنے والا ہے جس میں طبیب بھی اکتا جاتا ہے، دوست منہ پھیر دیتے ہیں عمر منقطع ہو جاتی ہے بڑھاپے میں بوڑھے کی عقل متغیر ہو جاتی ہے اس کا بدن بخار زدہ ہوتا ہے اس کا جسم لاغر ہو چکا ہوتا ہے پھر اس پر شدید نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے، اچانک اس کے پاس دور وقریب کے دوست اور احباب حاضر ہو جاتے ہیں اسکی نظر بچلنے لگتی ہے وہ اپنی نظر سو پیوست کرنا چاہتا ہے، اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتا ہے اس کا آہ وبکا کرنا رک جاتا ہے، اسی عالم میں اس کا سانس کھینچ لیا جاتا ہے اس کی جورو رونے لگتی ہے اس کی قبر کھودی جاتی ہے اس کی اولاد تمام ہو چکی ہوتی ہے اس کے دوست اور دشمن بکھر جاتے ہیں اس کا جمع کیا ہوا مال تقسیم کر دیا جاتا ہے اس کی بصارت اور قوت سماعت ختم ہو جاتی ہے اسے کفن میں لپیٹ دیا جاتا ہے، پھر سیدھے پاؤں لپٹا دیا جاتا ہے اس کے تن کے کپڑے الگ کر دیئے جاتے ہیں اس کی ٹھوڑی باندھ دی جاتی ہے اس کی قمیص اور عمامہ اتار لیا جاتا ہے پھر اسے الوداع کر دیا جاتا ہے، چارپائی کے اوپر اٹھا لیا جاتا ہے، پھر تکبیر کہہ کر اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، آراستہ وپیراستہ گھر سے اسے منتقل کر دیا جاتا ہے مضبوط محلوں سے نکال دیا جاتا ہے، اعلیٰ قسم کے بالاخانوں سے دور کر دیا جاتا ہے، گہری کھودی ہوئی قبر میں ڈال دیا جاتا ہے، تنگ وتاریک کال کوٹھری میں بند کر دیا جاتا ہے، ڈھلی ہوئی اینٹوں کے ساتھ ڈھانپ دیا جاتا ہے، پتھروں کی اس پر چھت بنادی جاتی ہے۔ قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے ڈھیلے رکھ دی جاتے ہیں اس کا انجام اب پوری طرح متحقق ہو جاتا ہے اس کی خبر ہی بھلادی جاتی ہے، اس کا ولی واپس لوٹ جاتا ہے اس کا ہمنشین اور ہم نسب جدا ہو جاتا ہے، اس کا ہم راز اور دوست تبدیل ہو جاتا ہے وہ اب قبر کا کیڑا ہوتا ہے بیابان کا قیدی ہوتا ہے اس کی قبر کے کیڑے اس کے بدن پر اوڑ آتے ہیں اس کے سینے پر اس کا گوشت پوست پیپ بن کر بہنے لگتا ہے، اس کا گوشت جھڑنے لگتا ہے اس کا خون خشک ہو جاتا ہے تا قیامت اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہو جاتی ہیں، پھر وہ (قیامت کے

دن) قبر سے اٹھایا جاتا ہے صور میں پھونکا جاتا ہے حشر نشر کے لیے بلایا جاتا ہے، اس وقت قبریں اکھاڑ دی جاتی ہیں، دلوں کے پوشیدہ راز حاصل کر دیئے جاتے ہیں ہر نبی ہر صدیق اور ہر شہید کو لایا جاتا ہے اسوقت خیر و بصیر ذات اپنے بندے کے فیصلے کے لیے متوجہ ہوتی ہے اسوقت کتنی ہی سود چیخیں بلند ہوتی ہیں چونکہ وہ بڑا خوفناک منظر ہوگا، سامنے عزت وجلال والا بادشاہ ہوگا اس کے دربار میں ہر ایک کی پیشی ہو رہی ہوگی، ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے وہ بخوبی واقف ہے۔ اس وقت بندہ پسینے سے شرابور ہوگا اس کا قلق بڑھ جائے گا اس کے آنسو قابل رحم نہیں ہوں گے، اس کی آہ و بکا نہیں سنی جائے گی اس کی صحبت نامقبول ہوگی، اس کا صحیفہ (نامہ اعمال) سامنے کھلا ہوگا۔ اس کی جرات کا بھانڈا پھوٹ جائے گا جب وہ اپنے بداعمال کی طرف نظر کرے گا خود اس کی آنکھ دیکھنے کی شہادت دے گی، اس کا ہاتھ چھونے کی گواہی دے گا ٹانگ چلنے کی شرمگاہ چھونے کی، جلد مس کرنے کی منکر نکیر اسے دھمکیاں دے رہے ہوں گے جہاں بھی جائے گا سب کچھ واضح پائے گا، اس کی گردن زنجیروں میں جکڑ دی جائے گی اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگادی جائے گی اسے کھینچ کھینچ کر لے جایا جائے گا، شدت کرب کے عالم میں جہنم میں وارد ہوگا اسے آتش دوزخ میں تحت عذاب دیا جائے گا کھولتے ہوئے پانی سے اسے پلایا جائے گا اس کا چہرہ بری طرح جلس جائے گا اس کی کھال ادھیڑ دی جائے گی لوہے کے بنے ہوئے آنکڑوں سے فرشتہ اس کی پٹائی کرے گا اس پر کھال از سر نو لوٹ آئے گی، وہ فریاد کرے گا لیکن داروغہ جہنم اس سے منہ پھیرے گا وہ چیخ و پکار کرے گا لیکن اس کی ایک نہ سنی جائے گی، وہ سراپا ندامت ہوگا لیکن اس کی ندامت بے فائدہ ہوگی ایک حقب دوزخ میں ٹھہرے گا رب تعالیٰ کی پناہ ہر شر سے ہم اس سے معافی طلب کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں وہی میرے سوال کا حامی ہے میرا مطلوب عطا کرنے والا ہے سو جس شخص کو رب تعالیٰ کے عذاب سے دور رکھا گیا اسے جنت میں حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور مضبوط تر محلات میں دائمی رہے گا موٹی آنکھوں والی حوروں کا مالک بنے گا اس پر بھرے ہوئے جام گھمائے جائیں گے وہ جنت الفردوس میں سکونت پذیر ہوگا اس کی زندگی نعمتوں میں بدل جائے گی تسنیم سے اسے پلایا جائے گا سبیل چشمے سے پئے گا جس میں جنتی سونٹھ کی آمیزش ہوگی اس پر مسک کی مہر لگی ہوگی دائمی خوشبو غیر کی بھی مہر ہوگی، اسے حق تعالیٰ کی نعمتوں کا بھرپور شعور ہوگا جنتی شراب نوش کرے گا، ایسے باغ میں جس میں لطف و مزے کی مثال نہیں ملتی۔

یہ مقام ہے اس شخص کا جو رب تعالیٰ سے ڈرتا ہوا اور پر جو بیان ہوا ہے یہ نافرمان کی سزا ہے یہ اس کی نافرمانی کے عین مطابق ہوگی، چونکہ اس کے متعلق حق تعالیٰ کا فیصلہ ہو چکا ہے، وہ فیصلہ عدل پر مبنی ہوگا اس کا یہ فیصلہ قرآن میں آچکا ہے جو بہترین بیان ہے نص پر مبنی وعظ ہے، جو کہ حکمت وحمد والے کی طرف سے نازل کردہ ہے رب کریم کی طرف سے روح القدس لے کر نازل ہوا ہے اور رشد وہدایت والے نبی کے قلب اطہر پر نازل کیا، جسے شرب وکرم لکھنے والوں نے لکھا میں رب کریم علیم حکیم قدیر ورحیم کی پناہ مانگتا ہوں ہر دشمن اور مردود کے شر سے تمہارے سامنے تضرع کرنے والے نے تضرع کردیا، ہائے فریاد کرنے والے نے ہائے فریاد کردی، ہم رب تعالیٰ کی بخشش کے طلب گار ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین.

یہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے مقرر کر رکھا ہے جو زمین میں بڑھائی کے طلبگار نہیں ہوتے فساد کے درپے نہیں ہوتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

کلام:...... اس حدیث کی سند واہی تباہی ہے۔

فصل ..... مختلف شخصیات کے متفرق مواعظ کے بیان میں

۴۴۲۴۵..... حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو قرآن پڑھو، چونکہ قرآن تاریک رات کا نور ہے اور دن کی رونق ہے پڑھنے والا خواہ فقر وفاقہ کی حالت میں کیوں نہ ہو جب کوئی آزمائش نازل ہو تو اپنے اموال کے دروازوں کو اپنی جانوں کے لیے کھول

دو، جب کوئی بلا نازل ہوتو اپنی جانوں کو دین پر قربان کر دو، جان لو رسوا وہ شخص ہے جس کا دین رسوا ہو ھالک ہونے والا وہ ہے جس کا دین ہلاک ہو جائے۔ خبردار! جنت کے بعد کوئی فقر نہیں، دوزخ کے بعد کوئی بے نیازی نہیں چونکہ دوزخ اپنے اسیر کو کبھی نہیں چھوڑے گی، اس کی بھڑک ان مٹ ہے اس کی آگ کبھی بجھنے نہیں پائے گی، وہ مسلمان اور جنت کے درمیان حائل ہے جس مسلمان کا ہاتھ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ہاتھ سے رنگ جائے جب بھی وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے دروازہ پر پہنچے گا وہاں سے واپس لوٹا دیا جائے گا جان لو آدمی جب مر جاتا ہے اور دفن کر دیا جاتا ہے سب سے پہلے اس کا پیٹ بد بودار ہو جاتا ہے، لہٰذا بد بو کے ساتھ ساتھ گندگی کو جمع کرنے کی کوشش مت کرو اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۳۶..... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیا کا طلبگار دنیا ہی کو لے کر بیٹھ جاتا ہے، جو شخص دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اسے کھانے کی کچھ پرواہ نہیں رہتی دنیا میں رغبت رکھنے والا غلام ہے اسے جو چاہتا ہے اپنی ملک بنالیتا ہے، دنیا کی حقیر چیز کفایت کر دیتی ہے جب کہ ساری دنیا بے نیاز نہیں کرتی، جس کا دن معتدل ہو وہ مغرور ہے جس کا دن قبیح کی بنسبت بہتر ہو وہ دھوکا کھا جاتا ہے، جو اپنے نقصان کو نقصان نہیں سمجھتا وہ حقیقت میں نقصان میں رہتا ہے جو شخص نقصان میں ہو اس کے لیے موت ہی بھلی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۳۷..... حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروت کی متعلق چند چیزوں کے بارے میں پوچھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے بیٹے: راست بازی کیا ہے حضرت حسن نے جواب دیا: اے اباجان اچھائی سے برائی کو ختم کرنا راست بازی ہے فرمایا: شرف کیا ہے؟ معاشرے پر احسان کرنا اور گناہ سے رک جانا فرمایا: مروت کیا ہے؟ عرض کیا: آدمی اپنے معاملات کی اصلاح کرے اور پاکدامنی اختیار کرے۔ فرمایا: وقت کیا ہے: عرض کیا: تھوڑے پر نظر رکھنا اور حقیر سے رک جانا فرمایا: ملامت کیا ہے عرض کیا: آدمی کا اپنے آپ کو محفوظ رکھنا فرمایا: سخاوت کیا ہے؟ عرض کیا: تنگی اور کشائش میں خرچ کرنا فرمایا: بخل کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کہ تمہارے ہاتھ میں جو چیز ہو اسے بشرف نگاہ دیکھو اور جسے خرچ کر دو اسے ضائع سمجھو فرمایا: بھائی بندی کیا ہے؟ عرض کیا: تنگی اور کشادگی میں وفاداری فرمایا: جبن (سستی) کیا ہے عرض کیا: دوست پر جرات کرنا اور دشمن سے بھاگ جانا فرمایا غنیمت کیا ہے؟ عرض کیا: تقویٰ میں رغبت کرنا اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ٹھنڈی غنیمت ہے فرمایا: بردباری کیا ہے عرض کیا: غصہ کو پی جانا اور نفس پر قابو پانا۔ فرمایا: غنیٰ کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا خواہ قسمت میں کم ہو یا زیادہ۔ اصل غنیٰ تو غنائے نفس ہے فرمایا: فقر کیا ہے؟ عرض کیا! ہر چیز میں شدت کا حرص فرمایا: زور آوری کیا ہے؟ عرض کیا: شدت کی جنگ اور سخت لوگوں کا مقابلہ: فرمایا: ذلت کیا ہے؟ عرض کیا: صدمہ کے وقت آہ و بکا فرمایا: جرات کیا ہے؟ فرمایا: ہم عمروں پر برس جانا۔ فرمایا: کلفت کیا ہے؟ عرض یا: لایعنی کلام کرنا فرمایا بزرگی کیا ہے؟ عرض کیا یہ کہ زیادتی کے وقت تم عطا کرو اور جرم کو معاف کرو فرمایا! عقل کیا ہے عرض کیا: دل کا ہر چیز کو محفوظ رکھنا۔ فرمایا: خرق کیا ہے؟ عرض کیا: امام سے تمہاری دشمنی اور اس کے سامنے آواز بلند کرنا، فرمایا: سنار کیا ہے؟ عرض کیا: اچھے کام کرنا اور برے کام چھوڑ دینا۔ فرمایا: حزم کیا ہے؟ عرض کیا: طویل بردباری والیوں کے ساتھ نرمی اور لوگوں کو سوء ظن سے بچانا حزم ہے۔ فرمایا: شرف کیا ہے عرض کیا: بھائیوں کی موافقت اور پڑوسیوں کی حفاظت فرمایا: سفہ (بے وقوفی) کیا ہے عرض کیا: گھٹیا امور کی اتباع اور گمراہوں کی مصاحبت۔ فرمایا: غفلت کیا ہے؟ عرض کیا: مسجد کو چھوڑ دینا اور فسادی کی اطاعت کرنا فرمایا: فرمان کیا ہے؟ عرض کیا: تمہارا حصہ جو تمہیں پیش کر دیا جائے اس سے تمہارا محروم ہو جانا۔ فرمایا: سید کیا ہے (سردار) عرض کیا: بے وقوف سردار وہ ہے جو اپنی عزت کے معاملہ میں لاپرواہ ہو جسے گالی دی جائے اور وہ جواب نہ دے امور معاشرت میں پریشان حال ہو وہ بے وقوف سردار ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں عقلمندی سے بڑا مال کوئی نہیں عجب سے زیادہ وحشت زدہ کوئی تنہائی نہیں مشاورت سے مضبوط کوئی پشت پناہی نہیں حسن تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی خاندانی شرافت نہیں گناہوں سے بچے رہنے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں فکرمندی کی طرح کوئی عبادت نہیں صبر وحیاء کی طرح کوئی ایمان نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جھوٹ باتوں کی آفت ہے علم کی آفت نسیان ہے بے وقوفی حکم کی آفت ہے فترت عبادت کی آفت ہے بیہودہ کوئی طبع ظرفی کی آفت ہے سرکشی شجاعت کی آفت ہے احسان جتلانا سخاوت کی آفت ہے تکبر وغرور خوبصورتی کی آفت

ہے فخر حسب ونسب کی آفت ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنے دن کے چار حصے کرلے ایک حصہ اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کے لیے مقرر کردے ایک حصہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، ایک حصہ میں اہل علم کے پاس آئے جو اسے دینی بصیرت عطا کریں اور نصیحت کریں ایک حصہ دنیا کی حلال لذات سے لطف اندوز ہونے کے لئے مقرر کردے۔ عقلمند کو چاہیے کہ وہ تین چیزوں کے لیے باہر نکلے تلاش معاش کے لیے خلوت معاد کے لیے ایسی لذت کے لیے جو حرام نہ ہو عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اپنی شان کو سمجھے اپنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرے اہل زمانہ کو پہچانتا ہو علم آدمی کا خلیل ہے عقل آدمی کی دلیل ہے علم اس کا وزیر ہے عمل آدمی کا ہمنوا ہے صبر آدمی کے لشکر کا امیر ہے نرمی آدمی کا والد ہے آسانی آدمی کا بھائی ہے۔

باپ، بھائی، بیٹا

اے بیٹے: جس آدمی کو تم روز دیکھتے ہو اسے حقیر مت سمجھو اگر وہ تم سے بڑا ہو تو اسے اپنا باپ سمجھو اگر وہ تمہارا ہمعصر ہو اسے اپنا بھائی سمجھو اگر وہ عمر میں تم سے چھوٹا ہو اسے اپنا بیٹا سمجھو۔ رواہ الصابونی فی للنتین الطبرانی وابن عساکر

۴۴۲۳۸..... سلیمان بن حبیب کہتے ہیں ایک جماعت کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں کمر جھک چکی ہے۔ بایں ہمہ ان کی عقل ان کی بول چال ان کی جسمانی حالت سے کہیں افضل واعلیٰ پائی گئی انھوں نے پہلی بات جو ہم سے کی وہ یہ تھی کہ تمہاری یہ مجلس تم تک اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی ہے بلاشبہ رسول کریم ﷺ نے دی ہوئی تعلیمات کی تبلیغ کردی ہے ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جو کچھ سنا ہے وہ پہنچا دیا ہے لہٰذا جو کچھ تم سنو اسے دوسروں تک پہنچاؤ تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کردیتا ہے یا اجروثواب اور غنیمت سے واپس لوٹاتا ہے ایک وہ شخص جو فی سبیل اللہ فیصلے کرتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر ہوتا ہے یا تو اللہ اسے جنت میں داخل کرلیتا ہے یا اجروثواب عطا کر کے اسے واپس کرلیتا ہے دوسرا وہ شخص جو وضو کرتا ہے اور مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ اسے جنت میں داخل کردے یا اپنا اجروثواب لے کر واپس لوٹ آئے تیسرا وہ شخص جو سلام کر کے اپنے گھر میں داخل ہوتا ہو پھر حضرت امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ جہنم میں ایک پل ہے پھر اس کے سات (۷) حصے ہیں۔ درمیانی حصہ پر قاضی ہوں گے ایک آدمی لایا جائے گا جب وہ درمیانی حصے پر پہنچے گا اس سے کہا جائے گا تمہارے اوپر کیا قرض ہے اس سے حساب لیا جائے گا: پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی۔ ولا تکتمون اللہ حدیثاً۔

کوئی بات اللہ تعالیٰ سے مت چھپاؤ وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب مجھ پر فلاں فلاں کا قرض ہے حکم ہوگا اپنا قرض ادا کرو بندہ کہے گا: میرے پاس کچھ نہیں اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ میں کیسے ادا کروں حکم ہوگا اس کی نیکیوں میں سے لے لو پھر مسلسل اس کی نیکیاں لی جائیں گی حتیٰ کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی باقی نہیں بچے گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور پھر قرض کے مطالبہ کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ تم اپنی برائیاں اس پر لاد دو۔ چنانچہ قرض دیندگان کی برائیاں اس پر لادی جائیں گی۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے لیکن قرض خواہان برابر مطالبہ کر کے ان کی نیکیاں لوٹ لیں گے ان کے پاس ایک بھی باقی نہیں رہئے گی پھر مقروضین پر قرض خواہوں کی برائیاں لادی جائیں گی حتیٰ کہ ان کے پاس پہاڑوں کے برابر برائیاں ہوں گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: جھوٹ سے بچو چونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور دوزخ کی طرف لے جاتا ہے سچ کو اپنے او پر لازمی کرلو چونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم اہل جاہلیت سے زیادہ گمراہ ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ مقام دیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک دینار خرچ کرو گے وہ سات سو دیناروں کے برابر ہوگا۔ اور درہم سات سو درہموں کے برابر ہے پھر تم درہم دینار کو جمع کرتے ہو اور روکتے رہتے ہو۔ بخدا! تلواروں سے تمہیں فتوحات نصیب ہوئی ہیں ان تلواروں کا زیور سونا چاندی نہیں ہوتا تھا بلکہ لٹکانے والی لکڑی تانبا اور لوہا ہوتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۳۹...... ''مسند زید بن ثابت'' عبداللہ بن دینار بہرانی کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔ امابعد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زبان کو دل کا ترجمان بنایا ہے جبکہ دل کو برتن اور نگہبان بنایا ہے، زبان دل کے تابع ہے زبان کو جو حکم دل دیتا ہے وہی کچھ بولتی ہے لیکن جب دل زبان کا طوق بن جاتا ہے اور کلام آتا ہے تو بات میں اتفاق اور اعتدال ہوتا ہے۔ اور زبان کے لیے غلطی اور پھسلن نہیں ہوتی، اس شخص میں بردباری نہیں رہتی جس کا دل اس کی زبان کے سامنے نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب آدمی کلام اپنی زبان سے چھوڑ دیتا ہے اور اسکا دل اس کی مخالفت بھی کرتا ہے اس کی ناک کاٹ دی جاتی ہے۔ آدمی جب اپنے کلام کا وزن اپنے فعل سے کرتا ہے تو اس امر کی تصدیق بات کے مختلف مواقع کر دیتے ہیں۔ کیا تم نے کسی بخیل کو پایا ہے جو بات کا سخی ہو اور فعل کا احسان کرتا ہو؟ یہ اس لیے کہ اس کی زبان اس کے دل کے سامنے ہوتی ہے کیا تم کسی ایک آدمی کے پاس شرافت اور مروّت پاتے ہو جب وہ اپنے قول کو محفوظ نہ رکھتا ہو۔ پھر وہ اتباع کرتا ہے اور جو بات کہہ دی وہ کہتا رہتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ حق ہے اور اس پر واجب ہے جب اس نے اس کا کلام کیا حالانکہ وہ لوگوں کے عیوب سے واقف نہیں ہوتا بلاشبہ جو شخص لوگوں کے عیوب پر نظر رکھتا ہے اور اپنے عیب کی طرف مطلق توجہ نہیں دیتا وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص ایسے کام میں مشغول ہو جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا والسلام۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جبتک تم اپنے بہترین لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اس وقت تک تم بھلائی پر قائم رہو گے اور جو حق بات تم سے کہی جائے گی اسے پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کی معرفت رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حق پر عمل کرنے والا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن العساکر

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۴۴۲۴۱............ محمد بن واسع کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے امابعد! اے میرے بھائی اپنی صحت اور فراغت کو بلاء اور آزمائش کے نازل ہونے سے پہلے غنیمت سمجھو جسے دفع کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ اے میرے بھائی! مومن جو کسی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی دعا کو غنیمت سمجھو اے بھائی! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہئے بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر پرہیز گار کا گھر ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو راحت و آرام اور پل صراط کو عبور کرنے کی ضمانت دی ہے جو لوگ مساجد کو اپنا گھر بنا لیتے ہیں، اے بھائی! یتیم کو اپنے قریب رکھو اس کے سر پر دست شفقت پھیرو اس پر مہربان رہو اور اسے اپنا کھانا کھلاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تھا اس نے سنگدلی کی شکایت کی تھی آپ نے فرمایا: یتیم کو اپنے قریب کرو اس سے مہربانی سے پیش آؤ اس کے سر پر دست شفقت پھیرو اسے اپنا کھانا کھلاؤ یہ چیز تمہارے دل کو نرم کردے گی اور تمہاری حاجت براری کرے گی اے بھائی ایسی دنیا کو جمع کرنے سے گریز کرو جس کا تم شکر نہ ادا کرسکو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو مال دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے دراں حالیکہ اس کا مال اس کے سامنے ہو جب بھی وہ پل صراط کی طرف بڑھے گا اس سے کہا جاوے گا چلتے جاؤ تم نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا ہے ایک ایسا مالدار بھی لایا جائے گا جس نے مال اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا ہوگا جب بھی وہ پل صراط کی طرف بڑھے گا اس سے کہا جاوے گا تمہاری ہلاکت تم نے اللہ تعالیٰ کا حق کیوں نہیں ادا کیا۔ اس کے لیے مسلسل ہلاکت و بربادی کی صدا بلند ہوتی رہے گی۔ اے بھائی! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم خادم سے کام لیتے ہو اور میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غلام کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا ہوتا ہے جب تک کہ اس سے خدمت نہ لی جائے جب وہ خدمت کرتا ہو اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۲...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سب سے زیادہ یہ خوف دامن گیر ہے کہ جب میں حساب کے لیے کھڑا ہوں گا اور مجھ

سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جتنا علم تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۳..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص علم نہ رکھتا ہو اس کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت اور جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو اس کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۴..... حبان بن ابی جبلہ اپنے والد ابی جبلہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم موت کے لیے بچے جنم دیتے رہو ویرانی کے لیے عمارتیں بناتے رہو فنا ہو جانے والی چیز پر حرص کرتے رہو اور باقی رہنے والی چیز کو چھوڑتے رہو خبردار! تین ناگوار چیزیں بہت اچھی ہیں (۱) موت (۲) مرض (۳) اور فقر۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۴۵..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا دل کسی بھی چیز کی محبت کے لیے جوان تر رہتا ہے گو کہ اس پر بڑھاپا ہی کیوں نہ طاری ہو جائے بجز ان لوگوں کے جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مختص کر دیا ہو اور انھیں آخرت کے لیے مقرر کر لیا ہو لیکن یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

بھلائی دو آدمیوں میں ہے

۴۴۲۴۶..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھلائی صرف دو آدمیوں کے حصے میں ہے ایک وہ جو خاموشی پسند ہو دوسرا وہ بات کرنے والا جو عالم ہو۔

۴۴۲۴۷..... عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں: متقین سردار ہیں اور علماء قائد ہیں ان کی مجلس عبادت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تم دن رات کے گزرنے پر اپنی عمریں کم کیے جا رہے ہو اپنے لیے توشہ تیار رکھو گویا کہ تم آخرت کا سفر باندھ چکے ہو۔ رواہ البیھقی و ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ۱۱

۴۴۲۴۸..... "مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ" ایک گھر والے ایک دوسرے کے پیچھے دوزخ میں جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کوئی آزاد، غلام اور لونڈی باقی نہیں رہیں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحفه

۴۴۲۴۹..... ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابومنذر مجھے وصیت کریں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لایعنی کاموں میں اپنے آپ کو مشغول مت کرو اپنے دشمن سے الگ رہو اپنے دوست سے احتراز کرو زندہ رہتے ہوئے صرف اسی چیز پر رشک کرو جس پر مرنے کے بعد کرو گے اس آدمی کی طلب مت کرو جسے تمہاری حاجت براری کی مطلق پرواہ نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۵۰..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص روز بروز بھلائی میں ترقی نہیں کرتا بلاشبہ وہ بصیرت کے ساتھ دوزخ کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ رواہ الدینوری و ابن عساکر

۴۴۲۵۱..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ تقویٰ غنیمت ہے بلاشبہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور ایسا عمل کیا جو موت کے بعد کام آنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کے نور سے قبر کی تاریکی کے لیے نور حاصل کرے۔ بندے کو چاہئے کہ وہ ڈرے کہیں اللہ تعالیٰ اسے اندھا نہ اٹھائے حالانکہ وہ بصیر تھا۔ دانا آدمی کے لیے جوامع الکلم ہی کافی نہیں جبکہ بہرے کو دور سے پکارا جاتا ہے۔ جان لو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوتا جس کا نگہبان اللہ ہو وہ اس کے بعد کس کی امید رکھے گا۔ رواہ الدینوری و ابن عساکر

فصل ..... مخصوص مواعظ کے بیان میں جو ترغیبات اور احادی کی شکل میں ہیں

۴۴۲۵۲..... "مسند صدیق" ابوفضل احمد بن ابی فرات، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابواسحاق ابراہیم بن فرات (مکہ میں) محمد بن صالح داری، سلمہ

بن شبیب، سہل بن عاصم، سعد بن یزید بناجی بکر بن حنیس عبدالرحمٰن بن عبدالسمیع کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت میں لطف اندوز ہوتا ہو اللہ تعالیٰ اسے طلب رزق سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

کلام:......معنی میں ہے کہ بکر بن حنیس نے یہ حدیث تابعین سے روایت کی ہے کہ دارقطنی کہتے ہیں یہ حدیث متروک ہے۔

۴۴۲۵۳......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں سے محبت کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔رواہ ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۳۱۸۔

۴۴۲۵۴......"مسند زید بن ابی اوفی"۔رواہ ابن عساکر

ابوالحسن علی بن مسلم فقیہ، ابوالفتح نصر بن ابراہیم زاہد، ابوالحسن بن عوف ابوعلی بن منبر، ابوبکر بن خریم، ھشام بن عمار ھیثم بن عمران، اسماعیل بن عبیداللہ خولانی کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور امت سودا جو اللہ کی طاعت میں عمل کرتی ہو برابر ہیں۔ اسماعیل نے راوی سے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو امت کے برابر نہیں رکھا۔

۴۴۲۵۵......"مسند ابی امامہ" تم وہی ہو جو بلال رضی اللہ عنہ کو ماں کا عیب دیتے ہو قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی ہے کسی ایک کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں مگر عمل کے اعتبار سے تم سب تو صاع کے کنارے کی مانند ہو۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۴۴۲۵۶......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا: امابعد بندہ جب اللہ تعالیٰ کی طاعت میں عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، بندہ جب اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کی نظر میں محبوب بنا دیتے ہیں۔ جب نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کی نظر میں مبغوض بنا دیتے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۴۴۲۵۷......"مسند اسد بن کرز" خالد بن عبداللہ قسری اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسد! کیا تم جنت کو پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ھاں۔ فرمایا:: مسلمانوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔رواہ ابن عساکر

یہ حدیث ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ذکر کی ہے۔

مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں

۴۴۲۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہیں عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے یہ دونوں اللہ تعالیٰ نے بہت ساری اقوام کے لیے جمع کیے ہیں۔رواہ ابن ابی حاتم

۴۴۲۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ مسلمان آدمی جبتک دھوکا نہیں کرتا اور گھٹیا پن کو ملاوٹ نہیں کرتا جس کے آگے جھکا رہے جب وہ یدکی جائے کمینے لوگ اس کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں جیسا کہ جوا کھیلنے والا جوا اپنے ترکش سے تیر کا منتظر ہوتا ہے یا اللہ کی طرف بلانے والا لیکن جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت بہتر ہے۔رواہ ابوعبید

۴۴۲۶۰......"مسند ابی ہریرۃ" بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ساٹھ سال تک نماز میں عبادت کی اللہ تعالیٰ اسے ہر روز افطار کے وقت ایک روٹی عطا کرتے جس میں ہر چیز کا ذائقہ ہوتا۔رواہ الضیاء المقدس

۴۴۲۶۱......رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: اے میرے رب! تیرا کونسا بندہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، حکم ہوا: جو لوگوں کے لیے ایسا ہی فیصلہ کرے جیسا کہ اپنے لیے کرتا ہو۔رواہ ابن جریر

۴۴۲۶۲......محمود بن لبید انصاری بنت فہد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے بنت فہد حضرت حمزہ کے نکاح میں تھیں میں نے آپ ﷺ کے لیے سخینہ (آٹے اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا) پکایا لوگوں نے کھانا کھایا، پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو خطاؤں کو مٹا دینے والی ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ضرور بتائیے

ارشادفرمایا: ناگواریوں کے وقت پوراوضوکرنا نماز کے لیے چلنااور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۴۲۶۳...... طلحہ بن زیدہ، موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے طویل مدت تک اپنے سامنے کھڑا رکھیں گے جس کی وجہ سے بندے کوشدید مصیبت لاحق ہوگی، عرض کرے گا: اے میرے رب! آج کے دن مجھ پر رحم فرما حکم ہوگا: کیا تو نے بھی میرے مخلوق میں سے کسی پر رحم کیا ہے جو میں تجھ پر رحم کروں، لاؤ گوایک چڑیا ہی کیوں نہ ہوفرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور اس امت کے اسلاف چڑیوں کی خرید وفروخت کر کے انھیں آزاد کر دیتے تھے۔ (رواہ ابن عساکر ابن حبان کہتے ہیں: طلحہ بن زید رقی وہی ہے جسے شامی نے منکر حدیث کہا ہے اس کی مرویات سے احتجاج حلال نہیں، یہ ابومسکین رقی ہے جس سے بقیہ روایت کرتا ہے امام احمد اور ابن المدینی کہتے ہیں کہ یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا)

۴۴۲۶۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکی آسان چیز ہے چہرے کی مسکان اور زبان کی نرمی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۹۰ ع والجد الحسث ۸۰

۴۴۲۶۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہواور وہ کاغذ زمین پر کسی جگہ پڑا ہو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کاغذ کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اسے عزت واحترام کے ساتھ رکھتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کو ادھر بھیجتے ہیں جو اسے زمین سے اٹھالیتا ہے: جو شخص کسی کاغذ کو اٹھاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو اللہ تعالیٰ اسے علیین میں اٹھالیتے ہیں اور اس کے والدین سے عذاب کو ہلکا کر دیتے ہیں گو وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۰۲۱

ترغیبات ثنائی

۴۴۲۶۶...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ مرض وفات میں تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا میں نے چاہا کے حضرت علی کو ہٹا کران کی جگہ میں بیٹھ جاؤں میں نے کہا اے ابوالحسن! میں آپ کو اس جگہ رات سے تھکا ہوا دیکھ رہا ہوں اگر آپ یہاں سے ہٹ جائیں اور میں آپ کی مدد کروں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ وہ تمہاری بنسبت اپنی جگہ کے زیادہ حقدار ہے اے حذیفہ میرے قریب ہو جاؤ! جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اے حذیفہ! جس شخص نے کسی مسکین کو اللہ کے لیے کھانا کھلایا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ! یہ بشارت میں چھپالوں یا اسے بیان کروں؟ ارشادفرمایا: بلکہ اسے بیان کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۶۷...... عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے آل محمد تم نے صبح کس حال میں کی ہے۔ ارشادفرمایا: ہم نے خیریت کے ساتھ صبح کی ہے تم نے کسی مریض کی عیادت نہیں کی اور نہ ہی روزے کی حالت میں صبح کی ہے۔

رواہ الدیلمی

۴۴۲۶۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! موٹی آنکھوں والی حوروں کا مہر ادا کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کا مہر کیا ہے؟ ارشادفرمایا: تکلیف دہ چیز کا ہٹادینا اور مسجد سے کوڑے کو نکال دینا اے علی! حورعین کا یہی مہر ہے۔

رواہ ابن شاھین فی الترغیب وابن النجار والدیلمی

ترغیبات ثلاثی

۴۴۲۶۹...... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' اسماعیل بن یحیٰ فطر بن خلیفہ، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ استغفار کے وقت تمہیں تمہارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں جس شخص نے سچی نیت کے ساتھ استغفار کیا اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو جاتا ہے جس نے مجھ پر درود بھیجا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ رواہ ابوبکر محمد بن عبدالباقی الانصاری قاضی المارستان فی مشیخته

۴۴۲۷۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارے اوپر تین چیزیں سفر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہیں حج عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور یہ کہ آدمی کو چاہئے کہ اپنے فاضل مال سے دوسروں پر خرچ کرے اور صدقہ کرے۔ رواہ عبد الرزاق وابو عبید فی الغریب

۴۴۲۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں انبیاء کی سنت اور ان کا اخلاق ہیں افطار میں جلدی کرنا تاخیر سے سحری کھانا اور نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا۔ رواہ ابن شاهین وابو محمد ابراهیم فی کتاب الصلاۃ

۴۴۲۷۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا دل تین چیزوں کے متعلق دھوکا نہیں کھاتا، اللہ کے لیے اخلاص عمل، والیوں اور امیروں کو وعظ ونصیحت اور جماعت مسلمین کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعوت انھیں ہر طرف سے گھیرے میں لیے رکھتی ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۳...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو لوگوں سے خطاب فرماتے سنا ہے آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی۔

اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور.

اے آل داؤد (اللہ کا) شکر ادا کرو اور میرے بندوں میں بہت تھوڑے شکر کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جسے تین چیزیں مل جائیں اسے داؤد علیہ السلام کی طرح عطا مل گیا ظاہر وباطن میں خشیت خدائے تعالیٰ، غضب ورضا میں عدل اور فقر وغناء میں میانہ روی۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۴...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھانجے اصبان رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کونسا غلام سب سے افضل ہے؟ کونسی رات سب سے افضل ہے؟ کون سا مہینہ سب سے افضل ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی رسول کریم ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے اور میں تمہیں بھی اسی طرح بتاؤں گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے مجھے بتایا ہے فرمایا کہ سب سے افضل غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو نصف رات سب سے افضل ہے اور محرم کا مہینہ سب سے افضل ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۷۵...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا سینہ دھوکا نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل، جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا اور حکمرانوں کو وعظ ونصیحت۔ رواہ ابن جریر

۴۴۲۷۶...... ابن ابی مریم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اس امت کا مادۂ درستگی کیا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ تین چیزیں ہیں:

(۱) اخلاص: یہ فطرۃ اللہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے (۲) نماز اور یہی ملت ہے (۳) اور طاعت اور یہی مخلوق سے بیزاری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گزر گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم جلیسوں سے کہا: آپ کا (حضرت عمر کا) انداز لوگوں کے انداز سے بدرجہا بہتر ہے اور آپ کے بعد اختلاف ہوگا اور مادۂ درستگی کے حاملین بہت تھوڑے ہوں گے۔

رواہ ابن جریر

اولین آخرین کے عمدہ اخلاق

۴۴۲۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اولین اور آخرین کے عمدہ اخلاق کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے تم عطا کرو، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو شخص تم سے قطع تعلقی کرے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان و ابن النجار

۴۴۲۷۸...... "مسند عمر بن بکالی" ابن عساکر کہتے ہیں: راوی کا نسب نہیں بیان کیا گیا، بعض کہتے ہیں: ابن سیف عن عمر بن بکالی، فرمایا: اے لوگو نیک اعمال کرو اور بشارت قبول کرو تین اعمال ایسے ہیں انھیں جو بھی کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کونسے اعمال ہیں فرمایا: ایک وہ آدمی جو فتنہ میں مبتلا ہوا اور پھر فتنے کے آگے سینہ سپر ہو گیا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ گیا اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: ایسا کرنے پر میرے بندے کو کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب! تو نے اسے ایک چیز کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہا اور تو نے اسے ایک چیز سے خوفزدہ کیا جس سے وہ خوفزدہ رہا۔ حکم ہوگا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی امید (جنت) کو واجب کر دیا اور جس چیز (دوزخ) سے ڈرتا تھا اس سے اسے بے خوف کر دیا۔ ایک وہ آدمی جو گرم گرم آگ اور بستر کو ٹھنڈی رات میں چھوڑ کر وضو کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں: اے میرے فرشتو! اس آدمی کو اس پر کس چیز نے اکسایا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے اے ہمارے رب تو ہی بہتر جانتا ہے۔ حکم ہوگا: میں تو جانتا ہوں لیکن مجھے خبر دو کہ اس عمل پر اسے کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب تو نے اسے ایک چیز (جنت) کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہا اور ایک چیز۔ (دوزخ) سے خوفزدہ کیا تھا وہ اس سے خوفزدہ رہا۔ حکم ہوگا: تم گواہ رہو میں نے اسے امید کی چیز (جنت) عطا کیا اور خوف کی چیز (دوزخ) سے اسے مامون کر دیا۔ تیسرے وہ لوگ جو ایک جگہ جمع ہوں اور انھیں کوئی آدمی قرآن پڑھ پڑھ کر سناتا ہو اور وہ سن کر روتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے ان لوگوں کو اس عمل پر کس چیز نے اکسایا ہے؟ فرشتے جواب دیں گے: اے ہمارے رب تو نے انھیں ایک چیز کی امید دلائی تھی وہ اس امید پر قائم رہے اور انھیں ایک چیز سے خوفزدہ کیا تھا وہ اس سے خوفزدہ رہے حکم ہوگا: تم گواہ رہنا میں نے ان کی امید (جنت) کو واجب کر دیا اور خوف دلانے والی چیز (دوزخ) سے مامون کر دیا۔ رواہ ابن مندہ والبغوی وابن عساکر

۴۴۲۷۹...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسول مقبول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ مرض وفات میں تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مناسب جواب دیا اور پھر فرمایا: اے حذیفہ! میرے قریب ہو جاؤ میں آپ کے روبرو قریب ہو کر بیٹھ گیا ارشاد فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کے لیے روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں جس نے کسی ننگے بدن انسان کو کپڑا پہنایا اللہ اسے بھی جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور جس شخص نے کسی بھوکے کو خالص اللہ کی لیے کھانا کھلایا اللہ اسے بھی جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس حدیث کو میں لوگوں سے چھپائے رکھوں یا ظاہر کردوں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ لوگوں سے ظاہر کردو۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ آخری حدیث سنی ہے۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سنان بن ہارون برجمی ہے ابن معین اس کے متعلق فرماتے ہیں اس کی حدیثیں کسی درجے میں نہیں ہیں۔

۴۴۲۸۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ انھیں ہرگز نہ چھوڑوں۔ مجھے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنے کی وصیت کی، یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں یہ کہ سفر وحضر میں چاشت کی نماز پڑھو۔

رواہ ابن زنجویہ وابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۱۳۔

جنتی لوگوں کی پہچان

۴۴۲۸۱..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! کل تیری جنت میں کون سکونت پذیر ہوگا اور تیرے عرش کے سائے تلے کسے سایہ میسر ہوگا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا حکم ہوا: اے موسیٰ، وہ لوگ جن کی نظریں زنا میں مشغول نہیں ہوتیں جو اپنے اموال میں سود کے درپے نہیں ہوتے جو اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے ان کے لیے بشارت ہے اور اچھا انجام ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۴۴۲۸۲..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طاعت کے بغیر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں جماعت کی بدوں کوئی بھلائی نہیں اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ خلیفہ اور عامۃ المومنین کے لیے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۲۸۳..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص دل سے اس طرح عمل کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو، مظلوم کی بددعا آسمانوں کی طرف اس طرح چڑھتی ہے جیسے آگ کی چنگاریاں۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۲۸۴..... معمر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے میں انھیں سفر و حضر میں نہیں چھوڑتا یہ کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھوں اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھوں۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حسن کو وھم ہو جاتا چنانچہ وہ چاشت کی دو رکعتوں کی جگہ جمعہ کے غسل کو روایت کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۴۲۸۵..... سلیمان بن ابی سلیمان کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے یہ کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں یہ کہ چاشت کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑوں بلاشبہ یہ اوابین کی نماز ہے۔

رواہ ابن زنجویہ

۴۴۲۸۶..... محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے سونے سے پہلے وتر پڑھوں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں اور جمعہ کے دن غسل کروں۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۴۴۲۸۷..... محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بمثل بالا روایت نقل کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۴۲۸۸..... حسن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بمثلہ روایت نقل کرتے ہیں۔

جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے والے

۴۴۲۸۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے اس تک صرف تین قسم کے لوگ پہنچ پائیں گے (۱) امام عادل (۲) رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا اور صابر عیالدار۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عیالدار کے صبر سے کیا مراد ہے؟ حکم ہوا: عیالدار اپنے گھر والوں پر جو کچھ خرچ کرے اس کا احسان نہ جتلائے۔ رواہ الدیلمی

۴۴۲۹۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا فضیلت ہے اور ان میں کتنی خیر و برکت ہے ان کے حصول کے لیے بھرپور حرص و لالچ کرنے لگ جائیں۔ پوچھا گیا یا نبی اللہ وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: نمازوں کے لیے اذان جماعت کے لیے جلدی حاضر ہونا اور پہلی صفوں میں نماز ادا کرنا۔ رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۱..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا! یا رسول اللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ ارشاد فرمایا: خیریت کے ساتھ ایک آدمی کی طرح جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو جو کسی جنازے کے ساتھ نہ چلا ہو اور جس نے روزہ کی حالت میں صبح

نہ کی ہو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۲۹۲......"مسند صحابہ" حبیب بن ثابت، حضرت ابن عباس اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں اور یہ حضرات ابواشعب سے قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دھوئے ہوئے کپڑے دیکھے، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا یہ کپڑا نیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یارسول اللہ دھویا ہوا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیا کپڑا پہنو، خوش وخرم رہو اور شہید کی موت وفات پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۲۹۳......زہری کی روایت ہے کہ مجھے ایک انصاری نے حدیث سنائی ہے جس پر میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا یہ کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے یا کھنگھارتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً آگے بڑھتے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تھوک لے کر چہروں پر مل لیتے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: تم ایسا کیوں کررہے ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جواب دیتے: اس سے ہم برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے کہ وہ سچ بولے امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

۴۴۲۹۴......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد خیف میں (جو کہ منی میں ہے) ہم سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اپنے بھائی کو سنائی تین چیزیں ہیں جن پر مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کا اخلاص حکمرانوں کو وعظ ونصیحت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا بلاشبہ ان کی دعا ماوراء سے بھی ان کا احاطہ کر لیتی ہے۔رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۵......ابوعبیدہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا وقت پر نماز والدین کے ساتھ حسن سلوک اور جہاد فی سبیل اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں آپ رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ سوال کرتا تو آپ مزید جواب بھی دیتے۔رواہ سعید بن المنصور

۴۴۲۹۶......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو لوگوں میں سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو سب سے زیادہ پرہیز گار بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے فریضے کو ادا کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اگر تم لوگوں کو گالیاں دو گے وہ بھی تمہیں گالیاں دیں گے اگر ان پر تنقید کرو گے وہ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر انھیں ویسے ہی چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر ان سے دور بھاگو گے وہ تمہیں پکڑلیں گے قیامت کے دن دوزخ ستر ہزار لگاموں کے ساتھ باندھی ہوئی لائی جائے گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔رواہ ابن عساکر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۴۴۲۹۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! جب تم لوگوں کو دنیا کے لیے دوڑ لگاتے دیکھو تم آخرت میں متوجہ ہو جاؤ ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ کا ذکر کرو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرے گا جب تم اسے یاد کرو گے، مسلمانوں میں کسی کو بھی حقیر نہ سمجھو چونکہ چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی

۴۴۲۹۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کا اسلحہ سنبھالا میں نے تلوار کے دستے میں تین حروف لکھے ہوئے پائے: (۱) جو قطع تعلقی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو (۲) جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس سے اچھائی کرو (۳) حق بات کہو گو کہ تمہارے حلاف ہی کیوں نہ ہو۔رواہ ابن النجار

۴۴۲۹۹......مکحول فرماتے ہیں: لوگوں سے اپنی حاجتیں پوری کرانے سے گریز کرو چونکہ یہ فقر ہے لوگوں سے ناامید رہو بلاشبہ یہی غنا ہے ایسا کلام چھوڑ دو جس پر تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے، لہٰذا اس کے علاوہ کلام کرو اور جب نماز پڑھو تو الوداع کیے ہوئے آدمی جیسی نماز پڑھ۔
رواہ ابن عساکر

۴۴۳۰۰ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین اعمال بہت سخت ہیں اپنی طرف سے عطائے حق، ہر حال میں ذکر اللہ اور مالی اعتبار سے بھائی کی غمخواری۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة

۴۴۳۰۱ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ اخلاق کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلقی کرے اس سے صلہ رحمی کرو۔

رواہ البخاری و مسلم

۴۴۳۰۲ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جب وہ کسی معاملے کو دیکھے تو بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے، عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا سرا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو اس میں ٹیڑھا پن بدستور باقی رہے گا لہٰذا عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ رواہ البزار

ترغیبات رباعی

۴۴۳۰۳ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایک مختصر حدیث سنائیں تا کہ میں اسے یاد کرلوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو گویا تم نے اس کے بعد نماز نہیں پڑھنی اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر فی الواقع تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جاؤ غنا میں زندگی بسر کرو گے ایسی بات سے گریز کرو جس سے تمہیں بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

رواہ العسکری فی الامثال و ابن النجار)

۴۴۳۰۴ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کسی انسان کو بھی صحت عفت امانت اور فقہ سے بہتر کوئی چیز نہیں عطا کی گئی۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۰۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو گھونٹوں کا پینا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے ایک غصے کا گھونٹ جسے بندہ بردباری اور درگزر کرتے ہوئے پی جاتا ہے دوسرا غم و مصیبت کا گھونٹ جسے بندہ صبر اور اچھے سلوک کے ساتھ پی جاتا ہے، کوئی بندہ بھی دو قدموں سے زیادہ محبوب قدموں میں نہیں چلتا سوائے اس قدم کے جو صلہ رحمی کے لیے اٹھیں اور دوسرے وہ قدم جو کسی فریضہ کی ادائیگی کے لیے اٹھیں۔ رواہ ابن لال فی مکارم الا خلاق

۴۴۳۰۶ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے دکھائی دیتا ہے، ایک اعرابی بولا: یا رسول اللہ ﷺ یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو عمدہ اور پاکیزہ کلام کرے سلام پھیلائے کھانا کھلائے اور نماز پڑھے دراں حالیکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

رواہ البیهقی وقال غریب ابو یعلی والبزار وعبد الله بن احمد بن حنبل وابن خزیمة وقال ان صح کان فی القلب من عبد الرحمن بن اسحاق ولیس هو بعباد الذی روی عن الزهری ذاک صالح الحدیث و البیهقی فی شعب الا یمان والخطیب فی الجا مع

۴۴۳۰۷ ...... اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پاکیزہ کلام کیا کرو کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ رات کو تہجد پڑھو کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم جنت میں سلامی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ بقی بن مخلد فی مسنده وابو نعیم عن مولی الانصار ی

۴۴۳۰۸ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب ابو عبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ابو بکر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نمودار ہوئے جب آپ ﷺ نے ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم کو اپنے پاس کھڑے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا تم مجھ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہو، اگر چاہو تو میں ہی تمہیں بتادوں اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرلو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: بلکہ آپ ہی بتادیں۔ ارشاد فرمایا: تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو کہ حسن سلوک کا حقدار کون ہے، سو حسن سلوک کا حقدار شریف اور دیندار آدمی ہے تم مجھ سے ضعیفوں کے جہاد کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو ضعیفوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے تم مجھ سے عورت کے جہاد کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو عورت کا جہاد اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خدمت ہے تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو کہ رزق کہاں سے آتا ہے سو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے علم ہی نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ وقال غریب المتن والاسناد ورواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاآلی ۲۲۷۔

ترغیبات خماسی

۴۴۳۰۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے اوپر پانچ چیزیں لازم ہیں تو ان کے حصول میں تم اپنی سواریوں کو لاغر ہی کیوں نہ کردو بندہ صرف اپنے رب تعالیٰ سے امید رکھے صرف اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو جاہل کو حصول علم میں حیاء نہیں کرنی چاہئے عالم کو جو مسئلہ نہ آتا ہو اس کے جواب میں ''لا اعلم میں نہیں جانتا'' کہنے میں باق نہیں محسوس کرنی چاہئے جان لو صبر کا مقام ایمان ہے جیسے کہ جسد میں سر کا مقام ہے جب سر نہیں رہتا تو دھڑ کی کوئی وقعت نہیں رہتی اسی طرح جب صبر جاتا رہتا ہے ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے۔

رواہ وکیع فی العزر والدینوری وابونعیم فی الحلیۃ ونصر فی الحجۃ وابن عبد البر فی العلم والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۴۴۳۱۰...... ''مسند خباب بن ارت رضی اللہ عنہ'' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک مہم پر بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اتنے دور بھیج رہے ہیں اور مجھے آپ کا خوف ہے (کہیں آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں) ارشاد فرمایا: تمہارا خوف کس حد تک پہنچا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں صبح کرتا ہوں اور مجھے گمان نہیں ہوتا کہ آپ شام کرسکیں گے۔ ارشاد فرمایا: اے خباب! پانچ کام کرلیا کرو تم مجھے دیکھ لو گے اگر نہ کئے تو مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کیا ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے تقدیر پر ایمان رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تقدیر پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے ارشاد فرمایا: تمہیں علم ہو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو مصیبت ٹل گئی وہ تمہیں نہیں پہنچ سکتی تھی، شراب مت پیو چونکہ شراب کی خطا شاخدار ہوتی ہے درخت کی شاخوں کی طرح اس کی بھی شاخیں نکلتی ہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو گو کہ وہ تمہیں دنیا کی ہر چیز سے نکل جانے کا حکم ہی کیوں نہ دیں جماعت کے ساتھ چمٹے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اے خباب! اگر تم نے مجھے قیامت کے دن دیکھ لیا گویا تم مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔

رواہ الطبرانی

۴۴۳۱۱...... خباب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں داخل کردے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں ارشاد فرمایا تلوار کا وار مہمان کو کھانا کھلانا نمازوں کا وقت پر اہتمام ٹھنڈی رات میں پورا وضو کرنا اور اپنی ضرورت کے وقت دوسروں کو کھانا کھلانا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۳

پانچ اعمال کا اہتمام

۴۴۳۱۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کو کون حاصل کرے گا پس جوان پر عمل کرے یا کسی

عمل کرنے والے کو سکھا دے؟ میں نے عرض کیا: اس کام کے لیے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پانچ کا ہندسہ بنا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے اپنے پڑوسیوں سے حسن سلوک کرو بے خوف ہو جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان ہو جاؤ گے کثرت سے مت ہنسو چونکہ کثرت ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۴۴۳۱۳..... ''مسند ابی ہریرہ'' اے ابو ہریرہ! فرائض ادا کرتے رہو تب تم عابد بن جاؤ گے، حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرو تب تم عالم ہو جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو سلامی میں ہو جاؤ گے جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے اس کے ساتھ حسن سلوک کرو مامون ہو جاؤ گے ہنسی کم کرو چونکہ کثرت سے ہنسا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔ رواہ الدار القطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ

۴۴۳۱۴..... مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اے ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ کی تقسم پر راضی رہو بے نیاز ہو جاؤ گے تقویٰ اختیار کرو لوگوں میں عبادت گزار بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے بھی وہی کچھ پسند کرو جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو مومن ہو جاؤ گے، اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرو سلامتی میں رہو گے کثرت ہنسی سے گریز کرو چونکہ کثیر ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے قہقہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور تبسم خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الا وسط وابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرۃ

۴۴۳۱۵..... ''مسند ابی ہریرہ'' اے ابو ہریرہ! ورع اختیار کرو عبادت گزار بن جاؤ گے قناعت اختیار کرو شکر گزار بندے بن جاؤ گے لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو مومن ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی میں اپنے دلوں سے حسن سلوک کرو سلامتی میں ہو جاؤ گے کم ہنسو چونکہ زیادہ ہنسا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۴۴۳۱۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ! اے ابو ہریرہ! ورع اختیار کرو عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو بے نیاز ہو جاؤ گے مسلمانوں اور مومنوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان کے لیے وہی کچھ ناپسند کرو جو کچھ اپنے لیے ناپسند کرتے ہو بے خوف ہو جاؤ گے، اپنے پڑوس والوں سے حسن سلوک کرو سلامتی میں ہو جاؤ گے زیادہ ہنسنے سے گریز کرو چونکہ زیادہ ہنسی دل کا فساد ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۴۴۳۱۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے پانچ چیزیں الہام کی گئیں وہ پانچ چیزوں سے محروم نہیں ہوتا: جسے توبہ الہام کی جائے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ. الآیۃ

اللہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا۔

جسے شکر کی توفیق مل جائے وہ عطائے فرید کے بغیر نہیں رہتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

لان شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر ادا کرو تو میں تمہیں زیادہ دوں گا جسے استغفار کی توفیق مل جائے وہ استغفار سے محروم نہیں ہوتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

استغفرو ربکم انہ کان غفارا. الآیۃ

اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بخشنے والا ہے۔

جسے خرچ کرنے کی توفیق مل جائے وہ اپنے بعد ذکر خیر سے محروم نہیں رہتا چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وما انفقتم من شیء فھو یخلفہ.

تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ اپنا بدلہ ضرور دے گی۔ رواہ ابن النجار و الضیاء المقدسی

ترغیبات سداسی

۴۴۳۱۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے اوپر ایمان کی خصلتیں لازم ہیں (جو یہ ہیں) شدید گرمی میں روزہ دشمنوں کو تلوار سے مارنا بارش کے دن نماز میں جلدی کرنا دوسرے دن پورا وضو کرنا مصیبتوں پر صبر اور ردغۃ الخبال کا ترک کرنا میں نے پوچھا: ردغۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا: شراب۔رواہ ابن سعد والبیھقی فی شعب الایمان

ترغیبات سباعی

۴۴۳۱۹.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں (دنیا کے معاملہ میں) اپنے نیچے والوں کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھوں، یہ کہ مساکین سے محبت کروں اور انھیں اپنے قریب کروں یہ کہ صلہ رحمی کروں گو کہ رشتہ دار مجھ سے قطع تعلقی کریں میں حق بات کہوں اگر چہ کڑوی ہو، یہ کہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈروں کسی سے نہ مانگوں یہ کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کروں چونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔رواہ الرویانی وابونعیم

۴۴۳۲۰....."ایضاً" میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات چیزوں کی وصیت کی ہے مسکینوں سے محبت کرنے کی یہ کہ میں ان کے قریب رہوں یہ کہ میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھوں یہ کہ میں صلہ رحمی کروں گو کہ میرے رشتہ دار مجھ سے جفا ہی کیوں نہ کریں یہ کہ میں زیادہ سے زیادہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کروں، میں حق بات کہوں اگر چہ کڑوا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی رو رعایت نہ رکھوں اور یہ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔رواہ الطبرانی عن ابی ذر

۴۴۳۲۱....."مسند انس" قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم صبح صبح رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ گزشتہ رات میرے رب کا انتہائی اچھی صورت میں خواب میں دیدار ہوا رب تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ مبارک رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر مجھے ہر چیز کا علم عطا کیا، حکم ہوا، اے محمد! میں نے عرض کیا: لبیک! حکم ہوا: کیا تم جانتے ہو کہ ملا اعلیٰ کس معاملہ پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب، جی ہاں کفارات اور درجات پر جھگڑ رہے ہیں۔ حکم ہوا: کفارات کیا ہیں میں نے جواب دیا: سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، صلہ رحمی کرنا، لوگوں کے سوتے ہوئے نماز پڑھنا حکم ہوا درجات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: ناگواریوں کے عالم میں پورا وضو کرنا جماعت میں حاضر ہونے کے لیے پیادہ پا چلنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا حکم ہوا کہ تم نے سچ کہا۔رواہ ابن عساکر واخرجہ الترمذی فی کتاب التفسیر رقم ۳۲۸۷

ترغیبات ثمانی

۴۴۳۲۲.....عبدالرحمن بن عائش حضرمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی کسی کہنے والے نے کہا: آج صبح میں آپ کا کتنا بارونق چہرہ دیکھ رہا ہوں فرمایا: مجھے کیا ہے میں نے تورات کو اپنے رب تعالیٰ کو زیادہ اچھی صورت میں دیکھا ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد! ملا اعلیٰ (آسمانوں کی مخلوق) کس معاملہ میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا ہوں رب تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کاندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی مجھے زمین وآسمان کا علم مل گیا پھر یہ آیت تلاوت کی:

وکذالک تری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من المو قنین.

اسی طرح تو ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھاتا ہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے۔ پھر حکم ہوا: اے محمد!

ملا اعلیٰ کس معاملہ میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: کفارات میں، حکم ہوا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: پیادہ پا جماعت کے لیے حاضر ہونا نمازوں کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا ناگواری کے وقت پوری طرح وضو کرنا جو شخص بھی ایسا کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور اپنی خطاؤں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا درجات یہ ہیں: کھانا کھلانا سلام پھیلانا رات کو لوگوں کو سوئے ہوئے چھوڑ کر نماز پڑھنا، اے محمد! سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا میں نے عرض کیا: میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور بری باتوں کو چھوڑنے کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں یہ کہ تو میری مغفرت کرے اور میری توبہ قبول فرمائے اگر کسی قوم کو مبتلائے فتنہ کرنے کا تیرا ارادہ ہو تو مجھے وفات دے دینا دراں حالیکہ میں فتنہ میں نہ پڑوں، پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ چیزیں سیکھ لو قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ چیزیں حق ہیں۔

رواہ ابن مندہ والبغوی والبیھقی وابن عساکر

باقیات صالحات

۴۴۳۲۴۔۔۔۔۔ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے ایک خشک ٹہنی ہلائی اور اس سے ورق گرنے لگے: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:: لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، والحمد للہ سبحان اللہ گناہوں کو اس طرح ختم کرتے ہیں جس طرح اس ٹہنی سے ورق گرے ہیں اے ابودرداء ان کلمات کو مضبوطی سے پکڑ لو قبل اس کے کہ تمہارے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے۔ بلاشبہ یہ باقیات صالحات میں سے ہیں، اور یہ جنت کا خزانہ ہیں، ابوسلمہ کہتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی حدیث بیان کرتے تو فرماتے بخدا! میں اللہ کی تہلیل کرتا رہوں گا اللہ کی تکبیر بیان کرتا رہوں گا اس کی تسبیح کرتا رہوں گا حتیٰ کہ جب کوئی جاہل مجھے دیکھے تو وہ سمجھے کہ میں کوئی مجنون ہوں۔رواہ ابن عساکر

۴۴۳۲۵۔۔۔۔۔"مسند ابی ہریرہ" اے ابوہریرہ! کہو، سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ باقیات صالحات ہیں عرض کیا: یارسول اللہ، یہ سب اللہ کیلئے ہے اس میں سے میرے لیے کچھ بھی نہیں فرمایا کہو: اللھم اغفر لی وارحمنی واھد نی وار شد نی وارزقنی (اے اللہ میری مغفرت کر، مجھ پر رحم فرما، مجھے رشد وہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا کر) پانچ چیزیں تمہارے لیے ہیں جبکہ چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۲۶۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جنت کو لے لو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! حاضر دشمن سے! فرمایا نہیں بلکہ اپنی جنت کو دوزخ سے جدا کر لو اور کہو۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلاشبہ یہ کلمات قیامت کے دن مقدمات معقبات اور نجات دہندہ بن کر آئیں گے اور یہی باقیامت صالحات ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۴۴۳۲۷۔۔۔۔۔"مسند علی رضی اللہ عنہ" ربیع بن انس ایک آدمی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ سب کا سب اجر وثواب لوٹ لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا صدقہ نہ بتاؤں جو روئے زمین پر ہر صدقہ کرنے والے کے صدقہ سے افضل ہو، اس جیسا ثواب وہی پا سکتا ہے جو اس جیسا عمل کرے گا، وہ یہ کہ تم صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہو لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، عصر کی نماز کے بعد بھی یہی کلمات کہو اور ہر نماز کے بعد پچیس (۲۵) مرتبہ یہ کلمات کہو سبحان اللہ ولحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ملء السموات والارض وما فیھن۔ یوں اس طرح یہ ہر روز پانچ سو تسبیحات ہو جائیں، میزان میں یہ پانچ ہزار کے برابر ہوں گی یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ ایسے کلمات ہیں کہ ان کے برابر کوئی کلمہ نہیں ہے چنانچہ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ نصف میزان بھر دیتا ہے لاالہ الااللہ واللہ اکبر آسمانوں اور ان

کے بیچ کے مقام کو بھر دیتا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۳۲۸......"ایضاً" بشیر بن نمیر، حسن بن ضمیرہ اپنے والد اور دادا کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات باقیات صالحات ہیں، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، جو شخص ان کلمات کو پانچ مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اسے پانچ مسلسلات عطا فرماتے ہیں جو یہ ہیں۔

اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارشدني وارزقني

اے اللہ میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر مجھے رشد و ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

رواه ابن مر دويه قال في المغني بشير ابن نمير متروك وحسين بن عبد الله بن ضميرة واه جدا

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں بشیر بن نمیر متروک راوی ہے اور حسین بن عبداللہ بن ضمیری بہت ضعیف راوی ہے۔

۴۴۳۲۹......"مسند انس" کثیر بن سلیم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا: اپنی جنت کو لے لو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا دشمن حاضر ہو چکا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جنت کو دوزخ سے الگ کر لو اور کہو: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ کلمات مقدمات اور نجات دہندہ ہیں اور یہی باقیات صالحات ہیں۔ رواه ابن النجار

فائدہ:......باقیات صالحات سے مراد ایسے اعمال جو آدمی کے مرجانے کے بعد پیچھے رہ جائیں اور اسے ثواب پہنچائیں۔

فصل......ترھیبات کے بیان میں ترھیبات احادیث

۴۴۳۳۰......عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ذریح بن سنہ ابوقیس سے فرمایا کیا تمہارے لیے حلال ہے کہ تم قیس اور لبنی کے درمیان فرقت ڈالو؟ خبردار! میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھے کیا لگا کہ میں کسی مرد اور اس کی بیوی کے درمیان فرقت ڈالوں یا میں تلوار لے کر ان کی طرف چلوں۔ رواه ابو الفرج الا صبهاني ووكيع في الغرر

۴۴۳۳۱......نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، اچانک ایک آدمی نے اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی ایک دوسرے آدمی نے اپنے ترکش سے تیر نکالا پہلا آدمی گھبرا کر متنبہ ہوگیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

۴۴۳۳۲......مجاہد کی روایت ہے کہ میں نے مہینہ بھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا جوان سے یہ مسئلہ پوچھتا: اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو دن کو روزے رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے! وہ دوزخ میں ہے۔ رواه عبدالرزاق

۴۴۳۳۳......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواه ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الترمذی ۲۸۷۔

۴۴۳۳۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے شر سے دور بھاگو۔ رواه البيهقي في شعب الايمان

۴۴۳۳۵......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی نکھیوں سے ایک آدمی کو فارغ دیکھ رہا ہوں نہ وہ دنیا کے امور میں حصہ لیتا ہے اور نہ ہی آخرت کے امور سے اسے کوئی دلچسپی ہے۔ رواه عبدالرزاق

ترھیبات ثنائی

۴۴۳۳۶......معمر، قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی طرف سے لعنت ہو۔ معمر کہتے ہیں: جعفر بن محمد نقل کرتے ہیں کہ کہا گیا: یارسول اللہ! بدعت کیا ہے ارشاد فرمایا: جسے بغیر حد کے کوڑے لگائے جائیں یا بغیر حق کے قتل کر دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

ترھیبات ثلاثی

۴۴۳۳۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، ایک وہ شخص جو کسی قوم کو امامت کراتا ہے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں، دوسری وہ عورت جو رات گزارے جبکہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور تیسرا وہ شخص جو حی علی الصلوٰۃ سنے اور اس کا جوب نہ دے۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث موضوع ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۴۰ و ترتیب الموضوعات ۴۷۳۔

۴۴۳۳۸......زیاد بن حدیر کہتے ہیں: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو کیا چیز منہدم کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عالم کا پھسل جانا منافق کا کتاب کے ساتھ جھگڑا اور گمراہ حکمرانوں کا فیصلہ اسلام کو منہدم کر دیتا ہے۔ رواہ الدارمی

۴۴۳۳۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین اشخاص بدترین ہیں، ایک وہ شخص جو اپنے والدین پر تکبر کرتا ہو اور انھیں حقیر سمجھتا ہو، دوسرا وہ شخص جو میاں بیوی کے درمیان فساد پھیلائے بیوی کے خلاف شوہر کی ناحق مدد کرتا ہو حتیٰ کہ ان کے درمیان فرقت ڈال دے تیسرے وہ شخص جو لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے میں مصروف عمل ہو اور جھوٹ سے کام لیتا ہو حتیٰ کہ لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں اور ایک دوسرے سے بغض بھی کرنے لگیں۔ رواہ ابن راھویہ

۴۴۳۴۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کو گمراہی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہم جلیس کو لایعنی باتوں سے اذیت پہنچائے اور لوگوں کے سامنے ایسی بات کو ظاہر کرے جس کی حقیقت کو وہ اپنے دل میں چھپاتا ہو۔

رواہ الضیاء ورستہ فی الایمان والعسکری فی المواعظ و البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۴۴۳۴۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے: بخل، اتباع خواہشات اور آدمی کا اپنی رائے پر اترانا۔ یہ تیسری چیز سب سے زیادہ سخت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۳۴۲......ابن جریر، عمرو بن محمد عثمانی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوبکر بن ابی اویس سلیمان بن بلال، عبداللہ بن یسار اعرج، سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ والدین کا نافرمان دیوث اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والا۔

(قال اسماعیل : یعنی الفحلة ھکذا اورد من ھذا الطریق عن عمر وھو فی مسند احمد بن حنبل والترمذی وابن عساکر من مسند عمر یدون قولہ عن عمر وتقدم فی القسم الاول

۴۴۳۴۳......سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور نہ ہی انھیں پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے والدین سے بیزاری کا اعلان کردے ایک وہ

شخص جو اپنی اولاد سے بیزاری کا اعلان کرے اور ایک وہ شخص جس پر کسی قوم نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ ان کی نعمت کی ناشکری کرتا ہو۔

رواہ ابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق

کلام :...... حدیث کے بعض صحیح طرق میں سوال جواب نہیں دیکھئے الضعیفۃ ۱۹۴۱

۴۴۳۴۴...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دین پر بہت بری مدد ہے کمزوردل کی رغبت رکھنے والے پیٹ کی اور زیادہ سخت نصیحت کی۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۴۵...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کا وجود تعلم سے ہے بردباری کا وجود برداشت کرنے سے ہے، جس شخص نے بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کی اسے بھلائی مل جاتی ہے جو شخص شر سے بچ گیا اسے بچالیا جاتا ہے۔ تین اشخاص بلند درجات نہیں پا سکتے۔ جس نے کہانت کا پیشہ اختیار کیا یا تیروں سے اپنی قسمت معلوم کی یا بدفالی لے کر سفر سے واپس ہوا۔

۴۴۳۴۶...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہیں ظالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ تم خصومت کو ترک نہ کرو، تمہیں گناہگار ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ تم مخالفت پر ڈٹے رہو تمہیں جھوٹا ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنی طرف سے کوئی بدعت ایجاد کر دو۔

رواہ ابن عساکر

زیادہ بولنے والے کا جھوٹ زیادہ ہوتا ہے

۴۴۳۴۷...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا جو کثرت سے حلف اٹھاتا ہوگا اس کا گناہ بھی کثرت سے ہوگا جس کی خصومت کثیر ہوگی اس کا دین سلامتی میں نہیں رہ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۴۸...... قتادہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عذاب قبر تین چیزوں سے ہوتا ہے غیبت چغلی اور پیشاب سے نہ بچنے سے تمہارے اوپر لازم ہے کہ ان چیزوں سے گریز کرو۔ رواہ البخاری ومسلم فی عذاب القبر

۴۴۳۴۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لینے کی وصیت کی ہے، اور یہ کہ میں چاشت کی دو رکعتیں پڑھوں اور ہر مہینے کے تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخوں کے روزے رکھوں اور یہی ایام بیض ہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۴۳۵۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی تلوار کے دستے میں دو باتیں لکھی ہوئی پائیں یہ کہ سب سے زیادہ سرکش لوگ یہ ہیں۔ ایک وہ شخص جو ایسے آدمی کو مارے جس نے اسے نہیں مارا ایک وہ شخص جو ایسے آدمی کو قتل کرے جس نے اسے قتل نہیں کیا، ایک وہ آدمی جو نااھل ہو اور اھل بن بیٹھے جس شخص نے بھی ایسا کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا اس سے نہ سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ رواہ ابن جریر

۴۴۳۵۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں جن چمٹ جائے اسے شفا نہیں ملتی، دراں حالیکہ وہ کھڑا ہو کر پانی پیتا ہو، یا ایک جوتے میں چل رہا ہو یا ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالے ہوئے ہو۔

رواہ ابن جریر وقال سند ضعیف

کلام :...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند واہی تباہی ہے اس جیسی حدیث پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۴۳۵۲...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین چیزیں بدعت کے طور پر گھڑ لی گئی ہیں، سجدے کا اختصار ہاتھوں کا اٹھانا اور دعا کے وقت آواز کا بلند کرنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۴۳۵۳...... ابوجعفر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تلوار کے تھیلے میں لکھا ہوا پایا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ سرکشی کرنے والے تین اشخاص ہیں ایک وہ جو غیر قاتل کو قتل کرے یا غیر ضارب کو مارے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اللہ تعالیٰ ان سے نہ سفارش قبول کرے گا اور نہ ہی کوئی

بدلہ جس شخص نے غیر غلام کو غلام بنالیا اس نے اللہ کی طرف سے رسول ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کا کفر کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۴۳۵۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین آدمیوں میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا لعنت کرنے والا، احسان جتلانے والا اور دائمی شرابی، اور تین چیزیں کسی طرح بھی حلال نہیں ہیں، شراب کی قیمت سینگی لگانے کی کمائی اور زانیہ کی اجرت۔ رواہ الدورقی

۴۴۳۵۵...... ابوطفیل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس کوئی خط لکھا ہوا چھوڑا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جسے ہم نے چھپا رکھا ہو، بجز ایک چیز کے جو میرے تلوار کے غلاف میں ہے، ہم نے ایک چھوٹا سا صحیفہ پایا: اس میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر غلام کو غلام بنالے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے مناروں کو آراستہ کرے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۴۴۳۵۶...... قتادہ کی روایت ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں، ایک تہائی عذاب غیبت کی وجہ سے ہوتا ہے، ایک تہائی چغلی کی وجہ سے اور ایک تہائی پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے۔ رواہ البخاری و مسلم فی عذاب القبر

ترھیبات رباعی

۴۴۳۵۷...... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے آپ وصیت کریں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جان لو! عنقریب فتوحات کا دروازہ کھلے گا میں نہیں جانتا کہ اس میں تمہارا کتنا حصہ ہوگا تم اپنے پیٹ میں کتنا ڈالو گے اور اپنے اوپر بوجھ کتنا بناؤ گے۔ جان لو! جس شخص نے پانچ نمازیں پڑھیں وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہو جاتا ہے۔ اللہ والوں میں سے تم ہرگز کسی کو قتل نہ کرنا، تم صبح کرو یا شام کرو اہل اللہ میں سے کسی کو قتل نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑ ڈالو گے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دے گا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وابن سعد وحشیش ابن اصرم فی الاستقامة

۴۴۳۵۸...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوطفیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے پوشیدہ رکھ کر مجھے الگ سے کوئی راز نہیں بتایا بجز چند کلمات کے جو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلائے تھے جو یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہو، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اور اس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو زمین کی حدود کو متغیر کرتا ہو۔

رواہ البخاری ومسلم وابوعوانة وابن حبان والبیھقی

۴۴۳۵۹...... سعید بن جبیر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں چار چیزوں کا شمار جفا میں سے ہوتا ہے، یہ کہ کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو اور مسجد کے پچھلے حصہ میں نماز پڑھے اور مقدم حصہ کو چھوڑ دے کوئی آدمی کسی نمازی کے آگے سے گزرے نماز مکمل کرنے سے قبل پیشانی کو صاف کر لینا آدمی کا غیر دین رکھنے والے کے ساتھ کھانا کھانا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

ترھیبات خماسی

۴۴۳۶۰...... ابوریحانہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ اپنے والدین کی اطاعت کرو اگرچہ تمہیں اہل وعیال اور دنیا چھوڑ دینے کا حکم دیں جان بوجھ کر کوئی نماز نہ چھوڑو، چونکہ جو شخص نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے شراب مت پیو چونکہ شراب ہر قسم کی خطا کی جڑ ہے، اپنی زمین کی حدود میں اضافہ کے خواہاں مت رہو چونکہ قیامت کے دن اس زمین کے

برابر سات زمین ساتھ لاؤ گے۔ رواہ ابن النجار

۴۴۳۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل یمن کے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے وصیت کریں۔ ارشاد فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ گو تمہیں ٹکرے ٹکرے کردیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی ہرگز نافرمانی مت کرو اگرو ہ چاہیں کہ تم اپنی دنیا سے نکل جاؤ تو تم نکل جاؤ اور لوگون کو گالی مت دو جب اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرو تو اچھے انداز سے ملو اور اس کے لیے اپنا فالتو پانی بہادو۔ رواہ الدیلمی

ترھیبات سباعی

۴۴۳۶۲...... عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات اشخاص پر لعنت کی ہے انمیں سے ایک پر تین بار لعنت کی ہے، بقیہ سب پر ایک ایک بار لعنت بھیجی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ملعون ہے ملعون ہے، معلون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط والا فعل کیا، معلون ہے وہ شخص جس نے چوپائے کے ساتھ بدفعلی کی وہ شخص ملعون ہے۔ جس نے اپنے والدین کو گالی دی ملعون ہے وہ شخص جس نے زمین کی سرحدوں کو تبدیل کیا، ملعون ہے وہ شخص جس نے اپنے نکاح میں عورت اور اس کی بیٹی کو جمع کیا ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی قوم کو اس کی اجازت کے بغیر ولایت دی، اور ملعون ہے وہ شخص جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۴۳۶۳...... "مسند علی رضی اللہ عنہ" حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان سے کلام کرے گا۔ بلکہ ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں وہ توبہ کرلیں وہ توبہ کرلیں، فاعل، مفعول۔ (یعنی بدکاری کرنے والا اور کرانے والا) مشت زنی کرنے والا، پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا، جھوٹا کذاب، تنگی کے ایام میں مزید تنگی پیدا کرنے والا، والدین کو مارنے والا حتیٰ کہ وہ فریاد کرنے لگیں۔

رواہ ابن جریر

ابن جریہ کہتے ہیں اس روایت کا مخرج حضرت علی سے صرف اسی طریقہ سے مروی ہے البتہ حدیث کے معانی مخلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔

۴۴۳۶۴...... ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں: پیٹ اور شرم گاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر کوئی عبادت افضل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے مانگنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے تقدیر کو صرف دعا سے ٹالا جاسکتا ہے، ثواب میں جلدی کے اعتبار سے حسن سلوک سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے، سزا میں جلدی کے اعتبار سے بغاوت سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں ہے، آدمی کو عیب دار ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا عیب لوگوں کو نظر آئے لیکن خود اسے نہ نظر آئے۔ اور یہ کہ لوگوں کو جس چیز کا حکم دے خود اس سے نکلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یہ کہ اپنے ہم جلیس کو لایعنی باتوں سے اذیت پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۴۴۳۶۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں شدید غصہ، شدید جمائیاں، قے، نکسیر کنگ گوشی ذکر کے وقت نیند۔ رواہ عبد الرزاق و البیھقی فی شب الایمان

ترھیبات ثمانی

۴۴۳۶۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں اگر ان کی اہانت کی جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کریں ایک وہ آدمی جو بن بلائے دسترخوان پر آن بیٹھے کمینوں سے تعرض کرنے والا۔ رواہ الخطیب فی کتاب الطفیلین

۴۴۳۶۷...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں بدترین

انسان کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جی ہاں۔ ارشادفرمایا: جوشخص تنہا کھانا کھائے اپنے عطیہ سے منع کرے تنہا سفر کرے اپنے غلام کو مارے پھر فرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص سے میں تمہیں آگاہ نہ کروں عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! ارشادفرمایا: جوشخص لوگوں سے بغض رکھتا ہواور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں پھر فرمایا اے علی! کیا اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے اوراس سے بھلائی کی کوئی امید نہ ہو فرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص سے تمہیں آگاہ نہ کروں فرمایا: جوشخص اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالے پھر فرمایا: اے علی اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: یارسول اللہ! جی ھاں: فرمایا: جوشخص دین کے بدلہ میں دنیا کھائے۔

رواہ ابن عساکر وقال اسناد ھذا الحدیث منقطع مضطرب

۴۴۳۶۸...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا راستے میں قصابوں کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: مردار کو مذبوح کے ساتھ مت ملاؤ چونکہ لوگ جاہلیت کے زمانہ کے بعدقریب ہیں۔ سات چیزوں کو مجھ سے یادرکھو ذخیرہ اندوزی مت کرو نجش مت کرو، آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے مت ملو شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے حتیٰ کہ وہ معاملہ چھوڑ دے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ اس کی جگہ وہ لے لےاور خودنکاح کرے حالانکہ اس کے لیے وہی ہے جواللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر والراوی عن ابی الدرداء لم یسم وسائر رجالہ ثقات

ترغیب وترھیب

۴۴۳۶۹...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چھ چیزوں کے بدلہ میں چھ لوگوں کو عذاب دے گا حکمرانوں کوظلم کے بدلہ میں علماء کوحسد کے بدلہ میں عربوں کومصیبت کے بدلہ میں سوداگروں کوتکبر کے بدلہ میں اھل دیہات کو جہالت کے بدلہ میں تاجروں کوخیانت کے بدلہ میں جبکہ چھ آدمی چھ چیزوں کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے حکمران عدل کی وجہ سے علماء کوخیرخواہی کی وجہ سے عربوں کوتواضع کی وجہ سے سوداگروں کوالفت کی وجہ سے تاجروں کوصدق کی وجہ سے اہل دیہات کوسلامتی کی وجہ سے۔

رواہ ابن الجوزی فی الواھیات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۵۶۵

۴۴۳۷۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم اٹھنے سے پہلے پہلے حاصل کرو چنانچہ علماء کا خاتمہ علم کا خاتمہ ہے اگر تین خصلتیں نہ ہوتیں تو لوگوں کا معاملہ درست ہوتا۔ پیچھا کیا ہوا بخل اتباع خواہش اورآدمی کا اپنے اوپر اترانا جس شخص کوشکر والا دل ذکر کرنے والی زبان مومن بیوی عطا ہوجائے تو اسے بہت اچھی بھلائی نصیب ہوئی جوشخص کشائش میں کثرت سے دعا کرتا ہے اس کی دعا آزمائش میں قبول کی جاتی ہے اور وہ شخص بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ جوشخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے بالآخر اس کے لیے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۷۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اھل جنت کون لوگ ہیں؟ ارشادفرمایا: جواس وقت نہیں مرتا جب تک اس کے کان اس کے پسندیدہ چیزوں سے بر نہ جائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اہل نار کون لوگ ہیں یارسول اللہ! ارشادفرمایا: وہ لوگ ہیں جنھیں اس وقت تک موت نہیں آتی جبتک ان کے کان ناپسندیدہ چیزوں سے بھرنہ جائیں۔ رواہ البخاری ومسلم فی الزھد

فصل...... حکمت کی باتیں

۴۴۳۷۲...... سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عوام الناس کے لیے اٹھارہ (۱۸)

حکمت کے کلمات ارشاد فرمائے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جوشخص تمہارے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہو وہ آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بشرطیکہ اس کے معاملہ میں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوا پنے مسلمان بھائی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتیٰ کہ وہ تمہارے ساتھ اتنے اچھے روئے سے پیش آئے کہ تم اس سے مغلوب ہو کر رہ جاؤ۔ جو بات کسی مسلمان کے منہ سے نکلے بظاہر وہ شر پر دلالت کرتی ہو جبکہ خیر وبھلائی میں اس کا محمل موجود ہو تو اسی پر اس بات کو محمول کرو۔ جس شخص نے اپنے آپ کو ہمت کے لیے تیار کرلیا ہو تو وہ اپنے بدخواہ کو ملامت نہ کرے۔ جس شخص نے اپنا راز مخفی رکھا بھلائی اس کے ہاتھوں پر ڈیرا بسا لیتی ہے۔ سچے لوگوں کے آشیانوں میں اپنا بسیرا رکھو چونکہ سچائی والے لوگ کشائش میں زینت اور آزمائش میں اچھا وعدہ ہیں۔ ہمیشہ سچ بولو گو سچ تمہیں قتل ہی کیوں نہ کردے۔ لایعنی امور میں مت پھنسو، جو چیز نہ ہوتی ہو اس کے متعلق سوال مت کرو جو شخص تمہاری کامیابی کا خواہاں نہ ہو اس سے اپنی حاجت مت طلب کرو۔ جھوٹی قسم کو حقیر مت سمجھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کردے گا۔ گناہ گار لوگوں کی مصاحبت مت اختیار کرو ورنہ تم بھی گناہ میں پڑ جاؤ گے۔ اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی گریزاں رہو الا یہ کہ وہ امانتدار ہو، اور امانتدار وہی ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔ قبروں کے پاس جا کر عاجزی کا مظاہرہ کرو، طاعت کے وقت ماننے کی جرات پیدا کرو، بدعت سے بچتے رہو، اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورے لو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اس کے بندے علماء ہی ہوسکتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر وابن النجار

۴۴۳۷۳...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مردوں اور عورتوں کی تین تین قسمیں ہیں۔ رہی بات عورتوں کی سوایک عورت وہ ہے جو مسلمان ہو پاکدامن ہو نرم مزاج ہو محبت کرنے والی ہو بچے جننے والی ہو حوادث کے موقع پر گھر والے کی مدد کرتی ہو شوہر کے خلاف حوادث کی مدد نہ کرتی ہو اور تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہو دوسری عورت وہ ہے جو زیادہ دعائیں کرتی ہو اور زیادہ بچے جننے کی اس میں ہمت نہ ہو اور تیسری عورت وہ ہے جو گلے کا طوق اور جوں ہو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کے گلے میں اسے ڈال دیتا ہے جب اس سے چھٹکارا دلوانا چاہے دلوا دیتا ہے مردوں کی تین قسمیں یہ ہیں ایک وہ مرد جو پاکدامن نرم مزاج ہو صاحب رائے اور صاحب مشورہ ہو جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے اپنی رائے سے کام لیتا ہو اور امور کو درست مقام پر طے کرتا ہوں دوسرا آدمی وہ ہے جو کسی طرح کی رائے نہ رکھتا ہو جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اہل رائے اور اہل مشورہ کے پاس آتا ہے تیسرا آدمی وہ ہے جو حیران وپریشان ہو دم کٹا ہو خود رشد وہدایت پر نہ ہو اور نہ ہی کسی مرشد کی پاس جاتا ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب ایمان وابن عساکر

۴۴۳۷۴...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کثرت سے ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے، جو شخص کثرت سے مزاح کرتا ہے اسے حقارت سے دیکھا جاتا ہے جس شخص سے جو کام کثرت سے سرزد ہو وہ اسی سے پہچانا جاتا ہے جو شخص کثرت سے بولتا ہے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اس کی حیاء کم ہو جاتی ہے جس میں حیاء کم ہو جائے اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے جس کا تقویٰ کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت والعسکری فی الامثال وابو القاسم الخرقی فی امالیہ وابن حبان فی روضۃ العقلاء والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر فی الجامع

۴۴۳۷۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ سے دور رہتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اپنی من مانی نہیں کرتا اگر روز قیامت نہ ہوتا تم اس کے علاوہ کچھ اور ہی دیکھتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا والدینوری فی المجالستہ والحاکم فی الکنی وابو عبداللہ بن مندہ فی مسندا براھیم بن ادھم وابن المقری فی فوائدہ

۴۴۳۷۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلاتا ہے اسے اپنے امور میں کامیابی ملتی ہے اپنے آپ کو

طاعت میں لگا دینا نیکی کے زیادہ قریب ہوتا ہے بنسبت اس کے کہ وہ معصیت اختیار کرے۔

رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ والخرائطی فی مکارم الا خلاق

۴۴۳۷۷ ..... مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی شرافت اس کے تقویٰ اور دینداری میں ہے اس کی مروت اس کے اخلاق میں ہے جبکہ جرأت اور سستی مردوں کی عادات میں داخل ہیں، مرد شجاع معروف وغیر معروف سے قتال کرتا ہے جبکہ ست آدمی اپنے باپ اور ماں سے بھاگتا ہے مال جاہ وحسب ہے اور شرافت تقویٰ میں ہے، میں فارسی، عجمی اور نبطی سے افضل نہیں ہوں مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والعسکری فی الامثال وابن جریر والدارقطنی وابن عساکر

۴۴۳۷۸ ..... خالد لجلاج کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی کی شرافت اس کے تقویٰ میں ہے اس کی مروت اس کی دینداری میں ہے اس کا دین اس کے حسن اخلاق میں ہے سستی اور بہادری مردوں کی عادات میں سے ہیں، جرات مند قتال کرتا ہے جس کا انجام اس کے اہل خانہ پر نہیں پڑتا، ست آدمی اپنے ماں باپ سے بھی دور بھاگتا ہے قتل طبعی موتوں میں سے ایک موت ہے شہید وہ ہے جو خود اپنا احتساب کرتا ہو فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس کی مرافعت رسول اللہ کی طرف ہوگی۔ رواہ ابن المرزبان فی المرؤۃ

۴۴۳۷۹ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا مال اس کا جاہ وحسب ہے اس کا دین اس کی شرافت ہے اس کی اصل اس کی عقلمندی ہے اس کا اخلاق اس کی مروت ہے۔ (رواہ ابن المرزبان

۴۴۳۸۰ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی کا مال اس کا جاہ وحسب ہے اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کی اصل اس کا عقل ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی والخرائطی فی مکا رم الاخلاق وابن المر زبان فی المروۃ والبیھقی وصححہ

۴۴۳۸۱ ..... ابو عثمان، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: حکمت ودانائی کبرسنی کی وجہ سے نہیں ہوتی لیکن یہ اللہ کی عطا ہے جسے چاہے عطا فرمائے گھٹیا امور اور برے اخلاق سے بچتے رہو۔

رواہ ابن ابی الد نیا فی کتاب الاشراف والد ینوری

لالچ وطمع فقر ہے

۴۴۳۸۲ ..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے تھے تم جانتے ہو کہ طمع فقر ہے اور لوگوں سے ناامیدی مالداری ہے اور یہ کہ جو شخص لوگوں کے پاس موجود دنیا سے ناامید ہوتا ہے وہ لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن المبارک

۴۴۳۸۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حق کے ساتھ لازم ہو جاؤ حق تمہارے ساتھ لازم ہو جائے گا۔ رواہ البیھقی

۴۴۳۸۴ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ جری انسان وہ ہے جو ایسے شخص پر احسان کرے جس سے بدلے کی کوئی امید نہ ہو۔ سب سے زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے باوجود معاف کردے سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں بھی عاجز ہو۔ رواہ البیھقی

۴۴۳۸۵ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر شخص کی مثال ایسی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پلکوں تک اپنا سر ڈھانپ لیا خبردار نیکی کی مثال ایسی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کھول دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۴۳۸۶ ..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحت جسم کی غنیمت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۷ ..... عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی زبان اس کی عقل کی ترجمان ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۸ ..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عقبہ بن ابی الصہباء کہتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن ملجم نے زخمی کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور وہ رو رہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بیٹے تم کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: میں کیوں نہ

روؤں جبکہ آپ آخرت کے پہلے دن کی طرف رواں دواں ہیں اور دنیا کے آخری دن کو چھوڑے جارہے ہیں فرمایا: اے بیٹے! چار اور چار چیزوں کی حفاظت کروان کے ہوتے ہوئے تمہیں عمل ضرر نہیں پہنچائے گا عرض کیا: اے ابا جان وہ کیا ہیں؟ فرمایا: سب سے بڑی مالداری عقلمندی ہے بے وقوفی سب سے بڑا فقر ہے عجب (خودسرائی) سب سے زیادہ وحشت زدہ چیز ہے۔ سب سے بڑی شرافت حسن اخلاق ہے۔ میں نے عرض کیا یہ چار چیزیں ہوگئیں دوسری چار کونسی ہیں؟ فرمایا: بے وقوف کی حاجت کرنے سے بچو چونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور تمہیں نقصان پہنچادے گا۔ کذاب کی تصدیق سے بچو چونکہ وہ بعید کو قریب کردیتا ہے اور قریب کو دور۔ بخیل کی دوستی سے بچو چونکہ وہ تمہارے محتاج کو تم سے دور کردے گا اور فاجر کی دوستی سے بھی بچو چونکہ وہ تمہیں فضول شے کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۳۸۹......حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہالت سے بڑا فقر کوئی نہیں ہے، عقلمندی سے افضل کوئی مال نہیں ہے عجب اور خودنمائی سے بڑی وحشت کوئی نہیں مشاورت سے پختہ کوئی اظہار رائے نہیں حسن تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں حسن خلق جیسا کوئی جاہ حشمت نہیں گناہوں سے رک جانے کی طرح کوئی تقویٰ نہیں تفکر سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں صبر وحیاء کی طرح کوئی ایمان نہیں جھوٹ باتوں کی آفت ہے نسیان علم کی آفت ہے بردباری کی آفت بے وقوفی ہے عبادت کی آفت وفترت ہے ظرافت طبعی کی آفت بیہودہ گوئی ہے شجاعت کی آفت بغاوت ہے سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے خوبصورتی کی آفت خودنمائی ہے اور محبت کی آفت فخر ہے۔

رواہ الطبرانی وقال لم یروہ عن شعبہ الا محمد بن عبداللہ الحبطی ابو رجاء تفرد بہ عثمان بن سعید الزیات ولا یروی عن علی الابھذاالا سناد

۴۴۳۹۰......"مسند علی" کلبی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر آدمی کی قیمت اس کی خوبیوں میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار

سب سے بڑی خطا جھوٹی بات ہے

۴۴۳۹۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بات کی زینت سچائی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خطا جھوٹی بات ہے، سب سے بڑی ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت وابو الشیخ فی التوبیخ

۴۴۳۹۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ شخص قریب ہوتا ہے جس کی محبت اسے قریب کردے اگرچہ نسب کے اعتبار سے وہ بعید ہو بعید وہ شخص ہے جس کی عداوت بعید کردے اگرچہ اس کا نسب قریب کا ہو خبردار ہاتھ جسم کا قریب ترین کا حصہ ہے اور جب ہاتھ فاسد ہوجاتا ہے کاٹ دیا جاتا ہے اور جب کاٹ دیا جاتا ہے تو اسے آگ سے جھلسایا جاتا ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق ورواہ الدیلمی وابن النجار عنہ مرفوعاً

۴۴۳۹۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقلمندی دل میں ہوتی ہے رحمت جگر میں ہوتی ہے نرمی تلی میں ہوتی ہے اور نفس سیرابی میں ہوتا ہے۔

رواہ البخاری فی الادب ووکیع فی الغرر عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال والبیہقی فی شعب الایمان

۴۴۳۹۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شریف آدمی نرم خو ہوتا ہے جب وہ آزمایا جاتا ہے جبکہ کمینہ شخص سنگدل ہوتا ہے جب وہ ٹٹولا جاتا ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۴۴۳۹۵......ریاشی کہتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی حدیث پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جس چیز کے کان غائب ہوتے ہیں وہ انڈے دیتی ہے اور جس کے کان ظاہری ہوں وہ بچے دیتی ہے۔ رواہ الدینوری

۴۴۳۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں توفیق بہترین قائد ہے حسن اخلاق بہترین ہمنوا ہے عقل مند اچھا ساتھی ہے ادب بہترین میراث ہے عجب سے بڑھ کر کوئی وحشت نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۴۴۳۹۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بات کرنے والے کی طرف مت دیکھو بلکہ دیکھو کہ وہ کیا بات کررہا ہے۔

رواہ ابن السمعانی فی الدلائل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار مرفوعۃ ۵۹۱ والدر المنتثر ۴۹۰

۴۴۳۹۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر بھائی چارہ ختم ہوجاتا ہے صرف وہ بھائی چارہ باقی رہتا ہے جس کی بنیاد طمع پر نہ ہو۔

رواہ ابن السمعانی

۴۴۳۹۹......سالم بن ابی سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! متقین کی صحبت دینداری کی جڑ ہے پورا اخلاص تب ہوتا ہے جب محارم سے اجتناب کیا جائے بہترین قول وہ ہے جس کی تصدیق فعل کرتا ہو تم سے جو معذرت کرے اس کے عذر کو قبول کرلو لوگوں کو درگزر کرو اپنے بھائی کی فرمانبرداری کرو گو وہ تمہاری نافرمانی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی رکھو اگرچہ وہ تم سے جفا کرے۔ رواہ قاضی المارستان فی مشیختہ

۴۴۴۰۰......حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جان لو بردباری زینت ہے وفاداری مروت ہے جلد بازی بے وقوفی ہے گھٹیا لوگوں کے ساتھ مجلس عیب ہے اور اہل فسق کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا گناہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۴۰۱......''ایضاً'' فرمایا: لوگوں کی چار قسمیں ہیں: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا حصہ تو ہوتا ہے لیکن ان کے اخلاق نہیں ہوتے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اخلاق ہوتے ہیں لیکن ان کا حصہ کچھ نہیں ہوتا کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ نہ ان کے اخلاق ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کا بھلائی میں کچھ حصہ ہوتا ہے۔ یہ سب سے بدترین لوگ ہیں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں اور بھلائی میں بھی اس کا حصہ ہوتا ہے۔ اور یہ افضل ترین لوگ ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۴۰۲......عروہ کہتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ اس جہاں میں سب سے زیادہ زاہد لوگ اس کے اہل ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حرف نون......از قسم افعال

کتاب النکاح

اس میں نو ابواب ہیں۔

باب اول......ترغیب نکاح کے متعلق

۴۴۴۰۳......جب آدمی شادی کرلیتا ہے اس کا نصف دین مکمل ہوجاتا ہے اسے چاہئے کہ باقی نصف دین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۹۳۸ وکشف الخفاء ۱۴۳۲

۴۴۴۰۴......زوجین کی آپس میں خوش طبعی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ان کے لیے اجر وثواب لکھتا ہے اور انہیں رزق حلال نصیب فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن لال عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۹

۴۴۴۰۵......دنیا عارضی سامان زندگی ہے اور نیک بیوی سے بڑھ کر اس سامان زندگی میں کوئی چیز افضل نہیں۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۴۹

۴۴۴۰۶......تم میں سے جس شخص کو قدرت حاصل ہو وہ شادی کرلے چونکہ یہ نظریں نیچی رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور پاکدامنی کا بہترین باعث

ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے یہ اس کے لیے پرہیزگاری کا بہترین سامان ہے۔رواہ النسائی عن عثمان

۴۴۴۰۷۔۔۔۔نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں ہے شادیاں کروتا کہ قیامت کے دن میں کثیر امت ہونے پر دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا اسے حرام کاری سے بچادے گا۔رواہ ابن ماجہ عن عائشہ

۴۴۴۰۸۔۔۔۔اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شخص لوازمات مجامعت کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرلے چونکہ نکاح کرنا نظریں نیچی رکھنے کا بڑا ذریعہ ہے اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا حرام کاری سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم و البخاری عن ابن مسعود

۴۴۴۰۹۔۔۔۔تمہارے اوپر نکاح لازم ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے چونکہ روزے رکھنا حرام کاری سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔رواہ الطبرانی والضیاء عن انس

۴۴۴۱۰۔۔۔۔تقویٰ کے بعد مؤمن کو کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی جتنا کہ نیک بیوی پہنچاتی ہے۔اگر اسے حکم کرتا ہے وہ اس کا حکم بجالاتی ہے اگر اس کی طرف دیکھتا ہے وہ اسے خوش کردیتی ہے اگر اس پر قسم کھالے وہ اس کی قسم پوری کردیتی ہے اگر وہ اس سے غائب ہوجائے تو وہ اپنی جان اور اس کے مال میں خیرخواہ اور دیانتدار رہتی ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۸ واسنی المطالب ۱۲۳۰

۴۴۴۱۱۔۔۔۔ہم نے تمہاری دنیا سے کچھ نہیں لیا سوائے تمہاری عورتوں کے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۳

۴۴۴۱۲۔۔۔۔مسجد کی طرف تمہارا جانا اور گھر والوں کی طرف واپس لوٹنا دونوں (عمل) اجر وثواب میں برابر ہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عن یحیٰی بن یحیٰی الغسانی مرسلاً

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللؤ المرضوع ۵۰۹۰ والمصنوع ۳۰۳ع۔

نکاح کرنا سنت ہے

۴۴۴۱۳۔۔۔۔جو شخص میری فطرت سے محبت کرتا ہو وہ میری سنت کو اپنا نمونہ بنالے اور نکاح میری سنت میں سے ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۵۳ وضعیف الجامع ۵۳۴۲

۴۴۴۱۴۔۔۔۔جس شخص نے اپنے آپ کو خصی کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق عن ابی قلابة مرسلاً

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۲۔

۴۴۴۱۵۔۔۔۔آپ ﷺ نے خصی ہونے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن سعد واحمد بن حنبل الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن سمرة

۴۴۴۱۶۔۔۔۔وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خصی ہو لیکن روزے رکھو اور اپنے جسم کے بالوں کو لمبا کرو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۳۴ والضعیفہ ۲۲

۴۴۴۱۷۔۔۔۔اسلام میں خصی ہونا جائز نہیں اور کنیسے جیسی عمارتیں بھی جائز نہیں۔رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۷۱

۴۴۴۱۸۔۔۔۔خصی ہونے سے منع کیا گیا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۸۷ وذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۷

۴۴۴۱۹ ...... اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ابن آدم میں سے کوئی خصی ہوجائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۶۵۶

۴۴۴۲۰ ...... جس شخص کو نیک بیوی عطا ہوجائے گویا اللہ تعالیٰ نے نصف دین پر اس کی مدد کی اور بقیہ نصف دین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ رواہ الحاکم عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۷۵ وضعیف الجامع ۵۵۹۹

۴۴۴۲۱ ...... خوبصورت عورت اور سبزہ زار کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۱۶ واسنی المطالب ۱۶۴۰

فائدہ: ...... حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ جو بھی حسین عورت ہو اسے دیکھنا بصارت میں اضافہ کا باعث ہے بلکہ اپنی بیوی جو خاوند کو خوبصورت لگ رہی ہو اس کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافے کا باعث ہے عام عورتوں کی طرف دیکھنا تو بدنظری ہے جو گناہ ہے۔

۴۴۴۲۲ ...... اولاد جنت کے پھولوں کی مانند ہوتی ہے۔ رواہ الحکیم عن خولۃ بنت حکیم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۶ وضعیف الجامع ۶۱۶۶۔

۴۴۴۲۳ ...... آدمی کو جنت میں ایک درجہ بلند ملے گا وہ پوچھے گا: اے میرے رب یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ کہا جاوے گا: تیرے بعد تیری اولاد تیرے لیے استغفار کرتی رہی اس لئے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۸۔

۴۴۴۲۴ ...... ناتمام بچہ رب تعالیٰ سے اپنے والدین کے دوزخ میں جانے پر جھگڑے گا، کہا جائے گا اے ناتمام بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے والدین کو جنت میں داخل کر۔ چنانچہ وہ اپنی ناف کے ذریعے انھیں گھسیٹ کر جنت میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۵۳ وضعیف الجامع ۱۴۶۷۔

۴۴۴۲۵ ...... جس گھر میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

۴۴۴۲۶ ...... اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۷۱ وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۱۔

۴۴۴۲۷ ...... سیاہ فام عورت جو بچے جننے والی ہو خوبصورت بانجھ عورت سے بدرجہا افضل ہے چونکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کے کثیر ہونے پر فخر کروں گا حتیٰ کہ ناتمام بچہ جو جنت کے دروازے کے ساتھ چمٹا ہوگا اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب میرے ماں باپ کہا جاوے گا: جنت میں تو بھی داخل ہوجا اور تیرے ماں باپ بھی داخل ہوجائیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ بن حیدۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۳۲ وتحذیر المسلمین ۱۳۹

۴۴۴۲۸ ...... تمہارے چھوٹے جنت کے کیڑے ہیں ان میں سے کوئی اپنے والد سے ملاقات کرے گا اور اس کے کپڑے کے ساتھ چمٹ جائے گا۔ حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الافراد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۲۹ ...... جولڑکا بھی کسی گھر میں پیدا ہوتا ہے اس گھر والے عزت مند ہوجاتے ہیں حالانکہ انھیں پہلے یہ عزت میسر نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۸ وضعیف الجامع ۵۲۳۰

۴۴۴۳۰ ...... اسلام میں رہبانیت کی گنجائش نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۸ وضعیف ابی داؤد ۳۸۰

۴۴۴۳۱۔۔۔ عورتوں سے نکاح کرو وہ اپنے ساتھ مال لاتی ہیں۔ رواہ البزار والخطیب عن عائشة وابن ماجه عن عروة مرسلاً

۴۴۴۳۲۔۔۔ شادیاں کرو چونکہ قیامت کے دن میں کثیر امت ہونے پر فخر کروں گا اور نصاریٰ والی رہبانیت کو اختیار مت کرو۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ابی امامة

نکاح کرنے والے کا آدھا ایمان محفوظ ہو گیا

۴۴۴۳۳۔۔۔ جس نے نکاح کرلیا گویا اس کا نصف ایمان مکمل ہو چکا وہ بقیہ نصف ایمان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۵۴ والکشف الالٰہی ۸۰۹

۴۴۴۳۴۔۔۔ نکاح کرو تاکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۴۴۳۵۔۔۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی عن العرباض

۴۴۴۳۶۔۔۔ نکاح کے ذریعے رزق کو تلاش کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴۴۴۳۷۔۔۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کی طرف دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں خاوند جب بیوی کو ہتھیلی سے پکڑتا ہے ان دونوں کے گناہ انگلیوں کے درمیان سے نکلنے لگتے ہیں۔

رواہ میسرة بن علی فی مشیخته والرافعی فی تاریخه عن ابی سعید

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۴۷

۴۴۴۳۸۔۔۔ بلاشبہ بھائی اور چچازاد بھائی کے ذریعے آدمی کے وقعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد عن عبدالله بن جعفر

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۷

۴۴۴۳۹۔۔۔ ہر عمل میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے کٹاؤ ہوتا ہے جس کے عمل کا کٹاؤ میری سنت کے مطابق ہو وہ ہدایت پہ رہے گا ورنہ وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۴۴۴۴۰۔۔۔ میزان پر سب سے پہلے وہ خرچہ رکھا جائے گا جو کسی نے اپنے گھر والوں پہ کیا ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۴۱

شیطان کا واویلا

۴۴۴۴۱۔۔۔ جو نوجوان بھی اپنی کم عمری میں نکاح کرلیتا ہے شیطان واویلا کرنے لگتا ہے کہ ہائے افسوس اس نے اپنا دین مجھ سے بچالیا۔

رواہ ابویعلی عن جابر

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۲۲۶۳ وضعیف الجامع ۲۲۴۳

۴۴۴۴۲۔۔۔ نکاح کرتے رہو اور آبادی بڑھاتے رہو تاکہ قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔

رواہ عبدالرزاق عن سعید بن ابی هلال مرسلاً

کلام :۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۱۴۶ واسنی المطالب ۵۱۲

۴۴۴۴۳۔۔۔ جو شخص پاکدامنی کے لیے نکاح کرتا ہے اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ رواہ ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۴۴۴۴۴۔۔۔ ایک وہ دینار ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جو تم کسی غلام کو آزاد کرنے پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ

ہے جوتم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہوایک دینار وہ ہے جوتم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہوان سب میں اجروثواب میں بڑھا ہوا وہ دینار ہے جوتم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔رواہ ابوداؤد و مسلم فی کتاب الزکاۃ عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۵..... شادی شدہ کی دورکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعات سے بھی افضل ہیں۔رواہ العقیلی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۵وضعیف الجامع ۳۱۳۴

۴۴۴۴۶..... شادی شدہ کی دورکعتیں غیر شادی شدہ کی بیاسی (۸۲) رکعات سے بہتر ہیں۔تمام فی فوائدہ والضیاء عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۷وضعیف الجامع ۳۱۳۳

۴۴۴۴۷..... غیر شادی شدہ نوجوانوں کا شمار شریر لوگوں میں ہوتا ہے۔رواہ ابویعلی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۸..... تم میں سے جولوگ غیر شادی شدہ ہیں وہ زیادہ شریر ہیں شادی شدہ کی دورکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر (۷۰) رکعتوں سے بہتر ہیں۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات رقم ۱۶۵وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۸

۴۴۴۴۹..... غیر شادی شدہ شریر ہوتے ہیں:تمہارے مردوں میں سب سے گھٹیا لوگ غیر شادی شدہ ہوتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر وابویعلی عن عطیۃ بن بسر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۸والکشف الالٰہی ۴۷۴

۴۴۴۵۰..... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال پاک ہوجائے اور میراث کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے ہوجائے کیا میں تمہیں اس سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں چنانچہ نیک بیوی مرد کی وقعت میں اضافہ کرتی ہے جب خاوند نیک بیوی کی طرف دیکھتا ہے،وہ اسے مسرور کردیتی ہے اور جب وہ اسے حکم دیتا ہے وہ اس کا حکم بجالاتی ہے اور جب وہ غائب ہوجاتا ہے وہ حفاظت کرتی ہے۔

رواہ ابو داؤد دو الحاکم و البیھقی فی السنن عن ابن عباس

۴۴۴۵۱..... دنیا ساری کی ساری عارضی سامان زندگی ہے اور اس عارضی سامان زندگی میں سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۴۴۴۵۲..... آپس میں دومحبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی اور چیز موثر نہیں دیکھی گئی۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلہ ۱۹۴

۴۴۴۵۳..... بلاشبہ خاوند کے لیے بیوی کا ایک حصہ ہے جوکسی اور کے لیے نہیں ہوسکتا۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن محمد بن عبداللہ بن جحش

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۴۷وضعیف الجامع ۱۹۶۱

حصہ اکمال

۴۴۴۵۴..... تم میں سے کوئی شخص جب شادی کرتا ہے تو اس کا شیطان واویلا مچادیتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس!ابن آدم نے مجھ سے اپنا دوتہائی دین بچالیا۔رواہ ابویعلیٰ عن جابر

۴۴۴۵۵..... مسکین ہے مسکین ہے وہ شخص جس کی بیوی نہ ہو گوکہ وہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو مسکین ہے مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو گوکہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی بخیح مر سلاً

۴۴۴۵۶..... جوشخص میری سنت سے محبت کرتا ہو وہ میری سنت کو نمونہ بنالے۔رواہ ابویعلیٰ عن ابن عباس)

۴۴۴۵۷..... بلاشبہ ہر عمل کے لیے ایک تیزی پیدتی ہے اور ہر تیزی کے لیے فترت ہے جس کی فترت کا رخ میری سنت کی طرف ہو وہ کامیاب

ہوجاتا ہے اور جس کی تیزی کا رخ اس کے علاوہ کی طرف ہو وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۴۴۴۵۸ ..... بلاشبہ ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے فترت ہے اور جس شخص کی فترت کا رخ میری سنت ہو وہ ہدایت پاجاتا ہے اور جس کی فترت کا رخ اس کے علاوہ کی طرف ہو وہ گمراہ ہوجاتا ہے۔ رواہ البزار عن ابن عباس

۴۴۴۵۹ ..... ہر عمل کرنے والے کے لئے کمزوری ہے اور ہر کمزوری کے لیے تیزی ہے سو جس کی کمزوری میری سنت کے مطابق ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۴۴۶۰ ..... جس شخص نے عیال کے خوف سے نکاح ترک کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید

کلام: ..... احیاء میں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے دیکھئے الاحیاء ۱۳۰۹ الفوائد المجموعۃ ۳۴۸

۴۴۴۶۱ ..... جن کے پاس نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے ورنہ وہ روزے رکھے بلاشبہ روزے رکھنا اس کے لیے پاکدامنی کا سامان ہوں گے۔

رواہ ابن ابی عاصم وحمویہ وابن حبان وسعید بن المنصور عن انس

طاقت کے باوجود نکاح نہ کرنے والے پر وعید

۴۴۴۶۲ ..... جو شخص اتنا مال رکھتا ہو کہ وہ نکاح کرسکتا ہو لیکن پھر بھی اس نے نکاح نہ کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی نجیح

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۹۳۴

۴۴۴۶۳ ..... جو شخص اتنا مالدار ہو کہ وہ نکاح کرسکتا ہو لیکن اس نے نکاح نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی عن میمون بن ابی المغلس مرسلا والبیہقی ایضا فی شعب الایمان عن ابی نجیح

۴۴۴۶۴ ..... جو شخص مالدار ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے جس نے نکاح نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رواہ البغوی عن ابی مغلس عن ابی بخیح وقال ولیس بالسلسی شک فی صحبۃ

۴۴۴۶۵ ..... تم میں سے جو شخص طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے چونکہ نکاح نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی پاکدامنی کا بڑا ذریعہ ہے جو شخص طاقت نہ رکھتا ہو تو روزہ اس کے لیے جنسی ہیجان ختم کرنے کا باعث ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن عثمان

۴۴۴۶۶ ..... جو شخص میرے دین داؤد وسلیمان علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوا سے چاہئے کہ وہ شادی کرلے اگر وہ نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وگرنہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اگر شہید ہوجائے تو اس کا نکاح حورعین سے ہوگا الا یہ کہ اس نے والدین پر کوئی جرأت کی ہو یا اس کے ذمہ لوگوں کی کوئی امانت ہو۔ رواہ ابن لال عن ام حبیبۃ

۴۴۴۶۷ ..... عورتوں سے نکاح کرو وہ تمہارے پاس مال لائیں گی۔ رواہ البزار وابن عساکر

۴۴۴۶۸ ..... نکاح کرو تاکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں۔ بلاشبہ ناتمام بچہ بھی جنت کے دروازے کے ساتھ چمٹا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاوہ کہے گا اسوقت تک میں داخل نہیں ہوں گا۔ جب تک میرے والدین جنت میں داخل نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سھل بن حنیف

۴۴۴۶۹ ..... تم میں سے کوئی شخص بھی اولاد کی طلب کو نہ چھوڑے چونکہ آدمی جب مرجاتا ہے۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اس کا نام ہی منقطع ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی حفصۃ

موت وقت مقررہ پر آتی ہے

۴۴۴۷۰ ..... جب کسی ذی روح شے کی مدت پوری ہوجاتی ہے اس کی موت میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں ہوتی لہٰذا اگر نیک اولاد ہو تو اس کا

شمار زیادہ عمر میں ہوتا ہے جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں ان کی دعائیں برابر اسے پہنچتی رہتی ہیں۔

رواہ الحکیم عن ابی الدرداء

۴۴۴۷۱......جس گھر میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی اور جس گھر میں سرکہ نہ ہو اس گھر والے فقر وفاقہ کا شکار رہتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۵۴ وضعیف الجامع ۲۳۴۰

۴۴۴۷۲......اے ابن عباس! وہ گھر جس میں بچے نہ ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی اور جس گھر میں سرکہ نہ ہو اس گھر والے فقر وفاقہ کا شکار ہوتے ہیں جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے رہتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۴۴۷۳......اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کے بچوں کو عرش کے تلے حوضوں پر جمع فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ان پر رونما ہوں گے اور فرمائیں گے: میں تمہیں سر اوپر اٹھائے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے باپ اور ہماری مائیں پیاسے مر رہی ہیں اور ہم ان حوضوں پر سیرابی میں مستغرق ہیں اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیں گے کہ ان برتنوں کو بھرو اور اپنے والدین کو پلاؤ۔ رواہ الدیلمی من الطریقین عن ابن عمر

۴۴۴۷۴......اس شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو جو باتکلف پاکدامن بن بیٹھے حالانکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد پاکدامی نہیں رہی۔ رواہ الدیلمی عن عطیۃ ابن بشر

۴۴۴۷۵......آپس میں دو محبت کرنے کی مثال نکاح کے علاوہ کہیں نہیں ملتی۔ رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابن عباس

۴۴۴۷۶......آدمی کے اسلام لانے کے بعد اسے جو چیز سب سے بہتر فائدہ پہنچاتی ہے وہ اس کی خوبصورت بیوی ہے جب بھی وہ اس کی طرف نظر کرتا ہے وہ اسے خوش کرتی ہے جب وہ اسے حکم دیتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کے گھر پر نہ ہونے کی صورت میں اس کے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یحیٰی بن جعدۃ مرسلاً

۴۴۴۷۷......عورتوں میں سب سے بہتر عورت وہ ہے جس کی طرف تم جب دیکھو وہ تمہیں مسرور کردے جب تم اسے حکم دو وہ تمہاری اطاعت کرے جب تم اس سے غائب ہو جاؤ وہ اپنے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرے۔ رواہ ابن جریر عن ابن ھریرۃ

۴۴۴۷۸......آدمی جب اپنے گھر والوں کی حاجت پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلہ میں اس کے لیے درجہ لکھتے ہیں جب وہ ان کی حاجت سے فارغ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۴۴۴۷۹......جو شخص کسی شہر میں ہو اور اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری پوری کر رہا ہو تنگدستی کے عالم میں ہو یا مالداری کے عالم میں وہ قیامت کے دن نبیین کے ساتھ ہوگا خبردار! میں یہ نہیں کہتا کہ وہ انبیاء کے ساتھ مل رہا ہوگا لیکن وہ ان کے مرتبہ میں ہوگا۔

رواہ ابن عساکر عن المقداد وقال منقطع

باب دوم......ترغیب نکاح کے بیان میں

۴۴۴۸۰......اہل وعیال کے فقر وفاقہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور اس سے بھی کہ تم ظلم کرو یا تمہارے اوپر ظلم کیا جائے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۴۴۴۸۱......دنیا سے ڈرتے رہو اور عورتوں سے ڈرتے رہو چونکہ شیطان بڑا ہی چالاک اور گھاتی ہے چنانچہ پرہیزگار لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کا سب سے کارگر پھندا عورتیں ہیں۔ رواہ الدیلمی فی الفروس

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۶ والضعیفہ ۲۰۶۵

۴۴۴۸۲......تمہیں ضرر رساں فتنہ پیش آسکتا ہے تم اس پر صبر کر سکتے ہو لیکن مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ خوف خوشی کے عالم میں عورتوں کی طرف سے پیش آنے والے فتنے کا ہے جب وہ سونے کے کنگن پہن لیں گی اور شام کے نرم وملائم کپڑے زیب تن کرلیں گی نالدار کو تھکا دیں گی،

فقیر کو کلفت میں ڈال دیں گی جو وہ کسی طرح نہیں پا سکتا۔رواہ الخطیب عن معاذ بن جبل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۱

۴۴۴۸۳......تیرا بڑا دشمن تیری وہ بیوی ہے جو تجھ سے مجامعت کر چکی ہے اور جو تیری لونڈیاں ہوں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی مالک الاشعری

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۰۸ وضعیف الجامع ۹۳۴

۴۴۴۸۴......بلاشبہ اولاد بخل اور سستی کا باعث ہوتی ہے۔رواہ ابن ماجہ عن یعلیٰ بن مرۃ

۴۴۴۸۵......بلاشبہ اولاد بخل سستی جہالت اور غم وحزن کا باعث ہوتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن الاسود بن خلف والطبرانی عن خولۃ بنت حکیم

۴۴۴۸۶......اولاد ثمرہ قلب ہے لیکن سستی بخل اور غم کا باعث ہوتی ہے۔رواہ ابویعلی عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۱ وضعیف الجامع ۶۱۶۵

۴۴۴۸۷......بلاشبہ تم سستی بخل اور جہالت کا مظاہرہ کرو گے۔رواہ الترمذی عن خولۃ بنت حکیم

۴۴۴۸۸......جنت کے رہائشیوں میں عورتوں کی تعداد قلیل ہوگی۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمران بن حصین

۴۴۴۸۹......بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اخراجات برداشت کرنے والے کو ضائع کردے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰۲

۴۴۴۹۰......بلاشبہ آدمی کے مال میں ایک فتنہ ہے بیوی اور اولاد میں بھی فتنہ ہے۔رواہ الطبرانی عن حذیفۃ

۴۴۴۹۱......کثرت عیال گزران مشکل کا باعث ہے خصوصاً جبکہ اسباب قلیل ہوں۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ۵ اوضعیف الجامع ۲۶۴۱

۴۴۴۹۲......دوسو آدمیوں میں سے بہتر وہ ہے جس کا بوجھ ہلکا ہو جس کا اہل وعیال نہ ہو۔رواہ ابویعلی عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار الموفوعۃ ۴۶۱ وضعیف الجامع ۲۹۱۹

۴۴۴۹۳......عورتوں کی طاعت باعث ندامت ہوتی ہے۔رواہ العقیلی والقضاعی وابن عساکر عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۴۰ واسنی المطالب ۸۵۳

۴۴۴۹۴......عورت کی طاعت ندامت کا باعث ہوتی ہے۔رواہ ابن عدی عن زید بن ثابت

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۱۰۲ وذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۵۔

۴۴۴۹۵......آدمی کو گناہ گاری میں اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ ایسے شخص کو ضائع کردے جو اس کے اخراجات کو برداشت کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والبیہقی فی السنن والحاکم عن ابن عمر

۴۴۴۹۶......تجھے گناہ میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو شخص تمہارا خرچہ برداشت کرتا ہو وہ خرچہ روک لے۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۴۴۹۷......اگر عورت نہ ہوتی مرد جنت میں داخل ہو جاتا۔رواہ الثقفی فی الثقفیات عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۵۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۲۹

۴۴۴۹۸......اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے عبادت ہوتی جس طرح اس کا حق ہے۔رواہ ابن عدی عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ والتنزیہ ۲۰۴۲

۴۴۴۹۹......اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح ہوتی جس طرح کہ اس کا حق ہے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۱ والضعیفۃ ۵۶۔

۴۴۵۰۰..... اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی کوئی عورت اپنے خاوند سے کبھی خیانت نہ کرتی۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۵۰۱..... تیرا دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تو قتل کردے تو وہ تیرے لیے نور ہو یا اگر وہ تجھے قتل کردے تو جنت میں داخل ہوجائے۔ لیکن تیرا بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے صلب سے نکلا ہو اور پھر تیرا دشمن تیرے غلام اور باندیاں ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی مالک الاشعری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۱

۴۴۵۰۲..... مجھے اپنی امت پر کسی فتنے کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عورتوں اور شراب کے فتنے کا خوف ہے۔ رواہ یوسف الخفاف فی مشیختہ عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۳۹۳ واسنی المطالب ۱۲۲۷

۴۴۵۰۳..... میں اپنے بعد عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر جو کہ مردوں کے لیے زیادہ ضرر رساں ہو کوئی فتنہ چھوڑ کے نہیں جارہا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی ومسلم فی کتاب الذکر عن اسامۃ

۴۴۵۰۴..... مرد اسوقت ہلاک ہوجائیں گے جب عورتوں کی اطاعت کرنا شروع کردیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن ابی بکرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۴۵ والشذرۃ ۵۱۱

۴۴۵۰۵..... ہر صبح دو فرشتے بآواز بلند اعلان کرتے ہیں ہلاکت ہے مردوں کے لیے عورتوں سے ہلاکت ہے عورتوں کی لیے مردوں سے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۸۵ وضعیف ابن ماجہ ۸۶۴

حصہ اکمال

۴۴۵۰۶..... قلت عیال مالداری کا ایک حصہ ہے۔ رواہ الدیلمی عن بکر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ

۴۴۵۰۷..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں ہلکے بوجھ والا سب سے افضل سمجھا جائے گا پوچھا گیا: یارسول اللہ! ہلکے بوجھ والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کا عیال قلیل ہو۔ رواہ ابن عساکر عن حذیفۃ

۴۴۵۰۸..... میرے بعد مردوں کے لیے زیادہ ضرر رساں فتنہ نہیں پیدا کیا گیا بجز عورتوں کے۔ رواہ النقاش فی معجمہ وابن النجار عن سلمان

۴۴۵۰۹..... میں تم عورتوں سے بڑھ کر کم عقل کم دین اور عقلمندوں کی عقلوں کو لوٹنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۴۵۱۰..... مرد اس وقت تک برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک کہ عورتوں کی اطاعت نہیں کریں گے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن سہل بن سعد

۴۴۵۱۱..... لقمان علیہ السلام ایک لڑکی کے پاس سے گزرے فرمایا یہ تلوار کس کے لیے چمکائی جارہی ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن مسعود

۴۴۵۱۲..... خبردار اولاد بخل سستی اور غم وحزن کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۴۵۱۳..... اشعث بن قیس کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ میرے لیے شکم سیری کا سامان ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو چونکہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اس میں اجر وثواب ہے جب ان کی جان قبض کرلی جاتی ہے اگر تم ایسا کہتے بھی ہو تو اولاد سستی غم وحزن اور بخل کا باعث ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۴۵۱۴..... خبردار! اگر تم ایسا کہتے بھی ہو تو اولاد سستی اور حزن کا باعث ہے جبکہ اولاد دلوں کا ثمر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

رواہ ھناد عن خیثمۃ مرسلاً

۴۴۵۱۵......اگر تم ایسا کہتے ہی ہو تو اولاد سستی اور غم کا باعث ہے جبکہ اولاد ثمرہ قلب اور آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے۔

رواہ الحاکم عن الا شعث بن قیس

۴۴۵۱۶......اولاد حزن سستی جہالت اور بخل کا باعث ہے مقام وجہ میں آخری مرتبہ اللہ نے لائے تھے۔رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۴۴۵۱۷......بلاشبہ اولاد بخل سستی اور حزن کا باعث ہوتی ہے۔رواہ ابن عساکر والبخاری ومسلم عن یعلیٰ بن امیة

۴۴۵۱۸......بخدا! تم بخل سستی اور جہالت کرو گے تم میں سے وہ جس کے لیے اللہ کا پھول ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والبیھقی فی السنن عن خولة بنت حکیم

۴۴۵۱۹......ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے دیکھا اتنے میں حسین گھر سے باہر نکلے اور ٹھوکر کھا کر چہرے کے بل گر پڑے آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے تاکہ حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں اتنے میں حسین رضی اللہ عنہ کو لوگ اٹھا کر آپ کے پاس لے آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے بلاشبہ اولاد فتنہ ہے۔ بخدا! میں نہیں جانتا کہ میں منبر سے نیچے اتروں حتیٰ کہ حسین کو میرے پاس لایا گیا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

باب سوم......آداب نکاح کے بیان میں

۴۴۵۲۰......جب کوئی مرد کسی عورت سے اس کی دینداری اور اس کے جمال کی وجہ سے نکاح کرتا ہے تو اس عورت میں درستگی کا مواد زیادہ ہوتا ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس وعن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸ والضعفیة ۲۴۰۱

۴۴۵۲۱......تم میں سے جب کوئی شادی کرے تو اس سے کہا جائے۔

بارک اللہ لک وبارک اللہ علیک. رواہ الحارث والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۴۴۵۲۲......ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اولاد جنم دینے والی ہوں تاکہ قیامت کے دن میں تمہارے اوپر فخر کرسکوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۴۵۲۳......اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں کراؤ۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷۷ والمغیر ۱۷

۴۴۵۲۴......اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کے دل میں کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجنے کا خیال ڈال دیں اس مرد کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ ابن ماجه واحمد بن حنبل وابن عساکر والبیھقی فی السنن عن محمد بن مسلمة

۴۴۵۲۵......تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس عورت کو پیغام نکاح کے لیے دیکھے اگرچہ اس عورت کو علم نہ ہو۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

۴۴۵۲۶......جاؤ اور اس عورت کی طرف ایک نظر دیکھ آؤ چونکہ اسے دیکھ لینا تمہارے درمیان زیادہ تسلی کے باعث ہوگا۔

رواہ ابن ماجه وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن انس واحمد بن حنبل وابن ماجه والدارقطنی والطبرانی والبیھقی فی السنن عن المغیرة بن شعبة

۴۴۵۲۷......تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اگر اس سے ہو سکے تو اس عورت کو دیکھ لے تاکہ اس کا وہ تاثر جس سے متاثر ہو کر اس نے پیغام نکاح بھیجا ہے اس کا بخوبی معائنہ کرے۔رواہ ابوداؤد والحاکم والبیھقی فی السنن عن جابر

۴۴۵۲۸......تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اسے چاہئے کہ وہ اس عورت کے بالوں کے متعلق بھی سوال کرے جیسے کہ اس

کے حسن و جمال کے متعلق سوال کرتا ہے چونکہ بال بھی خوبصورتی کا ایک حصہ ہیں۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ وضعیف الجامع ۴۷۷۔

۴۴۵۲۹ ...... تم میں سے کوئی شخص اگر کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے دراں حالیکہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتا ہو اسے چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے متعلق آگاہ کردے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸ والمغیر ۲۱

۴۴۵۳۰ ...... نکاح کا اعلان کرو۔ رواہ الطبرانی عن السائب بن یزید

۴۴۵۳۱ ...... نکاح کا اعلان کرو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن هبار بن الاسود
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۷۴۔

۴۴۵۳۲ ...... نکاح کو ظاہر کرو اور پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ام سلمة
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۲۲ والضعیفہ ۲۴۹۴

۴۴۵۳۳ ...... برکت کے اعتبار سے سب سے بڑھیا عورت وہ ہے جس پر خرچ کم ہو۔
رواہ احمد بن حنبل والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن عائشة
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۶۲ والضعیفة ۱۱۱۷

۴۴۵۳۴ ...... نکاح کا اعلان کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی وابو نعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابن الزبیر

۴۴۵۳۵ ...... نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مساجد میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ۔ رواہ الترمذی عن عائشة

۴۴۵۳۶ ...... نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مساجد میں کرو اس پر دف بجاؤ تم میں سے ہر کوئی ولیمہ کرے گو ایک بکری کے ساتھ کیوں نہ ہو تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے دراں حالیکہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرتا ہو اسے چاہئے کہ اس کے متعلق عورت کو آگاہ کرے اور اسے دھوکا نہ دے۔ رواہ البیهقی فی السنن عن عائشة
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۵ والضعفیة ۹۷۸۔

دیندار عورت سے نکاح کرنا

۴۴۵۳۷ ...... حسن کی وجہ سے عورتوں سے نکاح مت کرو کیا بعید کہ ان کا حسن انھیں ہلاک کردے مالداری کی وجہ سے بھی عورتوں سے نکاح مت کرو کیا بعید مال انھیں سرکش بنادے لیکن دین کو بنیاد بنا کر عورتوں سے نکاح کرو چپٹی ناک والی سیاہ رنگ والی باندی جو دیندار ہو بدرجہا افضل ہے۔
رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۹ وضعیف الجامع ۶۲۱۶

۳۳۵۳۸ ...... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتیٰ کہ وہ نکاح کردے یا ترک کردے۔
رواہ النسائی عن ابی هریرة

۴۴۵۳۹ ...... کوئی شخص بھی اپنے بھائی کے بھیجے ہوئے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے کوئی عورت بھی اپنی پھوپھی یا خالہ پر اپنا نکاح نہ رچائے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کا مطالبہ کرے کہ وہ اس کے برتن کی طرف سے اکیلی براجمان بن جائے چونکہ اس کے حصہ میں اتنا ہی ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

۴۴۵۴۰ ...... بچے جنم دینے والی عورت اللہ تعالیٰ کو اس عورت سے زیادہ پسند ہے جو خوبصورت ہو اور بانجھ ہو چونکہ قیامت کے دن میں تمہاری

کثرت پرفخر کروں گا۔رواہ ابن قانع عن حرملة ابن نعمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵۴

۴۴۵۴۱......عورت سے نکاح اس کی دینداری مال و جمال کی بنا پر کیا جاتا ہے تم دیندار کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی والنسائی عن جابر

۴۴۵۴۲......چار وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے مال، جمال اور دین، دیندار عورت کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۴۵۴۳......آزاد عورتیں گھر کی درستی کا سرمایہ ہوتی ہیں جبکہ باندیاں گھر کا فساد ہوتی ہیں۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۴۶ واسنی المطالب ۵۸۷۔

۴۴۵۴۴......عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جس کا مہر کمتر ہو۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۱

کثرت اولاد مطلوب ہے

۴۴۵۴۵......خوبصورت بانجھ عورت سے نکاح کا خیال ترک کرو اور سیاہ فام بچے جننے والی سے نکاح کرو چونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔رواہ الترمذی عن ابن سیرین مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۷۹

۴۴۵۴۶......خوبصورت بانجھ عورت کو چھوڑ دو اور سیاہ فام بچے جننے والی کو ترجیح دو۔رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۴۲ والکشف الالٰہی ۳۹۹

۴۴۵۴۷......تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں (یعنی شیریں زبان اور خوش کلام ہوتی ہیں) اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں نیز وہ تھوڑے پر بھی راضی رہتی ہیں اور دھوکا کم دیتی ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۴۵۴۸......تمہیں کنواری عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں نیز تھوڑے (مال) پر بھی راضی رہتی ہیں۔رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن عویمر بن ساعدۃ

۴۴۵۴۹......تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں، گرم مزاج ہوتی ہیں نیز تھوڑے کام پر بھی راضی ہو جاتی ہیں۔رواہ ابن اسنی وابونعیم فی الطب عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۷۸

۴۴۵۵۰......تمہیں گھریلو لونڈیوں سے نکاح کرنا چاہے چونکہ ان کے ارحام برکت والے ہوتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی الدرداء و ابوداؤد فی مراسیلہ والعدنی عن رجل من بنی ھاشم مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱۳ والتحدیث ۱۸۵

۴۴۵۵۱......تمہیں نوجوان عورتوں (دوشیزاں) سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ پاکیزہ دہن ہوتی ہیں زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور گرم مزاج ہوتی ہیں۔رواہ الشیرازی فی الالقاب عن بشر بن عاصم عن ابیہ عن جدہ

۴۴۵۵۲......حلال وحرام میں فرق دف بجانے اور نکاح ظاہر کرنے میں ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن محمد بن حاصب

۴۴۵۵۳.....تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی تم اسے ہنساتے وہ تمہیں ہنساتی۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۴۴۵۵۴.....تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی۔رواہ الطبرانی عن کعب ابن عجرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۹۰

۴۴۵۵۵.....جس شخص کا ارادہ ہو کہ وہ پاکباز و مطھر ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۹۹ والموضوعات ۲۶۱۲۔

۴۴۵۵۶.....اپنی اولاد کو اختیار دو اور ان کا نکاح ہمسروں سے کرو۔رواہ ابن ماجہ والحاکم والبیھقی فی السنن عن عائشۃ

۴۴۵۵۷.....اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرلو چونکہ عورتیں اپنے بہن بھائیوں کے مشابہ اولاد پیدا کرتی ہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وضعیف الجامع ۲۴۱۵

۴۴۵۵۸.....اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرلو اور اس سیاہ رنگ سے بچتے رہو چونکہ یہ بدنما رنگ ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وضعیف الجامع ۲۴۱۶۔

۴۴۵۵۹.....نیک سیرت اور پاکدامن عورت سے نکاح کرو۔چونکہ رگ مخفی جاسوس ہے۔رواہ ابن عدی عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ وذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۳

۴۴۵۶۰.....کنواری عورتوں سے نکاح کرو چونکہ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں نیز تھوڑے پر راضی ہوجاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح

۴۴۵۶۱.....محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو چونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن معقل بن یسار

۴۴۵۶۲.....سب سے بہتر نکاح وہ ہے جس پر خرچہ کم سے کم ہو۔رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر

۴۴۵۶۳.....اپنی قوم میں نکاح کرنے والے کی مثال اس جانور جیسی ہے جسے سبزازار اپنے گھر پر ہی مل جائے۔رواہ الطبرانی عن طلحۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸۴ والضعیفۃ ۱۵۳۹

۴۴۵۶۴.....ہجرت کرو اس سے تمہارے بیٹوں میں بزرگی آئے گی۔رواہ الخطیب عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۷۹

۴۴۵۶۵.....بوڑھی اور بانجھ عورت سے نکاح مت کرو چونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔رواہ الطبرانی والحاکم عن عیاض بن غنم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۵۔

۴۴۵۶۶.....نکاح شغار سے منع کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۴۵۶۷.....متعہ سے منع کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن جابر والبخاری عن علی

۴۴۵۶۸...... میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوبصورت ہوں اوران کے مہر قلیل ہوں۔ رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۷ وضعیف الجامع ۲۹۲۸

۴۴۵۶۹...... تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں جو بچے پیدا کرنے والی ہوں محبت کرتی ہو اور غمخوار ہوں جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں، سب سے بری عورتیں وہ ہیں جو بے مہابا باہر نکلتی ہوں فخر کرتی ہوں اور وہ منافقات ہیں ان کی جنت میں داخل ہونے کی مقدار بس اتنی ہی ہوگی جتنی کہ سیاہ کوؤں میں سفید پروں والے کوے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی اذینة الصدفی مر سلاً وسلیمان بن یسار مر سلاً

الاکمال

۴۴۵۷۰...... تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اوران کی عورتوں کو دیکھ آ ؤ چونکہ یہ چیز تمہارے درمیان باعث محبت ہوگی اگر تم راضی ہو گے میں تمہارا نکاح کردوں گا۔ رواہ الطبرانی عن المغیرة

۴۴۵۷۱...... تم میں سے کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کسی عورت کے متعلق نکاح کا خیال ڈال دے اس عورت کو ایک نظر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم و الطبرانی و البیھقی وابو نعیم فی المعر فة عن محمد بن مسلمة الا نصاری

۴۴۵۷۲...... اس عورت کو ایک نظر دیکھ لو چونکہ اس کی طرف دیکھ لینا تم دونوں کے درمیان موافقت پیدا کرنے کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسن والنسائی عن المغیر ة بن شعبة

۴۴۵۷۳...... ان عورتوں کی طرف دیکھ لو چونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہے (یعنی انصاری عوروں کی آنکھیں نیلگوں ہیں)۔

رواہ النسائی وابن حبان عن ابی ھریرة

شادی سے پہلے دیکھنا

۴۴۵۷۴...... جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں کسی عورت سے نکاح کرنے کے متعلق بات ڈال دیں تو اس عورت کی شکل وصورت کے متعلق غور وفکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابونعیم فی المعر فة عن محمد بن مسلمة

۴۴۵۷۵...... تم (عورت) اس کے رخساروں کو سونگھ لو اور اس کے پٹھوں کو بھی دیکھ لو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی وسعید بن المنصور عن انس

۴۴۵۷۶...... نکاح ایک آنکھ کی مانند ہے اسے کانی مت کرو۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۴۴۵۷۷...... جس نکاح پر اخراجات کم ہوں وہ برکت میں عظیم تر ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة

۴۴۵۷۸...... نکاح ظاہر کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ۔ رواہ البیھقی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۰۳۳۔

۴۴۵۷۹...... نکاح ظاہراً کرو اور اس کا اعلان کرو۔ چونکہ یہ نکاح ہے پانی کو صرف بہانا ہی نہیں ہے۔ رواہ البغوی وابن عساکر عن عبداللہ بن عبدالرحمان عن ھبار عن ابیه عن جدہ ھبار قال البغوی ھذا الحدیث فی الغناء وفی سندہ علی بن قرین وھو وضاع

۴۴۵۸۰...... نکاح کا اعلان کرو، نکاح کا اعلان کرو، نکاح کا اعلان کرو چونکہ یہ نکاح ہے پانی ضائع کرنا نہیں ہے۔ (رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر عن عبد اللہ بن ابی عبد اللہ الھبار بن الا سود عن ابیه عن جدہ ھبار انه زوج بیتاً له...... یعنی انھوں نے اپنی ایک بیٹی کی شادی کرائی ان کے پاس آگ کی ایک بھٹی تھی اور دف تھا رسول کریم ﷺ نے آواز سنی فرمایا: یہ کیسی آواز ہے جواب دیا گیا کہ ھبار نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے)۔ (روای کہتا ہے یہ حدیث ذکر کی)۔

۴۴۵۸۰ ۔۔۔ نکاح کا اعلان کرو۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیة والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن ابن الزبیر

۴۴۵۸۲ ۔۔۔ اس نکاح کا اعلان کرواور اس پر دف بجاؤ۔رواہ الترمذی عن عائشة

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۴ وضعیف ابن ماجہ ۴۱۶

۴۴۵۸۳ ۔۔۔ نکاح کا اعلان کرواور مساجد میں نکاح کرواور اس پر دف بجاؤ۔رواہ الترمذی وقال حسن غریب عن عائشة

کلام: ۔۔۔ حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ بھی مروی ہے حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۵ والضعیفہ ۹۷۸۔

۴۴۵۸۴ ۔۔۔ حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز نکاح کے موقع پر دف بجانا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجه والبغوی والطبرانی والحاکم والبیهقی وابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن حاطب الجمحی

۴۴۵۸۵ ۔۔۔ نکاح دین کو مکمل کردیتا ہے نہ کہ پانی (مادہ منویہ) کو بہانا نہ ہی وہ نکاح جو پوشیدہ رچایا جائے یہاں تک کہ دف کی آواز سنی جائے یا دھواں دیکھا جائے۔رواہ البیهقی وضعفه عن علی

۴۴۵۸۶ ۔۔۔ جس شخص کو پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ حالت میں ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۴۶ والشذرۃ ۳۵۴

۴۴۵۸۷ ۔۔۔ سرسبز ویرانے سے بچتے رہو، چنانچہ خوبصورت عورت برائی کے منبع پر ہوتی ہے۔

رواہ الرامهرمزی فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن ابی سعید

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۱۳ والاتقان ۴۶۲۔

۴۴۵۸۸ ۔۔۔ جس شخص نے کسی عورت سے اس کے دین اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا تو یہ اس کے لیے تنگی اور ضرورت میں درستی کا سامان ہوگا۔رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۴۴۵۸۹ ۔۔۔ جس شخص نے کسی عورت سے اس کی عزت کو سامنے رکھ کر شادی کی اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا جس شخص نے مال کی وجہ سے شادی کی اللہ تعالیٰ اس کے فقر وفاقہ میں اضافہ کرے گا جس نے حسن وجمال کے پیش نظر شادی کی اللہ تعالیٰ اس کے گھٹیا پن میں اضافہ کرے گا جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی تاکہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھ سکے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرسکے اور صلہ رحمی کرسکے اس کی یہ تمام حاجتیں پوری ہوں گی اس عورت میں اس کے لیے برکت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس مرد میں بھی اس عورت کے لیے برکت عطا کرے گا۔

رواہ ابن النجار عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث موضوع ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۶۶۹ وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۳۔

۴۴۵۹۰ ۔۔۔ عورت کے چہرے کے حسن وجمال کو اس کے دین کے حسن وجمال پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

رواہ الدیلمی عن عبادة بن الصامت وفیه الوازع بن قانع

عورتوں کی تین قسمیں

۴۴۵۹۱ ۔۔۔ عورتوں کی تین قسمیں ہیں ایک عورت وہ جو برتن کی مانند ہو جسے اٹھایا جاتا ہے اور رکھ دیا جاتا ہے، دوسری عورت وہ جو کھجلی یعنی خارش ہی ہو تیسری عورت وہ جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو مسلمان ہو اور اپنے شوہر کی مدد کرتی ہو یہ عورت اپنے شوہر کے لیے پوشیدہ خزانے سے بھی بہتر ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر والرامهرمزی فی الامثال عن جابر وفیه ارطاة بن المنذر عن عبد الله بن دینار البهرانی وهما ضعیفان

۴۴۵۹۲۔۔۔۔۔عورتیں گڑیاؤں کی مانند ہوتی ہیں لہٰذا ان کا انتخاب کرو۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عمرو بن العاص

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۴۶۱۔

۴۴۵۹۳۔۔۔۔۔اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرو۔ رواہ تمام و الضیاء المقدسی عن انس

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۱۷۔

۴۴۵۹۴۔۔۔۔۔اپنے نطفوں کے لیے اختیار کرو اور منکوحہ کا انتخاب کرو تمہیں سرینوں والی عورتوں سے نکاح کرنا چاہے چونکہ وہ زیادہ نجیب ہوتی ہیں۔ رواہ ابن عدی و الدیلمی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۵۳۴ والمتناھیۃ ۱۰۰۶

۴۴۵۹۵۔۔۔۔۔نکاح کرو تمہاری پاکدامنی میں اضافہ ہوگا اور پانچ قسم کی عورتوں سے نکاح مت کرو شھبرہ لھبرہ، نھبرہ، ھیدرۃ اور لفوتہ۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ فرمایا میں اسے نہیں سمجھتا ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو؟ فرمایا: شھبرہ وہ عورت ہوتی ہے جو لاغر طویل القامت ہو لھبرہ وہ عورت ہے جو نیلگوں آنکھوں والی اور بدزبان ہو۔ نھبرہ وہ عورت ہے جو کوتاہ قد اور گھٹیا صفات کی مالک ہو ھیدرہ سوز دہ پشت بوڑھی عورت ہوتی ہے اور لفوتہ وہ عورت ہے جو غیر کے نطفے سے جنم لینے والے بچے کو تجھ سے منسوب کردے۔ رواہ الدیلمی عن زید بن حارثۃ

۴۴۵۹۶۔۔۔۔۔نیلگوں آنکھوں والی عورتوں سے نکاح کرو چونکہ انمیں برکت ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے العضیفۃ ۳۸۷ وکشف الخفاء ۱۴۱۴

۴۴۵۹۷۔۔۔۔۔محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ قیامت کے دن میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔ رواہ ابوداؤد والنسائی والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن معقل بن یسار

۴۴۵۹۸۔۔۔۔۔محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرسکوں۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن عمر

۴۴۵۹۹۔۔۔۔۔زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو چونکہ قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی انبیاء پر فخر کرسکوں گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان وسمویہ والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن انس

۴۴۶۰۰۔۔۔۔۔تین وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال جمال اور دین کی وجہ سے، تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنا چاہئے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۴۶۰۱۔۔۔۔۔تین خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی بنا پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے، عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین اور اخلاق کی وجہ سے تم دیندار اور بااخلاق عورت کو ترجیح دو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رواہ ابویعلی وابن حبان وعبد بن حمید والدارقطنی والحاکم وسعید بن المنصور والرامھرمزی فی الامثال والعسکری عن ابی سعید

۴۴۶۰۲۔۔۔۔۔چار خصلتوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے مال دین جمال، حسب ونسب تمہیں دیندار عورت سے نکاح کرنا چاہیے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۶۰۳۔۔۔۔۔تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں اور گرم جسم کی مالک ہوتی ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور عن عمرو بن عثمان مرسلاً

۴۴۶۰۴۔۔۔۔۔تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہیں کیا تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی ابن ماجہ عن جابر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے کنواری عورت سے نکاح کیا یا غیر کنواری سے؟ میں نے عرض کیا کنواری سے پھر یہ حدیث ذکر کی)۔

۴۴۶۰۵۔۔۔۔۔تمہیں تو جوان دوشیزاؤں سے شادیاں کرنی چاہئیں انہی سے نکاح کرو چونکہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں بااخلاق ہوتی ہیں اور شیریں

ہن ہوتی ہیں، بلاشبہ مومنین کے بچوں کی روحیں جنت میں سبز رنگ کی چڑیوں میں ہوتی ہیں وہاں ان کے باپ اور ابراھیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۲۰۰ ...... تمہیں نوجوان دوشیزاؤں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ شیریں دہن اور بااخلاق ہوتی ہیں نیز زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں کیا تم نہیں جانتے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

۴۴۶۰۷ ...... حسن و جمال کی وجہ سے عورتوں سے نکاح مت کرو پس دور نہیں کہ ان کا حسن انھیں ہلاک کر دے مال کی بناء پر بھی عورتوں سے نکاح ست کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کا مال انھیں سرکش بنا دے لہٰذا دین داری کی وجہ سے عورتوں سے نکاح کرو سیاہ فام چپٹی ناک والی دیندار لونڈی ضل ہے۔ رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۴۶۰/ ...... حسن کی بناء پر عورت سے نکاح مت کرو ہوسکتا ہے، اس کا حسن اسے تباہ کر دے مال کی وجہ سے بھی عورت سے نکاح مت کرو ہوسکتا ہے مال اسے سرکش بنا دے دینداری کی بناء پر عورت سے نکاح کرو، سیاہ فام چپٹی ناک والی لونڈی جو دیندار ہو خوبصورت بے دین عورت سے ضل ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن ابن عمرو

۴۴۶۰ ...... عورت کے خوبصورت چہرے کو اس کی اچھی دینداری پر ترجیح نہ دی جائے۔

رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت وفیہ الوازع بن نافع

۴۴۶۱ ...... اے عیاض! بوڑھی یا بانجھ عورت سے نکاح مت کرو چونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

رواہ الطبرانی والحاکم وتعقب عن عیاض بن غنم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۔ ۶۴۵۰

۴۴۶ ...... تم اس عورت سے نکاح مت کرو جو تمہیں ناپسند کرتی ہو۔ رواہ الطبرانی عن خنساء بنت حذام

۴۴۶۱۱ ...... تمہیں کیا ہوا دوشیزہ لڑکیوں اور ان کے کھیل کے متعلق۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل عن جابر

۴۴۶۱۲ ...... دو تہائی خوشبو میں رکھو اور ایک تہائی کپڑوں میں رکھو۔ (رواہ ابن سعد عن علیاء بن احمد الیشکری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ بیچا چوراسی (۸۴) درہموں کے بدلہ میں نبی نے فرمایا: یہ حدیث ذکر کی)۔

محظورات ...... از حصہ اکمال

۴۴۶۱ ...... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے حتیٰ کہ وہ (پہلا) نکاح کا ارادہ ترک کر دے اور نہ ہی پنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع کرنا حلال ہے حتیٰ کہ وہ بیع کا ارادہ ترک کر دے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر

۴۴۶۱ ...... کوئی آدمی بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے حتیٰ کہ وہ اسے اجازت نہ دے دے۔

رواہ الباوردی عن زامل بن عمرو السکسکی عن ابیہ عن جدہ

ولیمہ

۴۴۶۱ ...... دولہے کے لیے ولیمے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی واصحاب السنن الاربعۃ عن بریدۃ

۴۴۶۱ ...... جب تمہیں کسی دولہے کے ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے قبول کر لینا چاہیے۔ رواہ مسلم وابن ماجہ عن ابن عمر

۴۴۶۱ ...... ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابویعلیٰ عن انس والبخاری عن عبدالرحمن بن عوف

۴۴۶۱۹ ..... پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا نری شہرت ہے۔ جس شخص نے شہرت کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۶ و ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۵۹

۴۴۶۲۰ شادی کے موقع پر ایک دن کا کھانا سنت ہے، دو دن کا کھانا باعث فضلیت ہے جبکہ تین دن کا کھانا ریا کاری اور شہرت ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۷۔

۴۴۶۲۱ ..... شادی کے موقع پر دیئے جانے والے کھانے میں جنت کی خوشبو سے ایک مثقال ڈال دی جاتی ہے۔ رواہ الحارث عن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۱۴۔

۴۴۶۲۲ ..... جس شخص کو ولیمہ یا اسی جیسی کسی تقریب میں دعوت دی گئی ہو اسے چاہئے کہ دعوت قبول کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۴۶۲۳ پہلے دن کا ولیمہ حق (واجب) ہے دوسرے دن کا ولیمہ اچھی بات ہے جبکہ تیسرے دن کا ولیمہ نری شہرت اور ریا کاری ہے۔
رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی عن زهیر بن عثمان

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۱۱۱۱۔

۴۴۶۲۴ ..... اس ولیمے کا کیا حال ہے جس میں شکم سیروں کو دعوت دی جائے جبکہ بھوکوں کو بھگا دیا جائے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ذر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۹۱۔

۴۴۶۲۵ ..... اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جسے مالدار تو کھائیں لیکن مسکینوں کو روک دیا جائے۔
رواہ الدارقطنی فی فوائد ابن مدرک عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۳۔

۴۴۶۲۶ اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس سے حاجتمندوں کو روک دیا جائے اور غیر حاجتمندوں کو دعوت دی جائے۔
رواہ مسلم عن ابی هریرة

۴۴۶۲۷ ..... اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس میں شکم سیروں کو دعوت دی جائے اور بھوکوں کو روک دیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۱۔

حصہ اکمال

۴۴۶۲۸ پہلے دن کی دعوت حق ہے دوسرے دن کی دعوت اچھی بات ہے اور تیسرے دن کی دعوت ریا کاری اور شہرت کے واسطے ہے۔
رواہ الدیلمی عن انس

۴۴۶۲۹ دعوت ولیمہ واجب ہے جس نے قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر دعوت کے ولیمہ میں داخل ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار مچا کر نکل گیا۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن ابن عمر

۴۴۶۳۰ ولیمہ حق ہے، دوسرے دن ولیمہ اچھی بات ہے جبکہ تیسرے دن کا ولیمہ فخر اور حرج ہے۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

۴۴۶۳۱ ..... اس ولیمے کا کھانا بہت برا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے۔ جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۱۹۔

۴۴۶۳۲ ...... ولیمے کا وہ کھانا بہت برا کھانا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور مسکینوں کو روک دیا جائے۔ جس شخص نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۳۲

۴۴۶۳۳ ...... ولیمہ کا وہ کھانا بہت برا کھانا ہے جس میں مالدار کو دعوت دی جائے اور مسکین کو چھوڑ دیا جائے دعوت ولیمہ حق ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۴۶۳۴ ...... شادی کے دن کا کھانا سنت ہے، دو دنوں کا کھانا فضلیت ہے اور تین دن کا کھانا ریا کاری اور نری شہرت ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۷۔

۴۴۶۳۵ ...... تمہارے اوپر کوئی وبال نہیں کہ اگر تم مجھے چھوڑ دو چونکہ تمہارے درمیان میری شادی کی گئی ہے، میں تمہارے لیے کھانا تیار کروں اور اس میں تم حاضر ہو جاؤ۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

باب چہارم ...... احکام نکاح اور اس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... عورت کی ولایت اور اس کی اجازت کے بیان میں

۴۴۶۳۶ ...... نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۷۔

۴۴۶۳۷ ...... نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عمران وعن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۲ واللطیفۃ ۴۱۔

۴۴۶۳۸ ...... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن ابن موسیٰ وابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱۔

۴۴۶۳۹ ...... نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عائشۃ

۴۴۶۴۰ ...... عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے متعلق مشورہ کرو۔ رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶۱ وضعیف الجامع ۱۴

۴۴۶۴۱ ...... عورتوں سے ان کی ذات کے متعلق مشورہ کرو چونکہ جو عورت پہلے شادی کر چکی ہو وہ اپنا مدعا بیان کر سکتی ہے جبکہ کنواری کی اجازت خاموشی ہے۔ رواہ الطبرانی والبیھقی فی السنن عن العرس بن عمیر

۴۴۶۴۲ ...... عورتوں کا معاملہ ان کے آباء کے سپرد ہے جبکہ ان کی خاموشی رضامندی ہے۔ رواہ الطبرانی والحطیب عن ابی موسیٰ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵۶

۴۴۶۴۳ ...... جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہوگا اگر مرد نے اس میں دخول کر دیا تو اس عورت کا مہر ہوگا جس سے اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا ہے پھر دونوں میں جدائی کر دی جائے گی۔ اگر دخول نہیں کیا تب بھی جدائی کر دی جائے کی جس کا کوئی ولی

نہیں سلطان اس کا ولی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۲۸۔

۴۴۶۴۴...... جوعورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کریگی اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا،اس کا نکاح باطل ہوگا،اگر مرد نے اس میں دخول کردیا تو اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھنے کے بدلہ میں اس کے ذمہ مہر ہوگا اوراگر نزاع کی حالت ہو اور عورت کا کوئی ولی نہ ہوتو اس کا ولی سلطان ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۸۷۔

۴۴۶۴۵...... جوغلام بھی اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گا وہ زانی ہے۔رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۰۲۶

۴۴۶۴۶...... جس عورت کی شادی یکے بعد دیگرے دو ولی کرادیں تو اس کے متعلق پہلے ولی کا فیصلہ نافذ سمجھا جائے گا اگر کسی آدمی نے دوآدمیوں کے ہاتھ میں بیع کی تو بیع پہلے شخص کے لیے ہوگی۔رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم والطبرانی والدارمی وابو داؤد والترمذی وقال حسن والنسائی ابن ماجه وابو یعلی والحاکم وسعید بن المنصور و البیهقی عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۴۹ وضعیف الترمذی ۱۸۹

۴۴۶۴۷...... جوعورت بھی ولی کے بغیر اپنے آپ کو کسی کے نکاح میں دے دے وہ زانیہ ہے۔رواہ الخطیب عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۳ والمتناھیة ۱۰۲۴

۴۴۶۴۸...... عورت عورت کی شادی نہ کرائے اور نہ ہی عورت خواپنے تئیں شادی کرے چونکہ زانیہ وہ بھی ہوتی ہے جوخود اپنی شادی آپ کرلے۔

رواہ ابن ماجه عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱۲ وضعیف الجامع ۶۲۱۴

۴۴۶۴۹...... بیوہ عورت ولی کی نسبت خود اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے کنواری عورت سے اجازت لی جائے اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عباس

۴۴۶۵۰...... ثیبہ عورت کے ہوتے ہوئے معاملہ ولی کے سپرد نہیں اوریتیم عورت سے اجازت حاصل کی جائے اس کا اقرار اس کی اجازت تصور ہوگی۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۴۔

۴۴۶۵۱...... یتیم عورت کی ذات کے متعلق اس سے مشورہ کرو اوراس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۵۲...... تم میں سے جس شخص کا ارادہ اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ہو اسے چاہئے کہ وہ اس سے اجازت لے لے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۵۳...... عورتوں کی ذات کے متعلق ان سے مشورہ کرو۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن عائشة

۴۴۶۵۴...... یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے متعلق مشورہ کرواگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اگر انکار کردے تو اس پر زبردستی کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن ابی ھریرة

۴۴۶۵۵...... کنواری عورت کی خاموشی رضامندی ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۴۶۵۶...... کنواری عورت کی خاموشی اقرار ہے۔رواہ ابو داؤد عن عائشة

بغیر اجازت نکاح نہ کرنا

۴۴۶۵۷......ایم (بیوہ، مطلقہ عورت) کا نکاح مت کرو یہاں تک کہ اس سے مشورہ نہ کرلو، کنواری عورت کا نکاح بھی مت کرو یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لے لو، کہا گیا: کنواری عورت کی اجازت کیسے ہوتی ہے۔ارشادفرمایا: یہ کہ وہ خاموش رہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۵۸......ثیب (بیوہ، مطلقہ) کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مشورہ نہ کرلیا جائے کنواری عورت کا بھی نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے اس کی خاموشی اجازت ہے۔رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۵۹......یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے متعلق اس سے مشورہ کیا جائے اگر خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اگر انکار کردے تو اس پر زبردستی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔(رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۶۰......ثیب عورت اپنے نفس پر اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے، کنواری عورت کی ذات کے متعلق اس کے باپ سے اجازت لی جائے جبکہ اس (کنورای لڑکی) کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس

۴۴۶۶۱......ثیب عورت خود اپنی ذات کی ترجمانی کرسکتی ہے جبکہ کنواری عورت کی خاموشی اس کی رضامندی ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمیرۃ الکندی

حصہ اکمال

۴۴۶۶۲......یتیم لڑکی سے مشورہ کیا جائے اگر خاموش ہوجائے گویا اس نے اجازت دے دی اگر انکار کردے تو اس کی شادی نہ کی جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی موسیٰ

۴۴۶۶۳......یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے متعلق مشورہ کیا جائے اس کا خاموش ہوجانا اس کا اقرار ہے۔

رواہ سعید بن المنصور عن سعید بن المسیب مرسلاً، والحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۶۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے ارشادفرمایا: اس کا خوش ہوجانا اس کی رضاء ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابن حبان عن عائشۃ

۴۴۶۶۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کنواری لڑکی بات کرنے سے شرماتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

۴۴۶۶۶......عورتوں سے ان کی ذات کے متعلق مشورہ کرو۔ثیب خود اپنی ترجمان کرسکتی ہے کنواری لڑکی کا خاموش رہنا اس کی رضا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عدی الکندی

اولیاء نکاح......از حصہ اکمال

۴۴۶۶۷......نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم والبزار عن ابی موسیٰ عن ابن عیاش والطبرانی عن ابی امامۃ! ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث پر مختلف احوال کی رو سے بحث کی گئی ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱

۴۴۶۶۸......نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۶۹......نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا۔رواہ ابویعلی والخطیب وسعید بن المنصور عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۱

۴۴۶۷۰......نکاح ولی اور عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا جس شخص نے ولی کی اجازت کے بغیر اور عادل گواہوں کی عدم موجودگی میں نکاح کیا ہم اس کا نکاح باطل کردیں گے۔رواہ ابوبکر الذھبی فی جزئہ عن ابن عباس

۴۴۶۷۱......نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اگر بہت سارے اولیاء جھگڑ پڑیں تو سلطان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

۴۴۶۷۲......نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح ایک پیغامبر اور دو عادل گواہوں کی عدم موجودگی میں بھی نکاح نہیں ہوتا۔

رواہ البیھقی والخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنۃ المرتاب ۴۲۲ واللطیفہ ۵

۴۴۶۷۳......نکاح والی کے بغیر نہیں ہوتا اگر ولی نہ ہو اور بقیہ لوگ جھگڑ پڑیں تو جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوتا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

۴۴۶۷۴......نکاح درست رائے رکھنے والے ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۶۷۵......نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا اور جو نکاح ان کے علاوہ ہوگا وہ باطل ہوگا، اگر (ولی کے نہ ہوتے ہوئے (بقیہ لوگ آپس میں جھگڑ پڑیں تو جس کا ولی نہیں ہوگا سلطان اس کا ولی سمجھا جائے گا۔رواہ ابن حبان عن عائشۃ

۴۴۶۷۶......نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اور جب دو ولی کسی عورت کا الگ الگ نکاح کردیں تو پہلا ولی (جس نے پہلے نکاح کردیا ہو) نکاح کا زیادہ حق رکھتا ہے۔رواہ ابن عدی والحاکم عن سمرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۸۔

۴۴۶۷۷......نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا، اگر عورت کا نکاح ولی نے اس پر زبردستی کرتے ہوئے کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

نکاح میں دو گواہ ہونا لازم ہے

۴۴۶۷۸......نکاح ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا اگر لوگ جھگڑ پڑیں (ولی کے متعلق) تو جس کا کوئی ولی نہیں سلطان اس کا ولی ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

۴۴۶۷۹......نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا زانیہ تو وہ ہے جو ولی کے بغیر اپنا نکاح آپ کردے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۸۰......عورت عورت کی شادی نہ کرائے اور نہ ہی عورت ولی کے بغیر خود اپنا نکاح کرے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۸۱......نکاح مرد اور عورت کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۵۰۔

۴۴۶۸۲......نکاح ولی، مہر اور دو عال گواہوں کے بغیر حلال نہیں ہے۔رواہ البخاری ومسلم عن الحسن مرسلاً

۴۴۶۸۳......جب دو ولی (کسی عورت کا) نکاح منعقد کریں تو ولی قریب کا نکاح معتبر ہوگا اور جب کوئی آدمی دو اشخاص کو کوئی چیز بیچے تو وہ چیز پہلے شخص کے لیے ہوگی۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی والبخاری ومسلم عن سمرۃ

۴۴۶۸۴ ...... جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کر دیں تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اگر دو شخص کوئی چیز خریدیں تو وہ پہلے کے لیے ہوگی۔

رواہ سعید بن المنصور عن الحسن مرسلا

۴۴۶۸۵ ...... جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کر دیں تو پہلے ولی کا نکاح انعقاد کا زیادہ حقدار ہے جب دو شخص کوئی چیز خریدیں تو پہلا شخص اس کا حقدار سمجھا جائے گا۔رواہ الشافعی عن رجل له صحبة والطبرانی والحاکم عن سمرة

۴۴۶۸۶ ...... جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کر دیں تو پہلے ولی کا نکاح معتبر سمجھا جائے گا۔رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجه

۴۴۶۸۷ ...... عورتوں کا معاملہ انھی کے ہاتھوں میں ہے اور ان کی خاموشی ان کی رضامندی سمجھی جائے گی۔رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۴۴۶۸۸ ...... ثیب عورت اپنی ذات پر ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے اس کی خاموشی اقرار ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی حنیفة عن مالک بن عبدالله الفضل عن نافع بن جبیر عن ابن عباس

۴۴۶۸۹ ...... ولی کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح نہ کیا جائے اگر وہ اپنے تئیں نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے، باطل ہے، اگر مرد اس میں دخول کر دے تو اس کے لیے مہر ہوگا اگر جھگڑا کھڑا ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو سلطان اس کا ولی ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۴۶۹۰ ...... عورتوں کا نکاح ان کے ہمسروں کے ساتھ کیا جائے اور ان کا نکاح صرف اولیاء ہی کرائیں اور دس درہم سے کم مہر نہ مقرر کیا جائے۔

رواہ الدارقطنی و البیهقی وصعفاہ عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۳ وضعاف الدارقطنی ۶۰۷

۴۴۶۹۱ ...... عورتوں کا نکاح مت کرو مگر ان کے اہل خانہ کی اجازت سے۔رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۴۴۶۹۲ ...... کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے ثیب عورت کا معاملہ اسی کے سپرد ہے جب تک وہ ناراضگی کو پیش نہ کرتی ہو اگر اس کی طرف سے ناراضگی ہو اور اس کے اولیاء رضامند ہو تو معاملہ سلطان کے پاس لے جایا جائے گا۔

رواہ الخطیب عن ابی هریرة

کلام: ...... حدیث غریب ہے دیکھئے المتناھیة ۱۰۲۲۔

فصل دوم ...... ہمسری کے بیان میں

۴۴۶۹۳ ...... جب لڑکیوں کے لیے برابر کے رشتے مل جائیں تو ان کا نکاح کر دو انھیں روک کر حوادث زمانہ کا انتظار مت کرو۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۷ والمغیر ۲۰

۴۴۶۹۴ ...... ہمسروں کے ساتھ عورتوں کا نکاح کرو اور برابری کے رشتے سے نکاح کرو اور اپنے نطفوں کے لیے انتخاب کرو حبشیوں سے بچو چونکہ ان کی شکل وصورت بدنما ہوتی ہے۔رواہ ابن حبان فی الضعفاء عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۲۲ وضعیف الجامع ۳۱۷۸۔

۴۴۶۹۵ ...... اگر تمہارے پاس (رشتہ کے لیے) ایسا آدمی آئے جس کے اخلاق اور دین سے تم خوش ہو اس کا نکاح کر دو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارا انکار فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔

رواہ الترمذی وابن ماجه والحاکم عن ابی هریرة وابن عدی عن ابن عمر والنسائی و البیهقی فی السنن عن ابی رجاء المزنی وماله غیره

۴۴۶۹۶ ...... اہل دنیا میں صاحب حسب لوگ وہ ہیں جن کے پاس یہ مال پہنچ جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم عن بریرۃ

۴۴۶۹۷ ...... وہ زانی جسے سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے ہوں اس کا نکاح اسی جیسی عورت سے کیا جائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۹۸ ...... اے بنی بیاضہ ابوھند کا نکاح کرادو اور اس کے لیے نکاح کی ترغیبی مہم چلاؤ۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۶۹۹ ...... عرب ایک دوسرے کے ہمسر ہیں اور غیر عرب (عجم) ایک دوسرے کے ہمسر ہیں الا یہ کہ کوئی جولاہا یا حجام ہو۔

رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۵۸ والکشف الالٰہی ۵۵۶۔

حصہ اکمال

۴۴۷۰۰ ...... اپنے نسبوں کا دھیان رکھو اور نسب کے ذریعے ہمسروں کا نکاح کرو اس سے تم صلہ رحمی قائم رکھ سکو گے۔

رواہ البغوی عن ابی حسان عن ابیہ وقال لاادری لہ صحبۃ ام لا

۴۴۷۰۱ ...... جب تمہارے پاس ایسا آدمی آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو اس کا نکاح کردو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارا انکار زمین پر فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔ رواہ الترمذی وقال حسن غریب والبیھقی عن ابی حاتم المزنی وما لہ غیر

۴۴۷۰۲ ...... جب تمہارے پاس ایسا شخص پیغام نکاح بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم رضامند ہو اس کا نکاح کرادو ورنہ زمین پر فتنے اور فساد کا باعث بنے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۰۳ ...... عرب ایک دوسرے کے ہمسر ہیں قبیلہ قبیلے کا ہمسر ہے، مرد مرد کا ہمسر ہے الا یہ کوئی جولاہا یا حجام ہو۔

رواہ البیھقی وضعفہ عن ابن عمر

۴۴۷۰۴ ...... فلاں قبیلے سے نکاح مت کرو، فلاں اور فلاں قبیلے سے نکاح کرو چونکہ فلاں اور فلاں قبیلے پاکدامن ہیں ان کی عورتیں بھی پاکدامن ہیں جبکہ فلاں قبیلہ بےوقوف ہے اور ان کی عورتیں بھی بےوقوف ہیں اور یہ چیز ناپسندیدہ ہے پس پاکدامنی اختیار کرو۔

رواہ ابو البرکات ھبۃ اللہ بن المبارک السقطی فی معجمہ وابن النجار عن جبیر بن نفیر

۴۴۷۰۵ ...... اے اہل عجم تم میں سے برے لوگ وہ ہیں جو عرب میں شادی کریں، اے اہل عرب تم میں سے برے لوگ وہ ہیں جو عجم میں شادی کریں۔

رواہ ابونعیم عن عتبۃ بن طویع المازنی

فصل سوم ...... مہر کے بیان میں

۴۴۷۰۶ ...... جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اور پھر نیت کرلی کہ اس کا مہر اسے نہیں دے گا تو وہ جس دن مرے گا اسدن زانی ہوگا۔ جس شخص نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور نیت کرلی کہ وہ چیز کی قیمت نہیں دے گا جس دن وہ مرے گا اس دن خائن ہوگا اور خائن دوزخ میں جاتا ہے۔

رواہ ابو یعلی والطبرانی عن صعیب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۵۔

۴۴۷۰۷ ...... سب سے بہترین مہر وہ ہے جو کم سے کم ہو۔ رواہ الحاکم والبیھقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

۴۴۷۰۸.....کھڑے ہوجاؤاوراسے بیس آیتیں پڑھادووہ تمہاری بیوی ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۴۔

۴۴۷۰۹.....جاؤمیں نے تمہیں اس عورت کا مالک بنادیا بسبب قرآن کے اس حصہ کے جو تمہیں یاد ہے۔رواہ البخاری ومسلم عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۰.....آدمی پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے مال میں سے تھوڑے پر نکاح کرے یا زیادہ پر جب وہ آپس میں راضی ہوں گے اور گواہ بھی موجود ہوں۔
رواہ البیھقی عن ابی سعید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۲۔

۴۴۷۱۱.....عورتوں کو مہر دو اگرچہ ایک کوڑے کی صورت میں کیوں نہ ہو یعنی تزویج کے معاملہ میں۔رواہ الطبرانی والضیاء عن سھل بن سعد

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۹۔

۴۴۷۱۲.....عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے عمدہ مال کے ذریعے حلال کرو۔رواہ ابوداؤد فی مر اسیلہ عن یحیی بن یعمر مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۳

۴۴۷۱۳.....مہر تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابوداؤد عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۴.....شادی کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی مہر میں دے کر کیوں نہ کرو۔(رواہ البخاری عن سھل بن سعد

۴۴۷۱۵.....شرط کا سب سے بڑا حق جسے تم پورا کرو وہ ہے جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عقبۃ بن عامر

۴۴۷۱۶.....جس عورت کے ساتھ مہر پر یا حیاء پر یا چند چیزوں پر عصمت نکاح سے قبل وہ اس کی ملکیت ہوگی، اور جو کچھ نکاح منعقد ہونے کی بعد وہ دینے والے کی ملکیت ہوگی آدمی جس رشتے کے اکرام کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے وہ اس کی بیٹی ہے یا بہن ہے۔
رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۶۴ وضعیف النسائی ۲۱۴

۴۴۷۱۷.....جس شخص نے اپنی بیوی کے مہر میں مٹھی بھر گندم دی یا ستو دیئے یا کھجوریں دیں یا آٹا دیا اس نے بیوی کو اپنے لیے حلال کرلیا۔
رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳، ۵۴ وضعیف ابی داؤد ۴۵۶۔

۴۴۷۱۸.....جس شخص نے ایک درہم مہر دیا اس نے بیوی حلال کرلی۔رواہ ابوداؤد والبیھقی فی السنن عن ابی لبیبۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۶

۴۴۷۱۹.....اگر تم بطحان وادی کو پہچانتے تو اتنا اضافہ نہ کرتے۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی حدرد

۴۴۷۲۰.....تم میں سے جو غیر شادی شدہ ہو ان کا نکاح کراد و اس طریقہ سے کرو جس سے وہ آپس میں راضی ہوں اگرچہ پیلو کے پھل کی مٹھی بھر پر ہی کیوں نہ کریں۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۴۸

۴۴۷۲۱.....عورت کی برکت میں سے ہے کہ اسے آسانی سے پیغام نکاح دیا جائے اور اس کا مہر بھی کم ہو اور اس کا رحم بھی آسان تر ہو (یعنی عورت زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو)۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم و البیھقی عن عائشۃ

کلام:.......الشذرۃ ۱۰۳۴ اوالمقاصد الحسنۃ ۱۲۰۵

حصہ اکمال

۴۴۷۲۲..... بے نکاحوں کا نکاح کرادو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا علائق کیا ہیں؟ جس چیز سے شادی کرنے والے آپس میں راضی ہو جائیں۔

رواہ ابن عدی والبخاری ومسلم

۴۴۷۲۳..... جس شخص نے ایک درہم کے بدلہ میں عورت کو حلال کرلیا تو نکاح (یعنی ہمبستری) اس کے لیے حلال ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی لبیبۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۶۔

۴۴۷۲۴..... جس شخص نے کسی عورت کا مہر مقرر کیا اور پھر اسے مہر سپرد نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے زانی کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ جس شخص نے قرض لیا اور پھر پختہ ارادہ کرلیا کہ قرض نہیں ادا کرے گا وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن صہیب

۴۴۷۲۵..... جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس نے نیت کرلی کہ وہ اسے مہر نہیں دے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے زانی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ رواہ ابن مندہ عن میمون بن جابان الصردی عن ابیہ

۴۴۷۲۶..... جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کا کچھ مہر بھی مقرر کیا، پھر یہ ارادہ رکھے کہ اس کا مہر اسے نہیں دے گا وہ اللہ تعالیٰ سے زانی ہو کر ملے گا اور جس شخص نے کچھ مال بطور قرض لیا پھر اس نے ارادہ کیا کہ وہ قرض واپس نہیں کرے گا تو وہ شخص قیامت کے دن چور کی شکل میں آئے گا۔ رواہ الرافعی وابن النجار عن صہیب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۲۷

۴۴۷۲۷..... جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور پھر اس نے نیت یہ کرلی کہ بیوی کا مہر لے اڑے گا (یعنی اسے نہیں دے گا) وہ اللہ تعالیٰ سے زانی ہو کر ملے گا۔ حتیٰ کہ توبہ نہ کرے اور جس شخص نے قرض لیا پھر ارادہ رکھا کہ وہ واپس نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے چور ہو کر ملے گا۔ حتیٰ کہ توبہ نہ کرے۔

رواہ ابن عساکر عن صیفی بن صہیب عن ابیہ

۴۴۷۲۸..... جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ (بغیر ادائے مہر کے) مر گیا اور اس نے عورت کو مہر دینے کی نیت بھی نہیں کی تھی وہ زانی ہو کر مرا، اور جس شخص نے کسی سے قرض لیا پھر وہ مر گیا اور اس نے قرض واپس کرنے کی نیت نہیں کی تھی وہ چور ہو کر مرا۔

رواہ البیہقی عن صہیب

۴۴۷۲۹..... جس شخص نے (نکاح کے بعد) عورت کا ستر کھولا اور اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھا گویا اس پر مہر واجب ہو گیا۔

رواہ البیہقی عن محمد بن ثوبان مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۰۱۹

۴۴۷۳۰..... جس شخص نے (نکاح کے بعد) عورت کے اعضاء مستورہ سے پردہ ہٹایا گویا اس پر مہر واجب ہو گیا۔ (رواہ ابونعیم عن المعرفۃ عن محمد بن عبدالرحمٰن مولی رسول اللہ ﷺ ابونعیم کہتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن کو ابوجعفر حضرمی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔ جب کہ وہ میرے نزدیک غیر متصل ہے۔ یہی رائے ابن سلمانی کی ہے۔ میں کہتا ہوں: بیہقی کی روایت سے واضح ہو چکا ہے کہ وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ہیں۔)

۴۴۷۳۱..... مہر میں (کمی کر کے) آسانی پیدا کرو چونکہ کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت کو مہر دے دیتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر

عداوت اور کینہ باقی رہ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخطابی فی الغرائب عن ابن ابی حسین مرسلاً

۴۴۷۳۲۔۔۔۔۔دس درہم سے کم مہر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الدارقطنی و البیهقی وضعفاه عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۵۳۳۰۔

۴۴۷۳۳۔۔۔۔۔تم میں سے جو شخص گواہوں کے ہوتے ہوئے نکاح کرلیتا ہے اسے پھر یہ چیز نقصان نہیں پہنچاتی کہ آیا اس نے کم مال پر نکاح کیا یا زیادہ پر۔ رواہ الدارقطنی وابن عساکر عن ابی سعید

۴۴۷۳۴۔۔۔۔۔آدمی پر کوئی حرج نہیں کہ وہ قلیل مال پر شادی کرے یا کثیر مال پر جب وہ آپس میں راضی ہوں اور گواہوں کی موجوگی میں نکاح کریں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید

۴۴۷۳۵۔۔۔۔۔نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح دو گواہوں اور مہر کے بغیر بھی نکاح نہیں ہوتا خواہ مہر کم ہو یا زیادہ۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۷۳۶۔۔۔۔۔جس شخص نے اگر کسی عورت کو دونوں ہاتھ بھر کر غلہ بطور مہر دیا تو وہ عورت اس کے لیے حلال ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور عن جابر

۴۴۷۳۷۔۔۔۔۔جتنا تمہیں قران مجید یاد ہے اس کی وجہ سے ہم نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح کردیا۔

رواہ مالک والبخاری، کتاب النکاح باب التزویج علی القرآن عن سهل بن سعد

۴۴۷۳۸۔۔۔۔۔جس شخص نے کسی عورت کو عطیہ دیا وہ اس عورت کے لیے صدقہ ہوگا۔ رواہ ابونعیم عن امیة الغمری وعائشة

۴۴۷۳۹۔۔۔۔۔مہر یا صدقہ میں سے جس چیز کے ساتھ کسی عورت کی شرمگاہ کو حلال کرلیا جائے تو وہ چیز اس عورت کی ملکیت ہوگی اور عقد نکاح کے بعد جو چیز بطور اکرام عورت کے باپ یا بھائی یا ولی کو دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی آدمی کا زیادہ حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا اکرام کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیهقی عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۰۰۷۔

چوتھی فصل۔۔۔۔۔محرمات نکاح کے بیان میں

۴۴۷۴۰۔۔۔۔۔جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی تو اس عورت کی بیٹی نکاح کرنے والے کے لیے حلال نہیں ہوگی، اگر اس عورت کے ساتھ ہمبستری نہیں کی تو اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے اور جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا، اس عورت کے ساتھ خواہ ہمبستری کی یا نہ کی اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح حلال نہیں ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۱۹۱ وضعیف الجامع ۲۲۴۷۔

۴۴۷۴۱۔۔۔۔۔جس شخص نے دو حرمتیں پھلانگ ڈالیں اسے تلوار کے ساتھ درمیان سے کاٹ ڈالو۔

رواہ الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن عبدالله بن ابی مطرف

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۵۔

۴۴۷۴۲۔۔۔۔۔حرام فعل حلال کو حرام نہیں کردیتا۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر والبیهقی فی السنن عن عائشة

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۳۹ وضعیف الجامع ۶۲۳۱۔

فائدہ:۔۔۔۔۔حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حرام فعل کے ارتکاب سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔ جیسے کوئی شخص بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کر بیٹھے اس پر زنا کا گناہ ضرور ہوگا لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ از مترجم محمد یوسف

۴۴۷۴۳......عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے، اور نہ ہی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۴۴......نکاح میں پھوپھی اور خالہ کے ہوتے ہوئے کسی عورت کو (جو پھوپھی کی بھتیجی یا خالہ کی بھانجی ہو) نکاح میں نہ لایا جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والنسائیء عن جابر وابن ماجہ عن ابی موسیٰ و عن ابی سعید وکذا اخرجہ مسلم

۴۴۷۴۵......پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اسی طرح خالہ اور اس کی بھانجی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۴۶......پھوپھی کے ہوتے ہوئے اس پر اس کی بھتیجی نکاح میں نہ لائی جائے اور نہ ہی پھوپھی پر اس کی بھتیجی نکاح میں لائی جائے بھانجی کو خالہ پر نکاح میں نہ لایا جائے خالہ کو بھانجی پر نکاح میں بھی نہ لایا جائے چھوٹی بہن پر بڑی بہن نکاح میں نہ لائی جائے اور نہ ہی بڑی بہن پر چھوٹی بہن لائی جائے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

حصہ اکمال

۴۴۷۴۷......جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر ہمبستری سے قبل اسے طلاق دے دے، اس شخص کے لیے حلال ہے کہ وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرے البتہ اس عورت کی ماں سے شادی نہیں کرسکتا۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۴۷۴۸......جس شخص نے دو حرمتیں پھلانگ ڈالیں اسے تلوار سے دو حصوں میں کاٹ دو۔

رواہ العقیلی والخرائطی فی مساوی الاخلاق والطبرانی و البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن عبداللہ بن ابی مطرف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۰۷

۴۴۷۴۹......رضاعی بھانجی اور رضاعی بھتیجی سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ

۴۴۷۵۰......حرام سے حلال میں فساد نہیں پڑتا جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ زانیہ عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کرے جبکہ نکاح کی صورت میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔رواہ ابن عدی و البیھقی عن عائشۃ

۴۴۷۵۱......حرام فعل سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی، البتہ نکاح حلال سے (حلال چیز) حرام ہوجاتی ہے۔

رواہ العقیلی والبخاری ومسلم عن عائشۃ

۴۴۷۵۲......اگر میری ربیبہ (پروردہ لڑکی جو بیوی کے پہلے خاوند سے ہو) میری پرورش میں نہ ہوتی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے چونکہ ثویبہ نے مجھے اور ابوسلمہ کو دودھ پلایا ہوا ہے مجھ پر تم عورتیں اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مت پیش کرو۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ام حبیبۃ بنت ابی سفیان

پانچویں فصل......احکام متفرقہ کے بیان میں

نکاح متعہ

۴۴۷۵۳......اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ تعالیٰ نے نکاح متعہ تا قیامت حرام کردیا

ہے، الہٰذا جس کے پاس نکاح متعہ کے تحت کوئی عورت ہو وہ اس کا راستہ آزاد کردے اور جو کچھ تم نے انھیں دیا ہے اس سے کچھ بھی نہ لو۔
رواہ مسلم وابن ماجہ عن سبرۃ

۴۴۷۵۴...... نکاح، طلاق، عدت اور میراث نے نکاح متعہ کو معدوم کردیا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

حصہ اکمال

۴۴۷۵۵...... عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنا حرام ہے میں اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے زیادہ سرکشی کرنے والا کسی کو نہیں جانتا بجز اس شخص کے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کر ڈالے، اور مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے۔ رواہ ابن قانع عن حارث بن غزیۃ

غلام کا نکاح

۴۴۷۵۶...... جو غلام بھی اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن جابر
۴۴۷۵۷...... جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
۴۴۷۵۸...... غلام جب اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر
کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی دواؤد ۴۴۸۔

چار سے زیادہ شادیاں کرنے کا حکم
اور نکاح مفقود کا حکم

۴۴۷۵۹...... اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرلو اور بقیہ کو اپنے سے الگ کردو۔ رواہ ابوداؤد عن الحارث بن قیس الاسدی
۴۴۷۶۰...... مفقود (لاپتہ شخص) کی بیوی بدستور اس کی بیوی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کا کوئی اتا پتہ آجائے۔
رواہ الدارقطنی والبیھقی عن المغیرۃ

۴۴۷۶۱...... اسلام میں نکاح شغار کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن انس واخرجہ مسلم عن ابن عمر
کلام: ...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۳۔

حصہ اکمال

۴۴۷۶۲...... اپنی بیویوں میں سے چار کا انتخاب کرلو اور بقیہ کو اپنے سے جدا کردو۔ (رواہ ابو داؤد والطحاوی والباوردی والبغوی وابن قانع والدارقطنی عن الحارث بن قیس الاسدی: کہ وہ ایمان لائے اور ان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں، نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی وقال البغوی ومالہ غیرہ ورواہ الطبرانی عن ابن عمر)
۴۴۷۶۳...... اپنی بیویوں میں سے چار کو اختیار کرلو اور بقیہ کو اپنے سے الگ کردو۔ (رواہ الشافعی والترمذی ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن الزھری عن ابیہ وابو داؤد عن الزھری کہ غیلان جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔ وقال ابو حاتم زیادۃ وھی من الثقۃ مقبو لۃ وصححہ البیھقی وابن القطان ایضاً)

۴۴۷۶۴...... ان دو میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ من حدیث الضحاک بن فیروز عن ابیہ۔ کہ نبی کریم ﷺ نے قیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا دراں حالیکہ فیروز اسلام لا سکے تھے اوران کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ایک کو اختیار کرلو۔ وقال الترمذی حسن غریب وصححہ ابن حبان)

۴۴۷۶۵...... چار کو روک لو اور بقیہ کو الگ کردو۔ (رواہ ابن حبان عن ابن عمر کہ غیلان جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس (۱۰) بیویاں تھیں، اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۷۶۶...... بلاشبہ یہ شرط درست نہیں ہے۔ (رواہ الطبرانی عن جابر عن ام مبشر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے براء بن معرور کی بیوی کو پیغام نکاح بھیجا اس نے جواب دیا: میں نے اپنے شوہر سے شرط لگائی تھی کہ اس کے بعد شادی نہیں کروں گی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۷۶۷...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک عورت کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرے۔ (رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمرو)

۴۴۷۶۸...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک عورت کو نکاح میں لائے دوسری کے طلاق سے کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی بیع پر سودے بازی کرے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے تین اشخاص جہاں بھی بیاباں میں ہوں ان کے لیے سفر کرنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر مقرر کرلیں، تین آدمی اگر بیابان میں ہوں ان میں سے دو کے لیے حلال نہیں کہ وہ تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کریں۔

رواہ احمد حنبل والطبرانی عن ابن عمرو

۴۴۷۶۹...... ہر چیز کے متعلق کھیل کود جائز ہے سوائے تین چیزوں کے جو شخص کسی چیز کے ساتھ کھیل کود کرے جائز ہے گو کہ مکروہ ہے اگر کوئی شخص نکاح کرے اس کا نکاح جائز ہوگا اگر طلاق دے تو اس کی طلاق جائز ہوگی اور اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

۴۴۷۷۰...... نکاح جائز ہے اور مرض موت میں ثلث مال میں سے نہ کیا جائے۔ رواہ ابونعیم والخطیب عن عبداللہ بن مغفل

پانچواں باب......حقوق زوجین کے متعلق

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول...... بیوی پر شوہر کے حقوق کے بیان میں

۴۴۷۷۱...... لوگوں میں عورت پر اس کے شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے اور مرد پر اس کی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۹

۴۴۷۷۲...... کاش اگر عورت کو شوہر کا حق معلوم ہوتا وہ اپنے شوہر کے آگے صبح اور شام کا کھانا رکھ کر نہ بیٹھتی تاوقتیکہ وہ فارغ نہ ہوجائے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ والحاکم عن بریدۃ

۴۴۷۷۳...... اگر میں کسی کو مخلوق کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا لامحالہ میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل عن معاذ والحاکم عن بریدۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۹۳۔

۴۴۷۷۴...... اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں چونکہ عورتوں پر خاوندوں کے بہت حقوق ہیں۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن قیس بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۲۔

۴۴۷۷۵......اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو سرخ پہاڑ سیاہ پہاڑ میں تبدیل کرنے اور سیاہ پہاڑ سرخ پہاڑ میں تبدیل کرنے کا حکم دے عورت کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ رواہ ابن ماجه عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۶ وضعیف الجامع ۴۷۹۶۔

۴۴۷۷۶......اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق نہیں ادا کرتی جب تک کہ اپنے خاوند کا حق نہ ادا کردے۔ اگر خاوند عورت سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کرے جبکہ عورت کجاوے پر بیٹھی ہو وہ خاوند کو ہرگز نہ روکے۔

رواه احمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی

۴۴۷۷۷......کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے، اگر انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ عورت پر خاوند کے بہت حقوق ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر خاوند کا پورا بدن پاؤں سے لے کر سر تک ایک پھوڑا بن جائے جو کچ لہو اور پیپ سے اٹا پڑا ہو اور عورت اس پیپ کو چاٹنے لگے وہ پھر بھی خاوند کا حق نہیں ادا کر سکتی۔

رواه احمد بن حنبل والترمذی عن انس

۴۴۷۷۸......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور بیوی آگے سے انکار کردے آسمانوں والا اس عورت پر سخت ناراض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو جائے۔ رواه مسلم عن ابی هريرة

۴۴۷۷۹......دنیا میں جو عورت بھی اپنے خاوند کو اذیت پہنچاتی ہے، حور عین میں سے جو حور اس شخص کی بیوی ہوتی ہے وہ کہتی ہے۔ اسے اذیت مت پہنچا۔ تجھے اللہ قتل کرے۔ وہ تیرے پاس رہ رہا ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

رواه احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن معاذ

۴۴۷۸۰......اگر کسی عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے البتہ رمضان کے روزے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی رکھ سکتی ہے خاوند کے گھر میں اس کے ہوتے ہوئے کسی کو اجازت نہ دے البتہ اس کی اجازت سے کسی کو اجازت دے۔ عورت اپنے خاوند کے مال میں سے اس کے کہے بغیر کچھ خرچ کرے تو اس کے لیے نصف اجر ہوگا۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

۴۴۷۸۱......بالفرض اگر ایک ہی سورت نازل ہوئی ہوتی وہی لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ رواه احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی سعيد

۴۴۷۸۲......اگر کسی عورت کا خاوند گھر میں حاضر ہو اس عورت کے لیے حلال نہیں کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے یا خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اجازت دے اور وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ کرتی ہے گو اس کا خاوند اسے اپنا حصہ ادا کر رہا ہے۔

رواه البخاری عن ابی هريرة

۴۴۷۸۳............عورت کو اپنے ہی مال میں معاملہ کرنا جائز نہیں جب اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

رواه ابوداؤد والحاكم عن ابن عمرو

۴۴۷۸۴......عورت کا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں۔ رواه ابوداؤد عن ابن عمر

۴۴۷۸۵......عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر ہبہ کرنا جائز نہیں جبکہ خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

رواه احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمر وابن ماجه عن كعب بن مالك

۴۴۷۸۶......خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنی حاجت پوری کرنے سے منع نہ کرے اگرچہ وہ کجاوے پر ہی کیوں نہ بیٹھی ہو وہ اگر ایک دن بھی نفلی روزے رکھے تو خاوند سے اجازت لے کر رکھے البتہ فرضی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر بھی رکھ سکتی ہے اگر اس نے خاوند کی اجازت کے بغیر

نفلی روزہ رکھا تو گناہگار ہوگی، اور اس سے قبول بھی نہیں کیا جائے گا۔ یہ کہ عورت گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز دی تو خاوند کے لیے اجروثواب ہوگا اور عورت کے لیے گناہ ہوگا۔ یہ کہ عورت خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اگر بغیر اجازت نکلی تو اللہ تعالیٰ اور غضب کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں حتیٰ کہ توبہ کرے یا واپس لوٹ آئے اگر چہ اس کا خاوند ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ الطیالسی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۰

خاوند کے حقوق

۴۴۷۸۷...... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ بیوی اس کے بستر کو نہ چھوڑے اور یہ کہ خاوند کی قسم پوری کرے اس کا کہا مانے، اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور اس کے پاس ایسا آدمی نہ آئے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن تمیم الداری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲۹

۴۴۷۸۸...... خاوند کا بیوی پر حق ہے بالفرض اگر خاوند کو پھوڑا نکل آئے اور بیوی پھوڑے کی پیپ چاٹے تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کرسکتی۔

رواہ الحاکم عن ابی سعید

۴۴۷۸۹...... جب خاوند اپنی بیوی کو حاجت پوری کرنے کے لئے بلائے، بیوی کو ہر حال میں آنا چاہئے گو کہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ الترمذی والنسائی عن طلق بن علی

۴۴۷۹۰...... جب تم میں سے کسی شخص کا اپنی بیوی کے ساتھ حاجت پوری کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ حاجت پوری کرنے کے لئے بیوی کے پاس آجائے اگر چہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن طلق بن علی

۴۴۷۹۱...... جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے بیوی کو ہر حال میں اس کے پاس آنا چاہئے اگر چہ وہ کجاوے پر ہی کیوں نہ بیٹھی ہو۔

رواہ البزار عن زید بن ارقم

۴۴۷۹۲...... جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے دراں حالیکہ خاوند نے ناراض ہو کر رات گزار دی فرشتے تا صبح اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۹۳...... عورتوں کو مارو اور نہیں مارتا مگر وہی جو تم میں سے برا ہو۔ رواہ ابن سعد عن القاسم بن محمد مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۹۵ وکشف الخفاء ۳۸۹

حصہ اکمال

۴۴۷۹۴...... کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے، اگر کسی کے لیے جائز ہوتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر خاوند کے بہت حقوق رکھے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۹۵...... میں کسی کو حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۴۷۹۶...... (اے عورت) تو دیکھ اپنے خاوند کے مقام کے سامنے کہاں کھڑی ہے، تیرا خاوند تیری جنت ہے یا تیری دوزخ ہے۔ (رواہ البغوی عن حصین بن محصن الانصاری سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی آپ نے پوچھا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ بولی جی ہاں اس پر آپ نے حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ احمد بن حنبل وابن سعد والبغوی والطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن حصین بن محصن عن عمتہ

۴۴۷۹۷ ...... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے بہت حقوق رکھے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۷۹۸ ...... کسی چیز کو سجدہ کرنا جائز نہیں اگر یہ جائز ہوتا میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ رواہ عبد ابن حمید عن جابر

۴۴۷۹۹ ...... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ عورت خاوند کا حق نہیں ادا کر سکتی، بالفرض عورت اگر کجاوے پر بیٹھی اور خاوند اپنی حاجت پوری کرنے کا مطالبہ کرے تو عورت پر اس کی اطاعت لازم ہے۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن زید بن ارقم

خاوند کے حقوق ادا کرنے کی تاکید

۴۴۸۰۰ ...... اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ خاوند بیوی پر حقوق رکھتا ہے، عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتی جب تک خاوند کے حقوق نہ ادا کرے، اگرچہ خاوند بیوی سے اپنی حاجت پوری کرنے کا مطالبہ کرے دراں حالیکہ وہ کجاوے پر بیٹھی ہو۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۴۸۰۱ ...... خاوند کے بیوی پر حقوق ہیں، اگر خاوند کی ناک سے خون کچ لہو اور پیپ بہہ رہی ہو بیوی اس کی ناک اپنی زبان سے چاٹ لے تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کر سکتی، اگر کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے جب وہ اس کے پاس جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر خاوند کو فضیلت بخشی ہے۔ رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۰۲ ...... شان یہ ہے کہ اگر عورت کا خاوند جذامی ہو اس کی ناک کے ایک سوراخ سے خون بہہ رہا ہو اور دوسرے سوراخ سے پیپ بہہ رہی ہو عورت خاوند کی ناک چوس لے تب بھی وہ اللہ تعالیٰ کے اس حق کو نہیں ادا کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے عورت پر مقرر رکھا ہے۔ (رواہ ابن عساکر عن عامر اشعری: کہ نبی کریم ﷺ نے عورت سے فرمایا جس نے اپنے خاوند کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۸۰۳ ...... اگر کوئی عورت اپنے گھر سے باہر جائے پھر واپس لوٹے اور خاوند کو جذامی پائے جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون بہہ رہا ہو اور بیوی زبان سے خون چاٹ لے وہ تب بھی خاوند کا حق نہیں ادا کر سکتی، عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے یا اس کی اجازت کے بغیر عطیہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۴۸۰۴ ...... جو عورت بھی اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو، اس کا حق ادا کرتی ہو خاوند کے ساتھ بھلائی کرتی ہو، اپنی ذات کے معاملہ میں خاوند سے خیانت نہ کرتی ہو اور اس کے مال میں بھی خیانت نہ کرتی ہو چنانچہ اس عورت اور شہداء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا اور یہ عورت جنت میں اپنے ہی خاوند کی بیوی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ کسی شہید کے ساتھ اس کی شادی کرادیں گے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ

۴۴۸۰۵ ...... کسی عورت کے لیے اس کے اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر معاملہ کرنا جائز نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی عن خیرۃ امراۃ کعب بن مالک

۴۴۸۰۶ ...... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنے نفس سے ہرگز نہ روکے گو وہ پالان پر سوار ہی ہو۔ اگر خاوند کی خواہش پوری کرنے سے انکار کردیا تو عورت پر گناہ ہوگا اور یہ کہ عورت خاوند کے گھر سے خاوند کی اجازت کی بغیر کسی چیز کا عطیہ نہ کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۸۰۷ ...... کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی خواہش پوری کرنے سے انکار کرے اگرچہ وہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن طلق بن علی

۴۴۸۰۸ ...... خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ اسے اپنے نفس سے ہرگز نہ روکے اگرچہ وہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہو یہ کہ خاوند کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی نفلی روزہ نہ رکھے البتہ فرض روزہ رکھ سکتی ہے اگر خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھا تو گناہگار ہوگی اور اس سے کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی الا

یہ کہ خاوند کی اجازت اس میں شامل ہو۔ اگر عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی چیز دی تو خاوند کے لیے اجر وثواب ہوگا اور عورت پر گناہ ہوگا۔ یہ کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے، اگر گھر سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ اور غضب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ توبہ کر دے یا واپس لوٹ آئے، کسی نے کہا: اگر خاوند ظالم ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ ظالم ہو۔ (رواہ الطیالسی والبیھقی وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۰۔

۴۴۸۰۹...... عورت اپنے خاوند کو حاجت پوری کرنے سے نہ روکے اگر چہ پالان میں کیوں نہ بیٹھی ہو۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والطبرانی عن قیس بن طلق عن ابیہ عن جدہ

شوہر کی بدوں اجازت مال خرچ نہ کرے

۴۴۸۱۰...... عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

رواہ البغوی عن عبداللہ بن یحییٰ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

۴۴۸۱۱...... تازہ چیزیں (جن کے جلدی خراب ہونے کا خدشہ ہو) تم کھا بھی سکتی ہو اور انھیں ہدیہ میں بھی دے سکتی ہو۔ (رواہ عبد بن حمید والبز از ویحییٰ بن عبدالحمید الحانی فی مسندہ عن سعد بن ابی وقاص البغوی وابن مندہ والحاکم والبیہقی عن سعد روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں اپنے خاوند اور اپنے بیٹوں پر بوجھ ہوں ہمارے لیے ان کے اموال میں سے کتنا حلال ہے؟ آپ نے جواب میں یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ وقال الدارقطنی وغیرہ: الصواب انہ رجل من الانصار غیر ابن ابی وقاص)

۴۴۸۱۲...... عورت کے لیے نفلی عبادت خاوند کی اجازت کے بغیر جائز نہیں، عورت گھر کے گلے میں سے جو صدقہ کرتی ہے اس میں خاوند کا ایک حصہ ہوتا ہے اور عورت کے لیے بھی ثواب کا حصہ ہے۔

۴۴۸۱۳...... عورت کا خاوند اگر گھر پر موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی نفلی روزہ نہ رکھے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۱۴...... تم اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ مت رکھو، جو سورت تمہارا خاوند پڑھ رہا ہو (نماز میں) وہی سورت تم مت پڑھوائے صفوان رہی تمہاری بات سو جب تم بیدار ہو جاؤ نماز پڑھ لیا کرو۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر عن ابی سعید

۴۴۸۱۵...... تم عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکا مت کرو پوچھا گیا: خاوندوں کو دھوکا دینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم خاوند کے علاوہ کسی اور سے محبت کرنے لگو یا کسی کو تحفے دینے شروع کر دو۔ رواہ ابن سعد عن سلمی بنت قیس

۴۴۸۱۶...... اے عورتوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اور اپنے خاوندوں کی رضامندی کی خواہاں رہو۔ اگر عورت کو معلوم ہو جائے کہ اس کے خاوند کا کیا حق ہے تو وہ صبح تا شام اس کے پاس کھڑی رہے۔ رواہ ابونعیم عن علی

۴۴۸۱۷...... آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گھر کے کام کاج کا فیصلہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر گھر سے خارجی امور بجالانے کا فیصلہ کیا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حمزۃ بن حبیب مرسلاً

فصل دوم...... خاوند پر بیوی کے حقوق

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول...... باری کے بیان میں

۴۴۸۱۹...... جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف زیادہ رغبت کرنے لگے، قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا ایک حصہ

فالج زدہ ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۳۲۔

۴۴۸۲۰ ...... اگر کسی شخص کے نکاح میں دوعورتیں ہوں وہ ان دونوں کے درمیان عدل نہ کرتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا اس کا ایک حصہ فالج زدہ ہوگا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۲۱ ...... جب ثیب عورت پر کنواری عورت کو نکاح میں لائے تو کنواری کے پاس سات راتیں بسر کرے اور اگر ثیب عورت کو کنواری پر نکاح میں لائے تو ثیب کے پاس تین راتیں گزارے۔رواہ البیھقی فی السنن عن انس

۴۴۸۲۲ ...... تمہارے خاندان والوں کے لیے تمہاری طرف سے اس میں کوئی ذلت نہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتین رہوں اور پھر بیویوں کے پاس بھی سات سات راتیں رہوں اگر تم چاہو تو تمہارے پاس تین رات تک رہوں اور پھر اس کے بعد دورہ کروں (یعنی تمام بیویوں کے پاس بھی تین تین رات تک رہوں)۔رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۳ ...... کنواری عورت کے لیے سات دن ہیں اور ثیبہ عورت کے لیے تین دن۔رواہ مسلم عن ام سلمۃ وابن ماجہ عن انس

۴۴۸۲۴ ...... آزاد عورت کے لیے دو دن ہوں گے جبکہ باندی کے لیے ایک دن ہوگا۔رواہ ابن مندہ عن الاسود ابن عویم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۴۳۔

حصہ اکمال

۴۴۸۲۵ ...... جس شخص کی دو بیویں ہوں اور اگر وہ ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو وہ قیامت کے دن آئے گا اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۲۶ ...... میں نے فلاں عورت کو جو کچھ دیا ہے اس کی نسبت تمہارے حق میں کچھ کمی نہیں کروں گا میں نے اسے دو چکیاں، دو مٹکے اور چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ دیا ہے، اگر تمہارے پاس سات رات تک رہوں گا تو بقیہ تمام بیویوں کے پاس بھی سات رات تک رہوں گا۔

رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۷ ...... اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات راتیں رہوں اور پھر دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات رات تک رہوں۔

رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۸ ...... اگر تم چاہو تو تمہاری باری میں اضافہ کردیتا ہوں اور پھر میں اس کا حساب لگالیتا ہوں، کنواری عورت کے لیے سات راتیں ہیں اور ثیبہ عورت کے لیے تین راتیں ہیں۔رواہ الحاکم عن ام سلمۃ

۴۴۸۲۹ ...... ثیبہ عورت کے لیے تین راتیں ہیں اور کنواری کے لیے سات راتیں ہیں۔

رواہ الدارمی وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی عن انس

۴۴۸۳۰ ...... تمہارے خاندان والوں کے لیے تمہاری طرف سے اس میں کوئی ذلت نہیں کہ اگر تم چاہو تو تمہارے پاس سات رات تک رہوں اور پھر اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات راتیں گزاروں اگر تم چاہو تو تمہارے پاس تین راتیں گزاروں اور پھر دوسری بیویوں کے پاس بھی چکر لگاؤں۔رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ام سلمۃ

۴۴۸۳۱ ...... تمہاری ماں غیرت میں آگئی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابن ماجہ عن انس

دوسری فرع...... آداب مباشرت اور ممنوعات مباشرت

آداب

۴۴۸۳۲..... تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرے اور اس کا پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔ (رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن ابی سعید ابن حبان حاکم اور بیہقی میں اضافہ ہے کہ یہ طریقہ باعث نشاط ہے)

۴۴۸۳۳..... تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ مباشرت کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئے وہ اپنی شرمگاہ دھولے۔

رواہ الترمذی و البیہقی فی السنن عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۰ والضعیفۃ ۲۱۹۹۔

۴۴۸۳۴..... تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اسے چاہئے کہ اچھی طرح سے ستر کرے اور دو گدھوں کی طرف ننگے ہو کر مباشرت نہ کریں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ و الطبرانی و البیہقی فی السنن عن ابن مسعود عن عتبۃ بن عبد و النسائی عن عبداللہ بن سرجس و الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶ او ضعیف ابن ماجہ ۴۲۱۔

۴۴۸۳۵..... تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اسے چاہئے اچھی طرح ستر کرے چونکہ اگر ستر نہیں کرے گا فرشتوں کو حیاء آجاتی ہے اور وہ باہر نکل جاتے ہیں جبکہ ان کے پاس شیطان آجاتا ہے جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸ والضعیفۃ ۱۸۴۔

۴۴۸۳۶..... جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی سے خواہش پوری کرنے کی حاجت ہو وہ بیوی کے پاس آجائے اگرچہ بیوی تنور پر کیوں نہ ہو۔

رواہ الخطیب عن طلق بن علی

۴۴۸۳۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ بیوی کے پاس آجائے اور اگر بیوی سے قبل خاوند کی حاجت پوری ہوگئی تو اسے الگ ہونے میں جلدی نہیں کرنی چاہے تاوقتیکہ بیوی کی حاجت بھی پوری ہو جائے۔ رواہ عبد الرزاق و ابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۰

۴۴۸۳۸..... جب تم میں سے کسی شخص کا بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا ارادہ ہو اسے چاہئے کہ بیوی کے پاس آجائے، اگر خاوند بیوی سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے جلدی سے الگ نہیں ہونا چاہئے۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۱

۴۴۸۳۹..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا باندی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ نہ دیکھے کیونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا ہے۔

رواہ بقی بن مخلد و ابن عدی عن ابن عباس وقال ابن الصلاح: جید الاسناد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۶ والتعقبات ۲۸۔

۴۴۸۴۰..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے وہ اپنی خواہش پوری کر کے الگ نہ ہو جائے بلکہ انتظار کرے حتیٰ کہ عورت بھی اپنی خواہش پوری کرے جیسا کہ خاوند اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن عدی و سعید بن المنصور عن طلق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰ وضعیف الجامع ۴۴۹

۴۴۸۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو وہ شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کیونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا

ہے۔ جماع کے وقت باتیں بھی نہ کرے کیونکہ یہ گونگے پن کو پیدا کرتا ہے۔

رواہ الازدی فی الضعفاء والخلیلی فی مشیختہ والدیلمی فی الفردوس عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۴۲.....جب تم میں سے کوئی شخص کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اسے بھلی لگے اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے چونکہ شرمگاہ ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس عورت کے پاس بھی ایسی ہی شرمگاہ ہے جیسی کہ اس کے پاس ہے۔رواہ الخطیب عن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۶۔

میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لباس

۴۴۸۴۳.....اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کو تمہارا لباس بنایا ہے اور تمہیں بیوی کا لباس بنایا ہے، میری بیوی میری شرمگاہ دیکھ لیتی ہے اور میں اس کی شرمگاہ دیکھ لیتا ہوں۔رواہ ابن سعد والطبرانی عن سعید بن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۹۳

۴۴۸۴۴.....عورت اور مرد کی لذت کے درمیان اتنا فرق ہے جیسا کہ دھاگے کا سرا مٹی میں ہو البتہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حیاء کا پردہ کروادیا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الوسط عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶ والکشف الالٰہی ۶۰۵

۴۴۸۴۵.....عورت کو مرد پر ننانوے حصے لذت کے اعتبار سے فضیلت دی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر حیاء کو ڈال دیا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۶ وضعیف الجامع ۳۹۸۱

۴۴۸۴۶.....میں لوگوں میں سب سے کم جماع کرتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر "کفیت" اتاری اب میں جب چاہوں جماع پر قادر ہوتا ہوں، کفیت ایک ہنڈیا ہے جس میں گوشت تھا۔رواہ ابن سعد عن محمد بن ابراہیم مرسلا وعن صالح بن کیسان مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۷۸ والمغیر ۱۱۱

۴۴۸۴۷.....جب تم میں سے کوئی شخص ہمبستری کے لیے بیوی کے پاس جائے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے بسم اللہ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنا۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو ہم سے دور رکھ۔ اگر اس دوران میاں بیوی کے لیے بچے کا فیصلہ ہو گیا تو شیطان اسے کبھی بھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۴۸۴۸.....غیلہ اگر باعث ضرر ہوتا لامحالہ اہل فارس اور اہل روم کو ضرور نقصان پہنچاتا۔ غیلہ یعنی دودھ پلاتی عورت سے جماع کر لینا یا حاملہ عورت کا بچے کو دودھ پلانا غیلہ کہلاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن اسامۃ بن زید

۴۴۸۴۹.....اپنی اولاد کو خفیہ طور پر مت قتل کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے غیلہ شہسوار کو گھوڑے کی پیٹھ سے بچھاڑ دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن اسماء بنت یزید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۳۷

۴۴۸۵۰.....میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کروں حتیٰ کہ مجھے یاد آ گیا کہ رومی اور فارسی بان وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو غیلہ کچھ ضرر نہیں پہنچاتا۔رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن جدامۃ بنت وھب

۴۴۸۵۱.....جبریل امین میرے پاس ایک ہنڈیا لے کر آئے جسے "کفیت" کہا جاتا ہے میں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا مجھے جماع میں چالیس مردوں کی طاقت مل گئی۔رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳، والضعیفۃ ۱۶۸۵

۴۴۸۵۲ ...... جب جماع کے لیے اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو کمال عقلمندی سے کام لو۔ رواہ الخطیب عن جابر

۴۴۸۵۳ ...... خاوند کے لیے بیوی سے ایک حصہ ہے جو چیز کے لیے نہیں ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن محمد بن عبد اللہ بن جحش

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۴۷ وضعیف الجامع ۱۹۶۰

حصہ اکمال

۴۴۸۵۴ ...... بیوی کے ساتھ جماع ہر حال میں کرو (خواہ کھڑے بیٹھے یا لیٹے یا پیچھے سے) بشرطیکہ جماع آگے والے حصہ سے ہو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۵۵ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اور پھر اس کا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہوا سے چاہئے کہ وہ وضو کرے چونکہ یہ دوبارہ جماع کے لیے زیادہ باعث نشاط ہے۔ رواہ البزار وابن حبان والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی سعید

۴۴۸۵۶ ...... جب تم ایک مرتبہ اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلو اور تمہارا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کرلو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۴

۴۴۸۵۷ ...... جب تمہارا دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کرلو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۴۸۵۸ ...... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اس کا پھر دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہوا سے چاہئے کہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی سعید

۴۴۸۵۹ ...... جب تم میں سے کوئی شخص ایک بار جماع کرے اور اس کا دوبارہ پھر جماع کرنے کا ارادہ ہوا سے چاہئے کہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی سعید

۴۴۸۶۰ ...... جب کسی کا ارادہ ہو (یعنی جماع کرنے کا) اسے وضو کرلینا چاہئے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ ابن خزیمۃ عن ابی سعید

۴۴۸۶۱ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ اپنے اوپر اور اپنی بیوی کے اوپر اچھی طرح سے ستر کرے اور گدھوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جائیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۴۸۶۲ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس (جماع کے لیے) آئے اسے چاہئے کہ اپنی سرینوں اور بیوی کی سرینوں پر کپڑا ڈال دے اور دو گدھوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جائیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عبداللہ بن سر جس

۴۴۸۶۳ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے اسے چاہئے کہ ستر کرے اور دو گدھوں کی طرح ننگے نہ ہو جائیں۔

رواہ ابن سعد عن ابی قلابۃ مرسلاً

۴۴۸۶۴ ...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کررہا ہوا سے چاہئے کہ کثرت کلام سے گریز کرے چونکہ یہ گونگا پن پیدا کرتا ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کررہا ہوا سے چاہئے کہ بیوی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے چونکہ یہ اندھے پن کو پیدا کرتا ہے۔ رواہ الازدی والدیلمی والخلیلی فی مشیختہ عن ابی ھریرۃ وقال الخلیلی تفردبہ محمد بن عبد الرحمن القشیری وھو شامی یاتی بمنا کیر واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۴۸۶۵ ...... تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس آئے ہرگز یہ دعا نہ بھولے۔

بسم اللہ! جنبنی وجنب مارز قتنی. من الشیطان الرجیم.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد مجھے عطا فرمائے گا اسے بھی شیطان مردود سے دور رکھ۔

یوں اگر میاں بیوی کے درمیان بچے کا فیصلہ ہو گیا اسے شیطان کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۴۸۶۶...... کیا تم میں سے کوئی شخص ہر جمعہ (کی رات یا نماز جمعہ سے قبل قبل) کو اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے سے عاجز ہے؟ چونکہ اس کے لیے دو طرح کا اجر ہوگا، اپنے غسل کا اجر اور بیوی کے غسل کا اجر۔ رواہ عبدالرزاق وضعفہ والدیلمی عن ابی ہریرة

۴۴۸۶۷...... مومن کو مہینہ میں ایک بار جماع کر لینا کافی ہے۔

رواہ ابونعیم عن معاویة بن یحییٰ بن المغیرة بن الحارث بن ہشام عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:...... ایک جماع سے لے کر دوسرے جماع کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے شریعت نے اس کی تحدید نہیں کی بلکہ اسے طبیعت کے نشاط اور صحت وتندرستی پر چھوڑا ہے، البتہ طبی اعتبار سے کثرت جماع بڑھاپے کا سبب ہے اور جب دل میں جماع کی خواہش پیدا ہو اس وقت جماع کر لینا بہتر ہے اور بدون خواہش کے پیدا ہونے کے جماع نہیں کرنا چاہئے، یوں بعض حضرات نے ہفتہ میں ایک بار جماع کرنا کافی سمجھا ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے ''اسلامی شادی'' از افادات مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ۔

ممنوعات مباشرت

۴۴۸۶۸...... کثرت جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و البیہقی فی السنن عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۲۲۸۵ وضعیف الجامع ۳۳۳۲

۴۴۸۶۹...... پچھلے حصہ سے عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔ رواہ النسائی عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۰...... حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں کرتا پچھلے حصہ سے عورتوں سے جماع مت کرو۔

رواہ البیہقی فی السنن عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۱...... حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیاء نہیں کرتا عورتوں سے بدفعلی کرنا حلال نہیں ہے۔ رواہ سمویہ عن جابر

۴۴۸۷۲...... جماع (بشرطیکہ شرم گاہ میں ہو) آگے سے بھی کر سکتے ہو اور پیچھے سے بھی لیکن بدفعلی اور حالت حیض میں جماع کرنے سے بچتے رہو۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۷۳...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں عورتوں سے بدفعلی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۴...... بلاشبہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

۴۴۸۷۵...... اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں کرتا جو اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرتا ہو۔ (رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة)

۴۴۸۷۶...... اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ و البیہقی فی شعب الایمان عن حزیمة بن ثابت

۴۴۸۷۷...... اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں فرماتے جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے یا کسی عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔

رواہ الترمذی عن ابن عباس

۴۴۸۷۸...... کیا بعید کوئی مرد اپنے اہل خانہ کے ساتھ بیتے مخفی حالات کو بیان کرنا شروع کرے یا کوئی عورت اپنے خاوند کے مخفی حالات کو بیان

کرنے لگ جائے، ایسا مت کرو۔اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے شیطان کے ساتھ کھلے راستے میں مباشرت کر گزرے اور لوگ اس کی طرف دیکھتے رہ جائیں۔رواہ الطبرانی عن اسماء بنت یزید

مباشرت کے وقت حیا کا اہتمام

۴۴۸۷۹...... کیا تم میں سے کوئی ایسا مرد ہے کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آئے اس پر دروازہ بند کر دیا جائے اور اس پر پردہ ڈال دیا جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ میں پوشیدہ ہو جائے کیا تم اس کی مثال جانتے ہو؟ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شیطانہ کسی شیطان سے گلی میں مل جائے اور اس سے وہ اپنی حاجت پوری کرے جبکہ لوگ اس کی طرف دیکھتے رہ جائیں خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہو اور رنگ نہ نکھرتا ہو خبردار! عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ چڑھتا ہو اور اس کی خوشبو نہ پھیلی ہو خبردار! کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ بدفعلی نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۴۸۸۰ عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنے سے بچو۔رواہ سمویہ وابن عدی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۱ وضعیف الجامع ۱۲۸

۴۴۸۸۱...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔رواہ النسائی وابن ماجہ عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۸۲...... عورتوں کے ساتھ بدفعلی سے منع فرمایا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۴۸۸۳...... جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۳۰

۴۴۸۸۴...... جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا اسے چاہئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔جس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی دراں حالیکہ خون ختم ہو چکا تھا لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا وہ نصف دینار صدقہ کرے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۲۰ وضعیف الجامع ۵۳۲۵

۴۴۸۸۵...... جس شخص نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستری کی جس سے حمل ٹھہر گیا اگر بعد میں اس بچے کو جذام کا مرض لاحق ہو جائے وہ بس اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

۴۴۸۸۶...... بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے قبل ہمبستری کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الخطیب عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۴۳۲

حصہ اکمال

۴۴۸۸۷...... حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔رواہ ابویعلی وسعید بن المنصور عن عمر

۴۴۸۸۸...... بلا اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں حیا نہیں محسوس کرتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۸۹...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے حیا نہیں محسوس کرتا عورتوں کے ساتھ بدفعلی حلال نہیں ہے۔رواہ ابن عساکر عن حزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۹۰...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔

رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۴۴۸۹۱.....جو شخص عورت کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرتا۔رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۴۸۹۲.....عورتوں کے ساتھ بدفعلی مت کرو۔رواہ ابن عساکر عن ابن ھریرۃ

۴۴۸۹۳.....تم میں سے کوئی شخص بیوی کے ساتھ حالت حیض میں ہمبستری کرے اسے چاہئے کہ ایک دینار صدقہ کرے یا نصف دینار صدقہ کرے۔
رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۴۴۸۹۴.....حالت حیض میں (بیوی کے ساتھ) سب کچھ کرسکتے ہو بجز مقام خاص میں جماع کرنے کے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن انس

۴۴۸۹۵.....پہلے تم بیوی کا ازار مضبوطی سے باندھ دو پھر تم اوپر سے استمتاع کرسکتے ہو۔رواہ مالک والبخاری ومسلم عن زید بن اسلم مرسلاً

۴۴۸۹۶.....مافوق الازار (ازار سے اوپر) استمتاع کرسکتے ہو اور اس سے بھی گریز کرنا افضل ہے۔(رواہ ابوداؤد عن معاذ بن جبل کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ حالت حیض میں مرد کے لیے کیا حلال ہے یہ حدیث ذکر کی۔قال ابوداؤد: لیس بالقوی)

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

۴۴۸۹۷.....جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر بیٹھے اسے چاہیے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔
رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

۴۴۸۹۸.....ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ نہیں پاتا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے یعنی جو شخص حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۴۸۹۹.....اگر خون کی رنگت سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر رنگت زرد ہو تو نصف دینار۔رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی واحمد حنبل عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰

۴۴۹۰۰.....بلاشبہ تمہارے اندر مغربین بھی ہیں پوچھا گیا: یارسول اللہ! مغربین سے مراد کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے نسب میں جنات کی شراکت ہو۔رواہ الحکیم عن عائشۃ

۴۴۹۰۱.....عورتوں کے ساتھ مجامعت کے وقت باتیں مت کرو چونکہ ایسا کرنے سے اولاد گونگی اور تھوتھلی پیدا ہوتی ہے۔
رواہ ابن عساکر عن قبیصۃ بن ذؤیب

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۹۷

مباشرت کے وقت بات کرنے کی ممانعت

۴۴۹۰۲.....تم میں سے کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو اس حالت میں ہرگز مجامعت نہ کرے چونکہ اس سے بواسیر کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور اگر کسی کو پیشاب کی حالت ہو تو اس حالت میں ہرگز مجامعت نہ کرے چونکہ اس سے ناسور ہو جانے کا خدشہ لاحق ہوتا ہے۔
رواہ ابن النجار عن انس)

۴۴۹۰۳.....تم میں سے کوئی شخص بھی اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرتے وقت اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے چونکہ ایسا کرنے سے اندھاپن پیدا ہوتا۔رواہ ابن عدی والبیھقی وابن عساکر عن ابن عباس واوردہ ابن الجوزی فی المو ضوعات

۴۴۹۰۴.....میرا گمان ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ تمہارے شوہر جو کچھ کرتے ہیں وہ تم ظاہر کردیتی ہو ایسا مت کرو جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے میرا گمان ہے کہ تم عورتوں میں سے کسی کے پاس جب اس کا شوہر آتا ہے وہ اپنے اوپر سے لحاف اتار کر ننگے ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کی شرمگاہوں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں گویا کہ وہ دونوں گدھے ہوں ایسا مت کرو ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

۴۴۹۰۵.....خبردار! کیا بعید ایسا کوئی آدمی ہو جو اپنا دروازہ بند کرتا ہو پردے لٹکا لیتا ہو اللہ تعالیٰ کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپا لیتا ہو پھر باہر نکلتا ہو

اور کہتا ہو: میں نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایسا ایسا کیا، کیا میں تمہیں ایسے شخص کی مثال نہ بتاؤں اس کی مثال شیطان اور شیطانہ جیسی ہے جو کسی گلی میں ملیں اور وہیں (سرعام) اپنی خواہش پوری کرلیں اور لوگ ان کی طرف دیکھتے رہ جائیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۴۹۰۶......خبردار! کیا بعید کوئی عورت ایسی ہو جو لوگوں کو اپنے شوہر کے ساتھ تنہائی میں بیتے حالات بتادیتی ہو خبردار! کیا بعید کوئی ایسا ہو جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی کی باتیں بتادیتا ہو ایسا مت کرو، کیا میں تمہیں اس کی مثال سے نہ آگاہ کروں! اس کی مثال شیطان اور شیطانہ جیسی ہے جو راستے میں آپس میں مل جائیں اور شیطان اس پر ٹوٹ پڑے، لوگ ان کی طرف دیکھتے ہی رہ جائیں۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ

۴۴۹۰۷......اہل خانہ کے ساتھ ہونے والی خفیہ باتوں کو بتانے والا گدھوں کی مانند ہیں جو راستے میں جفتی کرلیتے ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سلمان

۴۴۹۰۸......کیا تم میں سے کوئی مرد ایسا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس آتا ہو وہ دروازہ بند کردیتا ہو اور دروازے پر پردہ لٹکا دیتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں باپردہ ہوجائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: پھر اس کے بعد مجلس لگا کر بیٹھ جائے اور کہے: میں نے ایسا ایسا کیا: صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوگئے پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: کیا تم میں کوئی عورت ہے جو ایسی باتیں کرتی ہو عورتیں خاموش ہوگئیں، اتنے میں ایک لڑکی لائی گئی اس کا ایک گھٹنا اوپر کی جانب ابھرا ہوا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی تاکہ آپ ﷺ اسے دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں وہ بولی یارسول اللہ! بلاشبہ مرد حضرت بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس کی مثال معلوم ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شیطانہ کسی شیطان سے گلی میں مل جائے شیطان اس سے اپنی حاجت پوری کرے لوگ اس کی طرف دیکھتے رہیں خبردار مردوں کی خوشبو ایسی ہو جس کی خوشبو ظاہر ہوتی ہو اور اس کا رنگ ظاہر نہ ہوتا ہو خبردار! عورتوں کی خوشبو ایسی ہو کہ اس کا رنگ ظاہر ہوتا ہو اور اس کی خوشبو نہ پھیلی ہو کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ بدفعلی نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرے الا یہ کہ اولاد کا حصول مطلوب ہو۔

رواہ ابوداؤد کتاب النکاح عن ابی ھریرۃ

۴۴۹۰۹......شاید کوئی مرد ایسا ہو جو اپنی بیوی کے ساتھ ہونے والے خفیہ معاملات کو بیان کرتا ہو شاید کوئی عورت ایسی ہو جو اپنے خاوند کے ساتھ ہونے والے خفیہ معاملات بیان کرتی ہو۔ ایسا مت کرو اس کی مثال شیطان جیسی ہے جو کسی شیطانہ سے ملاقات کرے اور اس سے اپنی حاجت پوری کرلے اور لوگ انھیں دیکھ رہے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وعن اسماء بنت یزید

عزل کا بیان

فائدہ:......عزل کا معنی ہے "مادہ منویہ کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرادینا۔

۴۴۹۱۰......جو چاہو کرو، جس چیز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کردیا ہے وہ ہو کر رہے گی اور ہر پانی (قطرہ منی) سے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۱۱......اگر چاہو تو (اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کے وقت) عزل کرسکتے ہو تقدیر میں اس عورت کے لیے جو کچھ لکھ دیا گیا ہو وہ ہو کر رہے گا۔

رواہ مسلم، کتاب النکاح باب العزل عن جابر

۴۴۹۱۲......خواہ عزل کرو یا نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جس ذی روح کا ہونا لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

رواہ الطبرانی عن صرمۃ العدوی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱ ۹

۴۴۹۱۳......رحم مادر میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔رواہ النسائی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۱۴......اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی اگرچہ عزل ہی کیوں نہ کیا جائے۔رواہ الطیالسی عن ابی سعید

۴۴۹۱۵......بلاشبہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ وجود میں آ کر رہے گی۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۴۴۹۱۶......کیا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے اس لیے کہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید

۴۴۹۱۷......ہر پانی سے بچہ نہیں بنتا، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسے کوئی چیز پیدا ہونے سے نہیں روک سکتی۔

رواہ مسلم، کتاب النکاح باب العزل عن ابی سعید

۴۴۹۱۸......تم ایسا (یعنی عزل) کیوں کرو گے؟ اس لیے کہ جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پیدا کرے گا۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید

۴۴۹۱۹......اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اس لئے کہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کرنا ہے اسے پیدا کرے گا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

تقدیر میں لکھا ہوا بچہ ضرور پیدا ہوگا

۴۴۹۲۰......وہ پانی جس سے اللہ تعالیٰ نے بچہ پیدا کرنا ہے وہ پانی اور کسی چٹان پر گرا دیا جائے وہاں سے بھی اللہ تعالیٰ بچہ پیدا کر دیگا۔اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے اسے ضرور پیدا کرے گا۔رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن انس

۴۴۹۲۱......تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جسکو پیدا کرنا ہے اسے مقدر کر دیا ہے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید وابی ھریرۃ

۴۴۹۲۲......رحم میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۲۳......اگر اللہ نے فیصلہ کر لیا ہوتا وہ ضرور ہو چکا ہوتا۔رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۴۴۹۲۴......اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا مقدر کر دیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن جابر

حصہ اکمال

۴۴۹۲۵......رحم میں جس کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ ہوگا۔رواہ البغوی عن ابی سعید الزرقی

۴۴۹۲۶......آیا تم ایسا کرتے ہو؟ اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کا پیدا کرنا لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔(رواہ البخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی سعید کہ رسول کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا۔یہ حدیث ذکر کی)

۴۴۹۲۷......بلاشبہ تم ایسا کرو گے یعنی عزل کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

رواہ الطبرانی عن حذیفہ

۴۴۹۲۸......کیا تم ایسا کرو گے، اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنے کا اردہ کر لیا ہے کہ وہ مرد کی صلب سے نکلے وہ ضرور نکلے گا اگر چاہے، یا چاہے تو روک دے تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ تم عزل نہ کرو۔رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۴۴۹۲۹......لونڈی کے مقدر میں جو لکھا جا چکا ہے وہ ہوگا۔رواہ ابوداؤد والطحاوی والطبرانی عن جریر

۴۴۹۳۰ ...... اسے چھوڑ دو (یعنی عزل چھوڑ دو) چونکہ اور کسی شے کا فیصلہ کرلیا ہوتا وہ ہو چکی ہوتی۔ رواہ الخرائطی فی مکا رم الاخلاق عن انس

۴۴۹۳۱ ...... اگر فیصلہ ہو چکا ہوتا تو وہ ہوجاتا یا ہو چکا ہوتا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة عن انس

۴۴۹۳۲ ...... یہ (عزل) تو بچوں کو زندہ درگور کرنا ہے۔ (رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عائشة عن جذامة بنت وھب کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا، یہ حدیث ذکر کی۔ کتاب النکاح باب جواز الغیلة)

۴۴۹۳۳ ...... اگر تم عزل نہ کرو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں چونکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہوگا۔ (رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید کہ رسول کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا یہ حدیث ذکر کی)

۴۴۹۳۴ ...... جو چاہو کرو اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کرلیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور ہر پانی سے بچہ نہیں بنتا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۳۵ ...... نبی کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: عزل مت کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔ اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن واثلة

۴۴۹۳٦ ...... تم میں سے کوئی شخص عزل کیوں کرے گا چونکہ جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید

۴۴۹۳۷ ...... اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم عزل نہ کرو چونکہ تقدیر میں سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔

رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل ومسلم کتاب النکاح. باب حکم العزل عن ابی سعید

۴۴۹۳۸ ...... یہودی جھوٹ بولتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی جان کو پیدا کرنے کا ارادہ کردیا ہے تم طاقت نہیں رکھتے ہو کہ اسے پھیر دو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی سعید

فصل سوم ...... حقوق متفرقہ کے بیان میں

حدیث ابوزرع

۴۴۹۳۹ ...... ایک مرتبہ گیارہ عورتیں زمانہ جاہلیت میں مل بیٹھیں آپس میں معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا سچا بیان کردیں اور کچھ نہ چھپائیں۔

۱ ...... ان میں سے ایک عورت بولی! میرا خاوند ناکارہ اور لاغر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ آسان ہے اور نہ ہی وہ گوشت ایسا ہے کہ اس کے حصول کے لیے جان کھپائی جائے۔

۲ ...... دوسری بولی: میں اپنے خاوند کے متعلق کیا کہوں مجھے خوف ہے کہ اس کے عیوب بیان کرنا شروع کروں تو ختم نہ ہونے پائیں گے اگر بیان کروں تو ظاہری اور باطنی عیوب سب ہی بیان کروں۔

۳ ...... تیسری بولی میرا خاوند عڈھینگ ہے میں اگر بات کروں تو مجھے طلاق ہو جائے خاموش رہوں تو ادھر ہی لٹکی رہوں۔

۴ ...... چوتھی بولی: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے جب پیتا ہے تو سب چڑھا دیتا ہے، لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا جس سے میری پراگندگی معلوم ہو سکے۔

۵ ...... پانچویں کہنے لگی: میرا خاوند صحبت سے عاجز نامرد اور اتنا بے وقوف کہ بات بھی نہیں کرسکتا دنیا کی ہر بیماری اس میں موجود ہے۔ اخلاقی حالت ایسی کہ میرا سر پھوڑ دے یا زخمی کردے یا پھر دونوں کام کرگزرے۔

٦ ...... چھٹی کہنے لگی: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل مزاج ہے، نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا ہے اس سے نہ کسی قسم کا خوف ہی نہ ملال ہے۔

۷..... ساتویں بولی: میرا خاوند عجیب ہے اگر گھر میں آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اگر باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیقات نہیں کرتا۔

۸..... آٹھویں بولی: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے میں اس پر غالب رہتی ہوں اور وہ لوگوں پر غالب رہتا ہے۔

۹..... نویں کہنے لگی: میرا خاوند بلند شان والا ہے دراز قد ہے، مہمان نواز ہے اور زیادہ راکھ والا ہے اس کا مکان مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔

۱۰..... دسویں بولی: میرا خاوند مالک ہے، مالک کا کیا حال بیان کروں؟ وہ ان تمام تعریفوں سے زیادہ قابل تعریف ہے اس کے اونٹ بکثرت ہیں جو گھر کے قریب بٹھائے جاتے ہیں اور چراگاہ میں چرنے کے لئے بہت ہی کم جاتے ہیں۔ وہ اونٹ جب باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہلاکت کا وقت آ گیا۔

(۱۱) گیارھویں کہنے لگی: (یہی ام زرع ہے) میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کی کیا تعریف کروں، اس نے زیورات سے میرے کان جھکا دیئے چربی سے میرے بازو پر کر دیئے مجھے ایسا خوش وخرم رکھا کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھلی لگنے لگی اس نے مجھے ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا جو محض چند بکریوں پر بری طرح گزر بسر کرتے تھے اور وہاں سے ایسے خوشحال گھرانہ میں لے آیا تھا جن کے ہاں گھوڑے اونٹ کھیتی کے بیل اور چھنا ہوا آٹا وافر تھا ان سب کے باوجود میں اس کے پاس بات کرتی وہ مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں سوتی تو صبح دیر تک سوتی رہتی۔ کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی۔ ابوزرع کی ماں ابوزرع کی ماں کی کیا تعریف کروں؟ اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے تھے اس کا مکان نہایت وسیع تھا ابوزرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا وہ ایسا دبلا پتلا پھر پرے بدن کا ہے کہ اس کے سونے کا حصہ (پسلی وغیرہ) تلوار کی طرح سے باریک ہے بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہے، ابوزرع کی بیٹی بھلا اس کی کیا بات ماں کی تابعدار باپ کی فرماں بردار موٹی تازی سوکن کی جلن تھی۔ ابوزرع کی باندی کا کیا بتاؤں، ہمارے گھر کی بات کبھی بھی باہر جا کر نہ کہتی تھی کھانے تک کی چیز بھی بلا اجازت خرچ نہیں کرتی تھی گھر میں کوڑا کباڑ نہیں ہونے دیتی تھی، مکان کو صاف شفاف رکھتی تھی، ہماری یہ حالت تھی لطف سے دن گزر رہے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت جبکہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے ابوزرع گھر سے نکلا راستے میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ (چیتے سے تشبیہ کھیل کود کے اعتبار سے اور دو اناروں سے مراد یا تو حقیقۃً انار ہی مراد ہیں یا عورت کے دو پستان مراد ہیں) وہ اسے کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور سردار شریف آدمی سے نکاح کر دیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانور اونٹ، گائے، بکری میں سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور یہ بھی کہا: ام زرع! خود بھی کھا اور اپنے میکے جو چاہے بھیج دے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی سب عطاؤں کو جمع کروں ابوزرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے لیے ابوزرع کی طرح ہوں الا یہ کہ ابوزرع نے طلاق دی ہے میں طلاق نہیں دوں گا۔

رواه الطبرانی عن عائشة ورواه البخاری والترمذی فی الشمائل موقوفاً الا قوله: کنت لک کابی زرع لام زرع فرفعه قالوا: وهو یوئد رفع الحدیث کله

۴۴۹۴۰..... شوہر پر عورت کا حق ہے کہ جب وہ کھانا کھائے اپنی بیوی کو بھی کھلائے جب خود (نئے) کپڑے پہنے اسے بھی پہنائے اس کے چہرے پر نہ مارے اسے برا بھلا نہ کہے اور نہ ہی اسے جھڑکے الا یہ کہ گھر کی حد تک۔ رواه الطبرانی والحاکم عن معاویه بن حیدة

۴۴۹۴۱..... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کی لیے بہتر ہوں۔

رواه الترمذی عن عائشة و ابن ماجه عن ابن عباس والطبرانی عن معاویه

کلام:...... حدیث میں قدرے سلا کے اعتبار سے ضعف ہے دیکھو نسخہ نبیط ۱۶

۴۴۹۵۲...... تم میں سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۴۴۹۴۳...... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں عورتوں کا اکرام صرف شریف ہی کرتا ہے اور عورتوں کو ذلیل صرف کمینہ ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۱۶

۴۴۹۴۴...... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بیٹوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۰۰...... وضعیف الجامع ۲۹۱۸

۴۴۹۴۵...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو اپنے گھر والوں کو ادب دینے کے لئے اپنا کوڑا گھر میں لٹکائے رکھے۔ رواہ ابن عدی عن جابر

۴۴۹۴۶...... گھر میں ڈنڈا ایسی جگہ لٹکا کر رکھو جہاں اسے دیکھتے رہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۴۹۴۷...... عورتوں کو مارو، اور انھیں صرف شریر لوگ ہی مارتے ہیں۔ رواہ ابن سعد عن القاسم بن محمد مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۹۵ وکشف الخفاء ۳۸۹

۴۴۹۴۸...... ڈنڈا گھر میں ایسی جگہ لٹکائے رکھوں جہاں گھر والے اسے دیکھتے رہیں چونکہ ڈنڈا گھر والوں کے لیے باعث ادب۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۸۸ والتمییز ۱۰۷

۴۴۹۴۹...... تم اپنے مردوں کو سورت مائدہ کی تعلیم دو اور عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیھقی فی شعب الایمان عن مجاھد مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۹ والضعیفۃ ۲۰۱۷

۴۴۹۵۰...... وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا کی ہو اور وہ پھر اپنے عیال کو تنگی میں رکھتا ہو۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن جبیر بن مطعم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۹ والنواضح ۱۶۳۸

۴۴۹۵۱...... اپنی کھیتی (بیوی) کے پاس جب جی چاہے (مجامعت کے لیے) آؤ جب خود کھانا کھاؤ اسے بھی کھلاؤ جب خود کپڑے پہنو اسے بھی پہناؤ چہرے کو برا بھلا مت کہو اور نہ ہی اسے مارو۔ رواہ ابوداؤد عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۴۴۹۵۲...... عورتوں کے خلاف کم مائیگی سے مدد مانگو چونکہ ان میں سے کسی کی پاس جب کپڑوں کی بہتات ہو جائے اور اچھی طرح سے آراستہ ہونے لگے تو اس کا گھر سے باہر نکلنا بھلا لگتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۸۹ والمغیر ۲۷

اللہ کے محبوب بندہ

۴۴۹۵۳...... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو اپنے عیال کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔

رواہ عبداللہ فی زوائد الزھد عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰ والتمییز ۱۰

۴۴۹۵۴...... عورتوں کو ان کی خواہشات پر رہنے دو۔ رواہ ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۴۴ وضعیف الجامع ۲۱۹

۴۴۹۵۵ ...... عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو چونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں اوپر والی پسلی کجدار ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو گے وہ برابر ٹیڑھی ہوتی جائے گی لہٰذا عورت کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۴۴۹۵۶ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرو گے وہ ایک طریقے سے سیدھی ہرگز نہیں ہوگی تم اس سے نفع اٹھاؤ گے تو ٹیڑھا پن ہوتے ہوئے نفع اٹھاؤ گے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے تو ٹوٹ جائے گی عورت کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔

رواہ الترمذی ومسلم عن ابی ھریرۃ)

۴۴۹۵۷ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم پسلی کو سیدھا کرنا چاہو گے اسے توڑ ڈالو گے لہٰذا اس کے ہوتے ہوئے زندگی بسر کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن سمرۃ

۴۴۹۵۸ ...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جب اسے کوئی معاملہ پیش آجائے تو بھلائی سے بات کرے یا خاموش رہے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، چونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اوپر والی پسلی میں کجی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنے حال پر چھوڑو گے اس کی کجی برقرار رہے گی لہٰذا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۴۹۵۹ ...... بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اگر اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو گے اس میں نقص باقی رہے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ذر

۴۴۹۶۰ ...... تم عورتوں کا معاملہ مجھے برابر غمزدہ رکھے ہوئے ہے تمہارے اوپر ہرگز صبر نہیں کریں گے مگر صرف صبر کرنے والے ہی۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۴۹۶۱ ...... تمہارا معاملہ میرے بعد جو مجھے غمزدہ کیے ہوئے ہے اور تمہارے اوپر میرے بعد ہرگز صبر نہیں کرے گا مگر صرف صبر کرنے والے ہی۔

رواہ الترمذی والبخاری والنسائی عن عائشۃ

۴۴۹۶۲ ...... عورتوں کو واجبی قسم کے کپڑے دو تا کہ اپنے گھروں تک ٹکی رہیں۔ رواہ الطبرانی عن مسلمۃ بن مخلد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۱۶ تبیض الصحیفہ ۶

۴۴۹۶۳ ...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہے چونکہ عورتیں تمہاری مائیں ہیں تمہاری بیٹیاں ہیں تمہاری خالائیں ہیں اہل کتاب کا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا وہ اس کے ہاتھ پر دھاگے تک نہیں لٹکا تا تھا ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی طرف رغبت نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ بڑھاپے کے بے رحم ہاتھوں مرجائے۔ رواہ الطبرانی عن المقدام

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۳۔

۴۴۹۶۴ ...... آج رات آل محمد کے اردگرد بہت سی عورتوں نے چکر لگائے ہیں وہ سب اپنے خاوندوں کے مارنے کی شکایت کررہی تھیں اللہ کی قسم تم انھیں بہتر ہی پاؤ گے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وابن عساکر عن ایاس الدوسی

۴۴۹۶۵ ...... اسے حکم دو، اگر اس میں خیر و بھلائی ہوئی وہ عنقریب اس کا مظاہرہ کرے گی اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن لقیط بن صبرۃ

۴۴۹۶۶ ...... کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا اگر اسے عورت کی کوئی عادت ناپسند ہوا سے کوئی دوسرا پسند کررہا ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

عورت کو مارنے کی ممانعت

۴۴۹۶۷..... تم میں سے کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنی بیوی کو کوڑے سے پیٹتا ہے کیا بعید پچھلے پہر وہ اس سے ہمبستری بھی کرے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ والعقیلی عن عبداللہ بن زمعہ

۴۴۹۶۸..... عورتوں میں جہالت بھی ہوتی ہے اور بے پردگی بھی عورتوں کی جہالت کو خاموشی سے برداشت کرو اور ان کی بے پردگیوں کو گھروں کے اندر چھپائے رکھو۔ رواہ العقیلی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۹۹ والضعیفہ ۲۳۸۹

۴۴۹۶۹..... بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ خاوند بیوی کے پاس جاتا ہے اور بیوی اس کے پاس آتی ہے پھر خاوند بیوی کا راز افشا کر دیتا ہے۔ رواہ مسلم کتاب النکاح رقم ۱۲۴ و احمد بن حنبل عن ابی سعید

۴۴۹۷۰..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی کبشہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۰۰

۴۴۹۷۱..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے مختصر المقاصد ۴۲۲

۴۴۹۷۲..... سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگی میں رکھتا ہو۔ رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۴ والنواضح ۹۰۰

۴۴۹۷۳..... اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن مرتبہ ومقام کے اعتبار سے سب سے برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہو اور وہ اس کے پاس آتی ہو پھر وہ اس کا راز افشاں کر دیتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم کتاب النکاح رقم ۱۲۳ وابو داؤد عن ابی سعید

حصہ اکمال

۴۴۹۷۴..... جو تم کھاتے ہو عورتوں کو بھی کھلاؤ، جو تم خود پہنتے ہو عورتوں کو بھی پہناؤ انھیں مارو نہیں اور نہ ہی انھیں برا بھلا کہو۔ (رواہ ابوداؤد عن حکیم عن ابیہ عن جدہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۴۹۷۵..... جب تم کھانا کھاؤ بیوی کو بھی کھلاؤ، جب تم کپڑے پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، چہرے پر اسے مت مارو، اسے بری بھلی مت کہو، اسے جھڑ کو نہیں مگر گھر میں۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اوپر بیوی کی کیا حقوق ہیں۔ یہ حدیث پھر ذکر کی)

۴۴۹۷۶..... عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھی کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے۔ رواہ العسکری فی الامثال عن عائشۃ

۴۴۹۷۷..... عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو گے توڑ ڈالو گے۔ اگر اسے اپنی حالت پر چھوڑ و گے وہ کجی کے ہوتے ہوئے زندگی بسر کرے گی۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ

۴۴۹۷۸..... عورت پسلی کی مانند ہے۔ اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو گے توڑ ڈالو گے اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو تا کہ کجی کے ہوتے ہوئے زندہ رہے۔
رواہ الرویانی والطبرانی وسعید بن المنصور عن سمرۃ

۴۴۹۷۹..... عورت پسلی کی مانند ہے اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی موسیٰ

۴۴۹۸۰......میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جو غصہ کی حالت میں اپنی گردن کی رگیں پھولائے ہوئے کھڑا ہوا اور اپنی بیوی کو مار رہا ہو۔

رواہ عبدالرزاق عن اسماء بنت ابی بکر

۴۴۹۸۱......میں اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں جو غصے میں گردن کی رگیں پھولائے ہوئے ہو اور اپنی بیوی کو مارے جا رہا ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان والدیلمی عن ام کلثوم بنت ابی بکر

اہل خانہ کی تربیت کا بیان

۴۴۹۸۲......تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کے پیٹنے کی طرح مارتا ہے پھر اس کے ساتھ معانقہ بھی کر لیتا ہے اور اسے حیاء تک نہیں آئی۔

رواہ ابن سعد عن ابی ایوب

۴۴۹۸۳......کیا تمہیں حیاء نہیں آتی کہ تم اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتے ہو۔ دن کے شروع میں مارتے ہو اور آخر دن میں اس سے ہمبستری کر لیتے ہو کیا حیاء نہیں آتی۔ رواہ عبدالرزاق عن عائشة صحیح

۴۴۹۸۴......آج رات ستر (۷۰) عورتوں نے آل محمد کے آس پاس چکر لگایا ان میں سے ہر ایک کو مار پڑی ہوئی تھی مجھے پسند نہیں کہ میں کسی مرد کو گردن کی رگیں پھولائے ہوئے دیکھوں کہ وہ اپنی بیوی کو مار رہا ہو۔

رواہ ابن سعد والحاکم والبخاری ومسلم عن ام کلثوم بنت ابی بکر

۴۴۹۸۵......عورتوں کو اگر چھوڑنا ہی ہو تو بستر کی حد تک انھیں چھوڑ دو اور انھیں ہلکی ضرب سے مارو، جس کا اثر بدن پر نہ پڑے۔

۴۴۹۸۶......اے لوگو! عورتیں تمہاری معاون ہیں، تم نے انھیں اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر حاصل کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی بدولت ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے، تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تمہارے اوپر حق ہے بھلائی میں تمہاری نافرمانی نہیں کرتی ہیں جب وہ ایسا کرتی ہیں تو ان کے لیے رزق ہے اور کپڑے ہیں اچھی طرح سے۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۴۴۹۸۷......عورتیں پسلی سے اور بے پردگی میں پیدا کی گئی ہیں، ان کی بے پردگیوں کو گھروں سے چھپائے رکھو اور ان کی کمزوری پر خاموشی سے غلبہ پاؤ۔ رواہ ابن لال عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۰۴۳

۴۴۹۸۸......تمہاری بیوی تمہاری کھیتی ہے، اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ، علاوہ اس کے کہ اس کے چہرے پر نہ مارو، اسے بری بھلی نہ کہو اگر اسے جھڑکنا بھی ہو تو صرف گھر کے اندر جب تم کھانا کھاؤ اسے بھی کھلاؤ جب کپڑے پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے خلاف تم کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم ایک دوسرے کے پاس خواہش پوری کرنے کے لئے جاتے ہو اور عورتوں نے تم سے سخت معاہدہ کیا ہوا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن بھز بن حکیم عن ابیه عن جدہ

۴۴۹۸۹......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے لیے تم سب سے بہتر ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب، وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان وابن جریر عن عائشة

۴۴۹۹۰......تم میں سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے لیے بھلائی رکھتا ہو۔ (رواہ الحاکم عن ابن عباس

۴۴۹۹۱......عورتوں کو بالاخانوں میں نہ اتارو اور انھیں کتابت (لکھائی) نہ سکھاؤ بلکہ عورتوں کو سوت کاتنا سکھاؤ اور سورت نور کی انھیں تعلیم دو۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۲۷

۴۴۹۹۲......اے لوگو عورتوں اور غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سھل بن سعید

۴۴۹۹۳......قیامت کے دن میری امت سے ایک آدمی لایا جائے گا اور اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوگی جس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کی امید کی جا سکے رب تعالیٰ کا حکم ہوگا: اسے جنت میں داخل کرو چونکہ یہ اپنے عیال پر رحمدل تھا۔

رواہ ابن لال وابن عساکر والخطیب عن ابن مسعود

۴۴۹۹۵......جس شخص نے اپنے گھر والوں میں خوشی داخل کی اس خوشی سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو قیامت کے دن تک اس کے لیے استغفار کرتی رہے گی۔رواہ ابو الشیخ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۸۵۲

اہل خانہ کی تربیت......از حصہ اکمال

۴۴۹۹٦......اپنے گھر والوں سے اپنا عصا نیچے نہ رکھو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے واسطے انھیں ڈراتے رہو۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابن عمر

۴۴۹۹۷......اپنے کوڑے کو اس جگہ لٹکائے رکھو جہاں خادم اسے دیکھتا رہے۔رواہ ابن جریر عن ابن عباس

۴۴۹۹۸......اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے رکھے تاکہ اس سے گھر والوں کی تادیب کرتا رہے۔رواہ الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۰۵۹

۴۴۹۹۹......عورتوں کو بالا خانوں میں سکونت مت دو اور انھیں کتابت مت سکھاؤ۔رواہ الحکیم عن ابن مسعود

چھٹا باب......عورتوں کے متعلق ترھیبات وترغیبات کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......ترھیبات کے بیان میں

۴۵۰۰۰......جب کوئی عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات بسر کرے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ وہ واپس لوٹ آئے ایک روایت میں ہے کہ حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرة

۴۵۰۰۱......جب کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگاتی ہے وہ اس کے لیے آگ ہے اور عار ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۳

۴۵۰۰۲......جب کوئی عورت خوشبو میں معطر ہو کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں بلاشبہ وہ زانیہ کے حکم میں ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابی موسی

۴۵۰۰۳......میں اس عورت سے بغض رکھتا ہوں جو دامن گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکلتی ہے اور اپنے شوہر کی شکایت کر رہی ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمه

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۲۰۹۴ والضعیفہ ۲۰۶۳

۴۵۰۰۴......دیکھ لو کہ تم اپنے خاوند سے کس مقام پر ہو چونکہ تمہارا خاوند تمہاری جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن عمۃ حصین بن محصن

۴۵۰۰۵......جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کو توڑتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۵ والمتناھیۃ ۱۱۶۵

۴۵۰۰۶......جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر باہر نکلتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ میں رہتی ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے یا اس کا خاونداس سے راضی ہو جائے۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۹ والتنزیہ ۲۱۷۲

۴۵۰۰۷......جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ثوبان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۹

نفلی روزہ کے لئے خاوند سے اجازت

۴۵۰۰۸......جو عورت خاوند کی اجازت کے بغیر۔(نفلی) روزہ رکھ لے پھر خاوند نے اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا بیوی نے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں تین کبیرہ گناہ لکھ دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۴۵۰۰۹......جو عورت خوشبو میں معطر ہو کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ انھیں خوشبو آئے بلاشبہ وہ زانیہ ہے اور اس کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ زانیہ ہے۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی موسیٰ

۴۵۰۱۰......جو عورت بھی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ کو توڑتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۴۵۰۱۱......جو عورت بھی اپنے سر میں بالوں کا اضافہ کرتی ہے جو حقیقت میں اس کے سر کا حصہ نہیں ہوتے بلاشبہ وہ جھوٹ میں اضافہ کررہی ہوتی ہے۔

رواہ النسائی عن معاویۃ

۴۵۰۱۲......اپنے خاوند کے مال سے قاعدہ معروف کی ساتھ لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

رواہ البیھقی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ

۴۵۰۱۳......لوگوں کی دو قسمیں اہل دوزخ میں سے ہیں میں نے انھیں بعد میں نہیں دیکھا۔(۱) وہ لوگ ہیں جن کی پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جن سے لوگوں کو مار رہے ہیں (۲) اور وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے کے باجود بھی ننگی ہیں دوسرے کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی مائل ہوتی ہیں ان کے سر ایسے ہیں جیسے بختی اونٹ کی کوہان وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔ بلاشبہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے پائی جاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۱۴......عام اہل نار عورتیں ہوں گی۔رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

۴۵۰۱۵......میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں عام داخل ہونے والے مساکین ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ اصحاب جد محبوس ہیں بجز اہل نار کے انھیں دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم دیا جارہا ہے۔ میں دوزخ کی دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں عام داخل

ہونے والی عورتیں ہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم کتاب الذکر رقم ۹۳ والنسائی عن اسامة بن زید

۴۵۰۱۶۔۔۔دوزخیوں میں عورتوں کی تعداد غالب ہے۔رواہ الطبرانی عن ام سلمة

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۰۔

۴۵۰۱۷۔۔۔ہر آنکھ (جو غیر محرم کی طرف اٹھتی ہو) زانیہ ہے عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرتی ہے بلاشبہ وہ زانیہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی موسیٰ

۴۵۰۱۸۔۔۔عورتوں میں سے اس عورت پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہو۔رواہ ابوداؤد عن عائشة

۴۵۰۱۹۔۔۔جو عورت چہرے کو صاف رنگ لانے کے لیے رگڑے یا رگڑوائے اس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۳۲ وضعیف الجامع ۴۶۸۶

۴۵۰۲۰۔۔۔اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں پر لعنت کرے جو مردوں کی مشابہت کریں اور ان مردوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ابن عباس

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۵۵

ملعون عورت کی پہچان

۴۵۰۲۱۔۔۔اللہ تعالیٰ اس عورت پر لعنت بھیجتا ہے جسے خاوند اپنے بستر پر بلاتا ہو اور وہ سوف (عنقریب آتی ہوں) کہہ کر ٹال دے حتیٰ کہ اس پر نیند غالب آجائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۸۸ والمغیر ۱۴

۴۵۰۲۲۔۔۔اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جسے شوہر اپنے پاس بلائے اور وہ حیض کا عذر ظاہر کر کے ٹال دے۔رواہ البخاری فی التاریخ

کلام:۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۷۹۔

۴۵۰۲۳۔۔۔اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر لعنت کرتا ہے جو گودنے والیاں ہوں یا تو گودوانے والیاں ہوں (یعنی چہرے پر خال بنانے اور بنوانے والیاں) خوبصورتی کے لیے چہرے (پیشانی وغیرہ) کے بال نوچنے والیاں ہوں۔اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں وقفہ ڈالتی ہوں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑتی ہو۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابن مسعود

۴۵۰۲۴۔۔۔اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر لعنت کرتا ہے جو دوسروں کے بال لگاتی ہو یا لگواتی ہو یا گودتی ہو یا گودواتی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابن عمر

۴۵۰۲۵۔۔۔بنی اسرائیل اسوقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتون نے بالوں کے جوڑے بنانے شروع کردیئے۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثه عن معاویة

۴۵۰۲۶۔۔۔وہ عورتیں جو دوسری عورتوں کے بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ جوڑ لیتی ہوں ان پر لعنت کی گئی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

۴۵۰۲۷۔۔۔بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی جس کا قد کوتاہ تھا وہ دو لمبے قد والی عورتوں کے درمیان چلتی تھی اس نے لکڑی سے بنی ہوئی (مصنوعی) ٹانگیں لگوالیں اور سونے کی انگوٹھی پہنی اور مشک خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کیا جب وہ دو عورتوں کے درمیان سے گزرتی لوگ اسے نہ پہچان سکتے چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کردیتی۔رواہ مسلم عن ام سعد

۴۵۰۲۸۔۔۔میں نے تم عورتوں سے زیادہ کم عقل کم دین اور مغلوب العقل کوئی نہیں دیکھا کم عقل ہونے کے باعث دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گوا

ہی کے برابر قرار دی گئی ہے، عورتوں کے دین میں نقص ہونے کی وجہ سے رمضان کے روزے افطار کرتی ہیں اور کئی کئی دن تک نماز نہیں پڑھتی۔
رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

فائدہ:...... عورت حائضہ ہونے کی حالت میں روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھ سکتی ہے روزے کی قضا اس کے ذمہ واجب ہوتی ہے جبکہ نماز معاف ہے۔

۴۵۰۲۹..... جو عورت کسی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کو چاک کرتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۹۵

۴۵۰۳۰..... جو عورت خوشبو لگا کر اپنے گھر سے نکلتی ہے مرد اسے دیکھتے ہیں اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے تاوقتیکہ گھر واپس لوٹ آئے۔
رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۵۴۔

طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۴۵۰۳۱..... بلاوجہ کوئی عورت اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے تب وہ جنت کی خوشبو پائے گی۔ بلاشبہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کے فاصلہ سے پائی جاتی ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۵ وضعیف الجامع ۶۲۱۹

۴۵۰۳۲..... کوئی عورت بھی اپنی بہن کو طلاق دینے کا مطالبہ نہ کرے کہ وہ اس کے حصہ کو اپنے لیے فارغ کر لے اور پھر خود نکاح کرے، چونکہ اس کے حصہ میں وہی کچھ ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ رواہ البخاری وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۳۳..... اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت کرنے اور مساجد میں ناز سے چلنے سے منع کرو چونکہ بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب تک زینت نہیں کی اور مساجد میں ناز ونخرے سے نہیں چلیں ان پر اسوقت تک لعنت نہیں کی گئی۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۸۵

۴۵۰۳۴..... مجھے جنت میں داخل کیا گیا وہاں میں نے مومنین کی اولاد اور فقراء کی اکثریت پائی جبکہ عورتوں اور مالداروں کو قلیل پایا۔
رواہ ھناد عن حبان بن ابی جبلہ مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۶

۴۵۰۳۵..... میں جنت میں رونما ہوا دیکھا کہ اہل جنت میں فقراء کی اکثریت ہے، میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا وہاں مالداروں اور عورتوں کی اکثریت تھی۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۱

۴۵۰۳۶..... تم عورتیں پیچھے رہو لیکن تم راستے کے درمیان میں مت چلو تمہیں راستے کے اطراف میں چلنا چاہئے۔
رواہ ابوداؤد عن اسید الانصاری

۴۵۰۳۷..... اے عورتوں کی جماعت، سونے کے زیور سے مزین مت ہو لیکن چاندی کے زیورات پہن سکتی ہو چونکہ جو عورت بھی سونے کا زیور پہن کر ظاہر ہوتی ہے اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔
رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی و البیھقی فی شعب الایمان عن خولۃ بنت الیمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۰۷

۴۵۰۳۸...... قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو اور جو لوگ قبروں پر مسجدیں بنائیں اور قبروں پر چراغ جلائیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ اصحاب السنن الثلاثة والحاکم عن ابن عباس

۴۵۰۳۹...... قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه والحاکم عن حسان بن ثابت واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۵۲۔

۴۵۰۴۰...... اگر تو عورت ہوتی اپنے ناخنوں کو مہندی سے متغیر کر دیتی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عائشة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۳ والکشف الالٰہی ۱۴۱۷

۴۵۰۴۱...... جو عورت اپنے گھر والوں کے علاوہ کے لیے زینت کرے اس کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی جیسی ہے جس میں روشنی کا نام تک نہیں ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ميمونة بنت سعد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۸۰

۴۵۰۴۲...... خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقات ہیں۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

۴۵۰۴۳...... خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں اور زیب و زینت کر کے گھر سے باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۱۷

۴۵۰۴۴...... خلع کا مطالبہ کرنے والی اور نزاع کرنے والی عورتیں منافقات ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عقبة بن عامر

۴۵۰۴۵...... عورت پردے کی چیز ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۴۵۰۴۶...... ہلاکت ہے ان عورتوں کے لیے جو سونا پہنیں اور عصفر کے رنگ سے اپنے بدن کو رنگدار کریں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة

بغیر اجازت شوہر کسی کو گھر میں داخل نہ کرے

۴۵۰۴۷...... عورت اپنے شوہر کے حکم کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور خاوند کے بستر سے اٹھ کر خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی نماز نہ پڑھے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۸۳

۴۵۰۴۸...... کوئی عورت کسی دوسری عورت کے حالات اپنے خاوند سے بیان نہ کرے گویا کہ وہ اس عورت کی طرف دیکھ رہا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی وابوداؤد عن ابن مسعود

۴۵۰۴۹...... تم عورتیں نہ گودو اور نہ گودوانے کو کہو۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی هريرة

۴۵۰۵۰...... ہرگز کوئی عورت بھی (نفلی) روزہ نہ رکھے مگر خاوند کی اجازت سے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۴۵۰۵۱...... آزاد عورت کو جمہ (ایسے بال جو کاندھوں تک لٹکے ہوں) بالوں سے منع فرمایا ہے اور باندی کو جوڑ ابنانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۷

۴۵۰۵۲...... عورت کو اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بال ملانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی عن معاوية

۴۵۰۵۳..... چہرے پر خال بنانے سے منع فرمایا ہے اور چہرے پر مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۰۵۴..... گودنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۵۵..... دانتوں کو نوکدار اور باریک کرنے سے منع فرمایا ہے، گودنے اور چہرے کے بال نوچنے سے بھی منع فرمایا ہے اور مرد کو مرد کے ساتھ سونے سے منع فرمایا دراں حالیکہ ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اسی طرح عورت کو عورت کے ساتھ بلا حائل کے سونے سے منع فرمایا اور مرد کو اپنے کپڑوں کے نیچے عجمیوں کی طرح ریشم پہننے سے منع فرمایا اور مرد کو عجمیوں کی طرح کاندھے پر ریشم ڈالنے سے منع فرمایا: اسی طرح اچک لینے اور چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا: انگوٹھی پہننے سے بھی منع فرمایا، الا یہ کہ کوئی حکمران ہو وہ انگوٹھی پہن سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن ابی ریحانۃ

۴۵۰۵۶..... عورت کو سر مونڈھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی والنسائی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۶۷۸ والمشتہر ۱۳۸

۴۵۰۵۷..... عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (غیر محرم سے) کلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو

۴۵۰۵۸..... جنازے کے ساتھ چلنے عورتوں کے لیے اجر وثواب نہیں ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۱

۴۵۰۵۹..... عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں خرد برد کرے۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۴۵۰۶۰..... عورت کی لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر حج ادا کرنے کے لیے جائے عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن تک سفر کرے الا یہ کہ اس کے ہمراہ اس کا کوئی محرم ہونا چاہئے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۱۹

۴۵۰۶۱..... جنازے میں عورتوں کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۲

۴۵۰۶۲..... اضطراری حالت کے علاوہ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے البتہ عیدین یعنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے لیے باہر جا سکتی ہے۔ اور راستے میں عورتوں کے لیے راستے کے کنارے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عمر و ابن حماش وعن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۰ وضعیف الجامع ۴۹۲۳

۴۵۰۶۳..... راستے کا درمیان عورتوں کے لیے نہیں ہے۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی عمرو ابن حماش وعن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۹۱

۴۵۰۶۴..... عورتیں، مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ ہی انہیں سلام کیا جائے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عطاء الخراسانی مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۲۰ والضعیفۃ ۱۴۳

۴۵۰۶۵..... جب تم ایسی عورتوں کو دیکھو جن کے سروں پر مثل اونٹ کی کوہان کے بال ہوں تو جان لو کہ ان کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شفرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۔

۴۵۰۶۶..... مخنثوں (جو مرد عورتوں کی مشابہت کرتے ہوں) کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس والبخاری وابوداؤد عن ام سلمۃ

حصہ اکمال

۴۵۰۶۷...... جوعورت خوشبولگا کر مسجد میں آتی ہے کیا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول کرے گا (نہیں) یہاں تک کہ وہ اس طرح غسل نہ کرلے جس طرح کہ جنابت کے لیے کرتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۶۸...... جوعورت گھر سے مسجد کی طرف جاتی ہے اوراس سے خوشبو پھوٹ رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے تاوقتیکہ وہ اپنے گھر واپس لوٹ کر نہ آجائے اور غسل نہ کرے۔ رواہ البیھقی وابن عسا کر عن ابی ھریرۃ

۴۵۰۶۹...... جس عورت کا خاوند غائب ہو (یعنی سفر پر ہو یا گھر سے دور ہو) اس کے لیے خوشبو لگانا جائز نہیں۔

رواہ الطبرانی عن اسماء بنت ابی بکر

۴۵۰۷۰...... بنی اسرائیل کی ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی اور اسے مشک میں معطر کیا۔ مشک سب سے اچھی خوشبو ہے۔

رواہ النسائی عن ابی سعید

۴۵۰۷۱...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو پازیب کی آواز سے بغض ہے جس طرح گانے سے بغض ہے۔ پازیب پہننے والی کو اس طرح عذاب دیا جائے گا جس طرح باجہ بجانے والے کو، بجنے والی پازیب صرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامۃ

۴۵۰۷۲...... فساق ہی اہل نار ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ فساق کون لوگ ہیں، فرمایا: عورتیں۔ عرض کیا: کیا ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن وہ اس وقت ہوں گی جب انھیں عطا کیا جائے گا وہ شکر نہیں کریں گی اور جب ان کی آزمائش کی جائے گی وہ صبر نہیں کر پائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبد الرحمن بن شبل

۴۵۰۷۳...... مجھے جنت دکھائی گئی بمعہ اس کی رونقوں اور شادابیوں کے میں نے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تاکہ وہ میں تمہارے پاس لے کر آؤں، اگر میں اسے لے آتا آسمان وزمین کے درمیان کی مخلوق اسے کھاتی وہ کم نہ ہونے پاتا لیکن میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی، مجھے دوزخ بھی دکھائی گئی جب میں نے دوزخ کے شعلوں کی تپش پائی میں پیچھے ہٹ گیا میں نے دوزخ میں عورتوں کو اکثریت میں دیکھا ہے کہ جن کے پاس راز بطور امانت رکھا جائے افشاں کردیتی ہیں اگر سوال کرتی ہیں تو لپٹ جاتی ہیں اگر انھیں عطا کیا جائے تو شکر نہیں کرتی ہیں میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی دیکھا چنانچہ اس کی انتڑیاں گھسیٹی جارہی تھیں معبد بن اکثم اس کے زیادہ مشابہ ہے معبد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کی مشابہت سے خوفزدہ ہوا جائے؟ فرمایا: نہیں: تو مومن ہے وہ کافر تھا: عمرو بن لحی وہی ہے جس نے عربوں کو سب سے پہلے بتوں کی پوجا پر جمع کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وسعید بن المنصور من طریق الطیفل بن ابی بن کعب عن ابیہ

۴۵۰۷۴...... مجھے دوزخ دکھائی گئی اہل دوزخ میں اکثریت عورتوں کی تھی چونکہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں پوچھا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اوراحسان مندی کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر اچھائی کرتے رہو پھر وہ تم سے کوئی ایک آدھ بری بات دیکھے کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔ رواہ مالک والبخاری کتاب الایمان عن ابن عباس

۴۵۰۷۵...... اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرتی رہو اہل دوزخ میں میں تمہاری اکثریت دیکھ رہا ہوں۔ تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم سے زیادہ ناقص العمل ناقص دین اور عقلمند آدمی کی عقل کو بہکانے والا کوئی نہیں دیکھا عورتوں نے عرض کیا ہماری عقل اور دین میں نقصان کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں۔ یہ عورت کی عقل ناقص ہونے کی وجہ سے ہے عورت جب حائضہ ہوتی ہے نماز بھی نہیں پڑھتی اور روزہ بھی نہیں رکھتی یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی معبد وابن ماجہ عن ابن عمر وابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۵۰۷۶...... اے عورتوں کی جماعت! تمہاری اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے تمہیں جب عطا کردیا جاتا ہے اس پر شکر نہیں کرتی ہو، جب تمہیں

(کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جاتا ہے تم صبر نہیں کرتی ہو جب تمہیں عطا کرنا بند کر دیا جاتا ہے شکایت کرنے لگتی ہو نعمتیں کرنے والوں کی ناشکری سے پرہیز کرو چنانچہ کوئی عورت اپنے شوہر کے پاس دو تین بچے جنم دے دیتی ہے لیکن پھر بھی کہتی ہے، میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

رواہ الطبرانی عن اسماء بنت یزید

عورت کو صدقہ کرنے کا حکم

۴۵۰۷۷..... اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرتی رہو اگرچہ زیورات ہی صدقہ کرو، چونکہ اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہے چونکہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو کوئی شخص نہیں پایا گیا جو ناقص دین اور ناقص رائے والا ہو عورتوں سے بڑھ کر چنانچہ عورتیں اچھے خاصے عقلمندوں کو بہکا دیتی ہیں چنانچہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ ان کے ناقص الرائے ہونے کی وجہ سے ہے اور ان کے دین میں نقصان یوں ہے کہ عورت کئی کئی دن تک یوں ہی بیٹھی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور (حائضہ ہونے کی وجہ سے) ایک سجدہ بھی نہیں کر پاتی۔

رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۴۵۰۷۸..... ننانوے (۹۹) عورتوں میں سے صرف ایک عورت جنت میں جائے گی مسلمان عورت جب حاملہ ہو جاتی ہے اس کے لیے ایسا ہی اجر وثواب ہے جیسے کہ دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ حمل وضع کر دے پھر جب دودھ کی پہلی چسکی بچے کو پلاتی ہے اس کے لیے زندہ انسان کے عمر بھر کے اجر وثواب کی برابر اجر ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس وفیہ حسن بن قیس

۴۵۰۷۹..... تم صدقہ کرتی رہو چونکہ تمہاری اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے چنانچہ تم کثرت سے شکوہ کرتی رہی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن جابر

۴۵۰۸۰..... تم عورتیں صدقہ کرتی رہو اے عورتوں کی جماعت گو کہ تمہیں اپنے زیورات ہی صدقہ کیوں نہ کرنے پڑیں چونکہ تمہاری اکثریت اہل دوزخ میں سے ہے چونکہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۴۵۰۸۱.....

۴۵۰۸۲..... اللہ تعالیٰ اس عورت پر نظر نہیں کرے گا جو اپنے خاوند کا شکر ادا نہ کرتی ہو حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

رواہ الطبرانی والبیھقی والحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۶۵

شوہر کی ناشکری کی ممانعت

۴۵۰۸۳..... احسان کرنے والوں کی ناشکری مت کرو کسی نے سوال کیا: احسان کرنے والوں کی ناشکری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شاید تم میں سے کوئی عورت ایسی بھی ہوگی جو طویل مدت تک بغیر خاوند کے یا بن بیاہے والدین کے پاس بیٹھی رہتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا فرماتا ہے اور اس سے اسے اولاد عطا کرتا ہے پھر وہ اپنے شوہر پر غصہ ہوتی ہے یوں اس کی ناشکری کر بیٹھتی ہے اور کہتی ہے، بخدا! میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۴۵۰۸۴..... بلاشبہ تو ان عورتوں میں سے ہے جو کثیر کو بھی قلیل سمجھتی ہیں اور اس چیز سے روکتی ہیں جو انھیں بے نیاز نہیں کرتی اور فضول چیز کا سوال کرتی ہیں۔ رواہ البغوی وابن قانع عن شھاب بن مالک

۴۵۰۸۵......عورتوں میں مومنہ عورت کی مثال کوؤں میں سفید کوے کی سی ہے، دوزخ بے وقوفوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اور عورتیں بے وقوفوں میں سے ہیں سوائے اس عورت کے جو اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہو اور خاوند کے لیے وضو کا پانی انڈیلے اور چراغ جلائے رکھے۔

رواہ الحکیم عن کثیر بن مرۃ

۴۵۰۸۶......عورتوں میں مومنہ عورت کی مثال کوؤں میں سفید کوے کی سی ہے بلاشبہ آتش دوزخ بے وقوفوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اور عورتیں بے وقوفوں کی بے وقوف ہیں مگر وہ عورت جو اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی شجرۃ

۴۵۰۸۷......عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی مگر وہ عورت جو کوؤں میں اس کوے کی مانند ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمارۃ بن حزیمۃ

۴۵۰۸۸......جنت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی مگر اتنی ہی مقدار میں جتنی کہ سفید کوے کی مقدار ہے عام کوؤں میں۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عمرو

۴۵۰۸۹......فاجر عورت کا گناہ ایک ہزار گناہگاروں کے گناہ کے برابر ہوتا ہے اور نیک عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۵۰۹۰......مومنہ عورت کی نیکی ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے اور مومنہ عورت کا گناہ ایک ہزار گناہگار کے گناہ کے برابر ہوتا ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابن عمرو

۴۵۰۹۱......بنی اسرائیل کی عورتیں یہ چیز اپنے سروں میں بنالیتی تھیں (یعنی جوڑا) ان پر لعنت کردی گئی اور مساجد میں آنا ان پر حرام کردیا گیا۔ (رواہ الطبرانی عن ابن عباس کہ رسول کریم ﷺ کو ایک قصہ سنایا گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۵۰۹۲......جو عورت بھی اپنے بالوں میں اضافہ کرتی ہے جو اس کا حصہ نہیں ہے وہ جھوٹ ہے جس میں وہ اضافہ کررہی ہے۔

رواہ النسائی والطبرانی عن معاویۃ

۴۵۰۹۳......دو سرخ چیزوں نے عورتوں کو ہلاک کردیا یعنی سونے اور زعفران نے۔ رواہ العسکری فی الامثال عن الحسن مرسلاً وقال ابوبکر الانباری ھکذا جاء ھذا لحرف مفسرا فی الحدیث واحسب التفسیر من بعض نقلتہ

۴۵۰۹۴......قیامت کے دن عورت سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا پھر شوہر کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن انس

۴۵۰۹۵......خبردار! دوزخ سفہاء کے لیے پیدا کی گئی ہے اور وہ عورتیں ہیں البتہ وہ عورت جو اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۵۰۹۶......جو عورت بھی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اس پر ہر وہ چیز لعنت کرتی ہے جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتے ہوں الایہ کہ اس سے اس کا خاوند راضی ہو۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۹ والتنزیہ ۲/۲۱۷

۴۵۰۹۷......جو عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ام الدرداء عن عائشۃ

بے پردگی کی ممانعت

۴۵۰۹۸......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو عورت بھی اپنی دو ماؤں (ساس اور حقیقی ماں) کے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر عن سھل بن معاذ بن انس عن ابیہ عن ام الدرداء

۴۵۰۹۹...... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جونسی عورت بھی اپنے شوہر یا اپنی ماؤں کے گھروں کے علاوہ کسی اور گھر میں کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ پردے کا ہتک کرتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ام الدرداء

۴۵۱۰۰...... جو عورت بھی سونے کا ہار پہنتی ہے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت بھی اپنے کان میں سونے کی بالیاں ڈالتی ہے قیامت کے دن اسی جیسی آگ کی بنی ہوئی بالیاں اس کے کان میں ڈالی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن اسماء بنت یزید

۴۵۱۰۱...... اسے چھوڑ دو یہ عورت زبردستی کررہی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک راستے سے جارہے تھے اتنے میں ایک عورت گزری، اس عورت سے ایک آدمی نے کہا: راستے کا دھان رکھو۔ وہ عورت بولی: راستہ وہاں ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۵۱۰۲...... اس عورت کو چھوڑ دو یہ زبردستی کرنے والی ہے۔ (رواہ ابویعلی عن انس) کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک راستے سے جارہے تھے اتنے میں ایک سیاہ فام عورت گزری، اس سے ایک آدمی نے کہا: نبی کریم ﷺ کے راستے سے ہٹ کر چلو۔ اس پر بولی: راستہ وسیع ہے۔ یہ حدیث ذکر کی۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۰۳...... اس عورت سے بات نہ کرو یہ مجبور ہے یہ بات اگرچہ اس کی قدرت میں نہیں ہے اس کے دل میں ضرور ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۴۵۱۰۴...... تم بجز محرم کے کسی مرد سے ہرگز بات مت کرو۔رواہ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

۴۵۱۰۵...... آخری زمانے میں ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح (گھوڑوں کی) زمینوں پر سوار ہوں گی جو مسجدوں کے دروازے پر آکر اتریں گی۔ وہ عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سر لاغر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے، ان پر لعنت کرتے رہو چونکہ وہ ملعونہ ہیں اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی وہ خدمت کرتی جس طرح کہ تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۱۰۶...... اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم اور دیباج کی بنی ہوئی زینوں پر سوار ہو کر مساجد کے دروازے تک آئیں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ان کے سر لاغر بختی اونٹ کی کوہان کی مانند ہوں گے، ان پر لعنت کرتے رہو چونکہ وہ معلونہ ہیں، اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی وہ ان کی خدمت کرتیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۱۰۷...... عورت جب اللہ تعالیٰ کی نافرنی کرتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور خازنین رحمت وعذاب لعنت کرتے رہتے ہیں۔

رواہ البزار عن معاذ وحسن

اجنبی مردوں کے ساتھ خلوت حرام ہے

۴۵۱۰۸...... عورت تنہائی میں مردوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے۔رواہ ابن سعد بن عطاء الخراسانی مرسلاً

۴۵۱۰۹...... نوحہ کرنے والی، کان لگا کر باتیں سننے والی سر مونڈھنے والی مصیبت کے وقت آواز بلند کرنے والی گودنے والی اور گودوانے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۵۱۱۰...... سر میں بال لگانے والی اور بال لگوانے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

۴۵۱۱۱...... بال لگانے والی اور لگوانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۴۵۱۱۲ ...... عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مردوں اور عورتوں جو کہتے ہوں کہ ہم شادی نہیں کرتے پر اللہ کی لعنت ہو جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو اور تنہا رات بسر کرنی والی عورت پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۱۳ ...... چہرہ نوچنے والی پر اللہ کی لعنت ہو گریبان پھاڑنے والی پر اللہ کی لعنت ہو تباہی اور ہلاکت مانگنے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجه وابن حبان والطبرانی عن ابی امامة

۴۵۱۱۴ ...... خاوند کی خواہش پوری کرنے والی عورت جو مطالبے پر خاوند کو ٹال دے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ البخاری فی التاریخ عن عکرمة مرسلاً والخطیب عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۱۵ ...... عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ کسی میت کے پاس جمع ہوں چونکہ عورتیں جب جمع ہوجاتی ہیں اول فول کہنے لگتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خولة بنت النعمان والطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۱۱۶ ...... عورتوں کے جمع ہونے میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ وعظ ونصیحت یا جنازہ میں جمع ہوں عورتوں کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جب لوہا آگ میں ڈالا جاتا ہے جب سرخ ہوجاتا ہے اس پر لوہار ضرب لگاتا ہے چنانچہ لوہے کی اٹھنے والی چنگاریاں جس چیز پر پڑتی ہیں اسے جلا دیتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۴۵۱۱۷ ...... جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت دے، خاوند جب عورت کے گھر سے باہر نکلنے کو ناپسند کرتا ہو وہ گھر سے باہر نہ نکلے خاوند کے علاوہ کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرے خاوند کے متعلق اپنا سینہ مکدر نہ رکھے خاوند کے بستر سے الگ نہ ہو خاوند کو مارے بھی نہیں گو کہ خاوند کتنا ہی بڑا ظالم ہو عورت اسے راضی کرنے کی کوشش کرے اگر خاوند راضی ہوجائے بہت اچھا اور اللہ تعالیٰ بھی اس عورت کا عذر قبول کرلیتا ہے اور اس کی محبت کو تمام کردیتا ہے اور اس پر گناہ بھی نہیں ہوتا۔ خاوند اگر راضی نہ ہو گویا عورت نے اپنا عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچا دیا۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیهقی عن معاذ

۴۵۱۱۸ ...... کوئی عورت کسی دوسری عورت کے احوال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے چونکہ وہ ایسا ہی ہوگا گویا کہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۴۵۱۱۹ ...... کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ وہ اس کے حصہ کو اپنے برتن میں ڈال لے چونکہ اسے بھی اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة

۴۵۱۲۰ ...... خبردار! مہندی لگاؤ تم مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو حتیٰ کہ تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں جیسے ہوجاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن امرۃ

۴۵۱۲۱ ...... تمہارا اس میں کوئی نقصان نہیں کہ تم ناخنوں کو متغیر کردو اور ہاتھوں کو رنگدار کردو۔

رواہ ابن سعد عن بثینة بنت حنظلة عن امها سنا ن الاسلمیة

فصل دوم ...... ترغیبات کے بیان میں جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں

۴۵۱۲۲ ...... کیا تم عورتیں اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میں سے جب کوئی اپنے خاوند سے حاملہ ہوجاتی ہے دراں حالیکہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو اس کے لیے روزہ دار کا اجر وثواب ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے رہا ہو چنانچہ جب اسے خوشی نصیب ہوتی ہے زمین وآسمان کی مخلوق نہیں جانتی کہ اس کے لیے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے جب اسے وضع حمل ہوجاتا ہے وہ اپنے دودھ سے جو گھونٹ پلاتی ہے یا اپنے پستان سے جو چسکی (بچے کو) لگواتی ہے اس کے لیے ہر گھونٹ اور ہر چسکی کے بدلے اجر وثواب ہے اگر وہ ایک رات بیدار رہے اس کے

لیے فی سبیل اللہ ستر غلام جو صحیح سلامت ہو آزاد کرنے کا اجروثواب ہے۔ کیا تم جانتی ہو اس سے میری مراد کون ہے؟ خوش وخرم رہنے والی عورتیں جو صالحہ ہوں اپنے شوہروں کی فرمانبردار ہوں اور خاوندوں کی ناشکری نہ کرتی ہوں۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراھیم

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۴۳ والمغیر ۳۵

۴۵۱۲۳ ..... جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر (مال) میں سے خرچ کرتی ہے اور مال کو برباد نہ کرتی ہو اس کے لیے خرچ کرنے کے بدلہ میں اجروثواب ہے خاوند کے لیے اس مال کے کمانے کے بدلے میں اجروثواب ہے، خزانچی کے لیے بھی اجروثواب ہے انمیں سے کسی کے اجروثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن عائشۃ

۴۵۱۲۴ ..... جب کوئی عورت خاوند کے حکم کے بغیر اس کی مال میں سے خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے نصف اجروثواب ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

جنتی عورت کے اوصاف

۴۵۱۲۵ ..... عورت جب نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہو جنت میں داخل ہوگی۔ رواہ االبزار عن انس عن عبدالرحمن بن عوف والطبرانی عن عبدالرحمن بن حسنۃ

۴۵۱۲۶ ..... جب عورت نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہو، اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۲۷ ..... حج تم عورتوں کا جہاد ہے۔ رواہ البخاری عن عائشۃ

۴۵۱۲۸ ..... عورتوں پر جہاد، جمعہ اور جنازے کے ساتھ چلنا نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی قتادۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۷

۴۵۱۲۹ ..... یہ ہوگا پھر ظہور حصر ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ۵/۲۱۸ عن ابی واقد

۴۵۱۳۰ ..... اللہ تعالیٰ اس عورت کو پسند کرتا ہے جو اپنے خاوند کا دل بہلاتی ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۹

۴۵۱۳۱ ..... عورتیں مردوں کی مانند ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۱۳۲ ..... عورتیں (طبائع اور خلقت میں) مردوں کی مانند ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن عائشۃ والبزار عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۷۴۹۔

۴۵۱۳۳ ..... حاملہ عورتیں، دودھ پلانے والی عورتیں، اپنی اولاد پر نرمی کرنے والی عورتیں اگر وہ اپنے خاوندوں کے پاس نہ جائیں ان میں سے نماز پڑھنے والیاں جنت میں داخل ہوجائیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والطبرانی والحاکم عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۸

۴۵۱۳۴ ..... اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر غیرت فرض کردی ہے اور مردوں پر جہاد فرض کیا ہے سو جس عورت نے ایمان اور ثواب کی نیت سے صبر کیا اس کے لیے شہید کا اجروثواب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۱ والتمییز ۴۳

۴۵۱۳۵ ..... جو عورت مرگئی اور اس کا خاوند اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ام سلمۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۷ وضعیف الجامع ۲۲۷

۴۵۱۳۶ ...... جس عورت کے تین بچے مر گئے وہ اس عورت کے لیے دوزخ کا حجاب بن جائیں گے۔ رواہ البخاری کتاب الجنائز عن ابی سعید

۴۵۱۳۷ ...... جو عورت اپنی اولاد کے گھر میں بیٹھ گئی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔ رواہ ابن بشر عن انس

۴۵۱۳۸ ...... تم جو اپنی بیوی کی خدمت کرتے ہو وہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۱۲

۴۵۱۳۹ ...... بہترین عورت وہ ہے کہ اس کا خاوند جب اس کی طرف دیکھے اسے خوش کر دے، جب وہ اسے حکم دے وہ بجالائے اپنے **نفس** میں اس کی مخالفت نہ کرتی ہو اور اس کے مال میں اس کی ناپسندیدہ امور میں اس کی مخالفت نہ کرتی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ

شوہر کو خوش کرنے والی عورت

۴۵۱۴۰ ...... بہترین عورت وہ ہے جو تمہیں خوش کرے جب تم اس کی طرف دیکھو، جب تم اسے حکم دو تمہاری اطاعت کرے تمہاری عدم موجودگی میں اپنے نفس اور تمہارے مال کی حفاظت کرے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سلام

۴۵۱۴۱ ...... جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہوں ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ، والخطیب فی المتفق والمفترق عن سعد بن طریف والبیہقی فی السنن عن مجاھد بلاغاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۲ والکشف الالٰہی ۴۲۱

۴۵۱۴۲ ...... گناہ گار عورت کا گناہ ایک ہزار گناہ گاروں کے گناہ کے برابر ہوتا ہے اور نیک عورت کی نیکی ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۵۷ والمغیر ۱۰۰۔

۴۵۱۴۳ ...... عورت کے لیے صرف دو ہی پردے ہیں! قبر اور خاوند۔ رواہ ابن عدی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۵۴ والفوائد المجموعۃ ۸۳۰

۴۵۱۴۴ ...... اس عورت پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۵۱۴۵ ...... نیک عورت کی مثال اعصم کوے کی طرح ہے جس کی ایک ٹانگ سفید ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۴۶۔

۴۵۱۴۶ ...... عورت کا گھریلو کام کاج میں مصروف رہنا مجاہدین کے جہاد کے برابر ہے ان شاء اللہ۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۸

۴۵۱۴۷ ...... یا اللہ میری امت میں سے شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت فرمادے۔ رواہ البیہقی فی الادب عن علی

۴۵۱۴۸ ...... بہترین عورت وہ ہے جو جوانی کے جوبن کو پہنچنے کے باوجود پاکدامن ہو اپنی شرمگاہ کے متعلق پاکدامن ہو اور صرف اپنے شوہر سے شہوت پوری کرتی ہو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۲۹

۴۵۱۴۹ ...... اللہ تعالیٰ نے تم عورتوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ تم اپنے ضروری کاموں کی خاطر گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔ رواہ النسائی عن عائشۃ

حصہ اکمال

۴۵۱۵۰.....اسے خبر دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عاملین میں سے عمل کرنے والی ہے اور اس کے لیے مجاہد کا نصف اجر وثواب۔

رواہ الخر ائطی فی مکارم الاخلاق من طریق زافر بن سلیمان عن عبداللہ الوضاحی

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیوی ہے جب میں اس کے پاس آتا ہوں وہ کہتی ہے مرحباً خوش آمدید میرا اور میرے گھر کا سردار تشریف لایا جب وہ مجھے پریشان دیکھتی ہے تو کہتی ہے: تجھے دنیا غمزدہ نہیں کرسکتی تجھے آخرت کافی ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۱.....بلاشبہ وہ یہی ہے پھر تم عورتیں خصار کے ظہور کو لازم ہو جاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

کہ جب رسول کریم ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ حج کیا یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۲.....حج مبرور تم عورتوں کے لیے جہاد ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۱۵۳.....تم عورتوں کے لیے حج سب سے اچھا جہاد ہے۔ رواہ النسائی عن انس

۴۵۱۵۴.....اے ام سلمہ! عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن انس

۴۵۱۵۵.....عورت جب اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ مال ضائع نہ کرتی ہو اس کے لیے اجر وثواب ہے اس کے شوہر کے لیے بھی مال کمانے کا اجر وثواب ہے اس عورت کے لیے اس کی نیت کا ثواب ہے اور خزانچی کے لیے بھی اسی کے بمثل اجر وثواب ہے۔

رواہ ابن حبان والحاکم عن عائشۃ

۴۵۱۵۶.....جو عورت مرگئی دراں حالیکہ اس کا خاونداس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

رواہ الترمذی وقال حسن غریب والطبرانی والحاکم عن ام سلمۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰۷ وضعیف الجامع ۲۲۲۷

۴۵۱۵۷.....اے عورت! واپس لوٹ جا اور جان لے کہ تیرے پیچھے بہت ساری عورتیں ہیں اگر تم اپنے خاوند کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور اس کی رضامندی چاہو اس کی اتباع کرو اور اس کی موافقت کرو یہ ساری چیزیں ان امور کے برابر ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن اسماء بنت یزید الانصاریۃ

کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں عورتوں کی وکیل بن کر آئی ہوں کہ مرد حضرات ہم عورتوں پر فضیلت لے گئے چونکہ وہ نماز جمعہ پڑھتے ہیں، جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں حج وعمرہ کرتے ہیں اور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۱۵۸.....عورت پردہ کی چیز ہے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے شیطان اسے تاکنے لگتا ہے، عورت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب گھر کی چار دیواری میں رہ کر ہی ہوسکتی ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۹۶۔

۴۵۱۵۹.....عورت حمل سے لے کر وضع تک اور وضع حمل سے بچے کو دودھ چھوڑانے تک سرحدوں پر حفاظت کرنے والے سپاہی کی طرح ہے اگر اس عرصہ میں مرجائے اس کے لیے شہید کا اجر ثواب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۱۶۰.....عورت جب حاملہ ہو جاتی ہے اس کے لیے روزہ دار مجاہد فی سبیل اللہ جیسا اجر وثواب ہے جب اسے درد زہ ہوتا ہے مخلوق کو اس کا کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس کے لیے کتنا اجر وثواب ہے، جب حمل وضع کرلیتی ہے اس کے لیے دودھ کے ہر گھونٹ اور ہر چسکاری کے بدلہ میں

اجروثواب ہے۔ جب بچے کا دودھ چھڑا لیتی ہے اس کے کاندھے پر فرشتہ ہاتھ مار کر کہتا ہے از سرنو عمل جاری رکھو۔

رواہ ابو الشیخ عن عمر عبدالرحمن بن عوف

۴۵۱۶۱......عورت اسوقت تک اللہ تعالیٰ کا حق ادانہیں کر سکتی جب تک خاوند کا حق ادا نہ کرے اگر عورت کجاوے میں بیٹھی ہو اور خاوند اپنے حق کا مطالبہ کرے وہاں بھی حق ادا کرنے سے انکار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ارقم

۴۵۱۶۲......تم ایک دوسری کے ساتھ بات چیت کر سکتی ہو، جب تم نیند کا ارادہ کرو تو اپنے شوہروں کے گھر میں آ ؤ۔

رواہ الشافعی و البیهقی عن مجاهد مرسلاً

۴۵۱۶۳......اے عورتوں کی جماعت! تم میں سے بہترین عورتیں بہترین مردوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی، غسل کریں گی اور خوشبو لگا کر برذون گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خاوندوں کے پاس جائیں گی۔ ان کے ساتھ ان کے بچے ہوں گے جیسے کہ بکھرے ہوئے موتی۔

رواہ ابو الشیخ عن ابی امامة

۴۵۱۶۴......چرغے سے عورتوں کی محبت بہت اچھی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۳۵۴

۴۵۱۶۵......تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو پاکدامن ہو اور صرف اپنے خاوند سے شہوت پوری کرتی ہو۔ رواہ ابن عدی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱۸ والضعیفۃ ۱۴۹۸

۴۵۱۶۶......عورت کے لیے دوستر ہیں، قبر اور شوہر کسی نے پوچھا: ان میں سے افضل کونسا ہے؟ فرمایا: قبر افضل ہے۔

رواہ ابن عدی وقال منکر ورواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۵ وترتیب الموضوعات ۱۱۰۴

۴۵۱۶۷......عورت کے لیے دوستر ہیں قبر اور خاوند۔ رواہ ابن عدی عن ابن عباس

فرع......نماز کے لیے عورتوں کے باہر جانے کے بیان میں شرائط پائے جانے پر اذن

۴۵۱۶۸......عورتوں کو اجازت دو رات کو مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ رواہ الطیالسی عن ابن عمر

۴۵۱۶۹......رات کے وقت عورتوں کو مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۴۵۱۷۰......جب تمہاری بیوی تم سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے اسے مت روکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۴۵۱۷۱......اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے سے مت روکو۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۴۵۱۷۲......مساجد میں عورتوں کے حصے سے انھیں مت روکو جب وہ تم سے اجازت طلب کریں۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۵۱۷۳......اللہ کی بندیوں کو مسجدوں سے مت روکو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۴۵۱۷۴......تم اپنی عورتوں کو مساجد سے مت روکو اور گھر ان کے لیے بہت بہتر ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۴۵۱۷۵...... اللہ کی بندیوں کو مساجد سے مت روکو لیکن جب وہ مساجد کی طرف آئیں خوشبو نہ لگائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۷۶...... اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیتے اچھا ہوتا۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۴۵۱۷۷...... جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف جائے تو وہ خوشبو کے قریب بھی نہ جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۷۸...... تم عورتوں میں سے جو مسجد جانا چاہے وہ ہرگز خوشبو نہ لگائے۔ رواہ النسائی عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۷۹...... جو عورت خوشبو لگا کر اس مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی حتیٰ کہ واپس جائے اور جنابت کے غسل کی طرح غسل کرے۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۸۰...... جب عورت مسجد میں جائے خوشبو (ختم کرنے کے لیے) غسل کرے جس طرح جنابت سے غسل کرتی ہے۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۸۱...... جس عورت نے خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۵۱۸۲...... تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لیے حاضر ہونا چاہے وہ خوشبو نہ لگائے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن زینب الثقفیۃ

۴۵۱۸۳...... جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی حتیٰ کہ وہ غسل نہ کرے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

عورتوں کے لیے باہر نہ نکلنے کا حکم

۴۵۱۸۴...... عورت کا کمرے میں نماز پڑھنا کھلے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حجرے میں نماز پڑھنا کھلے گھر میں نماز سے بہتر ہے، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

۴۵۱۸۵...... عورتوں کی سب سے اچھی نماز وہ ہے جو گھر کے بیچوں بیچ پڑھی جائے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ

۴۵۱۸۶...... عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی السنن عن ام سلمۃ

۴۵۱۸۷...... تنہا عورت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نماز پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۱۴

۴۵۱۸۸...... عورت کی نماز جو کمرے میں ہو حجرے میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہے اور کوٹھڑی میں پڑھی ہوئی نماز گھر میں پڑھی ہوئی نماز سے افضل ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن مسعود

۴۵۱۸۹...... تم عورتوں کے حجروں میں نماز پڑھنے سے کمروں میں نماز پڑھنا افضل ہے حجروں میں نماز گھروں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جبکہ کھلے گھر میں نماز مسجد کی نماز سے افضل ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی عن ام حمید

۴۵۱۹۰...... اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز زیادہ پسند ہے جو گھر کے بیچوں بیچ تاریکی میں پڑھی جائے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ابن مسعود والطبرانی والخطیب عن ام سلمۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۸۸

ساتواں باب......اولاد کے ساتھ احسان اور ان کے حقوق کے بیان میں

اس باب میں چار فصلیں ہیں:

فصل اول...... نام اور کنیت کے بیان میں

۴۵۱۹۱......والد کا اولاد پر حق ہے کہ ان کا اچھا نام رکھے جب بالغ ہو جائیں ان کی شادی کرائے اور کتاب کی تعلیم دے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۴

۴۵۱۹۲......بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھی طرح سے اس کی تربیت اور تادیب کرے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۱ والضعیفة ۱۹۹

۴۵۱۹۳......بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اس کی جگہ کو اچھا رکھے اور اچھی طرح سے اس کی تربیت کرے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۳

۴۵۱۹۴......اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......اخراج مسلم کے باوجود ذخیرۃ الحفاظ میں اس حدیث پر کلام کیا ہے۔ دیکھئے ۱۰۷

۴۵۱۹۵......اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا اور محبوب نام وہ ہے جو اس کی عبدیت کو ظاہر کرتا ہو ھمام اور حارث سب سے سچے نام ہیں۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۶ وکشف الخفاظ ۱۱۹

۴۵۱۹۶......جب تم نام رکھو تو ایسے نام رکھو جو عبدیت کو ظاہر کرتے ہوں۔ رواہ الحسن بن سفیان والحاکم فی الکنی والطبرانی ابی زھیر الثقفی

۴۵۱۹۷......جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے مت مارو اور نہ ہی اسے محروم کرو۔ رواہ البزار عن ابن رافع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۰ واللآلی ۱۰۳۱

۴۵۱۹۸......جب تم اپنے بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کا اکرام کرو، مجلس میں اس کے لئے وسعت پیدا کرو اور اس کے چہرے کو برا بھلا مت کہو۔

رواہ الخطیب عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷ واللآلی ۱۰۳۱

۴۵۱۹۹......اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۴۵۲۰۰......تم اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو پھر اس پر لعنت بھی بھیجتے ہو۔ رواہ البزار والحاکم عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنکیت والافادۃ ۲۳ وضعیف الجامع ۲۴۳۶

۴۵۲۰۱......قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا لہٰذا اچھے اچھے نام رکھو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵۳ وضعیف الجامع ۲۰۳۶

۴۵۲۰۲......اپنی اولاد کی کنیت میں جلدی کرو قبل اس سے کہ ان پر القاب کا غلبہ ہو جائے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد واصحاب السنن الاربعة عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۴۷ وترتیب الموضوعات ۵۷۔

۴۵۲۰۳......تمہارے بہترین نام عبداللہ عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی سجرۃ

۴۵۲۰۴......جس کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے ان میں سے ایک کا نام بھی اس نے محمد نہ رکھا گویا وہ جہالت میں رہا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۱۵ وتذکرۃ الموضوعات ۸۹

۴۵۲۰۵......تمہارا اس میں کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ رواہ ابن سعد عن عثمان العمری مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۲۳۶۷

۴۵۲۰۶......جس قوم میں کوئی نیک آدمی ہو اور وہ مرجائے پھر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور باپ کے نام پر اس کا نام رکھیں اللہ تعالیٰ ان میں اچھائی لاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۱۲

ابوالقاسم کی کنیت رکھنے کی ممانعت

۴۵۲۰۷......میرے نام پر تم اپنے نام رکھو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھو۔

رواہ احمد بن حنبل، والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن انس واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن انس عن جابر

۴۵۲۰۸......کسی چیز نے میرے نام اور میری کنیت کو حرام کیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۵۔

۴۵۲۰۹......اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ، عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔ رواہ ابو یعلی عن انس

۴۵۲۱۰......انبیاء کے اسماء پر اپنے نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے سب سے برا نام حرب اور مرہ ہے۔ رواہ البخاری فی الافراد وابوداؤد والنسائی عن ابی وھب الجسمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابی داؤد ۱۰۵۴ وضعیف الادب ۱۳۰۔

۴۵۲۱۱......جس شخص نے کسی آدمی کو اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارا فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ رواہ ابن السنی عن عمیر بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۷ واللطیفہ ۵۰

۴۵۲۱۲......اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ رواہ البخاری عن جابر

۴۵۲۱۳......اس کا نام رکھو میرا محبوب ترین نام حمزہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۴

۴۵۲۱۴......وہ حمل جو ساقط ہو جائیں ان کے بھی نام رکھو چونکہ وہ جنت میں تمہارے لیے پیشگی خوشی ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱ والضعیفہ ۲۰۰۶

۴۵۲۱۵......ساقط ہونے والے ناتمام بچے کا بھی نام رکھو وہ بھی تمہارے میزان کو بوجھل کرے گا بلاشبہ وہ قیامت کے دن کہے گا اے میرے رب انھوں نے مجھے ضائع کر دیا اور میرا نام نہیں رکھا۔ رواہ المیسرۃ فی مشیختہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۵۱۶ وضعیف الجامع ۳۲۸۲

۴۵۲۱۶......میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۱۷ ... میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو چونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔
رواہ البخاری ومسلم عن جابر

۴۵۲۱۸ ... انبیاء کے ناموں پر نام رکھو لیکن فرشتوں کے ناموں پر نام نہ رکھو۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن عبداللہ بن جراد

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۳۔

حصہ اکمال

۴۵۲۱۹ ... اپنے بھائیوں کو اچھے ناموں سے پکارو برے القاب سے انھیں نہ پکارو۔ رواہ احباب السنن الاربعة عن عبداللہ بن جراد

۴۵۲۲۰ ... جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے پیشانی پر مت مارو اسے کسی چیز سے محروم بھی نہ کرو اور نہ ہی اسے برا بھلا کہو، محمد نام میں برکت رکھ دی گئی ہے۔ جس گھر میں محمد نام کا آدمی ہو اس میں بھی برکت رکھ دی گئی ہے اور جس مجلس میں محمد نام کا آدمی ہو اس میں بھی برکت رکھ دی گئی ہے۔
رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۲۲۱ ... میرے نام پر جس شخص کا نام رکھ دیا گیا اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے قیامت کے دن تک برکت رہتی ہے۔
رواہ ابن ابی عاصم وابو نعیم عن ابن جشیب عن ابیہ

۴۵۲۲۲ ... تم محمد نام رکھتے ہو اور پھر اسے گالی بھی دیتے ہو۔ رواہ عبد بن حمید عن انس

۴۵۲۲۳ ... جس شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا پھر مجھ سے محبت کی بنا پر اور تبرک کے طور پر میرے نام پر نام رکھا والد اور مولود دونوں جنت میں ہوں گے۔
رواہ الرافعی عن ابی امامة

مشورہ میں بے برکتی کا واقعہ

۴۵۲۲۴ ... اگر کوئی قوم کسی مشورہ کے لیے جمع ہوئی، ان میں محمد، نام کا ایک آدمی بھی تھا جسے انھوں نے مشورے میں داخل نہیں کیا، ان کے مشورہ میں برکت نہیں ڈالی جائے گی۔
رواہ ابن عدی وابن عساکر عن علی وقال ابن عدی: حدیث غیر محفوظ ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۱ والتنزیہ ۱۷۳۱

۴۵۲۲۵ ... انبیاء کے ناموں پر نام رکھو، اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، سب سے سچے نام ھمام اور حارث ہیں سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابی وھب الجسمی

۴۵۲۲۶ ... انبیاء کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں سب سے سچے نام حارث اور ھمام ہیں، سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں سرحدوں کی حفاظت کے لئے گھوڑوں کو تیار رکھو، ان کی پیشانیوں اور دموں پر ہاتھ پھیرو ان میں ملادہ ڈالو، ان پر کمان کی تانتیں نہ ڈالو تمہیں کمیت (سرخ وسیاہ) گھوڑا پالنا چاہئے جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں یا تمہیں گہرے سرخ رنگ کا گھوڑا پالنا چاہئے جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں یا پھر گہرے سیاہ رنگ کا گھوڑا پالو جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب وابو داؤد والترمذی والبغوی وابن قانع والطبرانی والبخاری ومسلم عن ابی وھب الجسمی

۴۵۲۲۷ ... بہترین نام عبداللہ [illegible] اور حارث ہیں۔ رواہ ابو احمد الحاکم عن سبرة بن ابی سبرة

۴۵۲۲۸ ... بیٹے کا باپ پر سب سے پہلا حق یہ ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرة

۴۵۲۲۹ ... اچھے نام رکھو اور اچھے چہرے والوں سے اپنی حوائج پوری کرو۔ رواہ الدیلمی عن عائشة

۴۵۲۳۰......اپنی اولاد کا نام اور کنیت رکھنے میں جلدی کرو اور القاب کو لاحق نہ ہونے دو۔رواہ الشیرازی فی الالقاب عن انس

۴۵۲۳۱......اس کا نام حمزہ رکھو جو لوگوں میں میرا محبوب ترین ہے۔

رواہ محمد بن مخلد فی جزئہ والحاکم والخطیب عن عمر وابن دینار عن رجل من الانصار عن ابیہ

کہا کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: میں اس کا کیا نام رکھوں؟ یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۴۵۲۳۲......اپنے ناتمام ساقط ہونے والے بچوں کی نام بھی رکھو چونکہ وہ تمہاری پیشگی خوشی ہیں۔ (رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ والبختری ضعیف ورواہ ابن عساکر، ابن عساکر نے ان الفاظ کے تغیر کے ساتھ روایت نقل کی ہی کہ وہ تمہاری اولاد اور تمہارے بچے ہیں۔وقال المحفوظ الاول)

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱ والضعیفہ ۲۰۰۶

۴۵۲۳۳......اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام سے اپنی کنیت رکھو۔(رواہ ابن سعد والطبرانی عن عبادۃ بن حمزۃ بن عبد اللہ بن الزبیر عائشۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ میری کنیت نہیں رکھتے؟ یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ورواہ الطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن عبادۃ عن عائشۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عروۃ عن عائشۃ)

فرع ممنوع ناموں کا بیان

۴۵۲۳۴......کلب یا کلیب نام رکھنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الطبرانی عن بریدۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۴

۴۵۲۳۵......چار نام رکھنے سے منع فرمایا ہے جو یہ ہیں افلح، یسار نافع، رباح۔رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن سمرۃ

۴۵۲۳۶......منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نبی کریم...... کا نام اور کنیت جمع کرے۔رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۳۷......اجدع (ناک کٹا) شیطان کا نام ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۱۸ وضعیف الجامع ۲۲۷۱

۴۵۲۳۸......قطع تعلقی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔رواہ البغوی والطبرانی عن سعد بن یربوع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۵۱

۴۵۲۳۹......شہاب شیطان کا نام ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۶۶

۴۵۲۴۰......حباب شیطان کا نام ہے۔رواہ ابن سعد عن عروۃ وعن الشعبی و عن ابی بکر بن محمد بن عمر وبن حزم مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۵۳۔

۴۵۲۴۱......ان ناموں کے رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں: حرب ولید، مرہ حکم، ابوالحکیم، افلح، نجیح، یسار۔(رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۱۳۔

۴۵۲۴۲......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے گھٹیاں نام 'ملک الاملاک'' (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے جبکہ بادشاہ صرف اللہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبخاری و مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۴۳......قیامت کے دن سب سے بڑا نام اس شخص کا ہوگا جس کا نام 'ملک الاملاک'' رکھا گیا ہو۔رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۲۴۴..... اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر شدید تر ہوتا ہے جس کا دعویٰ ہو کہ وہ ملک الاملاک (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے جب کہ بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هریرة والحارث عن ابن عباس

۴۵۲۴۵..... قیامت کے دن سب سے برا گندا، پلید جس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ سب سے زیادہ ہوگا وہ ہے جس کا نام ملک الاملاک ہو جبکہ بادشاہ صرف اللہ ہی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

۴۵۲۴۶..... ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو لوگوں کو رجاح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے سختی سے باز رکھوں گا۔ رواہ ابن ماجه والحاكم عن عمر

۴۵۲۴۷..... ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو لوگوں کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے سختی سے منع کروں گا۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان والحاكم عن جابر

۴۵۲۴۸..... میں ضرور لوگوں کو نافع، برکت اور یسار نام رکھنے سے باز رکھوں گا۔ رواہ الترمذی عن عمر

۴۵۲۴۹..... میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت مت رکھو بلاشبہ میں ابوالقاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ رواہ مسلم عن جابر

۴۵۲۵۰..... جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو شخص اپنے لیے میری کنیت تجویز کرے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان عن جابر ورواہ مسلم كتاب الاداب رقم ۹

۴۵۲۵۱..... اپنے نفوس کا تزکیہ مت کرو تم میں سے نیکوکار کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن زينب بنت ابی سلمة

نام تجویز کرنے کا طریقہ

۴۵۲۵۲..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء اور گذشتہ صالحین کے نام اپنے لیے تجویز کرتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن المغيرة

۴۵۲۵۳..... جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت کو اپنے لیے مت تجویز کرو۔ رواہ الترمذی عن جابر

۴۵۲۵۴..... میرا نام اور کنیت جمع مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبدالرحمن ابن ابی عمرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۲۰۵۳

۴۵۲۵۵..... اپنے لڑکے کا نام، رباح، افلح، یسار یا نجیح مت رکھو چنانچہ پوچھا جاتا کیا وہ یہاں ہے؟ جواب دیا جاتا نہیں۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن سمرة

۴۵۲۵۶..... اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح یا نافع مت رکھو۔ رواہ مسلم عن سمرة

۴۵۲۵۷..... عنب (انگور) کو "کرم" کا نام مت دو اور مت کہو "زمانہ کی رسوائی" چونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۴۵۲۵۸..... انگور کو "کرم" مت کہو البتہ انگور کو عنب اور حبلہ کہہ سکتے ہو۔ رواہ مسلم عن وائل

۴۵۲۵۹..... تم اپنی اولاد کا محمد نام رکھتے ہو اور پھر ان پر لعنت بھیجتے ہو۔ رواہ البزار وابویعلی والحاكم عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکنیت والافادة ۲۳ وضعیف الجامع ۲۴۳

حصہ اکمال

۴۵۲۶۰..... خود اپنا تزکیہ مت کرو تم میں سے نیکوکاروں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس لڑکی کا نام زینب رکھو۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن زينب بنت ابی سلمة

کہتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا رسول کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۲۶۱......انصار نے بہت اچھا کیا: میرا نام رکھ سکتے ہو اور میری کنیت مت رکھو چونکہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ مسلم وابن سعد عن جابر

۴۵۲۶۲......میرا نام اپنے لیے رکھو میری کنیت مت رکھو چنانچہ میں قاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ مسلم وابن سعد عن جابر

۴۵۲۶۳......میرا نام تم اپنے لیے رکھ سکتے ہو میری کنیت مت رکھو میں ہی ابوالقاسم ہوں۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۶۴......میرا نام اور میری کنیت جمع مت کرو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ ابن سعد وابویعلی والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۶۵......کس چیز نے میرا نام حلال کردیا اور میری کنیت حرام کردی، کس چیز نے میری کنیت حرام کردی اور نام حلال کردیا۔

رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۴۵۲۶۶......اس کا نام محمد ہے اور کنیت ابوسلیمان ہے میں اس میں اپنا نام اور اپنی کنیت جمع نہیں پاتا۔

رواہ ابن سعد عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ مرسلاً

۴۵۲۶۷......میرا نام اور میری کنیت مت رکھو۔ یعنی کنیت اور نام دونوں جمع کرنے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن سعد عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۶۸......اگر میں زندہ رہا لوگوں کو ضرور باز رکھوں گا کہ رباح یسار، افلح اور نجیح نام نہ رکھیں۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۴۵۲۶۹......اپنے غلاموں کا نام رباح، یسار افلح اور نجیح مت رکھو ان شاء اللہ تعالیٰ۔ رواہ ابن جریر عن سمرۃ بن جندب

۴۵۲۷۰......تم ہرگز اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح، افلح نہ رکھو چونکہ تم کہو گے کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔

رواہ ابوداؤد و ابن جریر وصححہ عن سمرۃ بن جندب

۴۵۲۷۱......قیامت کے دن جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ غصہ ہوگا اور سب سے زیادہ خبیث ہوگا وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہو جبکہ اللہ کے سوا کوئی ملک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۷۲......اس کا نام عزیز مت رکھو، البتہ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو چونکہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نام عبداللہ، عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عبدالرحمن بن سمرۃ الجعفی

۴۵۲۷۳......اس کا نام حباب مت رکھو چونکہ حباب شیطان کا نام ہے لیکن اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن سمرۃ الجعفی

۴۵۲۷۴......عبدالعزی نام مت رکھو البتہ عبداللہ نام رکھو چونکہ سب سے بہترین نام عبداللہ عبیداللہ حارث اور ھمام ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابی سبرۃ

۴۵۲۷۵......حریق (آگ) نام مت رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۷۶......تم لوگ اپنے فرعونوں کے ناموں کو اپنے لیے تجویز کرتے ہوتا کہ اس امت کا ایک آدمی ایسا بھی ہو جسے ولید کہا جائے حالانکہ وہ فرعون سے بھی زیادہ برا ہوسکتا ہے اس امت کے لیے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۷۷......عنقریب تم ولید کو مہربان پاؤ گے۔ رواہ الطبرانی عن اسماعیل بن ایوب المخزومی

۴۵۲۷۸......ولید کو نہیں پائے گے مگر مہربان ہی۔ رواہ ابن سعد بن ام سلمۃ

۴۵۲۷۹......انگور کو کرم مت کہو چونکہ کرم تو مؤمن کا وصف ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۵۲۸۰......کتابوں میں مومن مرد کا نام کرم ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر کرم واحسان کیا ہے جبکہ تم انگور کے باغ کو کرم کہتے ہو خبردار انگور کے باغ کا نام "جفن" ہے اور کرم تو آدمی کا وصف ہے۔ رواہ الطبرانی عن سمرۃ

فصل دوم...... عقیقہ کے بیان میں

۴۵۲۸۱..... ہر لڑکا عقیقے کا مرہون ہے ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح کیا جائے، بچے کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه والحاكم عن سمرة

۴۵۲۸۲..... بچے کے ساتھ ساتھ عقیقہ ہونا ضروری لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت (یعنی بال وغیرہ) دور کرو۔

رواه البخاری وابوداؤد و ابن ماجه عن سلمان بن عامر

۴۵۲۸۳..... اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی پسند نہیں فرماتا، جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اگر چاہے کہ جانور ذبح کرے تو اسے چاہئے کہ جانور ذبح کرے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ رواه ابن ماجه وابوداؤد عن ابن عمر

۴۵۲۸۴..... اے فاطمہ! اس بچے کا سر مونڈھو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ رواه الترمذی والحاكم عن علی

۴۵۲۸۵..... لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو خون سے نہ لتھیڑا جائے۔ رواه مسلم عن یزید بن عبد المزنی

۴۵۲۸۶..... یہودی لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے تھے اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ نہیں کرتے تھے، پس تم لڑکے کی جانب سے دو بکریاں عقیقہ کرو اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ کرو۔ رواه البیهقی فی السنن عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۴

۴۵۲۸۷..... لڑکے کی طرف سے دو عقیقے کیے جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک عقیقہ کیا جائے۔ رواه الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۲۸۸..... لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں عقیقہ میں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن ام کرز واحمد بن حنبل عن عائشة والطبرانی عن اسماء بنت یزید

۴۵۲۸۹..... لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ بکریاں نر ہوں یا مادہ۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان والحاكم عن ام کرز والترمذی عن سلمان بن عامر وعن عائشة

۴۵۲۹۰..... عقیقہ برحق ہے چنانچہ لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواه الطبرانی فی الاوسط عن اسماء بنت یزید

عقیقہ کے جانور کے حصے

۴۵۲۹۱..... عقیقے کا جانور سات یا چودہ یا اکیس حصوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط والضیاء عن بریدة

۴۵۲۹۲..... لڑکا عقیقے کا مرہون ہوتا ہے ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح کیا جائے بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر بھی مونڈھا جائے۔

رواه الترمذی والحاكم عن سمرة

۴۵۲۹۳..... لڑکا عقیقے کا مرہون ہوتا ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور کرو۔ رواه الطبرانی عن سلمان بن عامر

۴۵۲۹۴..... اونٹوں میں بھی فرع ہے، بھیڑ بکریوں میں بھی فرع ہے، لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور اس کے سر کو خون سے لتھیڑا نہ جائے۔

رواه الطبرانی عن یزید بن عبدالمزنی عن ابیه

۴۵۲۹۵..... لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے، اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور کرو۔

رواه النسائی عن سلمان بن عامر

حصہ اکمال

۴۵۲۹۶......جب لڑکے کا ساتواں دن ہو تو اسکی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت (بال وغیرہ) کو دور کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۲۹۷......بچے کا نام لے کر جانور ذبح کرو اور یوں کہو:

بسم اللہ اللھم! لک والیک ھذہ عقیقة فلان

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ! یہ تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اور فلاں بچے کا عقیقہ ہے۔ رواہ ابن المنذر عن عائشة

۴۵۲۹۸......میں نافرمانی کو پسند نہیں کرتا ہوں جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ بچے کی طرف سے جانور ذبح کرنا چاہے تو کرے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رواہ الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ واحمد بن حنبل والبغوی والبخاری ومسلم عن رجل من بنی حمزة

۴۵۲۹۹......لڑکے کی طرف سے دو عقیقے کیے جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک عقیقہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۳۰۰......لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں عقیقہ کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری بچے کا نام لے کر ذبح کرو اور یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ واللہ اکبر اللھم! لک والیک ھذہ عقیقة فلان.

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یا اللہ یہ تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی طرف سے ہے اور یہ فلاں بچے کا عقیقہ ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن عائشة

فائدہ:......دعا میں فلاں کی جگہ بچے کا نام لے۔ جسے یہ دعا یاد نہ ہو وہ اردو میں یہ دعا پڑھے۔

۴۵۳۰۱......ہر بچہ اپنے عقیقہ کا مرھون ہوتا ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور بچے سے اذیت دور کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمان بن عامر الضبی

۴۵۳۰۲......خون کی جگہ خلوق (خوشبو) رکھو۔ (رواہ ابن حبان عن عائشة) کہتی ہیں کہ جاہلیت میں جب لوگ بچے کی طرف سے عقیقہ کرتے، روئی کو عقیقہ کے خون میں آلودہ کرتے اور جب بچے کا سر صاف کرتے خون آلودہ روئی بچے کے سر پر رکھ دیتے نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۴۵۳۰۳......بچے کی طرف سے کسی چیز کا عقیقہ نہ کرو لیکن اس کا سر مونڈھو پھر بالوں کے بقدر چاندی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرو جو مختلف لوگوں غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرو۔ (رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبخاری ومسلم عن ابی رافع

فصل سوم......ختنہ کے بیان میں

۴۵۳۰۴......ابراہیم علیہ السلام کی قدوم میں اسّی (۸۰) سال کی عمر میں ختنہ ہوئیں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرة نقل فی ذکر ابراھیم

۴۵۳۰۵......مردوں کے لیے ختنہ سنت ہیں اور عورتوں کے لیے باعث عزت۔ رواہ احمد بن حنبل عن والد ابی الملیح

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۵۹ وحسن الاثر ۳۶۸

۴۵۳۰۶......ختنہ کرتی رہو اور زیادہ مبالغہ مت کرو چونکہ یہ چہرے کے لیے زیادہ باعث رونق ہے اور خاوند کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن الضحاک بن قیس الفھری

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۱۵۔

۴۵۳۰۷......جب تم ختنہ کرتی ہوتو مبالغہ سے کام مت لو چونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ باعث لطف اور شوہر کے لیے زیادہ محبت کا باعث ہے۔
رواہ البیہقی فی السنن عن ام عطیۃ

۴۵۳۰۸......جب تم (بچیوں کی ختنہ کرو) تو خوشبو سونگھا لیا کرو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ چہرے کے لیے باعث حسن ہے اور خاوند کے لیے باعث رضا ہے۔رواہ الخطیب عن علی

۴۵۳۰۹......جب تم بچیوں کی ختنیں کرنے لگو تو خوشبو سونگھا دیا کرو اور ختنہ میں زیادہ مبالغہ مت کرو بلاشبہ یہ چہرے کے لیے خوبصورتی کا باعث ہے اور خاوند کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۸۸

۴۵۳۱۰......اسلام میں کسی کو بھی غیر مختون نہیں چھوڑا جائے گا حتیٰ کہ اس کی ختنہ نہ کر لی جائیں گو وہ اسی (۸۰) سال کی عمر کو کیوں نہ پہنچ جائے۔
رواہ البیہقی فی السنن عن الحسن بن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۱۵

۴۵۳۱۱......ختنہ کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ (عورت کی ختنہ) عورت کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے اور شوہر کے دل میں زیادہ محبت پیدا کرتی ہے۔رواہ ابوداؤد عن ام عطیۃ

حصہ اکمال

۴۵۳۱۲......ساتویں دن اپنے بچوں کی ختنیں کرو چونکہ ایسا کرنا زیادہ پاکی کا باعث ہے بدن میں زیادہ گوشت پیدا کرتا ہے اور دل کو راحت پہنچاتا ہے۔
رواہ ابوحفص عمر بن عبداللہ بن زاذان فی فوائد والدیلمی عن علی

۴۵۳۱۳......اے ام عطیہ!۔(بچیوں کی) ختنیں کرو مبالغہ سے کام نہ لو چونکہ یہ چہرے کے لیے زیادہ خوشگوار ہے اور شوہر کے لیے زیادہ لطف کا باعث ہے۔رواہ البخاری ومسلم والخطیب فی المتفق والمفترق عن الضحاک بن قیس

۴۵۳۱۴......اے ام عطیہ جب تم ختنہ کرو تو خوشبو سونگھا دو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ چہرے کو زیادہ خوشنما بناتا ہے اور شوہر کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔رواہ ثعلب فی امالیہ والطبرانی فی الاوسط وابن عدی والبخاری ومسلم والخطیب عن انس

۴۵۳۱۵......اے ام عطیہ! ختنہ کرتی رہو اور زیادہ مبالغہ نہ کرو چونکہ یہ (ختنہ) چہرے کو زیادہ خوشنما بناتا ہے اور شوہر کے لیے زیادہ باعث لطف ہے۔
رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن الضحاک ابن قیس

چوتھی فصل......حقوق اور آداب متفرقہ کے بیان میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

۴۵۳۱۶......اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر نہ نکلنے دو چونکہ اسوقت جنات اور محافظ فرشتے آتے جاتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ عن جابر

۴۵۳۱۷......اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روکے رکھو حتیٰ کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے چونکہ یہ وقت شیاطین کے آنے جانے کا وقت ہے۔
رواہ الحاکم عن جابر

۴۵۳۱۸......جب رات آجائے اپنے بچوں کو روک لو چونکہ اس وقت شیاطین آتے جاتے ہیں جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تب بچوں کو

چھوڑ دو، رات کو دروازے بند رکھواور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو چونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، مشکیزوں کے منہ باندھ کر رکھو، اور اللہ تعالیٰ کا نام یاد رکھو، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لو اور چراغ گل کر دو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۴۵۳۱۹...... جب سورج غروب ہو جائے اپنے بچوں کو (باہر جانے سے) روکو چونکہ اس وقت شیاطین آتے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

مغرب کے وقت بچوں کو گھر میں رکھنا

۴۵۳۲۰...... عشاء کے اول حصہ میں اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو گھروں میں بند رکھو چونکہ اس وقت جنات آتے جاتے ہیں۔

رواہ عبد بن حمید عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۱

۴۵۳۲۱...... جب سورج غروب ہو جائے اپنے مویشیوں اور بچوں کو باہر آزادمت چھوڑے رکھو یہاں تک کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے چونکہ جب سورج غروب ہوتا ہے شیاطین کا چلنا پھرنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عشاء کا اول حصہ ختم ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن جابر

حصہ اکمال

۴۵۳۲۲...... جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو چونکہ اس وقت شیاطین کا انتشار ہوتا ہے جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے بچوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو چونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا۔ مشکیزوں کے مونہوں باندھ دو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اور اللہ کا نام یاد کرو اچھا ہے اگر تم برتنوں پر کوئی چیز (کپڑا) پھیلا دو اور چراغ گل کرو۔

رواہ البخاری واحمد بن حنبل ومسلم ابوداؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان عن جابر

۴۵۳۲۳...... عشاء کے ابتدائی حصہ سے ڈرتے رہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن جابر

دوسری فرع...... اولاد کے متعلق نماز کا حکم

سات سال کی عمر سے نماز کا حکم

۴۵۳۲۴...... تمہاری اولاد جب سات سال کی عمر تک پہنچ جائے انھیں نماز کا حکم دو، جب دس سال کے ہو جائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔ تم میں سے کوئی اگر اپنے خادم یا غلام یا ملازم کی شادی کرائے تو اس کے جسم کی طرف ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر نظر نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۰۳ والتمییز ۱۵۳

۴۵۳۲۵...... جب لڑکا دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ممتاز کرے اسے نماز کا حکم دو۔ رواہ ابوداؤد والبیهقی فی السنن عن رجل من الصحابة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۸۷۱ وضعیف الجامع ۵۹۴

۴۵۳۲۶...... لڑکے پر اس وقت نماز واجب ہو جاتی ہے جب وہ سمجھ بوجھ کے قابل ہو جائے اور روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب روزہ رکھنے کی طاقت اس میں آجائے لڑکے پر حد اور گواہی اس وقت واجب ہو جاتی ہے جب بالغ ہو جائے۔ رواہ المرهبی فی العلم عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۹۳ والکشف الالٰہی ۲۶۷

۴۵۳۲۷......بچہ جب سات سال کا ہوجائے اسے نماز سکھاؤ جب دس سال کا ہوجائے اور نماز نہ پڑھے اسے مارو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن سبرۃ

۴۵۳۲۸......جب تمہاری اولاد میں سمجھ بوجھ پیدا ہوجائے انھیں لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ پھر تم لاپرواہ ہوجاؤ گے کہ جب بھی وہ مرجائیں۔ جب تمہاری اولاد کے دانت گرنے لگیں انھیں نماز کا حکم دو۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمرو

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸ والضعیفہ ۲۳۳۶

۴۵۳۲۹......جب تمہاری اولاد سات سال کی ہوجائے ان کے بستروں کو الگ الگ کردو جب دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو۔

رواہ الدارقطنی والحاکم عن سبرۃ بن معبد

۴۵۳۳۰......اپنی اولاد کو نماز سکھاؤ جب وہ سات سال کے ہوجائیں، جب دس سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔ رواہ البزار عن انس

۴۵۳۳۱......بچہ جب سات سال کا ہوجائے اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہوجائے نماز نہ پڑھنے پر اسے مارو۔ رواہ ابوداؤد عن میسرۃ

حصہ اکمال

۴۵۳۳۲......اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھاؤ اور مرتے وقت بھی انھیں لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو چونکہ جس کا پہلا کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا اس کا آخری کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہوگا۔ پھر وہ ایک ہزار سال بھی زندہ رہا اس سے کسی گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

رواہ ابن عساکر وقال غریب فی تاریخہ و البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۷۰

۴۵۳۳۳......جب لڑکا سات سال کا ہوجائے اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہوجائے نماز نہ پڑھنے پر اسے مارو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن سبرۃ بن معبد

۴۵۳۳۴......بچے جب سات سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو، نو سال کے ہوجائیں ان کے بستر الگ الگ کردو سترہ سال کے جب ہوجائیں۔ (اور بالغ بھی ہوجائیں) ان کی شادی کرادو، جب وہ ایسا کرے اسے اپنے سامنے بٹھائے اور کہے: اللہ تعالیٰ تجھے دنیا و آخرت میں میرے لیے فتنہ نہ بنائے۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

۴۵۳۳۵......بچے جب سات سال کے ہوجائیں انھیں نماز کا حکم دو اور تیرا سال کے ہوجائیں نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو۔

رواہ الدارقطنی والطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۱۸ وضعیف الاثر ۴۴

۴۵۳۳۶......اولاد جب سات سال کی ہوجائے ان کے بستر الگ الگ کردو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۴۵۳۳۷......جس شخص کا لڑکا حد نکاح تک پہنچ گیا، اس کے پاس لڑکے کا نکاح کرانے کے لیے رشتہ بھی تھا لیکن اس نے لڑکے کا نکاح نہیں کرایا پھر اگر خلاف شرع واقعہ پیش آیا اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴۵۳۳۸......سات سال کا لڑکا سردار ہوتا ہے سات سال کا لڑکا خادم بھی بن جاتا ہے، سات سال کا لڑکا وزیر بھی ہوتا ہے، اگر تم اکیس سال کے معاملات حل کرنے سے راضی ہوجائے وگرنہ اس کے کاندھے پر تھپکی مارو، میں نے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں معذور پایا۔ رواہ الحاکم فی الکنی والطبرانی فی الاوسط عن ابی جبیرۃ بن محمود بن ابی جبیرۃ عن ابیہ عن جدہ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۷۶۱

بچوں کی پرورش کی فضیلت

۴۵۳۳۹......جس شخص نے بچے کو اس کے بچپن میں ایک گھونٹ پانی پلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ستر گھونٹ حوض کوثر سے پلائیں گے۔

رواه نعيم عن ابن عمر

تیسری فرع......تیراندازی اور تیراکی کے بیان میں

۴۵۳۴۰......بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ وہ بیٹے کو لکھائی تیراکی اور تیراندازی سکھائے اور اسے صرف رزق حلال کھلائے۔

رواه الحكيم وابو الشيخ في الثواب وابن حبان عن ابي رافع

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۳۲

۴۵۳۴۱......اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ چونکہ تیراندازی دشمن کو مغلوب کرتی ہے۔ رواه الديلمي في الفردوس عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۸

۴۵۳۴۲......اپنے لڑکوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور لڑکی کو چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ رواه البيهقي في شعب الايمان عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۲۷ والکشف الالٰہی ۵۴۱

۴۵۳۴۳......اپنی اولاد کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ مومن عورت کا گھر میں اچھا مشغلہ سوت کاتنا ہے اور جب تمہیں ماں باپ دونوں بلائیں تو تو والدہ کی پکار کا جواب دو۔ رواه ابن منده في المعرفة وابو موسى في الذيل والديلمي في الفردوس عن بكر بن عبدالله بن بن الربيع الانصاري

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۲۷ وضعیف الجامع ۳۷۲۶۔

اکمال

۴۵۳۴۴......وہی حقوق باپ کو بیٹے کے لیے لازم ہوتے ہیں جو بیٹے کو باپ کے لیے لازم ہوتے ہیں۔ رواه ابن النجار عن ابي هريرة

۴۵۳۴۵......اے ابورافع اس وقت (قیامت کے دن) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم فقیر ہو جاؤ گے؟ عرض کیا: کیا میں اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہ کروں؟ فرمایا: ضرور کیوں نہیں، تمہارا کتنا مال ہے؟ عرض کیا: چالیس (۴۰) ہزار، اور وہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: نہیں۔ بلکہ کچھ صدقہ کرو اور کچھ روک لو۔ اور اپنی اولاد پر خرچ کرو عرض کیا: ہمارے اوپر ان کا حق ہے جس طرح ہمارا ان پر ہے؟ فرمایا جی ہاں اولاد کا باپ پر حق ہے کہ اسے کتاب اللہ کی تعلیم دے تیراندازی اور تیراکی سکھائے اور اسے حلال وطیب کا وارث بنائے۔

رواه ابو نعيم في الحلية عن ابي رافع

چوتھی فرع......اولاد کے لیے عطیہ میں عدل وانصاف

عطیہ دینے میں بچوں میں برابری کرنا

۴۵۳۴۶......عطیہ کے حوالے میں اپنی اولاد میں مساوات قائم رکھو اور میں کسی کو فضیلت دیتا تو عورتوں کو فضیلت دیتا۔

رواه الطبراني والخطيب وابن عساكر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۳ وضعیف الجامع ۳۲۱۵۔

۴۵۳۴۷......عطیات کے حوالے سے اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ احسان اور مہربانی میں تمہارے درمیان عدل کریں۔رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۴۸......اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل کرو جیسا کہ تم پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔

رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۱۔

۴۵۳۴۹......اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔رواہ البخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۰......اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو یہاں تک کہ بوسے لینے میں بھی عدل کرو۔

رواہ ابن النجار عن نعمان بن بشیر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۱۲

۴۵۳۵۱......بوسہ لینا نیکی ہے اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

اکمال

۴۵۳۵۲......اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد میں عدل رکھو جیسا تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔

رواہ الطبرانی عن نعمان

۴۵۳۵۳......اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔رواہ البخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۴......اپنی اولاد میں عدل قائم کرو اپنی اولاد میں عدل قائم کرو۔

رواہ البخاری ومسلم وابن النجار عن نعمان بن بشیر عن شیخ من اھل مکة

۴۵۳۵۵......اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔رواہ ابو داؤد والنسائی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۶......اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۷......تمہارے اوپر حق ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جیسا کہ تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔

رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۸......اولاد کا تمہارے اوپر حق ہے کہ تم ان کی درمیان عدل کرو جیسا کہ تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ احسان کریں۔

رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن نعمان بن بشیر

۴۵۳۵۹......اپنی اولاد میں مساوات قائم کرو اگر میں کسی کو فضلیت دیتا تو عورتوں کو فضلیت دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور والطبرانی والبخاری ومسلم عن یحیٰی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابن عباس

۴۵۳۶۰......عطیات کے متعلق اپنی اولاد کے درمیان مساوات قائم کرو۔اگر میں کسی کو کسی پر ترجیح دیتا تو عورتوں کو مردوں پر ترجیح دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن عساکر عن یحیٰی بن ابی کثیر مرسلاً

۴۵۳۶۱......میں گواہی نہیں دوں گا اگرچہ ایک جلی ہوئی روئی پر کیوں نہ ہو۔رواہ ابن النجار عن سھل بن سعد

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے اس غلام کے متعلق گواہی دیں کہ وہ میرے بیٹے کے لیے ہے۔ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کے لیے اتنا ہی حصہ رکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں تب آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

پانچویں فرع......بیٹوں کے ساتھ احسان اوران پرصبر کرنے کے بیان میں

۴۵۳۶۲......جو شخص بیٹیوں میں مبتلا ہوجائے اور پھر وہ ان پرصبر کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ کے آگے حجاب ہوں گی۔
رواہ الترمذی عن عائشة

۴۵۳۶۳......جو شخص ان بیٹیوں میں مبتلا کردیا گیا اور پھر ان پرصبر کیا اس کے لیے دوزخ کی آگ سے وہ ستر ہ پردہ ہوں گی۔
رواہ الترمذی عن احمد بن حنبل والبخاری مسلم عن عائشة

۴۵۳۶۴......جس کے ہاں بچی ہو اس نے بچی کو زندہ درگور نہ کیا اس کی توہین نہ کی اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۱۰۴ وضعیف الجامع ۵۸۰۷

لڑکی کے ساتھ احسان بڑا صدقہ ہے

۴۵۳۶۵......اے سراقہ! کیا میں تمہیں ایک عظیم صدقہ کے متعلق نہ بتاؤں! بلاشبہ سب سے بڑا صدقہ بیٹی کے ساتھ احسان ہے وہ تمہیں پرلوٹادیا جائے گا چونکہ تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن سراقة بن مالک

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۸ وضعیف الجامع ۲۳۹۳

۴۵۳۶۶......میری امت میں جس نے بھی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی اوران کے ساتھ اچھائی سے پیش آیا تو یہ اس کے لیے آتش دوزخ کے آگے حجاب ہوں گی۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشة

۴۵۳۶۷......جس شخص کے پاس تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔
رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۴ وضعیف الجامع ۶۳۶۹

۴۵۳۶۸......جس شخص کے ہاں تین بیٹیاں ہوں وہ ان پرصبر کرے وہ اپنی وسعت کے مطابق انھیں کھلاتا پلاتا رہا اور کپڑا دیتا رہا قیامت کے دن وہ اس کے لیے آتش دوزخ کے آگے حجاب ہوں گی۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن عقبة بن عامر الجهنی

۴۵۳۶۹......جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اس کے لیے جنت ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۰۸۔

۴۵۳۷۰......جس مسلمان کے ہاں بھی دو بیٹیاں ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا رہا، وہ دونوں اسے جنت میں داخل کریں گی۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الافراد والخرائطی فی مکارم الاخلاق والحاکم وابن حبان عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۱۶

۴۵۳۷۱......جس شخص کے ہاں دو بیٹیاں ہوں اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا وہ دونوں اسے جنت میں داخل کریں گی۔
رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

۴۵۳۷۲......جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں۔
رواہ مسلم والترمذی عن انس

۴۵۳۷۳.....جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی ان کی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اس کی لیے جنت ہے۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۴۵۳۷۴.....بیٹیوں پر زبردستی مت کرو چونکہ وہ دل میں انس ومحبت رکھتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عقبہ بن عامر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۰۳۴ وضعیف الجامع ۶۲۶۸۔

۴۵۳۷۵.....لڑکی کے جب نو (۹) سال گزر جائیں وہ اسوقت عورت بن جاتی ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی فی الفردوس وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۳

۴۵۳۷۶.....الحمدللہ بیٹیوں کو دفن کرنا (جب اپنی موت مرجائیں) عزت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۸۶ وضعیف الجامع ۲۷۹۲

۴۵۳۷۷.....بیٹیوں کو دفن کرنا (جب اپنی موت مرجائیں) عزت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۶۳ وتحذیر المسلمین ۸۶۔

حصہ اکمال

۴۵۳۷۸.....جب کسی مرد کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو زمین پر آ کر کہتے ہیں: السلام علیکم اے اہل بیت! اس بچی کو اپنے پروں تلے ڈھانپ لیتے ہیں اور بچی کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کمزور جان کمزور سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس بچی کا انتظام چلاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی معاونت کی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن نبیط بن شریط

۴۵۳۷۹.....جب کوئی لڑکی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں فرشتہ اسے برکت میں سجا دیتا ہے اور کہتا ہے کمزور بچی کمزور ماں سے پیدا ہوئی ہے اس بچی کا انتظام چلانے والا تا قیامت معان رہتا ہے اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے سلام کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۳۸۰.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے باپ سے محبت کرتے ہیں جو بیٹیوں پر صبر کیے ہوئے ہو اور ثواب کا امیدوار ہو۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ وفیہ اسحاق بن بشیر

تین بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی بشارت

۴۵۳۸۱.....جس مسلمان کی بھی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرتا ہو حتیٰ کہ ان کی شادی کرادے یا وہ مر جائیں وہ باپ کے لیے دوزخ کی آگ کے آگے حجاب ہوں گی، کسی نے عرض کیا: اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا: اگر دو بیٹیاں ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والطبرانی عن عوف بن مالک

۴۵۳۸۲.....میں اور وہ عورت جس نے شادی اور زیب وزینت کو ترک کر دیا ہو جو جاہ ومنصب والی ہو اور حسن وجمال کی مالکہ ہو اس نے اپنے آپ کو بیٹیوں کی نگہداشت کے لیے روک لیا ہو حتیٰ کہ بیٹیوں کی شادی ہو جائے یا مر جائیں وہ عورت جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگی جیسے یہ دو انگلیاں۔

رواہ الخرائطی عن ابی ھریرۃ

۴۵۳۸۳.....جس شخص نے ایک بیٹی کی شادی کرائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہ کا تاج سجائیں گے۔

رواہ ابن شاھین عائشۃ

۴۵۳۸۴......جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین کی پرورش کی حتیٰ کہ ان کی شادی کرادی یا وہ انھیں چھوڑ کر خود مر گیا میں اور وہ جنت میں یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ رواہ عبد بن حمید وابن حبان عن ثابت عن انس

۴۵۳۸۵......جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ ان کی شادی کرادی وہ اس کے لیے دوزخ کے آگے حجاب بن جائیں گی۔

رواہ الخطیب عن انس

۴۵۳۸۶......جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا دو دادیوں کی پرورش کی وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں۔ اگر وہ (عورتیں) تین ہوں تو یہ اس کے لیے زیادہ باعث فرحت ہے اگر عورتیں چار ہوں یا پانچ ہوں اے اللہ کے بندو! اسے پاؤ اسے قرضہ دو اور اس کی مثال بنو۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی المجیر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۳۷۳۔

۴۵۳۸۷......جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی ان پر خرچ کیا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا یہاںتک کہ بیٹیاں اس سے بے نیاز ہوگئیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردیتے ہیں الا یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کردے جس کی مغفرت نہ ہو کسی نے عرض کیا: جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ ارشاد فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہوں اس کا بھی یہی حکم۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۴۵۳۸۸......جس شخص کی تین بیٹیاں ہو یا تین بہنیں ہوں، وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اور ان کی دیکھ بھال کرتا رہا وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا۔ آپ ﷺ نے چاروں انگلیوں سے ارشارہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی وابوالشیخ والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۸۹......جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہو اور ان پر رحم کھاتا ہو اس کے لیے جنت ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن جابر

دو لڑکیوں کی پرورش پر بشارت

۴۵۳۹۰......جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں وہ انھیں کھلاتا پلاتا ہو اپنی طاقت کے مطابق انھیں کپڑا دیتا ہو اس نے ان پر صبر کرلیا وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب ہوں گی جس کی تین بیٹیاں ہو اور وہ ان پر صبر کرے انہیں کھلاتا پلاتا ہو اور کپڑا بھی دیتا ہو وہ اس کے لیے دوزخ سے حجاب ہوں گی اس کے ذمہ صدقہ اور جہاد نہیں ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی عرش وقال سندہ مجھول ضعیف

۴۵۳۹۱......جس شخص کے ہاں ایک بیٹی ہو اس نے اچھی طرح سے اس کی تربیت کی اچھی تعلیم سے اسے آراستہ کیا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی اس پر وسعت کی وہ بیٹی اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ اور پردہ ہوگی۔ رواہ الطبرانی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۴۵۳۹۲......جس شخص کی دو بہنیں ہوں اس نے ان کے اٹھنے بیٹھنے کا اچھا بندوبست کیا وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۵۳۹۳......جس شخص کی تین بیٹیاں ہو یا تین بہنیں ہو اس نے ان کی خوشی غمی پر صبر کرلیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا چونکہ ان عورتوں پر وہ رحم کھاتا رہا ہے کسی نے عرض کیا: جس کی دو بٹیاں ہوں؟ فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہو اسکا بھی یہی حکم ہے عرض کیا گیا: جس کی ایک بیٹی ہوں؟ فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۹۴......جس کی دو بیٹیاں ہو یا دو بہنیں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہو یہاں تک کہ ان کی شادی کرادی وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی کو جمع کیا۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن انس

۴۵۳۹۵......جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اچھی طرح سے ان کی دیکھ بھال کی میں اور وہ جنت میں یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۵۳۹۶......جس شخص کی ایک بیٹی ہو وہ تھکا ہوتا ہے، جس کی دو بیٹیاں ہوں وہ بوجھل ہوتا ہے، جس کی پانچ بیٹیاں ہوں وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں اور جس شخص کی چھ بیٹیاں ہوں اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی وہ آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ رواہ ابوالشیخ عن انس

۴۵۳۹۷......جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی دیکھ بھال کرتا رہا، ان پر رحم کھایا اور ان کی کفالت کی یقیناً اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اگر دو بیٹیاں ہوں؟ فرمایا اگرتین ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن منیع والضیاء عن جابر

۴۵۳۹۸......جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اس نے ان کی پرورش کی انھیں ٹھکانا مہیا کیا اور ان کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔ عرض کیا گیا: اگر دو ہوں؟ فرمایا: دو کا بھی یہی حکم ہے عرض کیا گیا: اگر ایک ہو فرمایا: ایک کا بھی یہی حکم ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۴۵۳۹۹......بیٹیاں شفقت کی دلدادہ ہوتی ہیں اور بابرکت ہوتی ہیں جس کی ایک بیٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کے آگے پردہ کردیتے ہیں جس کی دو بیٹیاں ہوا سے جنت میں داخل کردیا جائے گا، جس کے یہاں تین بیٹیاں ہوں یا اتنی ہی تعداد میں بہنیں ہوں اس کے ذمہ سے جہاد اور صدقہ اٹھالیا جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن انس

بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دی جائے

۴۵۴۰۰......جس کے ہاں بیٹی پیدا ہوا اس نے بیٹی کو اذیت نہ پہنچائی اسے اچھائی سے نہ روکا اور بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۴۵۴۰۱......تم میں سے کوئی شخص اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ایک بدصورت گھٹیا شخص سے اس کی شادی کرادیتا ہے حالانکہ عورتیں بھی وہی کچھ چاہتی ہیں جو تم چاہتے ہو۔ رواہ ابونعیم عن الزبیر

۴۵۴۰۲......جس شخص کے ہاں دو بیٹیاں جوان ہوجائیں اور اس نے بیٹیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہم اسے جنت میں داخل کریں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۴۰۳......میری امت میں جس شخص کے ہاں تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ اچھی طرح سے ان کی پرورش کرے حتی کہ انھیں بیاہ دے یا وہ مرجائیں وہ شخص جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطی جمع کرکے اشارہ کیا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۴۰۴......تم ان پر خرچ کرتی رہو ان پر جو تم خرچ کروگی اس کے بدلہ میں تمہارے لیے اجروثواب ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم عن ام سلمۃ) کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا میرے لیے اجروثواب ہوگا؟ وہ تو میرے بھی بیٹے ہیں اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ احمد بن حنبل عن رائطۃ امراۃ عبداللہ بن مسعود مثلہ

۴۵۴۰۵......بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی ہے اور اس کھجور کے بدلہ میں اسے دوزخ کی آگ سے آزاد کردیا ہے۔ (روا احمد بن بن حنبل ومسلم عن عائشۃ) کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اس نے اپنے پاس اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف لے گئی تاکہ وہ بھی کھائے لیکن بچیوں نے اس کھجور کا بھی مطالبہ کردیا عورت نے کھجور دو حصوں میں تقسیم کی اور ایک ایک حصہ دونوں کو دے دیا۔ میں نے یہ واقعہ رسول کریم ﷺ سے بیان کیا اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۵۴۰۶......اس نے جو اپنے دو بیٹوں پر رحم کیا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر رحم کردیا ہے۔ (رواہ الطبرانی عن السید الحسن) کہتے ہیں: ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے پاس دو بیٹے تھے آپ ﷺ نے اسے تین کھجوریں دیں عورت نے اپنے دونوں بیٹوں کو

ایک ایک کھجوردی، جب بچوں نے اپنے حصہ کی کھجوریں کھالیں ماں کی طرف دیکھنا شروع کردیا ماں نے اپنے حصہ کی کھجور دو حصوں میں تقسیم کی اور بچوں کو دے دی۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

احادیث متفرقہ

۴۵۴۰۷...... میں اور وہ عورت جس نے خاوند کے مرنے کے بعد اپنے بچے پر صبر کرلیا ہو اور بچے سے پیار کرتی ہو قیامت کے دن یوں ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں۔ شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے اشارہ کیا۔ اور وہ جو جاہ ومنصب کی مالک ہو اس نے خاوند کے مرنے کے بعد یتیموں پر اپنے آپ کو روک لیا حتیٰ کہ یتیموں کی شادی کرائی یا مرگئے۔ رواہ ابوداؤد عن عوف بن مالک

۴۵۴۰۸...... جس نے کسی چھوٹے کی تربیت کی حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے کے قابل ہوگیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں لے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۰۹ وضعیف الجامع ۴۴۹۵

۴۵۴۰۹...... اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو انھیں تین چیزوں کی محبت دو نبی کی محبت، نبی کے اہل بیت کی محبت اور قرأت قرآن کی محبت۔ چونکہ قیامت کے دن حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے انبیاء واصفیاء کے ساتھ جس دن کہ اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

رواہ ابونصر عبدالکریم الشیرازی فی فوائدہ والدیلمی فی الفردوس وابن النحار عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱ والضعیفۃ ۲۱۶۲

۴۵۴۱۰...... اپنی اولاد کی عزت واحترام کرو اور اچھی طرح سے ان کی تربیت کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۲ وضعیف الجامع ۱۱۳۳

۴۵۴۱۱...... اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی عطیہ باپ بیٹے کو نہیں دے سکتا۔ رواہ الترمذی وحاکم عن عمرو بن سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۳ والضعیفۃ ۱۱۲۱

بارہ سال کے بعد شادی نہ کرانے کا گناہ

۴۵۴۱۲...... تورات میں لکھا ہے: جس شخص کی بیٹی بارہ سال کی ہوگئی اور اس کی شادی نہ کرائی اور وہ کسی گناہ میں پڑ گئی اس کا گناہ باپ کے سر ہوگا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمرو عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۷۲۔

۴۵۴۱۳...... جس شخص کے ہاں لڑکا ہو اسے چاہئے کہ لڑکے کے لیے بچہ بھی کرے۔ رواہ ابن عساکر عن معاویۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۶۹ وضعیف الجامع ۲۸۰۰

۴۵۴۱۴...... جس شخص کے یہاں بچہ پیدا ہو اسے چاہئے کہ بچے کی دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ اس بچے کو ام الصبیان کی تکلیف نہیں ہوگی۔ رواہ ابویعلی عن الحسین

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۸۱ والکشف الالٰہی ۵۵۶

۴۵۴۱۵...... ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور دل کا پھل بیٹا ہے۔ رواہ البزار عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۲۷

۴۵۴۱۶...... بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے کتابت (لکھائی) سکھائے اور یہ کہ اس کا اچھا نام رکھے اور جب بالغ ہو جائے اس کی شادی کرائے۔
رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۰۰۵

۴۵۴۱۷...... اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحم کرے جو اپنے بیٹے پر احسان کرتا ہو۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۷ وتذکرۃ الموضوعات کچھ زیادتی کے ساتھ ۲۰۷

۴۵۴۱۸...... جب وہ جاہل تھا تم نے اسے تعلیم نہیں دی اور جب بھوکا تھا اسے کھانا نہیں کھلایا۔
رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن عباد بن شرحبیل

۴۵۴۱۹...... اپنی اولاد کی نیکی کرنے پر مدد کرو جو چاہے اپنی اولاد سے نافرمانی نکال لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۵ وضعیف الجامع ۹۷۳۔

۴۵۴۲۰...... لڑکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرو اور اگر لڑکے کا باپ موجود ہو تو اس کے سر پر ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف پھیرو۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۳

۴۵۴۲۱...... چھوٹے قد والا بچہ جو قریب قریب قدم رکھتا ہوا اپنی چھوٹی آنکھ سے دیکھتا ہے۔
رواہ وکیع فی الغرر وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والخطیب وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۹۔

۴۵۴۲۲...... کیا میرے قابوں میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہو۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن عائشۃ

بچہ کے رونے کی وجہ

۴۵۴۲۳...... جب کوئی بری بات شیطان کی طرف سے بچہ سنتا ہے تو چیخنے لگتا ہے۔ رواہ مسلم وابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۴۵۴۲۴...... مٹی بچوں کی بہار ہے۔ رواہ الخطیب فی روایۃ مالک عن سہل بن سعد وابو داؤد عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۷ واسنی المطالب ۵۱۷۔

حصہ اکمال

۴۵۴۲۵...... میں اور وہ عورت جس کا خاوند مر جائے اور وہ اپنے بچوں پر صبر کرے جب وہ اپنے بچوں پر مہربان ہو اور اپنے رب کی اطاعت کرتی ہو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو قیامت کے دن یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں دو انگلیاں ملا کر اشارہ کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۴۵۴۲۶...... میں اور اپنے بچوں پر صبر کرنے والی عورت جو جاہ منصب کی مالکہ ہو اس نے اپنے آپ کو اپنی بیٹیوں پر روک لیا ہو حتیٰ کہ ان کی شادی کرا دے یا وہ مر جائیں (وہ اور میں) جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ رواہ الخرائطی عن ابی ہریرۃ

۴۵۴۲۷...... اے ابو امامہ! میں اور وہ عورت جس نے اپنے آپ کو اپنے بچوں پر روک لیا ہو اپنے بچوں سے پیار کرتی ہو اپنے رب پر ایمان لائی ہو، اپنی اولاد پر مہربان ہو (ہم) جنت میں ایسے ہی ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کا فخر ختم کر دیا ہے تم سب آدم اور حواء کی اولاد

ہو، جیسے صاع کا پاٹ، تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اگر تمہارے پاس ایسے رشتے آئیں جن کی دینداری اور امانتداری سے تم راضی ہوان کی شادی کرادو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی امامة

۴۵۴۲۸......تمہیں وہ عورت کیوں پسند ہے چونکہ وہ اپنے بچوں پر رحمدل تھی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی رحم فرمایا۔رواہ الحاکم عن انس

۴۵۴۲۹......اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے ہر اس آدمی پر جو مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہونا چاہے۔ البتہ میں اپنی دائیں طرف دیکھوں اچانک ایک عورت ہوگی جو مجھ سے آگے جنت کے دروازے کی طرف بڑھ رہی ہوگی۔ میں کہوں گا: یہ عورت مجھ سے آگے کیوں بڑھ رہی ہے؟ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! یہ حسین وجمیل عورت تھی اس کی یتیم اولاد تھی جس پر اس نے صبر کرلیا تھا حتیٰ کہ ان کا معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے یہ انعام عطا کیا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی عن ابی هریرة

۴۵۴۳۰......چھوٹے قد والا بچہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے دیکھتا رہتا ہے۔ یہ ارشاد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔

رواہ وکیع فی الغرر والخطیب وابن عساکر عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۹۔

۴۵۴۳۱......وہ چھوٹی آنکھ سے رحمت کی طرف دیکھتا ہے۔رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة

۴۵۴۳۲......اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کرادو اور انھیں سونا اور چاندی کے زیورات پہناؤ ان کے لیے اچھے اچھے کپڑے بناؤ انھیں اچھے اچھے تحفے دو تا کہ وہ ایک دوسرے میں رغبت کریں۔رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابن عمر

۴۵۴۳۳......اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے اولاد فتنہ ہے۔ بخدا مجھے علم نہیں تھا کہ میں منبر سے نیچے اترا بچہ میرے پاس لایا گیا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو منبر پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گر پڑے آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تا کہ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھالیں اتنے میں لوگ اٹھا کر آپ کے پاس لے آئے اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۴۵۴۳۴......بلاشبہ یہ بچی تو تمہارا پھول ہے۔رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

۴۵۴۳۵......حسن ادب سے بڑھ کر کوئی والد اپنی اولاد کو وراثت نہیں دے سکتا۔رواہ العسکری وابن النجار عن ابن عمر

۴۵۴۶۳......بیٹے کا باپ پر حق ہے کہ باپ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے حسن آداب سے آراستہ کرے۔رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۴۵۴۳۷......ہر روز ایک صاع صدقہ کرنے سے بدر جہا بہتر ہے کہ تم اپنی اولاد کی تربیت کرو۔رواہ العسکری فی الامثال عن جابر بن سمرة

۴۵۴۳۸......ہر روز نصف صاع کسی مسکین پر صدقہ کرنے سے بدرجہا بہتر ہے کہ تم اپنی اولاد کی تربیت کرو۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی هریرة

آٹھواں باب......والدین پر احسان کرنے کے متعلق

ماں کا احترام

۴۵۴۳۹......جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔رواہ القضاعی والخطیب فی الجامع عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القضاعی ۷۰ واسنی المطالب ۵۴۴

۴۵۴۴۰.....اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرو پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ اس کے بعد پھر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی واحسان کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی والحاکم عن معاویۃ بن حیدۃ عن ابی ھریرۃ

۴۵۴۴۱.....اگر جریج راھب بہت بڑا فقیہ وعالم ہوتا اسے ضرور یقین ہوتا کہ ماں کی دعا کی قبولیت رب تعالیٰ کی عبادت سے بدرجہا افضل ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان والحکیم وابن قانع و البیہقی فی شعب الایمان عن خوشب الفھری

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۸۲ والتمییز ۱۳۶

۴۵۴۴۲.....جس شخص نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو یہ دوزخ کی آگ کے آگے پردہ ہوگا۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۲ وترتیب الموضوعات ۸۷۲

جنت ماں کے پاؤں تلے ہے

۴۵۴۴۳.....اپنی والدہ کی ٹانگوں کے ساتھ چمٹ جاؤ چونکہ جنت ماؤوں کی قدموں تلے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن فاطمۃ

۴۵۴۴۴.....اپنی ماں کے قدموں کے ساتھ چمٹ جاؤ وہیں تمہیں جنت ملے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن فاطمۃ

۴۵۴۴۵.....باپ اور ماں کے ساتھ بھلائی کرو میں تمہیں والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۵۴۴۶.....میں مرد کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرے میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ والدہ کے ساتھ بھلائی کرے میں مرد کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ بھلائی کرے میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ اپنے غلام کے ساتھ بھلائی کرے جو کہ اس کی ولایت میں ہے گو کہ غلام پر ایسی کوئی موذی چیز ہو جو آقا کو اذیت پہنچاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابی سلامۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۲۱۰

۴۵۴۴۷.....تین مرتبہ فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ماؤں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور دومرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور دومرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے۔

رواہ البخاری فی الافراد وابن ماجہ والطبرانی والحاکم عن المقدام

۴۵۴۴۸.....میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہا: اے محمد! جس شخص نے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور پھر وہ (اس کی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) دوزخ میں داخل ہوا وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور رہے کہو: آمین۔ میں نے کہا آمین کہا: اے محمد! جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور بدون مغفرت کے مرگیا اور پھر دوزخ میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور رکھے کہو آمین: میں نے کہا: آمین کہا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی رحمت سے دور کرے کہو آمین! میں نے کہا آمین۔

رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۴۵۴۴۹.....باپ کے مرجانے کے بعد اولاد کا اس کے لیے استغفار کرنا بھلائی واحسان میں سے ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی اسید مالک بن زرارۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۱

۴۵۴۵۰.....کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کی کمائی سے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۴۵۱.....تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی کا حصہ ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ عن ابن عمرو

والدین پر خرچ کرنے کی فضیلت

۴۵۴۵۲.....اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجروثواب دیا ہے اور جو مال تم والدین پر خرچ کرتے ہو وہ میراث کی شکل میں تمہیں واپس مل جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و اصحاب السنن الاربعہ عن بریدۃ

۴۵۴۵۳.....والدین تمہاری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۹۸

۴۵۴۵۴.....والدین کے ساتھ احسان و بھلائی ہی عمر میں اضافہ کرسکتی ہے تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے، بسا اوقات آدمی کو رزق نصیب ہونا تھا لیکن گناہ کی وجہ سے اس سے محروم کردیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ثوبان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۸۷۲ وضعیف الجامع ۶۳۴۹۔

۴۵۴۵۵.....کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ (وہ اس طرح کہ) یہ شخص کسی دوسرے آدمی کو باپ کی گالی دے وہ جواب میں اسے بھی باپ کی گالی دے یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ بھی اس کی ماں کو گالی دے۔

رواہ البخاری و مسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۴۵۶.....کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے وہ اس طرح کہ ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے باپ پر لعنت کرے وہ جواباً اس کے باپ پر لعنت کرے یہ اس کی ماں پر لعنت کرے اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۴۵۴۵۷.....جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے حج اس کی طرف سے بھی اور اس کے والدین کی طرف سے بھی قبول کیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی روحیں آسمان میں خوش ہوتی ہیں۔ رواہ الدارقطنی عن زید بن ارقم

۴۵۴۵۸.....دو گناہ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ دنیا میں بہت جلدی سزا دیتے ہیں ایک بغاوت اور دوسرا والدین کی نافرمانی۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی عن ابی بکرۃ

۴۵۴۵۹.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ نافرمانی کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۴۵۴۶۰.....اپنے والد کی محبت کی پاسداری کرو اسے منقطع مت کرو کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے نور کو بجھا نہ دے۔

رواہ البخاری فی الافراد والطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۰

۴۵۴۶۱.....جب باپ اپنی اولاد کی طرف ایک نظر سے دیکھتا ہے تو باپ کی یہ نظر اولاد کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۷۔

۴۵۴۶۲.....سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کی وفات کے بعد اس سے محبت کرنے والوں سے صلہ رحمی رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الافراد و مسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۴۵۴۶۳.....یہ بات نیکی میں سے ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۴۶۴.....جو شخص چاہتا ہو کہ وہ باپ کے ساتھ اس کی قبر میں بھی صلہ رحمی کرے اسے چاہیے کہ وہ باپ کے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہے۔ رواہ اصحابہ السنن الاربعۃ وابن حبان عن ابن عمر

۴۵۴۶۵.....وہ بھلائی جس پر بہت جلدی ثواب مرتب ہوتا ہو احسان اور صلہ رحمی ہے اور وہ برائی جس پر بہت جلدی عذاب مرتب ہوتا ہو ظلم اور

قطع رحمی ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۲۳ وضعیف الادب ۹۶

۴۵۴۶۶......(ابواب گناہ میں) دوابواب ایسے ہیں جن پر بہت جلدی سزا ملتی ہے ایک ظلم اور دوسرا والدین کی نافرمانی۔ رواہ الحاکم عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۴۰

فائدہ:......زبان نبوت سے نکلی ہوئی بات میں سرمو برابر بھی کمی نہیں ہوسکتی ان سطور کا ترجمہ لکھنے سے ٹھیک دو (۲) ماہ قبل اسلام آباد میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی جسے دیکھ کر ہلاکو و چنگیز کی روحیں بھی کانپ اٹھیں چنانچہ دو ہزار سے زائد مدرس کی طالبات کو آگ اور بارود میں تڑپا دیا اس کے بعد صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کو اپنی حکومت اور اپنی جان بچانے کے ایسے لالے پڑے کہ تنکوں کے سہارے کے لیے بھیک مانگنے لگے۔

والدین کی اطاعت سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے

۴۵۴۶۷......والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔ رواہ ابن منیع وابن عدی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۲۶

۴۵۴۶۸......بلاشبہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۴۵۴۶۹......آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی والطبرانی عن ابن عباس

۴۵۴۷۰......چچا بھی والد ہے۔ رواہ الضیاء واصحاب السنن الاربعۃ عن عبداللہ بن الوراق مرسلاً

۴۵۴۷۱......تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر والطبرانی عن سمرۃ وابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۹۵ وذخیرۃ الحفاظ ۷۵۹

۴۵۴۷۲......بھائیوں میں جو بڑا ہو وہ باپ کے مقام پر ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی وابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن کلیب الجھنی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۶ وضعیف الجامع ۲۲۸۸

۴۵۴۷۳......بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسا ہی حق ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ وضعیف الجامع ۲۷۳۶

۴۵۴۷۴......والدین کے ساتھ احسان کرنا جہاد کے مترادف ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۶

۴۵۴۷۵......والدین کے ساتھ احسان کرنا عمر میں اضافے کا باعث ہے، جھوٹ رزق میں کمی لاتا ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے چنانچہ مخلوق کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو طرح کی تقدیر ہے۔ (۱) اللہ پر نافذ (۲) تقدیر نو پید۔ انبیاء کو علماء پر فضیلت کے دو درجے حاصل ہیں اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ وابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۱ وضعیف الجامع ۲۳۲۷

۴۵۴۷۶......اپنے آباء کے ساتھ احسان کرو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ احسان کریں گے تم خود پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۵۴۷۷......اپنے آباء۔ (باپ دادا) کے ساتھ احسان کرو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ احسان کریں گے عورتوں (کے فتنہ) سے اپنا دامن

پاکیزہ رکھو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی جس شخص کے پاس اس کے بھائی نے معذرت کی اور اس نے معذرت قبول نہ کی وہ حوض کوثر پر ہرگز وارد نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن جابر

۴۵۴۷۸ ..... اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو پھر اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا یا دونوں کو پایا (خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۴۵۴۷۹ ..... والد کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور والد کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۵۔

۴۵۴۸۰ ..... وہ شخص جو اپنے والدین اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو وہ علیین کے اعلیٰ درجہ میں ہوگا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۴

۴۵۴۸۱ ..... تمہارا جہاد والدین کی خدمت میں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثۃ عن ابن عمرو

۴۵۴۸۲ ..... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے والدین کی فرمانبرداری میں صبح کو اٹھتا ہے اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۷ والنواضح ۲۰۳۹

۴۵۴۸۳ ..... جو شخص اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہو اس کے لیے خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔

رواہ البخاری فی الافراد والحاکم عن معاذ بن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳ وضعیف الجامع ۵۵۰۲

والدین کی طرف سے حج کرنے کی فضیلت

۴۵۴۸۴ ..... جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کی طرف سے حج کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جاتا ہے اور کرنے والے کے لیے دس حجوں کی فضیلت ہوتی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۵۱۔

۴۵۴۸۵ ..... جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا ان کا قرضہ ادا کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ابرار کے ساتھ اٹھائے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۵۲ والضعیفۃ ۱۴۳۵

۴۵۴۸۶ ..... جس شخص نے ہر جمعہ کے دن والدین کی قبر کی زیارت کی یا ان دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اور ان کی قبر کے پاس سورت یٰس پڑھی اس کی بخشش کردی جائے گی۔ رواہ ابن عدی عن ابی بکر

۴۵۴۸۷ ..... جس شخص نے ہر جمعہ کے دن ایک مرتبہ والدین یا ان دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اور اس کے پاس سورت یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردیں گے اور اسے نیکوکار لکھیں گے۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

۴۵۴۸۸ ..... اولاد باپ کی پاکیزہ کمائی کا حصہ ہوتی ہے لہٰذا اپنی اولاد کے مال میں سے کھاؤ۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن عائشۃ

۴۵۴۸۹ ..... والد جنت کا درمیانی دروازہ ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی الدرداء

۴۵۴۹۰ ..... بیٹا باپ کی کمائی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۵۴۹۱.....کوئی بیٹا اپنے باپ کا بدلہ نہیں چکا سکتا الا یہ کہ بیٹا باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کردے۔
رواہ البخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۵۴۹۲.....اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ابرار رکھا ہے چونکہ انھوں نے اپنے آباء ماؤں اور بیٹوں کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے جس طرح تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیرے بیٹے کا بھی تجھ پر حق ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۸۵ وضعیف الجامع ۱۰۵۸

۴۵۴۹۳.....سوموار اور جمعرات کے دن اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں جبکہ انبیاء آباؤاجداد اور ماؤوں کو اعمال جمعہ کے دن پیش کیے جاتے ہیں وہ ان کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ان کے چہروں کی سفیدی میں اضافہ ہوتا ہے اور چمکنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے مردوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔ رواہ الحکیم عن ولد عبدالعزیز

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۴۶ والضعیفۃ ۱۴۸۰۔

۴۵۴۹۴.....جہاد نہیں کہ آدمی اللہ کی راہ میں تلوار لے کر دشمن کو مارے جہاد تو یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین اور اولاد کی دیکھ بھال کرے تو وہ آدمی جہاد میں ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی ذات کی دیکھ بھال کرے اور لوگوں کی طرف سے اس کی کفایت کرے تو وہ شخص بھی جہاد میں ہے۔
رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۸۳ والضعیفۃ ۱۹۸۹

۴۵۴۹۵.....واپس جاؤ اور اپنے والدین سے اجازت لو اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابی سعید

والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھنا

۴۵۴۹۶.....جو شخص اپنے والدین کی طرف رحمت کی ایک نظر سے دیکھتا ہے اس کے لیے ایک مقبول ومبرور حج لکھ دیا جاتا ہے۔
رواہ الرافعی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۰۔

۴۵۴۹۷.....جس شخص نے اپنے والدین کو راضی کر لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا، جس شخص نے اپنے والدین کو ناراض کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۲ والمشتھر ۱۵۱

ماں کے ساتھ بھلائی کا بیان......از حصہ اکمال

۴۵۴۹۸.....جب تو نماز پڑھ رہا ہو اور تجھے تیرے والدین پکاریں تو اپنی ماں کو پکار کا جواب دو باپ کو جواب نہ دو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۴۹۹.....اگر والدین تمہیں پکاریں اور تم نماز پڑھ رہے ہو اپنی ماں کو جواب دو باپ کو جواب نہ دو۔
رواہ ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن جابر

۴۵۵۰۰.....اگر میں اپنے والدین کو پاتا یا ان دونوں میں سے ایک کو پاتا اور میں نے عشاء کی نماز شروع کر لی ہوتی اور سورت فاتحہ پڑھ لی ہوتی اتنے میں میری ماں مجھے پکارتی کہ: اے محمد! میں اپنی والدہ کو ضرور جواب دیتا۔ رواہ ابو الشیخ عن طلق بن علی

۴۵۵۰۱.....تم سے پہلی امتوں میں ایک عبادت گزار آدمی تھا وہ گرجے کا پجاری تھا اسے جریج کہا جاتا تھا اس کی ماں زندہ تھی وہ اس کے پاس آ کر

اسے آواز دیتی جریج گرجے سے جھانک لیتا اور ماں سے باتیں کرتا۔ ایک دن ماں اس کے پاس آئی وہ نماز میں مصروف تھا، ماں نے جریج کو آواز دینی شروع کی ہاتھ پیشانی پر رکھا اور زور سے آواز دی۔ اے جریج، اے جریج تین بار آواز دی۔ ہر پکار کے بدلہ میں جریج کہتا اے میرے رب! میں اپنی ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ اتنے میں ماں کو غصہ آیا اور کہنے لگی: اے اللہ اس وقت تک جریج کو موت نہ آئے جبتک وہ فاجرہ عورتوں کے چہرے نہ دیکھ لے۔

چنانچہ اس بستی کے بادشاہ کی بیٹی بالغ ہو چکی تھی اور اسے (حرام کا) حمل ٹھہر چکا تھا اس نے لڑکا جنم دیا لوگوں نے لڑکی سے پوچھا: یہ برا فعل تیرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ لڑکی نے جواب دیا: گرجے کے راہب جریج نے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے جریج کے گرجے پر چڑھائی کر دی اور کلہاڑوں سے گرجا گرانا شروع کر دیا۔ جریج نے لوگوں سے پوچھا: تمہاری ہلاکت تمہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا: جب اس نے یہ حالت دیکھی فوراً ایک رسی کے ذریعے لٹک کر گرجے سے نیچے اترا لوگوں نے اسے بےعزت کرنا شروع کیا اور پٹائی کرنے لگے اور کہتے ہیں تم ریا کار ہو لوگوں کو دھوکا دے رہے ہو۔ جریج نے کہا: تمہاری ہلاکت مجھے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہوا لوگوں نے کہا: بستی کے سردار کی بیٹی جو کہ بادشاہ کی بیٹی ہے اسے تو نے حاملہ کر دیا ہے۔ جریج نے کہا: میں نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا: لڑکی نے ایک لڑکا جنم دیا ہے جریج بولا: لڑکا زندہ ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا جریج نے کہا: مجھے ساتھ لے کر واپس چلو لوگ واپس ہوئے جریج نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بستی میں ایک درخت کے پاس پہنچا اس سے ایک ٹہنی لی اور پھر لڑکے کے پس آیا بچہ گود میں تھا جریج نے مذکورہ ٹہنی بچے کو ماری اور ساتھ کہا: اے سرکش عورت کے بیٹے! تیرا باپ کون ہے؟ لڑکا بولا: فلاں چرواہا میرا باپ ہے۔ لوگوں نے جریج سے کہا: تم اگر چاہو تو تمہارا گرجا سونے کا ہم بناڈالیں، اگر چاہو تو چاندی کا بناڈالیں: جریج نے کہا: جیسا تھا ویسے ہی بنادو۔

رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین والطبرانی فی الاوسط عن ابی حرب بن ابی الاسود

۴۵۵۰۲...... کیا تمہارے والدین میں سے کوئی باقی ہے؟ عرض کیا: میری ماں باقی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی والدہ کی بھلائی پیش کرو جب تم ایسا کر لو گے تم حاجی معتمر اور مجاہد ہو گے۔ جب تمہاری ماں تم سے راضی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس سے احسان کرتے رہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۴۵۵۰۳...... تیری والدہ زندہ ہے اس سے بھلائی کرو یوں اس طرح تم جنت کے بہت قریب ہو جاؤ گے۔

رواہ الخطیب عن ابی مسلم رجل من الصحابة

۴۵۵۰۴...... اپنی ماں کو چھوڑ کر کہیں نہ بھٹکنے پاؤ یہاں تک کہ تمہیں اجازت دے دے یا موت اسے اپنی آغوش میں لے لے چونکہ ماں کی خدمت میں رہنا تمہارے لیے اجر عظیم کا باعث ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۵۵۰۵...... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ماؤں کی نافرمانی مکروہ قرار دی ہے۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن معقل بن یسار

۴۵۵۰۶...... شاید وہ تو ایک مرتبہ کے دردزہ کا ہو سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدة

کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تقریباً دو (۲) فرسخ تک اپنی والدہ کو اٹھایا جبکہ گرمی شدت پر تھی بالفرض اگر گوشت کا ایک ٹکڑا گرمی کی تپش میں پھینک دیا جاتا وہ بھی پک جاتا۔ کیا میں اس کا شکر ادا کر دوں؟ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا بیان...... از حصہ اکمال

غلام آزاد کرنے کے برابر اجر

۴۵۵۰۷...... جب والد اپنی اولاد کی طرف ایک نظر سے دیکھتا ہے تو اولاد کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے کسی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! اگر والدتین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ یعنی اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۷

۴۵۵۰۸......اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۴۵۵۰۹......کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم بھی اور تمہارا مال بھی تمہارے باپ کی کمائی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۱۰......بلاشبہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

یهب لمن یشاء اناثا ویهب لمن یشاء الذکورا

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا فرماتا ہے۔

پس تمہاری اولاد اور ان کا مال تمہارا ہے بشرطیکہ جب تمہیں اس کی ضرورت پڑے۔

رواہ الحاکم والبخاری ومسلم والدیلمی وابن النجار عن عائشة

۴۵۵۱۱......آدمی کا باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ بھی بھلائی کی جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۴۵۵۱۲......باپ کا بیٹے پر حق ہے کہ وہ غصہ کے وقت عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرے نیز بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اسے ترجیح دے، بلاشبہ بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا البتہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کر دی جائے وہ صلہ رحمی کردے بیٹے کا باپ پر حق یہ ہے کہ باپ اس کے نسب کا انکار نہ کرے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود وعن ابن عباس

۴۵۵۱۳......باپ کا بیٹے پر حق ہے کہ بیٹا باپ کو اسی طرح پکارے جس طرح سے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو پکارا تھا یعنی ”یابت“ اے ابا جان البتہ ابراھیم علیہ السلام کے باپ کا نام نہ رکھے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۴۵۵۱۴......اپنے والد کے آگے مت چلو اسے گالی دینے کا ذریعہ مت بنو باپ کے سامنے بھی مت بیٹھو اسے نام لے کر مت پکارو۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة والطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۴۵۵۱۵......جو شخص منہ پھاڑ کر والد سے بات کرے وہ والد کے ساتھ بھلائی نہیں کر رہا ہوتا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن مردویة عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۹

۴۵۵۱۶......اے عبداللہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۵۵۱۷......والد کے مرجانے کے بعد بیٹا باپ سے صرف چار ہی صورتوں میں صلہ رحمی کرسکتا ہے: یہ کہ بیٹا باپ کی نماز جنازہ پڑھے، اس کے لیے دعائے خیر کرتا رہے، اس کے وعدوں کو پورا کرے، اس کے متعلق کو جوڑے رکھے اور اس کے دوستوں کا اکرام کرتا رہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی اسید الساعدی

باپ اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان......از حصہ اکمال

۴۵۵۱۸......اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی اور اپنا وہ غلام جو تمہاری ولایت میں ہو کے ساتھ حسن سلوک کرو یہ حق ہے جو واجب ہے اور رشتہ داری ہے جس کا جوڑے رکھنا ضروری ہے۔ (رواہ ابوداؤد والبغوی وابن قانع والطبرانی والبخاری ومسلم عن کلیب بن منفعة عن جدہ بکر بن الحارث الانماری کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے یہ حدیث

ارشادفرمائی۔)

۴۵۵۱۹......اپنی والد کے ساتھ بھلائی کروپھراپنے والد کے ساتھ پھر بھائی کے ساتھ پھر بہن کے ساتھ۔رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۵۵۲۰......والدین کے ساتھ بھلائی عمر میں اضافہ کرتی ہے دعاتقدیر کوٹال دیتی ہے جھوٹ رزق میں کمی لاتا ہے اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے متعلق دو طرح کی تقدیریں ہیں تقدیرناپیدااورتقدیرنافذ انبیاء کوعلماء پردودرجے فضیلت حاصل ہےاورعلماءکوشھداءپرایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔

رواہ ابن عدی وابن صدی فی امالیہ وابن النجار والدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۱وضعیف الجامع ۲۳۲۷

۴۵۵۲۱......جوشخص پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ ہواسے چاہئے کہ وہ والدین کے ساتھ بھلائی کرےاوران کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

والدین کاشکراداکرنے کی تاکید

۴۵۵۲۲......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کوجوتختیاں عطا کی تھیں ان میں لکھا تھا۔میراشکراداکرواپنے والدین کاشکراداکرومیں تمہیں محشر کے دن کی ہولناکی سے محفوظ رکھوں گاتمہاری عمر میں وسعت دوں گاتمہیں پاکیزہ زندگی دوں گااوردنیا سے اچھامقام عطاکروں گا۔

رواہ ابن عساکر عن جابر

۴۵۵۲۳......کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ اولادوالدین کوگالی دے:عرض کیا گیا:یارسول اللہ!ایسابد بخت کون ہوسکتا ہے جواپنے والدین کوگالی دے؟ارشادفرمایا:وہ اس طرح کہ ایک شخص کسی دوسرے کے باپ کوگالی دےاوردوسراجواب میں پہلے کے باپ کوگالی دے یہ اس کی ماں کوگالی دےاوروہ اس کی ماں کوگالی دے۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۵۵۲۴......تمہاراچارپائی پرسوجانادراں حالیکہ تم والدین کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے تم انہیں خوش کرتے ہواوروہ تمہیں خوش کرتے ہوں۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہادبالسیف سے افضل ہے۔رواہ ابن لال عن ابن عمر

۴۵۵۲۵......اس شخص کی نمازقبول نہیں ہوتی جس پراس کے والدین ناراض ہوں الایہ کہ اس پرظلم نہ کرتے ہو۔

رواہ ابوالحسن بن معروف فی فضائل بن ھاشم عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۲۶......والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال سے بھلائی کے ساتھ کھاسکتے ہیں جبکہ اولادوالدین کی اجازت کے بغیران کامال نہیں کھاسکتی۔رواہ الدیلمی عن جابر

۴۵۵۲۷......والدین کے نافرمان سے کہاجاتا ہے تم جوچاہےاطاعت والےاعمال کرومیں تمہاری بخشش نہیں کروں گاجبکہ فرمانبردار سے کہاجاتا ہے جوچاہوعمل کرومیں تمہاری بخشش کردوں گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۵۵۲۸......والدین کافرمانبردارجوچاہے عمل کرے دوزخ میں داخل نہیں ہوگا:نافرمان جوچاہے عمل کرے جنت میں ہرگزداخل نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

والدین کی طرف تیزآنکھوں سے دیکھنے کی ممانعت

۴۵۵۲۹......اس شخص نے قرآن کی تلاوت نہ کی جس نے قرآن پرعمل نہ کیااوروالدین کے ساتھ بھلائی نہ کی جونافرمانی کی حالت میں والدین کی طرف تیزآنکھوں سے دیکھتاہوایسے لوگ مجھ سے بری الذمہ ہیں میں ان سے بری الذمہ ہوں۔رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۳۰......اپنے والدین کے پاس واپس لوٹ جاؤاوران کے ساتھ حسن سلوک کرو۔رواہ مسلم عن زید بن عمر

۴۵۵۳۱...... تمہارا جہاد تمہارے والدین میں ہے۔ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن ابن عمر
کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کے لیے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۳۲...... واپس جاؤ جس طرح تم نے انھیں (والدین کو) رلایا ہے اب اسی طرح انھیں ہنساؤ بھی۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم وابن حبان عن ابن عمر

۴۵۵۳۳...... تم نے شرک چھوڑا ہے لیکن وہ جہاد ہے یمن میں تمہارا کوئی ہے؟ عرض کیا: والدین ہیں۔ فرمایا: انھوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ کہا نہیں فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے اجازت لو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرو وگرنہ ان کی خدمت میں لگے رہو۔
رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۴۵۵۳۴...... بلاشبہ کسی آدمی کے والدین یا ان میں سے ایک مرجاتا ہے وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے وہ برابر ان کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہے اور ان کے لیے استغفار کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے والدین کا فرمانبردار لکھ دیتے ہیں۔
رواہ ابن عساکر عن انس وفیه یحیی بن عقبة کذبه ابن معین

۴۵۵۳۵...... جو فرمانبردار بیٹا والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلہ میں مقبول حج کا ثواب لکھتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر چہ دن میں سومرتبہ دیکھے تب بھی؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ عطا کرنے والا ہے اور پاکباز ہے۔
رواہ الحاکم فی تاریخه وابن النجار عن ابن عباس

۴۵۵۳۶...... تین چیزوں میں نظر کرنا عبادت ہے والدین کے چہرے پر قرآن مجید پر اور سمندر میں۔ رواہ ابونعیم عن عائشة
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۸۵۸

۴۵۵۳۷...... جس شخص نے والدین کو غمزدہ کیا گویا اس نے والدین کی نافرمانی کی۔ رواہ الخطیب فی الجامع عن علی
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۵۳

۴۵۵۳۸...... جس شخص نے والدین میں سے دونوں کو پایا یا کسی ایک کو پایا پھر وہ دوزخ میں داخل ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے۔
رواہ الطبرانی وابوالقاسم البغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع وابونعیم والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی مالک البغوی ولا اعلم له غیره قلت ثان یاتی

۴۵۵۳۹...... جو شخص صبح کو اس حال میں اٹھا کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں اس کے لیے جنت میں دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس نے شام کی اس حال میں کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں شام کو اس کے لیے جنت میں دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس شخص کے والدین صبح کو اس پر ناراض ہوں اس کے لیے دوزخ کی دو دروازے کھول دیئے جائے ہیں اور جس کے والدین شام کو ناراض ہوں اس کے لیے شام کو دوزخ میں دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس کا والدین میں سے ایک ہو اس کے لیے ایک دروازہ کھلے گا کسی نے پوچھا! اگر والدین اس پر ظلم کرتے ہوں۔ فرمایا: اگر چہ ظلم کرتے ہو، اگر چہ ظلم کرتے ہوں۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد عن زید بن ارقم الدیلمی عن ابن عباس

۴۵۵۴۰...... جس شخص نے والدین کی قسم پوری کی، ان کا قرض چکا دیا اور انھیں گالی نہ دی اسے والدین کا فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے اگر چہ وہ والدین کی زندگی میں نافرمان ہوا ہو اور جس شخص نے والدین کی قسم پوری نہ کی ان کا قرض ادا نہ کیا اور انھیں گالی دیتا رہا اسے نافرمان لکھ دیا جاتا ہے اگر چہ وہ ان کی زندگی میں فرمانبردار کیوں نہ ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة

۴۵۵۴۱...... جس شخص نے والدین کا قرض ادا کیا ان کے مرنے کے بعد اور ان کی نذر پوری کی، انھیں گالی نہ دلوائی گویا وہ والدین کا فرمانبردار رہا اگر چہ وہ ان کا نافرمان کیوں نہ ہو۔ اور جس شخص نے والدین کا قرض نہ ادا کیا ان کی نذر پوری نہ کی اور انھیں گالی دلواتا رہا گویا اس نے والدین کی

نافرمانی کی اگر چہ وہ ان کی زندگی میں فرمانبردار ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۴۲..... جنت کا درمیانی دروازہ والدین کی بھلائی کی وجہ سے کھولا جاتا ہے لہٰذا جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور جو شخص نافرمانی کرتا ہے اس پر دروازہ بند رکھا جاتا ہے۔ (رواہ ابن شاھین والدیلمی عن ابی الدرداء

۴۵۵۴۳..... جو شخص ہر جمعہ کو والدین کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور ان کی قبر کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلہ میں ان کی مغفرت فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی والخلیل وابوالفتوح عبد الوھاب بن اسماعیل الصیر فی فی الاربعین وابوالشیخ والدیلمی وابن النجار والرافعی عن عائشۃ عن ابی بکر

والدین کے قبر کی زیارت

۴۵۵۴۴..... جو شخص دونوں والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے ثواب کی نیت سے، تو اس کا یہ عمل حج مبرور کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص والدین کی قبر کی زیارت کرتا ہے فرشتے اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ رواہ الحکم وابن عدی عن ابن عمر

والدین کی نافرمانی کا بیان

۴۵۵۴۵..... اللہ تعالیٰ ہر گناہ پر مرتب ہونے والی سزا کو موخر کرتے ہیں بجز والدین کی نافرمانی کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۱۳۔

۴۵۵۴۶..... جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو جو شخص کسی بدعتی کو ٹھکانا دے اس پر بھی لعنت ہو اور جو شخص زمین کی حدود میں تغیر کرے اس پر بھی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی

۴۵۵۴۷..... جو شخص منہ کھول کر غصہ میں والد سے بات کرے وہ فرمانبردار نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی وابن مردویہ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۶

۴۵۵۴۸..... جس شخص نے والدین کو غمزدہ کیا اس نے ان کی نافرمانی کی۔ رواہ الخطیب فی الجامع عن علی

۴۵۵۴۹..... جس بھلائی پر بہت جلدی ثواب ملتا ہے وہ والدین کے ساتھ بھلائی اور صلہ رحمی ہے جس شر پر جلدی عذاب ملتا ہو وہ ظلم اور قطع رحمی ہے۔

رواہ الترمذی والبیھقی عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۲۳ وضعیف الادب ۹۶

۴۵۵۵۰..... دو ابواب ایسے ہیں جن پر دنیا میں سزا جلدی ملتی ہے ظلم اور نافرمانی۔ رواہ الحاکم عن انس

کلام:..... ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۷۰

۴۵۵۵۱..... رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۵۵۵۲..... رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۱۱ والمتیز ۸۵

حصہ اکمال

دنیا عبادت گزاروں کی وجہ سے قائم ہے

۴۵۵۵۳......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر (زمین پر) لا الہ الا الہ کی گواہی دینے والا موجود نہ ہوتا میں اہل دنیا پر جہنم کو مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میرے عبادت گزار بندے نہ ہوتے تو میں نافرمانوں کو پل جھپکنے کے بقدر بھی مہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! جو شخص مجھ پر ایمان لا تا ہے وہ میری مخلوق میں کریم ہوتا ہے اے موسیٰ! والدین کے نافرمان کے منہ کا ایک کلمہ دنیا کے پہاڑوں کی ریت کے برابر ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یارب! نافرمان کون ہے؟ حکم ہوا: جو شخص والدین کی پکارا کا جواب نہ دے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن انس

۴۵۵۵۴......جو شخص والد کو مارے اسے قتل کردو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن سعید بن المسیب عن ابیہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۱۶ والمتناھیۃ ۸۶۵۔۲۶۔

۴۵۵۵۵......دوزخ میں عبداللہ بن خراش کی ران احد پہاڑ کے برابر ہے اور اس کی ڈاڑھ بضاء پہاڑ کے برابر ہے کسی نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: وہ والدین کا نافرمان تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۵۵۵۶......آدمی جب اپنے والدین کے لیے دعا کرنی چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق منقطع ہوجاتا ہے۔ رواہ الحاکم فی التاریخ والدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۲ وترتیب الموضوعات ۸۷۱

آٹھواں باب......نکاح کے متعلقات کے بیان میں

۴۵۵۵۷......عورت آخری شوہر کے لیے ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن عائشة

۴۵۵۵۸ جس عورت کا شوہر وفات پاجائے پھر وہ اس کے بعد شادی کرلے تو وہ آخری شوہر کے لیے ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:......یعنی عورت جنت میں آخری شوہر کو ملے گی۔

۴۵۵۵۹......عورتیں مردوں کی نظیر ہوتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن عائشة والبزار عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۶۴۹

۴۵۵۶۰......آپس میں دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۹۴

۴۵۵۶۱......مرد کا نطفہ سفیدی مائل گاڑھا ہوتا ہے اسی سے ہڈیاں اور پٹھے بنتے ہیں اور عورت کا نطفہ زردی مائل پتلا ہوتا ہے اس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۲۰

۴۵۵۶۲......مرد کا نطفہ سفید گاڑھا ہوتا ہے عورت کا نطفہ پتلا زردی مائل ہوتا ہے جس کا مادہ بھی خروج میں سبقت لے جائے بچہ اسی سے مناسب ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

۴۵۵۶۳......مرد کا پانی سفید ہوتا ہے عورت کا پانی زردی مائل ہوتا ہے جب دونوں کا آپس میں ملاپ ہوتا ہے اگر مرد کی منی عورت کے منی پر غالب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۴۵۵۶۴ ..... مرد کا نطفہ سفید گاڑھا ہوتا ہے عورت کا نطفہ پتلا زردی مائل ہوتا ہے چنانچہ جس کا نطفہ دوسرے کے نطفے پر غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے، اگر نطفہ برابر رہے پھر بچہ دونوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۸۔

۴۵۵۶۵ ..... تم کسی مرد سے نہ پوچھو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا اور جب سوؤ، وتر پڑھ کر سو جاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجه والحاکم عن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۸ والنوافح ۲

۴۵۵۶۶ ..... کسی مرد سے نہ پوچھا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا۔ رواہ ابو داؤد عن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابوداؤد ضعیف الجامع

۴۵۵۶۷ ..... عورت اگر پہلے پہل لڑکی جنم دے یہ اس کی برکت کا ایک حصہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن واثلة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۲۸ وضعیف الجامع ۵۳۶۳

۴۵۵۶۸ ..... روزے رکھو اور اپنے بالوں کو بڑھاؤ چونکہ ایسا کرنے سے شہوت کم ہوتی ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۵

۴۵۵۶۹ ..... وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خصی کرے یا خود خصی ہو جائے لیکن روزہ رکھو اور اپنے جسم کے بال بڑھاؤ۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۳۴ والضعیفة ۲۲۔

حصہ اکمال

شب زفاف کو ملنے والی دعا

۴۵۵۷۰ ..... یا اللہ ان دونوں میں برکت ڈال، ان پر برکت کر اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما۔ یہ دعا آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شب زفاف کے موقع پر دی تھی۔ رواہ ابن سعد عن بریدة

۴۵۵۷۱ ..... (تمہارا نکاح) خیر و برکت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت کرے اور تمہارے اوپر برکت کرے۔

رواہ ابن عساکر عن عقیل بن ابی طالب

کہ انھوں نے شادی کی لوگوں نے انھیں ''بالرفاء والبنین'' کہہ کر مبارکباد دی۔ انھوں نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ یوں کہو جس طرح رسول کریم ﷺ کہا کرتے تھے۔

۴۵۵۷۲ ..... یوں کہو: بارک اللہ لکم وبارک علیکم اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اور تمہارے اوپر برکت کرے۔ رواہ الرافعی عن الحسن عن الصحابة کہ ہم جاہلیت میں بالرفاء والبنین کہتے تھے جب اسلام آیا ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ کلمات تعلیم کرائے۔

۴۵۵۷۳ ..... عورت کی برکت میں سے ہے کہ اس کا پیغام نکاح آسان ہو۔ اور اس کا مہر بھی آسان ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن عائشة

۴۵۵۷۴ ..... عورت کی برکت میں سے ہے کہ اس کے پیغام نکاح میں آسانی کی جائے اس کے مہر میں بھی آسانی پیدا کی جائے اور اس کے رحم میں بھی آسانی کی جائے۔ رواہ الحاکم والنسائی عن عائشة

۴۵۵۷۵ ..... تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ماموں کے رشتہ کی مشابہت تو صرف اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ دونوں نطفوں میں سے جس کا نطفہ رحم میں سبقت کر جائے اسی کی مشابہت اغلب ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ام سلمة

۴۵۵۷۶......تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ مشابہت پھر کہاں سے آتی ہے۔ رواہ مالک عن عروۃ والنسائی عائشۃ

۴۵۵۷۷......تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیوں نہ ہوتا۔ رواہ ابن ماجہ عن زینب بنت ام سلمۃ

۴۵۵۷۸......اس (عورت) کو چھوڑ دو بچہ کی مشابہت تو اسی وجہ سے ہوتی ہے جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو بچہ ماموؤں کی مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو بچہ چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ مسلم عن عائشۃ

۴۵۵۷۹......اے یہودی (مرد عورت میں سے) ہر ایک کے نطفہ سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے مرد کا نطفہ گاڑھا ہوتا ہے اس سے ہڈیاں اور پٹھے بنتے ہیں عورت کا نطفہ پتلا ہوتا ہے اس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن مسعود

۴۵۵۸۰......عورت اپنے آخری شوہر کے لیے ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۴۵۵۸۱......پسند کرو اور ان دونوں میں سے اچھے اخلاق کا مالک ہو اسے اختیار کرو جو عورت کے ساتھ دنیا میں رہتا ہے اور وہ جنت میں بھی اس کا شوہر ہو جائے۔ اے ام حبیبہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت کی بھلائی لیتا گیا ہے۔

رواہ عبد ابن حمید وسمویہ والطبرانی والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال عن انس

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت کے دنیا میں دو دو شوہر بھی ہوتے ہیں وہ جنت میں کس کے پاس ہوگی؟ یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتی عورت اچھے اخلاق کو اختیار کرے گی

۴۵۵۸۲......اے ام سلمہ! عورت کو اختیار دیا جائے گا عورت اچھے اخلاق والے کو اختیار کرے گی کہے گی: اے میرے رب یہ دنیا میں اچھے اخلاق والا تھا اس سے میری شادی کرا دے۔ اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت کی اچھائیاں لیتا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ام سلمۃ

حرف نون......از قسم افعال

کتاب النکاح......نکاح کے متعلق ترغیب کی بیان میں

۴۵۵۸۳......"مسند صدیق" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مالداری نکاح میں تلاش کرو۔ رواہ وکیع الصغیر فی الغرر

۴۵۵۸۴......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو نکاح کے متعلق اس کا جو حکم ہو وہ بجالاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ جو مالداری کا وعدہ کیا ہے وہ پورا کرے گا۔ چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله.

اگر فقیر ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں مالدار کردے گا۔ رواہ ابن ابی حاتم

۴۵۵۸۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شادی میں مالداری تلاش کرو اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی

ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله

ترجمہ:......اگر وہ فقراء ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں مالدار کردے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۵۵۸۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس امید سے جماع کروں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے کسی ایسی جان کو نکالے جو تسبیح کرتی ہو۔ رواہ البیہقی

۴۵۵۸۷......قتادہ کی روایت ہے: ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو شادی میں مالداری

تلاش کرتا ہو اور پھر اسے مالداری نہ ملی ہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ کر رکھا ہے ''ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ''

رواہ عبدالرزاق وعبد ابن حمید

۴۵۵۸۸......طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوزوائد سے فرمایا! تمہیں نکاح سے بجز عجز اور گناہ کے کس چیز نے روکے رکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۵۸۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی اس عورت کے سر کے بال سفید ہونے لگے: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں پڑی ہوی چٹائی بچے نہ پیدا کرنے والی عورت سے اچھی ہے۔ بخدا میں شہوت کے مارے ہرگز تم سے قریب نہیں ہوتا ہوں لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرو تاکہ قیامت کے دن میں تمہاری کثرت پر فخر کرسکوں۔ رواہ الخطیب وسندہ جید

۴۵۵۹۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ جوانی ہو اور عورت نہ ہو، اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ دنیا میں صرف تین دن زندگی ہے میں ان میں بھی ضرور شادی کرتا۔ فی بعض الاجزء الحدیثۃ المسندۃ ولم اقف علی اسم صاحبہ

۴۵۵۹۱......قیس بن عبید، معاویہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد باخلاق عورت سے زیادہ اچھی چیز کوئی نہیں عطا کی گئی، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض عورتیں کثیر فائدہ بھی دیتی ہیں جس کا کوئی بدلہ نہیں اور بعض عورتیں گلے کا طوق ہوتی ہیں جس کا کوئی فدیہ نہیں ہوتا۔ رواہ ابونعیم فی فضیلۃ الانفاق علی البنات

۴۵۵۹۲......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ قریش کے چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے میں بھی ان میں موجود تھا۔ ارشاد فرمایا: اے جماعت نوجوانان تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے چونکہ روزہ شہوت توڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان

نکاح کے فضائل

۴۵۵۹۳......علقمہ روایت نقل کرتے ہیں: میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کی پاس تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ قریش کے چند غیر شادی شدہ نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے چونکہ نکاح نظر نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی شہوت کو توڑے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی والبغوی فی مسند عثمان

۴۵۵۹۴......ابن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے اپنے بیٹے کو شادی کا کہا لیکن بیٹے نے شادی کرنے سے انکار کردیا۔ عتبہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے شادی نہیں کی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی عمر رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی ہمارے پاس بھی عورتوں کے حقوق ایسے ہی ہیں جیسے ان کے ہاں ہیں۔ اس نے عرض کیا: امیر المومنین نبی کریم ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جیسے اعمال کس کے ہوسکتے ہیں اور آپ جیسے اعمال کس کے ہیں۔ جب اس نے کہا: ''آپ کے اعمال جیسے کس کے ہوسکتے ہیں'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ جی چاہے تو شادی کرو چاہے تو نہ کرو۔

رواہ ابن راھویہ

۴۵۵۹۵......وکیع محمد بن محمد بن علی بن حمزہ، عبدالصمد بن موسیٰ یحییٰ بن حسین بن زید اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام بایں طور پہچانے گا کہ اس نے اپنے کسی بیٹے کی موت سے قبل تربیت کی ہو جو اس کے لیے کافی ہو۔

۴۵۵۹۶......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ شادی کرنے کا حکم دیتے تھے اور شادی نہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو، چونکہ قیامت کے دن میں انبیاء پر تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کرسکوں گا۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۵۹۷......''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ہاں ایک یتیم لڑکی ہے اسے دو آدمیوں نے پیغام نکاح بھیجا ہے ایک مالدار ہے اور دوسرا تنگدست ہے جبکہ لڑکی تنگدست سے شادی کرنے کی خواہشمند ہے اور ہم مالدار سے اس کی شادی کرنے کے خواہشمند ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔ رواہ ابن النجار

۴۵۵۹۸......''مسند مدلوک'' ابن عساکر کہتے ہیں کہ مدلوک کو صحابیت کا مقام حاصل ہے مدلوک روایت نقل کرتے ہیں کہ ضمضم بن قتادہ کے ہاں ایک عورت سے سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا اس عورت کا تعلق بنو عجل سے تھا اس لڑکے نے ضمضم کو وحشت زدہ کر دیا اسی وجہ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ان کی رنگ کیسے ہیں؟ عرض کیا: سرخ اور سیاہ اس کے علاوہ اور بھی۔ ارشاد فرمایا: یہ کہاں سے آ گئے؟ عرض کیا: کوئی رگ ہے جو نسل میں پھوٹ پڑے ہے ارشاد فرمایا یہ بھی ایک رگ ہے جو یہاں آ کر پھوٹ پڑی ہے چنانچہ بنو عجل کی بوڑھی عورتیں آئیں انھوں نے خبر دی کہ اس عورت کی ایک دادی تھی جو سیاہ فام تھی۔

۴۵۵۹۹......''مسند سھل بن حنظلیہ اوسی'' سعید بن عبدالعزیز کی روایت ہے کہ ابن حنظلیہ کی ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی اور وہ کہا کرتے تھے، اگر اسلام میں میرے لیے ایک ناتمام بچہ ہی پیدا ہو جائے وہ میرے لیے کائنات کی ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۴۵۶۰۰......''مسند ابی ہریرۃ'' اے ابوہریرہ شادی کرلو، بغیر شادی کے مت مرجاؤ خبردار! ہر وہ شخص جو غیر شادی شدہ ہو دوزخ میں جائے گا۔ اے ابوہریرہ شادی نہ کرنے کے عمل کو آخری زمانہ میں طلب کرو۔ اور وہ میری امت کے چنار میں سے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۵۶۰۱......عطاء بن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرلے یا فرمایا کہ وہ نکاح کرے۔ اگر وہ شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے چونکہ روزہ اس کے لیے شہوت توڑنے کا ذریعہ ہے۔ رواہ ابن النجار

شادی سے پاکدامنی حاصل ہوتی ہے

۴۵۶۰۲......عمر بن صبیح ناجی بشر بن عطاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت منقول ہے کہ: ایک دن ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ ﷺ کے پاس عکاف داخل ہوئے عکاف اپنی قوم کے سردار تھے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: اے عکاف! تمہاری بیوی ہے؟ عرض کیا: میری بیوی نہیں ہے۔ حکم ہوا کوئی لونڈی بھی نہیں ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: کیا تم مالدار ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تب تم شیطان کے بھائی ہو۔ اگر تم نصرانیوں کے راہب ہو پھر بلاشبہ تم انہی میں سے ہو اگر تم ہم میں سے ہو تو پھر ہمارا طریقہ شادی کرنا ہے اے عکاف! تمہاری ہلاکت تمہارے بدترین لوگ وہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہوں شیطان کا تیز ترین اسلحہ جو نیکوکاروں میں چل سکتا ہو وہ غیر شادی شدہ ہیں نہ کہ وہ جو شادی شدہ ہوں وہی لوگ تو پاک طینت اور پاکباز ہیں۔ اے عکاف تمہاری ہلاکت! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ داؤد و یوسف کے پاس بھی عورتیں تھیں، اے عکاف تمہاری ہلاکت شادی کرو۔ ورنہ تم گناہ گار رہو۔ عرض کیا: یارسول اللہ! میری شادی کرادیجئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ﷺ نے کلثوم حمیری کی بیٹی سے عکاف کی

شادی کرادی۔رواہ الدیلمی
۴۵۶۰۳..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا شادی نہ کرنے کا ارادہ تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: میرے بھائی ایسا مت کرو۔ بلکہ شادی کرلو اگر تمہارے ہاں اولاد پیدا ہوئی تو تمہارے لیے باعث اجر وثواب ہوگی۔ اگر اولاد زندہ رہی تمہارے لیے دعائیں کرے گی۔رواہ سعید بن المنصور
۴۵۶۰۴..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: شادی کرو میں نے عرض کیا: فی الحال مجھے اس کی حاجت نہیں ہے اگر تم یہی کہتے ہو تمہاری صلب میں جو اولاد ودیعت ہے وہ ضرور نکل کر رہے گی۔رواہ سعید بن المنصور
۴۵۶۰۵..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا شادی کرو چونکہ اس امت کا بہترین شخص وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔رواہ سعید بن المنصور
۴۵۶۰۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور کریب کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا: تم مردوں کی اس حالت تک پہنچ سکتے ہو کہ عورتوں کو سنبھال سکو تم میں سے جو پسند کرتا ہو کہ میں اس کی شادی کردوں تو میں اس کی شادی کردوں گا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اسلام کا نور چھین لیتا ہے۔ پھر اگر چاہے تو نور واپس کردے چاہے تو نہ کرے۔رواہ سعید بن المنصور
۴۵۶۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورتوں سے شادی کرو چونکہ وہ اپنے ساتھ مال لاتی ہیں۔
رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۴۵ وضعیف الجامع ۲۲۴۲۷۔
۴۵۶۰۸..... "مسند ابن عمر" بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تاخیر نہیں دیتا جب اس کی موت کا وقت پورا ہوجائے عمر میں زیادتی اگر ہوسکتی ہے تو وہ نیک اولاد کی شکل میں ہے جو کسی بندے کو عطا ہوجائے اور وہ مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرتی ہو بلاشبہ ان کی دعائیں قبر میں اسے پہنچتی رہتی ہیں۔ پس یہی عمر کی زیادتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء
۴۵۶۰۹..... "مسند عقیل" اے عکاف! کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عرض کیا نہیں: حکم ہوا: کیا باندی بھی نہیں؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: تم مالدار ہو؟ عرض کیا جی ھاں فرمایا: تب تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم نصرانیوں کے راہبوں میں سے ہو پھر تم انہی میں سے ہو۔ اگر تم ہم میں سے ہو تو پھر ایسے کرو جیسا کہ ہم کرتے ہیں۔ اگر تم نصرانیوں میں سے ہو تو پھر نصرانیوں کے رھبانوں میں سے ہو۔ جبکہ ہماری سنت نکاح کرنا ہے۔ تم میں سے بدترین لوگ تمہارے غیر شادی شدہ لوگ ہیں۔ شیاطین لوگوں کے دین کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں، نیکوکاروں پر سب سے زیادہ شیاطین کا چلنے والا اسلحہ عورتیں ہیں۔ اس سے صرف شادی شدہ لوگ ہی بچ پاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو پاکباز ہیں اور فحاشی سے دور رہنے والے ہیں: اے عکاف! تیری ہلاکت شادی کرلو، چونکہ عورتیں تو ایوب، داؤد، یوسف اور کرسف کے پاس بھی تھیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کرسف کون تھا؟ ارشاد فرمایا: وہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا جس نے ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ پھر اس نے ایک عورت پر عاشق ہوجانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کفر کردیا اور ساری عبادت ترک کردی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کسی عمل کے ذریعے اس برائی کا تدارک کرنے کی توفیق دی اور پھر اس کی توبہ قبول فرمائی اے عکاف تماری ہلاکت شادی کرلو ورنہ تم گناہ گار ہو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر وضعف وابویعلی والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن عطیۃ ابن بشر المازنی والدیلمی عن ابن عباس
۴۵۶۱۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اگر میری موت کو صرف دس دن باقی ہوں اور مجھے معلوم ہوجائے کہ آخری دن مرجاؤں گا اور مجھے نکاح کی طاقت حاصل ہوجائے میں فتنے کے خوف سے بچنے کے لیے ضرور نکاح کروں گا۔رواہ سعید بن المنصور
۴۵۶۱۱..... "مسند علی" سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے شادی نہ کرنے کے ارادے کورد کردیا تھا۔ اگر آپ ﷺ شادی نہ کرنے کو حلال قرار دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کردیتے۔رواہ عبدالرزاق

نکاح کے متعلق ترھیب

دنیا کی بہترین فائدہ مند چیز

۴۵۶۱۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا اسلام لانے کے بعد آدمی کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جتنا بہتر فائدہ خوبصورت، بااخلاق، محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے اٹھاتا ہے بخدا! شرک باللہ کے بعد آدمی اتنا زیادہ نقصان کسی چیز سے نہیں اٹھا تا جتنا کہ بدخلق تیز زبان عورت سے اٹھاتا ہے بخدا! عورتیں لڑکے بھی جنم دیتی ہے جس میں فائدہ مند عطیہ اور تحفہ ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وهناد وابن ابی الدنیا فی الاشراف والبیهقی وابن عساکر

۴۵۶۱۳......اسود، محمد بن اسود اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ پکڑے اور انھیں بوسا دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: بلاشبہ اولاد بخل اور سستی کا ذریعہ ہے۔ رواہ البغوی وابن السکن والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر والبیهقی وقال البغوی وابن السکن: لیس للاسود غیر هذین الحدیثین، قال فی الاصابة: وجدت له ثالثا ورابعا

۴۵۶۱۴......خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ نے گود میں حضرت حسن یا حضرت حسین کولیا ہوا تھا اور آپ ارشاد فرمارہے تھے: بلاشبہ تم بخل اور جہالت لاتے ہو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کے پھول بھی ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال

آداب نکاح

۴۵۶۱۵......ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سرسبز ویرانوں سے گریزاں رہو۔ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کیا ہے ارشاد فرمایا: عورت تو خوبصورت ہو لیکن بچے نہ پیدا کرتی ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال والدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۱۰۸ واسنی المطالب ۴۱۳

۴۵۶۱۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے جلوہ افروز کی گئیں ان کے پاس جانے سے قبل۔

رواہ ابن عساکر

نکاح کا اعلان مسنون ہے

۴۵۶۱۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنوزریق کے پاس سے گزرے آپ نے گانے اور کھیلنے کودنے کی آواز سنی پوچھا: یہ کیا ہے؟ اہل بستی نے جواب دیا: یارسول اللہ فلاں آدمی کا نکاح ہے، ارشاد فرمایا: اس نے اپنا دین مکمل کر دیا یہ نکاح ہے پانی بہانا نہیں ہے اور پوشیدہ نکاح بھی نہیں ہے، حتیٰ کہ دف کی آواز سنی جارہی ہے اور دھواں بھی دیکھا جارہا ہے۔

رواہ البیهقی وقال تفرد به حسن ابن عبدالله وهو ضعیف

خطبہ (پیغام نکاح) کا بیان

۴۵۶۱۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کوئی چیز اتنی زیادہ دشوار نہیں لگتی جتنا کہ پیغام نکاح۔ رواہ ابو عبیدہ

۴۵۶۱۹......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک انصاری لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے مجھے فرمایا: تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: حکم ہوا۔ اسے دیکھ لو۔ چونکہ ایک نظر اسے دیکھ لینا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث بنے گا۔

میں اس لڑکی کے پاس آیا اور اس کے والدین سے اس کا ذکر کیا۔ وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ میں اٹھا اور گھر سے باہر نکل گیا۔ لڑکی نے کہا اس آدمی کو میرے پاس بلاؤ میں واپس لوٹ آیا اور اس کی پردہ دری کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ لڑکی بولی: اگر رسول کریم ﷺ نے تمہیں میری طرف ایک نظر دیکھنے کا حکم دیا ہے تو مجھے دیکھ لو ورنہ میں خود باہر نکلتی ہوں اور پھر مجھے دیکھ لو۔ چنانچہ میں نے اسے دیکھ کر اس سے شادی کر لی۔ میں نے کسی ایسی عورت سے شادی نہیں کی جو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہو اور زیادہ باعث اکرام ہو حالانکہ میں نے ستر (۷۰) عورتوں سے شادی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور و ابن النجار

۴۵۶۲۰......ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سرسبز ویرانوں سے گریزاں رہو۔ کسی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! سرسبز ویرانوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ خوبصورت عورت جو بچے نہ پیدا کرتی ہو۔

رواہ الرامھرمزی و العسکری معا فی الامثال وفیہ الواقدی

ولیمہ کا بیان

۴۵۶۲۱......ابن رومان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ولیمہ کے کھانے کے متعلق سوال کیا گیا اور کسی نے کہا: اے امیر المومنین! کیا وجہ ہے شادی پر دیئے جانے والے کھانے کی بو ہمارے کھانے سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ولیمہ کے کھانے میں جنت کی خوشبو میں سے ایک مثقال ڈال دی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولیمہ کے لیے ابراہیم خلیل اللہ اور محمد ﷺ نے برکت و پاکیزگی اور عمدگی کی دعا کی ہے۔ رواہ الحارث والخطیب فی کتاب الطفلیین قال ابن حجر واسنادہ مظلم وقال الخطیب روی من وجہ آخری عن عمر عن النبی ﷺ ثم اخرجہ عن الشعبی: فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں نے ولیمہ کا ذکر کیا کہ آخر کیا وجہ ہے جو ذائقہ ولیمہ میں پایا جاتا ہے وہ کسی اور کھانے میں ہم نہیں پاتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی کریم ﷺ نے ولیمہ کے لیے برکت کی دعا کی ہے اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اس میں برکت و عمدگی کی دعا کی ہے اور یہ کہ اس میں جنت کے کھانوں کی دھونی ہو)۔

۴۵۶۲۲......حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مالداروں کو مدعو کیا جائے اور مساکین چھوڑ دیئے جائیں۔ اور جو شخص ولیمہ کی دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی نافرمانی کی۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۹۴۴

۴۵۶۲۳......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے برا طعام ولیمے کا ہے جس میں وہ لوگ مدعو کیے جائیں جنھیں اس کی حاجت نہیں اور جنھیں اس کی حاجت ہے انھیں روک دیا جائے۔ نیز مالدار اس میں مدعو کیے جائیں اور فقراء روک دیئے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۲۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کے موقع پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

آداب متفرقہ

۴۵۶۲۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو چونکہ وہ شیریں دہن ہوتی ہیں، زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں اور تھوڑے

پرراضی رہتی ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۵۶۲۶ ...... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنی سائب! تم سن بلوغت کو پہنچ چکے ہو لہٰذا ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے خاندان سے اجنبی ہوں۔ رواہ الدینوری

کنواری عورتوں سے نکاح کی ترغیب

۴۵۶۲۷ ...... عاصم بن ابی النجود کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کنواری عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے چونکہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں شیریں دہن ہوتی ہیں اور تھوڑے پر راضی رہتی ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا

۴۵۶۲۸ ...... اشعث بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اشعث مجھ سے تین باتیں یاد کرلو جو میں نے رسول کریم ﷺ سے یاد کی تھیں۔ کسی مرد سے مت پوچھو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا اور جب سونا چاہو تو وتر پڑھ کر سو تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔ رواہ الحاکم والبیهقی وسعید بن المنصور

۴۵۶۲۹ ...... ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے طبلہ کی آواز سنی فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: تقریب نکاح کا انعقاد ہو رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکاح کا اعلان کرو۔ رواہ الضیاء المقدسی

۴۵۶۳۰ ...... ابومجاشع اسدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوجوان عورت لائی گئی جس کی شادی لوگوں نے ایک بوڑھے شخص سے کرادی تھی عورت نے بوڑھے کو قتل کردیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، مرد کو چاہئے کہ وہ اپنی ہم مثل عورت سے نکاح کرے اور عورت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے ہمسر سے شادی کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۳۱ ...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اپنی کسی بیٹی کا کسی شخص سے نکاح کرنا چاہتے تو بیٹی کی پردہ دری میں جاتے اور فرماتے: فلاں شخص تمہارا تذکرہ کررہا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۳۲ ...... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نکاح کرلیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری ہے یا ثیب (جس کا پہلے نکاح ہو چکا ہو) میں نے عرض کیا: بلکہ ثیب ہے۔ ارشاد فرمایا: کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کا جی بہلا سکتے اور وہ تمہارا جی بہلا سکتی۔ میں نے عرض کیا: میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو چکے ہیں انھوں نے اپنے پیچھے نو (۹) بیٹیاں چھوڑی ہیں میری نو (۹) بہنیں ہیں، میں نہیں چاہتا کہ ان کے ساتھ ایک اور اناڑی عورت کو شامل کردوں۔ اور میں نے عرض کیا: وہ ایسی عورت ہے جو ان کی نگرانی اور دیکھ بھال کرے گی اور ان کے بالوں میں کنگھی کرے گی۔ ارشاد فرمایا: تم نے درست انتخاب کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۶۳۳ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم واپس لوٹنے لگے میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوا اور اسے جلدی جلدی چھوٹے قدموں سے ہانکنے لگا اسی اثناء میں میرے پیچھے ایک سوار میرے قریب ہوا اور اس نے ایک چھوٹی چھڑی سے میرے اونٹ کے ماری چنانچہ میرا اونٹ تیز رفتار اونٹ کی طرح پھرتی سے چلنے لگا میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں میرے پیچھے نبی کریم ﷺ ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہوئی ہے۔ (اس لیے جلدی میں ہوں) ارشاد فرمایا: کنواری سے شادی کی ہے یا ثیب سے میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ ثیب ہے۔ فرمایا: کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی۔ پھر فرمایا: جب تم اپنے اہل خانہ کے ہاں پہنچو تو عقلمندی کا مظاہرہ کرنا۔ چنانچہ ہم دن کے وقت مدینہ پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت شہر میں داخل ہوں تاکہ پراگندہ بال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کرے اور جس عورت کا شوہر گھر پر نہیں ہے وہ موئے زیرناف صاف کرلے۔ رواہ سعید بن المنصور

کنواری سے شادی کے فائدے

۴۵۶۳۴..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد وفات پا گئے اور اپنے پیچھے نو (۹) بیٹیاں چھوڑ گئے چنانچہ میں نے ثیب (عورت) سے شادی کر لی۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی میں نے عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا: کنواری ہے یا ثیب؟ میں نے عرض کیا بلکہ ثیب ہے۔ فرمایا: کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں؟ کی تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی میں نے عرض کیا: میرے والد وفات پا گئے اور اپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ گئے یا فرمایا کہ سات بیٹیاں چھوڑ گئے مجھے ناپسند تھا کہ میں انہی جیسی اناڑی عورت سے شادی کر لوں۔ ارشاد فرمایا: بہت اچھا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے آپ نے میرے لیے برکت کی دعا کی۔ رواہ ابن النجار

۴۵۶۳۵..... قفل شیبانی کی روایت ہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث جو تمہیں زیادہ فائدہ پہنچائے گی اور جس میں ظریف الطبعی بھی ہے جس سے بڑھ کر تم نے کوئی حدیث نہیں سنی ہوگی۔ وہ حدیث ہمیں حماد بن ابی سلیمان، زید عمی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زید! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: شادی کر لو اور اپنی پاکدامنی میں مزید اضافہ کر لو اور پانچ قسم کی عورتوں سے شادی مت کرو۔ جو یہ ہیں: شهبره لهبره، نهبره، هيدره اور لفوتا۔ میں نے عرض کیا: میں ان میں سے کسی کو نہیں سمجھا میں تو سب سے ناواقف ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو۔ چنانچہ شہبرہ وہ عورت ہے جو لاغر طویل القامت ہو۔ لھبرہ وہ عورت ہے جو نیلگوں آنکھوں والی اور بدزبان ہو نہبرہ وہ عورت ہے جو کوتاہ قد اور گھٹیا پن کی مالکہ ہو ھیدرہ وہ ہے جو بوڑھی اور کوزہ پشت ہو اور لفوت وہ عورت ہے جس نے تمہارے علاوہ کسی اور سے بچہ جنم دے رکھا ہو۔ رواہ الدیلمی

۴۵۶۳۶..... ابوعیینہ ابونجیح کے سلسلہ سے مروی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں: منی اولاد میں اضافہ کرتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۳۷..... عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں قبیلے سے نکاح مت کرو اور بنی فلاں بنی فلاں، بنی فلاں اور بنی فلاں سے شادی کرو وہ خود بھی پاکدامن ہیں اور ان کی عورتیں بھی پاکدامن ہیں چونکہ فلاں قبیلہ بیہودگی کاموں والا ہے اور ان کی عورتیں بھی واہی تباہی ہیں لہٰذا تم پاکدامنی اختیار کرو۔ رواہ ابن النجار

احکام نکاح

۴۵۶۳۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دروازہ بند کر دیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں شوہر پر مہر واجب ہو جاتا ہے اور (بصورت فراق) عورت پر عدت واجب ہو جاتی ہے اور عورت کے لیے حق میراث بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۵۶۳۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو عورت دوران عدت نکاح کر لے اور شوہر نے ابھی تک اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی تاکہ اپنی بقیہ عدت پوری کر لے جب اس کی عدت پوری ہو جائے اور پھر اسے شوہر ثانی پیغام نکاح دے عورت کو اختیار ہے چاہے اس سے نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے اگر اس نے ہمبستری کر لی ہو پھر دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی پھر وہ آپس میں کبھی جمع نہیں ہونے پائیں گے۔ وہ پہلے شوہر کی عدت پوری کرے گی پھر دوسری شوہر کی عدت گزارے گی۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة، وسعید بن المنصور والبیهقی

۴۵۶۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت نے شادی کی اور اسے جنون کی شکایت تھی یا وہ جذام کی بیماری میں مبتلا تھی یا اسے برص کی بیماری لاحق تھی شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی پھر وہ اس بیماری پر مطلع ہوا تو عورت کے لیے مہر کامل ہوگا چونکہ شوہر نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے البتہ ولی پر مہر واجب ہوگا چونکہ اس نے معاملہ پوشیدہ رکھ کر شوہر کو دھوکا دیا ہے۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور والدارقطنی والبیهقی

۴۵۶۴۱ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد (شوہر) کو ایک سال کی مہلت دی ہے اگر وہ ایک سال میں ہمبستری پر قادر ہو گیا تو بہت اچھا ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا وہ چاہے نکاح بحال رکھے چاہے علیحدگی اختیار کرے۔ رواہ عبد الرزاق و ابن ابی اشیبۃ والدار قطنی والبیہقی

۴۵۶۴۲ ..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خصی کا معاملہ لایا گیا اس خصی نے ایک عورت سے شادی کر رکھی تھی حالانکہ عورت کو اس کا علم نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۶۴۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نکاح کا انعقاد ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی وصححہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۶۳

۴۵۶۴۴ ..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ نکاح میں ایک مرد کے ساتھ عورتوں کی گواہی جائز قرار دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور و البیہقی وقال ھذا منقطع وفی سندہ الحجاج بن اطاۃ رلایحتج بہ

۴۵۶۴۵ ..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا: میں ایک عورت پر عاشق ہو گیا ہوں۔ کہاں کہ یہ ایسی چیز ہے جو ہمارے قابو میں نہیں ہے پھر میں نے اس عورت کے حکم پر اس سے نکاح کر لیا پھر اس کے حکم سے قبل میں نے اسے طلاق دے دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: اس کا حکم کسی درجہ میں نہیں ہے۔ اس عورت کے لیے عام عورتوں کا طریقہ ہے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۴۵۶۴۶ ..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے اور اسی کا گھر اس کے لئے مشروط کیا ہے۔ اور میں سوچ رہا ہوں کے فلاں جگہ کی طرف منتقل ہو جاؤں گا کہا: یہ اس کے لیے شرط ہے فرمایا: تب تو مرد ہلاک ہو گئے کوئی عورت نہیں چاہتی کہ وہ اپنے خاوند کو چھوڑے الا یہ کہ وہ اسے چھوڑنے پر اتر آتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے حقوق منقطع ہوتے دیکھتے ہیں اس وقت اپنی شروط کا اعتبار کرنے لگتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

عورت شوہر کے تابع ہوتی ہے

۴۵۶۴۷ ..... ''مسند عمر'' سعید بن عبیدہ بن سباق کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اور مرد نے یہ شرط لگادی کہ وہ عورت کو باہر نہیں نکالے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط معدوم قرار دی اور فرمایا: کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۴۸ ..... عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک عورت لائی گئی جس کے لیے شوہر نے اسی کا گھر شرط قرار دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے لیے اس کی شرط ہے: وہ آدمی بولا: اے امیر المومنین! تب تو یہ عورت ہمیں چھوڑ دے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقوق کا انقطاع شروط کے وقت ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۴۵۶۴۹ ..... عباد بن عبداللہ اسدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اور عورت کے لیے اسی کا گھر مشروط کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کی شرط سے قبل اللہ تعالیٰ کی شرط کا اطلاق ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور والبیہقی

۴۵۶۵۰ ..... حارث بن قیس بن اسود اسری کی روایت ہے کہ جب انھوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں اپنے لیے پسند کر لو۔ رواہ ابونعیم

۴۵۶۵۱ ..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آزاد عورتوں سے حرام کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے لونڈیوں سے بھی حرام کیا ہے۔ الا یہ کہ انھیں کوئی مرد جمع کرے اور کہتا ہو: میں تو چار لونڈیوں سے زیادہ رکھوں گا۔

۴۵۶۵۲......"مسند ابن عباس" نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو دو سال کے بعد ابوالعاص کے پاس پہلے ہی نکاح میں واپس لوٹا دیا تھا۔
رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۵۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی زینب اسلام لائی اور اس کا خاوند ابی عاص بن ربیع مشرک ہی تھا پھر اس کے بعد وہ اسلام لایا نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت اسلام لے آئی کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا شوہر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں تو اس عورت کے ساتھ اسلام لایا تھا اور اسے میرے اسلام لانے کا علم بھی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دوسرے شوہر سے عورت چھین کر پہلے کے سپرد کردی۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۱ والمعلۃ ۱۶۵

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ابوالعاص کے پاس واپسی

۴۵۶۵۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو چھ سال کے بعد اس کے خاوند ابی العاص بن ربیع کے پاس پہلے ہی نکاح میں واپس لوٹا دیا اور کوئی نیا کام نہیں کیا۔ رواہ ابن النجار

۴۵۶۵۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ جب اسلام لایا تو اس کے نکاح میں دس (۱۰) عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار روک لو اور بقیہ کو علیحدہ کردو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب صفوان بن امیہ اسلام لائے ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ چار عورتیں روک لو اور بقیہ چھوڑ دو۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۶۵۷......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو کسی عورت سے پہلے زنا کرے اور پھر اس سے نکاح کرے فرمایا کہ پہلے اس نے اپنا پانی فضول بہایا پھر نکاح کرلیا اس کا پہلا فعل حرام ہے اور دوسرا حلال ہے جان لو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے توبہ قبول کرنے والا ہے جس طرح الگ الگ ان سے توبہ قبول کرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب بیوی بیٹی یا بہن کسی شخص کو اپنی لونڈی حلال قرار دے دے اور وہ اس سے ہمبستری کرے وہ اس کے لیے حلال ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۵۹......"مسند ابن عمر غیلان بن سلمہ جب اسلام لائے تو ان کے پاس اٹھارہ عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے انھیں چار عورتیں اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۴۵۶۶۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں رسول کریم ﷺ نے اس سے کہا ان میں سے چار کا انتخاب کرلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غیلان نے اپنی سب عورتوں کو طلاق دے دی اور مال اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ اسی اثناء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ شیطان نے آسمانوں سے تیرے مرنے کی بات سن لی ہے اور وہ تیرے دل میں لا ڈالی ہے شاید تو تھوڑے عرصہ زندہ رہے، خدا کی قسم یا تو اپنی بیویوں کو واپس لوٹا یا اپنا مال واپس کرورنہ جب تو مرجائے گا تیری بیویوں میں تیرا مال میراث تقسیم کروں گا اور لوگوں حکم دوں گا کہ وہ تیری قبر پر اس طرح پتھر برسائیں گے جس طرح ابورغال کی قبر پر ہمیشہ برساتے تھے۔ نافع کہتے ہیں غیلان اس کے بعد صرف سات دن زندہ رہا کہ وہ مرگیا۔
رواہ ابویعلی وابن عساکر

۴۵۶۶۱......شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب ابوالعاص کے پاس واپس لوٹا دی تھی جب وہ اسلام لایا تھا پہلے ہی نکاح میں اور تجدید نکاح نہیں کی تھی۔ رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة

۴۵۲۶۲..... عکرمہ بن خالد کی روایت ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے موقع پر بھاگ گئے تھے ان کی بیوی نے انھیں واپس آنے کا خط لکھا چنانچہ بیوی نے انھیں واپس کردیا اور اسلام قبول کرلیا جبکہ بیوی ان سے قبل اسلام لا چکی تھی اور نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۲۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کیا جو مجنون تھی یا اسے جذام تھا یا برص کی بیماری تھی یا اسے قرن تھا وہ بدستور اس کی بیوی شمار ہوگی چاہے اسے اپنے پاس روکے رکھے چاہے اسے طلاق دے دے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسدد والدارقطنی

۴۵۲۶۴..... مالک بن اوس بن حدثان کی روایت ہے کہ میرے پاس ایک بیوی تھی جو وفات پاگئی مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا اس عورت کی کوئی بیٹی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں وہ طائف میں ہے فرمایا: وہ تمہاری پرورش میں تھی؟ میں نے کہا نہیں؟ فرمایا: اس سے نکاح کرلو میں نے کہا وہ کیسے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وربائکم التی فی حجورکم

اور تمہاری وہ پروردہ لڑکیاں یعنی وہ لڑکیاں جو بیوی کے پہلے خاوند سے ہوں) جو تمہاری پرورش میں ہوں وہ تمہارے اوپر حرام کردی گئیں ہیں فرمایا: یہ لڑکی تو تمہاری پرورش میں نہیں ہے یہ حرمت تو تب ہوتی ہے جب لڑکی تمہاری پرورش میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی حاتم

۴۵۲۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور اس عورت میں برص، جنون، جذام، یا قرن کی بیماری ہو اس نے عورت کے ساتھ اپنے اختیار سے شادی کی ہو وہ چاہے اسے روکے رکھے یا چاہے تو طلاق دے دے ہاں اگر عورت سے ہمبستری کرلی پھر اس کے لیے پورا مہر ہوگا۔ چونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال سمجھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۲۶۶..... "مسند علی" خلاس کی روایت ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کے کسی جز کی مالک بن گئی یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے کہا: کیا تم نے اس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ کہا: نہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہوتی میں تجھے سنگسار کرتا۔ پھر عورت کو مخاطب کرکے فرمایا: یہ اب تمہارا غلام ہے اگر تم چاہو اسے بیچ ڈالو چاہو اسے ھبہ کردو چاہو اسے آزاد کردو اور پھر اس سے شادی کرلو۔ رواہ البیھقی

۴۵۲۶۷..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عباد اسدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب دروازہ بند کردیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں اسوقت مہر اور عدت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

خلوت صحیح سے مہر واجب ہو جاتا ہے

۴۵۲۶۸..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" احنف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دروازہ بند کردیا جائے پردے لٹکا لیے جائیں تو عورت کے لیے مہر واجب ہو جاتا ہے اور اس پر عدت گزارنا بھی واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ البیھقی

۴۵۲۶۹..... "مسند علی رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین مہدیین کا فیصلہ یہ ہے کہ جب دروازہ بند کردیا جائے پردے لٹکا دیئے جائیں مہر اور عدت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۲۷۰..... "ایضاً" عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور عورت پر شرط لگادی جائے کہ فرقت کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نیز جماع اور مہر بھی اس کے اختیار میں ہے دونوں حضرات نے فرمایا: تم سنت سے ناواقف ہو اور نااہل کو معاملہ سپرد کردیا ہے، مہر تمہارے ذمہ واجب ہوگا، جبکہ فرقت (طلاق) و جماع کا اختیار بھی تمہارے ہاتھ میں ہے۔ رواہ ابویعلی والضیاء

۴۵۶۷۱......''ایضاً'' بحریہ بنت ھانی کہتی ہیں! میں نے قعقاع سے شادی کرلی، اس نے مجھ سے مطالبہ کیا میرے لیے جواہر کا ایک صندوق (مہر کے طور پر) رکھا اس شرط پر کہ وہ میرے پاس ایک رات گزارے گا چنانچہ اس نے ایک رات گزاری میں نے خلوق (خوشبو) سے بھرا ہوا خوشبودان اس کے پاس رکھا، چنانچہ جب وہ صبح کو اٹھا تو اس کا بدن خلوق کے رنگ سے آلودہ تھا قعقاع نے مجھ سے کہا: تو نے مجھے رسوا کردیا میں نے کہا: مجھ جیسے پوشیدہ ہی رہتی ہیں۔ جب میرے والد آئے ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوگئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع سے فرمایا: کیا تو نے ہمبستری کرلی ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نکاح جائز قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

مباح نکاح

۴۵۶۷۲......ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی کے لیے پیغام نکاح دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ (ابھی) چھوٹی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دے کر بیٹی کے نکاح سے آپ کو منع کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بیٹی کو آپ کے پاس بھجوا دیتا ہوں۔ اگر آپ راضی ہوگئے تو وہ آپ کی بیوی ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکی کی پنڈلی سے کپڑا ہٹایا لڑکی بولی: کپڑا پنڈلی پر گرا دو، اگر آپ امیر المومنین نہ ہوتے میں آپ کی آنکھوں پر طمانچہ مارتی۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۴۵۶۷۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی نابالغ لڑکی کو باہر (ظاہراً) چلنے پھرنے دو تاکہ اس کے چچازاد اس میں رغبت کرسکیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۷۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی لڑکی کے ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ لڑکی کے لیے سامان زیب وزینت کا بندوبست کرے اور اس کے ساتھ مہربانی وشفقت کرے تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا رزق تمہارے پاس آئے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۷۵......ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آواز سنتے یا دف بجنے کی آواز سنتے پوچھتے: یہ کیا ہے: لوگ جواب دیتے: شادی ہے یا ختنیں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہوجاتے اور اس امر کی تقریر فرماتے۔

رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور ومسدد والبیھقی

۴۵۶۷۶......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار سے کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک نظر سے اس عورت کو دیکھ لو چونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہے۔ رواہ سعید ابن المنصور

محرمات نکاح

دو بہنوں سے ایک وقت وطی کرنا حرام ہے اگرچہ باندی ہوں

۴۵۶۷۷......قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا گیا کہ ایک ہی ملک میں دو باندیاں جو آپس میں سگی بہنیں ہوں جمع کی جاسکتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید کی ایک آیت اس مسئلہ کو حلال قرار دیتی ہے جبکہ دوسری آیت حرام قرار دیتی ہے لیکن مجھے ایسا کرنا کسی طرح پسند نہیں آپ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو پہنچا اس نے کہا، اگر مجھے مسلمانوں کے معاملات کسی حد تک سپرد ہوتے پھر میرے پاس یہ مسئلہ لایا جاتا میں اسے عبرت کا نشان بنا دیتا۔ زہری کہتے ہیں

میری دانست میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہو سکتے ہیں۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وعبد بن حمید وابن ابی شیبة ومسدد وابن جریر والدارقطنی والبیہقی

۴۵۶۷۸...... محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لونڈی اور اس کی بیٹی کو ایک ہی مالک میں جمع ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۷۹...... ابن جریج اسلمی، ابن ابی زناد، عبداللہ بن دینار اسلمی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کے پاس ایک لونڈی تھی اور لونڈی کی ایک لڑکی بھی تھی۔ وہ دونوں میرے والد کی ملکیت میں تھیں، جب لڑکی میں دوشیزگی آ گئی تو والد نے باندی کو چھوڑ دیا اور لڑکی کے ساتھ شب باشی کرنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان سے اس کے متعلق بات کی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں اور میں خود ایسا نہیں کروں گا۔ ابوزناد کہتے ہیں: مجھے عامر شعبی نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں مذکور بالا کے علاوہ جواب دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۶۸۰...... ابوعمر شیبانی کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دے کیا اس کی ماں کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ اس شخص نے بیوی کو طلاق دے کر اس کی ماں کے ساتھ نکاح کر لیا اور بچہ بھی پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فرقت کا حکم دیا، وہ شخص بولا: اب اس عورت سے تو اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے؟ فرمایا: اگرچہ دس بچے کیوں نہ پیدا ہو جائیں پھر بھی فرقت ہوگی۔ رواہ البیہقی

۴۵۶۸۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ایک باندی ہبہ کر دی اور بیٹے کو حکم دیا کہ اسے تم چھونے نہ پاؤ چونکہ میں اس کا ستر کھول چکا ہوں۔ رواہ مالک والبیہقی

۴۵۶۸۲...... عبداللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک ہی ملک میں باندی اور اس کی بہن کو رکھا جا سکتا ہے بایں طور کہ ایک کے بعد دوسری سے ہمبستری کی جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے پسند نہیں کہ میں دونوں کی اجازت دوں البتہ آپ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔ رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبة ومسدد والبیہقی

۴۵۶۸۳...... عبداللہ بن سعید اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عجمیوں کے ممالک سے بہت سارا مال غنیمت سمیٹ کر تمہارے سامنے لا رکھا ہے عجمیوں کی عورتوں اور ان کی اولاد کو تمہارے سپرد کر دیا ہے حالانکہ یہ غنیمت رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تمہیں نہیں ملی۔ میں جانتا ہوں کہ بہت سارے مردوں کو غنیمت میں عورتیں ملی ہیں جب تمہارے ہاں باندیاں اولاد جنم دے دیں تو پھر انھیں مت بیچو چونکہ وہ تمہاری امہات اولاد ہیں۔ چونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کیا بعید کہ دوسرا شخص اس کی حرمت سے ہمبستری کر بیٹھے اور اسے شعور تک بھی نہ ہو۔

رواہ البیہقی

۴۵۶۸۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنی ایک باندی کو ننگا کیا اور اس کی طرف ایک نظر سے دیکھا اتنے میں اس باندی کے کسی بیٹے نے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۸۵...... شعبی عبید بن نضلہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسئلہ لے جایا گیا وہ یہ کہ ایک عورت نے دوران عدت شادی کر لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا کیا تجھے معلوم ہے کہ تو نے دوران عدت شادی کی ہے عورت نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں اس کا علم ہوتا میں تمہیں ضرور رجم کرتا: چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے لگوائے اور پھر شوہر سے مہر لے کر فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نہ تو مہر کو جائز قرار دیتا ہوں اور نہ ہی نکاح کو جائز قرار دیتا ہوں۔ فرمایا:

کہ یہ عورت تمہارے لیے کبھی بھی حلال نہیں ہوگی۔ رواہ البیھقی

۴۵۶۸۶...... شعبی مسروق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق جو کہ دوران عدت نکاح کرے فرمایا: نکاح بھی حرام ہے اور مہر بھی حرام ہے آپ رضی اللہ عنہ نے مہر فی سبیل اللہ بیت المال میں رکھوا دیا اور فرمایا: جب تک یہ دونوں زندہ رہیں آپس میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۶۸۷...... شعبی مسروق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالافتویٰ سے رجوع کر لیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے شوہر کے لیے مہر لازم قرار دیا چونکہ وہ مہر کے بدلہ عورت کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے اکٹھے ہونے کو جائز قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلا فتویٰ تشدید پر محمول ہے چونکہ لوگوں کا رجحان اس طرف زیادہ ہونے لگا تھا سد اللباب آپ رضی اللہ عنہ نے پہلا فتویٰ صادر فرمایا تھا جب حالات معول پر آ گئے تو آپ نے اس نکاح کو بحال رکھا اور مہر بھی لازم قرار دیا۔

۴۵۶۸۸...... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران عدت نکاح کر لینے والی عورت کو بطور تعزیر مارا ہے نہ کہ بطور حد۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۸۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایسی عورت کو نکاح میں لانے سے منع فرمایا ہے جس کی پھوپھی یا خالہ پہلے سے کسی مرد کے نکاح میں موجود ہو۔ رواہ ابن وھب واحمد بن حنبل وابویعلی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۷۴۔

۴۵۶۹۰...... عمرو بن ھند کی روایت ہے کہ ایک شخص اسلام لایا اس کے نکاح میں دو بہنیں تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ان میں سے ایک کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح حرام ہے

۴۵۶۹۱...... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول دو بہنوں کے متعلق کہ انھیں ایک نکاح میں جمع کیا جائے تعجب میں ڈالتا تھا چونکہ انھیں ایک آیت حرام قرار دیتی ہے اور دوسری آیت حلال قرار دیتی ہے اور فرماتے تھے ”الا ما ملکت ایمانکم“ یعنی مگر وہ عورتیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۵۶۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کے نکاح میں کوئی عورت ہو وہ اسے ہمبستری سے قبل طلاق دے دے یا وہ عورت مر جائے کیا اس کی ماں اس کے لیے حلال ہوگئی؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس عورت کی ماں اس مرد کے لیے بمنزلہ ربیبہ (پروردہ) کے لیے۔ رواہ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابب المنذر وابن ابی حاتم

۴۵۶۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا گیا کہ ایک آدمی کے ملک میں دو سگی بہنیں ہوں ایک کے ساتھ ہمبستری کر کے دوسری کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی ملک سے نہیں نکال سکتا۔ پوچھا گیا اگر دوسری بہن کی شادی اپنے غلام سے کرا دے؟ فرمایا: نہیں۔ حتیٰ کہ اسے اپنی ملک سے نہ نکال دے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر والبیھقی

۴۵۶۹۴...... ایاس بن عامر کہتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میری ملکیت میں دو بہنیں ہیں ان میں سے ایک کے ساتھ میں ہمبستری کرتا رہا ہوں حتیٰ کہ اس سے میری اولاد بھی ہوئی پھر مجھے دوسری میں رغبت ہونے لگی لہٰذا میں کیا کروں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس سے تم ہمبستری کر چکے ہو اسے آزاد کرو پھر دوسری کے ساتھ ہمبستری کرو۔ چونکہ باندیوں میں سے تمہارے اوپر وہ رشتے

حرام ہیں جو آزادعورتوں میں سے حرام ہیں صرف تعداد کا فرق ہے۔اسی طرح رضاعت میں بھی وہ رشتے حرام ہیں جو جونسب میں حرام ہیں۔

رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی الاستذ کار

۴۵۶۹۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دومملوکہ بہنوں کے متعلق سوال کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت کی رو سے حلال ہے اور دوسری آیت کی رو سے حرام ہے، اگرانھیں مملوک بنالے تو آیت کی رو سے حرام ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۹۶...... ابوصالح کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرلو بلاشبہ تم میرے جیسے کسی شخص سے سوال نہیں کروگے اورتم میرے جیسے سے ہرگز سوال نہیں کروگے۔ابن کسوار نے سوال کیا: مجھے دومملوک بہنوں کے متعلق خبر دیجئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھیں ایک آیت حلال قرار دیتی ہے کہ جبکہ دوسری آیت حرام قرار دیتی ہے۔میں اس کا نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔نہ میں خود ایسا کروں گا اور نہ میرے گھر والے ایسا کریں گے، نہ میں اسے حلال سمجھتا ہوں نہ حرام۔

رواہ ابن ابی شیبة ومسدد وابو یعلی وابن جریر والبیهقی وابن عبدالبر فی العلم

۴۵۶۹۷...... براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس اپنا قاصد بھیجا اس نے باپ کی بیوی سے شادی کرلی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا سر میرے پاس لاؤ۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۶۹۸...... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے پاس سے میرے چچا حارث بن عمرو کا گزرہوا رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے جھنڈا نصب کیا تھا میں نے ان سے پوچھا: اے چچا جان رسول اکرم ﷺ نے آپ کو کہا بھیجا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں اور اس کا مال ضبط کرلوں۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابو نعیم

۴۵۶۹۹...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنے والد کی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر بیٹھے۔ کہ وہ دونوں باپ بیٹے پر حرام ہوگئی ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۰...... دیلمی کی روایت ہے وہ جب وہ اسلام لائے ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا ان میں سے جسے چاہو رکھو اوردوسری کو طلاق دے دو۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۱...... حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انھیں ایک آدمی کی طرف بھیجا اس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا اور اس کا مال بطور غنیمت لے آئے۔رواہ ابو نعیم

۴۵۷۰۲...... قیس بن حارث اسدی کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا میرے پاس آٹھ بیویاں تھیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔رواہ عبدالرزاق

باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

۴۵۷۰۳...... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میرے ماموں سے میری ملاقات ہوگئی ان کے پاس جھنڈا تھا۔ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا تھا میں نے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ جواب دیا کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرلی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن النجار

۴۵۷۰۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آقا اپنی باندی سے ہمبستری کرے اور پھر اس کی بہن سے ہمبستری کرنا چاہتا ہو۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حلال نہیں ہے۔حتیٰ کہ وہ اسے اپنی ملک سے نہ نکال دے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۵...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہوں کی طرف دیکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۶...... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے آزاد عورت پر لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۰۷...... ابن مسیب! شعبی اور زہری کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کے لیے ھبہ حلال نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۰۸...... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔رواہ البیھقی

۴۵۷۰۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایسی عورت سے شادی مت کرو جسے تمہارے بھائی کی بیوی نے یا تمہارے بیٹے کی بیوی نے دودھ پلایا ہو۔رواہ عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثه

۴۵۷۱۰...... ''ایضاً'' ایاس بن عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ایسی عورت سے نکاح مت کرو جسے تمہارے باپ کی بیوی نے دودھ پلایا ہو یا تمہارا بیٹے کی بیوی نے پلایا ہو یا تمہارے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو۔رواہ البیھقی

۴۵۷۱۱...... زبیر، سلیمان بن یسار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نیاز اسلمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک ہی ملک میں دو بہنوں کو جمع کرنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اور میری اولاد ایسا نہیں کریں گے۔اس کے بعد نیاز کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان دونوں سے یہی سوال کیا: دونوں حضرات نے ایسا کرنے سے منع کیا۔
رواہ ابن جریر

متعہ کا بیان

۴۵۷۱۲...... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابن حریث اور ابن فلاں نے متعہ کیا ہے۔حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دونوں کی متعہ سے اولاد بھی ہوئی ہے۔رواہ ابن جریر

۴۵۷۱۳...... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ ہلاک ہو گئے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ کیوں؟ عروہ بولے: آپ لوگوں کو متعہ کے حق میں فتویٰ دے رہے ہیں، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تعجب ہے: میں تو متعہ کے متعلق رسول کریم ﷺ کی حدیثیں بیان کرتا ہوں اور آپ ابوبکر و عمر کی حدیث سناتے ہو عروہ بولے: وہ دونوں حضرات رسول کریم ﷺ کی سنت کے تم سے بڑے عالم تھے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔
رواہ ابن جریر

۴۵۷۱۴...... عمرو کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! بلاشبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں تین دن تک متعہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی لیکن پھر آپ ﷺ نے متعہ (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) حرام قرار دیا: بخدا! میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص متعہ کرے اور پھر وہ محصن بھی رہے۔البتہ میں ایسے شخص کو ضرور سنگسار کروں گا الا یہ کہ وہ میرے پاس چار گواہ لائے جو گواہی دیتے ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کو حرام کرنے کے بعد حلال کیا ہے، مسلمانوں میں سے جس شخص کو بھی متعہ کرتے ہوئے پاؤں گا میں اسے ضرور سو (۱۰۰) کوڑے لگاؤں گا البتہ یہ کہ وہ میرے پاس چار گواہ لائے جو گواہی دیں کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دینے کے بعد حلال قرار دیا ہے۔رواہ ابن عساکر وسعید بن المنصور وتمام

۴۵۷۱۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ کی دو قسمیں جائز تھیں۔میں ان سے منع کرتا ہوں اور ان پر سزا بھی دوں گا۔ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا متعہ حج۔رواہ ابو صالح کاتب اللیث فی نسخته والطحاوی

۴۵۷۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا نکاح متعہ کرنے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا میرے پاس جو شخص لایا گیا کہ اس نے نکاح متعہ کر رکھا ہو میں اسے ضرور رجم کروں گا۔ رواہ البیھقی

متعہ حرام ہے

۴۵۷۱۷..... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ربیعہ بن امیر نے ایک عورت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور وہ عورت اس سے حاملہ بھی ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ کے عالم میں گھر سے باہر نکلے اور آپ کے کپڑے غصہ کی وجہ سے گھسٹ رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے۔ یہ متعہ کیسے ہوگیا اگر مجھے پہلے خبر ہوتی میں اسے رجم کرتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیھقی

۴۵۷۱۸..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ نساء اور متعہ حج سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسدد

۴۵۷۱۹..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ پہلے متعہ کرتے تھے پھر انھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کردیا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کردیا ہم باز آگئے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۱..... شفاء بنت عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متعہ سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ متعہ کا حکم عارضی تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۲..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: متعہ کی دو قسمیں رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھیں میں ان سے منع کرتا ہوں اور ان پر مارتا بھی ہوں۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۴۵۷۲۳..... نافع کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ نساء کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرام ہے۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما تو متعہ کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ابن عباس نے عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اس کی جرات کیوں نہیں کی۔ اگر متعہ کرتے ہوئے کوئی شخص پکڑا گیا میں اسے رجم کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۴..... ابونضرہ کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما متعہ نساء اور متعہ حج کے حق میں تذکرہ کرتے ہوئے سنا پھر میں حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے میں نے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے فرمایا: رہی بات میری سو میں یہ دونوں کام رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کر چکا ہوں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا اور میں ایسا کرنے سے باز رہا۔

رواہ ابن جریر

متعہ کی حرمت کی وضاحت

۴۵۷۲۵..... ابونضرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما متعہ کرنے کی اجازت دیتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یہاں رہتے ہوئے متعہ کیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے جو چاہا حلال کیا چونکہ قرآن ان کے گھر میں نازل ہورہا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تمہیں جیسے حکم دیا ہے ایسے ہی حج وعمرہ مکمل کرو اور ان عورتوں کے ساتھ نکاح بھی تمام کرو میرے پاس جو بھی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ نکاح متعہ کیا ہو میں اسے ضرور پتھروں کے ساتھ رجم کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۶......سلیمان بن یسار، ام عبداللہ بنت خیثمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شام سے ایک آدمی آیا اور اس نے ام عبداللہ کے پاس قیام کیا، اس شخص نے کہا شادی کی حاجت شدت سے محسوس ہورہی ہے لہٰذا تم میرے لیے کوئی عورت تلاش کرو جس سے میں متعہ کروں ام عبداللہ کہتی ہیں میں نے ایک عورت پر اسے دلالت کردی چنانچہ عورت کے ساتھ شرط لگا کر چند عادل گواہوں کی موجودگی میں متعہ کرلیا کچھ عرصہ اس کے پاس ٹھہرا رہا اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی انھوں نے مجھے اپنے پاس طلب کیا اور مجھ سے پوچھا: جو تم کہتی ہو وہ سچ ہے میں نے کہا: جی ھاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ دوبارہ آئے تو مجھے اطلاع کرنا چنانچہ جب وہ شخص دوبارہ آیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع کردی آپ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر اسے اپنے پاس طلب کیا اور اس سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ وہ بولا میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہوگئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے رہے انھوں نے بھی ہمیں منع نہیں کیا حتیٰ کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئے اب ہم آپ کے پاس موجود ہیں آپ نے بھی ہمیں اس سے منع نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں قبل ازیں اس سے باز رہنے کا علم ہوتا میں تمہیں ضرور رجم کرتا لہٰذا اس کی ممانعت کو دوسروں سے بیان کرو حتیٰ کہ نکاح اور سفاح کا امتیاز ہوسکے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۲۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے خیبر کے موقع پر منع فرمایا ہے۔

رواہ مالک والطبرانی وعبدالرزاق والحمیدی وابن ابی شیبة، احمد بن حنبل والعدنی والدارمی وابن جریر وابن وھب والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن عساکر وابن الجارود وابوعوانة والطحاوی وابن حبان والبیھقی متفق علیه

۴۵۷۲۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر متعہ کی ممانعت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے نہ آچکی ہوتی میں متعہ کا حکم دیتا پھر زنا کی جرأت صرف کوئی بدبخت ہی کرتا۔ رواہ عبدالرزاق وابوداؤد فی ناسخه وابن جریر

۴۵۷۲۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ ﷺ فرمارہے تھے متعہ قیامت کے دن تک حرام ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وقال تفرد به احمد بن محمد بن یونس وابن عساکر واحمد المذکور قال ابن صاعد فیه کذاب

۴۵۷۳۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے متعہ نساء کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کے زمانے میں متعہ کرتے رہے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۱......حسن بن محمد بن علی، جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: متعہ کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مٹھی بھر کھجوروں اور آٹے پر متعہ کرلیتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کردیا چنانچہ ہم متعہ کرنے والی عورت کی عدت کا شمار ایک حیض سے کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

گدھے کے گوشت کی حرمت

۴۵۷۳۳......قیس کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہمیں بیویوں سے دور رہتے ہوئے کافی مدت ہوجاتی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول ﷺ ہم خصی نہ ہولیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا: پھر ہمیں مقررہ مدت تک کسی معمولی چیز کے بدلہ میں شادی کرنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے ہمیں خیبر کے موقع پر متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۴......سبرہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ نساء سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۵۔۔۔۔۔سبرہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم عسفان پہنچے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسی قوم جیسی دعوت دیجئے گویا کہ وہ آج ہی پیدا ہوئی ہو، ہمارا عمرہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ چنانچہ جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان چکر لگایا پھر آپ ﷺ نے ہمیں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کا حکم دیا، ہم آپ ﷺ کے؟ پاس واپس لوٹے اور عرض کیا یارسول اللہ! عورتیں تو متعہ کرنے سے انکار کر رہی ہیں۔ الّا یہ کہ مقرر مدت تک کیا جائے ارشاد فرمایا: چلو ایسا ہی کرلو۔ چنانچہ میں اور میرا ایک ساتھی جس پر عمدہ چادر تھی چل پڑے اور ایک عورت کے پاس داخل ہوئے ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا۔ عورت نے میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھنا شرع کر دیا وہ اس کی چادر کو میری چادر سے عمدہ سمجھتی تھی۔ اس نے پھر میری طرف دیکھا اور مجھے اس سے زیادہ جوانی میں سمجھنے لگی۔ کہنے لگی: چادر کے بدلہ میں چادر۔ بہر حال اس نے میرا انتخاب کیا۔ میں نے چادر کے بدلہ میں اس کے ساتھ شادی (متعہ) کرلی۔ میں نے اسی کے ہاں رات گزاری صبح ہوتے ہی میں مسجد کی طرف چل دیا کیا دیکھتا ہوں رسول کریم ﷺ منبر پر خطاب فررہے ہیں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جس شخص نے مقررہ مدت تک کسی عورت سے شادی کرلی ہو اسے چاہئے کہ طے شدہ مہر اس کے سپرد کردے اور پھر دیئے ہوئے مہر سے کچھ بھی واپس نہ لے چونکہ متعہ کو اللہ تعالیٰ نے تاقیامت حرام کر دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۳۶۔۔۔۔۔سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر متعہ کرنے سے منع کیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۷۔۔۔۔۔سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۸۔۔۔۔۔حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۳۹۔۔۔۔۔حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مکہ پہنچے تو ہم حلال ہو گئے (یعنی احرام کھول دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ متعہ کرلو۔ تاہم عورتوں نے متعہ کرنے سے انکار کر دیا الا یہ کہ ہمارے اور عورتوں کے درمیان کوئی مدت مقرر کرلی جائے، ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اور عورتوں کے درمیان اجل کو مقرر کرلو چنانچہ میں اور میرا ایک چچازاد بھائی چل پڑے۔ میرے پاس بھی چادر تھی لیکن میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی جبکہ میں اس سے زیادہ جوانی میں تھا۔ ہم ایک عورت کے پاس سے گزرے اسے میرے ساتھی کی چادر بھلی معلوم ہوئی جبکہ میری جوانی نے اسے تعجب میں ڈال دیا۔ وہ بولی چادر آخر کیسی ہوں بالآخر وہ چادر ہی ہے۔ میں نے اس کے پاس یہ رات بسر کی پھر صبح ہوتے ہی میں چل پڑا کیا دیکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ بیت اللہ اور رکن کے درمیان لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ اے لوگو! میں نے ان عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی خبردار! اللہ تعالیٰ نے تاقیامت متعہ حرام کر دیا ہے لہٰذا جس کے پاس جو کچھ ہو وہ متعہ میں لائی ہوئی عورت کو دے کر اس کا راستہ آزاد کردے اور دی ہوئی شے سے کچھ بھی واپس نہ لے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۰۔۔۔۔۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس والے سال رسول کریم ﷺ نے ہمیں تین دن تک متعہ کی اجازت دی تھی پھر آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۱۔۔۔۔۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ شرط لگا کر نکاح کرے وہ اس کے ساتھ تین راتیں گزارے پھر اگر وہ دونوں مدت میں کمی کرنا چاہیں تو کمی کرلیں اگر مدت بڑھانا چاہیں تو مدت بڑھالیں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں ہمارے لیے رخصت تھی یا پھر لوگوں کے لئے عام حکم تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۲۔۔۔۔۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کپڑے پر متعہ کر لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۳۔۔۔۔۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم برتن بھر ستو پر متعہ کر لیتے تھے۔ رواہ عبدلرزاق

۴۵۷۴۴۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: متعہ نے منہدم کر دیا۔ یا فرمایا کہ حرام کر دیا ہے۔

طلاق عدت اور میراث کو۔ رواہ ابن النجار

۴۵۷۴۵...... سالم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ متعہ حرام ہے۔ اس شخص نے کہا۔ فلاں تو متعہ کے حق میں فتویٰ دے رہا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! معلوم ہو جانا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر متعہ حرام کیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۶...... ''مسند ابن عمر'' رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن متعہ نساء سے منع فرمایا۔

۴۵۷۴۷...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہر مطلقہ کے لیے متعہ (تھوڑا اسا ساز و سامان) ہے بجز اس عورت کے جسے ہمبستری سے قبل طلاق ہو جائے اور اس کا مہر بھی مقرر ہو اس کے لیے نصف مہر ہوگا اور متعہ نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۴۸...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم خصی نہ ہو لیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ اور ہمیں رخصت دی کہ ہم کپڑے پر کسی عورت کے ساتھ مقرر مدت تک متعہ کریں۔
رواہ ابن جریر

۴۵۷۴۹...... حسن کی روایت ہے کہ متعہ کبھی بھی حلال نہیں ہوا بجز عمرہ قضاء کے تین ایام کے نہ اس سے پہلے حلال ہوا نہ اس کے بعد۔
رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۵۰...... ''مسند علی'' نبی کریم ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے متعہ کی اجازت تو اس شخص کے لیے ہوتی تھی جو اپنی بیوی کو نہیں پاتا تھا۔ لیکن جب نکاح طلاق عدت اور میاں بیوی کے درمیان میراث کے احکام نازل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والبخاری ومسلم

۴۵۷۵۱...... محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے متعلق گفتگو کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ہٹ دھرمی کرتے ہو رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ نساء سے منع فرمایا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط

اولیاء نکاح کا بیان

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے

۴۵۷۵۲...... ''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔ اگرچہ وہ دس مرتبہ کیوں نہ نکاح کرے۔ رواہ ابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی

۴۵۷۵۳...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم بغیر ولی کے نکاح کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة والبیهقی

۴۵۷۵۴...... عبدالرحمن بن معبد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کا نکاح اس وجہ سے رد کر دیا کہ اس نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا تھا۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة والبیهقی

۴۵۷۵۵...... ھشام بن عروہ ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی شادی کرادے بیٹے نے اسے ناپسند کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہوگی میں تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ صبح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس عورت سے بات کی اور اس سے مختصر بات کی پھر اس کے بیٹے

کا ہاتھ پکڑ کر اس سے فرمایا: اپنی ماں کی شادی کرادو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر خیثمہ بنت ھشام (یعنی حضرت عمر کی والدہ) مجھ سے شادی کروانے کا مطالبہ کرتی تھی اس کی ضرور شادی کرادیتا چنانچہ اس لڑکے نے اپنی ماں کی شادی کرادی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۵۶......زیاد بن علاقہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے بنولیث کی سردارہ جو کہ شیب تھی کو پیغام نکاح بھیجا لیکن عورت کے والد نے نکاح کرانے سے انکار کر دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ پیغام نکاح بھیجنے والا شخص اگر عورت کا ہمسر ہے تو عورت کے والد سے کہو کہ اپنی بیٹی کی اس شخص سے شادی کرادے اگر انکار کرے تم لوگ خود اس کی شادی کرادو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۵۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کا نکاح اس کے اولیاء نہ کریں اور وہ خود نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔

رواہ البیھقی

۴۵۷۵۸......عکرمہ بن خالد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ راستہ سواروں سے اٹ گیا ان میں سے ایک عورت نے بغیر ولی کے ایک مرد سے نکاح کرانے کا عندیہ دیا چنانچہ اس مرد نے عورت کا نکاح کسی دوسرے سے کرادیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو کوڑے مارے اور نکاح رد کر دیا اور دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۷۵۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کا نکاح صرف اولیاء ہی کرائیں اور عورتوں کا نکاح صرف اکفاء (ہمسروں) کے ساتھ کرو۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۰......بکر کہتے ہیں میں نے ایک عورت سے بغیر ولی کی اجازت کے شادی کرلی اور نکاح میں گواہ بھی نہیں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف خط لکھا کہ تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے نیز آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں خطوط لکھے کہ: جو عورت بھی بغیر ولی کے شادی کرے گی وہ زانیہ کے درجہ میں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۶۱...... شعبی کی روایت ہے کہ ایک لڑکی سے زنا کا ارتکاب ہوگیا اس پر حد قائم کی گئی پھر لوگوں نے اس کی طرف مطلق توجہ نہ کی جس کا اثر یہ ہوا کہ عورت نے توبہ کی اور اس کی توبہ خوب رنگ لائی چنانچہ اس کے چچا کو پیغام نکاح بھیجا جاتا اور وہ اس کو ناپسند کرتا حتیٰ کہ وہ اس کے معاملہ کی خبر نہ کردے لیکن اس کا افشا اسے ناپسند تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا معاملہ بیان کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کی شادی اسی طرح کراؤ، جس طرح تم اپنے نیک وصالح بیٹیوں کی شادی کراتے ہو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۷۶۲......سعید بن میسب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کا نکاح ولی یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ رواہ مالک والبیھقی

۴۵۷۶۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! ولی کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی آدمی ہو۔ رواہ ابن عساکر وفیہ مسبب بن شریک متروک

کلام: ......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس میں مسیب بن شریک متروک راوی ہے۔

۴۵۷۶۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت بھی زانیہ ہے جو بغیر ولی کے خود ہی اپنا نکاح کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نکاح ولی یا سلطان کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا اگر کوئی بے وقوف شخص کسی عورت کا نکاح کرادے اس کا نکاح نہیں ہوگا۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۶۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کرادی حالانکہ وہ اس شادی کو ناپسند کرتی تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۷۶۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ماں اپنی بیٹی کی شادی کرا سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں لیکن اس کے ولی سے کہو کہ اس کی شادی کرادیں۔ رواہ ابن عساکر

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح باطل

۴۵۷۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے چونکہ نکاح صرف اور صرف ولی کی اجازت سے ہوتا ہے۔ رواہ البیھقی وصححہ

۴۵۷۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور بغیر گواہوں کے بھی نکاح نہیں ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۰..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ''شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑھ کر بغیر ولی کے ہوئے نکاح پر شدت کرنے والا کوئی نہیں تھا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر مارتے بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۱..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ''ھذیل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماموں کی ولایت میں منعقد ہونے والے نکاح کو جائز قرار دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۲..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ''ابوقیس ازدی کسی شخص سے روایت نقل کرتے ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی اس کی رضامندی سے کرادی یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:! کیا اس میں دخول نہیں ہوا لہٰذا نکاح جائز ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۷۷۳..... ''مسند علی''حسن بن حسن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کو پیغام نکاح بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: ام کلثوم ابھی چھوٹی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر رشتہ اور ہر نسب ختم ہو جائے گا بجز میرے رشتہ اور نسب کے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ میرا بھی رشتہ اور نسب قائم رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنے چچا کی شادی کردو۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ یہ بھی عورتوں میں سے ایک عورت ہے اسے بھی اپنے لیے اختیار کا حق حاصل ہے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ کے عالم میں کھڑے ہوئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ انھیں اپنے کپڑوں سے روکنے لگے اور کہا: اے ابا جان مجھے آپ کے چھوڑنے پر صبر نہیں ہوتا۔ چنانچہ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ رواہ البیھقی

۴۵۷۷۴..... ابوقیس ازدی کسی شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی رضامندی سے ماں کے منعقد کیے ہوئے نکاح کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ لے جایا جاتا جس میں کسی مرد نے ولی کی اجازت کے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا ہوتا تو اگر دخول ہو چکا ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس نکاح کو نافذ قرار دیتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

اجازت نکاح کا بیان

۴۵۷۷۶..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ثیبہ عورت سے اس کی ذات کے متعلق اجازت لی جائے اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۷۷۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! کنواری عورت سے جب تک اجازت نہ لی جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ ثیبہ عورت کا نکاح بھی نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے مشورہ نہ ہو جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! کنواری عورت تو حیاء محسوس کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری عورت کا خاموش رہنا اس کی رضا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۷۷۸۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورتوں کا نکاح کرتے وقت ان سے اجازت لی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری عورت سے اجازت لی جائے وہ حیاء محسوس کرتی ہے اور خاموش رہتی ہے۔ لہٰذا اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۷۷۹۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن بن معاویہ کی روایت ہے کہ حزام نے ایک شخص سے اپنی بیٹی کی شادی کرادی حالانکہ لڑکی اس شخص کو ناپسند کرتی تھی وہ ثیبہ بھی تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ آپ نے یہ نکاح مسترد کردیا۔ رواہ الطبرانی

۴۵۷۸۰۔۔۔۔۔عبدالرحمٰن اور مجمع بن یزید بن جاریہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یتیم لڑکی کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۸۱۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۷۸۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ثیبہ عورت کی شادی کرائی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی طرف سے اجازت نکاح ہوگی اور اگر ناپسندیدگی کا اظہار کرے تو اس کی شادی نہ کرائی جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۷۸۳۔۔۔۔۔"مسند زبیر رضی اللہ عنہ" میمون بن مہران روایت نقل کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ ام کلثوم نے کہا: مجھے ایک طلاق دے کر خوش کردو۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی۔ چنانچہ ام کلثوم حاملہ تھی بعد از طلاق اس نے وضع حمل کیا۔

خفیہ نکاح کا بیان

۴۵۷۸۴۔۔۔۔۔ابوزبیر مکی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نکاح کا معاملہ لایا گیا جس میں صرف ایک مرد اور ایک عورت بطور گواہ کے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ خفیہ نکاح ہے میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں اور اگر تم اس میں پہل کرتے ہیں تمہیں رجم کرتا۔ رواہ مالک والشافعی والبیہقی

اکفاء (ہمسروں) کا بیان

۴۵۷۸۵۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ضرور حسب والی عورتوں کو نکاح سے روکوں گا الّا یہ کہ وہ اپنے ہمسروں سے نکاح کرلیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۸۶۔۔۔۔۔ابراہیم بن ابی بکر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکاح کے معاملہ میں کفوء ہونے پر سختی سے عمل کراتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۷۸۷۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ میں جاہلیت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی بجز اس کے کہ مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے کن لوگوں سے نکاح کیا ہے اور کن لوگوں کا نکاح کراؤں گا۔ رواہ عبدالرزاق وابوسعید

۴۵۷۸۸۔۔۔۔۔"مسند علی رضی اللہ عنہ" عبدالرحمٰن بن بردان کی روایت ہے کہ ایک عورت کے ماموؤں نے اس کی شادی کرادی اس کے ماموں قبیلہ عائذ اللہ سے تھے اور وہ عورت قبیلہ ازد سے تھی۔ چنانچہ اس کے ماموں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے معاملہ ذکر کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام کلثوم سے کہا: دیکھو کیا یہ جوان ہوچکی ہے؟ ام کلثوم بولی جی ھاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو خاوند کے پاس واپس لوٹا دیا اور فرمایا یہ کفو کی شادی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

مہر کا بیان

۴۵۷۸۹......ابوعجفاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا خبردار عورتوں کے مہر میں غلومت کرو۔ چونکہ گراں مہر اگر دنیا میں شرافت کا باعث ہوتا یا اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس پر ضرور عمل کرتے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کا مہر نہیں رکھا اور نہ ہی آپ ﷺ کا بیٹیوں میں سے کسی بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ رکھا گیا ہے۔ بلاشبہ آدمی کو بیوی کے مہر میں آزمایا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عورت کا مہر خوب زیادہ مقرر کرتے ہیں حتیٰ کہ اس کے اپنے دل میں عداوت ہونے لگتی ہے۔ وہ عورت بھی کہتی ہے کہ تیری وجہ سے مجھے کلفت ہو رہی ہے اور قربت دوری میں بدل رہی ہے۔ جبکہ ایک دوسری عورت کے متعلق تم کہتے ہو: تمہارے مغازی میں کس کے لیے قتل ہوا یا مرا کہ فلاں شہید ہوا یا فلاں شہید ہو کر مرا۔ ہوسکتا ہے اس نے اپنے اونٹ پر بوجھ لادا ہو یا اپنی سواری کو سونے یا چاندی سے بھرا ہوا اور تجارت کی غرض سے جنگ میں گیا ہو لہٰذا یہ مت کہو۔ لیکن ایسے ہی کہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ فرمایا: کرتے تھے کہ جو شخص فی سبیل اللہ قتل ہوا یا مر گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی والحمیدی والضیاء وابن سعد وابوعبید الغریب وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والعدنی والدارمی وابوداؤد والترمذی وقال: صحیح والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن حبان وابن عساکر والدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة والبیهقی و سعید بن المنصور وقال احمد شاکر اسناده صحیح

۴۵۷۹۰......مسروق کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف لائے پھر فرمایا: اے لوگو! تم عورتوں کے مہروں کو کیوں کر بڑھا رہے ہو؟ حالانکہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں عورتوں کا مہر چار سو درہم سے کم ہوتا تھا۔ اگر مہروں کی زیادتی اللہ تعالیٰ کے ہاں باعث تقویٰ یا شرافت ہوتی تم ان سے آگے نہ بڑھ سکتے۔ رواہ سعید بن المنصور وابویعلی

۴۵۷۹۱......عبدالرحمٰن بن بیلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جو رنڈوے ہوں ان کی شادی کرادو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ان کے آپس کے درمیان کیا علائق ہوسکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس پر ان کے گھر والے آپس میں راضی ہوں۔ رواہ ابن مردویه و البیهقی وقال: لیس بمحفوظ قال: قدروی عن عبدالرحمن عن النبی ﷺ وروی عنه عن ابن عباس عن النبی ﷺ

۴۵۷۹۲......ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم مہر مقرر کرنے میں رخصت دی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

چار سو درہم سے زائد مہر کی ممانعت

۴۵۷۹۳......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۹۴......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صفیہ نامی عورت سے چار سو درہم پر شادی کی صفیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یہ مہر کافی نہیں ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخفی دو سو درہم کا اضافہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۷۹۵......سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا تھا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو پردے لٹکا دینے پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی والبیهقی

۴۵۷۹۶......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار عورتوں کے مہر میں زیادہ گرانی سے کام مت لو۔ چنانچہ مجھے جس شخص کے متعلق بھی خبر ملی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے چلائے ہوئے مہر سے زیادہ مقرر کیا تو زیادتی کر کے بیت المال کے حوالے کی جائے گی۔ پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اتنے میں قریش کی ایک عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: اے

امیر المؤمنین! کیا کتاب اللہ اتباع کے زیادہ لائق ہے یا آپ کا قول؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کتاب اللہ اتباع کے زیادہ لائق ہے اور تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ وہ بولی: آپ نے ابھی ابھی لوگوں کو عورتوں کے مہروں میں گرانی کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

و آتیتم احداهن قنطارا فلا تا خذوا منه شیئاً.

عورتوں میں سے جس کو تم نے (مہر میں) ڈھیروں مال دیا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کی بات میں عمر کی بات سے زیادہ فقاھت ہے آپ نے دو یا تین بار یہ بات فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا! میں نے تمہیں عورتوں کے مہروں میں گرانی کرنے سے منع کیا تھا لہٰذا آدمی جو چاہے اپنے مال میں کرے اسے پورا اختیار ہے۔ رواہ سعید ابن المنصور والبیھقی

۴۵۷۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مہر آخرت میں رفعت بلندئ درجات کا ذریعہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور آپ کی بیویاں اس کی زیادہ حقدار تھیں۔ رواہ ابو عمر ابن فضالة فی امالیه

۴۵۷۹۸..... مسروق کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا! میں نہیں جانتا کہ کسی نے چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں مہر چار سو درہم ہوتا تھا۔ یا اس سے کم تھا مہور میں زیادتی اگر باعث شرافت یا تقویٰ ہوتی تم ان پر سبقت نہ لے جاسکتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اسی اثناء میں قریش کی ایک عورت آپ کے آڑے آ گئی اور کہنے لگی! اے امیر المؤمنین! آپ لوگوں کو مہروں میں چار سو درہم سے زیادتی کرنے سے منع کرتے ہیں فرمایا! جی ہاں۔ عورت بولی کیا آپ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

و اتیتم، احداهن قنطارا الایة.

فرمایا! جی ہاں یہ آیت سنی ہے لوگوں میں ہر آدمی عمر سے زیادہ فقاھت کا مالک ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا! اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں کے مہر کے متعلق چار سو درہم سے زیادہ مقرر کرنے سے منع کیا تھا تم میں سے جو شخص اپنی دلی خوشی سے جتنا مال دینا چاہے دے سکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصو وابویعلی والمحاملی فی امالیه

۴۵۷۹۹..... عبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہر میں گرانی مت کرو۔ عورتوں میں سے ایک عورت بولی: اے عمر! آپ کو اختیار نہیں ہے۔ چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

و آتیتم احدا هن قنطارا من ذهب

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن میں یہی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت نے عمر کے ساتھ جھگڑا کیا اور وہ عمر پر غالب رہی۔ رواہ عبدالرزاق وابن المنذر

چالیس اوقیہ (۴۸۰ درہم) مہر

۴۵۸۰۰..... عبداللہ بن مصعب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے مہور میں چالیس اوقیہ سے زیادہ بڑھوتری مت کرو۔ جس شخص نے اس سے زیادہ مہر مقرر کیا زیادتی کو میں بیت المال میں ڈلوادوں گا اتنے میں ایک عورت بولی: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیوں؟ عورت بولی چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

و آتیتم احداهن قنطاراً الآیة.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت نے درست کہا جبکہ مرد نے خطا کی۔ رواہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات وابن عبدالبر فی العلم

۴۵۸۰۱......بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گھر سے باہر نکلا تھا تا کہ تمہیں عورتوں کے مہور میں زیادتی وگرانی سے روکوں لیکن کتاب اللہ کی ایک آیت میرے آڑے آ گئی۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وآتیتم احدا هن قنطارا الآیة. رواه سعید بن المنصور وعبد بن وحید والبیهقی

۴۵۸۰۲......"مسند ابن حدرد اسلمی" ابوحدرد اسلمی کی روایت ہے کہ میں نے نکاح کے معاملہ میں رسول کریم ﷺ سے استعانت لی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے میں نے عرض کیا: دوسو درہم آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بطحان کو جانتے مہر میں اسقدر زیادتی نہ کرتے۔

رواه ابونعیم فی المعرفة

۴۵۸۰۳......"مسند سہل بن سعد ساعدی" سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: چلے جاؤ میں نے تم دونوں کی شادی کرادی۔ اپنی اس بیوی کو قرآن مجید کی کوئی سورت سکھادو۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۵۸۰۴......حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے پھر اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لیے پیش کیا آپ رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے میں نے اس عورت کو تھوڑی دیر کھڑے دیکھا کہ وہ اپنے تئیں آپ ﷺ کو پیش کررہی تھی لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا میرے خیال میں وہ انصار سے تھا کہنے لگا: یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت سے شادی کرنے کی حاجت نہیں تو میری شادی کرادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ حکم ہوا۔ جاؤ تلاش کرو شاید کوئی چیز مل جائے گو کہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور پھر واپس لوٹ آیا کہنے لگا بخدا! میں نے اس کپڑے کے سوا کچھ نہیں پایا جسے میں اپنے اور اس عورت کے درمیان نصف نصف کردوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا! یہ کپڑا تمہیں کسی طرح بے نیاز نہیں کرتا ہے۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حکم ہوا کیا؟۔ عرض کیا: فلاں اور فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے یہ عورت تمہارے پاس موجود قرآن کی وجہ سے تمہارے ملک میں دے دی چنانچہ میں نے وہ آدمی چلتا ہوا دیکھا اور وہ عورت بھی اس کے پیچھے پیچھے جارہی تھی۔ رواه عبدالرزاق

۴۵۸۰۵......"مسند عامر بن ربیعہ" عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے جوتوں پر شادی کی تھی نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا تھا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۵۸۰۶......"ایضاً" قبیلہ بنوفزارہ کی ایک عورت نے جوتوں پر ایک شخص سے شادی کی یہ معاملہ حضور نبی کریم ﷺ کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان دو جوتوں پر راضی ہو؟ عرض کیا: میں نے اپنے لئے یہی بہتر سمجھا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں بھی اسی کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ رواه ابن عساکر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۰ ۸ وضعیف الترمذی ۱۹۰

۴۵۸۰۷......"ایضاً" قبیلہ بنوفزارہ کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نعلین (جوتے) کے بدلہ میں ایک عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: کیا تم نعلین پر راضی ہو؟ تمہارا حال اس عورت کے حال کے مطابق ہے۔

رواه ابن عساکر

۴۵۸۰۸......اسماعیل بن قعقاع بن عبداللہ ابن ابی حدرد کی روایت ہے کہ میرے دادا عبداللہ بن ابی حدرد نے ایک عورت کے ساتھ چار اوقیہ چاندی مہر پر شادی کی رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی پہاڑ کا دامن کھودلاؤ یا فرمایا کہ احد کھودلاؤ پھر بھی تم اس سے زیادہ اضافہ نہیں کرسکتے ہمارے ہاں اس کا نصف مہر ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں چل پڑا اور یہ رقم جمع کرکے عورت کے حوالے کردی پھر میں نے رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر کی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ایسا نہیں کہا تھا کہ ہمارے ہاں اس کا نصف مہر ہے شاید تم نے میرے کہنے کی

وجہ سے ایسا کیا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ نہیں! میرے پاس بس یہی تھا۔ رواہ ابن عساکر

45809...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال پوچھا گیا کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کے لیے مہر بھی مقرر کردے وہ مہر ادا کرنے سے پہلے اس عورت سے ہمبستری کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کرسکتا حتیٰ کہ مہر ادا نہ کردے اگرچہ اس کے جوتے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ ابن جریر

ہمبستری سے پہلے مہر ادا کرے

45810...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اگر اس سے ہو سکے تو عورت کے ساتھ ہمبستری نہ کرے حتیٰ کہ اسے کچھ دے دے، اگر وہ اپنے پاس کچھ نہ پاتا ہو سوائے ایک جوتے کے وہی اتار کر عورت کو دے دے۔ رواہ ابن جریر

45811...... شعبی کی روایت ہے کہ عمرو بن حریث نے عدی بن حاتم کے پاس پیغام نکاح بھیجا: انھوں نے جواب دیا: میں اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح نہیں کراؤں گا مگر اپنے حکم کے مطابق عمرو نے کہا: وہ کیا حکم ہے؟ عدی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: البتہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے میں تمہارے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مہر کا حکم تجویز کرتا ہوں چنانچہ ان کا مہر چار سو اسّی (480) درہم تھے۔ رواہ ابن عساکر

45812...... حمید بن ہلال کی روایت ہے کہ عمرو بن جریج رضی اللہ عنہ نے عدی بن حاتم کے ہاں پیغام نکاح بھیجا انھوں نے جواب دیا کہ میں تمہاری شادی نہیں کروں گا مگر اپنے ایک حکم پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پتہ تو چلے آپ مجھ پر کیا حکم لگا رہے ہیں؟ عدی رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ چار سو اسی (480) درہم کا تمہارے لیے حکم صادر کرتا ہوں جو کہ رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

45813...... عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک باندی آزاد کی اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

45814...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کل مہر کی کم از کم وہ مقدار جس سے کسی عورت کی شرمگاہ حلال ہوتی ہے وہ دس درہم ہے۔ رواہ البیهقی وضعفه

45815...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہر دس درہم سے کم نہیں ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیهقی وضعفه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل 532

45816...... "مسند علی"، جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہر کی مقدار بس اتنی ہے جتنی پر میاں بیوی آپس میں راضی ہو جائیں۔ رواہ الدارقطنی والبیهقی

45817...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جس کا خاوند مر جائے اور اس کا مہر مقرر نہ ہو فرمایا کہ اس کے لے میراث ہو گی، اس پر عدت واجب ہے اور اس کے لیے مہر نہیں ہوگا۔ نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے دیہاتی کا قول قابل قبول نہیں ہوگا جو کتاب اللہ پر سینہ زوری کرتا ہو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیهقی

45818...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کر لی تھی اس سونے کی قیمت تین درہم اور تہائی درہم لگائی گئی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبة وھو صحیح

45819...... عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بشیر بن سعد انصاری نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم سے کچھ مانگو اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ چنانچہ بشیر نے سوال کیا اور انھیں ایک قیراط سونا دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اپنے گھر والوں کو دو اور پھر ان کے پاس جاؤ۔ رواہ ابن جریر

غلام کے نکاح کا بیان

۴۵۸۲۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام دوعورتوں سے شادی کرسکتا ہے دوطلاقیں دے سکتا ہے اور لونڈی دوحیض عدت گزارے گی اگر باندی کو حیض نہ آتا ہو تو دو مہینے یا ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت ہوگی۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی شعب الایمان

۴۵۸۲۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام جب آزاد عورت سے نکاح کرتا ہے گویا وہ آزاد ہوجاتا ہے اور آزاد شخص جب باندی سے نکاح کرتا ہے گویا وہ آدھا غلام ہوجاتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والدارمی

۴۵۸۲۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ غلام جب اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیتا ہے اس کا نکاح حرام ہے۔ اس کے آقاؤں نے جب اسے نکاح کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار اس شخص کی ہاتھ میں ہوگا جس نے شرمگاہ کو حلال سمجھا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۵۸۲۳...... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے متعلق جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی حکم لکھا کہ ان دونوں میں تفریق کردی جائے اور عورت پر حد جاری کی جائے۔

۴۵۸۲۴...... قتادہ کی بروایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے غلام نے ایک عورت سے شادی کرلی، اس نے اپنے آپ کو آزاد ظاہر کرکے عورت کو دھوکا دیا اور ابوموسیٰ سے اجات نکاح بھی نہ لی۔ چنانچہ وہ پانچ اونٹنیاں ہانک کر عورت کے پاس لے گیا عورت حضرت عثمان کے پاس خبر لگنے کے بعد معاملہ لے گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نکاح باطل کردیا اور عورت کو دواونٹنیاں دیں اور بقیہ تین ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو واپس کردیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۲۵...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص باندی سے نکاح کرے اور وہ اسے آزاد سمجھتا ہو پھر اس سے اولاد بھی ہوجائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد کے متعلق فیصلہ کیا کہ ہر غلام کے بدلہ میں دوغلام ہوں گے اور ہر لونڈی کے بدلہ میں دولونڈیاں ہوگی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۲۶...... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: تم جانتے ہو غلام کتنے نکاح کرسکتا ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: بتاؤ کتنے؟ اس نے جواب دیا: دو نکاح کرسکتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۲۷...... بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی، عورت کہنے لگی: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں فرمایا: ”او ما ملکت ایمانکم “ترجمہ اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مارا اور پھر ان کے درمیان تفریق کردی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں میں خطوط لکھ کر بھیجے کہ جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے یا بغیر گواہوں کے یا ولی کے بغیر شادی کرے اس پر حد جاری کرو۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۵۸۲۸...... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی اس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں سخت سزادی اور دونوں کے درمیان تفریق کردی اور عورت پر مزید شادی کرنا حرام قرار دیا اور یہ حکم بطور عقوبت کے تھا۔

رواہ سعید بن المنصور والبیھقی وقال: ھما مرسلان یوکدا حد ھما صاحبہ

۴۵۸۲۹...... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ غلام کتنے نکاح کرسکتا ہے، چنانچہ لوگوں کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۰...... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے سوال کیا کہ غلام کے لیے کتنے نکاح حلال ہیں؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: غلام دو نکاح کرسکتا ہے (یعنی اپنے نکاح میں بیک وقت دو عورتیں رکھ سکتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر خاموش رہے گویا آپ رضی اللہ عنہ اس جواب سے راضی رہے اور اسے پسند فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات میرے دل میں تھی اس کی موافقت ہوگئی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۱...... ابن جریج کی روایت ہے کہ بعض باندیاں لوگوں کے پاس آتی تھیں اور انھیں کہتیں کہ وہ آزاد ہیں لوگ ان سے شادی کر لیتے پھر اس سے اولاد پیدا ہوتی۔ میں نے سلیمان بن موسیٰ کو تذکرہ کرتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جیسے مسئلہ میں اولاد کے آباء کے خلاف یہ فیصلہ کیا کہ ہر بچے کی بمثل اس کے لیے غلام سے ایک بالشت اور ایک ہاتھ کا اعتبار ہے میں نے عرض کیا اگر اس کی اولاد اچھی اور خوبصورت ہو؟ فرمایا: ان جیسے حسن میں مکلف نہیں بنائے جائیں گے ان جیسے ذرائع میں مکلّف ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۲...... جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے اپنے غلام سے نکاح کر رکھا تھا ہم مقام جابیہ میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو خوب ڈانٹ پلائی اور اسے رجم کرنے کا ارادہ کیا پھر فرمایا: اس کے بعد تمہارے لیے کوئی مسلمان مرد حلال نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

غلام سے نکاح جائز ہے

۴۵۸۳۳...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے خفیہ طور پر اپنے غلام سے شادی کر لی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے وہ بولی: میں یہی سمجھی کہ غلام عورتوں کے لیے حلال ہے جس طرح باندیاں مردوں کے لیے حلال ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا۔ صحابہ نے کہا: اس عورت نے کتاب اللہ میں تاویل کر کے استدلال کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں: بخدا میں اسے کسی آزاد مرد کے لیے حلال نہیں سمجھتا ہوں۔ گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم اس عورت پر بطور سزا کے لگایا اور اس سے حد کو ٹال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا کہ وہ عورت کے قریب نہ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۴...... قتادہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں اپنے غلام کو آزاد کر کے اس سے شادی کرلوں چونکہ اس کا خرچہ مجھ پر ہلکا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو سخت مارا حتیٰ کہ اس کا پیشاب نکل گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب اسوقت تک مسلسل بھلائی پر رہیں گے جب تک اپنی عورتوں کو اس سے منع کرتے رہیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۵...... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس باندی کے متعلق سوال کیا گیا جسے بیچ دیا جائے اور اس کا شوہر بھی ہو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس کا شوہر ہی رہے گا حتیٰ کہ وہ اسے طلاق دے دے یا مر جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غلام اور باندی کے متعلق فرمایا کہ ان کا آقا انھیں جمع بھی کرسکتا ہے اور ان کے درمیان تفریق بھی کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۳۷...... حسن مولیٰ ابن نوفل کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے پھر وہ دونوں آزاد کر دیئے جائیں کیا وہ مرد اس عورت سے شادی کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے یہی فتویٰ دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۲۵۔

۴۵۸۳۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر مغیث رضی اللہ عنہ انصار کے فلاں قبیلہ کے غلام تھے۔ بخدا!

گویا کہ میں ابھی ابھی مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں دراں حالیکہ وہ رو رہے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے کلام کیا کہ اپنے شوہر سے رجوع کرلو۔ وہ کہنے لگی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس کی سفارش کررہا ہوں۔ بریرہ نے کہا: بخدا! میں کبھی بھی اس سے رجوع نہیں کروں گی۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو آزادی ملنے کے بعد خیار عتق ملا تھا یعنی وہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ بدستور ازدواجی تعلقات بحال رکھیں چاہیں تو طلاق لے لیں۔ انھوں نے مغیث رضی اللہ عنہ سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے مغیث رضی اللہ عنہ کے حق میں سفارش کی لیکن بریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی سفارش رد کردی۔

۴۵۸۳۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے بغیر مہر کے نہیں کراسکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام بیک وقت دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے اس سے زیادہ اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کوئی حرج نہیں کہ غلام کسی لونڈی کو اپنی ہمخوابی کے لیے تجویز کرسکتا ہے۔

رواہ الشافعی وابن ابی شیبۃ والبیہقی

کافر کے نکاح کا بیان

۴۵۸۴۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمان مرد نصرانیہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے لیکن نصرانی مرد مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر والبیہقی

۴۵۸۴۳...... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم بھیجا کہ اسے طلاق دے دو چونکہ یہ آگ کا انگارا ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جوابا کہا: کیا یہ حرام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ تم یہودی عورتوں میں سے بدکار عورتوں کی بات ماننا شروع نہ کردو۔ رواہ عبدالرزاق و البیہقی

۴۵۸۴۴...... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اہل کتاب کی ایک عورت سے نکاح کرلیا تھا۔ خبر ملنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اس یہودیہ عورت سے علیحدگی اختیار کرلو چونکہ تم مجوسیوں کی زمین میں ہو مجھے خدشہ ہے کہ کہیں کوئی جاہل یہ نہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے کافرہ عورت سے شادی کرلی اور یوں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اتنا عام سمجھنے لگے گا کہ لوگ پھر مجوسیوں کی عورتوں سے بھی نکاح کرنے لگیں گے۔ لہٰذا اس عورت سے علیحدگی اختیار کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۵...... سلیمان شیبانی کہتے ہیں مجھے اس عورت کے بیٹے نے خبر دی ہے کہ جس کے خاوند پر اسلام پیش کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کردی تھی اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۶...... زید بن وھب کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ مسلمان مرد نصرانیہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے جبکہ نصرانی مرد مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ مہاجر اعرابیہ (دیہاتی) خاتون سے نکاح کرسکتا ہے جبکہ دیہاتی مرد یعنی اعرابی مہاجرہ عورت سے نکاح نہیں کرسکتا چونکہ وہ اسے دار الھجرت سے باہر نکال کرلے جائے گا جس شخص نے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کیا اس کا ھبہ جائز ہے اور جس شخص نے غیر رشتہ دار کو ھبہ کیا اور وہ ھبہ کا بدلہ نہ دے سکا وہ خود اس ھبہ کا زیادہ حقدار سمجھا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۷...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں جبکہ ہماری عورتیں ان پر حرام ہیں۔

(رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۴۸...... "ایضاً" ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جس کی باندی مسلمان ہو اور غلام نصرانی ہو آیا باندی سے غلام کی شادی کراسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہل کتاب سے نکاح

۴۵۸۴۹...... معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میری قوم کے ایک شخص نے اہل کتاب کی ایک عورت سے نکاح کرلیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۵۰...... معمر، زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عورتیں کسی جگہ اسلام لے آتی تھیں اور ہجرت نہیں کرتی تھیں جب وہ اسلام لاتی تھیں ان کے شوہر بدستور کافر ہوتے تھے۔ ایسی عورتوں میں سے ایک عاتکہ بنت ولید بن مغیرہ بھی ہے وہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عاتکہ فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی اور اس کا شوہر صفوان بن امیہ اسلام سے بھاگ گیا اور سمندر کی طرف چلا گیا۔ اس کے چچازاد بھائی وھب بن عمیر بن وھب بن خلف نے صفوان کی طرف رسول کریم ﷺ کی چادر لے کر قاصد بھیجا کہ واپس لوٹ آؤ رسول ﷺ نے تمہیں امان دے دیا ہے اور رسول کریم ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی کہ اگر اسلام لانا چاہے تو اسلام لے آئے ورنہ آپ ﷺ اسے دو ماہ کے لیے جلاوطن کردیں گے چنانچہ جب صفوان بن امیہ رسول کریم ﷺ کے پاس آپ کی چادر لے کر واپسی لوٹا تو اس نے سر عام گھوڑے پر سوار ہوئے ہوئے اعلان کیا کہ اے محمد! یہ وھب بن عمیر میرے پاس تمہاری چادر لایا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم نے مجھے مکہ واپس آنے کی دعوت دی ہے اگر میں تمہاری بات سے رضامند ہوجاؤں تو اچھا ہے ورنہ تم نے مجھے دو مہینے کی مہلت دی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو وھب! نیچے اترو صفوان نے جواب دیا بخدا! میں اسوقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم واضح نہیں کردو گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ تمہیں چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ لشکر کے ساتھ ھوازن کی طرف تشریف لے گئے اور صفوان کو پیغام بھیج کر اسلحہ عاریۃ طلب کیا صفوان نے کہا: کیا مجھ سے اسلحہ بخوشی طلب کیا جارہا ہے یا زبردستی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہمیں اسلحہ بخوشی چاہئے۔ چنانچہ صفوان کے پاس جس قدر اسلحہ تھا بخوشی نبی کریم ﷺ کو عاریۃ بھجوادیا۔ جب کہ صفوان بذات خود رسول کریم ﷺ کے ہمراہ چل دیا ابھی اس نے اسلام نہیں لایا تھا بدستور کافر ہی تھا۔ چنانچہ بحالت کفر وہ حنین وطائف میں شریک رہا جبکہ اس کی بیوی اسلام لاچکی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان اسی عرصہ میں تفریق نہیں کی ہے۔ بالآخر صفوان اسلام لے آیا اور سابق نکاح ہی میں اس کی بیوی اس کے پاس رہی۔

اسی طرح ام حکیم بنت حارث بن ھشام فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئے جب کہ ان کے شوہر عکرمہ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن آچکے تھے۔ ام حکیم بنت حارث ان کے پیچھے سفر کرکے یمن آگئیں اور انھیں اسلام کی دعوت دی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا ام حکیم انھیں لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آگئیں جب آپ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو خوشی سے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کو دیڑے اور ان سے بیعت لے لی۔ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی ام حکیم کے درمیان تفریق کی ہو۔ بلکہ وہ دونوں سابق نکاح پر ہی قائم رہے۔ ہمیں یہ خبر بھی نہیں پہنچی کہ کسی عورت نے رسول کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو اور اس کا شوہر کافر ہو اور وہ دارالکفار میں ہو مگر ایسا ہوا ہے کہ عورت کی ہجرت نے اس کے اور اس کے کافر شوہر کے درمیان فرقت ڈال دی ہے البتہ اگر وہ بیوی کی عدت گزرنے سے قبل ہجرت کرکے دارالھجرت پہنچ جائے ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ کسی عورت اور اس کے شوہر کے درمیان فرقت ڈالی گئی ہو جب کہ اس کا شوہر بیوی کی عدت کے دوران ہجرت کرکے بیوی کے پاس پہنچا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۵۱......ابن جریج ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن شہاب کہتے ہیں! نبی کریم ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہ اسلام لاچکی تھیں اور نبی کریم ﷺ کے بعد پہلی ہجرت میں مدینہ پہنچی تھیں جب کہ ان کے شوہر ابوعاص بن ربیع بن عبدالعزی مشرک تھے اور مکہ ہی میں مقیم تھے۔ پھر ابوالعاص مشرک ہی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک ہوئے بدر میں مسلمانوں نے انھیں قیدی بنالیا تھا، مالدار تھے اس لیے فدیہ دے کر رہا

ہو گئے تھے پھر احد میں مشرک ہی شریک ہوئے احد سے مکہ واپس لوٹے پھر کچھ عرصہ مکہ ہی میں ٹھہرے رہے۔ پھر تجارت کے لیے شام کا سفر کیا اور راستے میں انصار کی کی ایک جماعت نے انھیں گرفتار کر لیا۔ زینب رضی اللہ عنہ (ان کی گرفتاری کی خبر پہنچی تو وہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: مسلمان مشرکین پر زیادتی کر رہے ہیں: ارشاد فرمایا: اے زینب کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں نے ابو العاص کو پناہ دے دی ہے۔ فرمایا: میں نے تمہاری پناہ کی اجازت دے دی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی عورت کی پناہ کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ ابو العاص پھر اسلام لے آئے اور اپنے سابق نکاح پر ہی قائم رہے۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کو زینب رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ زینب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ یارسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابو العاص آپ کے اچھے داماد ہیں، اگر آپ بہتر سمجھیں تو ان کا انتظار کریں۔ رسول کریم ﷺ اس موقع پر خاموش رہے تھے ابن شہاب کہتے ہیں: ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام مر الظہر ان کے مقام پر اسلام لائے تھے پھر یہ حضرات اپنی مشرکہ بیویوں کے پاس آئے تھے پھر انھوں نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا، وہ اپنے سابق نکاح پر ہی قائم رہے تھے۔ چنانچہ مخرمہ کی بیوی شفاء بنت عوف تھیں جو کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بنت عوام تھیں، ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ بن ربیعہ تھیں صفوان بن امیہ کے نکاح میں دو عورتیں تھیں عاتکہ بنت ولید اور آمنہ بنت ابی سفیان چنانچہ عاتکہ کے ساتھ آمنہ بنت ابی سفیان بھی فتح مکہ کے بعد اسلام لے آئی تھیں ان کے بعد پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا اور وہ دونوں بیویوں کے نکاح پر قائم رہے تھے۔

۴۵۸۵۲..... ”مسند زبیر“ محمد بن حسین کی روایت ہے کہ معدان بن حواس تغلبی اور اس کی بیوی دونوں نصرانی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس کی بیوی تو اسلام لے آئی لیکن معدان نے اسلام قبول نہ کیا چنانچہ بیوی اس سے بھاگ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئی۔ حواس اپنی بیوی کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گیا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس قیام کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں پناہ دی زبیر رضی اللہ عنہ نے حواس سے کہا: کیا تمہاری بیوی کی عدت گزر چکی ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا چنانچہ حواس اسلام لے آئے اور صبح ہوتے ہی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اسے واپس لوٹا دی۔ رواہ ابن عساکر

متعلقات نکاح

عاتکہ کے نکاح کا واقعہ

۴۵۸۵۳..... ابوسلمہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، عبد اللہ، عاتکہ سے شدید محبت کرتے تھے چنانچہ انھوں نے عاتکہ کے لیے اس شرط پر کہ ان کے بعد وہ کسی سے شادی نہیں کریں گی ایک باغ بھی ان کے لیے مقرر کر رکھا تھا چنانچہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ طائف میں تیر لگا اور رسول کریم ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے عاتکہ نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔

آلیت لا تنفک عینی سخینة　　　علیک و لا ینفک جلدی اغبرا

ترجمہ:...... میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ تجھ پر ہمیشہ غمزدہ رہے گی اور میرا بدن ہمیشہ غبار آلود رہے گا۔

مدی الدھر ماغنت حمامة ایکة　　　وما طرد اللیل الصباح المنورا.

ترجمہ:...... مدت ہو چکی کہ گنجان درخت کی کبوتری نے گانا نہیں گایا اور نہ ہی تاریک رات نے صبح روشن کی ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو پیغام نکاح بھیجا عاتکہ نے جواب دیا: عبد اللہ بن ابی بکر نے اس شرط پر کہ میں ان کے بعد شادی

نہیں کروں گی مجھے ایک باغ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہلوا بھیجا کہ کسی اور (صحابی) سے فتویٰ لے لو۔ چنانچہ عاتکہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فتویٰ لیا انھوں نے یہ کہا کہ باغ عبداللہ کے ورثاء کو واپس کردو اور پھر شادی کرلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ سے شادی کرلی۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے بھائی صحابی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے اجازت دیں میں عاتکہ سے بات کرلیتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ بات کرلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عاتکہ۔

آلیت لا تنفک عینی قریرة　　　　علیک ولا ینفک جلدی اصفرا.

میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں تم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں اور میرا بدن ہمیشہ زرد رنگ میں آلود رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، میرے خلاف میرے گھر والوں کو مت بگاڑو۔

رواه وکیع واخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری فی ترجمة عاتکة ج. ۸

۴۵۸۵۴.....عقیل بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انھوں نے جب شادی کی تو کسی نے انھیں ان کلمات میں مبارک باد دی ”بالدفاء والنبیین“ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں مت کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے ہیں:

علی الخیر والبرکة بارک اللہ لک وبارک علیک“. رواه ابن عساکر

۴۵۸۵۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عورتوں کی چار قسمیں ہیں (۱) فریع (۲) وعوع (۳) غل (۴) جامعہ۔ فریع عورت ہے جو فیاض وسخی ہو، وعوع وہ عورت ہے جو بے وقوف ہو اور خواہ مخواہ شور مچاتی ہو۔ غل وہ عورت ہے جس سے کسی طرح خلاصی اور چھٹکارا نہ ملتا ہو جامعہ وہ عورت ہے جو تمام امور کو خاطر جمعی کے ساتھ طے کرے اور پراگندگی کو پس پردہ ڈال دیتی ہو۔ رواه الدیلمی

۴۵۸۵۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عورتوں کے لیے دس طرح کے پردے ہیں چنانچہ جب عورت کی شادی ہوجاتی ہے اس کے لیے شوہر کا ستر بھی ایک پردہ ہے اور جو عورت مرجاتی ہے قبر کا ستر دس پردے ہیں۔ رواه الدیلمی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۸ والضعیفۃ ۱۳۹۷۹

۴۵۸۵۷.....حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے وقت عزل کردیتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ وہ شخص بولا: مجھے عورت کے بچے کا خوف ہے (چونکہ حاملہ ہوجانے پر اس کا دودھ خراب نہ ہوجائے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات باعث ضرر ہوتی تو اہل فارس اور اہل روم اس کے زیادہ سزاوار تھے ایک روایت میں ہے کہ اگر یہ بات ہے تو یہ نہیں ہوسکتی چونکہ یہ چیز اہل فارس واہل روم کے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواه مسلم والطحاوی

باب زوجین کے حقوق.....شوہر کا حق

۴۵۸۵۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عورت نفلی روزہ اپنے شوہر کی اجازت سے رکھے۔ (رواه ابن ابی شیبة

۴۵۸۵۹.....ابوغزرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابن ارقم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے بیوی پر لگایا وہ بولے: کیا تم مجھ سے بغض کرتی ہو؟ وہ بولی: جی ہاں ابن ارقم نے ابوغزرہ سے کہا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے جواب دیا: میرے خلاف لوگوں کی باتیں زیادہ ہورہی ہیں۔ چنانچہ ابن ارقم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور انھیں واقعہ کی خبر کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوغزرہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ جب ابو غزرہ حاضر ہوگئے تو ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جواب دیا: میرے خلاف لوگوں کی چہ میگوئیاں زیادہ ہونے لگی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوغزرہ کی بیوی کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا۔ چنانچہ جب وہ حاضر ہوئی تو اس کے ساتھ اس کی ایک اجنبی پھوپھی بھی تھی۔ وہ بولی کہ اگر تجھ سے سوال کریں تو جواب دینا کہ مجھ سے حلف لیا تھا لہٰذا میں نے جھوٹ بولنا ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: جو کچھ تم

نے کہاوہ کیوں کہا؟ عورت بولی: چونکہ اس نے مجھ سے حلف لیا تھا لہٰذا مجھے جھوٹ بولنا ناپسند تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں تم عورتیں جھوٹ بولیتی ہوں اور اسے خوبصورت بنا کر پیش کرتی ہو ہر گھر کی بنیاد محبت پر نہیں رکھی جاتی لیکن معاشرت کی بنیاد حسب اور اسلام پر ہے۔

رواہ ابن جریر

۴۵۸۶۰......کہمس ہلالی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک عورت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئی اور کہنے لگی: اے امیر المؤمنین میرے شوہر کی برائی بڑھ رہی ہے اور بھلائی میں کمی آرہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا شوہر کون ہے وہ بولی: ابوسلمہ میرا شوہر ہے۔ فرمایا: اس شخص کو تو نبی کریم ﷺ کی محبت کا شرف حاصل ہے یہ تو سچا آدمی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا: کیا بات ایسی ہی نہیں ہے؟ وہ بولا: اے امیر المومنین! ہم تو ابوسلمہ کو نہیں پہچانتے مگر اسی طرح جیسے آپ نے کہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور ابوسلمہ کو بلا لاؤ۔ اس دوران عورت اٹھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جا بیٹی، تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دونوں آ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو بیٹھ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ! یہ عورت جو میرے پیچھے بیٹھی ہوئی ہے کیا کہتی ہے؟ ابوسلمہ بولے: اے امیر المؤمنین! یہ کون عورت ہے؟ فرمایا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ عرض کیا کہ یہ کیا کہنا چاہتی ہے؟ فرمایا: اس کا دعویٰ ہے کہ تمہاری بھلائی کم ہو رہی ہے اور برائی بڑھ رہی ہے، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! اس نے جو کچھ کہا بہت برا کہا حالانکہ یہ بہت ساری عورتوں سے زیادہ بہتر اور اچھے حال میں ہے چنانچہ بقیہ عورتوں کی بنسبت اس کے پاس زیادہ کپڑے ہیں اور گھریلو آسودگی بھی اسے زیادہ حاصل ہے لیکن اس کا خاوند بوسیدہ (یعنی بوڑھا) ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کیا کہتی ہو؟ وہ بولی: ابوسلمہ نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ڈنڈا لے کر عورت کی پٹائی کر دی اور پھر فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمن! تو نے اس کا مال بھی کھا لیا اور اس کا شباب بھی فنا کر دیا اور پھر تم نے اس کے متعلق ایسی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں جو اس میں نہیں ہیں۔ بولی: اے امیر المؤمنین! جلدی نہ کریں مجھے کچھ کہنے دیں۔ بخدا! میں اس مجلس میں کبھی بھی نہیں بیٹھوں گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے لیے تین کپڑوں کا حکم دیا اور فرمایا: جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے بدلہ میں یہ کپڑے لو اور اپنے بوڑھے شوہر کی شکایت سے گریز کرو۔ کہمس ھلالی کہتے ہیں گویا کہ میں ابھی اس عورت کو اٹھ کر جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پاس کپڑے بھی ہیں۔ پھر ابوسلمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میرے اس اقدام کی وجہ سے تم نے عورت کے ساتھ برائی نہیں کرنی: عرض کیا: میں ایسا نہیں کروں گا چنانچہ دونوں میاں بیوی واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ اچھا ہے پھر ایسے لوگ آ جائیں گے جن کی قسمیں ان کی شہادتوں پر سبقت لے جائیں گی ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں ہوگا پھر بھی وہ گواہی دیں گے اور وہ بازاروں میں شور مچاتے ہوں گے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبخاری فی تاریخہ والحاکم فی الکنی وقال ابن حجر اسنادہ قوی

مرد کا عورت پر حق

۴۵۸۶۱......ابوادریس خولانی کی روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب اہل یمن کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ سے ایک عورت نے پوچھا: اے شخص تمہیں ہمارے پاس کس نے بھیجا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے رسول اکرم ﷺ نے یہاں بھیجا ہے۔ عورت بولی: اے رسول اللہ ﷺ کے قاصد! کیا آپ ہمیں حدیثیں نہیں سناؤ گے؟ فرمایا: تم کیا پوچھنا چاہتی ہو؟ عورت بولی: مجھے بتائیے کہ مرد کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہے خاوند کی بات سنے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ عورت نے پھر کہا: آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شوہر کے بیوی پر کیا حقوق ہیں؟ چونکہ میں ان چھوٹے چھوٹے بچوں کے باپ کو گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں معاذ کی جان ہے۔ جس وقت تم واپس جاؤ اور اپنے

خاوند کو جذام کے مرض میں پاؤ کہ اس کی ناک ٹوٹ چکی ہے اور اس کی ناک کے سوراخوں سے پیپ اور خون آتا ہوا دیکھ پھر تم اپنے منہ سے اس کی ناک صاف کرو تا کہ تم اس کا حق ادا کرو پھر بھی تو اس کے حق کی ادائیگی تک نہیں پہنچ سکتی۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۶۲...... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ھند ام معاویہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے اور میری اولاد کو کچھ نہیں دیتا الا یہ کہ جتنا کچھ میں خود لے لوں اور یہ اس کے علم میں ہوا ہے اس میں مجھ پر کچھ مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان کے مال سے بدستور اتنا لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہارے بیٹیوں کو کافی ہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

شوہر کے مال سے بلا اجازت خرچ کرنا

۴۵۸۶۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ھند نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! سطح زمین پر کوئی ایسا نہیں تھا جس کی ذلت و رسوائی آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو اور آج سے مجھے آپ کی عزت سے زیادہ کسی کی عزت محبوب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تمہاری اس عقیدت میں ضرور اضافہ ہوگا۔ پھر بولی: یارسول اللہ! ابوسفیان بخیل شخص ہے کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے اسی کے عیال پر خرچ کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اگر تم قاعدہ کے مطابق عیال پر خرچ کرتی رہو۔ رواہ عبدالرزاق ورواہ البخاری فی کتاب الاحکام باب من رائی القاضی ان یحکم بعلمه ج ۲ ۱۰۶۰۰۲

۴۵۸۶۴...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میرے لیے حلال ہے کہ میں اپنے شوہر کے دراہم میں سے لیتی ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا اس کے لیے حلال ہے کہ وہ تمہارے زیور میں سے کچھ لے؟ عورت نے نفی میں جواب دیا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حالانکہ تمہارے خاوند کا تم پر زیادہ حق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... واضح رہے کہ مسئلہ مذکورہ بالا میں حتمی بات وہی ہے جو ہند زوجہ ابوسفیان کی حدیث میں آچکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ ہند والی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پہنچی ہوگی یا یوں کہہ لیجئے کہ جو عورت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی تھی ممکن ہے وہ خرچہ کے علاوہ فضول خرچی کے لیے خاوند کا مال لینے کے متعلق پوچھا ہو تو اس صورت میں مستفتی کے حال کے اعتبار سے مفتی کا فتویٰ سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (من المترجم)

۴۵۸۶۵...... ''مسند عائشہ رضی اللہ عنہا'' اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کو ٹھکانا فراہم کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے چونکہ اگر خاوند اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ زردی مائل پہاڑ کو سیاہ رنگ میں تبدیل کرے یا سیاہ پہاڑ کو سفیدی میں تبدیل کرے عورت پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۸۶۶...... عبداللہ بن محصن اپنی ایک پھوپھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھیں رسول کریم ﷺ سے کوئی ضروری کام تھا جب اپنے کام سے فارغ ہوگئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو انھوں نے اثبات میں جواب دیا: آپ نے فرمایا: شوہر کے ساتھ تمہارا کیسا برتاؤ ہے جواب دیا: میں اس کی پرواہ نہیں کرتی چونکہ میں عاجز آجاتی ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ذرا خیال کرو تم کہاں جارہی ہو! چونکہ تمہارا شوہر تمہاری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۶۷...... ثوری اسماعیل بن امیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنی بیوی کی شکایت کرنے لگا۔ ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے بے نیاز رہے اس کا شکر نہ ادا کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس عورت کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک اور آدمی بیٹھا تھا وہ بولا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس عورت پر اس کا شوہر قسم اٹھائے پھر وہ اسے پوری نہ کرے اس عورت کے نامہ اعمال میں سے ستر نمازیں کم کردی

جاتی ہیں۔ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا ایک اور شخص بولا: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جوعورت ایسی قوم میں جا ملی جو باعتبار نسب کے ان میں سے نہیں ہے اس عورت کے نامہ اعمال کا وزن قیامت کے دن ذرے کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۶۸..... معمر، قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے شوہر کے مال میں سے لینا حلال نہیں مگر وہی چیز جو رطب (تروتازہ) ہو قتادہ نے حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے کہا یعنی وہ چیز جو ذخیرہ نہ کی جاتی ہو جیسے روٹی گوشت اور سبزی وغیرہ۔ رواہ عبدالرزاق

شوہر کے ذمہ حقوق

۴۵۸۶۹..... ''مسند لقیط بن صبرۃ'' لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور میرے کچھ دوست رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لیے چلے لیکن آپ ﷺ گھر پر ہمیں نہ ملے تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھجوریں پیش کیں اور ہمارے لیے عصیدہ (آٹے اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا) تیار کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ قوت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے کچھ کھایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔اسی دوران چرواہا چراگاہ سے بکریاں واپس لایا اور اس نے ہاتھ میں بکری کا ایک نومولود بچہ اٹھا رکھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ نومولود ہے؟ راعی نے جواب دیا جی ھاں فرمایا کہ ان لوگوں کے لیے ایک بکری ذبح کرو پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم ہرگز یہ گمان مت کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے۔ہماری سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ بکریوں کی تعداد سو سے زیادہ ہونے پائے جب بھی چرواہا بکری کا نومولود بچا لے کر آتا ہے ہم اسے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہمیں وضو کے متعلق آگاہ کریں۔حکم ہوا: جب وضو کرو تو پوری طرح سے وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو اچھی طرح سے پانی ڈالو الا یہ کہ تم روزہ میں ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو زبان دراز ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ میری محبت میں ہی ہے اور میری اس سے اولاد بھی ہے فرمایا: اسے اپنے پاس روک لو اور اسے اچھائی کا حکم دیتے رہو اگر اس میں بھلائی نہ بھی ہوئی تو عنقریب بھلائی پر آجائے گی اور لونڈی کی طرح اپنی بیوی کو مت مارو۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق و ابوداؤد و ابن حبان

۴۵۸۷۰..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ اپنی وسعت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے رہو ان کے سر سے لاٹھی نیچے مت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لیے ان پر مہربان رہو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں دوسروں کو عطا کرتا ہوں میرا نفقہ بہتر ہو جاتا ہے۔یعنی دوسری مرتبہ دینے تک بہتر ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۷۲..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے: آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں پر مہربان رہو اور ان کے سر سے لاٹھی نیچے مت رکھو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۳..... عبداللہ بن زمعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے عورتوں کا تذکرہ کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا بھی ہوسکتا ہے جو غلام کی طرح اپنی بیوی کو مارتا ہو عین ممکن ہے وہ اس دن اس کے ساتھ ہمبستری بھی کرتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۸۷۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ کہا: میں جاہلیت میں اپنے والد کے مال پر فخر کرتی تھی میرے والد کے پاس ایک لاکھ اوقیہ چاندی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہو میں تمہارے لیے ابوزرع کی مانند ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں گیارہ عورتوں کا واقعہ سنایا جنہوں نے آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوری حدیث ذکر کی۔البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلکہ آپ تو ابوزرع سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ الرامھرمزی فی الامثال و ابن ابی عاصم فی السنة

۴۵۸۷۵...... ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بندیوں کومت مارو چونکہ ایسا کرنے سے عورتیں نافرمان ہوجائیں گی اوران کے اخلاق بگڑ جائیں گے اوراپنے خاوندوں پر جری ہوجائیں گی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شکایت کی کہ جب سے آپ نے ہمیں عورتوں کو مارنے سے منع کیا ہے تب سے عورتوں کے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: چلوعورتوں کو مارو۔ اس پرلوگوں نے اپنی بیویوں کواسی رات مارا بہت ساری عورتیں آئیں اور مارنے کی شکایت کرنے لگیں صبح ہوتے ہی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات آل محمد کا ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے وہ سب مارنے کی شکایت کررہی تھیں۔ بخدا! تم انھیں اپنے بہترین ساتھی نہیں پاؤ گے۔

رواہ عبدالرزاق والحمیدی والدارمی وابن جریر وابن سعد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والحاکم والبغوی والباوردی وابن قانع وابونعیم والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور وقال البغوی ما لہ غیرہ

باری مقرر کرنے کا بیان

۴۵۸۷۶...... عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ھشام اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اوران سے صحبت بھی شوال کے مہینہ میں کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! سات راتیں میرے پاس گزاری جائیں۔ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو سات راتیں تمہارے پاس گزاروں پھر سات راتیں تمہاری سہیلیوں کے پس بھی گزاروں اگر چاہو تو تین راتیں تمہارے پاس گزاروں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: بلکہ تین راتیں آپ میرے پاس گزاریں پھر میرا دن مجھ پر آجائے۔ (رواہ البغوی والحاکم یہ حدیث بغوی نے اسی طرح عبدالملک کے ترجمہ میں روایت کی ہے حالانکہ بغوی کو وہم ہوا ہے چونکہ سندیوں ہے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن الحارث عن ابیہ ابی بکر" جب کہ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ کو نہیں پایا۔ لہٰذا حدیث مرسل ہے اور عبدالرحمٰن کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے وقد اخرجہ ابن مندہ علی الصواب)

۴۵۸۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لونڈی پر آزاد عورت سے شادی کی جائے تو آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہوگا۔ اور مناسب یہ ہے کہ آزاد عورت پر باندی سے شادی نہ کی جائے۔ رواہ البیھقی

۴۵۸۷۸...... زہری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا اور جویریہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی پردہ ضروری قرار دیا اوران کے لیے بھی ایسے ہی باری مقرر کی تھی جس طرح باقی عورتوں کے لیے باری مقرر کی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۷۹...... "مسند اسود بن عویم سدوسی" علی بن قرین، حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی کے سلسلہ سند سے اسود بن عویم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے آزاد عورت اور باندی کو جمع کرنے کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہے۔ رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن قرین کذبہ ابن معین

۴۵۸۸۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی پر آزاد عورت نکاح میں لائی جائے تو آزاد عورت کے لیے دودن اور باندی کے لیے ایک دن ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

مباشرت اور آداب مباشرت

جنابت کے بعد باوضو سونا

۴۵۸۸۱...... ابوعثمان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوسلیمان باہلی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوسلیمان نے نئی نئی شادی کی ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسلیمان سے فرمایا: تم نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ پھر کہا جب تم جنابت کی

حالت میں ہوتے ہو اور پھر سونے کا ارادہ ہو اس وقت تم کیا کرتے ہو؟ ابوسلیمان نے کہا: آپ ہی مجھے بتائیں اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنی بیوی کی پاس جاؤ اور پھر تمہارا سونے کا ارادہ ہو تو اپنی شرمگاہ اور ہاتھ منہ دھولو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسلیمان کے ساتھ سرگوشی کی۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ابوسلیمان سے کہا: امیر المؤمنین نے تمہارے ساتھ کیا سرگوشی کی تھی؟ ابوسلیمان نے کہا: امیر المؤمین نے مجھے کہا جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ (یعنی ہمبستری کرو) اور پھر تمہارا ہمبستری کرنے کا ارادہ ہو تو اپنی شرمگاہ ہاتھ اور منہ دھولو اور پھر ہمبستری کرلو۔ ہم نے ابوالمستہل کے پاس اس بات کا تذکرہ کیا وہ بولے: ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس حدیث کا تذکرہ کیا تھا انھوں نے جواب دیا تھا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنی بیوی کے پاس (ہمبستری کے لیے) جائے وہ دوبارہ اسوقت تک ہمبستری نہ کرے جب تک شرمگاہ دھو نہ لے۔

رواہ المحاملی وابن ابی شیبة

۴۵۸۸۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے ہمبستری کرو تو دوسری مرتبہ ہمبستری کرنے سے پہلے وضو کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۴۵۸۸۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللهم جنبنی الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنی.

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یااللہ! مجھے شیطان سے بچا اور جو اولاد تو مجھے عطا فرمائے گا اس سے شیطان کو دور رکھ۔

اگر میاں بیوی کے لیے اولاد کا فیصلہ ہو گیا تو اسے شیطان ضرر نہیں پہنچائے گا۔ رواہ البزار

۴۵۸۸۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: جب تمہارا خاوند تمہارے ساتھ ہمبستری کے لیے ائے تو اس کے لیے کپڑا اتیار رکھا کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۸۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ عورت اپنے شوہر کے لیے ایک کپڑا لے لیتی ہے اور شوہر جب اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے تو وہ خارج شدہ مادہ کو صاف کرتی ہے پھر شوہر کو کپڑا تھما دیتی ہے اور وہ صاف کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۵۸۸۶...... معروف ابوخطاب حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ جب اپنی کسی بیوی کے پاس جاتے اپنا ستر ڈھانپ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے اور جو عورت آپ کے نیچے ہوتی اس سے کہتے: تم سکون اور وقار میں رہو۔ رواہ ابن عساکر ومعروف منکر الحدیث

۴۵۸۸۷...... حسن ضبہ بن محصن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عروہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت حکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں ان کی حالت پراگندہ تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا: تمہاری یہ کیسی حالت ہے؟ وہ بولیں: میرے شوہر قیام اللیل اور صائم النہار ہیں اتنے میں نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا جب حضرت عثمان سے نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے عثمان! رھبانیت ہمارے اوپر فرض نہیں کی گئی کیا تمہارے لیے میری زندگی میں بہترین نمونہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اس کی حدود کی سب سے زیادہ رعایت کرنے والا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

ممنوعات مباشرت

۴۵۸۸۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے نکاح میں ایک عورت تھی جوان سے کسی قدر دور رہتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ

جب بھی اس سے ہمبستر ہونے کا ارادہ کرتے وہ حیض کا بہانا کرکے ٹال دیتی آپ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے لیکن ہمبستر ہونے پر سچی پائی آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں خبر کی آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پچاس دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

رواہ ابن راھو یہ وحسن

۴۵۸۸۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک باندی کے پاس آئے اس نے حیض کا عذر ظاہر کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ہمبستری کرلی اور اسے سچ مچ حائضہ پایا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ ارشاد فرمایا: اے ابوحفص! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے نصف دینار صدقہ کردو۔ رواہ الحارث وابن ماجہ

۴۵۸۹۰......عبداللہ بن شداد بن ھاد روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ تم اپنی عورتوں سے پچھلے حصہ سے ہمبستری مت کرو۔ رواہ النسائی

۴۵۸۹۱......خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی بیوی سے پچھلے راستے سے ہمبستری کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: اچھا، جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ بات سمجھے اور فرمایا: اگر تم پیٹھ کی طرف سے آگے کے راستے میں جماع کرو تو یہ صحیح ہے اور رہی بات عورتوں کے پیچھے حصہ میں جماع کرنے کی سو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے ساتھ پچھلے حصہ میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۸۹۲...... ''مسند انس'' ابن نجار، ابو طاھر عطار ابو علی ھاشمی، ابوالحسن احمد بن محمد فینقی ابو محمد سھل بن احمد دیباجی، محمد بن یحییٰ صولی ابو عیناء محمد بن قاسم مولیٰ بنی ھاشم، مسلم بن عبدالرحمٰن مسلم ابوالقاسم کاتب، کتابۃ ابراھیم بن مہدی، محمد بن مسلمہ ضبی، مہدی بن منصور امیر المومنین مبارک بن فضالہ حسن کے سلسلہ سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیت الخلاء میں جانے کی حاجت ہو وہ ہرگز ہمبستری نہ کرے چونکہ اس سے بواسیر ہوجانے کا خطرہ ہے اور جس شخص کو چھوٹے پیشاب کی حاجت ہو وہ بھی ہرگز ہمبستری نہ کرے چونکہ اس سے ناسور ہوجانے کا خدشہ ہے۔ رواہ سھل الدیباجی قال فی المغنی : قال الازھری: کذاب رافعی

عزل کا بیان

عزل کرنا مکروہ ہے

۴۵۸۹۳...... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عزل کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور عزل کردینے پر لوگوں کو غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۸۹۴...... ''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے آزاد عورت پر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے اگر عزل کرے بھی تو اس سے اجازت لے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والبخاری ومسلم

۴۵۸۹۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مردوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے ہمبستری کرتے ہیں اور پھر ان پر عزل کردیتے ہیں میرے پاس جو باندی بھی آئے جس نے اپنے آقا کا اعتراف کیا ہو درآں حالیکہ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو مگر یہ کہ اس باندی کے ساتھ اس کا بچہ لاحق کردیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عزل کرو یا اسے چھوڑ دو۔

رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق والضیاء المقدسی والبیہقی

۴۵۸۹۶......زہری سالم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عزل کو مکروہ سمجھتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسے کچھ کچھ مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۹۷......سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عزل سے منع فرماتے تھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی عزل سے منع فرماتے تھے جبکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عزل کرتے تھے۔ رواہ البیھقی

۴۵۸۹۸......ابو نجیح، اہل مدینہ کے ایک آدمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی ایک باندی پر عزل کرتے تھے، چنانچہ باندی حاملہ ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر یہ گراں گزرا اور فرمایا: اے اللہ! آل عمر کے ساتھ اس بچے کو شامل نہ کر جوان میں سے نہ ہو لونڈی نے سیاہ فام بچہ جنم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: یہ بچہ فلاں اونٹوں کے چرواہے کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۸۹۹......محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عورتوں پر عزل کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ وادخفی (یعنی بچوں کو زندہ درگور کرنے کے مترادف) ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۰......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کچھ مسلمان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم عورتوں پر عزل کرلیتے ہیں جب کہ یہود کا دعویٰ ہے کہ یہ ہلکے درجہ کا زندہ درگور ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا، یہود نے جھوٹ بولا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے جس بچے کو پیدا کرنے کا ارادہ کرلیا ہو وہ اسے نہیں روک سکتے۔ رواہ عبدالرزاق والترمذی

۴۵۹۰۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میری ایک باندی ہے جس سے میں عزل کرلیتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تقدیر میں جو لکھا جاچکا ہے وہ ہوکر رہے گا تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ باندی حاملہ ہوگئی وہ شخص پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا وہ تو حاملہ ہوچکی ہے نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس جان کے پیدا ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے وہ پیدا ہوکر رہے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۲......عطاء کی روایت ہے کہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عزل کا تذکرہ کرتے تھے چنانچہ انھوں نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۰۳......"مسند حذیفہ بن یمان" لوگ آپس میں عزل کے موضوع پر گفتگو کررہے تھے رسول کریم ﷺ ان گفتگو سن کر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم لوگ عزل کرتے ہو؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس روح کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہوکر رہے گی۔ رواہ الطبرانی

۴۵۹۰۴......عبداللہ بن مرہ ابوسعید زرقی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ قبیلہ اشجع کی ایک آدمی نے جس کا نام سعد بن عمارہ ہے نبی کریم ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ماں کے پیٹ میں جس بچے نے مقدر ہونا ہے وہ ہوکر رہے گا۔ رواہ البغوی

۴۵۹۰۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عزل کرنے کیلئے آزاد عورت سے اجازت لی جائے البتہ باندی سے اجازت لینا کی ضرورت نہیں اور اگر باندی آزاد شخص کے پاس ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اس باندی سے بھی اجازت لے جیسا کہ آزاد عورت سے اجازت لی جاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

نان ونفقہ کا بیان

۴۵۹۰۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امراء اجناد کی طرف خط لکھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے غائب ہو چکے ہیں۔ (اور عرصہ سے ان کے پاس نہیں آئے) انھیں پکڑا جائے اور بیویوں کے نفقہ کا ان سے مطالبہ کیا جائے یا وہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں، اگر اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں تو جتنا عرصہ یہ مطلقہ عورتیں ان کی بیویاں رہی ہیں اس عرصہ کا نفقہ بھیجیں۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۴۵۹۰۷......ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کے عصبات میں سے عورتوں کے علاوہ مردوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اس بچے پر خرچ کریں۔ رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الاموال وسعید بن المنصور وعبد بن حمید وابن جریر والبیھقی

۴۵۹۰۸......ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر زبردستی کی کہ وہ اپنے بھتیجے کو بیوی کا دودھ پلائے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

بچے کا خرچ کن پر لازم ہے؟

۴۵۹۰۹......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے تین اشخاص پر بچے کا خرچہ لاگو کیا ہے جو بچے کے وارث بن رہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیھقی وقال ھذا منقطع

عنین کا بیان

۴۵۹۱۰......حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اس کا شوہر ہمبستری کے قابل نہیں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سال کی مہلت دی جب سال گزر گیا تو پھر بھی وہ جماع پر قادر نہ ہوسکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار قبول کرلیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور اسے ایک طلاق بائنہ قرار دیا۔ رواہ ابن خسرو

۴۵۹۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عنین کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر جماع پر قادر ہوگیا فبھا ورنہ دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ رواہ البیھقی

بیوی کے حقوق کے متعلقات

۴۵۹۱۲......ھانی بن ھانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت دیکھی وہ کہہ رہی تھی کیا آپ کے لیے ایسی عورت میں گنجائش ہے جو رنڈوی بھی نہ ہو اور نہ ہی شوہر والی ہو اتنے میں اس کا شوہر اس کے پیچھے ڈنڈا اٹھائے آ گیا شوہر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم کچھ کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا: سحری کے وقت بھی نہیں؟ بولا نہیں، میں بہرحال تمہارے درمیان تفریق نہیں کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ اور صبر کر۔ رواہ ابن السنی وابونعیم والبیھقی وقال: ضعفه الشافعی فی سنن حراملة

۴۵۹۱۳......حکم کی روایت ہے کہ قبیلہ طی کی ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ تھا۔ عورت بولی: اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا حالانکہ وہ اولاد کی خواہشمند ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوہر سے کہا: کیا سحری کے وقت بھی نہیں چونکہ اسوقت بوڑھے میں قدرے تحرک پیدا ہوجاتا ہے؟ وہ بولا: سحری کے وقت بھی نہیں۔ فرمایا: تو بھی ہلاک ہوا اور یہ عورت بھی ہلاک ہوگئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم صبر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کوئی آسانی فرمائے۔ رواہ مسدد

حقوق متفرقہ

۴۵۹۱۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کو قلیل کپڑے دو چونکہ عورتوں کے پاس جب کپڑے زیادہ ہوجاتے ہیں اس کی زینت نکھر آتی ہے اور گھر سے باہر نکلنے پر اتراتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۷ او تبیض الصحیفہ ۶۔

۴۵۹۱۵......اوس ثعلبی کی روایت ہے کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو حج کے موقع پر سواری کرایہ پر دی چنانچہ جریر بن عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کچھ چیزوں کے متعلق دریافت کیا، جو کچھ ان سے پوچھا وہ یہ تھا کہ: اے امیر المؤمنین! میں طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ میں اپنی کسی بیوی کو اس کی باری کے علاوہ میں بوسہ دوں میں جب بھی کسی کام کے لیے باہر نکلتا ہوں تو وہی کہتی ہے کہ تو فلاں بیوی کے پاس موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کی اکثریت نہ ہی اللہ پر اعتماد کرتی ہے اور نہ ہی مؤمنین پر عین ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی بیوی کے کام میں لگا ہو یا اپنی کسی بیوی کے لیے بازار میں کوئی چیز خریدنے گیا ہو تو دوسری بیویاں اس پر تہمت لگانا شروع کردیتی ہیں۔ اتنے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ کے اخلاق کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے چھوڑے رہو گے اس کی کجی میں اضافہ ہوتا جائے گا، اگر اسے سیدھا کرنے لگو گے توڑ ڈالو گے اس کجی میں رہتے ہوئے اس سے استمتاع کرتے رہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں غیر معمولی علم دکھ دیا ہے۔ رواہ ابن راھویہ

۴۵۹۱۶...... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں آپ سے اہل دنیا کے بہترین لوگوں کی شکایت کرتی ہوں بجز ایک شخص کے جو اپنے عمل کے اعتبار سے سبقت لے چکا ہے۔ جو رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور صبح تک کھڑا رہتا ہے۔ پھر صبح کو روزہ رکھتا ہے اور روزے ہی میں شام کردیتا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد عورت پر حیاء طاری ہوگئی اور پھر بولی: امیر المؤمنین! میری طرف سے اسی کو کافی سمجھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تم نے بہت اچھی تعریف کی میں نے تمہاری بات کافی سمجھ لی جب وہ عورت اٹھ کر چل پڑی تو کعب بن سور بولے: اے امیر المؤمنین! اس عورت نے بڑے بلیغانہ انداز میں آپ سے شکایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بھلا اس نے کس کی شکایت کی ہے کعب بولے: اس نے اپنے شوہر کی شکایت کی ہے فرمایا عورت کو میرے پاس لاؤ۔ جب عورت واپس آگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے کعب کو حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو کعب بولے: میں آپ کی موجو گی میں کیسے فیصلہ کرسکتا ہوں فرمایا: تم وہ بات سمجھ گئے ہو جو میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔ کعب کہنے لگے: فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع

عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں انہیں اپنے نکاح میں لاؤ دو دو کو تین تین کو اور چار چار کو۔

پھر کعب نے عورت کے شوہر کی طرف متوجہ ہو کر کہا) تین دن روزہ رکھو اور ایک دن اپنی بیوی کے پاس افطار کرو تین راتیں قیام اللیل کرو اور ایک رات بیوی کے پاس گزارو اس عجیب فیصلے کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یہ فیصلہ میرے لیے تمہاری پہلی فطانت سے کہیں زیادہ تعجب خیز ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب بن سور کو اہل بصرہ کا قاضی مقرر کرکے بھیجا۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۱۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

تطاول هذا اللیل واسود جانبه　　　وار قنی ان لا حبیب الا عبه.

ترجمہ:...... یہ رات طویل تر ہوگئی ہے اور اس کا گوشتہ تاریک تر ہوتا گیا ہے اور اس رات نے مجھے بیدار رکھا ہے چونکہ میرے پاس کوئی دوست نہیں جس سے میں اپنا جی بہلا سکوں۔

فوا الله لو لا الله انی اراقبه　　　لحرک من هذا السریر جوانبه.

اللہ کی قسم! اگر مجھے اس کا انتظار نہ کرنا ہوتا تو اس چارپائی سے اس کے پہلو میرے لیے بہت اچھے ہوتے یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت اپنے شوہر سے دور کتنے عرصہ تک صبر کرسکتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: چار یا چھ ماہ تک عورت صبر کرسکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس عرصہ سے زیادہ لشکر کو سرحد پر نہیں روکوں گا۔

رواہ البیهقی

۴۵۹۱۸......ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مرد کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں ایک بچے کی مانند ہو۔ جب بوقت ضرورت اس کی تلاش ہو تو وہ ایک مرد پایا جائے۔رواہ ابن ابی الدنیا والدینوری وعبدالرزاق

۴۵۹۱۹......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنی بعض عورتوں کی ان سے شکایت کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی اپنے متعلق ایسا پاتے ہیں حتیٰ کہ میں اپنے کسی کام کے لیے باہر جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو میری بیوی بھی کہتی ہے کہ تم فلاں قبیلہ کی لڑکیوں کی پاس جاتے ہو اور انھیں دیکھتے ہو۔اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: آپ کو حدیث نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہ کی بدخلقی کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کی حضرت ابراہیم سے کہا گیا: عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے لہٰذا اس کی کجی کے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ وقت گزارو جب تک اس میں تم کوئی دین کی خرابی نہ دیکھو لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری پسلیوں میں علم کثیر رکھ دیا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عورتوں کو کم سے کم کپڑے دو چونکہ جب عورت کے پاس کپڑے کم ہوں گے وہ گھر میں ٹکی رہے گی۔رواہ ابن ابی الدنیا

عورتوں کے حقوق ادا کرنا

۴۵۹۲۱......قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرا شوہر رات بھر عبادت میں مصروف رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے حکم دیتی ہو کہ میں اسے رات کے قیام اور دن کے روزے سے منع کروں۔عورت واپس چلی گئی جب پھر واپس آئی وہی بات دھرائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آگے سے وہی پہلا جواب دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کعب بن سور نے کہا: امیر المومنین! اس عورت کا حق ہے۔فرمایا: وہ کیسے: کعب نے کہا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مرد کے لیے چار عورتیں حلال کی ہیں لہٰذا چار میں سے ایک کا حصہ تو اسے دے لہٰذا چار راتوں میں سے ایک رات بیوی کے لیے مقرر کرے اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کے لیے مقرر کرے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے شوہر کو اپنے پاس بلایا اور اسے حکم دیا کہ چار راتوں میں سے ایک رات اپنی بیوی کے پاس گزارو اور چار دنوں میں سے ایک دن اس کے نام کردو۔رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۲......زید بن اسلم کی روایت ہے کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اس کا شوہر اس سے ہمبستری نہیں کر پاتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر عورت کے شوہر کو اپنے پاس بلایا اور اس سے یہی بات پوچھی، وہ بولا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری قوت ختم ہو چکی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مہینے میں ایک مرتبہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتے ہو؟ جواب دیا: مجھے اس سے زیادہ مدت چاہیے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کتنی مدت میں کر سکتے ہو؟ بولا: میں ایک طہر میں ایک مرتبہ ہمبستری کرسکتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو حکم دیا: چلی جاؤ، اتنی مدت میں عورت سے جو جماع کیا جاتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۳......شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: امیر المؤمنین! میں اپنے خاوند سے افضل کسی کو نہیں سمجھتی ہوں چونکہ وہ رات بھر قیام میں رہتا ہے اور سوتا نہیں دن بھر روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جزاک اللہ خیرا تم نے اچھے انداز میں تعریف کی۔پھر عورت اٹھ کر چلی گئی کعب بن سور اتفاقا وہاں موجود تھے کہنے لگے: اے امیر المومنین! آپ اس عورت کو واپس نہیں بلاتے جب کہ ایک طرح سے وہ تیاری کر کے آئی تھی۔فرمایا: عورت کو میرے پاس لاؤ عورت واپس لوٹ آئی۔فرمایا: سچ سچ بات کہو اور حق واضح کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔عورت بولی: امیر المؤمنین! میں ایک عورت ہوں میرا دل بھی وہ کچھ چاہتا ہے جو عام عورتیں چاہتی ہیں فرمایا: کعب ان کے درمیان تم فیصلہ کرو چونکہ یہ نکتہ تم ہی سمجھے ہو، میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔کعب کہنے لگے: امیر المؤمنین ایک مرد کے لیے چار عورتیں حلال ہیں لہٰذا اس کا شوہر تین دن اور تین رات جیسے چاہے عبادت کرے اور ایک دن ایک رات اپنی اس بیوی کے پاس گزارے حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: حق یہی ہے جاؤ میں تمہیں بصرہ کا قاضی مقرر کرتا ہوں۔ رواہ الشکری فی الشکریات

۴۵۹۲۴......ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی ہے میں جس کی تصدیق کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہر میں چکر لگا رہے تھے اس دوران آپ نے ایک عورت کو کہتے ہوئے سنا

تطاول هذا الليل واسود جانبه   وارقني ان لا حبيب الاعبه

یہ رات طویل تر ہوگئی اور اس کے گوشے زیادہ تاریک ہونے لگے، نیز میں رات بھر بیدار رہی چونکہ میرے پاس میرا کوئی دوست نہیں تھا جس سے میں اپنا دل بہلاتی۔

فلولا حذار الله شيء مثله   لزعزع من هذا السرير جوانبه

اگر اللہ تعالیٰ کا ڈر نہ ہوتا تو اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے پھر تو اس چارپائی کے کونے لگاتار حرکت میں ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا کئی مہینوں سے میرا شوہر مجھ سے غائب ہے حالانکہ میں اس کی مشتاق ہوں فرمایا: کیا تم نے کسی برائی (زنا) کا ارادہ کیا ہے؟ بولی: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) فرمایا: اپنے نفس کو قابو میں رکھو میں قاصد بھیج کر اسے منگواتا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کے شوہر کی طرف قاصد بھیجا پھر آپ رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں جس نے مجھے غمزدہ کر دیا ہے مجھے بتاؤ کہ کتنے عرصہ بعد عورت اپنے شوہر کی مشتاق ہو جاتی ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر جھکا لیا اور حیاء محسوس کرنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے تین (۳) مہینے کا اشارہ کیا اور پھر اشارہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ چار مہینے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء کو خط لکھا کہ سرحدوں پر چار مہینوں سے زیادہ لشکر نہ روکے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۲۵......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ: اپنے گھر والوں کے سر سے نیچے لاٹھی نہ رکھو اور اپنی ذات سے اپنے گھر والوں سے انصاف کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۵۹۲۶......مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص بھی اس وقت تک اپنے گھر والوں کا نگہبان نہیں ہو سکتا جب تک اسے پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر والوں نے کونسے کپڑے پہنے ہیں اور کونسا کھانا کھا کر گھر والوں نے بھوک مٹائی ہے۔

رواہ الدینوری

باب......والدین، اولاد اور بیٹوں کے ساتھ احسان کرنے کے بیان میں

والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا بیان

۴۵۹۲۷......قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میرا باپ میرا سارا مال اپنی ضرورت میں خرچ کرنا چاہتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے والد سے فرمایا: تم اس کے مال سے اتنا ہی لے سکتے ہو جو تمہیں کافی ہو باپ بولا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! کیا رسول کریم ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ تو بھی اور تیرا مال دونوں تمہارے باپ کا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اس سے نفقہ مراد لیا ہے تم اس سے راضی رہو جس سے اللہ تعالیٰ راضی رہا ہے۔

رواہ الطبرانی والاوسط والبیہقی

۴۵۹۲۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا باپ میرا سارا مال لینا چاہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواہ البزار و الدارقطنی فی الافراد

۴۵۹۲۹......شقیق بن وائل کی روایت ہے کہ میری والدہ نصرانیہ ہی مرگئی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سواری پر سوار ہو کر اپنی والدہ کے جنازے کے آگے آگے چلتے رہو۔ رواه المحاملی و ابن عساکر

۴۵۹۳۰......ابو سعید اعور کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس جب کوئی آنے والا آتا اس سے وہاں کے لوگوں کے حالات دریافت فرماتے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: میں طائف سے آیا ہوں۔ اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: میں طائف سے آیا ہوں۔ فرمایا: رک جا میں نے وہاں ایک بوڑھے شخص کو کہتے سنا ہے۔

ترکت اباک مرعشة یداہ وامک ماتسیغ لها شرابا

میں نے تمہارے باپ چھوڑا ہے اس کے ہاتھ رعشہ کی وجہ سے کانپ رہے تھے اور تمہاری ماں کے گلے سے نیچے پانی بھی نہیں اتر سکتا تھا۔

اذا نغب الحمام ببطن وج علی بیضا ته ذکرا کلابا

جب مقام بطن وج میں کوئی کبوتر اپنے انڈوں پر بیٹھ کر پانی پیتا ہے تو کلاب کو یاد کرتا ہے۔ پوچھا کہ کلاب کون ہے۔ فرمایا: وہ بوڑھے کا بیٹا ہے وہ غازی تھا۔ رواه الفاکهی فی اخبار مکه

۴۵۹۳۱......عروہ کی روایت ہے کہ امیہ بن اشکر نے اسلام پایا ہے اس کے دو بیٹے تھے جو باپ سے دور بھاگ گئے تھے۔ امیہ بیٹوں کے بھاگ جانے پر اشعار پڑھ پڑھ کر روتا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں کو واپس کیا اور ان سے حلف اٹھوایا کہ اپنے باپ سے جدا نہیں ہوں گے، حتیٰ کہ وہ مرجائے۔ رواه الزبیر بن بکار فی الموبقات

۴۵۹۳۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے جھگڑا کرنے لگا: آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔ رواه ابن عساکر

۴۵۹۳۳......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرا باپ میرے مال کو اپنے لیے مباح سمجھنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواه ابن النجار

۴۵۹۳۴......"مسند ابی اسید" ابو اسید کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس موجود تھا اچانک آپ کے پاس انصار کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے والدین کے مرنے کے بعد میرے لیے ان کے ساتھ احسان کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں چار صورتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھو، ان کے لیے استغفار کرتے رہو ان کے بعد ان کا وعدہ پورا کرتے رہو۔ ان کے دوستوں کا اکرام کرتے رہو جب کہ تمہارے لیے کوئی صلہ رحمی نہیں بجز والدین کی صلہ رحمی کے۔ یہی چیزیں ہیں جو ان کے مرنے کے بعد ان کے اوپر احسان کرنے کے متعلق ہو سکتی ہیں۔ رواه ابن النجار

۴۵۹۳۵......ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ بلوی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب بدر جانے کا ارادہ کیا تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئے ابو امامہ کے ماموں ابو بردہ بن دینار کہنے لگے: اپنی والدہ کے پاس رہو ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں بلکہ تم اپنی بہن کے پاس رہو۔ رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ ﷺ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو قیام کرنے کا حکم دیا اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ بدر چلے گئے۔ جب رسول کریم ﷺ واپس تشریف لائے تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ وفات پا چکی تھی آپ ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھا۔

رواه الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۴۵۹۳۶......"مسند ابی ہریرۃ" ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص کہنے لگا: یارسول اللہ! ہمارے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں، عرض کیا: پھر کون، فرمایا: پھر تمہاری ماں۔ عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: پھر تمہارا باپ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی سمجھتے تھے کہ ماں کے لیے حسن سلوک کے دو تہائی حصے ہیں اور باپ کے لیے ایک حصہ ہے۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے تمہارے باپ کے لیے حدیث میں ہے؟ جواب دیا: جی ھاں۔ رواه ابن النجار

۴۵۹۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں تھا اچانک میں نے ایک قاری کی آواز سنی میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلائی اسی طرح ہوتی ہے بھلائی اس طرح ہوتی ہے۔ چنانچہ حارثہ بن نعمان لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی والدہ سے احسان کرنے والے تھے۔ رواہ البیهقی فی البعث

۴۵۹۳۸......"مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا باپ میرے مال کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۹۳۹......"مسند ابن مسعودؓ" نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے یہ رشتہ دار ہیں: باپ، ماں، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، دادا اور دادی، ان میں کون زیادہ حقدار ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر اپنے باپ سے پھر اپنے بھائی سے پھر اپنی بہن سے۔ رواہ الدیلمی وفیہ سیف بن محمد الثوری کذاب

۴۵۹۴۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تمہارے باپ کا ہے۔ رواہ ابن النجار

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

۴۵۹۴۱......شعبی کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا مال بھی ہے اور عیال بھی ہے میرے باپ کا مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے۔ بایں ہمہ میرا باپ میرا مال مجھ سے لینا چاہتا ہے۔ فرمایا: تو بھی اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۴۲......محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرے باپ نے میرا مال غصب کرلیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۹۴۳......ابوالوفاء حفاظ بن حسن بن حسین قراۃ، عبدالعزیز بن احمد، ابونصر بن امحان، امحان، محمد بن احمد بن ابی ھشام قرشی، محمد بن سعید بن راشد، ابومسہر صدقہ بن خالد، ابن جابر، مکحول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اشعریوں کا ایک وفد آیا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم میں سے "وحرہ" ہے وفد نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی حالانکہ اس کی ماں کافرہ تھی مجھے اس کی جاہلی زندگی پر غیرت آتی ہے چونکہ اس نے جاہلیت کو بھی چھوڑ دیا اور اپنی ماں کو بھی چھوڑ دیا۔ یہ اپنی ماں کو پیٹھ پر اٹھا کر چلتی تھی۔ جب اس پر گرمی کا اثر بڑھ جاتا اسے گود میں لے لیتی اس پر اور زیادہ مہربان ہوجاتی وہ اسی حال پر رہتی حتیٰ کہ اسے ظلم سے چھٹکارا مل گیا ابومسہر کہتے ہیں کہ اس کے متعلق کسی اشعری نے یہ اشعار بھی کہے ہیں۔

الا ابلغن ایھا المعتدی بنی جمیعا و بلغ بناتی.

اے ستم گر! میرے سب بیٹوں کو خبر پہنچادے اور میری بیٹیوں کو بھی پہنچادے۔

بان وصاتی بقول الالہ الا فاحفظوا ماحییتم وصاتی.

وہ خبر میرے معبود کا فرمان ہے جو میری خاص وصیت ہے جب تک زندہ رہو میری وصیت یاد رکھنا۔

وکونوا کوحرۃ فی برھا تنا لوا الکرامۃ بعد الممات.

احسان مندی میں وحرہ کی مانند ہوجاؤ یوں تم مرنے کے بعد عزت پاؤ گے۔

وقت امھا سبرات الرمیض وقد اوقد القیظ نار الفلات.

وہ بیابانوں میں اپنی ماں کو تپش کی شدت سے بچاتی تھی حالانکہ تیز لو جنگلوں کو آگ لگا دیتی تھی۔

لترضی بھذا شدید القوی وتظفر من نارہ بالفلات.

تاکہ اس جان کاہی سے اس کی ماں راضی رہے اور کامیاب وکامران رہے اس آگ سے۔

فھذی وصاتی وکونوا لھا طوال الحیاۃ رعاۃ وعاۃ.

میری اس وصیت کی عمر بھر رعایت رکھنا۔

۴۵۹۴۴..... عمرو بن حماد ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پیٹھ پر اپنی ماں اٹھائی ہوئی ہے اور وہ یہ رجز یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

انا مطیتھا لاانفر واذا الرکاب ذعرت لاازعر

وما حملتنی وارضعتنی اکثر

میں اپنی والدہ کی سواری ہوں اور مجھے اس سے نفرت بھی نہیں ہے اسوقت کہ جب اچھی خاصی سواریاں بھی دہشت زدہ ہوجاتی ہیں میں دہشت زدہ نہیں ہوتا، حالانکہ میری ماں نے مجھے اتنا زیادہ اٹھایا ہے اور نہ زیادہ دودھ پلایا ہے۔

لبیک، اللھم لبیک.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوحفص! آیئے پھر طواف کے لیے چلتے ہیں، شاید ہم بھی رحمت میں غریق ہوجائیں چنانچہ اعرابی اپنی ماں کو لیے طواف کے لیے داخل ہوا اور یہ اشعار پڑھتا رہا۔

انا مطیتھا لاانفرا واذا الرکاب ذعرت لاازعر

وماحملتنی وارضعتنی اکثر.

لبیک اللھم البیک.

حضرت علی کرم رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ شعر پڑھا۔

ان تبرھا فاللہ اشکر یجزیک بالقلیل الاکثر.

اگر تم اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے کہیں زیادہ پاسداری کرنے والا ہے اور تمہیں تھوڑے احسان کے بدلہ میں کہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

۴۵۹۴۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے جہاد میں جانے کا شوق ہے اور میں اس پر قدرت بھی رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عذر رکھا ہے چونکہ جب تم اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تم حاجی بھی ہو معتمر بھی ہو اور مجاہد بھی ہو بشرطیکہ تمہاری ماں اگر تم سے راضی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ ابن النجار

اولاد پر شفقت اور مہربانی کرنے کا بیان

۴۵۹۴۶..... ''مسند صدیق''۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہیں اور انھیں سخت بخار تھا۔ ان کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا: بیٹی! تم کیسی ہو؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رخسار کا بوسہ لیا۔ رواہ البخاری وابوداؤد والبیھقی

۴۵۹۴۷..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر پر بوسہ لے لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۵۹۴۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے فرمایا کرتے تھے جب تم لوگ صبح کو اٹھو تو متفرق ہوجایا

کرواور ایک ہی گھر میں جمع نہ ہوجایا کرو۔ چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم آپس میں قطع تعلقی پر نہ اتر آؤ یا تمہارے درمیان کوئی شر نہ پھوٹ پڑے۔

رواہ فی الادب

۴۵۹۴۹..... محمد بن سلام کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی سرکاری کام کی ذمہ داری سونپی، اس شخص نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک بچے کو بوسہ دے رہے ہیں وہ شخص بولا: آپ امیر المؤمنین ہیں اور پھر بچے کا بوسہ بھی لے رہے ہیں کاش میں بھی ایسا کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں میرا کیا گناہ ہے کہ اگر تیرے دل سے رحمت چھین لی گئی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے ایسے ہی بندوں پر رحمت کرتا ہے جو رحمدل ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو معزول کردیا اور فرمایا! جب تم اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتے ہو تو لوگوں پر کیسے رحم کروگے۔

رواہ الدینوری

۴۵۹۵۰..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کس پر بھلائی کروں؟ فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرو عرض کیا: میرے والدین نہیں ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اپنی اولاد پر بھلائی کرو۔ رواہ حمید بن زنجویه فی ترغیبه

۴۵۹۵۱..... معمر، ھشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اس شخص کے بیٹے نے کوئی چیز تیار کی تھی اور اس شخص نے اس میں عیب نکالا تھا فرمایا کہ یہ تو تمہارا ہی بیٹا ہے اور تمہارے ہی ترکش کا ایک تیر ہے۔ رواہ احمد بن حنبل

۴۵۹۵۲..... ابو امامہ، سہل بن حنیف کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اپنے لڑکوں کو تیرا کی سکھاؤ اور اپنے فوجیوں کو تیراندازی سکھاؤ۔ رواہ ابن و ابن حیان والدارقطنی والبیھقی وابن الجارود والطحاوی

۴۵۹۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی اولاد کو طلب علم کا حکم دو۔ رواہ ابن عمشلیق فی جزئه

۴۵۹۵۴..... ''مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشیر'' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے والد بشیر بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنا ایک بیٹا اٹھائے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں اور اس عطا پر میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور بیٹا بھی ہے؟ عرض کیا: جی ھاں، فرمایا: تم نے سب کو اسی طرح غلام عطا کیے ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔ رواہ ابونعیم

۴۵۹۵۵..... ''مسند خالد بن ولید'' ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو تیراندازی اور قرآن سکھائیں۔ رواہ الطبرانی

۴۵۹۵۶..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ والد صاحب نے انھیں غلام عطا کرنا چاہا، تاہم وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسی طرح اپنے ہر بیٹے کو غلام عطا کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لہٰذا اسے واپس لے جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبة وعبدالرزاق

عطیہ دینے میں برابری کرنا

۴۵۹۵۷..... ''ایضاً'' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے کچھ عطیہ دینا چاہا، میری والدہ عمرہ بنت رواحہ کہنے لگیں۔ میں اسوقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ نبی کریم ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنالیں۔ چنانچہ والد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے بیٹے جو کہ عمرہ سے ہے کو کچھ عطیہ دینا چاہا ہے عمرہ نے مجھے کہا ہے کہ اس پر میں آپ کو گواہ بنالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل قائم کرو میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۵۹۵۸..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چھوٹا سا بچہ تھا جسے وہ چوم رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ عرض کیا: جی ھاں فرمایا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! بخدا مجھے اس سے محبت ہے فرمایا: کیا میں تمہاری محبت میں اضافہ نہ کردوں۔ عرض کیا: جی ھاں میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے چھوٹے بچے کو جو اس کی نسل سے ہو راضی رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے راضی ہو جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے راضی کردیتے ہیں حتیٰ کہ وہ راضی ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۵۹ ...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ اپنے معصوم بچوں پر صبر کرکے بیٹھ جائے اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہو، اپنے رب تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو وہ جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگی جیسے یہ دو انگلیاں۔ (رواہ ابن زنجویہ وسندہ ضعیف

۴۵۹۶۰ ...... سھل بن سعد کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے پاس اس کا بیٹا اور ایک غلام تھا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیں کہ میرا یہ غلام میرے اس بیٹے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کے لیے اسی طرح غلام رکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں: فرمایا: میں گواہی نہیں دوں گا یہ تو بڑی چیز ہے جلی ہوئی ایک روٹی کے لیے بھی گواہی نہیں دوں گا۔ رواہ ابن النجار

۴۵۹۶۱ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کرادو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ ہمارے بیٹے ہیں ہماری بیٹیاں کیسے ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انھیں اچھے اچھے کپڑے پہناؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تا کہ ان میں رغبت کی جائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی

۴۵۹۶۲ ...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں والد پر کوئی گناہ نہیں وہ اپنی اولاد کو ادب سکھانے کے لیے خواہ جونسی صورت بھی اختیار کرلے۔ رواہ ابن جریر

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک

۴۵۹۶۳ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی بیٹی کی شادی کسی قبیح شخص سے کرادیتا ہے حالانکہ وہ بھی وہ کچھ چاہتی ہیں جو کچھ تم چاہتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۶۴ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بدصورت شخص کے ساتھ شادی کرنے پر اپنی بیٹیوں پر زبردستی مت کرو چونکہ وہ بھی وہ کچھ پسند کرتی ہیں جو کچھ تم پسند کرتے ہو۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

متعلقات اولاد

۴۵۹۶۵ ...... جمیل بن سنان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر چڑھتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوٹے چھوٹے قدموں والا اور کمزور بدن والا۔ اے چھوٹی آنکھوں والے اوپر چڑھتے جاؤ۔ رواہ وکیع الصغیر فی الغرر

فائدہ: ...... اس حدیث کے عربی الفاظ یوں ہیں حذقۃ حزقۃ + ترق عین بقہ۔ یہ بچوں کو سنانے کی لوری ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ کو سناتے تھے۔

نام اور کنیت کا بیان

۴۵۹۶۶ ...... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان لڑکوں کو اپنے پاس جمع

کیا جن کا نام کسی نبی کے نام پر تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو اپنے گھر میں داخل کیا تا کہ ان کے نام تبدیل کر دیں اتنے میں ان لڑکوں کے باپ آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے: ان میں سے عام لڑکوں کے نام جناب رسول کریم ﷺ نے خود رکھے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لڑکوں کا راستہ چھوڑ دیا۔ ابوبکر کہتے ہیں ان لڑکوں میں میرے والد بھی شامل تھے؟ رواہ ابن سعد و ابن راھویہ و حسن

۴۵۹۶۷...... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبدالحمید کی طرف دیکھا ان کا نام محمد تھا جب کہ انھیں ایک شخص یوں کہتا "فعل اللہ بک" اور ان کلمات کو ایک طرح کی گالی بنادی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن زید! قریب ہو جاؤ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری وجہ سے محمد کی گستاخی کی جائے۔ بخدا! جب تک میں زندہ ہوں تجھے محمد کے نام سے نہیں پکارا جائے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام عبدالرحمن تجویز کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو پیغام دے کر اپنے پاس بلایا وہ اسوقت سات تھے اور ان میں سے بڑا محمد بن طلحہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام تبدیل کرنا چاہا اس پر وہ بولے: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بخدا میرا نام محمد تو محمد ﷺ نے ہی رکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ چلے جاؤ جو نام محمد ﷺ نے رکھا ہو اس میں میرے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل و ابونعیم فی المعرفۃ

۴۵۹۶۸...... ابوبکر بن عثمان مخزومی جن کا تعلق آل یربوع سے ہے روایت نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کا نام ابراہیم تھا۔ چنانچہ عبدالرحمن بن حارث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ ان کا نام بدل دیں چونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک وقت ایسے لوگوں کے نام بدلنے چاہے تھے جن کے نام انبیاء کے ناموں پر تھے چنانچہ آپ نے ابراہیم کا نام بدل کر عبدالرحمن رکھا ان کا نام اب تک یہی ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۶۹...... ابوبکر بن عثمان یربوعی کی روایت ہے کہ عبدالرحمن بن زید عدوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت عبدالرحمن کا نام موسیٰ تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا تو آج تک ان کا نام یہی رہا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے نام تبدیل کرنا چاہے جن کے نام انبیاء کے ناموں پر تھے۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۷۰...... "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا پیدا ہو میں چاہتا ہوں اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ رخصت تھی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابوداؤد و الترمذی وقال صحیح و ابویعلی و الحاکم فی الکنی و الطحاوی و البیھقی و الضیاء المقدسی و ابن عساکر

۴۵۹۷۱...... ابوالقاسم زاہر بن طاہر ابوبکر بیہقی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی ابواسحاق ابراہیم ابن عبداللہ اصبہانی ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس محمد بن اسماعیل، احمد بن حارث (تحویل سند) ابوغنائم محمد بن علی ابوالفضل بن ناصر احمد بن حسین ومبارک بن عبدالجبار ومحمد بن علی واللفظ لہ...... ابواحمد۔ احمد نے یہ اضافہ کیا ہے ومحمد بن حسین، احمد بن عبدان، محمد بن سھل، محمد بن اسماعیل، عبداللہ بن جراد انھیں صحابیت کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری، احمد بن حارث، ابوقتادہ شامی۔ یہ حرانی نہیں ہیں ۲۶۴ھ میں انھوں نے وفات پائی ہے کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ موتہ کا ایک شخص میرے ساتھ ہولیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی اس کے ساتھ تھا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے سب سے بہتر نام کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! سب سے بہترین نام حارث اور ھمام ہیں اور سب سے اچھے نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں انبیاء کے ناموں پر نام رکھو لیکن فرشتوں کے نام مت رکھو۔ عرض کیا: آپ کے نام پر نام رکھ سکتے ہیں؟ فرمایا: میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت نہیں رکھ سکتے ہو ابن سھل نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں نظر ہے۔

۴۵۹۷۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مجلس میں تھے ایک شخص بولا: اے سعد! دوسرا بولا: اے سعد! تیسرا بولا: اے سعد! اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس مجلس میں تین سعد جمع ہوں اس مجلس والے نہایت خوش بخت ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۷۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ کثیر بن صامت کا نام قلیل تھا رسول کریم ﷺ نے ان کا نام کثیر رکھ دیا مطیع بن اسود کا نام عاص

تھا نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھا، ام عاصم بنت عمر کا نام عاصیہ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام سہلہ رکھا چنانچہ آپ ﷺ (برے) نام سے بدفالی لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر و ابن مندہ

۴۵۹۷۴..... عتبہ بن عبدالسلمی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی شخص آتا جس کا نام آپ کو اچھا نہ لگتا آپ اس کا نام تبدیل کردیتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ہم بنی سلیم کے نو (۹) آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہم سب میں بڑے تھے ہم سب نے اکٹھے ہی آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر

۴۵۹۷۵..... یحیی بن عتبہ بن عبد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نوجوان لڑکا تھا مجھے رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس بلایا مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا: میرا نام عتلۃ بن عبد ہے فرمایا: بلکہ تمہارے نام عتبہ بن عبد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی تلوار دکھاؤ آپ ﷺ نے تلوار سونتی اور اسے دیکھا آپ نے تلوار میں قدرے رقت اور کمزوری دیکھی فرمایا: اس تلوار سے ضرب نہیں لگائی البتہ چوکا لگا سکتے ہو غزوہ بنو قریضہ و نضیر کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس قلعہ میں تیر داخل کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی، عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس قلعہ میں تین تیر داخل کیے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر

ممنوع نام

۴۵۹۷۶..... ''مسند عمر'' اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو اس وجہ سے مارا کہ وہ ابو عیسیٰ اپنی کنیت کرتے تھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ابو عیسیٰ اپنی کنیت کرتے تھے تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں کافی نہیں کہ تم ابو عبداللہ اپنی کنیت رکھ لو؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ نے میری یہ کنیت رکھی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں ہم تو اپنی گن گرن میں ہیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ابو عبداللہ کی کنیت سے پکارتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے۔

رواہ ابو داؤد والحاکم فی الکنی والبیهقی وسعید بن المنصور

۴۵۹۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام انھوں نے ولید رکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے فرعونوں کے نام پر اس لڑکے کا نام رکھا ہے تاکہ اس امت میں ایک شخص ایسا بھی ہو جسے ''ولید'' کہا جائے، جب کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ اس امت کے لیے بڑا ہوگا۔ (رواہ احمد بن حنبل وابن حبان فی الضعفا ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیث باطل ہے جب کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں وارد کیا ہے محدثین نے ابن حبان کے قول کو مستند قرار دیا ہے جب کہ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ''القول المسدد فی الذب عن مسند احمد'' میں ابن حبان اور ابن جوزی کے کلام کو رد کیا ہے۔ جب کہ ان کے کلام کو کتاب ''اللآلی المضوعۃ'' میں بھی ذکر کیا گیا ہے جب کہ اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں جو موصولہ اور مرسلہ ہیں جو اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ ذکر کردیئے گئے ہیں۔

وقد روی هذا الحدیث ابو نعیم فی الدلائل وزاد فیه بعد قوله باسماء فراعنتکم غیر واسمه فسموه عبدالله فانه سیکون والبقیة سواء

کلام:..... بہرحال تحقیق بالا کے باوجود حدیث ضعیف ضرور ہے۔ دیکھئے الموضوعات ۲/۴۶۲

۴۵۹۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے منیٰ میں ایک شخص کو پکارتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ اے ذوالقرنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: یااللہ! تیری مغفرت! تم لوگ انبیاء کے ناموں پر کیوں نام رکھتے ہو اور فرشتوں کے ناموں سے بھی پرہیز کرو۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن الانباری فی کتاب الاضداد

۴۵۹۷۹..... شعبی کی روایت ہے کہ جب مسروق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو؟

عرض کیا: میں مسروق بن اجدع ہوں فرمایا: اجدع تو شیطان کا نام ہے۔ لیکن تم مسروق بن عبدالرحمن ہو چنانچہ وہ مسروق بن عبدالرحمن لکھتے تھے۔
رواہ ابن سعدالخطیب

ابوحکم کنیت رکھنے کی ممانعت

۴۵۹۸۰.....نافع کی روایت ہے کہ کثیر بن صامت کا نام قلیل تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا نام کثیر تجویز کیا۔ رواہ ابن سعد

۴۵۹۸۱.....لیث بن ابی سلیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حکم نام مت رکھواور نہ ہی ابوحکم کنیت کرو چونکہ حکم اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور راستے کو سکہ بھی مت کہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۹۸۲.....ابن جریر، ابن بشار، ابواحمد زبیر، سفیان، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو نافع برکت اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کروں گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اس کی سند میں کوئی علت نہیں جو اس کی کمزوری کا سبب بنے اور نہ ہی اس کے ضعیف ہونے کا کوئی اور سبب ہے جب کہ بعض دوسرے محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور غیر صحیح ہے اور اس کے ضعف کی چند علتیں بیان کی گئی ہیں۔)

۱.....اس حدیث کی معروف روایت وہ ہے جس میں حضرت جابر پر اکتفا کیا گیا ہے اور جابر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کی درمیان عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ہے۔

۲.....جب کہ اس حدیث کو سفیان کے علاوہ بقیہ راوی ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں لہٰذا ان راویوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کے ترک پر ان راویوں کی موافقت کی ہے، جو سفیان سے روایت نقل کرتے ہیں، لہٰذا انھوں نے نبی کریم ﷺ اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ذکر کیا۔

۳.....جب کہ ابوزبیر ان راویوں میں سے ہیں جن کی روایتوں پر چند اسباب کی وجہ سے اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

۴.....عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اس حدیث کا اس مخرج کے علاوہ اور کوئی مخرج نہیں ہے انتھی۔

۴۵۹۸۳.....اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے سے اپنے بیٹے عبداللہ کو مارا اور فرمایا تم نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ تجویز کی ہے کیا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ تھا۔ رواہ الحاکم

۴۵۹۸۴.....اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! ابوعیسیٰ کے متعلق مجھے انصاف دلائیے۔ فرمایا: ابوعیسیٰ کون ہے عرض کیا: آپ کا بیٹا عبداللہ ہے۔ فرمایا: کیا اس نے اپنے لیے ابوعیسیٰ کنیت تجویز کی ہے؟ عرض کیا: جی ھاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! جاؤ اور اسے میرے پاس بلالاؤ۔ اسے نہیں بتلانا کہ میں نے اسے کیوں بلایا ہے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اپنے والد کے پاس جاؤ انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے کیوں بلارہے ہیں میں نے بتلانے سے انکار کردیا تاہم عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے سمندری مرغی کا انڈا رشوت میں دیا میں نے انھیں بلانے کی وجہ بتادی چنانچہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گھبرائے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تم نے اسے بتادیا ہے؟ اسوقت جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا۔ لہٰذا میں نے صاف صاف اثبات میں جواب دیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مارا پھر عبداللہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوعیسیٰ کنیت تجویز کی ہے؟ کیا عیسیٰ کا باپ تھا؟ یہ کنیت عربوں کی کنیت میں سے نہیں چونکہ عربوں کی کنیت تو یہ ہیں ابوشجرہ ابوسلمہ اور ابوقتادہ وغیرہ الغرض آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سارے نام گن دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۸۵.....حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص دیکھا اس سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ کہا: جی ہاں، فرمایا: تو عبداللہ ہے۔ رواہ ابونعیم

۴۵۹۸۶.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ یعلی برکت، افلح، یسار نافع اور ان جیسے دوسرے ناموں

سے منع کریں پھر میں نے آپ کو اس سے خاموش دیکھا اور آپ نے اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا حتی کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ناموں سے منع کرنا چاہا لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔ راواہ ابن جریر وصححہ

۴۵۹۸۷......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ میمون، برکت، افلح اور ان جیسے دوسرے ناموں سے منع فرمائیں لیکن پھر آپ نے اس خیال کو ترک کر دیا۔ رواہ ابن جریر وصححہ

۴۵۹۸۸......علی بن جہم بلوی اپنے والد جہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے ہماری ملاقات جمعہ کے دن ہوئی۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ میں نے جواب دیا: ہم بنو عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم بنو عبداللہ ہو۔ رواہ ابو نعیم

۴۵۹۸۹......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک شخص کا نام اسود تھا رسول کریم ﷺ نے اس کا نام ابیض رکھا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابو نعیم

آپ ﷺ نے بعض ناموں کو تبدیل فرمایا

۴۵۹۹۰......عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کی روایت ہے کہ میرا ایک دوست مر گیا ہم چند لوگ اس کی قبر پر موجود تھے جس میں میں اور عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے میرا نام عاص تھا اور ابن عمر و کا نام بھی عاص تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قبر میں اترو اور اپنے ساتھی کو دفن کرو تم عبید اللہ (عبداللہ کی جمع) ہو ہم قبر میں اترے اور اپنے ساتھی کو دفن کیا پھر جب ہم قبر سے باہر نکلے تو ہمارے نام بدل چکے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۱......حکم سعید بن عاص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے بتایا میرا نام حکم ہے فرمایا بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے میں نے بھی اقرار کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! میں عبداللہ ہوں۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابن مندہ والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۴۵۹۹۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ''بادشاہوں کا شہنشاہ کہتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: بادشاہوں کا بادشاہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۵۹۹۳......محمد بن عمرو بن عطاء کی روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے۔ محمد بن عمرو نے جواب دیا: میں نے اس کا نام ''برہ'' رکھا ہے۔ اس پر زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے میرا نام بھی زینب رکھا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اپنے نفسوں کا تزکیہ مت کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکوکاروں کو خوب جانتا ہے میرے گھر والوں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کوئی برا نام سنتے اسے تبدیل کر دیتے تھے چنانچہ ایک آدمی کا نام ''مضطجع'' تھا آپ ﷺ نے اس کا نام ''منبعث'' رکھا۔ رواہ ابن النجار

فائدہ:......مضطجع کا معنی لیٹنے والا ہے اور منبعث کا معنی بیدار رہنے والا ہے۔

۴۵۹۹۵......ابراہیم کی روایت ہے کہ لوگ اپنے غلاموں کا نام عبداللہ ناپسند کرتے تھے چونکہ لوگ سمجھتے تھے کہ اس نام کی وجہ سے غلام آزاد ہی نہ کرنا پڑے۔ رواہ ابن جریر

۴۵۹۹۶......زہری کی روایت ہے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف کا نام نبی کریم ﷺ نے اسعد رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۷......ابوبکر بن محمد کی روایت ہے کہ ان کے دادا عمرو بن حزم کے ہاں جب محمد بن عمرو پیدا ہوئے تو ان کا نام محمد رکھا اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت استعمال نہ کرے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ابو عبدالملک ان کی کنیت تجویز کی۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۸......ابن اسحاق، عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کی کنیت ابوالقاسم تھی چنانچہ میرے والد بنی ساعدہ میں اپنے ماموں سے ملنے گئے انھوں نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے کہتے ہیں کہ میری کنیت تبدیل کردی گئی اور ابوعبدالملک رکھ دی گئی۔رواہ ابن عساکر

۴۵۹۹۹......ابواسحاق عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں ابوالقاسم اپنی کنیت کرتا تھا میں اپنے ماموؤں کے پاس گیا انھوں نے میری کنیت سنی تو اس سے منع کردیا اور کہنے لگے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے میری کنیت تبدیل کردی گئی اور ابوعبدالملک رکھ دی گئی۔رواہ ابن عساکر

۴۶۰۰۰......اسامہ بن اخدری کی روایت ہے کہ بنی شقرہ کا ایک شخص تھا جسے اصرم کہا جاتا تھا، نبی کریم ﷺ کے پاس آنے والی جماعت میں وہ بھی شامل تھا یہ شخص آپ ﷺ کے پاس ایک حبشی غلام لے کر حاضر ہوا جو اس نے ان علاقوں سے خرید رکھا تھا عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ غلام خریدا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا نام رکھیں اور اس کے لیے برکت کی دعا کریں، ارشاد فرمایا: تم بتاؤ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کیا: میرا نام اصرم ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام زرعہ ہے فرمایا: تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟ عرض کیا: میں اسے چرواہا بنانا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اس کا نام عاصم ہے اس کا نام عاصم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی ہتھیلی جوڑ لی۔رواہ ابوداؤد، والحسن بن سفیان والبغوی وابن السکن وقال لیس لہ غیر ھذا الحدیث والباوردی وابن قانع والطبرانی والحاکم وابونعیم والخطیب فی المتفق والمفترق والضیاء

عقیقہ کا بیان

۴۶۰۰۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اس بچے کا سر مونڈھو اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ چنانچہ ہم نے حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کا وزن کیا جو ایک درہم یا اس سے کچھ کم وزن کے برابر تھے۔رواہ الترمذی وقال: حسن غریب والحاکم والبیھقی

۴۶۰۰۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ حسین کے بالوں کا وزن کرو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو نیز آیا (دایہ) کو عقیقہ کی بکری کی ایک دستی دے دو۔رواہ ابن عساکر والبیھقی

۴۶۰۰۳......"مسند جابر بن عبداللہ" جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کیا تھا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۰۰۴......ابورافع کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت حسن اور حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کے کانوں میں اذان دی اور اس کا حکم بھی دیا۔رواہ الطبرانی وابونعیم

۴۶۰۰۵......"مسند علی" محمد بن علی اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ساتویں دن حضرت حسن اور حضرت حسین کے بال مونڈھے۔رواہ ابن وھب فی مسندہ

باب......عورتوں کے متعلق ترغیبات وترھیات کے بیان میں

ترھیب

۴۶۰۰۶......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کو دوسرخ چیزوں نے ہلاک کردیا ہے یعنی سونے اور زعفران نے۔
رواہ المسدد وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

٤٦٠٠٧..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: امابعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کے ہاں مسلمانوں کی کچھ عورتیں مشرکین کی عورتوں کے ساتھ حماموں میں داخل ہوتی ہیں یہ معاملہ آپ کے متعلق سخت ممانعت کا حامل ہے چونکہ کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ اس کے ستر کی طرف اپنی ہی ملت کے علاوہ کوئی اور دیکھے۔

رواه البيهقي وابن المنذر وابوذر الهروي في الجامع

٤٦٠٠٨..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک عورت کو دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹنے سے منع فرمایا ہے چونکہ (ان میں سے) کوئی عورت اپنے شوہر سے دوسری عورت کا حال بیان کرے گی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس کا شوہر اس کی طرف دیکھ رہا ہو۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں اس سے بھی منع فرمایا کہ جب ہم تین اشخاص ہوں اور ہم میں سے دو آپس میں سرگوشی کریں تیسرے سے الگ ہو کر چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا آدمی غمزدہ ہوگا حتی کہ یہ سب ہی لوگوں کے ساتھ مل جائیں۔ رواه البزار

٤٦٠٠٩..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! جب تم مہندی لگاؤ تو نقش و نگار اور صرف پوروں کو مہندی سے رنگنے سے گریز کرو تمہیں چاہیے کہ پہونچے تک مہندی لگاؤ۔ رواه عبدالرزاق وابن ابي شيبة

٤٦٠١٠..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک عورت خوشبو سے معطر ہو کر گھر سے باہر نکلی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خوشبو پائی تو درہ لے کر اس پر چڑھائی کردی پھر فرمایا: تم خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہو تا کہ تمہاری خوشبو مرد سونگھ لیں حالانکہ مردوں کے دل ان کی ناک کے پاس ہوتے ہیں گھر سے اس حال میں نکلو کہ تم سے خوشبو نہ آتی ہو۔ رواه عبدالرزاق

٤٦٠١١..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے سوال کیا: کون سی چیز عورت کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہے؟ ہمارے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ جب میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس لوٹا تو میں نے کہا: اے بنت محمد! رسول کریم ﷺ نے ہم سے ایک سوال کیا ہے ہم اس کا جواب نہیں جانتے! فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: آپ ﷺ نے کس چیز کے متعلق سوال کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ ﷺ نے پوچھا ہے کہ عورت کے لیے کونسی چیز سب سے زیادہ بہتر ہے؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تم لوگوں کو اس کا جواب نہیں آیا؟ میں نے کہا: نہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عورت کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد اسے دیکھے۔ چنانچہ عشاء کے وقت ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہم سے ایک سوال پوچھا تھا اس کے متعلق ہم نے کوئی جواب نہیں دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورت کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ نہ وہ کسی مرد کو دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد اسے دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جواب کس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا بلاشبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ رواه الدارقطني في الافراد وقال هذا حديث حسن غريب من حديث حسن البصري عن علي تفرد به ابوبلال الاشعري عن قيس بن الربيع

٤٦٠١٢..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے پوچھا: کونسی چیز عورتوں کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہے؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عورتیں مردوں کو نہ دیکھیں اور مرد عورتوں کو نہ دیکھیں میں نے یہ جواب نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ رواه البزار وابونعيم في الحلية ضعيف

٤٦٠١٣..... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت اپنے بالوں کے ساتھ کسی دوسری عورت کے بال لگائے۔ رواه ابن جرير

٤٦٠١٤..... ''مسند جبلہ بن حارثۃ الکلبی'' قاضی ابن عمر وطفاوی کی روایت ہے کہ حبیب بن حارث اور ابوغادیہ دونوں ہجرت کر کے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ام غادیہ بھی تھیں۔ ام غادیہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کچھ وصیت کریں آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی بات سے بچتی رہو جو کانوں کو بری لگتی ہو۔ رواه العسكري في الامثال

٤٦٠١٥..... جبلہ بن حارث، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر و رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج کیا اور

پھر ایک گھاٹی میں داخل ہوئے فرمایا: کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ اس گھاٹی میں تھے اچانک کوؤں کا ایک غول آ گیا ان کوؤں میں ایک اعصم کو بھی تھا جس کی چونچ اور ٹانگیں سرخ تھیں کوؤں کو دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اتنی ہی عورتیں داخل ہوں گی جنتی تعداد ان کوؤں میں اعصم کوے کی ہے۔(رواہ احمد بن حنبل والبغوی والطبرانی وابن عساکر والحاکم

۴۶۰۱۶...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''زور'' سے منع فرمایا ہے۔ یعنی عورتوں کو اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورتوں کے بال ملانے سے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۷...... سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بالوں کا ایک گھچا نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: میں کسی کو بھی ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں چونکہ یہ یہود کا فعل ہے جب کہ رسول کریم ﷺ نے اس فعل کو ''زور'' کا نام دیا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۸...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس عورت نے بھی اپنے بالوں میں مزید بالوں کا ااضافہ کیا جو حقیقت میں اس کے اپنے بالوں کا حصہ نہیں ہوتے بلاشبہ وہ ''زور'' میں اضافہ کر رہی ہے۔ایک روایت میں ہے کہ جو عورت بھی اپنے بالوں میں اور بالوں کا اضافہ کرتی ہے وہ زور ہے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۱۹...... ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس وقت عذاب دیا گیا جب ان کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا تھا۔رواہ ابن جریر

ملعون عورتیں

۴۶۰۲۰...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو بال ملانے والی اور ملوانے والی پر لعنت ہو چہرے کے بال اکھاڑے والی پر اور اکھڑوانے والی پر، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دانت باریک کرنے والی پر اور باریک کروانے والی پر۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۱...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اس عورت کے بال جھڑ گئے، اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے بال جڑوانے کے متعلق سوال کیا: آپ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۲...... ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے گوندنے والی اور گوندوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی ہے اسی طرح خال بنانے والی اور خال بنوانے والی عورت پر بھی لعنت کی ہے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خال بنانے والی اور بنوانے والی، بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت بھیجی ہے۔رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے گودنے والی اور گودوانے والی، دانت باریک کرنے والی اور باریک کروانے والی، بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، چہرے کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، جادو کرنے والی اور جادو کروانے والی پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۶...... ام عثمان بنت سفیان، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کو سر مونڈھنے سے منع فرمایا ہے

نیز فرمایا کہ حلق مثلہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۷...... مجاہد کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر مونڈھنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۲۸...... اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے بالوں میں بال ملانے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے بال ملانے والی اور بال ملوانے والی پر لعنت کی۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۴۶۰۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک سائل نے ہم سے کچھ مانگا میں نے اس کے لئے خادم سے کھانا دینے کو کہا۔ خادم کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزرا میں نے اسے بلایا تا کہ دیکھوں کہ سائل کو دینے کے لیے اس کے پاس کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! گنو مت ورنہ تمہارے لیے بھی گنا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتوں کی اکثریت دوزخ میں جائے گی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چونکہ تم عورتیں جب شکم سیر ہو جاتی ہو تو بے پرواہ ہو کر کودنے لگتی ہو اور جب تم بھوکی ہو جاتی ہو تو لجاجت سے مانگنے لگتی ہو اور یہ کہ تم کثرت سے لعنت کرتی ہو، اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو، تم اچھے خاصے عقلمند آدمی کی عقل پر غالب آجاتی ہو، نیز تم عقل و دین میں بھی ناقص ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال

نیکوکار اور بدکار عورت

۴۶۰۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جس عورت کا شوہر غائب ہو گیا اس دوران اس نے اپنے نفس کی حفاظت کی زیب وزینت چھوڑ دی اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور نماز قائم کرتی رہی وہ قیامت کے دن نوجوان دوشیزہ لڑکی کی صورت میں اٹھائی جائے گی اگر اس کا شوہر مومن تھا تو جنت میں بھی وہی اس کا شوہر ہوگا ورنہ کسی شہید سے اس کی شادی اللہ تعالیٰ کرا دیں گے اگر اس عورت نے اپنا بدن غیر کے سامنے کھولا غیر کے لیے زیب وزینت کی اپنے گھر میں فساد پھیلا دیا اور بدکاری پر اتر آئی وہ جہنم میں الٹی لٹکائی جائے گی۔

رواہ ابن زنجویہ وسندہ حسن

۴۶۰۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جو عورت بھی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے بستر سے الگ ہوئی وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتی ہے تاوقتیکہ اس کا خاوند اس کے لیے استغفار کرے اور جو عورت بھی اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر سے مشورہ لیتی ہے وہ دوزخ کا انگارہ لے رہی ہوتی ہے جس عورت کا شوہر اس سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی رہتا ہے اور جس کا شوہر اس سے ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔ الا یہ کہ اس کا خاوند اسے کسی غیر حلال کام کا حکم دے۔ رواہ ابن زنجویہ

۴۶۰۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گوندنے والی اور گوندوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جوڑانے والی چہرے کے بال نوچنے والی اور بال نچوانے والی عورت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۳...... سعد اسکاف ابن شریح سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: یا سبحان اللہ! بکھرے بالوں والی عورت اگر کچھ اون لے کر اپنے بالوں میں ملا لیتی ہے اور اپنے شوہر کے لیے زینت کر لیتی ہے اس میں کیا حرج ہے۔ رسول کریم ﷺ نے نوجوان عورت کو منع کیا ہے جو اپنی جوانی میں ایسا کرے حتیٰ کہ جب بوڑھی ہو جائے بال ملا سکتی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: گودنے والی۔ اور گودوانے والی، بال ملانے والی اور بال ملوانے والی عورت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۵...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: تم بالوں کے ساتھ بال مت ملاؤ لیکن ایک اچھا کپڑا لو اس سے اپنے بالوں کو اوپر کر کے باندھ لو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۶.....ام عطیہ کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بہن کا سر دیکھا کہ بالوں میں ایک کپڑا ملا ہوا ہے ام عطیہ نے کہا: بالوں میں کچھ نہ ملاؤ چونکہ رسول کریم ﷺ نے بالوں میں کوئی چیز ملانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۷.....عبدالرحمٰن بن شبل کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فساق ہی اہل نار ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فساق کون لوگ ہیں؟ فرمایا: عورتیں، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورتیں ہماری مائیں بیٹیاں بہنیں اور بیویاں نہیں ہوتی ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن عورتیں جب آسودہ ہوتی ہیں ناشکری کرتی ہیں اور جب آزمائش میں ڈالی جاتی ہیں بےصبری کرتی ہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۴۶۰۳۸.....عکرمہ کی روایت ہے کہ اس عورت پر لعنت کی گئی ہے جو اپنے بالوں میں دوسرے بال ملا کر فخر ونمائش کرے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۰۳۹.....''مسند ابی'' عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور جابر بن عبداللہ سے اور طفیل بن ابی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ہم رسول کریم ﷺ کے پیچھے صف بستہ تھے اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے سامنے کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں آپ نے پھر ہاتھ بڑھایا تاکہ اسے پکڑلیں پھر آپ کے اور اس چیز کے درمیان پردہ حائل ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے ہٹے ہم بھی پیچھے ہٹ گئے جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ اس سے قبل نہیں کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی بمعہ اس کی رونقوں اور شادابیوں کے میں جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ توڑنا چاہ رہا تھا کہ میں تمہیں دکھاؤں اگر میں وہ لے لیتا تو زمین وآسمان کی مخلوق اسے کھاتی وہ کم نہ ہونے پاتا لیکن میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہوگیا۔ پھر مجھ پر دوزخ پیش کی گئی جب میں نے دوزخ کے شعلے کی تپش پائی تو پیچھے ہٹ گیا میں نے دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی ہے جن کے پاس اگر راز رکھا جائے تو اسے افشاء کردیتی ہیں، اگر سوال کرتی ہیں تو لپٹ جاتی ہیں، اگر انھیں عطا کردیا جائے تو شکر نہیں کرتی ہیں میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی بھی دیکھا وہ دوزخ میں اپنی اشرفیاں گھسیٹے جارہا تھا عمرو بن لحی کے مشابہ میں نے جسے دیکھا ہے وہ معبد بن اکثم ہے معبد رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! اس مشابہت کے ہونے سے مجھ پر کوئی خدشہ ہے؟ فرمایا: نہیں چونکہ تو مؤمن ہے جب کہ وہ کافر وہ پہلا شخص ہے جس نے عربوں کو بتوں کی پرستش کے لیے جمع کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وسعید بن المنصور

۴۶۰۴۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے بال ملانے والی اور بال ملوانے والی عورت کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا: یہ وہ عورت ہے جو جوانی میں زینت کی درپے ہو اور بڑھاپے میں اس کی خواہاں رہے۔ رواہ ابن عساکر

ترغیب

پاکدامنی کی ترغیب

۴۶۰۴۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے عورتوں کی جماعت! ہاتھوں کی مہندی پوشیدہ رکھو اور پاکدامنی اختیار کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۰۴۲.....مندل رشدین بن کریب، کریب کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! مجھے عورتوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے، جو عورت بھی میری بات سنے گی وہ اسے تاقیامت صیغہ راز میں رکھے گی مردوں اور عورتوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے مردوں اور عورتوں کا باپ آدم علیہ السلام ہیں مردوں اور عورتوں کی ماں حوا ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر جہاد میں شہید ہوجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہوتے ہیں اور انھیں رزق دیا جاتا ہے اگر مرجائیں ان کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ رہ جاتا ہے اور اگر زندہ واپس آجائیں تو اللہ تعالیٰ انھیں اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ ہم عورتیں مریضوں کی تیمارداری کرتی ہیں زخمیوں کو پانی پلاتی ہیں ہمارے لیے کونسا اجر وثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی ایلچی! جس عورت سے بھی ملو اسے میرا یہ پیغام پہنچادو کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے حق کو ادا کرنا ان سب اعمال کے برابر ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۶۰۴۳ ..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی دایہ سلامہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مردوں کو ہرطرح کی بھلائی کی خوشخبری سناتے ہیں اورعورتوں کو خوشخبری نہیں سناتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیاتمہاری سہیلیوں نے تمہیں اس طرف بھیجا ہے سلامہ نے کہا۔ جی ہاں۔ مجھے عورتوں نے حکم دیا ہے۔ فرمایا: کیاتم میں سے کوئی عورت راضی نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۰۴۴ ..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ آئیں پھر راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۰۴۵ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! عورتوں کو حکم دو کہ بغیر زیور کے نماز نہ پڑھیں اور انھیں کہو کہ مہندی سے اپنی ہتھیلیاں متغیر کردیں اوراپنی ہتھیلیوں کو مردوں کی ہتھیلیوں کے مشابہ نہ کریں۔ رواہ ابن جریر

متعلقات نکاح

۴۶۰۴۶ ..... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: عورت کی برکت میں سے ہے کہ وہ پہلے پہل بیٹی جنم دے۔ کیاتم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا۔

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور

اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے بیٹیاں عطافرماتا ہےاور جیسے چاہتا ہے بیٹے عطافرماتا ہے آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کاذکر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عدی بن کثیر منکر حدیث ہے نیز دیکھئے الشذرۃ ۱۰۳۴ والکشف الالٰہی ۹۰۹

۴۶۰۴۷ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی شخص کوشادی کی مبارکباددیتے تو یہ دعادیتے تھے۔

بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت کرے اور تمہارے اوپر برکت نازل فرمائے اور تمہیں خیر وبھلائی میں جمع فرمائے۔ رواہ سعید بن المنصور

حرف واؤ

اس میں تین کتب ہیں۔

کتاب الوصیت کتاب الودیعت کتاب الوقف

کتاب الوصیت ..... ازقسم اقوال

ترغیب وصیت

۴۶۰۴۸ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! دو چیزیں ایسی ہیں ان میں سے ایک بھی تیرے لیے نہیں ہوسکتی میں نے تمہارے لیے تمہارے مال میں حصہ رکھا ہے جب میں تمہاری روح قبض کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے تجھے ظاہر کروں اور تیرا تزکیہ کروں اور تیری روح نکل جانے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۵۶

۴۶۰۴۹...... جس مسلمان مرد کے مال کے معاملہ میں کوئی بات قابل وصیت ہوتو اسے چاہیے کہ تین راتیں بھی نہ گزرنے پائیں الا یہ کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی چاہیے۔ رواہ مسلم و النسائی عن ابن عمر

۴۶۰۵۰...... جوشخص وصیت کر کے مرا، وہ سیدھی راہ اور سنت پر مرا وہ تقویٰ اور شہادت پر مرا اور اپنے لیے بخشش کا سامان کر کے مرا۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۴۶۰۵۱...... حقیقت میں وہ شخص محروم ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۱۶

۴۶۰۵۲...... جس مسلمان مرد کے مال کے معاملہ میں کوئی بات قابل وصیت ہوتو اسے چاہئے کہ مال پر دو راتیں بھی نہ گزرنے پائیں الا یہ کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی چاہیے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن عدی عن ابن عمر

۴۶۰۵۳...... مسلمان مرد مرتے وقت اپنے مال کے متعلق کوئی بہتر فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرہ الموضوعات ۲۱۰ وضعیف الجامع ۱۴۴۸

حصہ اکمال

۴۶۰۵۴...... جس شخص نے مرتے وقت کتاب اللہ پر اپنی وصیت لکھ دی اس نے زندگی میں جس قدر زکوٰۃ ضائع کی ہوگی اس کا کفارہ ہو جائے گا۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن معاویة بن فروة عن ابیه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۷۳

وصیت کے متعلقہ احکام

۴۶۰۵۵...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مال میں سے ایک تہائی حصہ مرتے وقت اعمال میں اضافہ کرنے کے لیے عطا کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن عبیدالسلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۲۷۔

۴۶۰۵۶...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا کیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے بیٹے کا نسب صاحب فراش سے ثابت ہوگا جب کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔ رواہ الترمذی عن عمر و بن خارجه

۴۶۰۵۷...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا کیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت کا کوئی جواز نہیں بچے کا نسب صاحب فراش (باپ) سے ثابت ہوگا جب کہ زانی کے لیے پتھر ہیں ان کا حساب، کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا جس نے اپنے آقاؤں کے علاوہ حق ولایت کی غیر آقاؤں کی طرف نسبت کی تا قیامت اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی رہے۔ کوئی عورت بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے عرض کیا گیا۔ کیا عورت کھانے پینے کی اشیاء بھی نہیں لے سکتی۔ فرمایا: کھانے پینے کی اشیاء ہمارا افضل مال ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی امامة وروی ابو داؤد وابن ماجه بعضه

۴۶۰۵۸...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لیے میراث میں اس کا حصہ مقرر کیا ہے لہٰذا وارث لیے وصیت جائز نہیں ہے والد کا نسب صاحب فراش سے ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کی یا جس نے اپنے آقاؤں کے علاوہ غیر کی طرف حق ولدیت کی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کے سب کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی مال قبول فرمائیں گے اور نہ ہی

کوئی بدلہ۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن عمرو بن خارجة

٤٦٠٥٩......دسویں حصہ کی وصیت کرو۔(وہ نہیں تو پھر) ایک تہائی مال کی وصیت کرواور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

رواہ الترمذی عن سد بن ابی وقاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ١٢١

٤٦٠٦٠......آدمی اپنے بیٹے کو وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے، اسی طرح آدمی اپنے باپ کو بھی وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے آدمی اپنے آزاد کردہ غلام کو بھی وصیت کا ذمہ دار بنا سکتا ہے اگر چہ اس پر کوئی اذیت ہو جو اسے تکلیف پہنچا رہی ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم والبیهقی عن ابن سلامة

٤٦٠٦١......ایک تہائی مال کی وصیت کرواور ایک تہائی بہت ہے۔تم اپنے مال سے جوصدقہ کرو گے وہ بھی صدقہ ہے تم اپنے عیال پر جو مال خرچ کرتے ہو وہ بھی صدقہ ہے تمہاری بیوی تمہارے مال سے جو کچھ کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے نیز یہ کہ تم اپنے گھر والوں کو بہتر حالت میں چھوڑ و بدرجہا افضل ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھیریں۔رواہ مسلم عن سعد

٤٦٠٦٢......وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ٧٨٩ وحسن الاثر ٣٢٨

٤٦٠٦٣......کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے الا یہ کہ ورثاء کسی وارث کے وصیت جائز قرار دے دیں۔

رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ٣٢٨ وضعیف الجامع ٦١٩٨

٤٦٠٦٤......بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مرتے وقت تمہارے اوپر تمہارے مال کے ایک تہائی حصے کا صدقہ کیا ہے تا کہ تم اپنے اعمال میں اضافہ کرسکو۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هریرة والطبرانی عن معاذ عن ابی الدرداء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ١٠٣٧

٤٦٠٦٥......بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔رواہ ابن ماجه عن انس

٤٦٠٦٦......ایک تہائی مال کی وصیت ہے اور تہائی مال بھی زیادہ ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابن عباس

٤٦٠٦٧......وصیت ایک تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے اور تہائی مال بھی کثیر ہے تم اپنے ورثہ کو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے چھوڑ واس سے کہیں بہتر ہے کہ تم انھیں مالدار چھوڑ کر مرو۔تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جو مال بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر وثواب ملے گا حتیٰ کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس پر بھی تمہیں اجر ملتا ہے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعه عن سعد

حصہ اکمال

٤٦٠٦٨......تم اپنے ورثہ کو تنگدست لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے چھوڑ واس سے بدرجہا افضل ہے کہ تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑ وتم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جو مال بھی خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر وثواب ملتا ہے حتیٰ کہ جو نوالہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔(اس پر بھی تمہیں ثواب ملتا ہے)۔رواہ الطبرانی عن شداد بن اوس

٤٦٠٦٩......وصیت میں کسی کو ضرر پہنچانے کے درپے ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم والبخاری ومسلم عن ابن عباس وصحح و البیهقی وقفه

٤٦٠٧٠......اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال کے ایک تہائی کو اعمال میں اضافے کا ذریعہ بنایا ہے۔رواہ عبدالرزاق عن سلیمان بن موسیٰ

٤٦٠٧١......وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے اور قرض کے متعلق اقرار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔رواہ البیهقی وضعفه عن جابر

۴٦٠٧٢......وارث کے لیے وصیت نہیں ہے ہاں البتہ ورثہ جائز قرار دیں تو تب۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمرو بن خارجہ
۴٦٠٧٣......وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا حقیقی بھائی وارث ہوں گے باپ شریک کے علاوہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والترمذی وضعفہ وابن ماجہ والحاکم عن علی

۴٦٠٧۴......وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے زانی کے لیے پتھر ہیں جس شخص نے غیر کی طرف نسبت کی یا جس نے اپنے غیر آقا کی طرف حق ولایت کی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی کوئی بدلہ۔ رواہ الطبرانی عن خارجہ بن عمرو الجمحی

۴٦٠٧۵......جب کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو۔ میں نے اپنے مہر تمہارے اوپر چھوڑ دیا ہے۔ اگر وہ مرگئی تو اس کے لئے کچھ نہیں ہوگا اگر زندہ رہی تو جو وہ کہہ چکی وہ نافذ ہو جائے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۴٦٠٧٦......اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے دو آدمیوں کو مال اور اولاد زیادہ سے زیادہ عطا کرے گا ایک سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے رب! حاضر ہوں حکم ہوگا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد زیادہ سے زیادہ نہیں دیئے عرض کرے گا جی ہاں حکم ہوگا میرے دیئے ہوئے مال میں تم نے کیا کیا؟ بندہ عرض کرے گا میں محتاجی اور تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کے لیے (سارا مال) چھوڑ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تو علم حاصل کرتا ہنستا کم روتا زیادہ اور سن جس تنگدستی کا تجھے خوف تھا وہ میں نے تیری اولاد پر نازل کردی ہے۔ اور پھر رب تعالیٰ دوسرے آدمی سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں وہ عرض کرے گا: جی ہاں حاضر ہوں حکم ہوگا کیا میں نے تجھے کثیر مال اور کثیر اولاد نہیں دی تھی؟ عرض کرے گا: جی ہاں: حکم ہوگا: میرے دیئے ہوئے مال میں تم نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: میں نے تیری طاعت میں خرچ کیا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق کچھ اپنی اولاد کے لیے بھی بچالیا ہے حکم ہوگا: اگر تو علم حاصل کرتا ہنستا کم روتا زیادہ جس غرض کے لیے تو نے اولاد کے لیے مال روکا تھا وہ میں نے ان پر نازل کردی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تارک وصیت اور وصیت میں ضرر کے خواہاں پر وعید

۴٦٠٧٧......کوئی مرد یا کوئی عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال گزار لیتے ہیں پھر مرتے وقت وصیت کے معاملہ میں ایک دوسرے کو ضرر پہنچا دیتے ہیں اور ان کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۴٦٠٧٨......ایک شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو ستر سال بھلائی کے اعمال میں گزارتا ہے اور جب وصیت کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے اس کا برے عمل پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور یوں دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ایک شخص ستر سال تک برے اعمال کرتا رہتا ہے وہ اپنی وصیت میں عدل سے کام لیتا ہے اور یوں اس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۹۱ وضعیف الجامع ۱۴۵۸

۴٦٠٧٩......ترک وصیت دنیا میں باعث تنگی اور آخرت میں عیب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲٦۔

۴٦٠٨٠......جو شخص (مرتے وقت) وصیت نہیں کرتا اسے مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

رواہ ابو الشیخ فی الوصایا عن قیس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب وضعیف الجامع ۵۸۴۵

۴٦٠٨١......وصیت کر کے کسی کو ضرر پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم فی التفسیر عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۹۹

۴۶۰۸۲......جس شخص نے وارث کی میراث سے فرار اختیار کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم رکھیں گے۔

رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۹۰ وضعیف الجامع ۵۷۲۳۔

۴۶۰۸۳......آدمی ایک درہم جو حالت محبت میں خرچ کرتا ہے مرتے وقت غلام آزاد کرنے سے بدر جہا افضل ہے۔رواہ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۶۸ والکشف الالٰہی ۳۸۷

۴۶۰۸۴......آدمی جو ایک درہم اپنی زندگی میں صدقہ کرتا ہے مرتے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بدر جہا افضل ہے۔

رواہ ابو داؤد وابن حبان عن ابی سعید

۴۶۰۸۵......سورت نساء کے نازل ہونے کے بعد جس مال کا رواج ختم ہو چکا ہے۔رواہ البیہقی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸۲ والمشتھر ۱۰۰

حصہ اکمال

۴۶۰۸۶......جو شخص (مرتے وقت) وصیت نہیں کرتا مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اسے اجازت نہیں دی جاتی۔کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردے کلام کرتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں بلکہ مردے تو ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔رواہ ابو الشیخ فی الوصایا عن قیس بن قبیصۃ

۴۶۰۸۷......میں نے خواب میں دو عوتیں دیکھیں ایک باتیں کرسکتی تھی جب کہ دوسری باتیں نہیں کرسکتی تھی جب کہ تھیں وہ دونوں جنت میں میں نے باتیں کرنے والی سے کہا: تو باتیں کرسکتی ہے جب کہ یہ نہیں کرسکتی؟ اس نے جواب دیا: میں نے وصیت کی تھی جب کہ یہ بلا وصیت مرگئی یہ تا قیامت کلام نہیں کرسکے گی۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وذیل اللآ لی ۲۰۰

کتاب الوصیت......از قسم افعال

۴۶۰۸۸......"مسند صدیق" خالد بن معدان کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا ایک تہائی مال تمہارے اوپر مرتے وقت صدقہ کیا ہے۔رواہ مسدد

۴۶۰۸۹......عروہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں پانچواں حصہ مال کا وصیت کروں مجھے چوتھائی حصہ وصیت کرنے سے زیادہ محبوب ہے میں چوتھائی حصہ وصیت کروں مجھے تہائی حصہ وصیت کرنے سے زیادہ محبوب ہے جو شخص ایک تہائی وصیت کرتا ہے وہ کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑتا۔رواہ بن سعد

۴۶۰۹۰......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وصیت کے متعلق رسول کریم ﷺ کے فرمان کے بارے میں پوچھا: میں نے ان دونوں کو خبر دی۔چنانچہ ان دونوں حضرات نے لوگوں کو وصیت کرنے پر برانگیختہ کیا۔

رواہ ابو الشیخ فی الفرائض والضیاء

۴۶۰۹۱......ھشیم، جویبر، ضحاک کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان رشتہ داروں کے لیے اپنے مال میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کی جو وارث نہیں بن رہے تھے۔

۴۶۰۹۲......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تہائی مال کی وصیت کا تذکرہ کیا گیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تہائی مال کی وصیت متوسط ہے نہ کم ہے نہ ہی زیادہ۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۴۶۰۹۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی وصیت کے متعلق جو چاہتا ہے کر دیتا ہے حالانکہ اصل وصیت وہ ہے جو آخر میں کی جائے۔
رواہ عبدالرزاق والدارمی

۴۶۰۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وصیت ہو یا غلام آزاد کرنا ہو تو اس وقت رک جاؤ۔ رواہ سعید بن المنصور والبیهقی

۴۶۰۹۵......عمرو بن سلیم زرقی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں غسان کا ایک لڑکا ہے جو قریب البلوغ ہے اس کا ایک وارث شام میں ہے، جو کافی مالدار ہے جب کہ یہاں اس کا کوئی وارث نہیں البتہ اس کی ایک چچازاد بہن ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اپنی چچازاد بہن کے لیے وصیت کر دے چنانچہ لڑکے نے اسی کے لیے وصیت کر دی۔ رواہ مالک وابن ابی شیبة

۴۶۰۹۶......جب جنگ چھڑ جائے اور عورت دردزہ میں مبتلا ہو سو وقت ان کے لیے صرف ایک تہائی مال کی وصیت جائز ہے۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۴۶۰۹۷......حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کے لیے چار ہزار دراہم کی وصیت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۰۹۸......علاء بن زیاد کی روایت ہے کہ ایک بوڑھا شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور میرا مال بہت زیادہ ہے اور میرے مال کے وارث کلالہ ہونے کی وجہ سے گنوار ہی ہوں گے کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے صرف دسویں حصے کی اجازت دی۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۰۹۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اپنی بیویوں کو طلاق دیکر سارا مال اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے غیلان سے فرمایا: کیا تو نے اپنی بیویوں کو طلاق دے کر سارا مال بیٹوں میں تقسیم کر دیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: بخدا! میں سمجھتا ہوں کہ شیطان نے تیری موت کے متعلق آسمانوں سے کوئی بات چرالائی ہے اور تیرے دل میں ڈال دی ہے شاید تو تھوڑی مدت ہی زندہ رہے اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تو نے بیویوں سے رجوع نہ کیا اور مال واپس نہ لیا میں تیرے مرنے کے بعد تیری بیویوں کو ضرور تیرا وارث بناؤں گا اور پھر میں انھیں حکم دوں گا تا کہ وہ تیری قبر پر اس طرح سنگباری کریں گی جس طرح ابورغال کی قبر پر سنگباری کی جاتی ہے چنانچہ غیلان نے بیویوں سے رجوع کیا اور مال بھی واپس لیا اس کے بعد وہ سات دن زندہ رہا پھر مر گیا۔

رواہ عبدالرزاق وقد مر الحدیث برقم ۴۵۶۴۰

قرض وصیت پر مقدم ہے

۴۶۱۰۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ محمد ﷺ نے وصیت سے قبل قرضے کی ادائیگی کا فیصلہ کیا ہے اگر تم لوگ قرض سے پہلے وصیت کا اقرار کرتے ہو اور یہ کہ حقیقی بھائی وارث بنتے ہیں نہ کہ باپ شریک۔ رواہ الترمذی وضعفه وابن ماجه وابن الجارود وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدروقی وابوالشیخ فی الفرائض والدارقطنی والحاکم والبیهقی

۴۶۱۰۱......عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس داخل ہوئے وہ اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھا اور اس کے پاس سات سو (۷۰۰) دراہم تھے اس نے عرض کیا: کیا میں اپنے مال کی وصیت نہ کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "ان ترک خیرا" اگر میت نے اپنے پیچھے (زیادہ) مال چھوڑا ہو اور تمہارے پاس زیادہ مال ہیں ہے اپنا مال ورثہ کے لیے باقی چھوڑ دو۔

رواہ عبدالرزاق والفریابی وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم والبیهقی

۴۶۱۰۲......ابو عبدالرحمٰن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا۔ رسول کریم ﷺ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے وصیت کی ہے میں نے عرض کیا: جی ھاں فرمایا: تم نے کس طرح وصیت کی ہے میں نے عرض کیا

کہ میں نے اپنے سارے مال کی وصیت کردی ہے فرمایا: تونے اپنے ورثہ کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: ورثہ مالدار ہیں: فرمایا: مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرواور باقی ورثاء کے لیے چھوڑ دو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ورثاء کو مالدار حالت میں چھوڑا ہے چنانچہ آپ ﷺ مسلسل کمی کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کرواور یہ بھی زیادہ ہے۔

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں اسی وجہ سے علماء تہائی مال سے بھی کچھ باقی رکھنا مستحب سمجھتے ہیں۔ رواہ ابو الشیخ فی الفرائض

۴۶۱۰۳..... حارث روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چوتھائی مال وصیت کروں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں پانچواں حصہ وصیت کروں۔ میں تہائی مال وصیت کروں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں چوتھائی حصہ وصیت کروں۔ اور جو شخص ایک تہائی کی وصیت کرتا ہے وہ اپنے پیچھے کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔ واہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۴۶۱۰۴..... حکم بن عتیبۃ کی روایت ہے کہ ایک شخص سفر پر نکلا اور کسی شخص کے لیے اپنے مال میں سے تہائی مال کی وصیت کردی چنانچہ وہ شخص اسی سفر میں خطاً قتل ہوگیا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے موصی حالہ شخص کے لیے تہائی مال اور تہائی دیت دینے کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ لڑکے کا اسوقت تک وصیت کرنا جائز نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۶..... زہری حسین بن سائب بن ابی لبابہ اپنے والد سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! جس گھر میں رہتے ہوئے میں گناہ میں مبتلا ہوا میں نے وہ گھر چھوڑ دیا ہے اور میں نے اپنا سارا مال اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لیے صدقہ کردیا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! تمہاری طرف سے ایک تہائی مال (کا صدقہ) کافی ہے۔ چنانچہ میں نے تہائی مال صدقہ کردیا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم

۴۶۱۰۷..... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص کے چھ غلام تھے مرتے وقت اس نے سب غلام آزاد کردیئے بعد میں نبی کریم ﷺ نے قرعہ اندازی کی ان میں سے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام ہی رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۱۰۸..... جندب کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا غلام وصیت کرسکتا ہے فرمایا: نہیں الا یہ کہ اپنے آقاؤں کی اجازت سے وصیت کرے تو یہ جائز ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۰۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آدمی اپنے وصیت نامہ میں لکھتا ہے کہ اگر مجھ پر موت واقع ہوگئی میری اس وصیت کو تبدیل کرنے سے قبل۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۱۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا بعید کہ موت وصیت پر سبقت لے جائے۔ رواہ الحاکم

۴۶۱۱۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما وصیت کے متعلق فرماتے تھے: جب تم تہائی مال سے عاجز ہوجاؤ تو غلام آزاد کرنے سے ابتدا کرو۔ رواہ الضیاء

۴۶۱۱۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تہائی مال (کی وصیت) متوسط ہے نہ کم ہے نہ ہی زیادہ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۳..... ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا گیا کہ یہ دونوں حضرات وصیت کے معاملہ میں مردوں پر سختی کرتے تھے: ابراہیم نخعی بولے: ان پر ایسا کرنے پر کوئی حرج نہیں چونکہ رسول کریم ﷺ نے وفات پائی آپ نے وصیت نہیں کی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی لہٰذا اگر وصیت کی جائے تو بہت اچھا ہے اگر وصیت نہیں کی گی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۴..... ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کے معاملہ میں خمس ربع سے زیادہ پسند تھا اور ربع ثلث سے زیادہ پسند تھا اور یہ دونوں خصلتیں بری ہیں یعنی زندگی میں کنجوسی اور بخل سے کام لینا اور موت کے وقت فضول خرچی کرنا۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۱۵..... طاؤس کی روایت ہے کہ وصیت کا حکم میراث کے نزول سے قبل تھا جب میراث کا حکم نازل ہوا تو وارث کے لیے وصیت کا حکم منسوخ ہوگیا اور غیر وارث کے لیے وصیت کا حکم باقی رہا اور یہ حکم اب بھی ثابت ہے۔ لہٰذا جس نے قریبی رشتہ دار وارث کے لیے وصیت کی اس کی

وصیت جائز نہیں۔ چونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وعبد الرزاق

۴۶۱۱۶..... ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عطا سے کہا: کیا عطیہ کرنے کے معاملہ میں کتاب اللہ کی رو سے اولاد میں برابری کرنا واجب ہے؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: جی ھاں۔ ہمیں اس کے متعلق حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی اولاد میں برابری کی ہے؟ میں نے کہا کیا: یہ حدیث نعمان بن بشیر کے متعلق ہے؟ جواب دیا: جی ھاں۔ ان کے علاوہ اوروں کے متعلق بھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۷..... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ کیا ہے کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے اور عورت کے مال میں شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ بھی جائز نہیں ہے۔ رواہ النسائی وعبدالرزاق

۴۶۱۱۸..... ابو قلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! دو خصلتیں میں نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے ایک بھی تمہارے لیے نہیں ہے۔ میں نے تیرے مرتے وقت تیرے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ رکھا ہے جس کے ذریعے میں تجھ پر رحم کروں گا۔ یا فرمایا کہ جس کے ذریعے میں تجھے پاک کروں گا دوسری یہ کہ تیرے مرنے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وارث کے لیے وصیت نہیں ہے حقیقی بھائی وارث بنتے ہیں جب کہ باپ شریک بھائی وارث نہیں بنتے۔

رواہ ابو الحسن الحربافی الحربیات

ممنوعات وصیت

۴۶۵۱۲۰..... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص وفات پا گیا اور مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کردیئے جب کہ اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا جب رسول کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا: اگر میں اس شخص کو پالیتا اسے مسلمانوں کے ساتھ دفن نہ کیا جاتا، پھر آپ ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا ان میں سے دو کی آزادی کو نافذ قرار دیا اور بقیہ چار کو غلام ہی رکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۱..... ''مسند ابی ہریرۃ'' ایک شخص کے چھ غلام تھے اس نے مرتے وقت سب ہی آزاد کردیئے نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا دو کو آزاد کردیا اور چار کو حسب سابق غلام ہی رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۴۶۱۲۲..... ھشیم منصور، حسن، عمران بن حصین کی روایت کہ ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا جب کہ ان کے علاوہ اس کا کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں اس پر نماز نہ پڑھوں پھر آپ ﷺ نے غلاموں کو طلب کیا اور انھیں تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا ان میں سے دو کو آزاد کردیا اور چار کو غلام رکھا۔

رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۳..... ھیثم خالد، ابو قلابہ، ابن زید انصاری کی سند سے نبی کریم ﷺ سے مثل بالا کے حدیث مروی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۴..... ابن عون، ابن سیرین نبی کریم ﷺ سے حدیث بالا کے مروی ہے۔

۴۶۱۲۵..... ابن مسیب کہتے ہیں ایک عورت نے یا کہا ایک مرد نے مرتے وقت اپنے غلام آزاد کردیئے جب کہ ان غلاموں کے علاوہ اس کا کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا دو کو آزاد کردیا اور چار کو غلام رکھا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

وصیت کے معاملہ میں کسی کو نقصان پہنچانا گناہ ہے

۴۶۱۲۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وصیت کے معاملہ میں ظلم کرنا یا کسی کو ضرر پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۴۶۱۲۷......طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نعمان رضی اللہ عنہ کے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے بشیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بیٹے نعمان رضی اللہ عنہ تھے بشیر رضی اللہ عنہ بولے آپ گواہی دیں کہ میں نے نعمان کو غلام۔ (یا لونڈی) عطا کیا: آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا اسی طرح انھیں بھی عطا کیا ہے عرض کیا: نہیں، فرمایا: میں سوائے حق کے گواہی نہیں دیتا ہوں میں اس پر گواہی نہیں دیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۸......عکرمہ بن خالد کہتے ہیں ایک آدمی کے دو یا تین غلام تھے وہ اس نے آزاد کردیئے نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے ایک آزاد کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۲۹......ابن سیرین کہتے ہیں: بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے نعمان رضی اللہ عنہ کو لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ ﷺ گواہی دیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو کچھ عطا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح عطا کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد میں برابری کرو آپ ﷺ نے گواہی دینے سے انکار کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۳۰......"مسند انس" مقاتل بن صالح صاحب حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حماد بن سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا چانک دروازے پر دستک ہوئی حماد بولے: اے بچی! ذرہ دیکھو دروازے پر کون ہے؟ بچی بولی! محمد بن سلیمان ھاشمی کا قاصد ہے۔ کہا: اس سے کہو کہ وہ اکیلا ہی داخل ہو چنانچہ قاصد داخل ہوا اور سلام کیا۔ اس کے پاس خط تھا پھر قاصد نے حماد کو خط پکڑا دیا۔ حماد نے مجھے پڑھنے کو کہا: خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! من محمد بن سلیمان الی حماد بن سلمہ امابعد! اللہ تعالیٰ تمہیں اس نور سے روشن کرے جس سے اپنے اولیاء واہل طاعت کو کرتا ہے۔ ہمیں ایک مسئلہ پیش آیا ہے آپ ہمارے پاس آئیں تا کہ ہم آپ سے پوچھ سکیں حماد نے مجھے کہا: ورق الٹو اور اس پر لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: اللہ تعالیٰ آپ کو اس نور سے منور کرے جس سے اپنے اولیاء کو منور کیا ہے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو کسی کی پاس نہیں جاتے تھے اگر تمہیں کوئی کام ہے تو ہمارے پاس آجاؤ اور ہم سے سوال کرلو اگر میرے پاس آؤ تو اکیلے ہی آؤ میرے پاس اپنے گھوڑوں اور پیادوں کے ساتھ مت آؤ تا کہ میں نہ تمہیں رسوا کروں اور نہ ہی تم مجھے رسوا کرو۔ والسلام۔ تھوڑی دیر گزری تھی اچانک دروازے پر دستک ہوئی حماد بن سلمہ نے بچی سے کہا: دروازے پر دیکھو کون ہے؟ بچی نے جواب دیا: محمد بن سلیمان ھاشمی ہیں۔ بولے: اس سے کہو: اکیلا ہی اندر داخل ہو چنانچہ محمد بن سلیمان اکیلے ہی داخل ہوئے اور سلام کیا اور پھر حماد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا: اے ابوسلمہ! کیا وجہ ہے جب میں آپ کی طرف دیکھتا ہوں مجھ پر رعب طاری ہوجاتا ہے: حماد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چونکہ ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب عالم اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ کرتا ہے تو ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جب اپنے علم سے خزانے جمع کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ ہر چیز سے ڈرنے لگتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن سلیمان نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اس مسئلہ میں آپ کیا کہتے ہیں کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوں ایک سے زیادہ خوش ہو وہ اپنی زندگی میں اپنے پاس سے اس کو ایک تہائی مال دینا چاہتا ہو؟ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: میں نے ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی مالدار کو اس کی مالداری کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو موت کے وقت اسے جائز وصیت کی توفیق دیتے ہیں پھر وہ اپنے معاملہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۴۶۱۳۱......مکحول کہتے ہیں: ایک انصاریہ عورت نے اپنے چھ غلام آزاد کردیے جب کہ ان غلاموں کے علاوہ اس کا اور مال نہیں تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ سخت غصہ ہوئے اور اس پر عورت کو سخت وست کہا پھر آپ نے غلاموں کو اپنے پاس بلوایا اور ان کے درمیان قرعہ ڈالا چنانچہ ان مین سے جن دو کے نام قرعہ نکلا انھیں آزاد کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب الودیعت......ازقسم اقوال

۴۶۱۳۲......جس شخص کے پاس (کوئی چیز) ودیعت رکھی گئی (ضائع ہوجانے پر) اس پر ضمان نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والبیھقی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۲۰۲۸

۴۶۱۳۳......جس شخص کے پاس امانت رکھی جائے اس پرضمان نہیں ہوگا۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمر

حصہ اکمال

۴۶۱۳۴......جو شخص امانت کی ادائیگی کے لیے بے تاب رہتا ہو اللہ تعالیٰ اسے ادائیگی کی توفیق عطافرمادیتے ہیں۔اگر وہ شخص مرجائے حالانکہ وہ امانت واپس ادا کرنے کے لئے بے تاب تھا اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کے بعد کسی ایسے شخص کو کھڑا کردیتے ہیں جو امانت ادا کردیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابی امامۃ

۴۶۱۳۵......جس شخص کے پاس کوئی چیز بطور ودیعت رکھی گئی تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:......حدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۴۳۔

۴۶۱۳۶......جس شخص کے پاس ودیعت رکھی جائے اگر وہ دھوکا دہی سے کام نہ لے اس پرضمان نہیں ہوگا اور جس شخص نے عاریۃً کوئی چیز لی ہو اور دھوکے سے کام نہ لے اس پر بھی ضمان نہیں ہوگا۔رواہ الدارقطنی والبیھقی وضعفاہ عن ابن عمرو وصححا وقفہ علی شریح

کتاب الودیعت......از قسم افعال

۴۶۱۳۷......"مسند صدیق" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ودیعت کا قضیہ لایا گیا جو ضائع ہوچکی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس پرضمان کا فیصلہ نہیں دیا۔رواہ مسدد

۴۶۱۳۸......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ودیعت کا ایک قضیہ لایا گیا چنانچہ ودیعت والی چیز تھیلے میں پڑی تھی تھیلا بوسیدہ ہونے پر وہ چیز ضائع ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے عدم ضمان کا فیصلہ کیا۔رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۶۱۳۹......عبداللہ بن عکیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ودیعت ضائع ہونے پرضمان کا فیصلہ نہیں کرتے تھے۔

رواہ مسدد

۴۶۱۴۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بیت المال سے ایک چیز جو بطور ودیعت رکھی ہوئی تھی چوری ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر اس کا ضمان عائد کیا۔رواہ المحاملی والبیھقی

۴۶۱۴۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے پاس کچھ مال بطور ودیعت رکھا گیا جسے میں نے اپنے مال کے ساتھ رکھ دیا، وہ مال میرے مال کے بیچ کہیں ضائع ہوگیا میں یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میری ذات کے اعتبار سے امانتدار ہے لیکن مال تمہارے مال کے درمیان سے ضائع ہوا ہے لہٰذا تم اس کے ضامن ہو۔رواہ البیھقی

کتاب الودیعت از قسم اقوال

۴۶۱۴۲......مال موقوف کی اصل اپنے پاس روکے رکھو البتہ اس کے منافع وقف کردو۔رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۴۶۱۴۳......اگر چاہو تو مال موقوف کی اصل اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

حصہ اکمال

۴۶۱۴۴۔۔۔۔۔مال موقوف کو اپنے قریبی رشتہ داروں کے لیے مقرر کردو۔ رواہ النسائی عن انس

۴۶۱۴۵۔۔۔۔۔اے ابوطلحہ شاباش! یہ مال نفع بخش ہے ہم نے یہ مال تم سے قبول کیا اور پھر تمہیں واپس کر دیا اب تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا محبوب ترین مال بیرحاء کی جائیداد ہے میں اسے اللہ اور اس کے رسول کے واسطے وقف کرتا ہوں آپ میری اس جائداد کو جہاں چاہیں صرف کریں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۶۱۴۶۔۔۔۔۔اگر تم چاہو تو اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ جائداد حصہ میں ملی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! اس جائداد کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔)

۴۶۱۴۷۔۔۔۔۔مال موقوف کے منافع اپنے پاس نہیں روک سکتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:۔۔۔۔۔۔مذکورہ بالا چھ احادیث کا بظاہر کتاب الوقف کے سے تعلق ہے جب کہ ہمارے اس نسخہ میں یہ چھ احادیث کتاب الودیعت کے تحت لائی گئی ہیں جب کہ ان احادیث کے متون کا ودعیت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناسخ کی غلطی ہے لہٰذا مذکورہ بالا چھ احادیث کو کتاب الوقف سے اعتبار کیا جائے۔ نیز "کتاب الوقف از قسم اقوال ومعہ اکمال" کا عنوان معنون نہیں ہے۔ فتاملو تشکر۔ من المترجم۔

کتاب الوقف از قسم افعال

۴۶۱۴۸۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیبر میں مجھے کچھ جائیداد حصہ میں ملی میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے کچھ جائداد حصہ میں پائی ہے جو مجھے بہت پسند ہے اور میرے نزدیک یہ بہت ہی نفیس اور عمدہ مال ہے اس کے متعلق اپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حکم ہوا: اگر تم چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے منافع صدقہ کردو۔

رواہ مسلم والنسائی وابوعوانۃ والبیھقی

۴۶۱۴۹۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے اپنے صدقہ کا رسول کریم ﷺ سے تذکرہ نہ کیا ہوتا میں اسے رد کردیتا۔

رواہ الطحاوی

فائدہ:۔۔۔۔۔یعنی رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کرکے ایک طرح کا وعدہ ہوگیا ہے اب مجھے واپس لینے میں تھوڑی عار ہو رہی ہے۔

۴۶۱۵۰۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے ثمغ کی جائیداد کے متعلق پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع جات صدقہ کرتے رہو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ پہلا مال ہے جو اسلام میں صدقہ ہوا۔ رواہ ابن جریر

۴۶۱۵۱۔۔۔۔۔محمد بن عبدالرحمٰن قرشی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اپنے وقف گھروں کو اپنے پاس روک رکھا تھا۔ رواہ ابن جریر

۴۶۱۵۲۔۔۔۔۔ابومعشر کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے صدقہ میں شرط لگائے تھے کہ وہ دیندار اور صاحب فضل کے لیے ہوگا جو ان کی بڑی اولاد میں سے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۱۵۳......عمرو بن دینار کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین کا کچھ حصہ صدقہ کیا اور ایک غلام بھی آزاد کیا اور ان پر شرط لگادی کہ تم اس مال میں پانچ سال کام کرسکتے ہو۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۱۵۴......عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں میں نے مدینہ میں سنا ہے جب کہ اس وقت مدینہ میں مہاجرین وانصار کے مشائخ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ یہ کہ نبی کریم ﷺ کے باغات جو مخریق کے مال میں سے وقف کے لئے ہیں۔مخیریق نے کہا تھا: اگر میں نے جائیداد پائی تو وہ محمد ﷺ کی ہوگی جہاں چاہیں اسے صرف کریں۔ چنانچہ مخریق غزوہ احد میں شہید کردیئے گئے رسول کریم ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: مخیریق یہود میں سب سے بہترین شخص ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس باغ سے کھجوریں منگوائیں چنانچہ ایک تھال میں کھجوریں لائی گئیں پھر بولے: ابوبکر بن حزم نے مجھے خط لکھ کر خبر دی ہے کہ یہ کھجورس اس درخت سے لائی گئی ہیں جو رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تھا اور آپ ﷺ اسی سے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔رواہ ابن عساکر

عمدہ مال وقف کرنا

۴۶۱۵۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جائداد ملی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں جائیداد ملی ہے۔ بخدا! اتنا عمدہ اور نفیس مال میں نے کبھی نہیں پایا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل مال اپنے پاس روک لو اور اس کے منافع صدقہ کردو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جائداد صدقہ کردی کہ وہ نہ بیچی جائے گی نہ ہبہ کی جائے گی اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہوگی۔آپ نے یہ جائیداد (اس کے منافع) فقرا، مساکین، ابن سبیل (مسافر) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور ضعفاء پر صدقہ کی اور جو اس کا ذمہ دار ہوگا وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور غیر متمول دوست کو کھلا سکتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس جائداد کی (بوقت وفات) حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے لیے وصیت کردی تھی پھر اپنی اولاد میں سے جو بڑا ہو اس کے لیے وصیت کی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والعدنی

۴۶۱۵۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! مائۃ خیبر میں ایک حصہ ہے اس سے اچھا مال میں نے کبھی نہیں پایا میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ہاں قربت حاصل کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی اصل روک لو اور اس کے منافع صدقہ کرو۔رواہ العدنی

۴۶۱۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس شخص نے مسجد بنائی وہ اب اسے نہ بیچ سکتا ہے نہ تبدیل کرسکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی کو نماز پڑھنے سے منع کرسکتا ہے البتہ ہر طرح کے بدعتی کو اس میں نماز پڑھنے سے روک سکتا ہے۔رواہ الخطیب وسندہ ضعیف

۴۶۱۵۸......ابوجعفر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے راستہ میں قیلولہ کا وقت ہوگیا دن کی تپش شدید ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ببول کے ایک درخت کی طرف بھاگے اس پر انھوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جنگ میں فتح مند کیا تھا رسول کریم ﷺ نے ببول کے درخت والی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں تقسیم کی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دو غلاموں کو حکم دیا کہ اس زمین میں کنواں کھودو۔ چنانچہ وہاں اونٹ کی آنکھ کے برابر چشمہ نکل آیا چنانچہ ایک شخص اس کی خوشخبری سنانے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دوڑتا ہوا آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ زمین صدقہ کردی اور اس پر تحریر لکھ دی کہ یہ زمین تاقیامت صدقہ رہے گی جس دن کچھ چہرے چمکدار ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ پڑے ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دن مجھے دوزخ کی آگ سے دور رکھے یہ زمین ایسا صدقہ ہوگا جو یقینی اور بے مثل و بے تعلق ہوگا اور فی سبیل اللہ صدقہ ہے قریب کے لیے بھی اور دور کے لیے بھی حالت امن میں بھی، اور حالت جنگ میں بھی، یتیموں اور مسکینوں کے لیے بھی اور غلاموں کے لیے بھی۔

رواہ ابن جریر

حرف الھاء

اس میں دو کتابیں ہیں۔
۱......کتاب الھبہ ۲......کتاب الھجرتین۔

کتاب الھبہ ......از قسم اقوال

۴۶۱۵۹......جس شخص نے ھبہ کیا وہ (موھوب شے کا) اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ عوض نہ لے لے۔
رواہ مالک والبیھقی فی السنن عن ابن عمر
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۸۳ والضعیفۃ ۳۶۳۔
۴۶۱۶۰......آدمی موھوب شے کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۱۵۱۔
۴۶۵۱۶۱......ہبہ کرنے والا موھوب شے کا زیادہ مقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے۔رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۱۵۱۔

حصہ اکمال

۴۶۱۶۲......جس شخص نے (کسی کو) کوئی شے ھبہ کی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کا عوض نہ لے لے، اگر اس نے ھبہ واپس کر دیا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے قے کی ہو اور پھر اسے چاٹ لے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

ھبہ واپس لینے کا بیان

۴۶۱۶۳......اس شخص کی مثال جو اپنے عطیہ کو واپس لے لے کتے جیسی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے پھر اس قے کو چاٹ لیتا ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۳۰۔
۴۶۱۶۴......موھوب شے کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو چاٹ لینے والا۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس
۴۶۱۶۵......نہ ہی اپنے صدقہ (کیے ہوئے مال) کو خریدو اور نہ ہی اسے واپس لو اگرچہ وہ تمہیں درہم کے بدلہ میں کیوں نہ دے۔ چونکہ صدقہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے دوبارہ چاٹ لینے والا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن عمر
۴۶۱۶۶......اگر ھبہ قریبی رشتہ دار کے لیے ہوا ہے واپس نہیں کیا جا سکتا۔رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی فی السنن عن سمرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۶۱ واللطیفۃ ۲۹۔
۴۶۱۶۷......ہمارے لیے روا نہیں کہ ہمارے لیے کوئی بری مثال پیش کی جائے چنانچہ اپنے ھبہ میں رجوع کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کتا قے دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی عن ابن عباس وابن عدی والخطیب عن ابی بکر

۴۶۱۶۸......اس شخص کی مثال جو صدقہ کرے اور پھر اسے واپس لے کتے کی سی ہے جو قئے کر ڈالے اور پھر اسے چاٹنے لگے۔

رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

۴۶۱۶۹......جو شخص ھبہ واپس لے اس کی مثال کتے جیسی ہے جو قئے کر ڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے ھبہ کرنے والا موھوب شے جب واپس لے اسے چاہیے کہ توقف کرے تاکہ واپس لی ہوئے چیز پہچان لے پھر اسے موھوب شئے دے۔رواہ ابو داؤد عن ابن عمرو

۴۶۱۷۰......کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ہے (یعنی از روئے مروت یہ بات مناسب نہیں ہے کہ) وہ عطیہ کرے یا ھبہ کرے اور پھر وہ اسے واپس لے البتہ باپ اپنے بیٹے سے (عطیہ یا ھبہ) واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کسی کو کچھ دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس نے (پیٹ بھر کر) کھایا اور جب اس کا پیٹ بھر گیا تو قے کر ڈالی اور پھر اس قے کو چاٹنے لگا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن ابن عمرو وعن ابن عباس

۴۶۱۷۱......کوئی شخص اپنے ھبہ کو واپس نہیں لے سکتا البتہ باپ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے ھبہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو چاٹنے والا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمرو

حصہ اکمال

۴۶۱۷۲......اپنے عطیہ کو واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے قئی کر ڈالتا ہے اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھانے لگتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرة

۴۶۱۷۳......جو شخص اپنے صدقہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو اپنی قئے کو دوبارہ چاٹنے لگتا ہے۔رواہ ابویعلی عن عمر

۴۶۱۷۴......جو شخص اپنی موھوب شئے کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر ڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ الخرائطی عن ابی ھریرة

۴۶۱۷۵......جو شخص اپنی موھوب چیز کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنی قے کو چاٹنے لگے البتہ والد اپنے بیٹے سے ھبہ واپس لے سکتا ہے۔رواہ عبدالرزاق عن عکرمة مرسلاً

۴۶۱۷۶......جو شخص اپنے ہبہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھاتا ہے اور جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے قے کر ڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرة

۴۶۱۷۷......جو شخص ھبہ کرتا ہے وہ اپنے ھبہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا عوض نہ لے لے اور اگر اپنا ھبہ واپس لے لے تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو قے کر ڈالے اور پھر اسے چاٹنے لگے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۱۷۸......جس شخص نے کوئی چیز ھبہ کی پھر وہ واپس لے لی قیامت کے دن اسے اسی موھوبہ چیز پر کھڑا کر دیا جائے گا۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۴۶۱۷۹......کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز ھبہ کرے اور پھر وہ اس سے واپس لے البتہ والد (بیٹے سے) واپس لے سکتا ہے۔

رواہ اعبدالرزاق عن طاوس مرسلاً

۴۶۱۸۰......ہمارے لیے بری مثال نہیں پیش کی جا سکتی لہٰذا جو شخص اپنے ھبہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے جیسی ہے جو اپنی قے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق واحمد بن حنبل والبخاری والترمذی والنسائی عن ابن عباس وابن عدی والخرائطی وابن عساکر عن ابی بکر

۴۶۱۸۱......اپنے صدقہ (کیے ہوئے مال) کو واپس مت لو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ عن عمر واحمد بن حنبل عن ابن عمر

رقبی اور عمری کا بیان

فائدہ: ...... رقبی کیا ہے؟ رقبی ''مراقبہ'' سے ہے اس کا معنی انتظار کرنا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے میں نے یہ گھر تمہیں ہبہ کر دیا اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو گھر مجھے واپس ہو جائے گا اور اگر میں تم سے قبل مر گیا تو یہ گھر تمہاری ملکیت ہو جائے گا۔ رقبی کو رقبی اس لیے کہتے ہیں چونکہ اس میں دونوں اشخاص یعنی واہب اور موہوب ایک دوسرے کے مرنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔
عمری کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ میں نے یہ مکان تمہیں تمہاری زندگی تک کے لیے دیا۔ رقبی اور عمری کے تفصیلی احکام کتب فقہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۶۱۸۲ ...... رقبی جائز ہے۔ رواه النسائی عن زید بن ثابت

۴۶۱۸۳ ...... اپنے اموال کا رقبی مت کرو جس شخص نے کوئی چیز رقبی کی وہ رقبی لینے والے کی ملکیت ہوگی۔ رواه النسائی عن ابن عباس

۴۶۱۸۴ ...... رقبی کرو اور نہ ہی عمری کرو پس جس شخص نے کوئی چیز بطور عمری یا رقبی دی وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔ رواه ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن جابر

۴۶۱۸۵ ...... عمری و رقبی نہ کیا جائے سو جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری یا رقبی دی گئی وہ اس کی زندگی و موت میں اس کی ملکیت ہوگی۔

رواه احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر

۴۶۱۸۶ ...... عمری کا اعتبار نہیں چونکہ جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی ملکیت ہے۔

رواه احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه عن ابی هريرة

۴۶۱۸۷ ...... اے انصار کی جماعت! اپنے اموال اپنے پاس روکے رکھو اسے بطور عمری مت دو چونکہ جس شخص کو کوئی چیز اس کی زندگی کے لیے بطور عمری دی جاتی ہے وہ اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اس کی ملکیت ہوگی۔ رواه النسائی عن جابر

۴۶۱۸۸ ...... تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اس میں فساد مت ڈالو کیونکہ کوئی شخص کسی کو اپنی کوئی چیز بطور عمری دیتا ہے تو وہ چیز زندگی و موت دونوں حالتوں میں اس شخص کی ملکیت میں رہتی ہے جسے وہ چیز بطور عمری دی گئی ہے پھر اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

رواه احمد حنبل ومسلم عن جابر

۴۶۱۸۹ ...... جس شخص نے کسی کو کوئی چیز بطور عمری دی وہ اسی کی ملکیت ہوگی (یعنی جسے عمری میں وہ چیز دی گئی ہو) اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی۔ رواه مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن جابر

۴۶۱۹۰ ...... جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی زندگی اور موت دونوں حالت میں اس کی ملکیت ہوگی۔

رواه النسائي وابن حبان عن جابر

۴۶۱۹۱ ...... جس شخص کو بطور عمری کوئی چیز دی گئی وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اس کی زندگی اور موت دونوں حالتوں میں، رقبی مت کرو۔ جسے رقبی کے طور پر کوئی چیز دی گئی وہ راہ میراث میں چلے گی۔ رواه ابوداؤد وابن ماجه عن زید بن ثابت

۴۶۱۹۲ ...... جس شخص نے بطور عمری کوئی چیز دی وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد کی ہوگی، چونکہ وہ چیز۔ (جو بطور عمری دی جائے) اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے جسے دی گئی ہو وہ دینے والے کو واپس نہیں ہوگی۔ رواه مسلم والسنن الاربعة عن جابر

۴۶۱۹۳ ...... عمری اور رقبی دونوں کا معاملہ میراث کا معاملہ ہے۔ رواه الطبرانی عن زید بن ثابت

۴۶۱۹۴ ...... عمری عمری والوں کے لیے جائز ہے (یعنی جنھیں کوئی چیز بطور عمری دی گئی ہو) اور رقبی، رقبی والوں کے لیے جائز ہے۔

رواه ابن ماجه واصحاب السنن الاربعة عن جابر

٤٦١٩٥......عمری جائز ہے اس شخص کے لیے جس کی لیے عمری کیا گیا ہواور رقبی جائز ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے رقبی کیا گیا ہو۔اور اپنے ھبہ کوواپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی قے کو دوبارہ چاٹنے والا۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

٤٦١٩٦......عمری، عمری والوں کے لیے جائز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن جابر واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل والترمذی وابوداؤد عن سمرۃ والنسائی عن زید بن ثابت وعن ابن عباس

٤٦١٩٧......عمری، عمری والوں کے لیے میراث ہے۔رواہ مسلم عن جابر وابی ھریرۃ

٤٦١٩٨......عمری کے طور پر دی گئی چیز اس شخص کی ملکیت ہوگئی جیسے ھبہ میں دی گئی ہو۔رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

حصہ اکمال

٤٦١٩٩......اپنا مال اپنے پاس رکھو اور کسی کو مت دو جسے کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی۔رواہ عبد الرزاق عن جابر

٤٦٢٠٠......جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگئی اور اس کے (مرنے کے) بعد اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

٤٦٢٠١......عمری اور رقبی میں میراث کا معاملہ ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٩٥

٤٦٢٠٢......عمری جائز ہے اور جس شخص کو کوئی چیز بطور عمری دی جائے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے۔جو چیز کسی کو بطور رقبی دی جائے وہ بھی اس کا مالک بن جاتا ہے ان دونوں میں میراث کا حکم چلتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن الزبیر

٤٦٢٠٣......جو چیز بطور عمری دی جائے وہ وارث کی ملکیت ہوگی۔رواہ عبدالرزاق عن زید بن ثابت

٤٦٢٠٤......جو چیز بطور عمری دی جائے اس پر میراث کا حکم جاری ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق عن طاوس مرسلاً

٤٦٠٢٥......عمری جائز ہے۔رواہ عبدالرزاق عن قتادۃ عن الحسن وغیرہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ٣٧٢۔

٤٦٢٠٦......عمری جائز ہے بطور عمری دی گئی چیز وارثت میں منتقل ہوگی۔رواہ عبدالرزاق عن ابن عباس

٤٦٢٠٧......رقبی اور عمری حلال نہیں ہے لہٰذا جس شخص کو کوئی چیز بطور رقبی دی گئی یا بطور عمری دی گئی وہ اسی کی ملکیت ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس وعبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً وعبدالرزاق عن ابن عباس موقوفاً

٤٦٢٠٨......جو چیز بطور رقبی دی جائے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور جو چیز بطور عمری دی جائے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی۔

رواہ ابن الجابر وابن حبان عن جابر

٤٦٢٠٩......رقبی اور عمری حلال نہیں ہے جسے کوئی چیز بطور عمری یا رقبی دی گئی وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اس کا مالک ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن ابن عمر

٤٦٢١٠......عمری کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا کہ بطور عمری دی گئی چیز کا وہ شخص مالک ہوگا جیسے وہ چیز ھبہ کی گئی ہو۔

رواہ البخاری ومسلم عن جابر

٤٦٢١١......رقبی مت کرو سو جس شخص کو بطور عمری کوئی چیز دی گئی اس چیز میں میراث کا حکم چلے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

کتاب الھبہ ......از قسم افعال

احکام

۴۶۲۱۲......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کسی چھوٹے نابالغ بچے کو کوئی چیز بطور عطیہ دی اور وہ بچہ اپنے عطیہ کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو اس عطیہ کا اعلان کر دینا چاہیے اور اس پر گواہ بنا دینا چاہیے یہ عطیہ اس طرح جائز ہوگا گو کہ اس عطیہ کا ولی بچے کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک

۴۶۲۱۳......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص کو کوئی چیز عطا کی گئی حالانکہ اس نے اس چیز کا سوال نہیں کیا تھا اس چیز کا عوض نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر وہ چیز سوال پر عطا کی گئی تو دینے والا اس چیز کا زیادہ حقدار ہوگا حتیٰ کہ وہ اس کا عوض نہ لے۔ رواہ عبدالرزاق

ھبہ واپس لینے کا بیان

فائدہ: ......کوئی چیز اگر بطور ھبہ کسی کو دی گئی ہو تو واہب (ھبہ کرنے والا) اسے واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ موہوب اجنبی ہو اور واہب نے موہوب سے ہبہ کا عوض نہ لیا ہو اگر واہب نے عوض نے لیا یا کسی رشتہ دار بیٹے وغیرہ کو ہبہ کیا تو اسے واپس نہیں لے سکتا۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ھبہ واپس نہیں ہو سکتا ہم بھی کہتے ہیں ھبہ واپس لینا مروت کے خلاف ہے لیکن فی نفسہ جائز ہے اس پر بے شمار دلائل ہیں جیسا کہ آرہے ہیں۔ (تفصیل مطولات میں دیکھی جاسکتی ہے)

۴۶۲۱۴......"مسند صدیق" زہری، سعید بن مسیّب سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے لیے بری مثال نہیں پیش کی جاسکتی لہٰذا ھبہ کو واپس لینے والے کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ ابن عدی والخطیب وابن عساکر

۴۶۲۱۵......"مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ تعالیٰ سواری کے لیے دیا لیکن گھوڑے کے مالک نے اسے بہت دبلا کر دیا میں نے اس سے گھوڑا واپس خریدنا چاہا لیکن میں نے گمان کیا کہ اسے بیچنے میں رخصت ہے حتیٰ کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس کا سوال نہ کرلوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا (واپس) مت خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں کیوں نہ دیتا ہو۔ چونکہ جو شخص بطور صدقہ دی ہوئی چیز واپس لیتا ہے اس کی مثال کتے کی سی ہے جو پھر سے اپنی قے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والعدنی والحمیدی والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابوعوانۃ وابویعلی والطحاوی وابن حبان والبیھقی

۴۶۲۱۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فی سبیل اللہ ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا۔ چنانچہ ہمارا یہ طریقہ تھا کہ جب ہم فی سبیل اللہ سواری دیتے تو سواری لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ہم آپ ﷺ کے سپرد کر دیتے اور آپ جہاں بہتر سمجھتے کام میں لگا دیتے، میں بھی آپ ﷺ کے پاس گھوڑا لے کر آیا اور آپ ﷺ کو پیش کر دیا آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو سواری کے لیے دے دیا۔ پھر میں نے کچھ عرصہ بعد اس شخص کو یہی گھوڑا بازار میں بیچتے ہوئے پایا میں نے اس سے گھوڑا واپس خریدنا چاہا میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت خریدو اور نہ ہی اپنے صدقہ میں سے کچھ واپس لو۔

رواہ ابویعلی وابوالشیخ فی الوصایا

۴۶۲۱۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک اونٹنی اللہ کی راہ میں دی پھر میں نے اس اونٹنی کی نسل سے ایک اونٹ خریدنا چاہا میں نے اس سے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے یہ اونٹنی اور اس کی اولاد

تمہارے اعمال کی ترازو میں ہوگی۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابوذر رالھروی فی الجامع وسعید بن المنصور

۴۶۲۱۸......ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا صدقہ کیا یا فرمایا کہ سواری کے لیے دیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ایک بچہ بکتا ہوا پایا آپ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا میں اسے خرید سکتا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ تم اسے اور اس کے بچے کو قیامت کے دن پالو۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۱۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کوئی چیز کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کی یا بطور صدقہ دی وہ اسے واپس نہیں لے سکتا اور جس شخص نے کوئی چیز بطور ھبہ دی اور اس پر وہ ثواب کا خواہشمند ہے وہ اپنے ھبہ پر برقرار رہے گا اور اس سے راضی ہو واپس لے سکتا ہے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق ومسدد والطحاوی والبیھقی

ہبہ واپس لینے کی صورت

۴۶۲۲۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے بطور ھبہ کوئی چیز دی اور اس کا عوض نہ لیا وہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر کسی قریبی رشتہ دار کو ھبہ کیا ہو تو واپس نہیں لے سکتا۔رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۴۶۲۲۲......اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لیے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہی گھوڑا یا اس کی نسل میں سے کوئی گھوڑا بازار میں بکتا ہوا پایا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑا خریدنا چاہا اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ قیامت کے دن اسے پالو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۲۲۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صدقہ میں دی ہوئی چیز صدقہ لینے والے کے علاوہ کسی اور کے پاس پہنچ جائے اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۴۶۲۲۴......محمد بن عبداللہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم نامہ لکھا کہ عورتیں خوشی سے یا ناخوشی سے عطیہ کرتی رہتی ہیں لہٰذا جو عورت بھی اپنے خاوند کو عطیہ کرے پھر اگر وہ اسے واپس لینا چاہے تو لے سکتی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۲۵......شمیط کی روایت ہے ہ سوید بن میمون نے ایک گھوڑا سواری کے لیے عطیہ کیا پھر اسے واپس خریدنا چاہا ان سے ایک شخص نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا کیا ہوا صدقہ خریدنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۶۲۲۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے قریبی رشتہ دار کو کوئی چیز بطور ھبہ دی اور اس کا عوض نہ لیا وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۲۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو واپس لیتا ہے اس کی مثال کتے کی سی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ ابن النجار

۴۶۲۲۸......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے بطور ھبہ کوئی چیز کسی کو دی پھر اسے واپس لینا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کتے کی مثال ہے جو کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے قے کر ڈالتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔

رواہ ابن اعساکر

۴۶۲۲۹......طاؤس کی روایت ہے۔میں سنتا رہتا تھا دراں حالیکہ میں لڑکا تھا اور اس وقت لڑکے کہتے رہتے تھے: جو شخص اپنا ھبہ واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کر دیتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے جب کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ مثال بیان فرمائی ہے حتیٰ کہ بعد میں مجھے اس کی خبر دی گئی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو ھبہ کرے اور پھر اسے واپس لے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹنے لگتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

قبضہ سے قبل ھبہ کا حکم

۴۶۲۳۰ ...... "مسند صدیق" ابن جریج نے ہمیں خبر دی ہے کہ سلیمان بن موسیٰ کا کہنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حکمنامہ صادر کیا تھا کہ جس شخص نے کسی ایسے آدمی کو ہبہ کیا جو اس کی حفاظت کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے قبضہ میں دیا نہیں تو یہ عطیہ باطل ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ عطیہ کیا تھا جو قبضہ میں نہیں دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے وقت یہ عطیہ رد کر دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۱ ...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عطیہ پر جب تک قبضہ نہ کیا جائے وہ میراث ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۴۶۲۳۲ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ لوگ اپنی اولاد کو عطیات کرتے ہیں اور پھر ان عطیات کو اپنے پاس روک لیتے ہیں جب کسی کا بیٹا مر جاتا ہے تو اس کا باپ کہتا ہے یہ میرا مال ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ اور جب خود مرنے لگتا ہے کہتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو عطیہ کیا تھا، عطیہ وہی ہوتا ہے جس پر بیٹے یا باپ کا قبضہ ہو جائے۔ اور جو مر گیا وہ اس کی میراث ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۳ ...... سعید بن مسیب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ والد اپنی اولاد کا عطیہ قبضہ کر لیتے ہیں جب کہ اولاد چھوٹی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۴ ...... نضر بن انس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جس عطیہ پر قبضہ کر لیا جائے وہ جائز ہوتا ہے اور جس پر قبضہ نہ کیا جائے وہ دینے والے کی میراث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

عمری ورقبی کا بیان

۴۶۲۳۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رقبی عمری کی مانند ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۶ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عمری کی رسول کریم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ دینے والا یوں کہے: یہ چیز تیری ملکیت ہے اور تیرے بعد تیری اولاد کی ملکیت ہے" اور اگر یوں کہے کہ جب تک میں زندہ رہا" تو اس کی ملکیت اس چیز کے مالک کو جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۷ ...... "ایضاً" رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کو کوئی چیز بطور عمری عطا کرے وہ لینے والے کی ملکیت ہوگی اور اس کے بعد اس کی اولاد کی ملکیت ہوگی اور یوں کہے "میں نے یہ چیز تمہیں عطا کر دی اور تیرے بعد تیری اولاد کی ملکیت ہوگی" یہ عطیہ مالک کو واپس نہیں ہوگا چونکہ یہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث کا حکم چل پڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۳۸ ...... محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے عمری کے متعلق سوال کیا: میں نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ نے بطور عمری دی گئی چیز کو اس شخص کی ملکیت قرار دیا ہے جسے وہ چیز دی گئی ہو۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسی کے قائل ہو؟ میں نے کہا: جی ھاں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو بطور عمری کوئی چیز دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے بعد اس کی اولاد کو وارثت میں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۲۳۹ ...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رقبی میں دی گئی چیز اس شخص کی ملکیت قرار دی ہے جسے دی گئی ہو اور بطور عمری دی گئی چیز بھی اس شخص کی ملکیت قرار دی ہے جسے دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۲۴۰ ...... عطاء بن ابی رباب کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے عمری کو جائز قرار دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کتاب الھجرتین......از قسم اقوال

۴۶۲۴۱......سب سے افضل ہجرت ہجرت باتہ ہے اور ہجرت باتہ یہ ہے کہ تم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہو اور ہجرت بادیہ یہ ہے کہ تم اپنے بادیہ (گاؤں دیہات) کی طرف واپس لوٹ جاؤ تمہیں ہر حال میں اطاعت وفرمانبرداری کرنی چاہیے خواہ تم تنگدستی میں ہو یا آسائش میں کسی کے دباؤ تلے ہو یا کشائش میں، ہر حال میں فرمانبرداری تمہارے اوپر واجب ہے۔رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۴۶۲۴۲......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جس جگہ بھی تم اترو گے وہی تمہارا دار ہجرت ہوگا۔ وہ یہ ہیں مدینہ منورہ، بحرین اور قسرین۔رواہ الترمذی والحاکم عن جریر

۴۶۲۴۳......اہل ہجرت، ہجرت کی برکات اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔رواہ الطبرانی وابن عساکر عن مجاشع بن مسعود

۴۶۲۴۴......اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی موسیٰ

۴۶۲۴۵......ہجرت کی دو قسمیں ہیں: (۱) شہری کی ہجرت (۲) دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرلے۔ اور جب اسے حکم دیا جائے وہ اطاعت کرے شہری کی ہجرت آزمائشوں سے بھرپور ہے اور اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۲۴۶......تمہارا ناس ہو! ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جن کا تو صدقہ دیتا ہے عرض کیا جی ہاں تم دیہاتوں کے ماوراء بھی عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی سعید

۴۶۲۴۷......مجھے تمہارا دار ہجرت دکھا دیا گیا ہے جو سیاہ پتھریلی زمین کے درمیان شور زمین تھی یا وہ ''ھجر'' ہے یا یثرب۔

رواہ الطبرانی والحاکم عن صہیب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۹

۴۶۲۴۸......جب تک کفار کے ساتھ جنگ جاری رہے گی تب تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن عبداللہ بن وقدان السعدی

۴۶۲۴۹......ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ کا دروازہ نہ بند ہو جائے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔رواہ مسلم وابوداؤد عن معاویۃ

۴۶۲۵۰......فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی: لیکن جہاد اور خلوص نیت (ہجرت کا قائم مقام) ہے اور جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔رواہ مسلم عن عائشۃ واحمد بن حنبل والنسائی عن صفوان بن امیۃ واحمد بن حنبل والنسائی والترمذی عن ابن عباس

۴۶۲۵۱......فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔رواہ البخاری عن مجاشع بن مسعود

۴۶۲۵۲......ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور خلوص نیت ہے جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس دن سے اس شہر (مکہ مکرمہ) کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اس شہر میں مجھ سے قبل جنگ حلال نہیں ہوئی اور اب میرے لیے دن کے کچھ وقت کے لیے حلال کی گئی ہے اس شہر میں تاقیامت جنگ حرام ہے۔ اس شہر کے کانٹے بھی نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ ہی اس شہر میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے البتہ وہ شخص اسے اٹھا سکتا ہے جو اسے پہچانتا ہو۔ اور سوائے اذخر گھاس کی کوئی اور گھاس نہ کاٹی جائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عباس

۴۶۲۵۳......جو شخص اسلام لانے کے بعد شرک کرے اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق نہ کردے۔رواہ ماجہ عن معاویہ بن حیدۃ

حصہ اکمال

۴۶۲۵۴......اے ابووہب! بطحاء مکہ کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور اپنے گھروں میں ٹھہرے رہو چونکہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے لیکن جہاد اور خلوص نیت باقی ہے۔ جب تم سے جہاد میں نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو جہاد کے لیے نکلو۔ رواہ البخاری ومسلم

۴۶۲۵۵......اے عثمان! میں نے اسی کا پختہ ارادہ کر رکھا ہے تم اپنا رخ حبشہ کے عظیم شخص یعنی نجاشی کی طرف کرو۔ چونکہ وہ بڑا وفادار شخص ہے اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اسے اپنے پیچھے مت چھوڑ کر جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو لوگ تمہاری طرح کی رائے رکھتے ہوں وہ بھی وہیں کا رخ کرلیں اور وہ بھی اپنے ساتھ اپنی عورتوں کو لیتے جائیں انھیں اپنے پیچھے چھوڑ کر نہ جائیں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۶۲۵۶......حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہجرت حبشہ پر چل پڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے بعد یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ہجرت کی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۶۲۵۷......اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوط علیہ السلام کے بعد وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ (رواہ ابویعلی والبیہقی فی...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۵۸......کیا تم لوگ راضی نہیں ہو کہ لوگوں کے لیے ایک ہی ہجرت ہے اور تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ (رواہ ابن قانع عن خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص عن ابیہ۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بھائی عمرو بن سعید کے ساتھ ہجرت حبشہ کی جب مدینہ واپس لوٹے تو سخت غمزدہ ہوئے کہ وہ بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی)

۴۶۲۵۹......میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی جگہوں پر ہیں اور لوگ بھی اپنے جگہوں پر ہیں فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد ہے اور نیت ہے۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن ابی سعید وزید بن ثابت ورافع بن خدیج معا

۴۶۲۶۰......اے لوگو! ہجرت کرو اور اسلام پر کاربند رہو جب تک جہاد باقی ہے ہجرت ختم نہیں ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابی قرصافۃ

۴۶۲۶۱......مہاجر تو وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو

۴۶۲۶۲......ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو، دوسری یہ کہ تم اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کرکے آجاؤ۔ جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت ختم نہیں ہوگی اور ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا دلوں پر مہر لگادی جائے گی اور لوگون کے اعمال لپیٹ دیئے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف ومعاویۃ وابن عمرو

۴۶۲۶۳......سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مکروھات کو چھوڑ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید عن جابر والنسائی والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۲۶۴......سب سے افضل ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسۃ

گناہوں کو چھوڑنا بھی ہجرت ہے

۴۶۲۶۵......سب سے افضل اسلام یہ ہے کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں اور افضل ترین ہجرت یہ ہے کہ تم اپنے رب تعالیٰ کے مکروہات کو چھوڑ دو۔ ہجرت کی دو قسمیں ہیں شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے دعوت دی جائے وہ اسے قبول کرلے اور جب اسے حکم دیا جائے وہ اطاعت بجالائے جب کہ شہری کی ہجرت آزمائشوں سے پر ہے اور اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن ابن عمرو

۴۶۲۶۶......اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو برائیاں چھوڑ دو اور جہاں چاہو اپنی قوم کی سرزمین پر سکونت پذیر ہو اس طرح تم مہاجر ہو جاؤ گے۔ (رواہ ابن حبان والبیہقی وابن عساکر عن صالح بن بشیر بن فدیک کہ فدیک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ لوگوں کا خیال ہے کہ جس شخص نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوگیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۶۷......اے فدیک! نماز قائم کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو مہمان نوازی کرو اپنی قوم کی سرزمین میں سکونت پذیر رہو۔

رواہ البغوی والبارودی عن صالح بن بشیر بن فدیک عن ابیه وقال البغوی ولا اعلم له غیر هذا

۴۶۲۶۸......تم لوگ کیوں غم کرتے ہو لوگوں کے لیے ایک ہجرت ہے جب کہ تمہارے لئے دو ہجرتیں ہیں ایک ہجرت تم نے اس وقت کی جب تم حبشہ کے بادشاہ کی طرف چل پڑے دوسری ہجرت تمہاری یہ ہوئی کہ تم حبشہ سے میری طرف آئے۔

رواہ ابن منده وابن عساکر عن خالد بن سعید بن العاص

۴۶۲۶۹......جس نے ایسا کہا اس نے جھوٹ بولا: تمہارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ ایک ہجرت تم نے نجاشی کی طرف کی ہے اور دوسری ہجرت میری طرف کی ہے۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس

۴۶۲۷۰......تمہیں ہجرت کرلینی چاہیے چونکہ ہجرت جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ رواہ النسائی عن ابی فاطمة

۴۶۲۷۲......مہاجر کا عمل دیہاتی کے عمل پر ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے عالم کا عمل عابد کے عمل پر ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے پوشیدہ عمل اعلانیہ عمل سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور جس شخص کا ظاہر اور باطن برابر ہوا اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس شخص پر فخر کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! یہ میرا سچا بندہ ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق والدیلمی عن ابن عباس وفیه عمر بن ابی البلخی شیخه الحکیم الترمذی ضعیف

۴۶۲۷۳......جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا اسوقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن منده والبخاری ومسلم عن عبداللہ بن السعدی والبغوی وابن منده وابونعیم فی المعرفة عن عبداللہ بن السعدی المصری وقیل البصری

۴۶۲۷۴......ہجرت اسوقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک دشمن کے ساتھ قتال جاری رہے گا۔ رواہ البغوی عن ابن السعدی

۴۶۲۷۵......تیری ہلاکت ہو! ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ کیا تیرے اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیتا ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: دیہاتوں میں رہتے ہوئے عمل کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کمی نہیں کرے گا۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن حبان عن ابی سعید کہ ایک دیہاتی۔ (اعرابی) نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۲۷۶......جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا ہر دل پر مہر لگادی جائے گی اور لوگوں کے اعمال لپیٹ دیئے جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن عوف ومعاویة بن عمرو

۴۶۲۷۷...... فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن ایمان، نیت اور جہاد پھر بھی باقی ہیں اور عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ حرام ہے۔

رواه الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی وابن السکن وابن منده وابن قانع والطبرانی وابونعیم عن الحارث ابن غزیة الانصاری

۴۶۲۷۸...... فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ رواه عبدالرزاق عن انس

کتاب الھجرتین ...... از قسم افعال

۴۶۲۷۹...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا دراں حالیکہ آپ ﷺ غار (ثور) میں تھے: یارسول اللہ! ان کفار میں سے اگر کسی کی نظر اپنے قدموں پر پڑ جائے تو یقیناً ہمیں دیکھ پائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔ رواه ابن سعد وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن الترمذی وابن جریر فی تهذیب الآثار وابن المنذر وابوعوانة وابن حبان وابن مردویه وابونعیم فی المعرفة

۴۶۲۸۰...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی آیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگا میں نے عرض کیا:! یارسول اللہ! کیا یہ آدمی ہمیں نہیں دیکھ پاتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص ہمیں دیکھ سکتا تو وہ ہماری طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرتا یعنی یہ دونوں حضرت اس وقت غار ثور میں تھے۔ رواه ابویعلی وضعف

۴۶۲۸۱...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو غار کی طرف آتے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اس شخص نے اپنے قدموں پر نظر ڈال دی یقیناً ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہرگز نہیں چونکہ فرشتوں نے اس کے آگے پردہ کر رکھا ہے تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ شخص ہماری طرف منہ کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر! اگر یہ ہمیں دیکھ سکتا ایسا ہرگز نہ کرتا۔ رواه ابونعیم فی الدلائل من طریق آخر

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قربانی

۴۶۲۸۲...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ دونوں حضرات غار ثور میں پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا جس پر اپنے پاؤں رکھ دیئے اور عرض کیا: اگر کوئی بچھو یا سانپ ہو تو اس کے ڈسے کا گزند مجھی کو پہنچے۔

رواه ابن ابی شیبة وابن المنذر وابوالشیخ وابونعیم فی الدلائل

۴۶۲۸۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم غار ثور میں داخل ہونے کے لئے اوپر چڑھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کے قدموں سے خون رس رہا تھا جب کہ میرے پاؤں چلنے کے عادی ہونے کی وجہ سے چٹان کی مانند تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم ﷺ ننگے پاؤں چلنے کے عادی نہیں تھے۔ رواه ابن مردویه

۴۶۲۸۴...... عمرو بن حارث اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون سورت توبہ کی قرات کرے گا؟ ایک شخص بولا: میں قرات کرتا ہوں فرمایا: پڑھو۔ چنانچہ جب وہ شخص اس آیت پر پہنچا۔

''اذیقول لصاحبه لاتحزن'' جب انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا: غم نہ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! ان کا ساتھی میں ہی ہوں۔ رواه ابن ابی حاتم

۴۶۲۸۵...... حبشی بن جنادہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر کوئی مشرک اپنا سر اوپر اٹھا لیتا ہے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! غم نہ کیجئے چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ رواه ابن شاهین وفیه حصن بن مخارق واه

۴۶۲۸۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے تیرہ (۱۳) درہم کے بدلہ میں ایک زین خریدی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے والد صاحب سے فرمایا: براء سے کہو وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے۔ والد نے کہا: نہیں۔ حتیٰ کہ آپ مجھے بتا دیں کہ جب آپ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے تھے اسوقت اپ کے ساتھ کیا بیتی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (اپنے گھروں سے) نکل پڑے ہم پورا دن اور پوری رات چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہوگیا میں نے ادھر، ادھر دیکھا تا کہ مجھے کوئی سایہ نظر آئے جس کے نیچے ہم پناہ لے سکیں چنانچہ یکا یک ہم ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے میں اس کی طرف آگے بڑھا۔ دیکھا کہ اس کا کچھ سایہ نکل چکا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے جگہ درست کی اور آپ کے لیے ایک کپڑا اچھا دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لیٹ جائیں چنانچہ آپ ﷺ لیٹ گئے پھر میں وہاں سے تھوڑا آگے چل دیا تا کہ میں دیکھوں کہ ہماری تلاش میں تو کوئی نہیں آرہا۔ اچانک بکریوں کے ایک چرواہے پر میری نظر پڑی میں نے اس سے پوچھا: اے چرواہے! تو کس کا غلام ہے؟ چرواہے نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا کہ میں اس کا غلام ہوں میں اسے جانتا تھا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے دودھ دوہ کر دے سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں میں نے اسے دودھ دوہنے کا حکم دیا اس نے ایک بکری پکڑی: پھر میں نے اس سے کہا کہ بکری کے تھنوں سے غبار اچھی طرح جھاڑ لو اس نے تھنوں سے غبار جھاڑ دیا پھر میں نے ہاتھوں سے غبار جھاڑنے کو کہا: اس نے ہاتھوں سے غبار جھاڑ دیا میرے پاس ایک برتن تھا جس کے منہ پر ایک کپڑا بندھا ہوا تھا چنانچہ اس نے میرے لیے کچھ دودھ دوہا، پھر میں نے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈالا حتیٰ کہ برتن کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا۔ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دودھ پی لیں آپ نے دودھ نوش فرمایا حتیٰ کہ میں راضی ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا: ہمیں یہاں سے کوچ کرنے کا وقت ہو چکا ہے۔ ہم وہاں سے کوچ کر گئے جب کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ ہمیں بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کوئی نہیں پا سکا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص ہماری تلاش میں نکلا ہے جو ہمارے قریب پہنچ چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: غم مت کرو چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ جب سراقہ ہمارے قریب ہوگیا حتیٰ کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں یا تین نیزوں کا فرق رہ گیا تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص ہماری تلاش میں ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں رونے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میں اپنے لیے نہیں رو رہا ہوں میں تو آپ کے لیے رو رہا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اسے بددعا دی اور فرمایا: یا اللہ! ہماری طرف سے تو جیسے چاہے اس سے نمٹ لے۔ چنانچہ اسی وقت سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک پتھریلی زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے فوراً گھوڑے سے نیچے چھلانگ لگا دی اور بولا: اے محمد! میں جانتا ہوں کہ یہ اپ کے بددعا کا اثر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اب دعا کرو کہ مجھے اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے کے جمع لوگوں کو آپ کی بابت عدم دستیابی کا یقین دلا دوں گا یہ رہا میرا ترکش اس سے ایک تیر نکال میں اور یقیناً آپ کا گزر فلاں جگہ سے میری بکریوں کے پاس سے ہوگا ان بکریوں سے اپنی ضرورت پوری کر لینا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تیری بکریوں کی کوئی ضرورت نہیں پھر رسول کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا کی اور وہ عذاب سے آزاد ہوگیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا۔ رسول کریم ﷺ آگے چل پڑے میں آپ کے ہمراہ رہا حتیٰ کہ ہم رات کو مدینہ پہنچے آپ ﷺ سے لوگ ملنے لگے لوگ راستوں اور گلیوں میں نکل آئے الغرض خدام اور بچوں تک سب ہی ہجوم کر آئے اور اللہ اکبر کے نعرے بلند ہونے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں محمد ﷺ آ گئے ہیں لوگ آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول کریم ﷺ کس کے یہاں تشریف لے جائیں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات بنونجار جو کہ عبدالمطلب کے ماموں ہیں کے پاس ٹھہروں گا تا کہ میں ان کا احترام کرسکوں۔ صبح کو جہاں کا آپ کو حکم ملا وہاں پہنچ گئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن خزیمۃ والبیھقی فی شعب الایمان والبیھقی فی الدلائل

۴۶۲۸۷...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں (ہجرت کے موقع پر) رسول کریم ﷺ کے ہمراہ چل پڑا ہم عرب کی بستیوں میں سے ایک بستی کے قریب پہنچے رسول کریم ﷺ نے بستی کی ایک طرف ایک گھر دیکھا آپ اس کی طرف چل دیئے جب ہم اس گھر میں

گئے وہاں صرف ایک عورت تھی وہ بولی: اے اللہ کے بندے! میں عورت ہوں میرے ساتھ کوئی نہیں ہے جب تم کسی بستی میں جاؤ تو تمہیں بستی کے کسی بڑے آدمی کے پاس جانا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ یہ شام کا وقت تھا اتنے میں اس عورت کا ایک بیٹا بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا۔ عورت نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹا! یہ بکری اور چھری ان دو آدمیوں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ میری امی کہہ رہی ہے کہ اس بکری کو ذبح کرو، خود بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ۔ چنانچہ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: چھری واپس لے جاؤ اور میرے پاس کوئی برتن لاؤ لڑکا بولا: یہ بکری بانجھ ہو چکی ہے اور اس میں دودھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ میرے پاس برتن تو لاؤ چنانچہ لڑکا گیا اور اپنے ساتھ برتن لیتا آیا۔ نبی کریم ﷺ نے برتن جھاڑے پھر دودھ دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا پھر فرمایا کہ یہ دودھ اپنی ماں کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ اس عورت نے سیر ہو کر دودھ پیا، لڑکا برتن لے کر واپس آ گیا آپ نے فرمایا: یہ بکری لے جاؤ اور دوسری لے آؤ آپ نے اس بکری کو بھی پہلی کی طرح دوہا پھر مجھے دودھ پلایا۔ پھر لڑکا ایک اور بکری لیتا آیا آپ نے اسے بھی پہلی کی طرح دوہا اور پھر خود نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا ہم نے یہیں پر یہ رات گزاری پھر ہم (صبح ہوتے ہی) چل پڑے چنانچہ یہ عورت آپ کو بابرکت (مبارک) شخصیت کے نام سے پکارتی تھی اس عورت کی بکریاں بہت زیادہ بڑھ گئیں حتیٰ کہ مدینہ تک اس کی بکریوں کا شور وغل رہتا تھا (اس کے بعد) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہیں سے گزر ہوا اس عورت کے بیٹے نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور اپنی ماں سے کہنے لگا: اے امی! یہ وہی شخص ہے جس کے ساتھ وہ بابرکت شخصیت ہمارے یہاں ٹھہری تھی چنانچہ لڑکے کی ماں کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے اللہ کے بندے! تمہارے ساتھ وہ کون شخصیت تھی؟ جواب دیا: کیا تم انھیں نہیں جانتی ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں۔ عورت نے عرض کیا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عورت کو آپ ﷺ کے پاس لائے آپ ﷺ نے اس عورت کو کھانا کھلایا اور عطیہ عنایت فرمایا جب کہ عورت نے آپ ﷺ کو کچھ پنیر اور دیہات کا کچھ سامان دیا آپ ﷺ نے عورت کو تحفہ میں کپڑے پہنائے اور عطیہ دیا۔ چنانچہ وہ عورت متاثر ہو کر اسلام آئی۔

رواه البيهقي في الدلائل وابن عساكر قال ابن كثير مسنده حسن

فائدہ:...... یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے اس عورت کا نام ام معبد رضی اللہ عنہ ہے جو اسلام لے آئی تھی۔

۴۶۲۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

رواه النسائي وابويعلى وابن منده في غرابت شعبه وسعيد بن المنصور

۴۶۲۸۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مدینہ میں سخت انتظار میں دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کب تشریف لائیں گے۔ انصار صبح کو ایک ٹیلے پر چڑھ جاتے اور اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا جب سورج بلند ہو کر تپش دینے لگتا لوگ اپنے گھروں کو واپس لوٹ آتے اسی دوران ہم رسول کریم ﷺ کی انتظار میں تھے اچانک ایک یہودی جو ٹیلے پر کھڑا تھا پکارنے لگا: اے جماعت عرب! یہ ہیں تمہارے صاحب جن کی انتظار میں تم لگے ہوئے ہو۔ رواه البزار وحسنه الحافظ ابن حجر في فوائد

۴۶۲۹۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روحاء کے ماوراء اپنا مال مت رکھو اور نہ ہی ہجرت کے بعد واپس لوٹو مکہ کے چھوڑے ہوئے لوگوں کی بیویوں سے نکاح مت کرو بلکہ اپنی عورتوں سے ان کے گھروں میں نکاح کرو۔ رواه المحاملي في اماليه

۴۶۲۹۱...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرزمین ہجرت میں سات سو گنا زیادہ نفقہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ رواه ابن عساكر

۴۶۲۹۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے جبریل امین سے دریافت کیا: ہجرت میں میرے ساتھ کون ہونا چاہیے؟ جبریل نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ رواه الحاكم

۴۶۲۹۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہجرت کے لیے نکلے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نکلے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ غار میں داخل ہوئے۔ رواه ابوبكر في الغيلانيات

۴۶۲۹۴...... ''مسند براء بن عازب'' رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے یہ حضرات ہمارے پاس تشریف لائے

ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، ابن ام مکتوم یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن پڑھاتے تھے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سعید رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس آدمیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو اتنا زیادہ خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ آپ ﷺ کی آمد پر خوش ہوئے تھے آپ اس وقت تشریف لائے جب میں نے سورت ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' پڑھ لی جو کہ اوساط مفصل میں سے ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

ہجرت نبوی ﷺ کا بیان

۴۶۲۹۵...... ''مسند بشیر بن فدیک'' ابونعیم کہتے ہیں: ان کی ایک ہی روایت ہے اوزاعی، زہری، صالح بن بشیر بن فدیک سے مروی ہے کہ ان کے دادا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں کا خیال ہے کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوٰۃ، دو برائیاں چھوڑ دو اپنی قوم کی سرزمین میں جہاں چاہو رہو تم مہاجر ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی و ابن منده و ابونعیم وقال ذکره عبدالله بن عبدالجبار الخبائری عن الحارث بن عبیدة عن محمد بن ولید الزبیده عن الزهری فقال عن صالح بن بشیر عن ابیه قال جاء فدیک

۴۶۲۹۶...... جریر بجلی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبیلہ خثعم کی طرف سریہ (لشکر) روانہ کیا لیکن لوگوں نے سجدہ کر کے اپنے آپ کو بچالیا۔ (یعنی یہ ظاہر کیا کہ ہم مسلمان ہیں) لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا عذر خاطر میں نہ لاتے ہوئی ان کا قتل عام شروع کردیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی نبی کریم ﷺ نے لشکر کو مقتولین کی نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیوں؟ فرمایا: کیا تم ان کی جلتی ہوئی آگ نہیں دیکھ سکتے تھے۔

رواہ العسکری فی الامثال والبیهقی فی شعب الایمان

۴۶۲۹۷...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ رواہ العسکری

۴۶۹۹۸...... جنادہ بن امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہجرت کی چنانچہ ہجرت کے متعلق ہمارا آپس میں اختلاف ہوگیا۔ ہم میں سے بعض کہنے لگے: ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے جب کہ بعض کہہ رہے تھے کہ ابھی منقطع نہیں ہوا۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا تب تک ہجرت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

بروز پیر مدینہ منورہ پہنچنا

۴۶۲۹۹...... حارث بن خزیمہ بن ابی غنم انصاری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ۱۴ ربیع الاول بروز سوموار (پیر) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے جنگ بدر رمضان المبارک میں بروز سوموار ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے بھی پندرہ (۱۵) ربیع الاول بروز سوموار رحلت فرمائی۔ رواہ ابونعیم

۴۶۳۰۰...... ''مسند حبیش بن خالد بن اشعر خزاعی قدیدی جو کہ عاتکہ معبد کے بھائی ہیں۔'' حزام بن ھشام بن حبیش بن خالد خزاعی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مولائے ابوبکر عامر بن فہیرہ اکھٹے تھے ان حضرات کے رہبر عبداللہ بن اریقط لیثی تھے چنانچہ یہ حضرات ام معبد خزاعیہ کے خیمہ کے پاس سے گزرے ام معبد ایک قوی اور دلیر خاتون تھیں عموماً خیمے کے باہر چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتی تھیں اور ادھر سے گزرنے والے مسافروں کو کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی تھیں چنانچہ ان حضرات نے ام معبد سے دریافت کیا: کہ تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں ہوں تو ہم خریدنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کے پاس کوئی چیز دستیاب نہ ہوسکی اتفاق سے زادِ راہ ختم ہو چکا تھا جب کہ اس بستی والے لوگ قحط کی حالت میں تھے ام معبد نے

کہا: بخدا، اگر ہمارے پاس کچھ موجود ہوتا تو میں ہرگز آپ کو کسی کا محتاج نہ پاتی اتنے میں رسول کریم ﷺ کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک کونے میں بندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ عرض کیا اس بکری کو تھکن نے پیچھے کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں کچھ دودھ ہے؟ عرض کیا: اس بکری کا دودھ دینا اس کے جنگل میں جانے سے زیادہ دشوار ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں۔ ام معبد نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو لیجئے، آپ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ، ام معبد کو اس بکری سے برکت عطا فرما۔ چنانچہ بکری نے ٹانگیں پھیلا دیں کثرت سے دودھ دیا اور فرمانبردار ہوگئی آپ نے ان سے ایسا برتن مانگا جو ساری قوم کو سیراب کر دے چنانچہ برتن لایا گیا آپ نے اس میں سیلاب کی طرح دودھ دوہا یہاں تک کہ جھاگ برتن کے اوپر آگئی چنانچہ وہ دودھ ام معبد نے پیا حتیٰ کہ وہ سیراب ہوگئیں پھر آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پلایا وہ بھی سیراب ہوگئے سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا: (چونکہ قوم کے ساقی کو آخر میں پینا چاہیے) سب نے پینے کے بعد دوبارہ پیا اور سب سیر ہوگئے آپ نے پھر پہلے کی طرح دوبارہ دوہا اور اس مرتبہ کا دودھ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا (اس کے بعد آپ ﷺ اپنے رفقاء کے ساتھ کوچ کر گئے) تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اتنے میں ام معبد کے شوہر ابو معبد اپنی بکریاں ہنکاتے ہوئے آگئے، جو دبلی پتلی تھیں اور اچھی طرح چل بھی نہیں سکتی تھیں گویا ان کی ہڈیوں میں گودا ہی نہیں رہا۔ (اور نہ ہی ان میں چربی تھی ابو معبد نے خیمہ میں دودھ دیکھ کر تعجب کیا اور پوچھا: تمہیں یہ دودھ کہاں سے مل گیا جب کہ بکریاں چرنے کے لیے گھر سے بہت دور گئی ہوتیں اور نہ ہی گھر پر کوئی دودھ دینے والی بکری تھی ام معبد نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ ہمارے پاس سے ایک بابرکت بزرگ گزرے ہیں جن کی یہ برکتیں تھیں۔ ابو معبد نے کہا میرے خیال میں یہ وہی قریش کے صاحب ہیں جن کی تلاش کی جارہی ہے اے ام معبد مجھے ذرا ان کی صفات تو بتاؤ۔ ام معبد نے کہا: میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جن کی صفائی اور پاکیزگی کی مثال نہیں ملتی ان کا چہرا نہایت نورانی ہے حسین وجمیل ہیں، آنکھوں میں کافی سیاہی ہے چلک کے بال خوب گھنے ہیں آواز میں بلندی ہے سیاہی کی جگہ میان خوب تیز ہے سفیدی کی جگہ سفیدی تیز ہے آبروئیں باریک ہیں اور آپس میں ملی ہوئی ہیں بالوں کی سیاہی بھی خوب تیز ہے گردن میں بلندی اور داڑھی میں گھنا پن ہے، جب خاموش ہوتے ہیں تو ان پر وقار چھا جاتا ہے، اور جب ہنستے ہیں تو حسن کا غلبہ ہو جاتا ہے، گفتگو ایسی ہے جیسے موتیوں کی لڑی گر رہی ہو شیریں گفتار ہیں دوٹوک بات کرنے والے ہیں، ایسے کم گو نہیں کہ جن سے مقصد ہی پورا نہ ہو اور نہ ہی فضول گو ہیں، دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ بارعب وحسین ہیں، قریب سے سب سے زیادہ شیریں گفتار اور جمیل ہیں ایسے متوسط اندام ہیں کہ تم درازی قدم کا عیب نہ لگاؤ گے اور نہ ہی کوئی آنکھ انھیں کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے حقیر جانے گی، وہ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ معلوم ہوتے ہیں دیکھنے میں وہ تینوں میں سب سے زیادہ بارونق اور مقدار میں حسین ہیں ان کے رفقاء انھیں گھیرے رکھتے ہیں، جب کچھ فرماتے ہیں تو لوگ بغور آپ کا کلام سنتے ہیں، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو سب ان کا حکم بجالانے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں وہ مخدوم ہیں وہ نہ ترش رو ہیں اور نہ ہی زیادہ گو ابو معبد نے کہا: واللہ یہ قریش کے وہی صاحب ہیں جن کا ہم سے تذکرہ کیا گیا تھا۔ اے ام معبد! اگر میں اسوقت موجود ہوتا ضرور درخواست کرتا کہ میں ان کی صحبت میں رہوں، اگر میں نے ایسا موقع پایا تو ضرور ایسا کروں گا۔

اسی دوران مکہ میں ایک غیبی آواز سنی گئی، جسے لوگ سنتے تو تھے لیکن آواز والے کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کوئی یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

جزی اللّٰه رب الناس خیر جزا ئه رفیقین قالا خیمتی ام معبد.

اللہ تعالیٰ جو پروردگار ہے تمام لوگوں کا بہترین جزا دے ان دونوں رفیقوں کو جو ام معبد کے خیموں میں اترے۔

هما نز لا لها با لهدی واهتد به فقد فاز من امسی رفیق محمد.

وہ دونوں ام معبد کے پاس ھدایت لے کر اترے اور وہ ہدایت یافتہ ہوگئی اور جو محمد کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہوگیا۔

فیا لقصی ما زوی اللّٰه عنکم به من فعال لاتجازی وسؤدد.

اے قبیلہ قصی تمہیں کیا ہوگیا اللہ نے تمہیں ایسے کام اور ایسی سرداری کی توفیق نہیں دی جس کی جزا مل سکے۔

لیهن بنی کعب مکان فتاتهم . ومقعد ها للمؤ منین بمر صد.

مبارک ہو بنی کعب کوان کی عورت کا مقام اوراہل ایمان کے لیےاس کے ٹھکانا کا کام آنا۔

سلوا اختکم عن شانها و انا ئهم فانکم ان تسالوا الشاة تشهد.

تم اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کا حال تو دریافت کرواگر تم بکری سے بھی دیافت کروگے تو بکری بھی گواہی دے گی۔

دعا ها بشاة حائل فتحلبت علیه صریحا ضرة الشاة مز بد.

آپ نے اس سے بکری مانگی پس اس نے اس قدر دودھ دیا کہ کف سے بھرا ہوا تھا۔

فغادر ها رهنا لدیها بحالب یر ددها فی مصد ر ثم مورد.

پھر وہ بکری آپ اسی کے پاس چھوڑ آئے جو ہر آنے اور جانے والے کے لیے دودھ نچوڑتی تھی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جب ہاتف کے یہ اشعار پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ اشعار فرمائے۔

لقد خاب قوم غاب عنهم نبیهم وقدس من یسری الیه ویغتدی.

البتہ خائب وخاسر ہوئے وہ لوگ جس میں سے ان کا پیغمبر چلا گیا اور وہ پاک ومقدس ہوگیا۔

تر حل عن قوم فضلت عقو لهم وحل علی قوم بنور مجدد.

اس نبی نے ایسی قوم سے کوچ کیا جن کی عقلیں گم ہو چکی ہیں جب کہ ایک دوسری قوم کے پاس ایک نیا نور لے کر اترے۔

هدا هم به بعد الضلا ل ربهم وارشد هم من یتبع الحق برشد.

خدا نے گمراہی کے بعد اس نور سے ان کی رہنمائی کی اور جو حق کا اتباع کرے گا وہ ہدایت پائے گا۔

وهل یستوی ضلال قوم تسکعوا عمایتهم هاربه کل مهتد.

اور کیا ہدایت پانے والے اور گمراہی میں گھرے ہوئے برابر ہو سکتے ہیں۔

وقد نزلت منه علی اهل یثرب رکاب هدی حلت علیهم باسعد.

اوراہل یثرب پر ہدایت کا قافلہ سعادتوں اور برکتوں کو لے کر اترا ہے۔

نبی یری مالا یر ی الناس حوله ویتلو کتاب الله فی کل مشهد.

وہ نبی ہیں جنھیں وہ چیزیں نظر آتی ہیں کہ جو ان کے پاس بیٹھنے والوں کو نظر نہیں آتیں

اور وہ ہر مجلس میں لوگوں کے سامنے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

وان قال فی یوم مقالة غائب فتصد یقها فی الیوم اوفی ضحی الغد.

اور اگر وہ کوئی غیب کی خبر سناتے ہیں تو آج ہی یا کل صبح تک اس کا صدق اور اس کی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے۔

لیهن بنی کعب مکان فتا تهم ومقعد ها للمؤمنین بمر صد.

مبارک ہو بنی کعب کوان کی عورت کا مقام اوراہل ایمان کے لیےاس کے ٹھکانا کا کام آنا۔

لیهن ابا بکر سعادة جده بصحبته من اسعد الله یسعد.

ابوبکر کو اپنے نصیب کی سعادت جو بوجہ صحبت آنحضرت انھیں حاصل ہوئی مبارک ہو جس کو اللہ تعالیٰ سعادت دیتا ہے وہی سعید ہوتا ہے۔

رواه الطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۴۶۳۰۱ ..... ایاس بن مالک بن اوس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں جب رسول کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے، مقام جحفہ میں ہمارے اونٹوں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: یہ کس کے اونٹ ہیں؟ جواب دیا: کہ یہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کے ہیں، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ان شاء اللہ سلامتی میں رہیں گے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے۔ جواب دیا: میرا نام مسعود ہے آپ نے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ان شاءاللہ تم سعادت پالوگے۔ چنانچہ میرے والد آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ کو سواری کے لیے ایک اونٹ پیش کیا۔ راہ ابن العباس السراج فی تاریخہ و ابونعیم

۴۶۳۰۲...... خالد بن سعید بن عاص اور ان کے بھائی عمرو ہجرت کر کے حبشہ گئے ہوگئے تھے جب رسول کریم ﷺ کے پاس واپس (مدینہ) لوٹے تو آپ سے ملاقات کی جب کہ جنگ بدر کو ایک سال گزر چکا تھا۔ ان حضرات نے جنگ بدر میں غیر حاضری پر غم کا اظہار کیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں غمزدہ ہوتے ہو چونکہ لوگوں کو ایک ہجرت کا ثواب ملا ہے جب کہ تمہیں دو ہجرتوں کا ثواب ملا ہے۔ تم نے ایک ہجرت صاحب حبشہ (نجاشی) کی طرف کی پھر تم صاحب حبشہ کے پاس سے میرے پاس ہجرت کر کے آئے ہو۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۴۶۳۰۳...... ''مسند خالد بن ولید'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا۔ چنانچہ قبیلہ والوں نے سجدہ کر کے پناہ لینی چاہی۔ لیکن ہم نے ان کا قتل عام کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا فیصلہ کیا پھر فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے ساتھ رہ رہا ہو تم ان کی آگ اکٹھے جلتی ہوئی نہ دیکھو۔ رواہ الطبرانی

۴۶۳۰۴...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اسلام لانے کی غرض سے اپنے گھر سے چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ اسوقت آپ ﷺ نے نماز میں تھے میں نے آخری صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے میرے پاس آئے میں آخری صف میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: اسلام تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ فرمایا: کیا تم ہجرت کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں: فرمایا: دیہاتی کی ہجرت کی ہے یا یقینی ہجرت کی۔ ہے؟ میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا یقینی ہجرت افضل ہے آپ نے فرمایا۔ یقینی ہجرت یہ ہے کہ تم رسول کریم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہو اور دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ تم واپس اپنے گاؤں میں چلے جاؤ۔ آپ نے فرمایا: تمہیں ہر حالت میں اطاعت کرنی چاہے خواہ تنگی ہو یا آسانی من کو گوارا گزرے یا ناگوار گزرے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جب آپ نے دیکھا کہ میں اپنے لیے کسی چیز کو نہیں اپنا رہا ہوں فرمایا: تم کس چیز کی استطاعت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا: میں کس چیز میں استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے میرے ہاتھ پر مارا۔ رواہ ابن جریر

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ہمسفر تھے

۴۶۳۰۵...... محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری کہتے ہیں مجھے میرے والد نے دادا سے یہ حدیث سنائی ہے۔ میرے دادا سلیط بدری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ تھے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۳۰۶...... ابن سعد، عمرو بن عاصم، حماد بن سلمہ، علی بن زید کی سلسلہ سند سے ابوطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غار ثور والی رات نبی کریم ﷺ کو تلاش کرنے والوں میں، میں بھی شامل تھا چنانچہ میں غار کے دروازے پر آ کر کھڑا ہوگیا، مجھے معلوم نہیں تھا اندر کوئی ہے یا نہیں۔ (رواہ ابن عساکر وقال ابن سعد: ھذا الحدیث غلط۔ چونکہ غار ثور والی رات تک یہ پیدا نہیں ہوئے تھے ممکن ہے یہ کسی اور کی روایت نقل کر رہے ہوں اور ان سے روایت نقل کرنے والے کو وہم ہوگیا ہو)۔

۴۶۳۰۷...... ابومعبد خزاعی کی روایت ہے کہ ہجرت والی رات رسول کریم ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے۔ رواہ ابن سعد و ابن مندہ و ابن عساکر

۴۶۳۰۸...... ''مسند ابی موسیٰ اشعری'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حضرت اسماء بنت عمیس سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: تم بہت اچھی قوم ہوتے اگر ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت نہ لے چکے ہوتے۔ حضرت اسماء نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: بلکہ تم نے دومرتبہ ہجرت کی ہے، ایک مرتبہ سرزمین حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ مدینہ کی طرف۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم

۴۶۳۰۹......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی مکہ سے نکل جانے کی خبر پہنچی ہم اسوقت یمن میں تھے، میں اپنے قوم کے دوستوں کے ساتھ چل پڑاان کی تعداد باون یا ترپن (۵۲،۵۳) تھی جب کہ میں ان سب میں سے چھوٹا تھاہماری کشتی نے ہمیں سرزمین حبشہ میں نجاشی کے پاس لا ڈالا۔ وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں سے ہماری ملاقات ہوئی، جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہیں اقامت کا حکم دیا ہے، لہٰذا تم بھی ہمارے ساتھ مقیم ہو جاؤ، چنانچہ ہم بھی ان کے ساتھ مقیم ہو گئے پھر ہم سب مدینہ ہجرت کر کے آ گئے اور فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے ہماری ملاقات ہوئی آپ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ دیا اور فرمایا: اے کشتی والو: تمہاری دو ہجرتیں ہو گئیں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۴۶۳۱۰......عبداللہ بن سعدی کی روایت ہے کہ میں بنی سعد بن بکر کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم سات یا آٹھ آدمی تھے جب کہ میں ان سب میں عمر میں چھوٹا تھا میرے ساتھی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے کام پورے کیے جب کہ انھوں نے مجھے اپنے سامان کے پاس پیچھے چھوڑ دیا تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے میری حاجت کے متعلق خبر دیں، آپ نے فرمایا: تمہاری حاجت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگوں کا کہنا ہے کہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری حاجت ان سب کی حاجتوں سے بہتر ہے جب تک کفار کے ساتھ قتال جاری رہے گا ہجرت منقطع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۴۶۳۱۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو گئے اور آپ ﷺ کی چادر اوڑھ لی جب کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ کی انتظار میں تھے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آگے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چادر کے نیچے سے اپنا سر باہر نکالا اور کہا: میں رسول اللہ نہیں ہوں۔ رسول کریم ﷺ بیر میمون پہنچ چکے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے جب کہ مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تاڑ میں تھے اور حضرت علی برابر پیچ وتاب کھا رہے تھے جیسا کہ کسی کو بخار ہو۔ جب صبح ہوئی مشرکین کہنے لگے ہم تو محمد کی تاڑ میں تھے جب کہ انھیں تو پیچ وتاب کی شکایت نہیں تھی ہم تمہاری طرف سے اس بات کو اوپری سمجھتے تھے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ وفیہ ابوبلج وقال البخاری: فیہ نظر

۴۶۳۱۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مکہ میں اوپر کے حصہ میں تھے ان سے کہا گیا کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسوقت تک اپنے گھر واپس نہیں جاؤں گا۔ جب تک میں ہجرت کر کے مدینہ نہ پہنچ جاؤں۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہاں ٹھہرے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابووھب! تم کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: مجھ سے کہا گیا ہے کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! بطحاء مکہ واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر میں رہو چونکہ ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لیکن جہاد ہے اور نیت ہے لہٰذا جب تم سے جہاد میں نکلنے کے لے مطالبہ کیا جائے تو فوراً نکلو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کفار ایک جگہ جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے کاش میں ایک شہر جسے دمشق کہا جاتا ہے میں مقام غوطہ میں ہوتا حتیٰ کہ میں موضع مستغاث انبیاء میں آتا، جہاں آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، میں اپنے رب سے سوال کرتا کہ میری قوم کو ہلاک کر دے چونکہ وہ ظالم ہیں اتنے میں آپ کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا: اے محمد! مکہ کی کسی غار میں جاؤ اور اس میں پناہ لو بلاشبہ غار تمہارے لیے قوم سے بچنے کی محفوظ پناہ گاہ ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکل پڑے، حتیٰ کہ پہاڑ پر پہنچ گئے جس میں ایک غار پائی جس میں کثرت سے حشرات الارض تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور حبشہ ہی میں ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد پیدا ہوئے تھے۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب ھذاالاسناد وابن عساکر

غار ثور میں دشمن کو نظر نہ آنا

۴۶۳۱۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو لوگ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں تھے وہ پہاڑ پر چڑھے قریب تھے کہ غار میں داخل ہو جاتے انھیں دیکھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: دشمن ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر غم نہ کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، چنانچہ آپ کا پیچھا نہ کر سکے اور دائیں بائیں چلے گئے۔ رواہ ابن شاھین

۴۶۳۱۶...... اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے ان کے پاس کھانا میں ہی لے کر جایا کرتی تھی، چنانچہ ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مشرکین سے آپ کے متعلق اذیت بھری باتیں سنتا ہوں، جنھیں سن کر صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے، لہٰذا آپ مجھے کہیں بھیج دیں تاکہ میں یہاں سے چلا جاؤں میں ان مشرکین کو محض اللہ کی خاطر ضرور چھوڑ دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عثمان! تم نے پختہ عزم کر لیا ہے؟ عرض کیا: جی ھاں۔ فرمایا: تم حبشہ میں نجاشی کے پاس چلے جاؤ چونکہ وہ بڑا وفادار ہے اور اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اسے اپنے پیچھے مت چھوڑ کر جاؤ۔ اور مسلمانوں میں سے جس کی بھی تمہاری جیسی رائے ہو وہ بھی چلا جائے اور وہ بھی اپنے ساتھ اپنی عورتوں کو لے کر جائیں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو الوداع کہا اور آپ کے ہاتھ مبارک چومے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پیغام ملا وہ یہ کہ انھوں نے کہا: میں آج رات نکل جاؤں گا اور ہم ایک یا دو راتیں جدہ قیام کریں گے اگر آپ سے تاخیر ہو جائے تو میں جزیرہ باضع میں چلا جاؤں گا۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ پیغام میں ہی رسول کریم ﷺ کے پاس لے کر آئی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا: عثمان اور رقیہ نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: وہ دونوں جا چکے ہیں فرمایا: کیا وہ جا چکے ہیں؟ میں نے کہا: جی ھاں۔ پھر آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اسماء کہتی ہے کہ عثمان اور رقیہ جا چکے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابراہیم اور لوط کے بعد وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ہجرت کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۳۱۷...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ اپنا سارا مال جو پانچ ہزار درہم تھا لیتے گئے ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا ابوقحافہ گھر میں داخل ہوئے ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی کہنے لگے: بخدا! میں سمجھتا ہوں ابوبکر نے تمہیں اپنی جان کے ساتھ ساتھ اپنے مال سے بھی تکلیف پہنچائی ہے میں نے کہا: اے دادا جان! ہرگز نہیں وہ بہت سارا مال ہمارے لیے چھوڑ کر گئے ہیں چنانچہ میں نے کچھ کنکریاں لیں اور گھر میں اس جگہ ڈال دیں جہاں میرے والد مال رکھتے تھے، پھر میں نے کنکریوں پر ایک کپڑا ڈال دیا۔ اور دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے آئی اور کہا: دادا جان اس مال پر اپنا ہاتھ رکھیں، دادا نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہا: کوئی حرج نہیں جب تمہارے لیے اتنا مال چھوڑ گیا ہے تو اس نے بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا اچھا خاصا گزارا چل جائے گا۔ حضرت اسماء کہتی ہیں اللہ کی قسم! ابوبکر ہمارے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑ کر گئے تھے لیکن میں نے اس بوڑھے کو خاموش کرنا چاہا۔ چنانچہ جب رسول کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جا چکے تو قریش کی ایک جماعت ہمارے پاس آئی جن میں ابوجہل بھی تھا، وہ دروازے پر آیا اور ابوبکر! ابوبکر پکارنے لگا۔ میں نے ان کی طرف گھر سے باہر نکلی ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا: اے دختر ابی بکر تمہارا باپ کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم مجھے پتا نہیں کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں ابوجہل فاحش مزاج اور خبیث سرشت انسان تھا اسنے جو اپنا ہاتھ اٹھایا تو مجھے ایک تھپڑ دے مارا جس سے میری بالی وہ جا لگی۔ پھر وہ لوگ واپس لوٹ گئے تین دن ہم نے بے خبری کے عالم میں گزارے ہمیں نہیں پتہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں چلے گئے حتیٰ کہ مکہ کے نشیبی حصہ میں کسی جن کی آواز سنائی دی جو عربوں کی لے میں اشعار گنگنا رہا تھا جب کہ لوگ آواز سن سکتے تھے مگر آواز والے کو نہیں دیکھ سکتے تھے حتیٰ کہ آواز والا مکہ کے اوپر والے حصہ سے کہیں غائب ہو گیا۔ چند اشعار یہ ہیں:

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد.

اللہ تعالیٰ جو کہ سب لوگوں کا پروادگار ہے دور رفیقوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ام معبد کے خیمہ میں اترے۔

هما نز لا بالبر ثم تروحا فا فلح من امسی رفیق محمد.

وہ دونوں خشکی میں اترے پھر کوچ کر گئے اور جو شخص محمد ﷺ کا رفیق سفر ہوا وہ کامیاب ہو گیا۔

ليهن بنی كعب مكان فتا تهم ومقعدها للمؤمنين بمرصد.

مبارک ہو بنی کعب کو ان کی عورتوں کا مقام اور اہل ایمان کو ان کے مقام کا ٹھکانا۔ رواہ ابن اسحاق

۴۶۳۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن میں دو پہر کے وقت دیوار کے سائے تلے کھیل رہی تھی میں ابھی چھوٹی لڑکی تھی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں بھاگ کر اپنے والد صاحب کے پاس گئی اور کہا: یہ میرے چچا ہیں جو آ چکے ہیں۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور خوش آمدید کہا، آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا مجھے خبر نہیں دو گے کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہاں سے نکل جانے کی اجازت طلب کرتا رہا ہوں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: لو مجھے اجازت مل گئی ہے حضرت ابوبکر نے کہا: آ ہا پھر تو مزید ار صحبت ہو گی۔ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنھیں میں چھ ماہ سے چارا کھلاتا رہا ہوں ایک آپ لے لیں آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں خریدوں گا چنانچہ آپ نے اونٹنی خریدی اور پھر دونوں گھر سے نکل گئے دونوں حضرات نے غار میں پڑاؤ کیا جب کہ عامر بن فہیرہ مولائے ابی بکر بکریاں چرایا کرتا تھا شام کے وقت وہ ان کے پاس دودھ اور گوشت لے کر حاضر ہو جاتا جب کہ عبداللہ بن ابی بکر بھی مکہ والوں کی خبریں لے کر ان کے پاس جاتے رہتے پھر واپس لوٹ آتے اور صبح کو مکہ سے اٹھتے، لوگ یہی سمجھتے کہ عبداللہ نے یہیں رات گزاری ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا حتیٰ کہ رسول اللہ وہاں سے کوچ کر گئے رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار رہتے جب کہ عامر بن فہیرہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتے اور کبھی ابوبکر انھیں اپنے پاس بٹھا لیتے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں جب میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے زادراہ تیار کرتی تو ابو قحافہ روٹی پکنے کی بو سونگھتے، پوچھتے یہ کیسی بو ہے میں کہہ دیتی۔ کچھ نہیں: میں روٹی پکا رہی ہوں تا کہ اسے ہم کھائیں۔ پھر میں نے زادراہ باندھنے کے لیے کوئی رسی نہ پائی میں نے اپنے کمر بند کی رسی کھولی اور اس سے زادراہ باندھا (اسی وجہ سے حضرت سماء رضی اللہ عنہ کو ذات النطاقین کا لقب دیا گیا ہے) چنانچہ جب ابوبکر جا چکے تو ابو قحافہ نے انھیں تلاش کرنا شروع کر دیا اور کہتے ابوبکر چلا گیا اور اپنے عیال کا بوجھ مجھ پر ڈالتا گیا۔ شاید مال بھی اپنے ساتھ لیتا چلا گیا ہے ابو قحافہ نابینا ہو چکے تھے میں نے کہا: ایسا نہیں، میں نے ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک تھیلے کے پاس لے گئی جس میں پنیر کے کچھ ٹکڑے تھے ابو قحافہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور میں نے کہا: یہ رہا ابوبکر کا مال۔

رواہ البغوی وقال ابن کثیر حسن الاسناد

۴۶۳۱۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل مدینہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے تھے: مدینہ میں رشد وہدایت کے ساتھ داخل ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگ راستوں اور گلیوں میں نکل آئے آپ جن لوگوں کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتے: یا رسول اللہ! ہمارے یہاں قیام کریں رسول اللہ فرماتے: اسے (یعنی اونٹنی کو) چھوڑ دو اسے اللہ کی طرف سے حکم ملا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا بیٹھی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۴۶۳۲۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلے قریش کے دولڑکوں نے ہجرت کی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۳۲۱...... ابن ھشام نے سیرت میں نقل کیا ہے مجھے بعض اہل علم نے حدیث سنائی ہے کہ حسن ابن ابی الحسن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کے وقت غار میں پہنچے رسول اللہ ﷺ سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اندر سے اچھی طرح معائنہ کیا کہ کوئی درندہ نہ ہو یا کوئی سانپ نہ ہو اتنی دیر رسول اللہ ﷺ باہر کھڑے رہے۔

عبداللہ بن ابی بکر کا غار ثور میں کھانا لانا

۴۶۳۲۲...... عروہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لاتے تھے جب کہ یہ دونوں حضرات غار میں تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۳۲۳...... حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت مدینہ کی تو راستے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہدیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا جس میں کچھ کپڑے اور انڈے تھے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں داخل ہوگئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۳۲۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے بعد یہیں مکہ میں مقیم رہوں حتیٰ کہ لوگوں کی جو امانتیں آپ کے پاس تھیں وہ ادا کردوں۔ چنانچہ آپ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں نے آپ کے بعد تین دن قیام کیا اور سر عام گھومتا پھرتا تھا۔ میں ایک دن بھی روپوش نہیں ہوا ہوں پھر میں بھی رسول اللہ کے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ بنی عمرو بن عوف کے پاس جا اترا اور رسول اللہ ﷺ مقیم ہو چکے تھے میں کلثوم بن الھدم کے پاس اترا اور یہیں رسول اللہ ﷺ قیام کیے ہوئے تھے۔

رواہ ابن سعد

۴۶۳۲۵...... ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قبل جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کی وہ یہ ہیں ابوسلمہ بن عبدالاسد، ام سلمہ، مصعب بن عمیر، عثمان بن مظعون، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، عبداللہ بن جحش، عمار بن یاسر، شماس بن عثمان بن شرید، عامر بن ربیعہ اور ان کی بیوی ام عبداللہ بنت ابی حثمہ چنانچہ ابوسلمہ اور عبداللہ بن جحش اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنی عمرو بن عوف میں اترے، پھر حضرت عمر بن خطاب اور عیاش بن ابی ربیعہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے اور یہ بھی بنی عمرو بن عوف کے پاس جا اترے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۳۲۶...... نافع بن عمر جمحی، ابن ابی ملیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ غار ثور کی طرف نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی نبی کریم ﷺ کے آگے چلتے اور کبھی آپ کے پیچھے چلتے نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جب میں آپ کے آگے چلتا ہوں اسوقت مجھے خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی پیچھے سے نہ آن لے اور جب آپ کے پیچھے چلتا ہوں مجھے خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں آپ کو کوئی آگے سے نہ آن لے حتیٰ کہ جب غار ثور تک پہنچے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ یہیں کھڑے رہیں میں اندر جا کر معائنہ کرلوں تا کہ اگر کوئی سانپ بچھو ہو آپ سے قبل مجھے گزند پہنچائے نافع کہتے ہیں: غار میں ایک سوراخ تھا جس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا تھا کہ کوئی سانپ یا بچھو نبی کریم ﷺ کو اذیت نہ پہنچا سکے۔ (رواہ البغوی وقال ابن کثیر ھذا مرسل حسن قال وقد رواہ وکیع ابن الجراح عن نافع عن ابن عمر الجمحی المکی عن رجل لم یسمہ کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غار ثور میں پہنچے تو غار میں ایک سوراخ تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سوراخ پر اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر بچھو یا سانپ ہو تو اس کا ڈس آپ کے علاوہ مجھے لگے)۔

۴۶۳۲۷...... ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹا! لوگوں میں کوئی نئی بات ہو جائے تو اس کی مجھے خبر دینے غار میں آجانا جس میں میں اور رسول اللہ ﷺ روپوش ہوں گے۔ یقیناً اس غار میں صبح شام تمہارا رزق پہنچتا رہے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی المعرفة والبزار وفیه موسیٰ بن مطیر القرش واہ

حرف الیاء

کتاب الیمین ......از قسم اقوال

اس میں دو ابواب ہیں۔

باب اول......یمین کے بیان میں

اس میں سات فصول ہیں۔

فصل اول......لفظ یمن کے بیان میں

۴۶۳۲۸......جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔رواہ حمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۲۲۔

۴۶۳۲۹......ہروہ قسم جو غیر اللہ کے نام سے اٹھائی جائے وہ شرک ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۶۳۳۰......اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھاؤ اور قسم پوری کرو سچائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑ و بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات محبوب ہے کہ تم اس کے نام کی قسم اٹھاؤ۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۴۶۳۳۱......جو شخص قسم اٹھائے وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے۔رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۳۳۲......جس شخص نے قسم کھانی ہو اسے چاہیے کہ وہ رب کعبہ کی قسم کھائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی السنن عن قتیلہ بنت صیفی

۴۶۳۳۳......اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کی قسم کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔رواہ مالک واحمد بن حنبل والبیہقی وابوداؤد والنسائی عن عمر

۴۶۳۳۴......یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے آباء کی قسم کھاؤ۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عمر

۴۶۳۳۵......اپنے آباء کی قسم مت کھاؤ۔رواہ البخاری والنسائی عن عمر

۴۶۳۳۶......نہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اور نہ بتوں کی قسم کھاؤ۔رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ عن عبدالرحمن سمرۃ

۴۶۳۳۷......تم اپنے باپوں، ماؤں اور بتوں کی قسمیں مت کھاؤ۔اور اللہ کی قسم بھی مت کھاؤ الا یہ کہ تم اسے سچ کر دکھاؤ۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ

۴۶۳۳۸......اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ جو شخص اللہ کی قسم کھائے وہ اسے سچی کر دکھائے اور جس شخص کے لیے اللہ کی قسم کھائی جائے اسے چاہیے کہ وہ راضی رہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کسی درجہ میں نہیں ہوتا۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۶۳۳۹......جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس شخص نے کسی کے خلاف اس کی بیوی یا اس کے غلام کو برانگیختہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن بردۃ

۴۶۳۴۰......مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور بجز منافق کے طلاق کی قسم کوئی نہیں لیتا۔رواہ ابن عساکر عن انس

حصہ اکمال

۴۶۳۴۱......جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس شخص نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف ابھارا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ البخاری ومسلم عن بریدة

۴۶۳۴۲......جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۶۳۴۳......اپنے باپ کی قسم مت کھاؤ اور غیر اللہ کی قسم بھی مت کھاؤ چونکہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیة والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۳۴۴......بتوں کی قسم نہ کھاؤ اپنے آباء کی قسم نہ کھاؤ اللہ کی نام کی قسم کھاؤ چونکہ اس کے نام کی قسم کھانا اللہ کو پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی قسم نہ کھاؤ۔رواہ الطبرانی عن حبیبی بن سلیمان بن سمرة عن ابیہ عن جدہ

۴۶۳۴۵......اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ، جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھاتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۴۶۳۴۶......بتوں کی قسم نہ کھاؤ، اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی امانت کی قسم کھاؤ۔رواہ عبدالرزاق عن قتادة

۴۶۳۴۷......جس شخص نے قرآن مجید کی کسی سورت کی قسم کھائی اس پر ہر آیت کے بدلہ میں کفارہ ہے خواہ قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

رواہ البیھقی عن الحسن مرسلاً والبیھقی ایضا عن مجاھد مرسلاً والدیلمی عن الحسن عن ابی ھریرة

۴۶۳۴۸......جس شخص نے قرآن کی کسی سورت کی قسم کھائی اس پر ہر آیت کے بدلہ میں یمین صبر ہے، چاہے قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلاً

۴۶۳۴۹......تم میں سے کوئی شخص بھی کعبہ کی قسم نہ کھائے چونکہ یہ اسے چاہیے کہ یوں کہے رب کعبہ کی قسم۔

رواہ ابن عساکر عن یزید بن سنان

۴۶۳۵۰......جس شخص نے اللہ الذی لاالہ الا ھو کی جھوٹی قسم کھائی اس کی بخشش ہوگئی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن الزبیر

دوسری فصل......یمین فاجرہ کے بیان میں

۴۶۳۵۱......جس شخص نے بھی جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا تو یہ قسم اس کے دل میں نفاق کا سیاہ نکتہ بن جاتا ہے تا قیامت اسے کوئی چیز تبدیل نہیں کرتی۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی والحاکم عن ثعلبة الانصاری

۴۶۳۵۲......یمین فاجرہ (جھوٹی قسم) وہ ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے اور جو قسم صلہ رحمی کو توڑ دے۔

رواہ ابن سعد عن ابن الاسود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۳

۴۶۳۵۳......جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ واجب کر دیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کر دیتے ہیں، اگر چہ معاملہ پیلو کے درخت کی شاخ کا ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی امامة الحارثی

۴۶۳۵۴......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور پھر اس پر پابند ہوگیا اور اس قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس قسم

میں جھوٹا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن الا شعث بن قیس وابن مسعود

۴۶۳۵۵......جو شخص بھی قسم کھا کر کسی کا مال اڑاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔
رواہ مسلم وابوداؤد عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۵۶......خبردار جس شخص نے مال ہتھیانے کے لیے قسم کھائی تاکہ ظلماً مال کھا جائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کئے ہوں گے۔ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن وائل ابن حجر

۴۶۳۵۷......جس شخص نے جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی اور پھر اس پر پابند رہا تاکہ اپنے بھائی کا مال ہتھیا لے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن عمران بن حصین

۴۶۳۵۸......اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں ایک مرغ کی حدیث سناؤں جس کی ٹانگیں زمین پر اور گردن عرش کے تلے ہے وہ کہتا ہے: **سبحانک ماا عظمک**! اس تسبیح کا جواب اسے دیا جاتا ہے جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اس کا جواب نہیں دے پاتا۔
رواہ ابوالشیخ فی العظمة والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی هريرة

حصہ اکمال

۴۶۳۵۹......اپنی قسم پوری کرو یقیناً گناہ قسم تڑوانے والے پر ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة

۴۶۳۶۰......اگر وہ قسم توڑ دے گی اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۴۶۳۶۱......جس شخص نے کسی آدمی پر قسم کھالی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی اس کی قسم پوری کردے گا لیکن وہ پوری نہ کرسکا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے قسم پوری نہیں کی۔ رواہ البیهقی وضعفه عن ابی هريرة

۴۶۳۶۲......جس قسم کی ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیایا جائے وہ قسم بخشی نہیں جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۴۶۳۶۳......جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال چھینا اسے چاہیے وہ اپنا گھر دوزخ میں بنالے۔
رواہ الطبرانی والبزار عن الحارث بن الر جاء

۴۶۳۶۴......مسلمان کی قسم کے پیچھے بہت بڑا راز پوشیدہ ہوتا ہے اگر مسلمان جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کردیتے ہیں۔
رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

پہاڑ زمین میں میخیں ہیں

۴۶۳۶۵......اللہ عزوجل نے آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال قبل پہاڑ پیدا کیے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ یہ پہاڑ زمین میں میخوں کے طور پر گاڑھ دیئے جائیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس اور فرعون اور جھوٹی قسم کھانے والے کے لیے ایسا کیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۹۱۲ وذیل اللآ لی ۱۶۴

۴۶۳۶۶......جو شخص بھی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتے ہیں اور دوزخ کی آگ اس پر واجب کردیتے ہیں اگرچہ معاملہ پیلو کے درخت کی مسواک ہی کا کیوں نہ ہو۔ رواہ البغوی عن ابی امامة بن سهل بن حنیف احد بنی بیاضة

۴۶۳۶۷......جو شخص کی اللہ کی قسم کھاتا ہے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی اگر جھوٹ کا شائبہ ہو ہے تا قیامت تک اس کے دل میں ایک نکتہ بن جاتا ہے۔
رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبدالله بن انیس

۴۶۳۶۸......جو شخص کی کسی چیز پر جھوٹی قسم کھاتا ہے اور اس سے کسی مسلمان کا حق مارنا چاہتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن الحارث ابن البرصاء

۴۶۳۶۹......اگر وہ قسم کھا کر ظلم کرنا چاہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی اس کا تزکیہ کریں گے اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی موسیٰ

۴۶۳۷۰......جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب کردیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کردیتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر معاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی شاخ کا ہی معاملہ کیوں نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والدارمی وابوعوانۃ والباوردی وابن قانع والنسائی وابن ماجہ وابونعیم والطبرانی عن ابی سفیان بن جابر بن عتیک عن ابیہ

۴۶۳۷۱......جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر اپنے بھائی کا حق مارا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے حاضرین کو چاہیے کہ وہ غائبین تک پہنچادیں۔

رواہ ابن حبان والبغوی والباوری وابن قانع والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور عن الحارث ابن البرصاء اللیثی وقال البغوی: لااعلم لہ غیر حدیثین ھذا وحدیث: لاتغزی مکۃ

۴۶۳۷۲......جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال چھینا یہ جھوٹی قسم اس کے دل میں سیاہ نکتہ بن جاتا ہے، قیامت تک اسے کوئی چیز تبدیل نہیں کرتی۔ رواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی والحاکم عن ابی امامۃ الحارثی

۴۶۳۷۳......جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۷۴......جھوٹی قسم کھانے سے گریزاں رہو چونکہ جھوٹی قسم گھروں کو خیر و بھلائی سے خالی کردیتی ہیں۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن علی

۴۶۳۸۵......جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا، حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔ رواہ الحاکم عن الاشعث بن قیس

۴۶۳۷۶......جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا اور وہ اس قسم پر پابند رہا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے پھر اللہ چاہے اسے معاف کردیں یا اسے عذاب دیں۔ رواہ الحاکم عن الا شعث بن قیس

۴۶۳۷۷......جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال اڑانا چاہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اگر معاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہو؟ فرمایا: اگرچہ معاملہ کسی چھوٹی سی چیز کا ہی کیوں نہ ہو۔ گو کہ پیلو کے درخت کی مسواک ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ الشافعی فی سننہ والنسائی عن معبد بن کعب عن ابیہ وابن عساکر عن ابن مسعود

۴۶۳۷۸......جس شخص نے قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کر کے اس کا حق مارنا چاہا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھیں گے نہ اس کا تزکیہ کریں گے اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ والطبرانی ایضاء عن العرس بن عمیرۃ

۴۶۳۷۹......جس شخص نے کسی چیز پر جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس سے اپنے بھائی کا حق مارے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والنسائی والطبرانی والبیہقی فی السنن والبخاری ومسلم عن عدی بن عمیرۃ الکندی

۴۶۳۸۰......جھوٹی قسم صلہ رحمی کو ختم کردیتی ہے۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس و عبد الرزاق والبغوی وابن قانع عن شیخ یقال لہ ابو اسود واسمہ حسان بن قیس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۰۲۰

۴۶۳۸۱......جھوٹی قسم سامان (تجارت) کو رواج دیتی ہے لیکن کمائی کو مٹا دیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو نعیم فی الحلیۃ وابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۸۲......جھوٹی قسم کھا کر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیا نا چاہے تو اس کی جھوٹی قسم رشتہ داری کو توڑ دیتی ہے۔

رواہ احمد بن والطبرانی عن اسود

۴۶۳۸۳......یمین غموس (جھوٹی قسم) گھروں کو خالی کر دیتی ہے۔

رواہ ابو الحسن خیثمۃ بن سلیمان بن حیدرۃ الاطرابلسی فی جزئہ عن واثلۃ

۴۶۳۸۴......جھوٹی قسم سامان کو رائج کرتی ہے جب کہ برکت کو ختم کر دیتی ہے۔رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۸۵......جھوٹی قسم سامان (تجارت) کو رائج کرتی ہے جب کہ منافع کو ختم کر دیتی ہے۔رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۸۶......جھوٹی قسم مال کو چلتا بناتی ہے اور گھروں کو خالی کر دیتی ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۸۷......جھوٹی قسم وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی شخص اپنے بھائی کے مال کو ہتھیا لے یہی قسم تو گھروں کو خالی کر دیتی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی الدرداء

۴۶۳۸۸......جھوٹی قسم گھروں کو خالی کر دیتی ہے صلہ رحمی (رشتہ داری) کو ختم کر دیتی ہی اور تعداد میں کمی کر دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن معمر بلاغاً

تیسری فصل......موضوع یمین کے بیان میں

۴۶۳۸۹......مسلمانوں میں سے کوئی شخص بھی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق میں اپنا استحقاق پیدا کرنا چاہے۔اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کریں گے اگر چہ معاملہ ہری مسواک ہی کا کیوں نہ ہوں۔رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۴۶۳۹۰......جو شخص بھی میرے اس منبر کے پاس کسی جھوٹے معاملہ میں قسم کھاتا ہے گو کہ ہری مسواک پر ہی کیوں نہ قسم کھائے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن حبان والحاکم عن جابر

۴۶۳۹۱......جو شخص بھی کسی جھوٹے معاملہ میں میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھاتا ہے اگر چہ معاملہ تازہ مسواک کا ہی کیوں نہ ہو اس کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۹۲......میرے اس منبر کے پاس جو شخص بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے اسے چاہئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے اگر چہ معاملہ تازہ مسواک کا ہی کیوں نہ ہو۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن جابر

حصہ اکمال

۴۶۳۹۳......جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس قسم کھائی حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہو اگر چہ مسواک کی ٹہنی پر قسم کھائے وہ اہل دوزخ میں سے ہوگا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ

۴۶۳۹۴......میرے منبر کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے لہٰذا جس شخص نے بھی میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی گو مسواک کی ہری ٹہنی پر ہی کیوں نہ قسم کھائے اسے چاہیے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔حاضرین کو چاہیے کہ وہ غائبین تک پہنچا دیں۔

رواہ الطبرانی عن ابن جریج عن عمر بن عطاء عن ابن الجوزاء مرسلاً

۴۶۳۹۵......کوئی شخص بھی کسی جھوٹے معاملہ میں میرے اس منبر کے پاس قسم نہ کھائے اگر چہ معاملہ تازہ مسواک ہی کا کیوں نہ ہی ورنہ وہ

اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔
رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل وابن سعد وابوداؤد والنسائی وابن الجارود وابویعلی وابن حبان والحاکم والبیھقی والضیاء عن جابر
۴۶۳۹۶......میرے اس منبر کے پاس کوئی بندہ یا کوئی بندی جھوٹی قسم کھاتا ہے اگر چہ معاملہ تازہ مسواک ہی کا کیوں نہ ہواس کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہوجاتی ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

مطلق قسم سے ممانعت کے بیان میں

۴۶۳۹۷......قسم کا انجام بالآخر یا تو اسے توڑ دینا ہے یا اس پر ندامت اٹھانا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر
کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۵۷ وضعیف الجامع ۲۰۴۶
۴۶۳۹۸......قسم کا انجام یا تو اس سے حانث ہوجانا ہے یا اس پر ندامت اٹھانا ہے۔رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم عن ابن عمر
کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۹۴ وضعیف الجامع ۲۷۸۸۔
۴۶۳۹۹......قسم سامان کو رائج کردیتی ہے لیکن برکت مٹادیتی ہے۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ
۴۶۴۰۰......آزمائش وبلاء آدمی کے قول کے سپرد ہوتی ہے جب بھی کوئی شخص کسی چیز کی متعلق کہتا ہے: اللہ کی قسم میں یہ چیز کبھی نہیں کروں گا الا یہ کہ شیطان ہر طرح کی مشغولیت بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور پوری دلچسپی کے ساتھ اسے گناہ میں مبتلا کردیتا ہے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابی الدرداء
کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۶۸ وضعیف الجامع ۲۳۷۸۔

پانچویں فصل......قسم توڑنے کے بیان میں

۴۶۴۰۱......بخدا! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور پھر اس قسم کے خلاف کرنے ہی کو بہتر سمجھوں تو میں اپنی قسم توڑ دوں گا اور اس کا کفارہ ادا کروں گا او وہ چیز اختیار کروں گا جو بہتر ہو۔رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی موسیٰ
۴۶۴۰۲......میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا لیکن اللہ تعالیٰ ہی تمہیں سواری دے گا۔اللہ کی قسم! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور پھر اس قسم کے خلاف کرنے ہی کو بہتر سمجھوں تو میں وہ چیز اختیار کروں گا جو بہتر ہوگی اور میں قسم توڑ دوں گا۔رواہ البخاری عن ابی موسیٰ
۴۶۴۰۳......سطح زمین پر کوئی چیز نہیں جس پر میں قسم کھاؤں اور پھر اس کے خلاف کو کرنا بہتر سمجھوں تو میں وہی کروں گا اور قسم توڑ دوں گا۔
رواہ النسائی عن ابو موسیٰ
۴۶۴۰۴......میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ ہی تمہیں سواری عطا کرے گا اللہ کی قسم! اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں گا اور پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتر سمجھوں گا تو میں قسم توڑ کر کفارہ دوں گا اور جو بہتر ہوگا اسے بجالاؤں گا۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی موسی
۴۶۴۰۵......جس شخص نے قطع تعلقی پر قسم کھائی یا کسی غیر مناسب کام پر قسم کھائی اور وہ اس قسم کو پوری کرنا چاہتا ہو وہ اسے پورا کرنے پر نہ اتر سکے۔
رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ
۴۶۴۰۶......اگر تم نے معصیت پر قسم کھائی ہے تو اسے چھوڑ دو اور جاہلیت کے کینوں کو پاؤں تلے روند ڈالو شراب نوشی سے بچتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ شرابی کو پاک نہیں کرتا۔رواہ الحاکم عن ثوبان

۴۶۴۰۷......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنے میں بھلائی سمجھی اسے چاہیے کہ بھلائی والا کام سرانجام دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۰۸......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں بھلائی دیکھی اسے چاہئے کہ بھلائی والا کام بجالائے اور قسم کو چھوڑ دے بلاشبہ قسم کا ترک کرنا اس کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن عمرو واحمد بن حنبل عن ابی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۵۸ وضعیف الجامع ۵۵۶۳

۴۶۴۰۹......میں ایک غلام کے پاس اپنی پھوپھیوں کے ہمراہ گیا جس نے پاکبازوں جیسی قسم کھا رکھی تھی مجھے سرخ اونٹوں کی ملکیت خوش نہ کرتی کہ میں اس قسم کو توڑ دں۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبدالرحمن بن عوف

حصہ اکمال

۴۶۴۱۰......بلاشبہ جب میں قسم کھاتا ہوں اور اس کے خلاف افضل دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو افضل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبخاری ومسلم عن ابی الدرداء

۴۶۴۱۱......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھا لہٰذا جو کام بہتر ہو وہ بجالائے اور یہ اس کی قسم کا کفارہ ہوگا۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۱۲......جس شخص نے قسم کھائی اور پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھا وہ اس کے خلاف کرلے اور یہی اس کا کفارہ ہوگا بجز طلاق اور عتاق کے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحافظ ۷۸۵۔

۴۶۴۱۳......اگر میں قسم کھاؤں اور پھر قسم کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہوگا۔

رواہ الحاکم عن عائشۃ

۴۶۴۱۴......اللہ کی قسم مت کھاؤ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ وہ سچا کر دکھائے اور جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف بہتر سمجھا اسے چاہیے کہ وہ کام کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن سیرین مرسلاً

۴۶۴۱۵......میں اپنی قسم نہیں بھولا ہوں لیکن اگر میں نے کسی چیز پر قسم کھائی ہو اور پھر میں اس کے خلاف کرنے کو بہتر سمجھوں میں وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔رواہ الطبرانی عن عمران بن حصین

چھٹی فصل......قسم میں استثناء کرنے کے بیان میں

۴۶۴۱۶......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ انشاء اللہ کہہ دیا اس پر حنث نہیں ہے۔

رواہ البخاری ومسلم والحاکم عن ابن عمرو عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۱۷......جو شخص قسم کھائے اور ساتھ استثناء کردے وہ چاہے یہ کام کرے یا نہ کرے اس پر حنث نہیں ہوگا۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۴۶۴۱۸......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ انشاللہ کہہ دیا تو اس کی قسم میں استثناء ہوجائے گا۔

رواہ ابوداؤد والترمذی والحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۶۵۔

۴۶۴۱۹......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی اور ساتھ ان شاءاللہ کہہ دیا اسے اختیار ہے چاہے وہ کام کرے یا نہ کرے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۴۶۴۲۰......تم میں سے جب کوئی شخص قسم کھائے وہ یوں نہ کہے: جو اللہ چاہتا ہے وہ میں چاہتا ہوں لیکن وہ یوں کہے جو اللہ چاہتا ہے پھر میں بھی اسے چاہتا ہوں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

حصہ اکمال

۴۶۴۲۱......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی کہ میں ضرور فلاں کام کروں گا اور دل میں ان شاءاللہ کہہ دیا پھر اس نے وہ کام نہ کیا جس پر اس نے قسم کھائی تھی یوں وہ حانث نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر

۴۶۴۲۲......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر (ساتھ ساتھ) استثناء کر دیا پھر اس نے وہ کام کر دیا جس پر قسم کھائی تھی تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔
رواہ ابو نعیم فی الحلیہ وابن عساکر عن ابن عمر

۴۶۴۲۳......جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے بعد انشاءاللہ کہہ دیا پھر اگر حانث ہو گیا تو اس کی قسم کا کفارہ انشاءاللہ ہوگا۔
رواہ البخاری وعن ابن عمر

۴۶۴۲۴......جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ انشاءاللہ کہہ دیا وہ حانث نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۵......آدمی قسم کھاتا ہے پھر اپنے دل میں استثناء کر لیتا ہے حالانکہ اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے جب تک کہ استثناء کو ظاہر نہ کر دے جیسا کہ قسم ظاہر کی ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

ساتویں فصل......احکام متفرقہ کے بیان میں

جاہلیت کی قسموں اور معاہدوں کا بیان

۴۶۴۲۶......نیت کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہوتا ہے۔ رواہ مسلم وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۷......مجبور شخص پر قسم نہیں ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابی امامۃ

۴۶۴۲۸......تمہاری قسم اس چیز پر ہے جسے تمہارا دوست تمہیں سچ کر دکھائے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۲۹......قسم اس چیز پر ہے جس میں تمہیں تمہارا ساتھی سچا کر دے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۳۰......تمہارے اوپر قسم نہیں آتی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور قطع رحمی میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کی بھی نذر نہیں۔ رواہ ابوداؤد الحاکم عن عمران بن حصین

۴۶۴۳۱......جب دو شخص قسم کھانے سے انکار کرتے ہو یا دونوں قسم کھانے پر تیار ہوں تو ان میں قرعہ ڈالا دیا جائے تاکہ دونوں کا حصہ ظاہر ہو جائے۔
رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۳۲......اسلام میں قسم اور عہد و پیماں جائز نہیں ہے جو قسم بھی جاہلیت میں تھی اسلام نے اس کی شدت میں ہی اضافہ کیا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جبیر بن مطعم

۴۶۴۳۳...... جاہلیت میں بھی کھائی ہوئی قسم پوری کرواور اسے پوری کرنے کا اہتمام بھی کرو اسلام میں قسم نہیں ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمر
۴۶۴۳۴...... جاہلیت کی قسم پوری کرو اسلام اس کی شدت میں اضافہ کرتا ہے اسلام میں حلف نہ اٹھاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل عن قیس بن عاصم
۴۶۴۳۵...... جوشخص قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف نہ کرے جو قسم کھائی ہوئی چیز سے بہتر ہو یہ قسم اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ گناہ کی باعث ہے اس کفارہ سے جس کا اسے حکم ملا ہوا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۴۶۴۳۶...... اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص کسی چیز پر قسم کھا کر اپنے گھر والوں کے پاس جائے اس کا قسم کھانا اللہ کے یہاں زیادہ گناہ کا باعث ہے بنسبت کفارہ دینے کے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔ رواہ احمد حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ
۴۶۴۳۷...... جوشخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینا چاہے اور جوشخص اپنے کسی دوست سے کہے: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ رواہ الشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

حصہ اکمال

۴۶۴۳۸...... جوشخص کسی چیز پر قسم کھاتا ہے وہ ایسا ہی ہوتا ہے اگر قسم میں کہا وہ یہودی ہو تو وہ یہودی ہو جائے گا اگر کہا وہ نصرانی ہو تو وہ نصرانی ہو جائے گا اگر کہا وہ اسلام سے بری الذمہ ہے تو وہ اسلام سے بری الذمہ ہو جائے گا جس شخص نے جاہلیت زدہ دعویٰ کیا وہ جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا اگر چہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ
۴۶۴۳۹...... جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسلام سے بری الذمہ ہے پھر اگر وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا اور اگر سچا ہو تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبخاری ومسلم والحاکم وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ
۴۶۳۴۰...... رہی بات اونٹ کے گوشت کی سو اسے کھالو اور رہی بات شراب کی سو شراب مت پیو۔ (رواہ البغوی وضعفہ والاسماعیل وابن قانع وابونعیم عن بشیر الثقفی: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مان رکھی تھی کہ میں اونٹ کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور شراب نہیں پیوں گا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔
۴۶۳۴۱...... اسلام میں عہد و پیماں جائز نہیں ہے ہر وہ عہد و پیماں جو جاہلیت میں کیا گیا ہو اسلام نے اس کی مضبوطی میں اضافہ ہی کیا ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس
۴۶۳۴۲...... جاہلیت میں کئے گئے عہد و پیماں کی پاسداری کرو اسلام اس کی شدت ہی میں اضافہ کرتا ہے اسلام میں کوئی نیا عہد و پیماں نہ کرو۔
رواہ ابن جریر عن ابن عمرو
۴۶۳۴۳...... اسلام میں عہد و پیماں جائز نہ کرو۔ رواہ ابن جریر عن ابن عمرو
۴۵۳۴۴...... اسلام میں عہد و پیماں نہیں ہے ہر وہ عہد و پیماں جو جاہلیت میں کیا گیا ہو اسلام نے اس کی شدت ہی میں اضافہ کیا ہے۔ مجھے یہ بات خوش نہیں کرے گی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں اس عہد و پیماں کو توڑوں جو دار الندوہ میں ہوا تھا۔ رواہ ابن جریر عن ابن عباس
۴۶۳۴۵...... اسلام وعہد و پیماں مضبوطی میں شدت سے اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن فرات بن حیان
۴۶۳۴۶...... اسلام تک جو عہد و پیماں بھی پہنچا ہے اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے اسلام میں عہد و پیماں کے خلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ رواہ ابن جریر عن الزہری مرسلاً
۴۶۳۴۷...... جوشخص اپنے کسی بھائی سے قسم لینا چاہتا ہو حالانکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے کہ وہ قسم اٹھائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا۔ رواہ ابو الشیخ عن رافع بن خدیج

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۵ اوالفوائد المجموعۃ ۵۸۰

۴۶۴۴۸......لوگوں کو جس چیز کا علم نہ ہو اس پر قسم اٹھانے پر انھیں مجبور نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق عن القاسم بن عبد الرحمن مرسلاً

۴۶۴۴۹......لوگوں کو جس چیز کا علم نہ ہو اس پر انھیں قسم دینے پر مجبور نہ کرو۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

۴۶۴۵۰......جس شخص نے پیدل چلنے کی قسم کھائی یا ھدی کی قسم کھائی یا اپنا سارا مال فی سبیل اللہ یا مساکین کو دینے کی قسم کھائی یا کعبہ کی نذر کرنے کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۴۶۴۵۱......اس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچ ڈالا ہے۔ (رواہ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی بکری لیے ہوئے ان کے پاس سے گزرا ابوسعید رضی اللہ عنہ کو بکری بیچ دی اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۵۲......اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں قسم نہیں ہوتی جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس میں بھی قسم نہیں ہوتی مسلمان پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جس نے مسلمان کو کافر کہا گویا اس نے خود کفر کیا جس شخص نے جان بوجھ کر غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا: جس شخص کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا دوزخ میں اسے اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا۔

رواہ الطبرانی عن ثابت بن ضحاک

گناہ کے کام کی قسم اور نذر بھی گناہ ہے

۴۶۴۵۳......اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نہ قسم ہوتی ہے اور نہ ہی نذر ہوتی ہے۔ قطع رحمی میں بھی نہیں ہوتی اور جو چیز اپنی ملکیت میں نہ ہو اس میں بھی قسم اور نذر نہیں ہوتی۔ رواہ البخاری ومسلم عن عمر

۴۶۴۵۴......باپ کی قسم کے ساتھ بیٹے کی قسم نہیں ہوتی خاوند کی قسم کے ساتھ بیوی کی قسم نہیں ہوتی مالک کے ساتھ مملوک کی قسم نہیں ہوتی قطع رحمی میں قسم نہیں ہوتی نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی ملکیت سے قبل آزادی نہیں ہوتی ایک دن سے ایک رات تک کی خاموشی بلا اصل ہے صوم وصال کی کوئی حقیقت نہیں بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی دودھ چھڑانے کی عمر گزر جانے کی بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہجرت کے بعد جلا وطنی نہیں رہی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ رواہ ابن عدی عن جابر وفیہ حرام بن عثمان الانصاری قال فی المغنی متروک بالاتفاق مبتد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۸۸۔

۴۶۴۵۵......اے لوگو! جاہلیت میں ہونے والے عہد و پیماں کی اسلام نے شدت سے پاسداری کی ہے اسلام میں عہد و پیماں جائز نہیں ہے مسلمان غیروں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں ان کے خون برابر ہیں ان کا ادنیٰ مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے، اور وہ مسلمان بھی حق رکھتا ہے جو سب مسلمانوں سے کہیں دور ہو اور ان کا لشکر پیچھے بیٹھے ہوؤں کو بھی حقدار سمجھتا ہے مومن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے اور زکواۃ وصول کرنے والا زکواۃ کے مویشیوں کو نہ کھینچوا منگوائے اور زکواۃ دینے والے اپنے مویشیوں کو کہیں دور لے کر نہ چلے جائیں زکواۃ ان کے گھروں پر ہی لی جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرو

۴۶۴۵۶......میں کسی عہد و پیماں میں حاضر نہیں ہوا بجز قریش کے ایک عہد و پیماں کے جو مطیبین کا پیماں ہے مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں اس پیماں کو توڑ دوں۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۵۷......مجھے یہ چیز خوش نہیں کرتی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں (جاہلیت کے) پیمان کو توڑوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۶۴۵۸......مجھے یہ چیز خوش نہیں کرے گی کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں اور میں دارالندوہ میں ہونے والی قسم و پیماں کو توڑ دوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس

فائدہ:....... لاحلف فی الاسلام یعنی اسلام میں عہد و پیماں جائز نہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جاہلیت میں رواج تھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے عہد و پیماں باندھ لیا کرتے تھے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے لڑائی جھگڑے کے موقع پر ایک دوسرے کی مدد کی جائے گی اگر ایک پر تاوان واجب ہوگا تو دوسرا تاوان ادا کرے گا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس قسم کے عہد و پیماں سے منع فرمایا: لیکن جاہلیت میں اس طرح کے عہد و پیماں بھی رہتے تھے کہ لوگ آپس میں جمع ہوجاتے اور عہد کرتے کہ سب مظلوم کی مدد کریں گے قرابتداروں سے حسن سلوک کریں گے انسانی حقوق کی حفاظت کریں گے اس صورت کو اسلام نے بھی جائز رکھا ہے اور بلکہ اسے مضبوطی سے پکڑنے کی تاکید کی ہے۔

از مترجم محمد یوسف تنولی

باب دوم......نذر کے بیان میں

فائدہ:......شرعی اصطلاح میں نذر کا معنی غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کر لینا ہے جائز نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔

۴۶۴۵۹......نذر کی دو قسمیں ہیں ایک نذر وہ ہے جو اللہ کے لیے ہو اسے پورا کر لینا اس کا کفارہ ہے دوسری وہ جو شیطان کے لیے ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اس قسم کی نذر پر قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس

۴۶۳۶۰......نذر کی دو قسمیں ہیں ایک نذر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب ہے اور یہ نذر خالص اللہ کے لیے ہے۔ اور دوسری یہ کہ کوئی شخص گناہ کی نذر مانے یہ نذر شیطان کے لیے ہے اس طرح کی نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے بلکہ ایسی نذر میں وہ کفارہ ادا کرے جو قسم توڑنے کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۱......اپنی نذر پوری کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۴۶۴۶۲......جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نذر مانے اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر مانے اسے اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والحاکم عن عائشة

۴۶۴۶۳......جو شخص غیر معین نذر مانے تو ایسی نذر کا کفارہ ایسا ہے جیسا کہ قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن عقبة بن عامر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۴۔

۴۶۴۶۴......اپنی نذر پوری کرو اور جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے جس کا ابن آدم مالک نہ ہو۔ رواہ ابن ماجه عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۶۵......سبحان اللہ! تم اسے جو بدلہ دے رہے ہو بہت بڑا ہے تم نے اللہ کے لیے نذر مانی ہے بشرطیکہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے تم اسے ضرور ذبح کرو گے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے جو آدمی کی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم کتاب النذر وابوداؤد عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۶......اپنی بہن کو حکم دو کہ سوار ہو کر حج کرے اور تین دن روزے رکھے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن عقبة بن عامر وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۶۔

۴۶۴۶۷......نذریں مت مانو چونکہ نذر تقدیر کو کچھ بھی نہیں ٹال سکتی البتہ نذر کے ذریعے بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہوتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن ابی هریرة

۴۶۴۶۸......اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کچھ حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی اس نذر کی کچھ اہمیت ہے جو ابن آدم کی ملکیت میں نہ ہو۔

رواہ ابوداؤد وابن ماجه عن عمران بن حصین

۴۶۴۶۹.....آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کی نذر اور قسم نہیں ہوتی نہ ہی اللہ کی معصیت اور قطع رحمی میں نذر ہوتی ہے جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھے اسے بہتری والا کام کر لینا چاہیے اور قسم کو چھوڑ دینا چاہیے اور قسم کا چھوڑ نا ہی اس کا کفارہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۱۴ وضعیف الجامع ۶۳۱۲۔

۴۶۴۷۰.....اس کی تقدیر اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۴۷۱.....اللہ تعالیٰ کے غضب میں مانی ہوئی نذر نہیں ہوتی اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عمران بن حصین

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۴۶ وضعیف الجامع ۶۳۱۱۔

۴۶۴۷۲.....آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی اور جو غلام اس کی ملکیت میں نہ ہوں اس کی آزادی بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الترمذی عن عمران بن حصین

حصہ اکمال

۴۶۴۷۳.....نذر کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ ہی مؤخر کر سکتی ہے البتہ نذر ماننے والا۔ (نذر کی مد میں کچھ خرچ کر کے) بخیل ہونے کی تہمت سے نکل جاتا ہے۔ رواہ النسائی عن ابن عمر

۴۶۴۷۴.....جس شخص نے کوئی غیر معین نذر مانی اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے جس شخص نے معصیت میں نذر مانی اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جس شخص نے معصیت میں نذر مانی اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جو اس کی طاقت سے بالاتر ہے اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ (رواہ ابوداؤد والبیہقی عن ابن عباس وزاد الطبرانی والبیہقی کہ جو شخص ایسی نذر مانے جو اس کی طاقت میں ہو وہ اسے پوری کرے)۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۲۔

۴۶۴۷۵.....اے خوات! تمہارا جسم صحتمند ہے تم نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو چونکہ جو شخص بھی مریض ہوتا ہے وہ نذر مان لیتا ہے یا کچھ خیرات کرنے کی نیت کر لیتا ہے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا وعدہ پورا کرو۔ رواہ ابن قانع وابن اسنی فی عمل یوم ولیلة والطبرانی والحاکم وسعید بن المنصور عن صالح بن خوات بن صالح بن خوات بن جبیر عن ابیہ عن جدہ خوات بن جبیر

۴۶۴۷۶.....نذریں نہ مانو چونکہ اللہ تعالیٰ رشوت پر کچھ نہیں عطا کرتا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرة

۴۶۴۷۷.....قطع رحمی میں نہ نذر ہوتی ہے اور نہ ہی قسم جس غلام کا آدمی مالک نہ ہو اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا جب تم قطع رحمی میں قسم کھاؤ یا ایسی چیز پر قسم کھاؤ جو تمہاری ملکیت میں نہیں ہے پھر تم اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھو تو وہ کام کرو جو تمہارے لیے بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو حکمرانی کا سوال مت کرو چونکہ اگر سوال کر کے تمہیں حکمرانی مل گئی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دے گا اگر بغیر سوال کے تمہیں حکمرانی مل گئی تو اس پر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن عبد الرحمن بن سمرة

۴۶۴۷۸.....نذر صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوتی ہے قطع رحمی میں نذر نہیں ہوتی اور غیر ملکیت میں طلاق وعتاق کا وقوع نہیں ہوتا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۴۶۴۷۹.....معصیت میں نذر نہیں ہوتی۔ رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بدر

۴۶۴۸۰.....قطع رحمی میں نذر نہیں ہوتی اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اس کی نذر بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الحاکم فی الکنی والطبرانی عن کردم بن قیس

۴۶۴۸۱.....غلط کام میں نذر نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۶

۴۶۴۸۲.....معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کے غضب میں مانی ہوئی نذر بھی نہیں ہوتی اور ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ النسائی عن عمران بن حصین

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۵۰

۴۶۴۸۳.....جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔رواہ عبد الرزاق عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۸۴.....اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق من طریق یحییٰ بن ابی کثیر عن رجل من نبی حنیفۃ وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن مر سلاً

۴۶۴۸۵.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور قطع رحمی میں بھی نذر نہیں ہوتی اور جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر بھی نہیں ہوتی۔

رواہ ابن النجار عن انس

نذر مملوکہ چیز میں ہوتی ہے

۴۶۴۸۶.....اللہ تعالیٰ کی معصیت قطع رحمی اور جو چیز آدمی کی ملکیت میں نہ ہو اس میں نذر نہیں ہوتی۔رواہ ابن النجار عن انس

۴۶۴۸۷.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں بھی نذر نہیں ہوتی۔

رواہ مسلم وعبد الرزاق عن ابی ھریرۃ

۴۶۴۸۸.....جو نذر اللہ تعالیٰ کی معصیت یا قطع رحمی یا غیر ملکیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبۃ

۴۶۴۸۹.....اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور ایسی نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

۴۶۴۹۰.....یہ نذر نہیں ہے نذر تو وہ ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نظر ہو۔(رواہ احمد بن حنبل والخطیب وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ رسول کریم ﷺ خطاب ارشاد فرمارہے تھے آپ نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا اس سے دھوپ میں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے جواب دیا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ دھوپ سے اسوقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک آپ خطاب سے فارغ نہ ہو جائیں۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۱.....تم اپنی جوڑی بند چال کو ختم کر دو نذر تو اسی صورت میں ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔(رواہ النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ واحمد بن حنبل عنہ) روایت کا پس منظر یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دو شخصوں کو اکٹھے جوڑی بنا کر بیت اللہ کی طرف چلتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا! تم نے یہ کیسی جوڑی بنا رکھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے نذر مان رکھی ہی کہ ہم جوڑی بنا کر بیت اللہ تک پیدل جائیں گے۔اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۲.....نذر تو وہی ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔رواہ البخاری ومسلم والحاکم عن ابن عمرو

۴۶۴۹۳.....تم اپنی نذر پوری کرو، وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی معصیت یا قطع رحمی یا غیر ملکیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی عن ثابت بن الضحاک

۴۶۴۹۴.....تم اپنی نذر پوری کرو۔(رواہ ابن حبان والبخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں نذر مان رکھی تھی

کہ وہ مسجد (حرام) میں ایک رات اعتکاف کریں گے اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے حدیث فرمائی)۔

۴۶۴۹۵......تم اس اونٹنی کو بہت بڑا بدلہ دے رہی ہو اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر نجات دی ہے اسے ذبح کرے اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر کا پورا کرنا واجب نہیں اور نہ ہی اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے کہ وہ جو غیر ملکیت میں مانی گی ہو۔ رواہ ابوداؤد عن عمران بن حصین

۴۶۴۹۶......تم اسے بہت بڑا بدلہ دے رہی ہو۔ یہ نذر نہیں ہے چونکہ نذر تو وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مانی گئی ہو۔

رواہ البخاری ومسلم

۴۶۴۹۷......تم سات بکریاں ذبح کرو۔ (رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی نذر مان رکھی تھی لیکن میں اونٹ نہیں پاتا ہوں اس کے جواب میں آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۴۹۸......دبلے لاغر اور کانے جانور کو نذر میں ذبح کرنا جائز نہیں ہے اور جس جانور کی دم کٹی ہو یا اس کے سارے تھن کٹے ہوئے ہوں اس سے بھی گریزاں رہو۔ رواہ الطبرانی والحاکم وتعقب عن ابن عباس

۴۶۴۹۹......اے بوڑھے! سوار ہو جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔ رواہ مسلم وابن ماجه والحاکم عن ابی هريرة

۴۶۵۰۰......یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے اسے چاہیے کہ سوار ہو کر حج کرے اور ایک جانور ہدی کے طور پر لائے۔

رواہ البخاری ومسلم

۴۶۵۰۱......اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور جانور بطور ہدی لائے۔

رز : احمد بن حنبل عن ابن عباس

۴۶۵۰۲......اللہ تعالیٰ اس عورت کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، اسے حکم دو کہ سوار ہو جائے۔ (رواہ الترمذی وقال حسن عن انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مان رکھی تھی نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا، اس موقع پھر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس)

۴۶۵۰۳......بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اس شخص کو حکم دو کہ سوار ہو جائے۔ (رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان عن انس روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک بہت بوڑھے شخص کے پاس سے گزرے جو دو آدمیوں کے درمیان کھینچا چلایا جارہا تھا آپ نے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اس بوڑھے نے پیدل چلنے کی نذر مان رکھی ہے اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی)

۴۶۵۰۴......اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن خزیمة وابن حبان عنه

۴۶۵۰۵......بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی شقاوت وسختی سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ سوار ہو جائے اور سر پر چادر اوڑھ لے اور تین دن روزہ رکھے۔ (رواہ الترمذی وقال حسن والبخاری ومسلم عن عقبۃ بن عامر روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بہن نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ بیت اللہ کی طرف ننگے سر اور ننگے پاؤں چل کر جائے گی۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

۴۶۵۰۶......اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی سرکشی سے کوئی سروکار نہیں وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عباس

۴۶۵۰۷......بلاشبہ یہ صورت بھی مثلہ ہونے کی ہے کہ کوئی شخص اپنی ناک کاٹنے کی نذر مان دے اور یہ صورت بھی مثلہ ہونے کی ہے کہ کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے تم میں سے جب کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے چاہیے کہ بطور ہدی جانور لائے (جسے حرم میں ذبح کرے اور سوار ہو جائے۔ رواہ الطبرانی والبیهقی عن عمران بن حصین

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۴۸۴۔

حرف الیاء...... کتاب الیمین والنذر...... از قسم افعال

یمین (قسم) کا بیان

۴۶۵۰۸...... "مسند صدیق" ضحاک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تو مجھ پر حرام ہے وہ اس پر حرام نہیں ہو جائے گی البتہ اس پر کفارہ ہوگا۔ رواہ هناد بن السری فی حدیثه

۴۶۵۰۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ حرام" کا استعمال قسم کے زمرے میں آتا ہے اس کا کفارہ دیا جائے گا۔

رواہ عبدالرزاق والدارقطنی والبیهقی

۴۶۵۱۰...... سالم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ علم کی نفی پر قسم کھاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسی چیز پر قسم کھاؤ جس میں تمہارا ساتھی تمہیں سچا کر سکے۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۱

۴۶۵۱۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ایک جرم ہے یا باعث ندامت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة والبخاری فی تاریخه وابوداؤد

۴۶۵۱۳...... حارث بن برصاء لیثی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حج کے موقع پر ارشاد فرماتے سنا آپ جمرتین کے درمیان چل رہے تھے آپ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کا کچھ حق جھوٹی قسم کھا کر چھینا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے حاضرین غائبین تک پہنچا دیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے "جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا کچھ مال چھینا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

رواہ ابونعیم

کفریہ قسم کھانے پر لعنت

۴۶۵۱۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو قسم میں یوں کہے کہ وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا اسلام سے بری الذمہ ہے یا اس پر اللہ کی لعنت ہو یا اس پر نذر ہے فرمایا کہ یہ یمین مغلظ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۵...... عثمان بن ابی حاضر کی روایت ہے کہ ایک عورت نے یوں قسم کھائی کہ میرا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ اور میری باندی آزاد اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں اس عورت نے ایسے کام پر قسم کھائی جسے اس کا شوہر ناگوار سمجھتا تھا چنانچہ اس مسئلہ کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: ان دونوں حضرات نے جواب دیا کہ باندی تو آزاد ہو گئی اور رہی بات اس کے مال کی سو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ صدقہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص کے ذمہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی غلام کا آزاد کرنا ہو وہ اسے راس نہیں کرتا مگر ہم سے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قسم اس چیز پر کھاؤ جسے تم سچ ثابت کر سکو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۸...... ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کہتے: میں تمہارے اوپر اللہ کی قسم کھاتا ہوں اس شخص کے لیے مناسب نہ سمجھا جاتا کہ وہ قسم توڑے اگر وہ قسم توڑ دیتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کا کفارہ ادا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۱۹...... ابورافع کہتے ہیں: میری مالکہ نبلہ بنت عجماء نے قسم کھائی کہ اگر تم اپنی بیوی کو طلاق نہ دو اور اس کے اور اپنے درمیان تفریق نہ کرو تو اس کے سب غلام آزاد، اس کا سارا مال صدقہ اور یہودیہ اور نصرانیہ ہو میں زینب بنت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے یہ مسئلہ

پوچھا۔ (چونکہ اسوقت فقہ کے حوالے سے اگر کسی عورت کا تذکرہ ہوتا تو زینب کا نام لیا جاتا) زینب میرے ساتھ میری مالکہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: کیا گھر میں ہاروت و ماروت ہیں؟ کہا: اے زینب! اللہ تعالیٰ مجھ آپ کے قربان کرے مالکہ نے قسم کھائی ہے کہ اس کے سارے غلام آزاد وہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے زینب نے کہا: یہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے اس شخص اور اس کی بیوی کا راستہ چھوڑ دو گویا انھوں نے اس کا عذر قبول نہ کیا: پھر میں اپنی مالکہ کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ام المؤمنین اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، میری مالکہ نے قسم کھائی ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد اس کا سارا مال صدقہ اور وہ یہودیہ و نصرانیہ ہوا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ یہودیہ اور نصرانیہ ہے اس شخص اور اس کی بیوی کا راستہ چھوڑ دو گویا انھوں نے بھی قبول عذر سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ میرے ساتھ میرے گھر کی طرف تشریف لائے جب آپ رضی اللہ عنہ نے سلام کیا تو میری مالکہ آپ رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان گئی اور بولی: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو پتھر کی ہے یا لوہے کی بنی ہوئی ہو یا پھر کسی چیز کی ہو تجھے زینب نے فتوی دیا، ام المؤمنین نے فتویٰ دیا لیکن ان کے فتووں کو تم نے قبول نہیں کیا عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے: میں نے قسم کھائی ہے کہ میرا ہر غلام آزاد میرا سب مال صدقہ اور میں یہودیہ اور نصرانیہ ہوں آپ نے فرمایا: یہودیہ اور نصرانیہ، اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو جب کہ اس آدمی اور اس کی بیوی کا راستہ آزاد کر دو۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۰......ثوری، ابوسلمہ، وبرہ کی روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں رہا آیا کہ وہ ابن مسعود ہیں یا ابن عمر ہیں) مجھے کہیں زیادہ محبوب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھاؤں بنسبت اس کے کہ میں غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۱......ابومکتف کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جب کہ وہ کہہ رہا تھا: سورت بقرہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ سے ابومکتف نے عرض کیا: کیا آپ اس پر کفارہ سمجھتے ہیں فرمایا: خبردار! اس پر ہر آیت کے بدلہ میں قسم آئی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۲۲......ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بارے میں جو اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کر دے فرمایا کہ اگر اس کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق ہوگی ورنہ قسم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

قسم توڑنے کا بیان

۴۶۵۲۳......''مسند صدیق'' زید بن وھب کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس آئے جو کسی طرح سے بھی باتیں نہیں کرنے پا رہی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ اس نے بات کی اور کہا: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مہاجرین میں سے ہوں۔ عورت بولی: مہاجرین بھی تو بہت سارے ہیں تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ فرمایا: میں قریش سے ہوں عورت بولی: قریش بھی بہت سارے ہیں ان کی کس شاخ سے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوبکر ہوں عورت نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں: جاہلیت میں ہماری اور ایک قوم کے درمیان کچھ نزاع تھا میں نے قسم کھالی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عافیت بخشی میں اسوقت تک کسی سے کلام نہیں کروں گی جب تک کہ میں حج نہ کرلوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام نے اس رسم کو ختم کر دیا ہے لہٰذا تم باتیں کرو۔ رواہ البیھقی

۴۶۵۲۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کسی چیز پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اسے چاہیے جو بہتری والا کام ہو وہ کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۵۲۵...... یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں قسم کھالیتا ہوں کہ میں لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر صورت حال مجھ پر ظاہر ہوتی ہے تو میں لوگوں کو عطا کرنے لگتا ہوں جب میں ایسا کرتا ہوں تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں ہر مسکین کو ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گیہوں دیتا ہوں۔

رواہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابوالشیخ

۴۶۵۲۶...... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے یا اپنا مال مسکینوں کو صدقہ کرے یا مال کعبہ کی نذر کرے یہ قسم ہے اس کا کفارہ دیا جائے گا اور دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ رواہ البیھقی

۴۶۵۲۷...... ابن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! مجھے سواری دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں سواری نہیں دوں گا اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم آپ مجھے سواری دیں گے۔ چونکہ میں مسافر ہوں اور میری سواری مرگئی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سواری دے دی اور پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف میں بہتری سمجھے تو اسے بہتر کام کرلینا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ رواہ البیھقی

۴۶۵۲۸...... شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم کھالیتا ہوں کہ میں لوگوں کو عطا نہیں کروں گا پھر میری رائے بن جاتی ہے کہ لوگوں کو عطا کروں جب میں ایسا کرلیتا ہوں تو میں اپنی طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجوریں دیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۴۶۵۲۹...... ”مسند بشر ابی خلیفہ“ ابومعشر البراء نوار بنت عمر، فاطمہ بنت مسلم، خلیفہ بن بشر روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد بشر جب اسلام لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان کا مال اور اولاد انھیں واپس کردی پھر نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی آپ نے انھیں اور ان کے بیٹے کو رسیوں میں جکڑے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: اے بشر یہ کیا ہوا ہے؟ بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا مال اور میری اولاد مجھے واپس لوٹادی تو میں رسیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر بیت اللہ کا حج کروں گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ رسی پکڑ کر کاٹ دی اور ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں حج کرو یہ طریقہ شیطان کی طرف سے ہے۔

رواہ الطبرانی وابن مندہ وقال: غریب تفرد بالروایة عن بشر ابنہ خلیفة ورواہ ابونعیم

۴۶۵۳۰...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ سے تاخیر ہوگئی حتیٰ کہ مہمان بھوکا ہی سوگیا اور بچے بھی بھوکے سوگئے کچھ تاخیر کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے جب کہ بیوی سخت غصہ میں تھی کہنے لگی: آج رات آپ نے ہمیں سخت مشقت میں ڈال دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں مشقت میں ڈال دیا؟ بیوی نے کہا: جی ہاں۔ آپ تاخیر سے آئے حتیٰ کہ مہمان بھوکا سوگیا اور بچے بھی بھوکے سوگئے آپ رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں: اللہ کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ تو نہیں کھائے گی۔ اتنے میں مہمان بیدار ہوگیا اور کہنے لگا: تمہیں کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اس نے مجھے گناہ میں ڈال دیا ہے مجھے فلاں فلاں کام میں تاخیر ہوئی مہمان نے کہا: خدا کی قسم میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ تم دونوں نہ کھا لو۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں کھانا رکھا ہوا دیکھا مہمان اور بچے بھی بھوکے ہیں یارسول اللہ! میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور دوسروں نے بھی کھانے کے لیے ہاتھ بڑھا دیئے اور وہ اپنی قسم پوری کرچکے بخدا! یارسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم ان سے بہتر ہو اور تم ان سے زیادہ اپنی قسم کو پورا کرنے والے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۵۳۱...... زھدم جرمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کے پاس کھانا لایا گیا، کھانے میں مرغی تھی قبیلہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور دسترخوان سے الگ ہوگیا حضرت ابوموسیٰ نے اس سے کہا: دسترخوان کے قریب ہوجاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو مرغی تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا ہے تب میں نے قسم کھالی کہ میں مرغی نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہوجاؤ میں تمہیں تمہاری قسم کے متعلق حدیث سناتا ہوں میں ایک

مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگ بھی تھے۔ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں سواری دیں چنانچہ آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے پھر کچھ دیر کے بعد آپ کے پاس مال غنیمت آیا جو اونٹوں کی صورت میں تھا۔آپ ﷺ نے ہمارے لیے پانچ اونٹوں کا حکم دیا ہم آپس میں کہنے لگے: ہم تو رسول اللہ ﷺ کی قسم بھول گئے اللہ کی قسم اگر ہم اسی طرح واپس لوٹ گئے تو ہم فلاح نہیں پائیں گے ہم آپ کی طرف واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دیں گے لیکن پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں سواری عطا کی ہے اور اگر میں کس چیز پر قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری سمجھتا ہوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۳۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوئی قسم نہیں توڑی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا: چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے خلاف بہتری سمجھتا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

دوسرے کو قسم دینے کا بیان

۴۶۵۳۵.....عطاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخاصمت کی اور فیصلہ حضرت زید بن ثابت کے پاس لے گئے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا لیکن ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نہ مانے کہ وہ قسم کھائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک تھی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میرے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک ہے۔رواہ الصابونی

۴۶۵۳۶.....عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا لوگوں نے ان کے درمیان حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف ٹھہرایا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ لاگو کیا، لیکن اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قسم لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اصرار کیا کہ میں قسم ضرور کھاؤں گا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پیلو کے درخت کی مسواک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ قسم اٹھا کر کہا: یہ مسواک پیلو کے درخت کی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کو یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ جب قضیہ برحق ہو اس پر قسم کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ

۴۶۵۳۷.....ابن قسیط کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! تمہیں کس چیز نے روکا ہے جب تم میں سے کسی شخص کا حق ہو اس کے لیے قسم کھانا جائز ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری ہاتھ میں چھوٹی سی ٹہنی ہے۔چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹہنی تھی۔رواہ السلفی فی انتخاب احادیث القراء

۴۶۵۳۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سارہ ایک بادشاہ کی بیٹی تھی اور وہ بڑی حسین وجمیل عورت تھیں ابراہیم علیہ السلام نے ان سے شادی کر لی ابراہیم علیہ السلام سارہ کو لے کر ایک بادشاہ کی پاس سے گزرے وہ بادشاہ سارہ پر فریفتہ ہو گیا بادشاہ نے حضرت ابرہیم علیہ السلام سے کہا: یہ کون عورت ہے؟ آپ علیہ السلام نے اسے مناسب جواب دیا: جب ابراہیم علیہ السلام اور سارہ نے بادشاہ کی طرف سے زیادتی کرنے کا خوف محسوس کیا، دونوں نے اسے بددعا دی جس کے اثر سے بادشاہ کے ہاتھ پاؤں سکڑ کر رہ گئے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ تمہارا ہی عمل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو میں ٹھیک ہو جاؤں اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ برائی کا خیال ترک کرتا ہوں۔ابراہیم علیہ السلام نے اس کے لیے دعا کی جس سے اس کے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو گئے پھر بادشاہ نے کہا: اس عظیم خاتون کے شایان نہیں کہ یہ اپنی بھی خدمت کرے تب بادشاہ نے سارہ کو بی بی حاجرہ ھبہ کر دی اور وہ سارہ کی خدمت میں کرتی تھیں پھر ایک دن (کسی وجہ سے) سارہ کو ھاجرہ پر غصہ آ گیا

اور قسم کھائی کہ اس کی تین چیزوں کو ضرور تبدیل کرے گی حضرت ابرہیم علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ختنیں کردوں اور اس کے کانوں میں چھید کردو (یوں دو کان اور ایک شرمگاہ ملا کر تین اعضاء ہو گئے) پھر سارہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس شرط پر حاجرہ ہبہ کردی کہ ان کے ساتھ بدسلوکی نہیں کریں گے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے ھاجرہ کے ساتھ محبت کی علوق ہوا جس سے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

رواہ ابن عبدالحکم فی فتوح المصر ولیس فیہ عن علی غیر ھذاالحدیث وحدیث ذی القرنین

ممنوعہ قسمیں

۴۶۵۳۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کو ایک حدیث سنا رہا تھا میں نے کہا: میرے باپ کی قسم۔ اتنے میں میرے پیچھے سے کسی شخص نے کہا: اپنے ابا کی قسمیں مت کھاؤ۔ جو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں اور پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی شخص عیسیٰ علیہ السلام کی قسم کھالے تو بلاشبہ وہ ہلاک ہوجائے گا حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے آباء سے بہتر تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۶۵۴۰...... شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: میرے باپ کی قسم! آپ نے فرمایا: ایک قوم کو عذاب مل چکا ہے حالانکہ ان میں عیسیٰ علیہ السلام جو تمہاری باپ سے بدرجہا افضل تھے وہ ان میں موجود تھے، ہم تم سے بری الذمہ ہیں حتیٰ کہ تو واپس لوٹ آئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... یعنی غیر اللہ کی قسم کھا کر تو اسلام سے نکل گیا ہے اب توبہ کر کے اور کلمہ از سرنو پڑھ کر واپس لوٹ آئے۔

۴۶۵۴۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سنا کہ میں اپنے باپ کی قسم کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عمر! اپنے باپ کی قسم مت کھاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی بعد میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۲...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عسفان میں مقام مخمص میں پہنچے تو لوگوں نے دوڑ لگائی لیکن آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے آگے نکل گئے میں دوڑ لگانے کے لئے اٹھا اور میں آپ سے آگے نکل گیا اور میں نے کہا: کعبہ کی قسم میں عمر رضی اللہ عنہ سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم میں ابن زبیر سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر میں اٹھا اور دوڑ میں آپ سے آگے نکل گیا میں نے کہا: کعبہ کی قسم میں ان سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر تیسری مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس سے آگے نکل گیا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ نیچے بٹھا دیا اور فرمایا: میں نے تمہیں کعبہ کی قسم کھاتے دیکھا ہے، بخدا! اگر مجھے قبل ازیں پتہ چلتا میں تمہیں ضرور سزا دیتا، اللہ کی قسم کھاؤ پھر خواہ قسم پوری کرو یا نہ کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۴۶۵۴۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے قسم کھاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے سن لیا میں نے قسم پوری کھائی تھی: میرے باپ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباء کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے سمجھ بوجھ کر آباء کی قسم کھائی نہ بھول کر۔ رواہ سفیان بن عیینہ فی جامعہ ومسلم والبیھقی

۴۶۵۴۴...... عطاء کی روایت ہے کہ خالد بن عاص اور شیبہ بن عثمان جب قسم کھاتے تو یوں کہتے میرے باپ کی قسم چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کیا کہ آباء کی قسمیں مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۵...... "مسند ابی ہریرۃ" نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی چنانچہ دونوں فریق قسم کھانے کے لیے آمادہ ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے درمیان قرعہ ڈال دیا جائے کہ ان میں سے کون قسم کھائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۴۶...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہا وہ قیامت

کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے کسی نے عرض کیا؟: یارسول اللہ! اگر چہ معاملہ چھوٹی سی چیز کا ہو آپ نے فرمایا: اگر وہ معاملہ پیلو کے درخت کی مسواک کا ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۶۵۴۷ ..... عرس بن عمیرہ کندی کی روایت ہے کہ امراؤالقیس بن عابس کندی اور حضرموت کے ایک شخص کے درمیان جھگڑا ہوگیا حضرمی سے گواہ طلب کئے گئے مگر اس کے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ امراؤالقیس سے قسم لینے کا فیصلہ کیا گیا حضرمی کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ نے اس شخص سے قسم لینے کا فیصلہ کیا ہے، وہ تو قسم کھالے گا اور یوں میری زمین میرے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصہ ہوں گے امراؤالقیس نے کہا: جو شخص اسے ترک کردے اس کے لیے کیا انعام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لیے جنت ہے۔ عرض کیا: آپ گواہ رہیں میں زمین سے دستبردار ہوگا۔ چنانچہ جب اہل کندہ کثرت سے مرتد ہوگئے۔ تو امراوالقیس رضی اللہ عنہ اسلام پر ڈٹے رہے اور مرتد نہیں ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

۴۶۵۴۸ ..... ''مسند عدی بن عمیر'' امراءالقیس اور حضرموت کے ایک شخص کے درمیان کچھ جھگڑا کھڑا ہوگیا وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فیصلہ کرنے حاضر ہوئے آپ ﷺ نے حضرمی سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں تو پیش کرو ورنہ تمہارے مدمقابل سے قسم لی جائے گی حضرمی نے کہا: اگر اس نے قسم کھالی یہ تو میری زمین لے اڑے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال چھینا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا دراں حالیکہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔ امراءالقیس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو شخص یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اس کا حق ہے اسے چھوڑ دے اس کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا: اس کے لیے جنت ہے عرض کیا: آپ گواہ رہیں میں نے زمین سے دستبرداری کردی۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة

قسم کا کفارہ

۴۶۵۴۹ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو مارے گا اس کی قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اپنے غلام کو نہ مارے اور یہ کفارہ کے ساتھ زیادہ اچھی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۰ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کفارہ قسم کے متعلق فرمایا: ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۱ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص قسم میں استثناء کردے وہ حانث نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کفارہ ہوتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۲ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنا سارا مال کعبہ کی نذر کردے یا فی سبیل اللہ صدقہ کردے حالانکہ وہ مال اس کے اور اس کی پھوپھی کے درمیان مشترک ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ قسم ہے اس پر قسم والا ہی کفارہ دیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۳ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کوئی شخص قسم کے کفارہ میں کوئی چیز نہ پاتا ہو جو مسکینوں کو کھلائے تو وہ تین دن روزے رکھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۴ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کئی مرتبہ قسم کھائی جائے اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۵ ..... بن عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مسکین کے لیے دو مد گندم دینی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۵۶ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہہ دیا اس پر کفارہ نہیں آتا۔

۴۶۵۵۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت ''فکفارته اطعام عشرة مساكين '' (یہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: مسکینوں کو صبح اور شام کا کھانا کھلانا ہے اگر چاہو تو روٹی اور گوشت کھلاؤ چاہو تو روٹی اور تیل کھلاؤ یا روٹی اور مکھن یا روٹی

اور کھجور۔ رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم

۴۶۵۵۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کو نصف صاع گندم دینی ہوگی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ

۴۶۵۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم کا کفارہ ایک صاع جو یا نصف صاع گندم ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نذر کا بیان

۴۶۵۶۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا ایک روایت ہے میں کہ ایک دن اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری مسلم والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن الجارود وابو یعلی وابن جریر و البیهقی

۴۶۵۶۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی جب میں اسلام لایا تو نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۵۶۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی ہوئی تھی جب میں اسلام لایا تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے مجھے نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۴۶۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے پیدل ہی چلنا چاہیے اور اگر تھک جائے تو سوار ہوجائے اور بطور ہدی کے اونٹ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۴......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۵......"مسند خوات بن جبیر" ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا رسول کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب میں تندرست ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اے خوات تمہارا جسم تندرست ہو چکا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ پورا کرو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں کیا: آپ نے فرمایا: جو مریض بھی حالت مرض میں کسی بھلائی کی نیت کرلیتا ہے وہ اس پر واجب ہوجاتی ہے لہٰذا اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کرو۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۴۶۵۶۶......خوات جبیر، سعید بن ابی سعید سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا میں کبھی نذر نہیں مانوں گا اور نہ ہی کبھی اعتکاف بیٹھوں گا۔ (رواہ عبدالرزاق)

۴۶۵۶۷......"مسند ابن عباس" حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر ہے آپ نے انھیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۶۸......حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے استفتاء لیا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر ہے جب کہ وہ نذر پوری کرنے سے قبل ہی وفات پاچکی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه

۴۶۵۶۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمہ واجب تھی اور اسے پوری کرنے سے قبل وفات پاچکی تھی آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۴۶۵۷۰......ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل طواف کے سات چکر لگائے گا۔

عطاء نے جواب دیا: ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو گھٹنوں کے بل طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، البتہ اسے چاہیے کہ وہ دو مرتبہ طواف کے سات سات چکر لگائے (یوں کل ملا کر ۱۴ چکر ہو جائیں گے) یوں سات چکر پاؤں کی طرف سے ہو جائیں گے اور سات چکر ہاتھوں کی طرف سے میں نے کہا: کیا آپ اس شخص کو کفارے کا حکم نہیں دیں گے؟ جواب دیا: نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص نذر کو غیر معین مان لے تو وہ سخت ترین قسم تصور کی جائے گی اور اس پر سخت ترین کفارہ ادا کرنا ہوگا اور وہ غلام آزاد کرنا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۳..... "مسند عبداللہ بن عمر" عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نذر ماننے سے منع فرمایا ہے اور اس پر آپ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کرتی، البتہ بخیل آدمی کا کچھ مال خرچ ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نذر کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نذر افضل قسم ہے اگر پوری نہ کرے تو اس کا پہلے والا کفارہ ادا کرے اگر وہ نہیں پاتا تو اس کے بعد والا کفارہ ادا کرے اگر وہ بھی نہیں پاتا تو اس کے بعد والا ادا کرے یعنی غلام آزاد کرے اگر وہ نہیں پاتا تو دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے اگر وہ نہیں پاتا تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نذر نہ تو کسی چیز کو مقدم کرتی ہے اور نہ موخر کرتی ہے البتہ نذر کے ذریعے بخیل شخص کا کچھ مال نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

نذر توڑنے کا بیان

۴۶۵۷۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ میں اپنی اونٹنی ذبح کروں گا اور فلاں فلاں کام کروں گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ تم اپنی اونٹنی ذبح کر دو اور فلاں فلاں نذریں شیطان کی طرف سے ہیں۔
رواہ احمد بن حنبل

۴۶۵۷۹..... "مسند بشیر ثقفی" ابوامیہ عبدالکریم بن ابی مخارق حفصہ بنت سیرین سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بشیر ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں اونٹ کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور شراب نہیں پیوں گا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ اونٹ کا گوشت کھاؤ اور شراب مت پیو۔ رواہ البغوی والاسماعیلی وابونعیم وابوامیۃ ضعیف

۴۶۵۸۰..... "مسند ابن عباس" رسول کریم ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اسی اثناء میں آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کو اس کی ناک میں رسی ڈال کر کھینچ رہا تھا نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سے رسی توڑ دی پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچو۔
رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۱..... "ایضاً" نبی کریم ﷺ طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے رسی یا دھاگے کے ساتھ اپنا ہاتھ ایک دوسرے شخص کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے رسی توڑ ڈالی اور فرمایا: اسے ہاتھ سے پکڑ کر چلاؤ۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۴۶۵۸۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مکہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص پیدل چلے جب تھک جائے تو سوار ہو جائے پھر جب دوسرا سال آ جائے تو جتنا سفر اس نے سوار ہو کر کیا ہے وہ پیدل چل کر طے کرے اور جتنا پیدل چلا تھا اتنا

سوار ہو جائے اور اونٹ ذبح کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۳ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے اسے چاہیے کہ وہ مکہ سے پیدل چلے۔ رواہ عبدالرزاق

پیدل حج کرنے کی نذر

۴۶۵۸۴ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ میں مکہ پیدل چل کر جاؤں گا۔ لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسقدر تم طاقت رکھتے ہو پیدل چلو اور پھر سوار ہو جاؤ حتیٰ کہ جب تم حرم کے قریب پہنچ جاؤ تو پیدل چلو حتیٰ کہ مکہ میں داخل جاؤ پھر کوئی جانور ذبح کردو یا صدقہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۵ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانے وہ پیدل چلتا رہے اور جب تھک جائے سوار ہو جائے اور اونٹ بطور ہدی ذبح کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۶ ..... عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے نذر مان رکھی ہے کہ میں ضرور اپنے آپ کو ذبح کروں گا۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ آدمی بولا کیا میں اپنے آپ کو قتل کردوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے۔ وہ آدمی بولا: آپ نے تو مجھ پر معاملہ مشتبہ کردیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے اوپر معاملہ مشتبہ کردیا ہے اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے انھوں نے اس شخص کو دنبہ ذبح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۷ ..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مدینہ کے راستے میں ایسے دو آدمی دیکھے جنھوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے باندھ رکھا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان سے باندھنے کی وجہ دریافت کی۔ انھوں نے جواب دیا: ہم نے نذر مان رکھی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بندھے رہیں گے حتیٰ کہ ہم بیت اللہ کا طواف نہ کرلیں آپ نے فرمایا: تم اپنا جوڑی بندھن ختم کرو چونکہ نذر وہی ہوسکتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۶۵۸۸ ..... حسن کی روایت ہے کہ ایک عورت دشمن میں پھنس گئی جب کہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہوگئی عورت نے نذر مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی چنانچہ عورت صبح صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی، نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ نے فرمایا: اس عورت نے اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۸۹ ..... ابن مسیّب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دھوپ میں کھڑا تھا، آپ نے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا: میں نے دھوپ میں کھڑے ہونے کی نذر مان رکھی ہے۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۰ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابواسرائیل کے پاس سے گزرے جب کہ ابواسرائیل دھوپ میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے اس کی وجہ دریافت کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس شخص نے دھوپ میں کھڑے ہونے کی نذر مان رکھی ہے اور یہ کہ وہ روزہ میں رہے گا اور کسی سے کلام بھی نہیں کرے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنا روزہ مکمل کرو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو اور سائے میں بیٹھو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۱ ..... طاؤس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ ابواسرائیل نماز پڑھ رہے تھے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ابواسرائیل یہ رہا۔ نہ یہ بولتا ہے نہ لوگوں سے کلام کرتا ہے اور نہ ہی سائے میں بیٹھتا ہے اور یہ روزہ رکھنا چاہتا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ بیٹھتا جائے لوگوں سے کلام کرے کھڑا ہو جائے اور سائے میں بیٹھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۲......عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کھڑا دیکھا میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ خطاب ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس کے کھڑے ہونے کی وکیا وجہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ ایک دن دھوپ میں کھڑا ہوگا روزے میں رہے گا اور کسی سے کلام بھی نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے لوگوں سے کلام کرے سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ مکمل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۳......ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ اس کے ہاں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوگا وہ دودھ دوھے گا خود پیے گا اور پھر اپنے باپ کو پلائے گا اور باپ کو لیکر حج بھی کرے گا چنانچہ اس کے یہاں جو اولاد بھی پیدا ہوئی اس نے ایسا ہی کیا پھر اس کی ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اس نے دودھ دوہا خود بھی پیا اور اپنے باپ کو بھی پلایا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اس کا باپ مرگیا نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا! اپنی والد کی طرف سے حج کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۶۵۹۴......یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بال بکھیرے ہوئے اور ننگے پاؤں چل رہی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پردہ کرکے فرمایا: اس عورت کی یہ کیسی حالت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: اس عورت نے بکھرے بالوں کے ساتھ ننگے پاؤں چلنے کی نذر مان رکھی ہے نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ چادر اوڑھے اور جوتے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۵۹۵......یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مان رکھی تھی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: وہ سوار ہوجائے عقبہ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پوچھا آپ نے فرمایا: سوار ہوجائے عقبہ رضی اللہ عنہ نے تیسرے بار پھر یہی سوال کیا آپ نے تیسری بار بھی فرمایا کہ سوار ہوجائے اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔

رواہ عبدالرزاق

خاتمہ......متفرق از حصہ اقوال

کچھ اقوال جو کسی بھی بات سے متعلق ہو سکتے تھے وہ میں نے اس باب میں ذکر کردیئے ہیں:

از حصہ اکمال

۴۶۵۹۶......جب تم صنعاء کی مسجد میں جاؤ تو اسے ایک پہاڑ جسے صبیر کہا جاتا ہے اس کی دائیں طرف رکھو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عیسیٰ خزاعی

۴۶۵۹۷......خبردار! اگر تم اسے قتل کروگے تو یہ پہلا اور آخری فتنہ ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکر

۴۶۵۹۸......آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس سے اس کے امام کا دل خوش ہوجائے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۴۶۵۹۹......عربی کا عجمی سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ رواہ ابن لال عن انس

۴۶۶۰۰......جرموقین (موٹے موزے) اور موزوں کے کھڑے حصہ پر بھی مسح کرو۔ رواہ الحاکم عن بلال

۴۶۶۰۱......رکھ دو اور جلدی کرو۔ رواہ الحاکم والبیھقی عن ابن عباس

۴۶۶۰۲......اللہ تعالیٰ نے معاشرت میں برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قمیص پہنائی اور انصار کے ایک آدمی کو بھی قمیص پہنائی اور ان سے ایک غلام بھی آزاد کیا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جو اس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ ہمیں عطا کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۴۶۶۰۳......اگر ابھی ابھی میں تمہاری بات مان لیتا اور اسے قتل کردیتا وہ آتش دوزخ میں داخل ہوجاتا۔ یعنی حکم بن کیسان۔

رواہ ابن سعد بن الزھری مرسلاً

۴۶۶۰۴......اے لوگو! یہ ہلکا پن کیسا ہے اور یہ خون کیسا نکلا ہوا ہے؟ کیا تم ایسا کرنے سے عاجز رہے جیسا کہ ان دو مومن مردوں نے کیا ہے۔
رواہ الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۶۶۰۵......زخموں کا فیصلہ کیا تھا۔رواہ احمد بن حنبل عن علی وابن مسعود

۴۶۶۰۶......زندگی بہت اچھی ہے اگر نہ ہوتو موت بن جاتی ہے۔رواہ مسدد عن ام سلیم الاشجعیة

۴۶۶۰۷......اے کمینے اپنے پیچھے رہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زینب بنت ام سلمة

۴۶۶۰۸......جس نے اس میں سے کوئی چیز نکالی تو وہ ضامن ہوگا۔رواہ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۴۶۶۰۹......اے اللہ! فلاں شخص پر لعنت کر، اس کے دل کو بدتر بنادے اور اس کے پیٹ کو دوزخ کے گرم پتھروں سے بھردے۔
رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن شبل

۴۶۶۱۰......یااللہ! اس کے گناہ معاف فرمادے، اس کا دل پاک کردے اور اس کی شرمگاہ کو پاک رکھ۔
رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامة

۴۶۶۱۱......تمہارے صاحب کا اسلام بہت اچھا رہا میں اس کے پاس داخل ہوا اس کے پاس حورعین میں سے دو بیویاں تھیں۔
رواہ ابن عساکر عن جابر

خاتمہ متفرقات کے بیان میں......ازقسم افعال

۴۶۶۱۲......عثمان بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور ازار کے نیچے نیچے وضو کیا۔رواہ عبدالرزاق وابن وهب

۴۶۶۱۳......شیبہ کی روایت ہے کہ جس حالت میں ہم ہیں اس سے اچھی حالت نہیں دیکھی۔رواہ ابن سعد وابن عساکر

۴۶۶۱۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بیوی یا بیٹی یا بہن اس شخص کو اپنی باندی حوالہ کردے، اس نے باندی لے لی وہ پھر بھی دینے والی عورت کی ہوگی۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ ابتدا کرے اور غلام آزاد کردے۔رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قسم کھا کر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الحاکم

۴۶۶۱۷......صفوان بن معطل کی روایت ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلے جب ہم مقام ”عرج“ میں پہنچے یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ لوٹ پوٹ ہورہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ مرگیا ہم میں سے ایک شخص نے اپنے تھیلے سے کپڑا نکالا اور سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن دیا پھر ہم مکہ آگئے اور مسجد حرام میں تھے ایک شخص ہمارے سر پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے جواب دیا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے پھر کہا: تم میں سے ”جن“ والا (یعنی سانپ والا) کون ہے؟ لوگوں نے کہا وہ یہ ہے۔اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے تو یہ ان نو (۹) جنوں میں سے آخری جن ہے جو ان سب سے آخر میں مرگیا ہے، جو رسول کریم ﷺ کے پاس قرآن مجید سننے آئے تھے۔رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والباوردی والطبرانی والحاکم وابن مردویه وابن عساکر

۴۶۶۱۸......زید بن اسلم کہتے ہیں: مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ سے نماز میں کشادگی کی شکایت کی، مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اپنی سواریوں سے مدد لو۔رواہ الطبرانی

۴۶۶۱۹......ابوجعفر کی روایت ہے کہ لوگوں نے خطابہ سے پوچھا انہوں نے کہا: رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ رکوع میں تین تسبیحات ہیں اور سجدہ میں بھی تین تسبیحات ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۶۲۰......ابوعالیہ کی روایت ہے کہ ہم آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں جو سب سے بہتر ہوگا وہ بھلائی کو دیکھے گا اور اسکے قریب پھٹک جائے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۶۲۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سائبہ یعنی آزاد چھوڑی ہوئی اونٹنی اور صدقہ ایام قیامت کے دن کے لیے ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وابوعبید فی الغریب والبیهقی

۴۶۶۲۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سجدہ مسجد میں ہوتا ہے اور تلاوت کے وقت ہوتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۶۶۲۳......قتادہ کی روایت ہے کہ خلفاء راشدین یعنی ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو مقابلہ کے لیے نہیں للکارا جاتا تھا۔ رواہ ابن سعد

۴۶۶۲۴......ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماموں کو راثت کا مال دیتے تھے۔رواہ الدارمی

هذا آخر ترجمة الجزء السادس عشر وهو الجزء الاخير من كتاب كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال لیلة یوم الاثنین من شهر ذی القعدة سنة ۱۴۲۸ الموافق ۱۸ من شهر نوفمبر سنه ۲۰۰۷ والحق این نحن وهذاالعلم الشریف عنی الحدیث الشریف قدا حسن الله الینا بان وفقنا الترجمة هذا الكتاب ندعوه ان ینفعنا به فهو ربنا ولارب غیره ونصلی ونسلم علی نبینا محمد وآله وصحبه واجمعین وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

المترجم......محمد یوسف تنولی

۞۞۞۞۞۞۞